ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
حسب الارشاد اخی المعظم و برادر مکرم منشی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ۱۶
دعوات مسنونہ
ذخیرہ کرامت حصہ دوم
بیعت نامہ
از اہتمام کمترین محمد قمر الدین ابن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مالک مطبع احمدی
مطبع فیض قومی کانپور مطبوع

مکاشفات رحمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اس ذات قدس کو جو تمام العالمین کا رب ہے اور صلوٰۃ اور سلام محمد رسول اللہ پر جنکی ذات پاک رحمۃ للعالمین ہے
اور اُنکے آل و اصحاب پر جو وسیلہ ہدایت دین ہین بعد اسکے علی جونپوری معروف کرامت علی [illegible]
تمام مسلمان بھائیون کی خدمت شریف مین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مین
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہلاک ہوتا ہے وہ گانون کہ جسمین نیک لوگ ہوتے
ہین فرمایا کہ ہان [illegible] فرمایا جب [illegible] اور سکوت کرنے لگے گناہون سے اور
دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حکم بھیجا ایک فرشتہ کو اپنے فرشتون مین سے کہ فلانے شہر کو انکے بسنے والون
مارے جانے اونکے اوپر اُس شہر کو الٹ دے تب اُس فرشتے نے کہا کہ اے رب میرے اُس مین ایک بندہ ہے تیرے بندون
مین سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہین کیا ہے تب حکم آیا اسپر بھی الٹ دے اسواسطے کہ ہرگز منہہ اسکا متغیر نہوا [illegible] خلق کے
اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ عذاب کریگا ایک گانون والون کو کہ اُس مین اٹھارہ ہزار آدمی ہونگے [illegible]
عمل نبیون کے ہوگا سبب ترک کرنے انکے امر معروف اور نہی منکر کو ان حدیثون کے مضمون کو دیکھ کر
بڑا خوف غالب ہوا خصوصاً اسوقت کا حال دیکھ کے کہ اس قدر عذاب ابتلا آیا ہے اور لوگ ابتک غافل ہین اور ابتک
ڈھول باجے ناچ تماشے مین غرق ہین اور ابتک اونکو یہی خبر نہین کہ یہ عذاب ابتلا آیا ہے اور یہ عذاب کس گناہ
کی شامت سے آیا ہے اور اس عذاب کے دفع ہونے کا کیا علاج ہے تب یہ خاکسار دیہات اور شہرون مین جہان تک
جاسکا وہان تک اس عذاب ابتلا کا حال پہنچاتا پھرا اور جن گناہون کی شامت سے یہ عذاب آیا ہے اُن گناہون سے
توبہ نصوح کی خواہش دلاتا پھرا اب شہرہ عام کیواسطے اس رسالہ مکاشفات رحمت مین اُن مضامین

عبرت انگیز کو اس نصیحت مین لکھتا ہے حق سبحانہ وتعالی شانہ کے رحم وکرم سے توقع ہے کہ اس رسالے کے پڑھنے والے
سننے والے عذاب سے محفوظ رہینگے بلکہ اونکے سبب سے عذاب دور ہوجاویگا کیونکہ اونکو گناہون سے نفرت آویگی
اور دوسرے لوگ بھی ان گناہون کے منع کرنے والون مین داخل ہونگے۔

پہلی نصیحت

توبۂ نصوح کی یہی حقیقت ہے کہ گناہون سے یکبارگی دل بھر جاوے اور اون گناہون سے دل سے نفرت کرکے
توبۂ نصوح کرکے اسواسطے جو گناہ سب عذاب کے باعث ہین اون سے گھن اور نفرت دلانیکے واسطے آن
کی برائی بیان کرتا ہے تاکہ سب کوئی اپنے گناہ پر آپ آج تصور کرکے توبۂ نصوح کرین۔ یہ سب پاکیزہ مضمون بالکل
حدیث قرآن تفسیر فقہ عقائد تصوف کا خلاصہ ہے اس مضمون کو لوگ دل کے کان سے سنین اور لوگونکو سناوین
مضمون سے ہرگز ناراض نہون بلکہ اگر یہ مضمون اپنے نفس کی مخالف اور شرع کے موافق پاوین تو اپنے نفس سے
اور اس مضمون پر عمل کراوین اور شرع کے مخالف کام جو عذاب آترنے کے باعث ہوتے ہین آنکے پاس نجاوین اور
ان پر عذاب آترنے کے سبب آپ نہ بنین اور شرع کے حکم سے ناراض نہون بلکہ اپنی بری چال کو شرع کی تابعداری
[illegible] شریعت سے [illegible] پھیر [illegible] لوگون کے واہی تباہی قصے پر نہ بھولین جسکا قصہ شرع
موافق ہے وہ اچھا ہے اور جسکا قصہ شرع کے مخالف ہے [illegible] کیونکہ سب کی بری چال شریعت کی تابعداری
سے نیک ہوجاتی ہے اور شریعت کا حکم کسی کی بری چال کے موافق پھیرا نہین جاتا جیسا کہ عوارف المعارف
میں لکھا ہے کہ منصور حلاج نے جو انا الحق کہا یعنے کہا کہ مین حق ہون تو اونکی مراد یہ تھی جیسا کہ نصاری کہتے ہین کہ
ناسوت مین لاہوت سمایا یعنے انسان مین اللہ تعالی نے حلول کیا اور سمایا بلکہ یہ بات منصور نے حق سبحانہ کی طرف سے
بطریق حکایت کے کہا تھا یعنے اپنی بیقراری اور بیہوشی کیوقت مین اللہ تعالی کی طرف سے آنھون نے بطور الہام
خطاب کے یہ بات حق سبحانہ سے سنا حق سبحانہ نے اونکی طرف متوجہ ہوکے فرمایا انا الحق یہ سنکے منصور نے بڑی لذت
پاکے لذت کے اسی بات کو آپ بھی دوہرایا منصور کی طرف سے صاحب عوارف نے جواب دیکے بعد اسکے
فرمایا۔ اور اگر ہم جانین گے کہ منصور نے یہ بات کہا اسی حلول کی بات کچھ دل مین رکھکے یعنے سمجھکے کہ میرے اندر
اللہ تعالی سمایا ہے نعوذ باللہ منہا تو ہم اوسکی بات کو بھی رد کرینگے جیسا کہ نصاری کی بات کو ہم رد کرتے ہین۔ کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایسی شریعت روشن اور صاف پھر بھی لائے کہ ہماری ٹیڑھی چیز اوس سے سیدھی
ہوجاتی ہے۔ اس مضمون سے ثابت ہوا کہ کوئی شخص ایسا ہے کہ اسکو لوگ بزرگ جانتے ہین اس سے کوئی کام
ناپسند ہو پڑا ہے مگر وہ کام ایسا ہے کہ اسمین تاویل کی گنجایش ہے تو اسمین تاویل کرینگے یعنے اس بات کو بتاوینگے
اور جب اسکام کو صاف صاف خلاف شرع پاوینگے تب اوسکو ہرگز بزرگ نجانینگے پھر اگر وہ فسق کا کام ہے تو اوسکو

فاسق جانینگے اور اگر کفر کا کام ہے تو جانینگے کہ اُس سے یہ کفر کا کام ہو پڑا ہے اور اوسکو ہرگز ہرگز بزرگ نجانینگے جبتک کہ اُس کام سے اُسکا توبہ نصوح نہ ثابت ہوگا مثلاً کسی شخص کا تعزیہ بنانا یا قبر کو سجدہ کرنا یا دف کے سوا دوسرے باجے کے ساتھ راگ سننا یا بسنت کرنا یا شراب بھنگ وغیرہ نشہ کی چیز پینا یا ڈاڑھی منڈانا یا عورتون کے مشابہ یا کافرون کے مشابہ لباس یا زیور پہرنا وغیرہ اِس قسم کی باتین جبین پاوینگے تو چونکہ اِن باتون مین تاویل کی گنجایش نہین ہے اِسواسطے اُسکو ہرگز بزرگ نجانینگے کیونکہ اوسکو بزرگ جاننا شریعت کے اعتقاد کو اپنے جی سے نکالنا ہے فرمایا اللہ تعالے نے سورہ حجرات مین إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ مقرر عزت اللہ کے ہان اوسیکو بڑی جسکو ادب بڑا مقرر تم مین بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہے تو کفر کے کام کرنے والے اور فاسق کو بزرگ جاننا اِس آیت کا منکر ہونا اور باران رحمت کا منع کرنا ہے ✤

دوسری نصیحت

اب جاننا چاہیے کہ عذاب حاقہ جو اگلی اُمتون پر آتا تھا تو جن جن کے نافرمانون کو ہلاک کرتا تھا اور رسول کے فرمانبردارون کو صاف بچا جاتا تھا گویا کہ اُس عذاب کی آنکھ ہوتی تھی سو ہمارے پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے اور اِس دنیا مین آرام فرمانے کی برکت سے اُس عذاب حاقہ کا بھیجنا حق سبحانہ نے موقوف کر دیا اور اوسکے وجود با جود کی برکت سے سلام علیکم نہیں فائدہ ہوا کہ دنیا کی رسوائی اور فضیحت ہو گئے سے بچے اب حق اور باطل اور کفر اور اسلام کا تفرقہ اور فیصلہ قیامت ہی کو ہوگا مگر بعضے بعضے گناہون کے بعضا بعضا عذاب بندون کے امتحان اور تنبیہ کے واسطے آیا کرتا ہے کہ بندے متنبہ اور ہوشیار ہو جاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین یا نہین ✤ اور اِس عذاب کو عذاب ابتلا کہتے ہین اور یہ عذاب ہمیشہ نہین تنبیہ کرکے خود بخود چلا جاتا ہے اور توبہ کرنے سے بھی جلد چلا جاتا ہے اِسواسطے شریعت مین استسقا مین استغفار مقرر ہوا ہے اور اِس عذاب کی آنکھ نہین ہوتی یہ عذاب نیک بد سب پر پڑتا ہے نیکون کے واسطے اُنکے درجون کا بلند کرنا اور گناہون کا اُتارنا اور اونکے صبر اور شکر کا آزمانا منظور ہوتا ہے نیک لوگ صبر اور شکر کا ثواب پاتے ہین اور بد لوگون کی سزا منظور ہوتی ہے اِس سبب سے نیک اور بد کا تفرقہ نہین ہوتا جیسے رنڈی بازی سے موت بہت آتی ہے اور زکوۃ نہ دینے سے پانی نہین برستا اور خشکی اور تری مین مال ہلاک ہوتا ہے ✤ اور جب کسی قوم مین عہد شکنی کی عادت ہو جاتی ہے تب اونکا دشمن اونپر مسلط اور غالب کیا جاتا ہے وعلی ہذا القیاس ✤ جب یہ مضمون ذہن نشین ہو چکا تو اب دوسرا مضمون سورہ رعد کی آیت کا سنو وہ یہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے سورہ رعد مین ✤ إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ اللہ تعالی نہین بدلتا جو ہی کسی قوم کو جب تک وہ نہ بدلین جو اپنے بیچ ہے ✤ یعنے جو نعمت اور تندرستی کہ کسی قوم کو حق سبحا

وتعالیٰ شانہ نے دیا ہے آسکو بدلتا نہین جب تک کہ وے لوگ اپنی چال کو نہین بدلتے ✣ یعنے اللہ تعالیٰ نگہبانی اور مہربانی سے محروم نہین کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اوسکی طرف سے ہے جب تک کہ وہ اپنی چال اللہ کے ساتھ بدلین ✣ تفسیر جلالین مین لکھا ہے کہ اللہ تعالے اپنی نعمت کو اونسے نہین چھین لیتا جب تک کہ وہ اپنے اچھے حال کو گناہ کے ساتھ نہ بدلین ✣ سو اس ملک کے مرد عورت بڈھے جوان عوام اور خواص بادشاہون وزیرون امیرون حافظون قاریون عالمون مرشدون درویشون سب نے اپنی اصلی چال کو جو اُنکے واسطے شریعت سے مقرر تھی بدلا بھلا اِس صورت مین عذاب آنیکا کون تعجب ہے اور اس صورت مین باران رحمت کا کس طرح برسنا ✣

تیسری نصیحت

جب یہ مضمون بھی سمجھ مین آگیا تو اب اپنے جی مین سوچو کہ اس ملک کے خواص و عوام بڑے سے لیکے چھوٹے تک سب نے اپنے اچھے حال کو گناہ کے ساتھ بدلا اور اپنی اچھی چال کو بری چال سے بدلا ✣ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کفر کی رسم اور بدعتون اور بتون اور باجون کے مٹانے کے واسطے حق سبحانہ کے بھیجے ہوئے تھے انکے کلمہ پڑھنے والون کو لازم تھا کہ اونکی مدد کرتے اور ان سب چیزون کو مٹاتے سو اُنکے کلمہ گو [illegible] کفر کی رسم اور بتون کے بنانے اور پوجنے اور ناچ باجے ڈھولک تنبورے وغیرہ خلاف شرع [illegible] ہونے اور مسلمان ہوکے ہندؤن کے تہوار ہولی دیوالی بسنت وغیرہ مین خوشیان کرتے [illegible] ہولی مین جو کرتے تھے [illegible] کرتے تھے جو لوگ اشراف کہلاتے ہین اونکے قوم مین سسرال کے رشتہ والے عورت مرد مین ہولی کھیلنے کا رواج تھا ✣ اور دیوالی مین عوام لوگ جو کرتے تھے سو کرتے تھے جو اشراف لوگ [illegible] تھے بھی دیوالی کی [illegible] مین جوڑا اشہائی اپنے سمدھیانے بھیجتے تھے اور ایسے لوگونکو لوگ برا نہ جانتے ✣ اور دیوالی [illegible] جوا کھیلتے تھے اور کہتے تھے کہ آج جو شخص جوا نہ کھیلے گا اُسکا چھچھوندر کا جنم ہوگا ✣ بعضے غافل دین کے مخالف ہونا دانون مین مرشد کہلاتے تھے وسے ہندؤن کے تہوار بسنت مین بڑے [illegible] کے ساتھ محفل آراستہ کرتے تھے اور اسمین اسقدر خرافات کرتے تھے کہ اُسکا دسوان حصہ بھی ہندو لوگ [illegible] اور بعضے نادانون گمراہون نے راہبون اور جوگیون اور گوسائیون کی چال کو رسول مقبول کی چال اور [illegible] سے زیادہ پسند کرکے اور اوسکو [illegible] سمجھ کے نکاح کرنے کو ترک کیا اور اس گناہ پر ایسا اڑ گئے کہ جو اونکی [illegible] تا ہے وہ نکاح نہین کرتا باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرو تم لوگ اور اولاد [illegible] واسطے کہ مین فخر کرونگا بسبب تمہارے اور اُمتون پر کہ میری اُمت مین اتنے لوگ ہین ✣ ہان اگر ایک شخص اتفاقاً نکاح نکرے تو اوسکے حق مین تاویل کی گنجایش ہو اور جب نکاح نکرنے کو اپنے طریقہ کی نشانی اور پہچان [illegible] مخالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کیا فتویٰ دیا جاویگا اور بہت لوگ کلمۂ طیب کے

سے نہ جانتے تھے اس سبب سے شرک مین گرفتار تھے اور نماز اور روزے اور حج اور زکوۃ اور قربانی اور صدقہ فطر
ادا کرنے سے مطلق غافل تھے اور جمعہ اور جماعت اور عیدین کو مطلق چھوڑ دیے تھے یہان تک کہ بعضے لوگ بڑھے
ہوگئے تھے اونکو وضو بھی نہ آتا تھا تو یہ کرنے کا خیال مطلق نہ تھا اور مین ڈاڑھی منڈانے کا رواج تھا اور بعضے
لوگ ایسے بیہوش تھے کہ مسلمان ہوکر ڈاڑھی منڈاتے چوٹی رکھاتے رہتے تھے کہ پہچان نہ پڑتے تھے کہ ہندو
ہین یا مسلمان اور اونہین روزے نماز کا کوئی کیا ذکر ہے اور بعضے لوگ روزہ بھی رکھتے تو افطار اور سحر کے وقت
سے غافل تھے صبح ہوا دن مین کھاتے پیتے تھے اور اس ملک کے بہت لوگ نمود کے واسطے سیکڑون روپیے مردان
کے کھانے مین اور رسوم واہیات خرافات مین خرچ کرتے تھے اور زکوۃ اور صدقہ فطر اور اپنے مردے کیطرف
سے روزے نماز کا فدیہ نہ دیتے اور نہ دینے کا یاد رکھتے اور جیسے لوگونکا دینا صدقہ اور اللہ کی راہ مین خرچ کرنا کہلاتا
ہے ویسے لوگون کو نہ دیتے اگر کبھو ن کو تون کو ایک روپیہ دیتے تو محتاج نمازیون کو دو آنا دینا مشکل گذرتا
باوجودیکہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نگاہ رکھوا اپنے مالونکو زکوۃ دیکر اور دوا کرو اپنے
بیمار کی صدقہ دیکر اور اللہ تعالی کی راہ مین خرچ کرنیکا فائدہ اور خوبی اس مین دو آیت مین صاف موجود ہے فرمایا اللہ
تعالے نے پانچوین سیپارہ سورہ نسا مین وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا
رَزَقَهُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور کیا نقصان تھا انکا اگر ایمان لاتے اللہ پر اور پچھلے
دن پر اور خرچ کرتے اللہ کے دیے مین سے اور اللہ کو اونکی خوب خبر ہے اللہ حق نہین رکھتا کسیکا ذرہ برابر اگر
نیکی ہو تو اوسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب فائدہ یعنے اللہ کی راہ مین خرچ کرنا کسیطرح نقصان
نہین آخرت کا ثواب بے شمار ہے اور دنیا مین بھی عوض پاتا ہے اسپر رسول خدا نے قسم کھائی ہے اور اکثر
مین رواج تھا کہ اپنی طاقت اور لیاقت سے بڑھکے مہر مقرر کرتے اور اسکو نہ ادا کرتے اور نہ ادا کرنے کا
رکھتے بلکہ عورت مرد دونون جانتے تھے کہ مہر ادا کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے قرآن حدیث وعظ نصائح کی
سنانا یکبارگی موقوف ہوگیا تھا قصہ کہانی فسق فجور کفر کی باتون کے سننے سنانے مین لوگ گرفتار تھے
آواز سن نہ پڑتی قرآن شریف کا لڑکون کو پڑھانا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسقدر بے دینی سمائی تھی کہ
کمبخت کہتے تھے کہ قرآن شریف پڑھانے سے کیا فائدہ فارسی پڑھین جو خط کتابت آوے اور بعضے
شیطان کی تعلیم سے کہتے تھے کہ لوگون کو طہارت کا لحاظ نہین رہتا ہر وقت بے وضو قرآن شریف چھوا کرتے
اسواسطے لڑکون کو قرآن شریف پڑھانا نہ چاہیے اور حافظ لوگ یکبارگی نایاب ہوگئے تھے بڑے بڑے شہرون
مین تراویح کا ختم میسر نہوتا اور نماز کی عظمت لوگون کے جی سے بالکل جاتی رہی تھی

اور اسیطرح سے عورتون نے ماتم پرسی مین اسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلا کیونکہ شریعت مین ماتم پرسی کی یہی حقیقت ہے کہ جب کسیکا کوئی مرجاوے تب اوسکے دوست آشنا اور رشتہ مندونکو چاہیئے کہ اوسکے پس ماندون کو تسلی اور دلاسا دین اور سمجھاوین کہ صبر کرو سوا اسکے برخلاف عورتین جو کسی کے گھر ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اونکو بھی رولاتی پٹاتی ہین اور آپ بھی روتی پیٹتی ہین اور اونکے غم کو تازہ اور زیادہ کرتی ہین + اور حدیث مین وارد ہی کہ بین کرنا کافرون کی چال ہی میں یہ سب باتین زیادہ تر موجب عذاب کی ہین +

چوتھی نصیحت +

[دین] کا یہ مسئلہ ہی کہ آدمی گناہ کرنے سے مردود نہین ہوتا بلکہ گناہ پر ہٹ کرنے اور اڑ جانے سے مردود ہوتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہو پڑی تھی وے اسپر اڑ نہ گئے بلکہ فی الفور توبہ کیا اور گناہ کی شرم اور اللہ تعالے [کی طر]ف سے اسقدر روئے کہ اونکے رخسارۂ مبارک پر آنسو کا نشان پڑ گیا اس سبب سے پھر اللہ تعالے کے مقبول باقی [ر]ہے + اور ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ نکیا اور معبود حقیقی نے جو حضرت آدم کو اسوقت ملایک کا قبلہ مقرر کیا تھا سو [اس]طرف متوجہ ہوکے سجدہ نکیا اور اس گناہ پر اڑ گیا یہان تک کہ اپنے زمانے مین موسی علیہ السلام ایک روز کوہ طور [پر] مناجات کے واسطے جاتے تھے شیطان نے کہا کہ اے موسی میری طرف سے اللہ تعالی کی جناب مین [عرض] کرو [ا]بلیس کے کوئی دوسرا خالق اور معبود اور رب نہین ہی وہ تیرے سوا دوسرے کس سے اپنا گناہ بخشواوے سو اوسکی توبہ قبول ہونے اور گناہ بخشے جانے کی بھی کوئی راہ ہے حضرت موسی علیہ السلام نے حق سبحانہ کی جناب مین عرض کیا [حک]م ہوا کہ میری ذات رحمان اور رحیم ہے مین اوسکا توبہ بھی قبول کرونگا مگر میری عادت یون جاری ہے کہ مین جو حکم [ک]رتا ہون سو بدل اور ٹل نہین سکتا ہان جب اوس حکم کے بجالانے سے بندہ معذور ہوتا ہے تب اوس حکم کا بدلا قائم مقام مین مقرر کرتا ہون جیسا کہ عذر کیوقت وضو اور غسل کا بدلا تیمم مقرر کیا ویسا ہی مینے شیطان کو حکم کیا تھا [کہ] آدم کو سجدہ کرے اسنے بے حکمی کیا سجدہ نکیا اور اب توبہ کرنے چاہتا ہے سو بغیر آدم کو سجدہ کئے توبہ اوسکا [قب]ول نہین ہوسکتا اور آدم کو سجدہ کرنے سے وہ اسوقت معذور ہے کیونکہ آدم موجود نہین مگر اونکی قبر موجود ہے سو مین نے آدم کو سجدہ کرنے کا قائم مقام آدم کی قبر کو سجدہ کرنا مقرر کیا پھر جب موسی علیہ السلام نے شیطان کو یہ خوشخبری سنایا تب شیطان نے سوچ ساچ کے کہا کہ اے موسی جب خود آدم موجود تھے تب مین نے اونکو سجدہ نکیا اور اب اونکی قبر کو سجدہ کرون یہ بڑی شرم کی بات ہی آخر کو شیطان گناہ پر اڑ رہا اور مردود کا مردود رہا + تو اب بھائیو یاد رکھو کہ گناہ سے توبہ کرنا اور رونا حضرت آدم علیہ السلام کی چال ہی اور گناہ پر اڑ جانا شیطان کی چال ہی سو اس ملک کے لوگون نے باوجودیکہ آدم کے بچے ہین آدم کی چال کو چھوڑ کے گناہ پر اڑ جانے مین شیطان کی چال کو اختیار کیا + اور باوجودیکہ اسوقت مین ایسا عذاب آیا ہے کہ ایسا عذاب کبھی سننے مین بھی نہ آیا مگر شرک

اور بدعت اور ڈھول دھماکا وغیرہ حرام کام کو جسکے سبب سے عذاب آیا ہے لوگ اب تک نہین چھوڑتے لازم نو یتھا کہ سارے عورت مرد ملک کے ملک توبہ کرتے جسمین باران رحمت کا اُترتا اور عذاب فع ہو جاتا اس سے بڑھکر چال کا بدلنا کیا ہوگا کہ آدم بچے ہو کے اپنے دشمن شیطان کی چال پکڑا +

پانچوین نصیحت

مرشد کی چال اور مرشدی کا رتبہ حدیث اور قرآن کے مضمون سے حضرات صوفیہ نے اسطرح مقرر کیا ہے کہ مرشد وہ شخص ہے جو مرید کو اللہ تعالے کا پیارا بنا وے اور اللہ تعالے کو مرید کا پیارا بنا وے سو مرشد اپنے حبیب کو اللہ تعالے کا محبوب اور پیارا بنا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع کرا کے اور اس بات کی دلیل یہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے تیسرے سیپارہ سورۂ آل عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ + تو کہ اگر محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے + ترجمہ ہندی مین اسکا فائدہ یون لکھا ہے یعنی جو کوئی کسیکی محبت کا دعویٰ کرے تو اسطرح محبت کرے جسطرح محبوب چاہے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اور اسیطرح چاہے تو محبوب اسکو چاہے + اور اللہ بندہ تمکو چاہے تو یہی کہ آن پر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے + اور خیالات خبیث مین ور مرشد اللہ تعالی کو اپنے مرید کا محبوب اور پیارا بنا دیتا ہے کفر اور شرک اور برے عقیدے اور حسد اور کینہ وغیرہ گندی چالون سے مرید کے نفس کا تزکیہ کرا کے یعنے نفس کو پاک و صاف کرا کے اور اس بات کی دلیل سورۂ شمس کی یہ آیت ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا + مراد کو پہونچا جسنے اپنے نفس کو سنوارا یعنے جب نفس کا آئینہ صاف ہو جاتا ہے تب اسکو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور جمال ازلی کو دیکھ کے مرید اللہ تعالے کو محبوب بنا لیتا ہے اور اوسکی محبت مین بیقرار ہو جاتا ہے + تو جب تک ہر قسم کے کفر اور شرک اور برے عقیدے اور گندی چال کو نہ چھوڑیگا تب تک اس نعمت سے محروم رہیگا اور کوئین کی بلی کا جو مسئلہ ہے کہ کوئین مین اگر بلی مرے اور سڑے اور پھولے نہین تو بلی کوئین سے نکال پھینک کے ساٹھ ڈول پانی کوئین کا نکال ڈالے کوان پاک ہو جاوے اور اگر بلی کوئین مین پڑی رہے تو پانی نکالنا کچھ فائدہ نکرے اسطرح سے جب تک نفس کا تزکیہ نہوگا کوئی ذکر اور عبادت اور مراقبہ فائدہ نکریگا اور ان دونون باتون یعنے اتباع اور تزکیہ کی راہ سورہ حشر کی اس آیت مین موجود ہے وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو دے تمکو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو سو اتباع اور تزکیہ کا طریقہ اس آیت پر روح اور نفس اور قلب سے عمل کرتا ہے اور سورۂ احزاب کی اس آیت مین بھی اس بات کو صاف صاف بیان فرمایا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا + تمکو بھلی تھی سکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن

کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا + تو جن مرشدون کی یہ چال ہو اور جنکی صحبت سے یہ بات حاصل ہوتی ہے ایسے مرشد
جتنے ہین سبکو ہم اپنا پیشوا اور مرشد جانتے ہین اور ایسے مرشد اولیاء اللہ ہین ایسے مرشد سے عداوت رکھنے والے
پر وبال آتا ہے ایسے مرشدون کی شان مین جو طعن کرے وہ خود گمراہ ہے مگر جو مفسد لوگ دنیا کمانے اور دین
مین رخنہ ڈالنے کے واسطے مرشد بن گئے ہین اور مرشدونکی چال مذکور کو مٹانے چاہتے ہین خدا جانے وے
مسلمان فاسق ہین یا کسی دوسرے دین والے ہین کہ مسلمانی کے پردے مین دین کو مٹانے چاہتے ہین ہم ان
جعلی مرشدون کے حال بدمآل سے لوگونکو خبردار کر دیتے ہین تاکہ مسلمان لوگ انکے فریب کے جال مین پھنسیں
سو ان فریبون نے مرشدی کی چال کو بدلا اور اپنا حق تو مرید سے پورا پورا بھر لیا اور مرید کا حق مارا نہ تو مرید کو
[رسو]ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع سکھایا اور مرید کے نفس کا تزکیہ کرایا بلکہ اسکے الٹے شرک اور کفر
[بد]عت اور حرام باتین تعلیم کیا ہزارون مرید بیچارے تعزیہ اور جھنڈے اور قبرونکو سجدہ کرتے کرتے بے نمازی اور
[شر]ک اور کفر مین گرفتار رہے اور جو لوگ کسی بزرگ اور سچے مرشد کے فرزندون مین ہین اور اس بزرگ کے مذہب
اور چال کو بدل ڈالے ہین وہ بھی ان مفسدون مین داخل ہین غرض ان فریبون نے لوگون کو نیک کام سے باز
رکھا اور برے کام تعلیم کیا اور سورہ حشر کی آیت مذکور کے صاف الٹے کیا اور منافقون کے حق مین جو آیت آئی ہے
سو انکے حق مین ٹھیک آئی فرمایا اللہ تعالے نے دسوین سیپارہ سورہ توبہ مین اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ
مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ط نَسُوا اللّٰهَ
فَنَسِيَهُمْ ط اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ منافق مرد اور عورتین سب کی ایک
چال ہے سکھاوین بات بری اور چھڑاوین بھلے کام منع کرین بھلے کام سے اور بند رکھین اپنی مٹھی بھول گئے اللہ کو سو
وہ بھول گیا انکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم + ان فریبون نے جو اپنے مریدون کو نیک کام سے باز رکھا ہے سو
ظاہر ہے اور جو برے کام سکھایا ہے اور وہ کام غضب الٰہی کا سبب پڑا ہے ان مین سے پانچ منکرات کا ہم ذکر کرتے
[ہین] منکر کہتے ہین خلاف شرع اور برے کام کو +

پہلا منکر

[ی]ہ کہ بیچارے جاہل لوگ جنکو سنت اور بدعت کا شعور نہین اور نماز روزے سے غافل سود اور ناچ باجے مین گرفتار
[ہ]ین اور اسی خوف سے کہ نماز روزہ زکوۃ وغیرہ عبادتین ادا کرنا ہوگا اور سود اور ناچ باجا چھوڑنا پڑیگا حضرت سید صاحب
کے طریقہ مین مرید نہوئے تھے اور ان جعلی پیرون کو اپنا ایسا جاہل اور غافل و حرام مین گرفتار پاکے انکے مرید ہوئے
[ت]ب انھون نے ڈھولک تنبورے وغیرہ باجون کے ساتھ راگ سننا ان نادانون کو تعلیم کیا اور سمجھا دیا کہ چشتیہ طریقہ
[م]ین معارف اور مزامیر کے ساتھ راگ سننا عبادت ہے اور یہ اونکا افترا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ مجکو میرے رب نے معازف اور مزامیر کے مٹانے کا حکم دیا معازف وہ باجا ہے جو ناچنے گانے مین بجاوین اور مزامیر وہ باجا ہے جو پھونک کے بجاوین سو حضرات صوفیہ اور پیشوایان طریقہ چشتیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کب کرنیوالے تھے وے لوگ تو ادنی مکروہ سے پرہیز کرتے تھے اور مستحب تک کو نہ چھوڑتے تھے اور یہ لوگ نیک اعمال اور بلند احوال و سچی نیت مین اور دین قوت اور زہد مین یعنے دنیا سے بے رغبتی کرنے مین طاق ہوئے اور طاق نکلے تھے اور اونکو ایمان تحقیقی حاصل تھا وے لوگ ایسے منکرات کے مٹانے والے تھے وے لوگ ایسے راگ باجے کو حرام جانتے تھے * ہان جیسا راگ حضرات صوفیہ کے نزدیک مباح ہے اور اسکو اونکی بولی مین سماع کہتے ہین اوسکا پورا بیان ان چند ورقون مین دشوار ہے سو اسکی حقیقت یہ ہے کہ انکے نزدیک اصل سماع عرب کے لحن سے قرآن شریف کا سننا ہے اور اسکی دلیل یہ آیت ہے فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ زمر مین * فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ * سو تو خوشی سنا میرے بندون کو جو سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اسکے نیک پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے * عوارف مین لکھا ہے کہ نیک کے معنے بڑی سی بڑی سیدھی راہ اور فرمایا اللہ تعالے نے * وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اور جب سنین جو اترا رسول پر تو دیکھے انکی آنکھین ابلتی ہین آنسوؤن سے اسپر جو پہچانی بات حق کہتے ہین اے رب ہمنے یقین کیا سو تو لکھ ہمکو ماننے والونکے ساتھ * تو یہ سماع کہ جسکے سبب سے سیدھی راہ چلے اور قرآن سنکے اسکے حق بات کو پہچان کر آنکھ سے آنسو جاری ہو یہ سماع حق ہے کہ ایمان والون مین سے آج تک کسی نے اس سماع کے حق ہونے مین انکار نہین کیا اور اس سماع والے کو حق سبحانہ نے فرمایا کہ انکو اللہ نے راہ دی اور فرمایا کہ وہی ہین عقل والے * اور یہ سماع جو ہے سو اسکی گرمی یقین کی سردی پر جب وارد ہوتی ہے تب آنکھین آنسو بہاتی ہین * کیونکہ قرآن کا سننا کبھی غم کو بھڑکاتا ہے اور غم گرم ہے اور کبھی شوق کو بھڑکاتا ہے اور شوق بھی گرم ہے اور کبھی پشیمانی کو بھڑکاتا ہے اور پشیمانی بھی گرم ہے * سو جو شخص صاحب دل ہو اور اوسکا دل یقین کی سردی اور ٹھنڈھک سے پر ہے جب اوسکے دل پر قرآن کے سننے سے آگ مذکور جا پڑتی ہے تب روتا ہے اور آنسو گراتا ہے کیونکہ گرمی اور سردی جب جمع ہوتی ہے تب پانی نچڑتا ہے * بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی اور آن پر صلوۃ اور سلام کے مضمون کے قصیدے اور اونکے مولد کے مضامین خوش آوازی کے ساتھ پڑھنا اور سننا جیسا کہ عرب کے لوگون اور حرمین شریفین کے لوگون کا دستور ہے ہے تو اسکے اسطرح [illegible]

...ح ہے نہ اسکو وے لوگ عبادت جانتے ہین اور نہ کسیکو اوسکا حکم دیتے ہین ۰ اسقدر سے زیادہ جو حضر...
...فیہ کے قول و حنفی مذہب کی کتابون بموجب ثابت کرنے چاہے گا سو جیہ ٹھا بنیگا اور جو لوگ راگ باجا سنکر
...ست ہوکے گانے بجانے کی گت پر ناچتے ہین اور بھاو بتاتے ہین سو نرے فاسق ہین اور حاکم اسلام پر انکی
...عزیر واجب ہے اونکو درویش جاننا جاہلون اور بے دینون اور کمینون کا کام ہے ❊

دوسرا منکر

یہ کہ بعضے لوگون نے جو سابق مین خطا یا غفلت سے عرس کیا ہے تو کسیکو اسکی تعلیم اور تاکید نکرتے تھے اور
منع کرنے والون سے اپنے قصور کا اقرار کرتے تھے کیونکہ عرس کی رسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام
اور تابعین اور تبع تابعین [illegible] مذ اماموں سے کسی کتاب مین ثابت نہین اور یقینی بدعت ہے سو ان فریبیون نے
دنیا کا فائدہ سمجھ کے [illegible] بے سند کر اپنی سند سمجھ کے لوگون سے بھیک مانگ مانگ کے عرس کرنا شروع کیا
اور اس مین کچھ کمار ہے اور نادان مریدون کو بھی اس عرس کی تاکید کیا تا کہ اونکو ہر مرید سے بھی کچھ عرس کی
دن مل سہے ❊ اور اس عرس مین بہت سی رسمین خلاف شرع حرام مکروہ جاری ہین انہین سے ادنی رسم
یہ ہے کہ قبرون پر چراغ روشن کرتے ہین اور روشنی کیوقت کو کہ لعنت آترنے کا وقت ہے بعضے بدعتی جاہل
مثل لیلۃ القدر اور لیلۃ البراءت کے انوار ظاہر ہونے کے وقت کو دعا قبول ہونے کا وقت جانتے ہین حالانکہ
قبرون پر چراغ روشن کرنے والون کے حق مین حدیث صحیح مین لعنت وارد ہوئی ہے وہ حدیث مشکوۃ مصابیح وغیرہ
کتابون مین ہے اور یے بدعتی جاہل نرے بے شرم اور بے خوف ہوکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مخالفت پر کمر باندھے ہین اور اس حدیث کو سنکے آگ ہوجاتے ہین اور طرح طرح کی تقریر کرتے ہین اور حدیث
کے معنے بدلنے چاہتے ہین صرف اپنے بدعتی اور فریبی مرشد کی پچ کے سبب سے حالانکہ شرع محمدی کا یہ حکم ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل تقریر کے مخالف اگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسی کلیم اللہ
اور حضرت عیسی روح اللہ علیہم السلام کا قول ہو تو ہم امت محمدی اسپر عمل نکرین تو دوسرا کوئی کس گنتی اور شمار مین ہے
افسوس ہے کہ یے نادان لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اتباع سے اسقدر محروم ہین کہ جھوٹے
...ترون کی رسم کیواسطے جو نری بے سند اور ناچیز ہے مخبر صادق کی مخالفت پہ کمر باندھے ہین اور رسول
مقبول کی فرمانبرداری کے واسطے ان مفتریون کی بنائی رسم کا چھوڑنا گوارا نہین کرتے اور ان مفتریونکی
رسم کیواسطے رسول مقبول کی فرمانبرداری کا چھوڑنا گوارا کرتے ہین اب اپنے دلمین آپ انصاف کرین کہ
بھلا اس سے بڑھ کے شیطان کی چال کا اختیار کرنا اور گناہ پر اڑنا کیا ہوگا ❊

یہ کہ یے فریبی لوگ فقیری کا لباس پہر کے طرح طرح سے لوگون کو فریب دیتے ہین کبھی بڑمارتے ہین کبھی کچھ مکر کی
باتین کرتے ہین اور کسیوقت لوگون کو فریب دینے کے واسطے اپنی عاجزی کی باتین کرتے ہین اور اس مین
بھی فریب بلکہ کفر بھرا ہوتا ہے مثلا کہتے ہین کہ بابا مین بیچارہ درویش کنارے بیٹھا ہون تم عالم لوگ ہو تم سے ڈرتا
ہون کہ کہین تم لوگ میری تعزیر نکر بیٹھو اس بات مین کسقدر فریب ہے + اول تو عالمونکی مجلس سے جاہلون کو بہکانا ہے
اور دوسرے عالمون کو اشارے سے ظالم کہتا ہے اور اونکے تعزیر کرنے کو بیجا ٹھہراتا اور جاہلون کے دلمین اسبات
کا جمانا کہ عالمون کی اور راہ ہوتی ہے اور درویشون کی اور راہ + اور یہ بات نری غلط ہے بے علم کے اور عالمونکی
تعلیم کے درویشی کہان + اور طرفہ تو یہ ہے کہ وہی فریبی جاہل پھر وعظ کہنے بھی بیٹھے ہین اور اسمین عجیب عجیب
قصہ کہانی کہکے جاہلون کو پھسلاتے اور آنکے عقیدے کو خراب کرتے ہین + حالانکہ یے فریبی جاہل قرآن شریف
کی تفسیر اور ناسخ اور منسوخ سے واقف نہین ہین اور ایسے وعظ کہنے والون کا کان ملوا کے حضرت امیرالمومنین علی رض
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے مسجد سے نکلوادیا ہے + سو ایسے لوگون سے دور رہنا اللہ سبحانہ کی نزدیکی کا سبب ہے +

چوتھا منکر

یہ کہ بہت سے پیرزادے لوگون نے جو اپنے بزرگون کے خلاف طریقہ اختیار کئے ہین اور جعلی پیرون نے جو
فریب سے آپکو پیر بنا کر گانون کے لوگون اور اپنے مریدون کو ایسا خراب کر دیا ہے کہ ہر بیماری کو وے لوگ
بھوت شیطان کی طرف سے سمجھتے ہین اور اللہ سبحانہ کو مطلق بھول گئے ہین اور جب یہ پیر آنکے گھر جاتے ہین تب
سارے جاہل وسواس مین گرفتار آنکے پاس سوائے بھوت شیطان لگنے اور پلیتہ جلانے اور بھوت چھڑانے
اور جادو چھڑانے کے اور کچھ دوسرا ذکر نہین رہتا + وہ نماز وضو غسل کا اونکے پاس مطلق ذکر نہین + جیسا کہ
سچے مرشد کی صحبت مین اللہ سبحانہ یاد آتا ہے اور لوگ مدت مدت کے شک وشبہے رفع کر لیتے ہین اور دنیا
بھول جاتی ہے + ویسا ان جاہلون کی صحبت سے طرح طرح کے شک وشبہے دین مین پیدا ہوتے ہین اور اللہ سبحانہ
بھول جاتا ہے بھوت شیطان سے اعتقاد اور دین کے مسئلون مین وسواس زیادہ ہوتا ہے اور یہی کام ہے
اور اوجھے پیر عالمون کی برائی بیان کرتے اور اونکا گلا شکوہ کرتے ہین اور ملک کو دین سے روکتے ہین +

پانچوان منکر

یہ کہ ایک قسم کے لامذہب مفسد لوگ ہین کہ وے غیر مجتہد کے واسطے تقلید مجتہد کی اور چارون حق مذہب مین سے
کسی مذہب کا اختیار کرنا اور اس مذہب پر مضبوط رہنا حرام جانتے ہین + اور مشکل یہ ہے کہ ان مفسدون نے
ایسا مکر نکالا ہے کہ آنکے جال مین وہی بیچارے دیندار پھنستے ہین جنکو دین کا شوق اور اتباع کی خواہش ہے
مگر جاہل ہین + سو وہی لامذہب جعلی عالم شیطان کے نائب جاہل نمازیون کو جن بیچارون کو دین کا شوق ہے

مگر دین سے واقف نہین وہ دین سکھانے کے بتانے سے دھوکا دیکے گمراہ کرتے ہین اور دین پر چلنے کا رستہ
جسکو مذہب کہتے ہین اُس سے لوگون کو پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ مذہب پر چلنا بدعت ہے مذہب کا ذکر
قرآن شریف مین کہان ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب کا بیان کہان کیا ہے ✤ اور یہ ایسا گندہ
عقیدہ ہے کہ جو اِس عقیدے کو اختیار کریگا وہ سارے علماے دین قاریون مفسرون محدثون مجتہدون
فقیہون مرشدون کو جنسے قرآن حدیث اور سارے احکام دین کی روایت چلی آتی ہے اور وہ راوی
لوگ صاحب مذہب اور مذہب پر چلنے والے تھے اُن سب کو اور اپنے اُستاد اور مرشد کو گمراہ اور قرآن
شریف کے خلاف جانے گا اور اُس سے قرآن حدیث اور بالکل دین چھوٹ جاویگا اور مرتد ہو جاویگا ✤
سو اِن مفسدون کا رد اِس فقیر نے تقویت الایمان مین اور سب علماء دین نے اپنی اپنی تصنیفات مین
بخوبی کیا ہے اِن چند ورقون مین اُسکے بیان کی حاجت نہین اِسقدر کفایت ہے کہ اُن مفسدون سے
پوچھو کہ قرآن شریف کے تیس سیپارے ہونیکا اور سورہ پر بسم اللہ لکھنے کا اور تفسیر کی کتابون کا اور حدیث
کے اقسام صحیح ہین احاد متواتر وغیرہ مقرر کرنے کا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتابون کے معتبر اور صحیح ہونے
کا اور قرآن شریف کے اعراب اور الفاظ کے صحیح پڑھنے کے علم صرف نحو کا اور الف بے پڑھنے اور ہجے کرنیکا ملن
قرآن شریف مین کہان ہے پس جہان سے یہ سب چیز درست ہے وہان سے مذہب بھی درست ہے ✤ اور وہی جعلی
مفسد لوگ اِس سبب سے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین مذہب جاری ہے اور تمام جہان کے اہل اِسلام وہان حج کے
واسطے حاضر ہوتے چلے آتے ہین کسی نے آج تک چارون مذہب پر چلنے کا اِنکار نکیا تو چونکہ مکہ معظمہ کے سبب سے
چارون مذہب کے درست ہونے پر اجماع ثابت ہوا ✤ اور دستور ہے کہ جس دیس مین جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس چیز
کی خوبی اور برائی اُس دیس والے خوب پہچانتے ہین اور اِس بات کو سارے بنی آدم سچ جانتے ہین سو مکہ مدینہ
دین کا دیس ہے جو دین اور مذہب کہ مکے مدینے مین جاری ہے وہی سچا ہے باقی جھوٹھا اِس ضد کے سبب
مکہ مدینہ کے لوگون کو برا کہتے ہین اور کہتے ہین کہ فلانے عالم نے مکے مدینے کے لوگون کی اِسقدر بدعت گناہی اللہ
اور فقہ کی کتابون کے سارے مصنفون اور فقہ کی ساری کتابون کو بھی برا کہتے ہین اور یہ مکر دین کی جڑ
کھودنے کا ہے ✤ سوایسے دغابازون کے جال مین بھی لوگ پھنسے اور دین مین بہت سستی آگئی اور دین کی
چال صاف بدل گئی ✤ آخر کو جب لوگون نے اپنے دین اور مذہب اور اعتقاد کو چھوڑا اور اپنی اصلی چال
کو بدعت اور شرک اور منکرات سے بدلا تب آخر ایک قسم کا عذاب ابتلا نازل ہوا اور اُس عذاب کے اندر جو
کئی طرح کے عذاب وبا اور قحط وغیرہ کے چھپے تھے سو سب عذاب ظاہر ہونے لگے ✤ تب پھر خاتم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اُمت پر حق سبحانہ کی رحمت کی شان نے جوش مارا اور اِس تیرھوین صدی کے مجدد کو ظاہر کیا ✤

مجدد کا بیان یہ ہے

کہ جب حضرت ارحم الراحمین نے اپنی رحمت کی شان کو ظاہر کرنے چاہا تب محض اپنے فضل و کرم سے بموجب بشارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہے اس امت کیواسطے سرے پر ہر سو برس کے اس شخص کو کہ نیا اور تازہ کرتا ہے اس امت کیواسطے دین اسکا ✤ اس امت مرحومہ کے واسطے حضرت قطب الاقطاب امیر المومنین سید احمد قدس سرہ العزیز کو اس تیرھوین صدی کا مجدد پیدا کیا اور اس جناب نے دین کو تازہ اور نیا کر دیا اور غافلون کو ہوشیار کر دیا اور دین کے علم کو خوب پھیلایا اور ذکر اور مراقبہ اصطلاح فہمایش کر کے تعلیم کیا اور مشاہدہ کی حقیقت ایسا سمجھا دیا کہ جو نعمت برسون مین حاصل نہوتی تھی سو اس جناب کے طریقہ مین بآسانی ایک ہفتہ عشرہ مین حاصل ہونے لگی ✤ اور اونکا اوصاف اور کرامات لکھنے کی حاجت نہین تمام ملک مین مشہور ہین اس سے بڑھ کے کیا کرامات ہوگی کہ اس ملک کے مردون عورتون مین نماز روزہ خوب جاری ہوگیا اور آگے ہندوستان کے پیرزادون اور مولویون سے لیکے عوام لوگون تک کی عورتون مین نماز کا چرچا بھی نتھا اور اب بالکل ہر قوم کی عورت مرد نمازین مستعد ہوگئے ہین ✤ قرآن شریف کا صحیح اور باتجوید پڑھنا اور قرآن شریف کا حفظ خوب جاری ہوگیا ہے اور حافظون کی کثرت ہوئی ہے یہان تک کہ عوام لوگون کی عورتین حافظ ہوئین اور دیہات و شہرون مین لوگ حفظ کرتے ہین ✤ اور پرانی مسجدین آباد ہوئین اور نئی مسجدین بننے لگین ✤ ہزارون آدمی مکے مدینے کے حج و زیارت سے مشرف ہوئے ✤ اور شرک اور بدعت اور کفر کی رسم اور خلاف شرع کام سے لوگ باز آئے اور سب کو دین کی تلاش ہوئی ✤ اور دینی کتابین جو نادر اور کمیاب تھین سو شہر گانون مین ہر کہین گھر گھر پھیل گئین ✤ اور حقیقت مین حضرت سید احمد صاحب اس زمانے کے سارے مسلمانون کے مرشد ہین کوئی سمجھے یا نہ سمجھے یا نہ جانے مانے یا نہ مانے اور جسکو اللہ تعالےٰ نے مجدد کیا ہے اسکے طریقہ مین داخل ہونا دین مین مضبوطی پانا اور شانی ہے ✤ اور اونکا طریقہ چونکہ عین اتباع سنت ہے ✤ اور جن امور دین کے ظاہر اور جاری کرنے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے ہین بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین سستی آجانے کے بعد مجدد ان سب امور دین کو زندہ اور تازہ کر دیتا ہے ✤ اور دین کی ساری نعمت مجدد کے پاس موجود ہوتی ہین اور دین مین فتور پڑنے اور مجدد کے دین کو تازہ کرنے کے وقت مین مجدد کے طریقہ کے سوا جو طریقہ ہوگا سو راہبون اور جوگیون اور فاسقون بدعتیون کا طریقہ ہوگا ✤ اسواسطے انکا طریقہ والا پھر کسی دوسرے طریقہ والے کا ہرگز محتاج نہین ہوتا کیونکہ اتباع سنت کے بعد اور کوئی دوسرا حال و مقام نہین ہے ✤ اور اس تیرہ صدی کے زمانے تک جب تک کہ دوسرا مجدد چودھوین صدی کا پیدا نہو اس ملک مین اس امت مرحومہ کے سارے

لوگون کو حضرت سید احمد صاحب کے طریقہ سے فیض لینے کی اور دین مین جو زیادتی کمی ہوگئی ہی اسکے علاج کرانیکی بڑی احتیاج ہے اسی واسطے سارے عارف اور مقبول اور قطب لوگ جنکے ہزارون مرید تھے حضرت سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہوئے ہین اور چونکہ حضرت سید صاحب کے طریقہ کا مدار زیادہ تر اس آیت پر ہے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اسواسطے سارے اولیاء اللہ اور سچے مرشد سید صاحب کے طریقہ کی حمایت کرتے ہین اور اونکے خاص کام مین سارے مقبول لوگ شریک ہین اور یہی اونکے کمال کی نشانی ہے کیونکہ سب اللہ والون کا ایک طریقہ ہے ✤ اور جب حق سبحانہ نے اونکو مجددی کی خدمت کے واسطے پسند کیا تب سارے مقبولون نے اونکو پسند کیا اور جو لوگ اپنے طریقہ اور مذہب کو بھول گئے تھے اور اسکو مٹا دیے تھے انکو حضرت سید صاحب نے انکے طریقہ پر چلایا اور بھولی باتون کو یاد دلایا ✤ اسیواسطے ہر ایک کو اسکے مذہب پر مضبوط کر دیا الغرض جب حضرت سید صاحب نے دین کو تازہ کیا تب شرع کے احکام روزے نماز حج زکوٰۃ جمعہ جماعات عیدین تراویح اذان قربانی وغیرہ نے خوب رونق پکڑا ✤ اور حضرت سید احمد مجدد نے اور اونکے طریقہ والون نے منکرات کے رد کے واسطے حدیث اور قرآن اور فقہ اور عقائد اور تصوف کی دلیلین ظاہر کیا اور شرک اور بدعت اور سارے منکرات مٹنے لگے اور اس عذاب مین بھی تخفیف ہونے لگی بلکہ وہ عذاب ٹلے جانے پر ہوا ✤ اور فریبی مفسد لوگ جو بری بات سکھاتے تھے اور بھلی بات چھوڑاتے تھے سو گم ہوگئے اور اونکے معتقد لوگ اپنی نعمتون روزے نماز حفظ وغیرہ سے محروم ہوکے اکیلے پڑ گئے اور نہایت ذلیل اور بے قدر بے عزت کوڑی کے تین ہوگئے تب مارے حسد اور دینی عداوت کے انکے پیٹ مین بلی کودنے لگی اور انکا بہت ہی برا حال ہوا ✤ کوئی قرآن حدیث کے وعظ جاری ہونے فقہ اور دینی کتابون کے پھیلنے اور لوگون کے مذہب اور دین کی مضبوطی اور جمعہ اور جماعات اور تراویح کی کثرت اور مسجدون کی رونق اور محلہ محلہ گانون گانون ختم تراویح کا ہونا اور خواص و عوام کے لڑکے لڑکیون کا حافظ ہونا اور دینی مسائل کا یاد رکھنا دیکھ کے جل بھن کے کباب ہوگیا ✤ کوئی تعزیہ کے واسطے رونے لگا ✤ کوئی س[illegible] چہارم دسوان بیسوان چالیسوان چھماہی برسی چھوٹنے کے غم سے مٹی ہوگیا ✤ کوئی ناچ باجے ڈھولک تنبورے تعلی حال کا حرام ہونا سنکے کودنے لگا ✤ کوئی قبرون کی روشنی اور شب برات کو دیوالی کے مشابہ چراغون کی جلانے آتشبازی کا منع سنکے جلنے لگا ✤ شب برات کے حلوے چھوٹنے کے غم مین کسیکا حلوا نکل گیا ✤ کنگنے سہرے کے کفر کی رسم ثابت ہو جانیکے سبب کسیکی آنکھ پر پردہ پڑ گیا ✤ کوئی دیوالی کے چیوڑے مٹھائی کے چھوٹنے کے غم سے چھاتی کوٹنے لگا ✤ کوئی بسنت کرنیوالا ہندون کے بتون کے مشابہ بسنتی کپڑا پہننے کو کفر کی مشابہت سنکے زرد رو ہوگیا ✤ اور بدعتی اور فاسق لوگ اپنے سردار کی تلاش مین ہوئے ✤ تب وے فریبی مفسد لوگ جو گم ہوگئے تھے اور انکو کوئی کوڑی کے مول نہین پوچھتا تھا وقت کو غنیمت جانکے پھر اپنے معتقدون سے آملے

اور منکرات مذکور کی تعلیم کرنے لگے + اور جیسا کہ سید صاحب نے دین کو تازہ اور سنت کو زندہ کیا ویسا ہی اُن لوگون
نے بدعت اور شرک اور کفر کی رسم کو تازی کرنا شروع کیا اور قدیم کافرون کی طرح سے اُن منکرات کی سند جاہل باپ
دادے کے عمل سے لانے لگے + اور لوگون کو خواب اور قصہ کہانی پر عمل کرانے لگے + اور سید صاحب کی گروہ
کے لوگون کو جو تبیع سنت کے ہوتے ہین اور بدعت کی جڑ کھود دیتے ہین وہی فریبی لوگ سنت کی ضد اور بدعت کی
محبت کے سبب سے وہابی کہنے لگے اور یہ بات بھی عذاب ابتلا کی زیادہ تر باعث ہوئی اور یہ اُنکی نری جہالت تھی +
کیونکہ سید صاحب کے گروہ کی سیکڑون کتابین موجود ہین اُنمین سوائے حنفی مذہب کی کتابون کے اور اہل سنت
کے مذہب کی تفسیر اور حدیث کی کتابون کے دوسرے مذہب کی کتابون کا کچھ ذکر نہین + اور سید صاحب کی گروہ
کے علما مین صحاح ستہ اور تفسیر اور حنفی مذہب کے عقائد اور فقہ اور اصول فقہ کا درس و تدریس دن رات جاری ہے +
اور اُنھین علما نے صحاح ستہ اور اہل سنت کے مذہب کی تفسیرون اور عقائد اور فقہ کی کتابون کا متن اور ترجمہ
چھپوایا اور قرآن مجید اور حدیث شریف کی کتابون اور فقہ کی کتابون اور تصوف کی کتابون کا ترجمہ بھی اُنھین علما
نے کیا + اور اُنکے گروہ مین زہد اور توکل کرنا اور تصوف کے موافق اتباع سنت کرنا اور علم تجوید اور قراءت کی تحقیق
کرنا اور اُسکے موافق قرآن شریف پڑھنا پڑھانا اور قرآن شریف کا حفظ کرنا اور لڑکون کو حفظ کرانا اور ذکر اور مراقبہ
سنت کی رعایت کے ساتھ کرنا اور کثرت درود اور دلائل الخیرات اور حزب الاعظم کی اور ختم تراویح کی کثرت اور ساری
سنتون کا رواج دینا اور بدعتون سے پرہیز کرنا جیسا جاری ہے ویسا دوسرے لوگون مین نہین اور یہ بات آفتاب
کی طرح سے سب پر ظاہر ہے + سو یہ سب نشانی تو اہل اللہ اور محمدی اور صوفی اور حنفی کی معلوم ہوتی ہے + معلوم نہین
کہ ان باتون مین سے وہابی ہونے کی کونسی نشانی ہے + اور حق یہ ہے کہ وہابی لوگون کا مذہب قدیم مین نہ تھا
اور نہ اُنکے مذہب کی کوئی کتاب نظر پڑی جو اُنکے مذہب کا حال معلوم ہوتا مگر افواہاً لوگون کی زبانی جو اُنکا حال سنا
تو معلوم ہوا کہ وے لوگ شرک سے خوب پاک ہین مگر اسقدر ضدی ہین کہ اپنے گروہ کے سوائے دوسرے کو مسلمان
سمجھتے ہی نہین سب کو مشرک کہتے ہین اور سبکی طرف سے وے لوگ بدگمان ہین یہان تک کہ مکے مدینے کے لوگ بھی
اُنکے نزدیک مسلمان نہین اور بدعتی کو بھی زیادتی کرکے مشرک کہتے ہین + تو سید صاحب کے گروہ کے وے لوگ
نرے مخالف ہین کیونکہ سید صاحب نے شرک و بدعت کو خوب منع کیا اور دونون کا فرق خوب سمجھا دیا جیسا کہ
اُنکے گروہ کی ساری کتابون سے یہ بات صاف ظاہر ہے + مگر یہ مفسد لوگ اہل سنت کو وہابی کہنے والے
البتہ ضدی ہین اور دیندار ونکو بے دین کہتے ہین وہابیون کے عقیدے پر ہین + اور یہ مفسد لوگ اسقدر ضدی
ہین کہ ایک بستی مین جمعہ کی نماز کے بعد ایک مفسد ہاتھ مین قرآن شریف لیکے منبر پر چڑھ گیا کہ ہم قرآن شریف کو اٹھا کے
اور قسم کھا کے کہتے ہین کہ مولوی محمد اسمعیل نے تقویۃ الایمان مین جتنی آیتین حدیثین لکھا ہے وہ سب منسوخ ہین +

تب ایک شخص دیندار اُسی مفسد کا مرید اور رعیت ہاتھ مین سپارۂ عم لیکے منبر پر چڑھ گیا اور کہا کہ ہم اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتے ہین جسنے اس قرآن کو اپنے حبیب پر اُتارا یہ شخص لعین دجالون کذابون مین سے ہے جسکا ذکر حدیث مین آیا ہے اور بسنت کے روز ایک مفسد بسنتی کپڑا پہنے ہوئے بسنت کی خوشی سے مست ہوکے کہنے لگا کہ اتنا ہمنے خوب یقین کر لیا ہے کہ سید صاحب کے گروہ کے خلاف کرنے مین نجات ہے سو ہمنے سب بات مین اُنکی مخالفت کیا مگر نماز مین ہم سے اونکی مخالفت بن نہ پڑی سو اب انشاء اللہ تعالی ہم اپنے مریدون سے نماز کو بھی منع کر دینگے کہ سید احمد کے گروہ کی طرح مسجد اور جماعت اور اول وقت کی قید کے ساتھ نماز نہ پڑھین + وہان بھی قدرت خدا سے اُسکے نوکرون مین سے ایک شخص دیندار موجود تھا اُسنے اُس سے کنارہ کر کے عالمون اور مسلمانون کے پاس اُسکی گمراہی کا حال بیان کیا اور وہ مفسد رسوا اور ذلیل ہوا + اسیطرح کے مفسدی جابجا ہوئے ہم پردہ پوشی کیواسطے اُس ملک اور اُن مفسدون کا نام نہین لکھتے جو لوگ واقف ہین وہ سمجھ جاوینگے + اسیطرح کے مفسد بہت ہوئے ہین ہم کہان تک لکھین جیسا کہ بعضے شہر مین یہ آفت ہے کہ کسی مسلمان نے خط کے سرے پر لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُسکے وہان کی مفسدون نے وہابی مشہور کیا + اور اُسی شہر مین ایک شخص کو وہابی ہونیکی تہمت پر گرفتار کیا قریب تھا کہ اوسکی سزا ہو پھر اُس شخص کی صفائی کے گواہ گذرے اور بیان کیا کہ ہم لوگون نے اسکو کل تاڑی پیتے دیکھا ہے بس وہ شخص صاف بے جرم چھوٹ گیا + یا بعضے مقام مین کسیکے حق مین ایک شخص نے گواہی دیا کہ مین نے اسکو اپنی آنکھ سے ناچ دیکھتے دیکھا ہے پس وہ شخص وہابی کی تہمت سے بچ گیا + اور اس وہابی مشہور کرنے کی اصل حقیقت یہ ہے کہ لامذہبون مین سے ایک گروہ سید صاحب کو بد کہتے ہین اور تقلید کرنے اور مرید ہونے کو نادرست کہتے ہین + اور ایک گروہ فریب کی راہ سے لوگونکو دھوکھا دینے کے واسطے اپنے تئین سید صاحب کی گروہ مین داخل کرتے ہین حالانکہ سید صاحب نے ایسے لوگونکو اپنے قافلے سے نکلوا دیا + اور سید صاحب کے گروہ کی کتاب تقویۃ الایمان اور نظام الاسلام اور مائۃ مسائل وغیرہ مین اُن لامذہبون کا رد بخوبی موجود ہے سو یہ دونون قسم کے مفسد لامذہب لوگ باوجودیکہ اتباع سنت کا دعوے کرتے ہین مگر جب بسبب جہالت کے بہت سی سنتون کو بلکہ واجبون کو بدعت کہنے لگے تب مجدد کے گروہ والون نے اُنکو اپنے گروہ سے صاف نکال دیا چنانچہ اُن لامذہبون کے رد کی کتابون سے صاف ظاہر ہے بعد اسکے بعضے بعضے علما سو یعنے برے علما داڑھی منڈے بے نمازی اور فاسق اور قبر پرست اور شہوت پرست خلاف شرع اور ظالمونکی مدد کرنے والے نفس اور شیطان کے ورغلانے سے سید صاحب کے مجدد ہونے سے ناراض ہوکر اُن مذکور فریبی اور مفسدون مین جا ملے اور دینی عداوت کو طرح طرح کے مفسدون سے ظاہر کیا اور دونون جہان مین روسیاہ ہوئے + ایک مفسدہ یہ کہ ہندوستان کے دنیاداروں اور بدعتیون نے جو سید صاحب سے دل مین ناراض تھے مگر ظاہر مین ادب بھی کرتے تھے وہ برے علما جا ملے اور اونکی بدعتون کو جھوٹی جھوٹی دلیلون سے ثابت کرنیلگے

اور بدعت کے منع کرنے والون سید صاحب کے وزیرون اور معاونون کو وہابی کہنا شروع کیا اور حضرت مجدد کے
گروہ کے وہابی ہونے کی دلیل کیواسطے اُن مذکور لامذہبون کو حضرت سید صاحب کے گروہ مین داخل کیا اور اونکی
بدمذہبی کا حال بیان کرنا شروع کیا باوجودیکہ سید صاحب کے گروہ کے لوگ خود اُن لامذہبون سے ناراض ہین
اور انکار رد کیا کرتے ہین مگر اُن برے علما کے دھوکھا دینے کے سبب سے دنیادارون اور جاہلون نے بلاتحقیق
کے سید صاحب کے گروہ کو وہابی کہنا شروع کیا مگر حضرت سید صاحب کو کسی نے آج تک وہابی نلکھا یہ نعمت بھی سنت
کی اتباع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت صادق کی تاثیر سے اُس جناب کو ملی اور اِس بات مین
بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو سید صاحب پر پڑا یعنے ویسا ہی مضمون نظر آیا جیساکہ بعضے فرقے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیرون معاونون کو برا کہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین ظاہر مین
بے ادبی نہین کرتے ۔ دوسرا مفسدہ یہ کہ اِس ملک کے کلمہ گو خواص عوام عورت مرد اِسقدر شرک مین گرفتار تھے
کہ جاہلیت کے زمانے کے مشرکین مکہ اور مشرکین ہندوستان سے بھی اعتقاد اور ضد مین کچھ بڑھ گئے تھے سو مومنون
کی حمایت کرنے اور مشرکون کے شرک کے اعتقاد اور اونکی ضد کے توڑنے کے واسطے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل محدث
دہلوی شہید فی سبیل اللہ علیہ الرحمہ نے اپنے چچا اور استاد اور مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی
قدس سرہ کے عقیدے اور تصنیفات بموجب کتاب مستطاب تقویۃ الایمان کو تصنیف کیا اوس سے بڑی ہدایت ہوئی
اور مشرکون کی ضد بلکہ کمر بھی ٹوٹ گئی تب اُن برے علمار نے اُس کتاب کے مصنف کے حق مین کفر کا فتوا لکھا
اور فریب اور دھوکے کی راہ سے حاکمون کو اور سارے لوگون کو وسواس دلایا کہ تقویۃ الایمان مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار اور انبیا اور اولیا کے حق مین بے ادبی کے الفاظ لکھا ہے یہان تک کہ اِس
مضمون کو ہندی اور ترکی زبان مین چھپواکے اشتہار دیا اور اِس مفسدہی اور افترا سے مفسد لوگ اور اکثر
جاہل لوگ خراب ہوئے ۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ اُس کتاب مین توحید اور اتباع سنت اور شفاعت عظمی
کی حقیقت کی تعلیم بڑی خوبی کے ساتھ کیا ہے اُس کتاب کے شروع کی عبارت سے مصنف کا مذہب صاف
معلوم ہوتا ہے وہ عبارت یہ ہے جو ہر خاص و عام کو چاہیے کہ اللہ اور رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین اور اُسکو
سمجھین اور اُسی پر چلین اور اُسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین سو سنا چاہیے کہ ایمان کی دو چیزین ہین +
خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول اور خدا کو خدا سمجھنا اِسطرح ہوتا ہے کہ اُسکا شریک کسی کو نہ سمجھے + اور رسول کو
رسول سمجھنا اِسطرح ہوتا ہے کہ اُسکے سوائے کسی کی راہ نہ پکڑے اِس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اوسکی خلاف
کو شرک اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اُسکے خلاف کو بدعت سو ہر کسی کو چاہیے کہ توحید اور اتباع
سنت کو خوب پکڑے اور شرک اور بدعت سے بہت بچے کیونکہ یہ دونون چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور

باقی گناہ اوسنے چھپے ہین کہ وے اعمال مین خلل ڈالتے ہین اور چاہیئے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنت مین بڑا کامل
ہوا اور شرک اور بدعت سے دور اور لوگون کو جسکی صحبت سے یہی بات حاصل ہوتی ہوا وسیکو اپنا پیر اوستاد سمجھے انتہیٰ ؛
بس مصنف نے ساری کتاب مین حدیث اور قرآن سے اِسی مضمون کو ثابت کیا ہے ؛ اور صراط المستقیم کہ اوسکے
مصنف حضرت سید صاحب اور اُسکے کاتب مولانا محمد اسمٰعیل محدث دہلوی ہین سو اُسمین راہ ولایت کے سلوک ثانی
مین مراقبہ وجہ اللہ کے سمجھانے کے مقام مین فرمایا ہے کہ اعلا اور ارفع اور سارے مخلوقات سے بڑے سے
بڑے درجے والے وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین انتہی ؛ معلوم نہین کہ اُن جاہلون نے جو
اپنے تئین فریب سے عالم مشہور کرتے ہین ان دونون مذکور چیزون مین سے کس چیز کو موجب کفر اور کس چیز کو
باعث وہابی ہونے کا سمجھا ہے ہان حدیث سے یہ بات البتہ ثابت ہے کہ ایسے ولیون سے عداوت کرنا موجب
وبال اور عذاب کا ہوتا ہے سو لازم ہے کہ سب لوگ اِس دینی عداوت سے توبہ نصوح کرین اور لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے کے کافر کہنے سے بچین اور اہل سنت کی مذہب
بموجب جس شخص مین ننانوے وجہ کفر کی پاوین اور ایک وجہ اسلام کی تو اُس ننانوے وجہ کی تاویل کرین اور
اُسکو مسلمان کہین اور وہابیون کی طرح کسی بدعت یا خطا کے سبب سے کسیکو کافر یا وہابی یا رافضی یا خارجی یا مشرک
نکہین ؛ ایک اشتہار اِس فقیر نے مولانا محمد اسمٰعیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی تفسیر مین لکھا ہوا دیکھا اُس اشتہار مین محدث
مرحوم کی تکفیر وجہ یہی لکھی تھی کہ تقویۃ الایمان کے الفاظ سے انبیا اور اولیا کی شان مین بے ادبی سمجھی جاتی
ہے اور بے ادبی کا وہم پیدا ہوتا ہے ؛ حق سبحانہ اُس اشتہار کے لکھنے والے کو دین کی سمجھ دے اور اُسکا خاتمہ
بخیر کرے یہ فتوا اُسنے اہل سنت کے مذہب کے خلاف لکھا ؛ باقی حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور اُسکے رسول کے
سوا کسی کا کلام ایسا نہین ہے کہ سہو اور بھول چوک سے پاک ہو سو اِس فقیر نے تقویۃ الایمان کو جو خوب بغور دیکھا
تو اُسکا اصل مطلب سب اہل سنت کے مذہب کے موافق پایا اور عبارات اور الفاظ بھی اُسکے بہت اچھے پائے گئے
مگر پھر بھی اگر اُس کتاب کی کوئی عبارت بے ڈھب پاوین اور جانین کہ لفظ کے لکھنے مین مصنف سے خطا
ہوئی تو ایک دو الفاظ مین خطا ہونے کے سبب سے اُس سچی کتاب کو جو شرک کے رد مین ہے جھوٹھی سمجھ کے
مشرک نہ بنین دیکھو تفسیر جلالین کے مصنف سے سورۂ روم کے اخیر مین لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا کی
تعلیل کے بیان کرنے مین سہو ہو گیا لَیَقُوْلَنَّ کو جمع کا صیغہ سمجھا باوجودیکہ اُسکو کسی قاری نے جمع کا صیغہ نہ پڑھا تو
اِس سبب سے بالکل تفسیر جلالین غیر معتبر نہین ہوسکتی بڑا افسوس ہے کہ بدعتیون کی ساری بے سند اور بے دلیل
رسمون اور شرک اور کفر کی چالون کو دیکھ کے اُنکو بدعتی اور مشرک اور کافر نہین کہتے باوجودیکہ وہی سب اولیا لوگ
اور اہل حدیث کرتے ہین بلکہ اسی ہٹ نے اُنکو اِس اشتہار تک پہونچایا اور ایسی سندی کتاب کے مصنف

شہید فی سبیل اللہ کو کافر کہتے ہین نعوذ باللہ منہا* غرض جب ان فریبیون نے مجدد کی مخالفت پر کمر باندھا تب باوجود وعظ اور نصیحت کی کثرت اور دینی کتابون کی شہرت کے جو لوگ بدبخت ازلی تھے سو سابق سے بھی بڑھکے بھی جاہل بنگئے* اور پانچوین سیپارہ سورۂ نسار کی جو یہ آیت ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نجانین جو جھگڑا اٹھے آپس مین پھر نپاوین اپنے جی مین خفگی تیری چکوتی سے اور قبول رکھین مانکر* سو اس آیت شریف کے خلاف پر لوگون نے اس قدر کمر باندھا کہ اسکو ذکر سے بدن پر روان کھڑا ہوتا ہے* خلاصہ یہ کہ دجال کو مسیح سمجھنے لگے اور کالے سانپ کو پھول کا ہار سمجھ کے گلے مین ڈالا تب پھر قہر اور بدلا لینے کی شان جوش مین آئی اور آخر کو پھر ایک طور کا عذاب ابتلا پہلے عذاب سے بھی بہت ہی بڑھ چڑھ کے آیا اور انتقام اور بدلا لینے کی شان نے بھی اس دونون طرح کے عذاب مین ظہور فرمایا اور اکثر لوگون نے اپنے عمل کا بدلا نقدا نقد پایا* اس عذاب ابتلا کا یہ حال ہے کہ اس سے کچھ کچھ صدمہ خواص وعوام حاکم ورعیت سبکو پہونچا کسیکو کم کسیکو زیادہ اور اس صدمہ کے بیان سے روح لرزتی ہے اور رونا آتا ہے اور بدن تھراتا ہے* کسی دیار مین لوگونکو اسقدر تباہی ہوئی کہ سیکڑون آدمی گھر چھوڑ کے خدا جانے کہان گئے انکے گھر ویران پڑے ہین* سیکڑون آدمیون نے اپنے بچون کو چار چار آنے دو دو آنے پر بیچا اور عورتون نے اپنے بچون کو کوئین مین ڈالا اب خدا جانے کیا ہوئین* لوگون کا روزگار بند ہوا* ملک مین قحط اور وبا اور بیماری آئی جسکو کھانا ملتا وہ بیوکھون کا رونا سنکے نہ کھا سکتا* سیکڑون آدمی راہون مین مرے پڑے ہوئے بیغسل بے کفن دریا مین پھینکے جاتے* سیکڑون مکانون مین مرے پڑے رہ جاتے پھینکنے بھی نہ جاتے یا اللہ توبہ یا اللہ توبہ* اور کسی دیار مین قحط تھا تو وہان کے لوگ آپسمین لڑمرے* سیکڑون کے گھر لٹے کھدے جلے* اور کسی دیار مین جھگیل کی آفت آئی ہر گانون اور ہر شہر کے لوگ بھاگے بھاگے پھرتے* اور سیکڑون روپیون کا مال جھگیل مین لٹتا ضائع ہوتا* اور کسی دیار کا تختہ ہی صاف ہوگیا* غرض جس ملک مین جسقدر نیک چال کو فساد سے بدلا تھا اسقدر زیادہ عذاب آیا* اور چونکہ اولیار اللہ سے عداوت کرنا اور مجدد سے مقابلہ کرنا زیادہ تر موجب عذاب کا ہوا اس سبب سے جس شہر مین وہابی کہنے والے لوگ زیادہ تھے وہان زیادہ عذاب آیا جیسا جس مقام مین خواص لوگ دین کی ہتک کے روادار ہوئے* یا جس مقام مین رسول مقبول کے اصحاب کی نقل بنانے اور اس سے ٹھٹھا کرنیکی رسم نکلی تھی وہان پر زیادہ عذاب آیا* اور جونپور شہر کے لوگ چونکہ اس فساد سے پاک پاک ہین اور کئی کام عذاب ہٹنے کے مانع بھی وہان پر موجود ہین مثلاً اکثر لوگ وہان کے زکوۃ دیتے ہین* اور جو لوگ اللہ سبحانہ کے کام مین اٹک گئے ہین آنکی مدد کرتے ہین* اور ہمیشہ وعظ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہوا کرتا ہے

اور جمعہ اور عیدین ایک ہی مقام مین ہوتا ہے + اور قرآن مجید کے حفظ کا مدرسہ جاری ہے + اور شہر اور اطراف شہر کی لوگ اُس مدرسہ کے خرچ کی مدد کرتے ہین اِس سبب سے جونپور صاف محفوظ رہا + اب اِن سب عذاب کا حال سُنکر لوگونکو عبرت پکڑنا اور وحشت ماننا بہت ضرور ہے + فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ حشر مین فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار یعنی سو دہشت مانو اے آنکھ والو + غرض بڑا عذاب آیا اور طرح طرح کا عذاب آیا آخر کو مقبول لوگون نے جمعہ اور عیدین اور پنج وقتی جماعت مین اور ہر وقت مین ظاہری اور باطنی کوشش کیا اور اپنے باپ آدم اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کے موافق توبۂ نصوح اور دعا اور گریہ اور زاری کرنا شروع کیا کہ اُسکی تاثیر سے کچھ عذاب کم ہو گیا + اب اِس وقت وحشت ماننے اور توبۂ نصوح مین بہت فائدہ ہے +

چھٹی نصیحت

اب پہلے اِسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلنے والے لوگ ہوشیار ہو جاوین اور کفر کی چال کو جو کچھ اُنکو ہوئین ایکبارگی ترک کرین + اور عالم لوگ عوام لوگونکو اللہ کی معرفت اور اُسکی ذات اور صفات کا بیان [illegible] کے بخوبی سناوین تاکہ اُنکا اصل ایمان درست ہو جاوے اور وے لوگ خود بخود ہر طرح کے کفر اور شرک [illegible] مین لوگ جو شرک اور کفر مین گرفتار رہین سو حق سبحانہ کے پہچاننے کے سبب سے + اور جو بے رحم لوگ مال والے ہو کر سو ان مسکینون کی جان اور عزت آبرو کی محافظت سے جی چراتے ہین کہ ہزارون آدمی بھوک سے مر گئے بے غسل بے کفن کے گورے + ہزارون پھینکے گئے + ہزارون مر کے پڑے رہے اور اُن بے رحم بخیلون نے ترس نکھایا + اور زکوٰۃ کا مال جو محتاجون اور بھوکون کا حق ہے اُسکو نہ ادا کیا + اور اپنے سارے مال کو گنکر رکھا سو نہایت مین وے بخیل لوگ زکوٰۃ نہ دینے کے سبب سے سونے چاندی کا تختہ آگ مین دہکا کے اُس سے جو داغے جاوینگے اور اُنکا مال کالا سانپ بن کے جو اُنکو دوڑاتا پھریگا سو تو ظاہر ہی ہے دنیا مین بھی وے بخیل لوگ عذاب ابتلا مین گرفتار ہونے کے قابل ہین چنانچہ کہین کہین عجائبات قدرت کاملہ کے نظر پڑے ہین کہ بے رحمونکا مال بالکل جلگیا یا بدمعاشون نے لوٹ لیا یا اور کسیطرح سے اُنکا مال ضایع ہوا اور جو مغرور لوگ محتاجونکو بے عزت سمجھتے تھے اُنکے غرور کی شامت سے اُنپر لات جوتی مار بھی پڑی + اور حدیث مین جو فرمایا ہے کہ جو شخص رحم نہین کرتا اُسپر رحم نہین کیا جاتا سو سچے رسول کی خبر بموجب بے رحم لوگونپر رحم نہوا اور اُن بے رحمون کی جو جو خرابی ہوئی اُسکے بیان سے جی لرزتا ہے + اور جو لوگ محتاجون بیچارون بے بسون پر ترس کھاتے اور رحم کرتے رہے اُن لوگون پر اسقدر باران رحمت کا برستا رہا کہ ہر طرح سے اُنکو آرام رہا یہانتک کہ لوگون کا مال جلگیا اور اُنکا مال آگ کے اندر سے بچ گیا اس عجائب کو دیکھ کے اگر اب بھی آدمی ہوش نکرے تو کم بختی ہے + اب لازم ہے جن لوگون پر زکوٰۃ فرض ہے مگر زکوٰۃ کا دینا اُنکو سخت معلوم ہوتا ہے تو وے لوگ اپنی جڑ اور شاخ اور زوجیت کا رشتہ

چھوٹے کرا ور صاحب نصاب غنی کو جسپر صدقۂ فطر قربانی زکوۃ فرض ہے اور اُسکے غلام اور اپنے غلام اور اپنے سید کو چھوڑ کر
اور کافر کو بچا کے اپنے باقی اقربا کو زکوۃ کا مال دیوین مثلاً اپنے بھائی بھوجائی بھتیجے بھتیجی بہن بہنوئی بھانجے بھانجی
پھوپھا پھوپھی خالو خالا ماموں ممانی پھوپھیرے خلیرے ممیرے بھائی بہن ساس سسر سالے سالی وغیرہ اقربا کو زکوۃ
کا مال دیوین تاکہ زکوۃ دینا سخت نہ معلوم ہو اور اللہ تعالے کا اور اقربا کا حق بھی ادا ہو جاوے ✚ اور زکوۃ کا
نہ دینا ایسا برا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے زکوۃ نہ دینے والوں سے جہاد کیا ہے ✚

ساتوین نصیحت

اب اس عذاب ابتلا کے دفع کرنے کی بڑا مجرب علاج یہ ہے کہ سارے لوگ اپنے اور اپنے بال بچوں کے جانکو
شرک اور بدعت اور سارے برے کام کو ترک کرا کے اور توبۂ نصوح کرا کے بچاوین اور چھپا صدقہ دینا شروع کردین
اور اس صدقے کو داہنے ہاتھ سے دیوین اور بائین ہاتھ سے چھپاوین کیونکہ چھپا کے صدقہ دینا پروردگار کے
غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے خصوصاً جو لوگ اللہ سبحانہ کے کام مین اٹک گئے ہین ✚ فرمایا اللہ تعالی نے تیسرے سپارۂ
سورۂ بقرہ مین لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ الآیہ
دینا ہے مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین ✚ اس آیت کا فائدہ ترجمہ ہندی
مین یون لکھا ہے یعنے بڑا ثواب ہے انکا دینا جو اللہ کے کام مین اٹک گئے ہین کہ [illegible] مین سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہین
کرتے جیسے حضرت کے اصحاب تھے اہل صفہ گھر بار چھوڑ کر حضرت کی [illegible] پڑے تھے علم سیکھنے کو اور جہاد کرنیکو اسیطرح
اب بھی جو کوئی حفظ کرے قرآن کو یا علم دین مین مشغول ہووے تو لازم ہے کہ انکی مدد کرین ✚ اور اللہ تعالی کے
سارے بندون پر رحمت عام کرین ✚ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرنیوالون پر حضرت رحمن رحمت کرتا ہے
رحمت کرو تم لوگ زمین والون پر رحمت کریگا تمپر آسمان والا ✚ اور رحمت عام کے یہ معنے نہین ہین کہ ہر کسی کو راضی اور
شاکر بناوے بلکہ رحمت عام کی یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ فی الواقع بندون کے حق مین بہتر ہے گو کہ اونکی ناقص عقل
[illegible] اس بات مین انکا نقصان معلوم ہوگا اس بات کے حاصل ہوسکنے واسطے اونکے حق مین دل سے سعی کرے ✚
اور تمام لوگون کے بھلے کے واسطے ظاہر مین کوشش نہین ہوسکتی ✚ اسواسطے تمام خلق اللہ کے حق مین خواہ کافر
ہو خواہ مسلمان بڑی التجا کے ساتھ [illegible] کہ اللہ تعالے اونکو ہدایت کرے اور توفیق نیک دے اور اپنی
خوشی کے کامون کی راہ بتاوے [illegible] سامنے رحمن کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہین اور آنحضرت نے
فرمایا ہے کہ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ یعنے کہ خلق پر حق سبحانہ نگاہ پرورش عیال کی طرح سے رکھتا ہے ✚
سو سارے خلق کو اسکی عیال جانکے سارے خلق پر رحمت کرنیکو اسکی خوشی کا موجب سمجھے اور سارے خلق
مین سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص [illegible] تعلیم اور رحمت کرنے مین خاص کرلے اور اپنے تئین اور اونکی تئین

ایک ہی آقا کا نوکر جانے بلکہ ایک ہی مالک کا غلام جانے اور خلق زبانی کے ساتھ ہر ایک سے پیش آوے اور اپنے مقدور بھر ہر طرح سے سلوک اور خدمت کرے اور جس وضع سے ہو سکے مال دیکے اُنکی غمخواری کرے اور خوراک اور پوشاک سے مدد کرنے مین دریغ نکرے اور اوسکو کوئی چیز دینے سے اگرچہ خرچے کا ٹکڑا ہی ہو وحشت نکرے ✤ ہان بہت سا مال رکھکے مسلمان کو ذلیل سمجھکے اگر خرچے کا ٹکڑا دیگا تو اللہ سے اُسکی جزا پا دیگا اور اخلاق مین تمام لوگونکو برابر نکردے بلکہ فضیلت اور بزرگی والون کے مرتبے کی نگاہ رکھنا ضرور ہے ✤ جو شخص کہ دینی صفتون مین سے کوئی صفت رکھتا ہو اُسکو اُس دینی صفت کے موافق تعظیم اور توقیر اور سلوک اور غمخواری کرنے مین اورون سے زیادہ سمجھے ✤ اور اخلاق کی تفصیل اور لوگون کے مراتب کا تفاوت سنت اور آثار سے دریافت کرلے ✤ اور دنیا والون مین سے جو شخص اپنی دنیا کے سبب سے تکبر کرے اور اپنے جاہ وحشم پر مغرور ہو اُسکے ساتھ اخلاق ظاہری نہ چاہیے بلکہ اُس سے بے پروا رہے اور اُسکی طرف التفات نکرے لیکن اُسکے پیچھے غائبانہ دعا کرنے اور خیر خواہی کرنے سے قصور نکرے نیک ہو یا بدکار ✤

آٹھوین نصیحت

اب اسوقت مین اِس عذاب ابتلا کے دفع ہونے کے واسطے مصلحت وقت یہی ہے کہ کلمہ گو ہر قوم کے سب لوگ عورت مرد بڈھے جوان خصوصاً بڈھے دن رات توبہ اور استغفار کرین اور اپنے سارے مسلمان بھائیون کیواسطے استغفار اور دعاے خیر کرین اور سب کا بھلا چاہین اور آپس مین نہ پھوٹین اور ایک دوسرے کو بُرا نکہین ✤ اور مسجدون کا بڑا ادب کرین اور اُسکی عزت کی ہتک نکرین ✤ اور اگر کسی بات کی بدعت ہونے مین دو شخص جھگڑتے ہون تو فقہ کی کتاب کا اعتبار کرین کیونکہ فقہ کو اسیواسطے شارع نے مقرر کیا ہے کہ جو بات ہمارے فائدہ کی ہو اور جو بات ہمارے نقصان کی ہو اُس سے فقہ ہمکو خبردار کردے جتنی کچھ خرابی اسوقت مین نظر پڑتی ہے وہ سب فقہ کے چھوڑنے اور اپنی عقل کے دخل دینے سے ہے ✤ اور بہت بہتر طریقہ توبہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ خوب تحقیق کرین مرشدی کا رتبہ جو مذکور ہوا وہ رتبہ جس شخص مین پاوین اور توحید اور اتباع سنت جسکی صحبت سے حاصل ہوتی ہو اُسکو اپنا مرشد مقرر کرین ✤ اس زمانے مین خاکسار کے نزدیک یہ بات سید صاحب کے لوگون مین پوری پوری موجود ہے یہ بات دل مین انصاف کرنے سے کھل جاتی ہے ✤ سو جن لوگون کو سید صاحب سے ایسا اعتقاد ہووے لوگ حضرت سید صاحب کے طریقہ مین بیعت کرین کیونکہ اُنکے طریقہ مین جو جو برکتین اور باطنی خوبیان ہین سو تو ہی ہین ظاہر مین بھی ایک بہت ہی عجیب و غریب برکت موجود ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص اُنکے طریقے مین بیعت ہونے کا ارادہ کرتا ہے وہ پہلے ہی سے بت پرستی اور شرک اور بدعت اور ڈھول باجے ناچ تماشے کے چھوڑنے پر مضبوط ہو لیتا ہے تو حقیقت مین سید صاحب کے طریقے مین داخل ہونا اس ملک مین اسلام کی نشانی ہے ✤ تو اس راہ سے سبکو لازم ہے کہ اپنے بال بچون دوست آشنا

نوکرچاکر کو سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہونیکی خواہش دلاوے ✤ کیونکہ اس نیت پر اور ایسی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرح سے بیعت اسلام کی سی ٹھہری ✤ اور جنکو حضرت سید صاحب سے ایسا اعتقاد نہووے لوگ جسکو مرشدی کا رتبہ والا پاوین اسیکو اپنا مرشد مقرر کرین ✤ اور حق یہ ہے کہ سارے اللہ والون کے طریقہ ایک ہین اور سبکا اصل مقصود توحید اور اتباع سنت ہے سید صاحب کے طریقہ پر منحصر نہین ✤ اور سچے مرشد لوگ اپنے قدیم طریقہ مین لوگونکو مرید کرین اور توبہ کراوین مگر دو بات کا لحاظ ضرور رکھین ✤ ایک یہ کہ اپنے طریقے کا مدار سورۂ حشر کی آیت مذکور پر مقرر کرین اور اتباع سنت کو مضبوط پکڑین اور بدعت کو ایکبارگی چھوڑ دین ✤ اور دوسرے یہ کہ خوب دریافت اور تحقیق کر لین کہ کہین اوس طریقہ کا سلسلہ بیچ سے کٹ نگیا ہو سلسلہ کٹنے کی یہ صورت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکے آج تک جو مرشد لوگ بیعت ہوتے اور مرشد کی صحبت کی برکت حاصل کرتے اور مرشد سے تعلیم پاتے یا خرقہ پاتے یا ہاتھ ملاتے چلے آئے ہین سو یہ واسطہ بیچ سے کٹ نگیا ہو ✤ مثلاً کوئی شخص کسی مرشد سے بیعت نہوا ہو اور اوس مرشد کے نام سے لوگونکو بیعت کرنے لگے ✤ یا ایک مرشد مرگیا اور اوسکا بیٹا نابالغ تھا اور اپنے باپ سے نہ تو بیعت ہوا نہ ہاتھ ملایا نہ خلافت پایا پھر جب بڑا ہوا تب لوگونکو مرید کرنے لگا اور اپنے باپ کے سلسلہ مین اپنا نام بھی داخل کیا اوسکے سلسلہ کا کوئی شخص کفر کے عقیدے پر یا سنت وجماعت کے عقیدے کے سوا دوسرے عقیدے پر یا قصداً کفر کی رسم اور چال کے اختیار کرنے پر بغیر توبہ کے مرا ہو ✤ کیونکہ ایسے کٹے سلسلہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی خوشبو اور تاثیر کہان سو ایسے سلسلہ کو بالکل چھوڑ دے اور اگر اپنے مرشد مین جس سے بیعت کر چکا ہے عقیدے کا فساد نپاوے اگرچہ وہ مرشد گناہ کبیرہ مین گرفتار ہو تو اوسکے بیعت کے علاقہ کو نہ چھوڑے اور اوسکو اکیلے مین نصیحت کرے اور اوسکے حق مین اوس بلا سے نجات کے واسطے دعا کرے ✤ اور ظاہری مین اور باطنی کوشش کرے اور اوس گناہ کے کام مین اوس مرشد کی تابعداری کو حرام جانے ✤

نوین نصیحت

الغرض اسوقت مین سنت کے جاری کرنے اور بدعت کے مٹانے کے واسطے مصلحت وقت یہی ہے کہ حضرت سید احمد قدس سرہ العزیز کے طریقہ مین داخل ہو کیونکہ وہ جناب سید عالی نسب حنفی المذہب مجاہد اور شہید اور عالم ربانی اور اس زمانے کے مجدد اور بڑے صاحب تاثیر ہین اور آنکا سلسلہ حدیث اور تفسیر اور طریقت کا سید العلما سند الاولیا حجت اللہ علی العالمین وارث الانبیاء والمرسلین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز سے ملتا ہے ✤ اور وہ سلسلہ نہایت مشہور اور معتبر ہے ✤ اور اس ملک کے سارے محدث اور مفسر کا سلسلہ انھین سے جا ملتا ہے اور محدث ممدوح نے حضرت سید صاحب کو اپنی ساری نعمتین ظاہری اور باطنی بخش کے آنکو اپنا خاص خلیفہ کیا ✤ اور یہ جو عوام لوگون مین مشہور ہے کہ سید صاحب کو علم نتھا سو یہ بات غلط ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ علم

ظاہری بھی سید صاحب نے اپنے مرشد محدث ممدوح کے مدرسہ مین حاصل کرنا شروع کیا تھا ایک روز حضرت محدث ممدوح نے حضرت سید صاحب کے علم لدنی کی استعداد دیکھ کے اونکی کتاب کو رکھوا دیا اور باطنی تعلیم مین توجہ ہوئے تب حضرت محدث ممدوح کی تعلیم کی برکت سے حضرت سید ممدوح کو سارے علم جو ظاہری تحصیل مین باقی رہگئی تھی سو سب آ گئے + اور حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سند الاولیا شاہ صاحب کی خدمت فیضدرجت مین عرض کیا کہ حضرت سید صاحب کے فرما دینے سے تہجد کی نماز مین مثل صحابہ کے مین نے لذت پایا اور آنسے مین بیعت حاصل کیا + اور پوچھا کہ یا حضرت مین اکثر طریقہ والون کے حلقہ توجہ مین بیٹھا مگر جو فائدہ مجکو رات کو سید صاحب کے فرما دینے سے حاصل ہوا سو کبھی نہ ہوا تھا سو یہ سید صاحب کی تعلیم کون طریقہ کی تعلیم ہے + تب حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ میان ایسے لوگ جو زبان سے کہہ دیوین وہی طریقہ ہے ایسے لوگ خود صاحب طریقہ ہوتے ہین جسکے حق مین اتنے بڑے محدث شیخ زمانے کے اسقدر تعریف فرماوین اوسکے مقبول اور کامل ہونے مین کیا شک ہے جو کوئی مکے مدینے مین گیا ہوگا اور وہان کی جمعہ اور جماعات کی محافظت کو وہان کے وعظ اور درس کو اور وہان کی لوگونکی رسم اور رچال کو دیکھا ہوگا او حضرت سید صاحب کے قافلہ کو دیکھا ہوگا وہان کی جمعہ اور جماعات کی محافظت اور سارے احکام شرعی کی قید اور تاکید کو دیکھا ہوگا آنکے دین مذہب کی مضبوطی کو دیکھا ہوگا اُن لوگونکی خاکساری اور مراقبہ اور توجہ کی تاثیر کو دیکھا ہوگا اُن لوگونکے گھاس لانے لکڑی چیرنے بوجھا ڈھونے کو دیکھا ہوگا اور ان کامون مین جو اس قافلہ مین پیر مرید بڑے سے آن پڑھے سب برابر تھے اور سب کی ایک رائے تھی اسباب کو دیکھا یا سنا ہوگا اور آنکے جہاد کرنے کی ہمت اور قوت اور ثابت قدمی کو دیکھا ہوگا یا سنا ہوگا وہ شخص پہچانے گا کہ حضرت سید صاحب کیسے بزرگ تھے اور اُس شخص پر صاف کھل جاویگا کہ ایسے پکے مسلمانون کا دشمن اور حاسد سوائے کافرون اور منافقون کے کوئی نہین ہوتا + جب یہ خاکسار مکہ معظمہ مین گیا اور شیخ مصطفی مرداد رحمۃ اللہ حنفی امامون کے سردار سے جب خوب ملاقات اور محبت ہوئی اور اُس جناب نے حضرت سید صاحب سے اپنے بیعت ہونے کا سارا احوال اور سید صاحب کی مدح بیان کیا تب روح کو تازگی اور ایمان کو قوت دونی اور چگونی ہوگئی + جو لوگ سید صاحب کو دیکھے ہونگے وہ پہچانین گے کہ اس خاکسار نے سید صاحب کا جو اسقدر مذکور کیا ہے سو ہزار مین سے ایک بھی نہین ہے + اور حق یہ ہے کہ فقیر سید صاحب کا کچھ حال بیان کرکے اس ملک کے لوگونکا حال اچھا کر دینا چاہتا ہے + اب سید صاحب کی ابتدا کا کچھ مختصر حال سنو حضرت سید صاحب کو حضرت محدث ممدوح سے بیعت کرنے اور اوس سند اولیا کے توجہ کی برکت سے اچھے اچھے معاملات ظاہر ہوئے کہ آن معاملات کا ذکر صراط المستقیم کے آخر مین ہے + اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سید صاحب کو خواب مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے تین خرما ایک ایک

کرکے کھلایا اور جب سید صاحب جاگے تو اُسکا اثر اپنے جی مین پایا اور اسی واقعہ سے سید صاحب کو راہ نبوت کے سلوک کا شروع حاصل ہوا ✤ بعد اسکے ایک روز خواب مین جناب ولایت مآب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا نے سید صاحب کو اپنے تئین ہاتھ مبارک سے خوب سا نہلایا جیسا کہ اپنے بچون کو نہلاتے ہین ✤ اور جناب فاطمۃ الزہرا نے ایک لباس بہت ہی عزت کا اپنے ہاتھ مبارک سے سید صاحب کو پہنایا تب اس واقعہ کے سبب سے یعنے رسول مقبول کے دونون پیارون کے نہلانے اور عمدہ لباس پہنانے کی برکت سے راہ نبوت کے کمالات ظاہر ہوئے ✤ یہانتک کہ جناب حضرت حق کی طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص کہ تیرے ہاتھ پر بیعت کریگا اگرچہ لاکھون ہونگے مین ہر ایک کو کفایت کرونگا ✤ یہ سب بیان سنکے معتقد شخص کو اعتقاد زیادہ ہوتا ہے ✤ اور دین مین مضبوطی کا باعث ہوتا ہے ✤ اور جس شخص کو حضرت سید صاحب سے اعتقاد نہو وہ شخص سید صاحب کی مجددی کی تاثیر کی باتون مین جو مذکور ہوئین بنظر انصاف کے غور کرے اور اونکے ظاہر ہونیکے قبل کے حال اور دین کی سستی ہوجانے مین غور کرے تو یقین ہی کہ اُسکا اعتقاد بھی درست ہو جاوے ✤ الغرض یہ خاکسار اخلاص کی نظر سے جو خوب غور کرتا ہے تو یہی مضمون حق معلوم ہوتا ہے کہ جسکو حق سبحانہ کے ملنے کے واسطے اخلاص کے ساتھ بیعت طریقت کی منظور ہو تو وہ اگر اس زمانے کے کسی بزرگ سے بیعت ہو چکا ہی تب بھی تبرکاً برکت حاصل کرنے کے واسطے حضرت سید صاحب کے سلسلہ مین داخل ہو جاوے ✤ اور وہ شخص اگر مرشد ہی تو وہ بھی اخلاص کے ساتھ تبرکاً سید صاحب کے سلسلہ مین داخل ہو جاوے اور اپنے مریدون کو قدیم بزرگون کی طرح سے دونون خاندان کا شجرہ دیا کرے ✤ اور اپنی دونون خاندان مین بیعت حاصل کرنے کی دلیل اس صحیح اور معتبر خبر کو مقرر کرے ✤ کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کو بیعت حاصل تھی حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے عنہ سے آنکو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ سے آنکو حضرت سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ سے آنکو سید الاولیا خاتم الخلفا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے آنکو سید الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ✤ اور پھر آنھین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کو بیعت حاصل تھی رئیس الفقہا تابعین قاسم ابن محمد رضی اللہ تعالی عنہ سے آنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ سے آنکو امیر المومنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے آنکو سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سے بہت سے اولیاء اللہ کا سلسلہ دو دو تین تین چار چار جگہ کے وسیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جاملتا ہی ✤

دسوین نصیحت

اور اس نصیحت مین چار فائدے ہین ✦ پہلا فائدہ ✦ جو شخص خود منڈا اور بے سند ہو اُس سے خبردار نکوئی وعظ سنے اور نکوئی مرید ہو خصوصاً وعظ سننے کے مقدمہ مین لوگ بڑی احتیاط کرین ✦ ہان جو شخص کہ شہرون مین عالمون کے روبرو سند کے ساتھ وعظ کہتا ہو اور عالم لوگ اُسکے وعظ کو پسند کرتے ہین یا وہ شخص کسی معتبر عالم کا شاگرد ہو اور حدیث شریف کی شرح ✦ اور قرآن مجید کی تفسیر سے واقف ہے ✦ اور دین اور مذہب مین کامل ہو اگرچہ وہ شخص وعظ نہین کہا کرتا مگر وہ شخص وعظ کے قابل ہو ایسے شخص کا وعظ سنین اور جو شخص ایسا نہین ہے اور فقط گانوٴن گانوٴن مین وعظ سنانا چاہتا ہے اور اوسکا وعظ ہرگز نہ سنین کیونکہ عوام مین جو غلط غلط مسئلے اور بدعت کی دہتی کی چھوٹی چھوٹی باتین مشہور ہین سو ایسے واعظون کے سبب ہے ✦ شمائل ترمذی کے آخر مین ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے کہا کہ یہ حدیث جو ہے سو دین ہے سو اُس شخص کا حال دریافت کرو جس سے اپنا دین سیکھوگے اسواسطے مفسرون محدثون قاریون فقیہون طریقت والون مین قدیم سے یعنی صحابہ اور تابعین کے زمانے سے آج تک اپنے علم کی سند کا بیان کرنا چلا آتا ہے ✦ اور محدثون نے لکھا ہے کہ اگر سند نہوتی تو جو شخص جو چاہتا سو کہہ دیتا اور یہ سند کا یاد رکھنا اور قرآن شریف اور علم کی سند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا اس اُمت مرحومہ کا خاصہ ہے دوسری اُمت مین یہ نعمت موجود نہین ہے ✦ تو جو شخص سند والا ہو اور اُس سے دین اور معرفت ملے وہی عالم ہے اُسیکو اپنا مرشد مقرر کرے ✦ اور جب اُسکا مرید ہو تب جیسا کہ شریعت مین مرشد کی تابعداری کا حکم ہے اُسکی ویسی ہی تابعداری کرے فقط نام کے واسطے مرشد مقرر نکرے کہ جسطرح سے ہمارے یہان اور سب سامان اور اسباب موجود ہے ویسا مرشد بھی ہے تاکہ لوگون مین ہمارا نام مشہور رہے ✦ اور لوگ کہین کہ یہ فلانے کا گھوڑا ہاتھی اور اونٹ ہے ✦ یہ فلانے کا شیر چیتا پاڑھا گینڈا ہے ✦ یہ فلانے کا بھانڈ بھگتیا ہے ✦ یہ فلانے کی بائی کسبی ہے ✦ یہ فلانے کا مرشد ہے ✦ اب مرشد سے اعتقاد درست ہونیکے واسطے ایک بڑے فائدہ کا مضمون عوارف کے مضمون کا خلاصہ یاد رکھنا بہت مفید ہے وہ یہ ہے جیسا کہ باپ ماسے جو فرزند پیدا ہوتا ہے تو اس پیدایش کو ولادت طبعی ظاہری کہتے ہین اسیطرح مرشد سے مرید ہونے سے چونکہ اُسکی جبلت صاف بدل جاتی ہے کہ بدجبلت نیک ہو جاتی ہے اور گویا کہ اُسکی نئی پیدایش ہوتی ہے اس سبب سے اس پیدایش کو ولادت معنوی کہتے ہین ✦ اور جیسا کہ ولادت طبعی کے فائدہ کے واسطے چار طبیعت آب آتش خاک باد حق سبحانہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے ویسا اس ولادت معنوی کے فائدے واسطے بھی چار چیزین مقرر کیا ہے ایمان اور توبۂ نصوح اور دنیا مین زہد کرنا ✦ اللہ کے واسطے ہمیشہ برابر ظاہر اور باطن مین عمل کر کے اپنے واسطے نام عبودیت کا ثابت کرنا ✦ اور آدم علیہ السلام کے قالب کی ظاہری پیدایش چونکہ زمین کے اجزا سے ہوئی اس سبب سے اُسمین خواہش نفسانی پیدا ہوئی ✦ اور اسی سبب سے آدم علیہ السلام نے فنا کے درخت کی طرف یعنے گیہون کے درخت کی طرف ہاتھ بڑھایا ✦ اور اُنکے قالب مین جب روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے سے معنوی پیدایش حاصل کی تب آدم علیہ السلام کو علم اور معرفت حاصل ہوئی ✦ اور آدم علیہ السلام کا قلب علم اور معرفت کی کھان ٹھہرا ✦ اور

اُنکا قالب خواہش نفسانی کی کہان ٹھہرا + بعد اِسکے آدم علیہ السّلام سے خواہش نفسانی اور علم دونون نکل کر آنکے
فرزندون مین میراث رہے + اور ظاہری پیدایش کی راہ سے آب آتش خاک باد ان چارون طبیعت کے وسیلہ
اور لگاؤ کے ساتھ آدم علیہ السلام اپنے فرزندون کے باپ ٹھہرے + اور باطنی پیدایش کی راہ سے علم کو وسیلہ
اور لگاؤ کے ساتھ آپنے فرزندون کے باپ ٹھہرے تب ظاہری پیدایش کی تاثیر سے آدم کے فرزند و نمین
فنا اور موت نے راہ کیا + اور باطنی پیدایش جو ہی سو فنا اور موت سے محفوظ ہی + کیونکہ وہ شجرۃ الخلد یعنی ہمیشہ
رہنے کے درخت سے حاصل ہوئی ہے اور شجرۃ الخلد علم کا درخت ہے گیہون کا درخت شجرۃ الخلد نہین ہے
جسکو شیطان نے فریب کی راہ سے آدم علیہ السّلام سے شجرۃ الخلد کہا تھا + اور شیطان کا دستور ہی کہ ہر چیز کو
اُسکے اُلٹے دکھاتا ہے تو اس دلیل سے صاف کھل گیا کہ اِس دنیا مین اِس ظاہری پیدایش کا وسیلہ ما و
باپ ہوتا ہے + اور اِس باطنی پیدایش کا وسیلہ مرشد ہوتا ہے + اور اُسکے وسیلے سے آدم علیہ السلام کے علم
اور معرفت کی میراث ملتی ہی + تو اب لوگونکو لازم ہی کہ مرشد کی قدر پہچانین + اور اُسکا حق خوب ادا کرین + کیونکہ
مرشد کی وسیلے سے نعمت بے زوال علم اور معرفت کی ملتی ہی + اور ما باپ سے بھلائی کا حکم قرآن شریف مین بہت
مقام مین فرمایا + اور فرمایا کہ اگر تیرے سامنے ما باپ دونون یا اُنمین سے ایک بڑھاپے کو پہونچ جاوے
تو اُنکو ہون بھی نکہہ + اور اُنکو نہ جھڑک + اور اُنسے ادب کے ساتھ بات کر + اور اُنکے آگے عاجزی کر پیار سے
اور اُنکے حق مین دعا کر کہ اے رب اُنپر رحم کر جیسا کہ اُنھون نے مجھکو چھوٹا سا پالا +

دوسرا فائدہ

اوسمین کہ باپ اور مرشد اور سب حقدارون کے حق سے اللہ سبحانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا نگاہ رکھنا
مقدم سمجھے + اور اُنکے حق کا نگاہ رکھنا یہی ہے کہ اللہ رسول کی محبت اپنے جان مال فرزند اور سارے لوگون
سے زیادہ رکھے + اور دونون محبت کی نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے سو اُنکی اتباع جیسا کہ مذکور
ہوئی پوری پوری اختیار کرے + اور کفر کی ساری رسم اور چال اور مشابہت + اور تہوار شراکت اور مدد کو یکقلم
چھوڑ دے + اور کفر کی رسم اور مشابہت کا ہمنے صرف تھوڑا سا ذکر کر دیا ہے + اب اپنی نظر مین اور دیندار عالمون
کے فرمانے سے اور بھی جو کچھ تحقیق معلوم ہو کہ یہ رسم کفر کی یا مشابہت کفر کی ہے اُسکو ایکبارگی ترک کرے +
مثلاً شادی کی ضیافت جو بعضے قوم سپاری بھیج کے کرتے ہین + اور باوجودیکہ قرآن شریف اور حدیث شریف
سے ثابت ہے کہ سارے مومن بھائی ہین لوگ اسکے خلاف کھانے پینے کے واسطے برگ مقرر کرتے ہین یعنی
اپنا اپنا جتھا اور سنگت جدا جدا کر لیتے ہین + اور ایک گروہ کے ساتھ دوسرے نہین کھاتے + اور مسلمانون
کے کھانے کے بعد جو کھانا بچ رہتا ہے اُسکے کھانے سے نفرت اور گھن کرتے ہین + اور ضیافت کیواسطے
جو مٹی کا برتن طباق وغیرہ لاتے ہین اُسکو بعد کھلانے کے پھینک دیتے ہین اور اُس مٹی کی برتن کو دھو دیتے

بھی پاک نہین جانتے حالانکہ ہمارے دین مین کہتے کا چاٹا مٹی کا برتن بھی ایک بار مٹی لگاکے اور چھہ بار صرف پانی سے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے ❊ یا عربی لباس جو مستحب ہے قطع نظر اس سے انگرکھا قبا یا پائجامہ جو مباح اور اس ملک کے مسلمانون کا لباس ہے اسکو بھی اس ملک کے اکثر لوگ ترک کئے ہین بلکہ اُنکے پہننے سے شرماتے ہین ❊ اور ہندؤون کے مشابہ دھوتی پہنتے ہین کہ اس سے پچھلی طرف کی ران وغیرہ کھلا رہتا ہے وعلی ہذا القیاس ❊

تیسرا فائدہ

اس آخری زمانے مین خصوصاً اس ملک مین اکثر ضیافتون اور عرسون اور شادی اور غمی اور خیرات اور صدقات مین بلکہ عبادتون اور وعظ اور تلاوت اور امامت اور اقتدا اور مرید کرنے مرید ہونے وغیرہ نیک کامون مین جتنے خلل اور فساد ہوتے ہین یہ سب اخلاص کے ترک کرنے اور ریا اور سمعت کے اختیار کرنے کے سبب ہوتے ہین ❊ اور یہ کام صاف صاف بھلی چال کو بری چال سے بدلتا ہے کیونکہ اخلاص کے اختیار کرنے اور ریا اور سمعت کے چھوڑنے کا حکم صاف صاف آیتون حدیثون مین موجود ہے ❊ ریا یعنے دکھلانے کو عمل کرنا اور سمعت یعنے سنانیکو عمل کرنا ❊ اور اخلاص کے یہ معنے ہین کہ جو عمل کرے اس سے اللہ ہی کو چاہے اور وہ عمل خالص اور نرا اللہ ہی کے واسطے کرے ❊ ابو یعقوب سوسی نے کہا کہ اعمال مین سے وہ عمل خالص ہے جسکو فرشتہ نجانے تاکہ لکھے ❊ اور دشمن یعنے شیطان نجانے تاکہ اسکو خراب کرے ❊ اور نفس نجانے تاکہ اس عمل مین تکبر اور غرور کرے یہ مضمون تعرفیہ وغیرہ تصوف کی کتابون کا خلاصہ ہے ❊ اب اپنے دل مین لوگ آپ انصاف کرین کہ ضیافتون وغیرہ مذکور چیزون مین جو لوگ زیربار اور بدعت اور گناہ مین گرفتار اور قرضدار اور ذلیل ہوتے ہین اور نفسانیت کرتے ہین تو اخلاص کے ترک کرنے اور ریا اور سمعت کے اختیار کرنے کے سبب سے ہے یا نہین ❊ مثلاً ایک شخص دس ہی کا خلاص آدمی کے کھلانے کا مقدور ہو اور وہ اخلاص پر عمل کرکے دس ہی آدمی کے کھلانے پر کفایت کرے اور ریا اور نمود کے واسطے زیادہ آدمی کے کھلانے کے واسطے قرض نکرے اور جنکے کھلانے مین زیادہ ثواب ہے اور جو لوگ مستحق معلوم ہون انھین کو خالص نیت سے کھلاوے اور ریا اور اپنی نمود کا خیال نکرے تو کیسی آسانی ہوگی اور ہر طرح کی آفت اور بلا سے کیسا بچ جاویگا اسی بات کو ہر کام مین قیاس کرین تاکہ دونون جہان راحت انکے نصیب ہو اور باران رحمت کا انپر برسے ❊

چوتھا فائدہ

اب فائدہ عام کے واسطے بطور نمونہ کے سند کی صورت لکھنا مصلحت وقت نظر آیا سو یہ خاکسار اپنی سندون مین سے بعضی سند لکھدیتا ہے تاکہ لوگونکو خود مشہور مکار اور سندی عالم اور مرشد دیندار کا پہچاننا آسان ہو جاوے وہ یہ ہے کہ اس خاکسار کو حدیث کی کتاب جامع ترمذی کی سند اسطرح پر حاصل ہے کہ اس خاکسار نے جامع ترمذی

حضرت مولانا احمد اللہ ابن دلیل اللہ صدیقی اناْمی سے پڑھا + اور اُسکی اجازت بھی اُس جناب سے حاصل ہوئی + اُنھوں نے حضرت مولانا محمد اسحاق سے پڑھا + اُنھوں نے کہا کہ مجکو اجازت اور قرارت اور سماعت شیخ عبد العزیز سے حاصل ہوئی + اور اُس جناب کو اجازت اور قرارت اور سماعت اپنے باپ شیخ ولی اللہ ابن شیخ عبد الرحیم دہلوی سے حاصل ہوئی + اُنھوں نے کہا خبر دی مجکو ابو طاہر مدنی نے یعنے مجکو اُس کتاب کو پڑھایا خبردار کیا ابو طاہر مدنی نے + اُنھوں نے اپنے باپ ابراہیم کردی سے اُسکا علم حاصل کیا + اُنھوں نے شیخ مزاحی سے + اُنھوں نے شہاب احمد سبکی سے + اُنھوں نے شیخ نجم غیطی سے + اُنھوں نے زین زکریا سے + اُنھوں نے عز عبد الرحیم سے + اُنھوں نے شیخ عمر مراغی سے + اُنھوں نے فخر ابن بخاری سے + اُنھوں نے عمر ابن طبرزد بغدادی سے + اُنھوں نے کہا کہ دی ہمکو ابو الفتح عبد الملک ابن عبد اللہ ابن ابی سہل ہروی کرخی نے + اُنھوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو قاضی زاہد ابو عامر محمود ابن قاسم ابن محمد ازدی رحمۃ اللہ نے + اور شیخ ابو نصر عبد العزیز ابن محمد ابن علی ابن ابراہیم تریاقی + اور شیخ ابو بکر احمد ابن عبد الصمد ابن ابی الفضل ابن ابی حامد غورجی رحمہما اللہ نے + تینوں بزرگون نے کہا خبر دی ہمکو ابو محمد عبد الجبار ابن محمد ابن عبد اللہ ابن ابی الجراح جراحی مروزی مرزبانی نے + اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو العباس محمد ابن احمد ابن محبوب ابن فضیل محبوبی مروزی نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو عیسی محمد ابن عیسی ابن سورہ ابن موسی ترمذی حافظ نے محدثون کی بولی مین حافظ کہتے ہین جسکو سند کے ساتھ لاکھ حدیث یاد ہوتی ہے + پھر ابو عیسی ترمذی نے اپنی ساری کتاب مین اپنے سے لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سند ملا دیا ہے + اِسطرح سے کہا ابو عیسی ترمذی سے اِس حدیث کو بیان کیا ہے عمر ابن حفص شیبانی نے اوسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ ابن وہب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمرو ابن حارث نے اُسنے سنا دراج سے + اُسنے سنا ابن حجیرہ سے + اُسنے سنا ابو ہریرہ سے + اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ادا کیا تو نے زکوۃ اپنے مال کی تحقیق ادا کیا تو نے جو حق تجھپر ہے اِسطرح سے اس خاکسار کو حدیث کی بہت سی کتابوں کی سند حاصل ہے + اور

قرآن شریف

کی سند اِسطرح پر حاصل ہے کہ اس خاکسار کو قرارت اور سماعت سورۂ فاتحہ اور سورۂ صف کی اور اجازت تمام قرآن مجید کی حاصل ہوئی مولانا احمد اللہ ابن دلیل اللہ صدیقی اناْمی سے اُنکو شیخ عمر ابن عبد الرسول ابن عبد الکریم مکی حنفی سے اُنکو بہت سے قاریون سے اور اُن مین سے ایک ابو الحسن علی ابن عبد البر وناْی حسنی ہین اُنکو سید محمد مرتضی ابی الفیض حسینی زبیدی مصری سے اور شیخ القرا و القرارت عبد الرحمن ابن عبد اللہ ابن محمد زبیری سے دونون کو محمد حسنی بلدی سے + اور ایک اور دوسرے شخص سے کہ وہ نام ہمارے پاس سے جاتا رہا ہے اور

عبدالرحمن ابن عبداللہ نے اور بھی دو شخصوں کا نام ذکر کیا اور محمد حسنی اور آس دوسرے شخص دونون کو شیخ القرا مصر کے دیار مین شمس ابی عبداللہ محمد بن قاسم ابن اسمعیل البقری سے انکو شمس الدین بابلی سے انکو اپنے مامون سلیمان ابن عبدالدائم بابلی سے انکو نجم الدین ابی الاشراق محمد ابن احمد ابن علی سکندری سے انکو شمس الدین محمد ابن محمد ابن عمر سے انکو قطب الدین محمد ابن محمد ابن عبدالخیفر سے انکو شمس محمد ابن ناصر دمشقی سے انکو عمار ابی بکر ابن ابراہیم ابن ابی قدامہ سے انکو ابی عبداللہ محمد ابن جابر وادی آشی سے انکو امام ابی العباس احمد ابن محمد خزرجی سے جو ابن العماد بھی مشہور ہین انکو ابی الحسن محمد ابن احمد سلمون بلسنی سے انکو ابی الحسن علی ابن محمد ابن ہذیل سے انکو ابی داؤد سلیمان ابن نجاہ اموی سے انکو ابی عمر عثمان ابن سعید ابن عمر عثمان دانی سے انکو فارس ابن احمد حمصی سے انکو عبدالباقی ابن حسین مقری سے انکو احمد ابن سالم ختلی سے انکو حسن ابن مخلد سے انکو بزی سے انکو عکرمہ ابن سلیمان سے انکو اسماعیل ابن عبداللہ سے انکو ابن کثیر سے انکو مجاہد سے انکو عبداللہ ابن عباس سے انکو ابی ابن کعب سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی نے جب مین پہونچا والضحیٰ پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ تو یہان تک کہ ختم کرے ۔ اور مشایخ طریقت کے سلسلہ کی سند اس خاکسار کو جو حاصل ہوئی ہے سو اس خاکسار کے شجرہ سے دریافت کرلین ۔ والسلام خیر الکلام تمت ۔

رسالۂ فیض عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم پھر بعد حمد اور صلوٰۃ کے خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی کی طرف سے دینی بھائیوں
کی خدمت شریف مین بعد سلام وعلیکم ورحمۃ اللہ کے ظاہر ہو کہ اس خاکسار نے نقشبندیہ طریقہ کے اشغال مین سے
چھؤ لطیفون سے لیکے مشاہدہ حاصل ہونے تک کے شغل کا بیان زاد التقویٰ اور رفیق السالکین مین لکھا ہے اور
ہزارون بھائیون کو توجہ دیکے اس شغل کی تعلیم بھی کیا تھا سو اب مجددیہ طریقہ کے جس شغل کو اپنے بھائیون کے
واسطے بہت مفید جانا اسکو اپنے رسالہ نور علی نور سے نکال کے اس رسالۂ فیض عام مین نہایت مختصر لکھا تاکہ
ہر کوئی چند ساعت مین دیکھ سکے اور فیض عام ہو اور جو شخص کہ اس رسالہ کے مضمون کے موافق ذکر اور مراقبہ
کریگا اسکو اطمینان قلب اور اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہوگی بلکہ غور کے ساتھ اس رسالہ کے صرف دیکھ جانے
سے بھی ایک طور پر یہ مقصد حاصل ہوگا اسیواسطے اس رسالہ کا نام فیض عام ہوا اور صرف لطیفون کی حقیقت
اور انمین ذکر کرنے کا فائدہ دو فائدون مین کھول دیا اور باقی جو مضامین کہ شوق ہو سو نور علی نور
مین ضرور دیکھین مگر اسمین کا ایک مضمون نور علی نور کی نوین ہدایت کے چھٹمین وعظ سے ✽ اور دوسرا مضمون
نوین وعظ کے چوتھے فائدہ کا ✽ اور تیسرا مضمون ✽ نوین ہدایت کے چھٹمین وعظ کا اس رسالہ کے تیسرے
فائدہ مین لکھا اور ایک خاتمہ متفرق فائدون کے بیان مین لکھا اور جس مقام مین مکتوب کا ذکر آوے وہان
حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا مکتوب سمجھنا ✽ پہلا فائدہ ✽ اب مناسب ہے کہ بھائی لوگ
اسی طور سے شغل کیا کرین اور اس خاکسار کی روحانیت یعنے روح کا متوجہ ہونا اور روح کی آرزو اور روح
کا قصد اور روح کی تاثیر جو طالبون کی تعلیم کی طرف متوجہ ہے اور ایک التفات خاص انکی طرف رکھتی ہے اسکو

توجہ جانئین قول الجمیل مین نقشبندیہ بزرگون کے تصرفات کے بیان مین او. نور علی نور مین رابطۂ شیخ کی بیان مین اِس مضمون کی حقیقت دریافت کرین ✤ اب پہلے ایک مضمون کار آمد فی اُس شغل کے فہم مین آنے کے واسطے سنکے تب اُس شغل کا بیان سنو وہ یہ ہے کہ عالم خلق اور عالم امر کیا ہے اور سلوک کی راہ سات قدم ہے یا دو قدم ہے اور کون لطیفہ عالم خلق ہے اور کون لطیفہ عالم امر ہے اور انسان مین کتنے لطیفے ہین ان سب باتون کا یہ بیان ہے کہ نقشبندیہ طریقہ مین چھہ لطیفے مشہور ہین اور حضرت مجدد رحمہ اللہ کے بعضے مکتوب مین سات لطیفے لکھا ہے اور حضرت شیخ ابو سعید مجددی قدس سرہ کے رسالہ مین دس لطیفے لکھا ہے اُس رسالہ مین فرماتے ہین جان تو کہ حضرت امام ربانی اعنی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور آنکے تابعدارون نے تحقیق فرمایا ہے کہ انسان مرکب ہے دس لطیفون سے جو پانچ عالم امر سے ہین اور پانچ عالم خلق سے وہ پانچ جو عالم امر سے ہین سو یہ ہین ✤ قلب روح سر خفی اخفی اور عالم خلق کے یہ ہین لطیفۂ نفس اور اربع عناصر ✤ اور عالم امر اُسکو کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے جب حکم کیا کہ کن یعنے پیدا ہو جا اُس حکم کے ساتھہ ہی فی الفور پیدا ہو گئے اور عالم خلق اُسکو کہتے ہین جو بتدریج یعنے آہستہ آہستہ اور اپنے اپنے وقت معین مین مخلوق ہوئے ہین انتہی ✤ اور یہ معنے بھی کہ عالم خلق محسوس ہین یعنے حواس سے دریافت ہوتے ہین اور ظاہر ہین اور عالم امر جو حواس سے دریافت نہین ہوتے اور پوشیدہ ہین کسی نے انھین عالم امر کا اعتبار کرکے سلوک کی راہ کو دو ہی قدم کہا اور کسی نے سات قسم کہا اور رسالہ مکیہ مین بھی سات لطیفے لکھا ہے چھہ مذکور اور ایک قالبیہ اور وہی قالبیہ اربع عناصر ہے یعنے آب آتش خاک باد ✤ اور حضرت مجدد رحمہ اللہ کے بعضے بعضے مکتوبات سے بھی دس لطیفے سمجھے جاتے ہین سو سب بات ٹھیک ہے کسی حساب سے چھہ ہین کسی حساب سے سات ہین کسی حساب سے دس ہین اب اِس بات کی شرح کے واسطے ہم حضرت مجدد کے ایک مکتوب کو شرح کرکے لکھتے ہین سنو مکتوب پنجاہ و ہشتم [illegible]
سید محمود کے پاس لکھا تھا فرمایا [illegible] اور طے کرنے اور پار ہو جانے سے نزدیک
[illegible] سات قدم ہین انسان کے ساتون لطیفون کے شمار کے موافق دو قدم عالم خلق مین ہین کہ قالب اور نفس سے علاقہ رکھتے ہین اور پانچ قدم عالم امر مین ہین جو قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی سے علاقہ رکھتے ہین اور اِن ساتون قدمون مین سے ہر ایک قدم مین سالک دس ہزار پردے کو پھاڑتا ہے یعنے پردے پھاڑکے اُس پردے کے پار گذر جاتا ہے وہ پردے نور کے ہون یا تاریکی کے حدیث مین آیا ہے کہ بیشک اللہ تعالے کے ستر ہزار پردے ہین نور کے اور تاریکی کے ✤

اور پہلا قدم کہ عالم امر مین رکھتے ہین تجلی افعال کی ظاہر ہوتی ہے یعنے جب لطیفۂ قلب مین ذکر اور مراقبہ کرتے ہین تب اللہ سبحانہ کے افعال کھل جاتے ہین یعنے افعال کی حقیقت دل سمجھتا ہے اور افعال کے سمجھنے کی

لیاقت اور استعداد اللہ سبحانہ نے دل کو دیا ہے۔ اور دوسرے قدم مین تجلی صفات کی ہوتی ہے یعنے روح پر اللہ سبحانہ کی صفات ثبوتیہ کھل جاتی ہین اِسبات کی لیاقت اور استعداد اللہ سبحانہ نے روح کو دیا ہے یعنے قلب سے بڑھکے روح کا درجہ ہے اور صفات ثبوتیہ وہ صفات ہین جو ذات مقدس کے واسطے ثابت ہین اور تیسرے قدم مین ذات کی تجلیون مین شروع ہوتا ہے یعنے اللہ سبحانہ کی معرفت کھلنی شروع ہوتی ہے یعنے شیون اور اعتبارات اسپر کھلتے ہین اور شیون اور اعتبارات کا بیان نور علی نور کی آٹھوین ہدایت مین دیکھو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ صفات جو ہین سو خارج مین سمجھی جاتی ہین وجود زائد کے ساتھ یعنے ذات کے سوا اور ذات سے جدا اور شیون جو ہین سو نرے اعتبارات اور فرض کیے گئے اور ٹھہرائے گئے ہین اور شیون کا علم ہوتا ہے کہ یہ صفت ذات مین ہے اور ذات سے خارج نہین بلکہ عین ذات ہین اور روح سے بڑھ کے سر کی لیاقت اور استعداد ہے پھر اسکے بعد خفی اور اخفی مین ذات کی تجلیون اور معرفت کا حاصل ہونا بڑھتا جاتا ہے ان دونون لطیفون کے درجونکے تفاوت کے اندازے پر اس مضمون کو نور علی نور کی نوین ہدایت کے تیسرے اور ساتوین وعظ مین دیکھو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ خفی مین صفات سلبیہ کھل جاتی ہین صفات سلبیہ وہ صفات ہین جو اپنی ضد کو مٹاتی اور نفی کرتی ہین مثل قدم کے کہ نئے ہونیکو مٹاتا ہے اور مثل بقا کے کہ فنا کو مٹاتا ہے اور سلبیہ صفات کے سوا سب صفات ثبوتیہ ہین اور اخفی مین ذات صرف یعنے نری ذات کھل جاتی ہے جسمین صفات اور شیون سب جمع ہین اِس بات کی شرح یہ ہے کہ اصل جو ہے سو روح ہے اور قلب اور سر اور خفی اور اخفی سب اُسکے تابع اور اُسکی شاخ ہین تو قلب کا درجہ ادنی ہے اور قلب روح کے فرزند کے مانند ہے اور ~~وہ بھی ایک شاخ ہے~~ روح کی اور اُس سے بڑھکے روح ہے پھر اُس سے بڑھکے سر اور اُس سے بڑھکے خفی اور اُس سے بڑھکے اخفی ہے اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ یہ سب روح کی کیفیت اور اعلی روحانیت کے نام ہین اور جیسی جیسی صفائی اور باریک بینی اور ماسوی اللہ سے علاقہ کا ٹوٹنا روح کو حاصل ہو جاتا ہے ویسا ویسا اُسکا نام مقرر ہوتا جاتا ہے جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہین ہے اِس درجہ کے لوگون پر جنپر تینون قسم کی تجلی کھل گئی ہے اور یہ جو فرمایا کہ روح مین تجلی صفات کی ہوتی ہے اور سر مین ذات کی تجلیونکا کھلنا شروع ہوتا ہے پھر اسکے بعد تجلیون کا کھلنا بڑھتا جاتا ہے تو اِس بات کی حقیقت یہ ہے کہ جب تجلی ذات کی شروع ہوئی تو سیر الی اللہ اور مقام فنا کا حاصل ہوا پھر اُسکے بعد مقام فنا کا بڑھتا جاتا ہے اور مقام بقا کا حاصل ہوتا جاتا ہے اور ہر قدم مین اِن ساتون قدمون مین سے سالک اپنی ذات سے دور پڑتا ہے اور حق سبحانہ سے نزدیک ہوتا ہے یہان تک کہ حاصل ہو جاتا ہے قرب اِن قدمون کے تمام ہونے سے تب اُسوقت مین سالک لوگ فنا اور بقا سے مشرف ہوتے ہین اور خاص ولایت کے درجہ مین پہونچتے ہین مشائخ طریقۂ نقشبندیہ قدس اللہ

تعالےٰ اسرارہم نے اس سیر کا شروع کرنا عالم امر سے اختیار کیا ہے اور اسی سیر کے شامل عالم خلق کی سیر کو
بھی تمام کر لیتے ہین یعنے قلب سے ذکر شروع کر کے جو اخفی تک پہونچاتے ہین تو لطیفۂ سر کے بعد لطیفۂ نفس کا بھی
ذکر کرتے ہین جو عالم خلق ہے پھر خفی اخفی کا ذکر کر کے تمام بدن سے سلطان الذکر کرتے ہین اور بدن عالم خلق
ہے اور اسکو لطیفۂ قالبیہ کہتے ہین بخلاف دوسرے سلسلون کے مشایخ کے قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ وے
لوگ زبان سے ذکر شروع کرتے ہین اور زبان عالم خلق ہے کیونکہ قالب مین داخل ہے اسیواسطے طریق نقشبندیہ
کا اور سب طریقون کے بہ نسبت اقرب ہوا کہ جو چیز سلوک کی تمامی اور نہایت مین ملتی ہے سو اس طریقہ مین
بہت قریب ملتی ہے یعنے لطیفۂ قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی جو تجلی کے دریافت کرنے والے ہین
اونکا ذکر پہلے کر لیتے ہین تب مشاہدہ جو دوسرے طریقہ مین نہایت مین حاصل ہونیکی چیز ہے سو اُنکو ہدایت
مین یعنے شروع مین حاصل ہو جاتا ہے تو اسواسطے دوسرونکا نہایت اِنکی ہدایت مین داخل ہوا ۔ مصرع
قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا ۔ یعنے ہمارے باغ کی خوبی کو دیکھ کے دریافت کرو کہ ابھی بغیر موسم بہار کے
تو اسطرح کی تر و تازہ اور پھولی پھلی ہے بہار مین کیسی خوب ہوتی ہوگی ان بزرگوارون کا طریق بعینہ اصحاب کرام
کا طریق ہے اللہ تعالےٰ اون سب سے راضی رہے کیونکہ اصحاب کرام کی تئین اُس خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
کی پہلی صحبت مین بطریق داخل ہونے نہایت کے ہدایت مین وہ بات حاصل ہو جاتی تھی کہ اُمت کی بڑے
بڑے کامل اولیا لوگون کو نہایت مین اُس بات کا حاصل ہونا کم ہے یعنے اصحاب کرام کو مشاہدہ اور حق الیقین
اور فنا اور بقا کا مقام آنحضرت کی صحبت کے ساتھ ہی حاصل ہو جاتا تھا اور آنحضرت کی [illegible]
اور تردد باقی نہ رہتا تھا غیب [illegible] کا یقین انکو دیکھنے کے برابر حاصل ہو جاتا تھا اسیواسطے وحشی حضرت
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل جو ایکبار حضرت کی صحبت مین پہونچا تھا یعنے مسلمان ہو کے اسکو ایکبار صحبت [illegible]
نصیب ہوئی تھی سو وہ اویس قرنی سے جو خیر التابعین ہین افضل ٹھہرا عبد اللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے
جو تابعین تھے لوگون نے پوچھا کہ دونون مین سے کون افضل ہے معاویہ یا عمر ابن عبد العزیز تابعین تب انھون
نے کہا کہ معاویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد وغیرہ مین جو تھے سو جو غبار کہ معاویہ کے گھوڑے کی
ناک مین گیا وہ غبار بہتر ہے ابن عبد العزیز سے تو اب سوچنا چاہیے کہ جو گروہ ایسے ہین کہ آنکے ہدایت مین دوسرون
کا نہایت داخل ہوتا ہے تو آنکا نہایت کیا ہوگا اور اونکا نہایت دوسرون کی سمجھ مین کسطرح آویگا ۔ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ
رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۔ اور کوئی نہین جانتا تیرے رب کے لشکر مگر وہی آپ ۔ دوسرا فائدہ ۔ اب لطیفونکا
ذکر جو ترتیب کے ساتھ کرتے ہین اسکا کیا فائدہ ہے سنو مکتوب دو سو شصتم مین فرماتے ہین پوشیدہ
نہ رہے کہ سلوک لطائف کا ترتیب مذکور کے ساتھ کہ قلب سے روح مین جاوین اور روح سے سر مین جاوین

اور سر سے خفی مین جاوین اور خفی سے اخفا مین جاوین سو یہ بھی محمدی مشرب کے واسطے مخصوص ہے یعنے جسکو باوجود
کمالات سب لطیفون کے کمالات اخفی کے جو آنحضرت کے واسطے خاص تھے پورے حاصل ہین یعنے جسکو فنا اور
بقا کا مقام حاصل ہوچکا ہے اور حضرت مجدد نے اوسکو محمدی المشرب کہا ہے اسکے واسطے مخصوص ہے کہ ترتیب
کے ساتھ ان عالم امر کے پانچون لطیفون کے سلوک کو تمام کرکے اسی ترتیب کے ساتھ اُنکی اُصول مین سیر یعنے مراقبہ
کرے بعد اسکے ان اُصول کی اُصول مین اسی ترتیب کو نگاہ رکھکے کام کو تمام کرے انتہی یعنے پہلے پانچون
لطیفون مین ذکر کرکے اون لطیفون کی اُصول کی سیر کرے یعنے مراقبہ کرے اور اس خاکسار کے نزدیک
اس شغل کا بہت آسان طور یہ ہے کہ نقشبندیہ طریقہ کا ذکر جیسا کہ ہمنے رفیق السالکین اور زاد التقوی مین لکھا ہے کرنا
چاہیے تو اسکے موافق چھون لطیفون کے ذکر سے لیکے نسبت بزرگی اور مشاہدہ تک پہونچنے کے بعد ان پانچون عالم
امر کے لطیفون کی ذکر اور انکی اُصول کی ذکر ترتیب کے ساتھ جیسا کہ لکھا ہے اُسی طرح سے کرکے پھر لطیفۂ
نفس کے چھون لطیفون بطور معلوم کے ملاوے اور موافق دستور معلوم کے سلوک کو تمام کرے اور چاہے تو ہر
لطیفون سے ایک ایک کرکے ذکر کرکے پھر چھونکو ملاکے ایکبارگی ذکر کرے بعد اسکے ان پانچون عالم امر کے لطیفون
مین سے ہر ایک کی ذکر اور ہر ایک کی اُصول کی ذکر ترتیب کے ساتھ کرکے حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی ذکر
کرکے سلطان الذکر کرکے نفی اور نفی النفی کا شغل کرکے بطور معلوم کے سلوک کو تمام کرے اور نقشبندیہ طریقہ
کے موافق سلوک تمام کرنیکے بعد مجددیہ طریقہ کے موافق عالم امر کے لطیفون کی سیر کا یہ طور ہے کہ انمین سے ایک لطیفہ سے لفظ اللہ
کا ذکر کرے اور اوس لفظ کی (ہا) تمام ہو اُس لطیفہ اصل یعنے جڑ مین اسطرح سے سب لطیفون کی ذکر کرے اور اصل
لطیفۂ قلب کی عرش پر ہے اور یہ مراقبہ عرش سے شروع ہوگا اوسکے اوپر لطیفۂ روح کی اُسکے اوپر
لطیفۂ سر کی اوسکے اوپر لطیفۂ خفی کی اُسکے اوپر لطیفۂ اخفی کی اصل ہے بعد اسکے اسی ذکر کے ساتھ اسطرح
سے کہ (ہا) اصل مین جاکے تمام ہو ان اُصول کی سیر کرے اور ان اُصول کی اُصول اللہ تعالیٰ کے اسما کے
ظلال یعنے سائے ہین بعد اسکے اسی طور مذکور کے ساتھ ان ظلال کے اُصول کی سیر کرے اور ان
ظلال کی اُصول اسما اور صفات ہین تب اسطور کے ساتھ ذکر کرنے سے لفظ اللہ کی (ہا) اسما اور صفات
مین جاکے تمام ہوگی اسی مین انکا مراقبہ بھی ہوجاویگا اور اوسکو اُس لطیفے سے لیکے اسما تک ایک علاقہ
معلوم ہوگا اور اسما کی اصل ذات مقدس ہے پھر ذات مقدس تک علاقہ معلوم ہوگا اور بلاشبہہ معرفت حاصل
ہوگی اور معرفت کا بیان ہم جو بار بار نور علی نور مین کرچکے ہین سو اُس مین غور کرے اور سمجھے خلاصہ یہ کہ سالک
اللہ سبحانہ تک پہونچ جاویگا اگرچہ وہان سوائے حیرت کے کچھ نظر نہ پڑیگا مگر بآسانی معرفت تک پہونچ جاویگا
اس مقام مین عجیب خوبی اور لذت کے ساتھ بآسانی عروج حاصل ہوتا ہے کہ سالک قلب سے ذکر کرکے

لفظ اللہ کی ابا کو قلب کی اصل مین پہونچاتا ہی پھر اُس مقام سے ذکر مذکور کو شروع کرکے ظلال تک پہونچاتا ہی
پھر اُس مقام سے شروع کرکے اسما اور صفات تک اور وہان سے ذات پاک تک پہونچاتا ہے اور سالک کو اونچے
بیٹھنے کے مقام کا خیال مطلق نہین رہتا کہ ہم زمین پر ہین اور عرش کی صورت شکل کا تصور کرنا ضرور نہین فقط خیال
سے عروج کرنا یعنے بلندی پر جانا کہ ہم عرش تک پہونچے کفایت ہی اسیطرح ظلال اور اسما اور صفات تک بھی
خیال سے عروج کرنا کفایت ہی اسیطرح ذات کے قرب اور نزدیک ہونے کا خیال کافی ہی اور جب بندے نے
خیال کیا کہ اللہ تعالے میرے پاس ہے بس اللہ تعالے اُسکے پاس ہی جیساکہ حدیث سے ثابت ہے آنَا عِنْدَ
ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنے مین بندے کے گمان کے پاس ہون جو بندہ مجھ سے گمان رکھتا ہی اور اسی قرب اور
حضوری کے خیال کا مضبوط ہونا مشاہدہ ہے اور اللہ تعالے کے فضل سے پھر دو پہر یا ایک دو روز مین مرشد
کامل مکمل کی توجہ سے یہ حال حاصل ہوتا ہے اسیواسطے حضرت مجدد قدس سرہ آگے فرماتے ہین اور یہ راہ ترتیب
مذکور کے ساتھ جو ہے سو وصول یعنے معرفت حاصل ہونے کے واسطے شاہ راہ اور کشادہ سڑک ہی اور صراط المستقیم
اور سیدھی سڑک ہی احدیت کے متوجہون کے واسطے انتہی یعنے جو لوگ ایک ہی ذات کی طرف متوجہ ہین اونکی واسطے
اسیطرح سے سیر اور مراقبہ کرنا آسانی ذات تک پہونچا دیتا ہے پھر آگے فرماتے ہین بخلاف دوسری ولایتون کے
انتہی یعنے دوسرے طریقون مین درجہ ولایت کا حاصل کرنے کے واسطے جو طریقہ مقرر کیا ہے سو اُنکے خلاف یہ
طریقہ ہے کہ جسطرح سے سڑک کے رستہ سے مسافرخانے اور سرائے اور منزلون پر اوترتے اور آرام لیتے ہوئے
منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہین اوسیطرح سے لطیفون پر اور اُنکی اصول پر اور ظلال اور اسما پر آرام لیتے ہوئے ذات
تک پہونچ جاتے ہین اور دوسرے طریقون کی مثال مین فرماتے ہین کہ دوسرے طریقے کا یہ حال ہے کہ گویا کہ
ہر اور جہ سے ایک نقب اور سرنگ کھودا ہے اور مطلب تک پہونچا دیا ہے مثلاً قلب سے ایک سرنگ کھودا ہے
اور صفات افعال تک پہونچا دیا ہے کیونکہ صفات افعال قلب کی اس کی اصل ہے اسیطرح سے روح کے مقام سے گویا
کہ ایک سرنگ کھودا ہے اور صفات ذاتیہ تک پہونچا دیا ہے وعلی ہذا القیاس انتہی یعنے جس لطیفہ مین جس بات کی
لیاقت ہے وہان تک وہ سرنگ پہونچا دی جاتی ہے جیساکہ نوین ہدایت کے تیسرے وعظ مین نور علی نور مین
مذکور ہوا اور یہان بھی دوسرے فائدے کے آخر مین مذکور ہوگا پھر آگے فرماتے ہین اور شک نہین ہے کہ
افعال اور صفات اُس تعالیٰ کے اُسکی ذات سے جدا نہین ہی اور اگر جدا ہوتا ہے تو ظلال مین ہی تو اُس مقام
مین یعنے افعال اور صفات کے مقام مین افعال اور صفات کے اصلون کو بھی تجلیات ذات بیچون تعالے
و تقدس کی حاصل ہوگی یعنے افعال اور صفات چونکہ ذات سے ملے ہین تو وہان تک پہونچنے سے ذات
کی تجلی بھی نصیب ہوگی جیساکہ صاحب اخفی کو بعد تمام کرنے اس کام کے یہ دولت تجلی ذات کی میسر ہوگی اگرچہ

اخفی کی بلندی اور قلب اور روح کی پستی کے باعتبار اخفی مین اور قلب اور روح مین تفاوت باقی رہیگا اور صاحب قلب کا
صاحب اخفی کے ساتھ برابری نہ کر سکیگا لیکن اس مقام مین غلطی نکرنا یعنے ہر مقام مین ایسا نہ سمجھنا کیونکہ یہ تفاوت
آپس مین اولیا لوگون کے درمیان مین متصور ہے کہ صاحب ولایت قلب کا نیچے درجہ مین ہے صاحب ولایت اخفی
سے مرتبہ کمال مین دونون کے پہونچنے کے بعد لیکن اولیا لوگون کو انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ یہ
تفاوت کم ہے اسواسطے کہ جو ولایت نبی کی کہ مقام قلب سے حاصل ہوتی ہے سو وہ ولایت افضل ہے ولی کی اس
ولایت سے جو مقام اخفی سے حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ ول اخفی کے کمالات کو انجام مین پہونچائے ہوئے ہوتا
ہے اور اس ولایت والے یعنے اخفی کی ولایت والے کا سر اس ولایت والے یعنے قلب کی ولایت
والے نبی کے قدم کے نیچے ہمیشہ رہتا ہے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے سورہ والصافات مین ولقد
سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝
اور پہلے ہوچکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک انھین کو مدد ہوتی ہے اور ہمارا لشکر
جو ہے بیشک وہی زبر ہے انتہی اب جاننا چاہیئے کہ اس خاکسار نے مذکور طور کے ساتھ جو ذکر کرنے کو
کہا تو مراقبہ کی آسانی کے واسطے کیونکہ اسطرح سے خیال خوب جمیگا اور مراقبہ کا سلسلہ ٹوٹنے نپاویگا
اور خیال پراگندہ نہوگا باقی رہا یہ کہ اگر کوئی شبہ کرے کہ حضرت مجدد نے اس مقام مین پانچ ہی
لطیفون کے سلوک کا بیان کیا حالانکہ دس لطیفے سے انسان مرکب ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا
اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ سلوک اسکے واسطے ہے جو سب لطیفون کا ذکر پہلے کر چکا ہے اور اخفی
کے کمالات کو حاصل کر چکا ہے اور وہ منتہی ہے اسکو محمدی المشرب کہا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے
کہ چونکہ اس سلوک مین ولایت حاصل کرنے کے طریق کا بیان منظور ہے اسواسطے اول سے آخر تک
عالم امر کے لطیفون اور اونکی جڑ کا ذکر کیا کیونکہ عالم امر کے کمالات ولایت سے علاقہ رکھتے ہین جیسا
کہ عالم خلق کے کمالات نبوت سے علاقہ رکھتے ہین اور عالم امر کے کمالات نبوت کے مقامات پر چڑھنے
کی سیڑہی ہین اور نبوت کے مقامات پر چڑھنا احکام شرعی کو پہچاننا اور اوسپر عمل کرنا ہے اور اس
بات کی تصریح نور علی نور کی نوین ہدایت کے تیسرے حصے مین دیکھین اور نور علی نور مین چاروں سیر کا جو بیان
ہوا ہے اسکا مراقبہ بھی منتہی کرے اور نفی کے شغل مین بھی ایک طور سے سیر الی اللہ حاصل ہو جاتی
ہے اور فنا حاصل ہوتا ہے اور نور کے پردون کے طے کرنے مین مراقبہ صمدیت کا جو کرتے ہین تو چونکہ
اسما حسنیٰ مین سے صمد بھی ایک اسم ہے اور صمد کی شان اور صفت تنزیہ اور تقدیس کا غور جو سالک
کرتا ہے سو اسمین سیر فی اللہ بھی حاصل ہو جاتی ہے اور مقام بقا کا حاصل ہوتا ہے اور یہی سیر فی اللہ

مقام جذبہ کا ہے اور اسکو سیر فی اللہ بقا باللہ بولتے ہین اور جذبہ کی یہ حقیقت ہے کہ سالک کو اللہ کی طرف
سے ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اسکو اللہ سبحانہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور مشاہدہ حاصل ہونے مین
جو تجلی دیکھتا ہے سو وہ مقام جمع کا کہلاتا ہے اور اس تجلی کے بعد جب نیچے کو رجوع کیا اور کائنات کی طرف
متوجہ ہوا تب اس حالت کو استتار بھی کہتے ہین اور تفرقہ بھی کہتے ہین اور یہی سیر عن اللہ باللہ ہے اور یہ سیر
خود بخود ہوتی ہے جیسا کہ مکتوب دو بست و ہشتاد و ہفتم مین فرماتے ہین کہ بعضے مشائخ نے فرمایا ہے کہ جب
طالب کا کام جذبہ تک پہونچے تب اسکے بعد وہی جذبہ راہبر ہے اور بس یعنے کسی دوسرے راہبر کے توسط
کی احتیاج نہین رکھتا ہے وہی جذبہ کافی ہے اگر اس جذبہ سے جذبۂ سیر فی اللہ کا ارادہ کیا ہے تو صحیح ہے
وہی جذبہ کافی ہے لیکن لفظ راہبر کی یعنے راہ بتانے والے کی اس ارادہ کے خلاف ہے کیونکہ سیر فی اللہ
کے بعد کوئی مسافت اور منزل اور راہ نہین ہے کہ اسکے قطع کرنے مین محتاج راہبر کا ہو اور یہی حال ہے
سیر فی الاشیا باللہ کا سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء باللہ کا بیان
نور علی نور مین اور جمع اور تفرقہ اور تجلی اور استتار کا بیان زاد التقوی مین دیکھین اب نقشبندیہ طریقہ
والون نے اپنا طریق جس حکمت کے واسطے مقرر کیا ہے اسکو بھی سنو مکتوب دو بست و ہشتاد و ہشتم
مین اس مقدمہ مین جو فرماتے ہین سو ہم اسکا خلاصہ مختصر کرکے لکھتے ہین پہلے کئی لفظ کے معنے یاد رہے کہ
جس طرح سے لوگ بزرگون کو حضرت فلانے کہتے ہین اسی طرح سے معرفت فلانی بھی کہتے ہین اور جذب کہتے
ہین اللہ تعالی کی طرف سے جو کشش ہوتی ہے اسکو اور اوس کشش کے قبول کرنے اور اللہ کی طرف کھینچ
جانے کو انجذاب کہتے ہین اب سنو وہ مضمون یہ ہے فرماتے ہین کہ معرفت حضرت خواجہ نقشبند قدس
تعالی سرہ الاقدس نے فرمایا ہے کہ ہم نہایت کو بدایت اور شروع مین داخل کرتے ہین سو اس عبارت
معنے یہ ہین کہ جو انجذاب و محبت کہ منتہی لوگون کو نہایت مین میسر ہوتی ہے سو اس طریق مین جو انجذاب و
محبت ابتدا مین پیدا ہوتی ہے اسمین وہ انجذاب و منتہی لوگونکی داخل ہوتی ہے اور پائی جاتی ہے اسواسطے کہ انجذاب منتہی کا انجذاب روح سے
ہے یعنے وہ انجذاب منتہی کی روح کو حاصل ہوتا ہے اور روح حق سبحانہ کی طرف کھینچی جاتی ہے اور جذب مبتدی کا
جذب قلبی ہے یعنے اسکے دل کو اللہ سبحانہ اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسکا دل اسکی طرف کھینچا جاتا ہے اور
چونکہ قلب برزخ ہے روح اور نفس کی درمیان مین اسیواسطے قلب کے جذب کے شامل روح کا جذب بھی
حاصل ہو جاتا ہے اور تخصیص اس اندراج یعنے داخل کرنے کی اس نقشبندیہ طریق مین باوجودیکہ یہ بات
سب جذبات مین حاصل ہے اسواسطے کہ اس خانوادہ کے بزرگون نے اس بات کے حاصل ہونیکے
واسطے ایک طریق وضع کیا ہے اور ایک مسلک اور راہ اس مطلب کے ملنے کے واسطے مقرر کیا ہے انتہی

اور وہ طریق وہی لطیفون کا ذکر اور مراقبہ ہی جو مذکور ہوا پھر فرماتے ہین اور دوسرے خانوادہ والونکو اتفاقاً یہ بات
میسر ہوتی ہی اس بات کے حاصل ہونے کا ضابطہ اور فائدہ اُنکے پاس نہین ہے اور یہ بھی ہی کہ ان بزرگون کو جذبے کے
مقام مین ایک شان اور حال خاص ہی کہ دوسرون کو وہ شان نہین ہی اور اگر ہے تو نادر اور کمیاب ہے اور اسیواسطے
یعنے نقشبندیہ لوگون کو اس جذبہ کے مقام مین بغیر اسکے کہ سلوک کی منزلون کو قطع کرین یعنے سیر الی اللہ اور
سیر فی اللہ کے سلوک کو تمام کرین ایک فنا اور بقا ارباب سلوک کے فنا اور بقا کے مشابہ حاصل ہوتا ہی یعنے سیر
الی اللہ والونکا ایسا فنا اور سیر فی اللہ والونکا ایسا بقا حاصل ہوتا ہی اور ایک شرب اور حصہ تکمیل کے مقام سے یعنے
دوسرون کو کامل کرنے کے مقام سے سیر عن اللہ باللہ کے مقام کے مشابہ حاصل ہوتا ہی کہ اُسکے سبب سے مستعد لوگون کو
تربیت کرتے ہین اس بحث کی تحقیق انشاء اللہ عنقریب لکھینگے انتہی سوا اسکی لکھنے کی ہمکو یہان حاجت نہین کیونکہ نور علی نور مین سیر
عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء کے بیان مین مذکور ہوچکا ہی اسمقام مین لکھو پھر فرماتے ہین کہ اسجگہ مین یعنے سیر اور سلوک کے مقرر کرتے ہین
ایک دقیقہ اور باریک بات ہی جاننا چاہیے کہ روح کو بدن کے ساتھ تعلق ہونے کے پہلے ایک طرح کا توجہ مقصود
کی طرف یعنے حق سبحانہ کی طرف حاصل تھا پھر جب بدن کے ساتھ روح متعلق ہوئی تب وہ توجہ جاتا رہا اسیواسطے
اِس سلسلہ علیہ کے بزرگون نے اوس سابق کے توجہ کے ظاہر ہونے کے واسطے ایک طریق وضع کیا ہے یعنے تاکہ
اس طریق کے سلوک سے جیسا توجہ کہ سابق مین تھا پھر ویسا ہی سابق کا سا توجہ حاصل ہو لیکن چونکہ روح بدن
کے ساتھ متعلق ہے اسیواسطے سالک کو توجہ قلبی حاصل ہوتا ہے کہ یہ توجہ قلب کا جامع اور اکٹھا کرنے والا
نفس اور روح دونون کے توجہ کا ہے اور شک نہین ہی کہ توجہ روحی توجہ قلبی مین داخل ہے لیکن وہ توجہ روحی
جو منتہیون کو حاصل ہوتا ہے سو بعد فنا روح کے ہے یعنے روح کو مقام فنا کا حاصل ہونے کے بعد ہی اور بعد بقا روح
کے ہے ساتھ وجود حقانی کے جسکو بقا باللہ بولتے ہین اور توجہ روحی جو توجہ قلبی کے شامل کے حاصل ہوتا ہی بلکہ
وہ توجہ جو بدن کے ساتھ روح کے متعلق ہونے کے قبل روح کو حاصل تھا وہ بھی ایسا توجہ ہے کہ باوجود ہستی روح
کے ہے کہ دونون صورتون مین روح کو فنا کا مقام حاصل نہین ہوا ہے اور جو توجہ کہ روح کو باوجود ہستی روح کی یعنی
حاصل ہونے مقام فنا کی روح کو حاصل ہی اور جو توجہ کہ مقام فنا کا حاصل ہونے سے حاصل ہی ان دونون توجہ مین بہت فرق ہے
بعد اسکے سنا چاہیے کہ سیر مستطیل اور سیر مستدیر جو نقشبندیہ بزرگین بولتے ہین سو سیر مستطیل مبتدی کیواسطے ہی اور اوس سے علم الیقین
حاصل ہوتا ہی اور سیر مستدیر منتہی کے واسطے ہے اور اوس سے عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوتا ہی چنانچہ نورسطے نور
مین وعظ کے ساتوین فائدہ مین مذکور ہے وہان دیکھو باقی یہ بات یاد رہے کہ جتنے قسم کا مراقبہ اور سیر
نور مین بیان ہوا ہے سو سالک چاہے تو ایک ایک کرکے سب کو حاصل کرے اور چاہے تو ایک
مناسبت کرے مگر اصل مقصود حق الیقین اور شہود تنزیہی کو سمجھے یہان تک کہ حیرت کے مقام مین پہنچ

اب عالم امر کے اِن پانچون لطیفون اور اونکی اصول کی حقیقت سمجھ مین آجانے کے واسطے نور علی نور کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ کا مضمون ہم لکھے دیتے ہین وہ یہ ہی فرماتے ہین جو طریق کہ ہمنے اختیار کیا ہی اُسکی سیر یعنے مراقبہ کا شروع قلب سے ہے جو عالم امر سے ہے اور قلب کے بعد روح کے مراتب کی سیر ہے جو قلب کے اوپر ہے اور روح کے بعد سر کی سیر ہے جو روح کے اوپر ہے اُسکے بعد خفی کی سیر ہے جو سر کے اوپر ہے اُسکے بعد اخفی کی سیر ہے جو خفی کے اوپر ہے اور بعد طے کرنے اِن پانچون لطیفونکی منزلون کے اور جو علوم اور معرفتین کہ اِن پانچوین سے ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ علاقہ رکھتے ہین جیسا کہ نور علی نور کی نوین ہدایت کے تیسرے وعظ مین اور ساتوین وعظ کے آخر مین بھی معلوم ہوا اور اِس رسالہ مین بھی پہلے فائدہ مین معلوم ہوا اور تیسرے فائدہ کے آخر مین بھی معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی سوا اُنکے جن علوم اور معرفتون کے حاصل ہونے کے بعد اور جو احوال اور وجدین کہ اِن پانچون سے ہر ایک کے واسطے جدا جدا خاص کیئے گئے ہین اُنکے حاصل ہونے کے بعد اِن پانچون کی اُصول مین جو عالم کبیر مین ہے سیر کرنا ہے اور جو کچھ کہ عالم صغیر مین ہے اصل اور جڑ اُسکی عالم کبیر مین ہے اور مراد عالم صغیر سے انسان ہے اور مراد عالم کبیر سے سارے کائنات اور اِن پانچون لطیفون کی اُصول مین سیر اور مراقبہ کرنا عرش مجید سے شروع ہوتا ہے جو انسان کے قلب کی اصل ہی اور عرش لامکانیت کے ساتھ موصوف ہے جیسا کہ نور علی نور کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ مین مکتوب دو بست و شصتم مین مذکور ہے اور مشارق الانوار کے ترجمۂ ہندی مین لکھا ہے کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہے اور سب سے اونچی ہے اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اُسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین انتہی اور عرش کے اوپر یعنے عرش سے گذر کے انسان کی روح کی اصل ہے اور اُسکے اوپر یعنے اُس سے بھی گذر کے انسان کے سر کی اصل ہے اور سر کی اصل کے اوپر خفی کی اصل ہے اور خفی کی اصل کے اوپر اخفی کی اصل ہے اور جب پانچون لطیفونکی جڑ کو جو عالم کبیر مین ہین بتفصیل یعنے جدا جدا کر کے طے کیا اور اُسکے آخری نقطہ مین پہونچا تب دائرۂ امکان کو تمام کیا اور [illegible] کی منزلون مین سے پہلی منزل مین قدم رکھا بعد اسکے اگر ترقی اور اوپر کو چڑھنا ہوگا تو ذات [illegible] جل سلطانہ کے اسما اور صفات جو ہین سو اونکے ظلال مین سیر ہوگی اور یہ ظلال جو ہین سو مانند [illegible] کے ہین وجوب اور امکان کے درمیان مین اور عالم کبیر مین جو پانچون لطیفون کی اصول اور جڑین ہین اُن جڑون کی جڑ ظلال ہین یعنے جیسا کہ لطیفون کی جڑین ہین کہ مراقبہ اور غور کرنے سے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے وہان تک ایک رسی اور ڈور کی طرح سے علاقہ لگا ہے [illegible] سے اِن جڑون کا علاقہ بھی اسما اور صفات کے ظلال سے لگا ہے اور اُس ظلال کا [illegible]

صفات سے لگا ہے اور ان سب کا علاقہ ذات سے لگا ہے اور یہ مراقبہ نور کے پردون کے طے کرنے کے وقت بھی
کر سکتا ہے تا کہ مذکور جڑون سے ظلال مین اور ظلال سے صفات مین اور صفات سے اسما مین اور اسما سے ذات
تک پہنچ جاوے اب جاننا چاہیے کہ ظلال کے طے ہونے سے نور کے پردے طے ہو جاتے ہین اور
صفات مین پہونچنے سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے مشاہدہ کا بیان رفیق السالکین اور زاد التقوی اور فتوح الغیب
مین دیکھین اور اسما تک پہونچنے سے مقام فنا اور بقا کا حاصل ہوتا ہے اسکا بیان نور علی نور مین
سیر فی اللہ کے بیان مین دیکھین اور ذات تک پہونچنے سے شہود ذاتی اور حق الیقین حاصل ہوتا ہے اور نقشبندیہ
طریقہ مین نور کے پردون کے طے کرتے وقت مراقبہ صمدیت کا جو لگا رہتا ہے وہی مراقبہ اسما کا ہوا اور طرح
طرح کے رنگ جو نظر پڑتے ہین سو وے اسما کے ظلال ہین اور نسبت بیرنگی بھی ظلال ہے اور ان ظلال ہین
بھی اسی ترتیب مذکور کے ساتھ سیر ہو گی جو ترتیب اونکی فروع مین مذکور ہوئی یعنے پہلے لطیفہ قلب تب اسکی
جڑ تب ظلال پھر لطیفہ روح تب اسکی جڑ تب ظلال کی سیر ہو گی و علی ہذا القیاس اور اگر اللہ جل شانہ کے فضل سے
ان ظلال کی سب منزلونکو طے کر کے اسکے آخری نقطہ مین پہونچیگا تب خود اسما اور صفات ذات واجب جل
سلطانہ مین سیر شروع ہو گی اور اسما اور صفات کی تجلیان ظاہر ہونگی یعنے اسما اور صفات کھل جاوینگے اور
شیون اور اعتبارات ظاہر ہونگے اور شیون اور اعتبارات کے معنے نور علی نور مین چار و سیر کے بیان
مین لکھ چکے تب اسوقت مین پانچو عالم امر کا معاملہ تمام کیا ہو گا اور انکا حق ادا کیا ہو گا بعد اسکے اگر اللہ جل شانہ
کے فضل سے اس مقام سے بھی ترقی ہو گی اور اوپر کو چڑھے گا جسکا بیان دوسرے مکتوب مین آتا ہے تب نفس کو
اطمینان حاصل ہو گی اور مقام رضا کا حاصل ہو گا جو سلوک کے مقامات کا نہایت ہے اور اس مقام مین شرح
صدر یعنے سینہ کی کشادگی حاصل ہوتی ہے اور اسلام حقیقی کی شرف کے ساتھ مشرف ہوتا ہے انتہی اس
قبل حا دوسرے مکتوب کو نور علی نور مین ساتوین وعظ مین دیکھین اور شیون کا بیان بھی اسمین دیکھین [illegible] با سانی
انتہی سب کی فہم مین آجانے کے واسطے عالم خلق کے پانچو لطیفون کا اور عالم امر کے پانچو لطیفون اور انکی
حاصل اصول کا ایک نقشہ بھی لکھ دیتے ہین اور ان سب لطیفون اور انکی اصول مین سیر یعنے مراقبہ اور ذکر
مین نو[illegible]نے کا یہ طریق ہے کہ ایک ایک کر کے ہر ایک پر اسم مبارک اللہ کا جاری کرے یعنے خیال سے اس مقام
نور علی [illegible] کہے اللہ اللہ یہان تک کہ خیال ہی مین نبض کی سی حرکت معلوم ہونے لگے اور اسوقت مین اپنے قصد
ہی پر کفا[illegible] کسی عضو کو حرکت نہ دے اور اپنے بالکل سے اس لطیفہ کی طرف متوجہ ہو کے بیٹھے یہ مضمون نور علی نور
مین وعظ کے چھٹین فائدے مین سے بطور خلاصہ کے اس مقام کے کام کے لایق جسقدر تھا اسقدر لکھا
سبات کی تصریح اس مقام مین دیکھین نصیحت اب اس مقام مین اللہ تعالے کی مضمون کا بیان اور

اس بات کا بیان کہ کس لطیفہ کو کس صفت سے مناسبت ہے اور کون لطیفہ کس نبی کے قدم کے نیچے ہے بہت
مفید سمجھ کے ساتوین وعظ مذکور سے ہم لکھتے ہین اب جاننا چاہیے کہ درجۂ اولی یعنے قلب کو مناسبت یعنے
میل ور علاقہ تجلی افعال کے ساتھ ہے اور درجۂ ثانیہ یعنے روح کو مناسبت صفات ثبوتیہ ذاتیہ کی تجلی کے ساتھ
ہے ثبوتیہ وے صفات ہین جو ذات مقدس کے واسطے ثابت ہین اور درجۂ ثالث یعنے سر کو شیون اور اعتبارات
ذاتیہ کے ساتھ مناسبت ہے اور درجۂ رابعہ یعنے خفی صفات سلبیہ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے جو مقام
تقدیس اور تنزیہ کا ہے + انتہی +

پانچوین درجہ کو حضرت مجدد نے آگے چل کے دوسرے مضمون کے شامل لکھا ہے سو اُسکو بیان ہم بآسانی
سمجھ مین آجانے کے واسطے لکھتے ہین کہ درجۂ پانچوین یعنے اخفی کو ذات صرف کی معرفت سے مناسبت ہے جو
جامع ہے ساری صفات اور شیونات اور تقدیسات ور تنزیہات کی اب جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالے کی
بس صفتین ہین پہلے وجود سو یہ وصف نفسیہ کہلاتی ہے اور دوسری قدم یعنے اُسکا اول نہین وہ
قدیم ہے ہمیشہ سے تیسری بقا یعنے اُسکو فنا نہین ہمیشہ باقی رہیگا اور چوتھی مخالفت اللہ تعالی کی حوادث کے
ساتھ کہ اُسکے ساتھ کسیکو مماثلت ور مانند ہونا نہین اور پانچوین قیام اُس اللہ تعالے کا اپنی ذات سے یعنے
آپ ہی کہ وہ کسی محل کا جسکے ساتھ وہ قائم ہو محتاج نہین اور کسی مخصص کا جو اُسکو بہت سی چیزون مین سے جدا
کر دے اور فرق کر دے اور خاص کر دے اور چھانٹ دے محتاج نہین اور چھٹی وحدانیت یعنے ویسا
دوسرا کوئی نہین نہ ذات مین نہ صفات مین نہ افعال مین بس وجود کے بعد کی یہی پانچو صفات سلبیہ کہلاتی
ہین اور اپنی ضد کو منافی اور نفی کرتی ہین اور باقی ساری صفات ثبوتیہ ہین اور سات صفات جو اُس تعالی کی ہین
اُنکو صفات المعانی کہتے ہین وے یہ ہین قدرت ارادہ علم حیات سمع بصر کلام اور سات صفات صفات
معنویہ کہلاتی ہین اور وے کہ ہین کہ ان ساتون صفتون کا اُسکی ذات کے ساتھ برابر لگا رہنا واجب
یعنے اُس تعالی کا قادر مرید عالم حی سمیع بصیر متکلم ہونا ایسا ہی ہے کتاب سنوسیہ مین پھر آگے فرماتے ہین کہ اسطرح
اور درجات ولایت مین سے ہر درجہ انبیا اولو العزم مین سے ایک نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے سو درجہ پہلا ولایت اولیا کا
کا کہ مرتبۂ قلب کا ہے نیچے قدم حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ہے اور رب اونکا صفت التکوین ہے
یعنے مخلوقات کے پیدا کرنیکی صفت ہے کہ منشا صدور افعال کا ہے یعنے اُسی صفت سے افعال اسطرح
ظاہر ہوتی ہین درجہ دوسرا ولایت کا کہ مقام روح کا ہے نیچے قدم حضرت ابراہیم کے ہے اور حضرت نوح
بھی اس مقام مین مشارکت رکھتے ہین علی نبینا علیہما الصلوٰۃ و التسلیمات اور رب اون دونون کا
صفت العلم ہے کہ اجمع یعنے جمع کرنے والی صفات ذاتیہ کی ہے درجہ تیسرا ولایت کا کہ مقام سر کا ہے

نیچے قدم حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہے اور رب اُنکا شان الکلام کے شیونات کے مقام مین سے
ایک مقام ہے اور درجہ چوتھا ولایت کا کہ مقام خفی کا ہے نیچے قدم حضرت عیسےٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ہے اور رب اُنکا صفات سلبیہ مین سے ایک صفت ہے کہ موطن اور بسیرا اور مقام تقدیس وتنزیہ کا ہے اور اکثر
ملائکہ کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اس مقام مین حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ مشارکت رکھتے ہین اور اس مقام
مین ان لوگون کو شان عظیم حاصل ہے اور درجہ پانچوان ولایت کا کہ مقام اخفیٰ کا ہے اور خود ذات عز کی معرفت
کا مقام ہے سو نیچے قدم خاتم الرسل کے ہے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور رب اُس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رب
الارباب ہے کہ جامع ہے ساری صفات اور شیونات اور تقدیسات اور تنزیہات کا اور ان کمالات مذکورہ کی دائرہ
کا مرکز اور اصل ہے اور صفات اور شیونات کے مرتبہ کا لحاظ کرکے اس رب جامع کو شان العلیم بولنا مناسب ہے کیونکہ
قدس عظیم سارے کمالات کی جامع ہے اور اسی مناسبت کے سبب سے یعنے حضرت ابراہیم کا رب چون کہ
محمدیہ حلم ہے اور خاتم الرسل کا رب شان العلیم ہے علیہما الصلوٰۃ والسلام ملت اُس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملت
قدیم ابراہیم کا ہوا اور قبلہ اُنکا قبلہ اُنکا ہوا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ✣ انتہی ✣
وغیرہ اولو العزم سیّ چھوڑ کر نبی ہین اور انھین کے پاس شریعت اُتری کہ اُس مین امر اور نہی تھا اور دوسرے نبیون کو
ہا جو کتاب مین اُترین اُنمین امر اور نہی نہ تھا اُنمین وعظ اور دعائین تھین اسواسطے وہ سب شریعت نہین کہلاتین
دریہ جو کہا کہ فلانا لطیفہ فلانے نبی کے قدم کے نیچے ہے تو اسکے یہ معنے ہین کہ اُس لطیفہ کا کمال اُس نبی کو حاصل تھا
اور محمد رسول اللہ صلعم کے ایک ایک لطیفہ کا فیض ایک ایک نبی کے ایک ایک لطیفہ مین پہونچا تھا یعنے آنحضرت کے
لطیفہ کے عا: سے حضرت آدم کے لطیفۂ قلب مین اور لطیفۂ روح سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے لطیفۂ روح
مین اور لطیفۂ سر سے حضرت موسےٰ کے لطیفۂ سر مین اور لطیفۂ خفی سے حضرت عیسیٰ کے لطیفۂ خفی مین فیض پہونچا
علی نبینا وعلیہم السلام ایسا ہی ہی حضرت ابو سعید مجددی قدس سرہ کے رسالہ مین سبحان اللہ ✣ مصرع
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✣ صلی اللہ علیہ وسلم اور زاد التقوی اور صراط المستقیم مین حسب طور سے اسماء حسنیٰ مین
ایک نام صمد کا مراقبہ لکھا ہے اُسی طور سے سارے اسماء حسنیٰ کے معنے سمجھ کے اُن نامون کا مراقبہ
علم نور اسما کے ذکر کے وقت مین کرتے رہین اور اسماء حسنیٰ کے معنے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اور ظفر جلیل
بین حصین کی ہندی شرح اور دعوات مسنونہ وغیرہ مین دیکھ لین الغرض لطیفۂ قلب اور اُسکی اُصول کی سیر اور
مراقبہ کے وقت مراقبہ صفت التکوین کا کرتا رہے اور لطیفۂ روح اور اُسکی اُصول کی سیر اور ذکر کے وقت مراقبہ صفات
ذاتیہ کا کرتا رہے اور لطیفۂ سر اور اُسکی اُصول کی سیر اور مراقبہ کے وقت مراقبہ شیون اور اعتبارات ذاتیہ کا
یعنے اُن صفتون کا جو ذات مین پوشیدہ ہین ابھی ظاہر نہین ہوئی ہین اور اُن صفتون کا اعتبار عقل مین ہی کرتا رہے

اور لطیفہ خفی اور اسکی اصول کی سیر اور ذکر کے وقت مراقبہ صفات سلبیہ کا کرتا رہے اور لطیفہ اخفی اور اسکی اصول کی سیر اور ذکر کے وقت مراقبہ نہ سی ذات کی معرفت کا کرتا رہے تاکہ پہلے لطیفہ مین تجلی افعال کی ہو اور دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مین تجلی صفات کی ہو اور شیون بھی صفات مین داخل ہے یعنے کسی مین صفات ثبوتیہ اور کسی مین شیون اور کسی مین صفات سلبیہ کی تجلی ہوتی ہے اور یے سب تجلی صفات مین داخل ہین جیسا کہ معلوم ہو چکا اور پانچوین مین تجلی ذات کی ہو جیسا کہ یہ مضمون اوپر کے بیان سے فہم مین آچکا ✣ ✣ نصیحت ✣

اب کوئی شخص ایسا گمان نکرے کہ مبتدی کو لطیفۂ قلب مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے ابتدا ہی مین تجلی افعال کی ہوتی ہے اور لطیفۂ روح مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے تجلی صفات ثبوتیہ کی ہوتی ہے اور سر مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے تجلی شیونات اور اعتبارات کی ہوتی ہے اور یہ دونو ایسی صفتین ہین کہ ذات مین پوشیدہ ہین اور لطیفہ خفی مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے صفات سلبیہ کی تجلی ہوتی ہے اور لطیفۂ اخفی مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے تجلی ذات کی ہوتی ہے اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ سلوک تمام ہونے کے بعد یعنے لطیفۂ قلب سے لیکے مشاہدہ تک پہونچنے سے لطیفۂ قلب مین تجلی افعال کی ہوتی ہے اسکے بعد جب درجہ مین ترقی ہوتی ہے تب لطیفۂ روح وغیرہ مین تجلی صفات کی ہوتی ہے پھر درجہ مین ترقی ہو کے لطیفۂ اخفی مین تجلی ذات کی ہوتی ہے اور بعضا سالک تجلی افعال ہی مین رہ جاتا ہے غرض سلوک کے تمام کرنے کے بعد بھی ان لطیفون کی ذکر اور مراقبہ مین ہمیشہ مشغول رہنا چاہئے تاکہ ترقی ہوتی جاوے جیسا کہ نور علی نور مین نوین وعظ کے چھٹھین فایدہ مین مکتوب صد و چہل و ششم سے لکھا ہے کہ جو سبق کہ لیا ہے یعنے ذکر کا سبق جو لیا ہے اسکے تکرار مین وقت کو معمور رکھین یعنے اسکو برابر کیا کرین اور فرصت کو ہاتھ سے ندین یعنے ضائع نکرین مبادا اگر دو فرفنا ہونے والا جگہ سے لے اور طمطراق دور ہونے والا حلاوت کر دے ✣

✣ یہ مقام نقشہ کا ہے ✣

تیسرا فائدہ ان تینون مضامین کے بیان مین جنکے لکھنے کا وعدہ شروع رسالہ مین کیا تھا پہلا مضمون ان چارو رکن کے بیان مین جنسے آدمی کامل ہوتا ہے اور ابدال وغیرہ کی خدمت پانے کے قابل ہوتا ہے اب ایک مضمون نور علی نور کی نوین ہدایت کے چھٹے مین وعظ کا بڑا کارآمدنی یاد رہے کہ جو شخص اہل خدمت ہوتا ہے مثل ابدال قطب مجدد وغیرہ کے تو وہ خواہ مخواہ دین کی محافظت مین کوشش کرتا ہے اور دین کو نیا اور تازہ کر دیتا ہے اور بدمذہبون اور بدعتیون کی جڑ کھود دیتا ہے چنانچہ فقہ اور تصوف اور عقائد کی قدیم کتابون کے دیکھنے سے اور انکے مصنفون کے حال سے یہ بات صاف ظاہر ہے اور متاخرین مین سے حضرت قطب ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کی تصنیف میزان شعرانیہ سے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تصنیفات سے اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات سے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف عقد الجید اور انصاف اور ہمعات اور قول الجمیل وغیرہ سے اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف تحفۂ اثنا عشریہ اور تفسیر فتح العزیز وغیرہ سے اور حضرت مرشد برحق سید احمد قدس سرہ کی تصنیف صراط المستقیم سے اور انکے خلفا کی تصنیفات مثل ترجمہ ہندی مشارق الانوار اور ظفر جلیل وغیرہ سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ان بزرگون نے لامذہبون اور بدعتیون کی جڑ کھودا ہے جب یہ مضمون ذہن نشین ہوا تو اب خوب ہوشیار رہو کہ جب کسی شخص کو دیکھو کہ وہ عالمون اور مرشدون کی شکل بنا کر وعظ اور نصیحت کرتا ہے اور بڑا خوش بیان ہے اور لوگون کو مرید کرتا ہے اور لوگ اسکی طرف رجوع بھی ہین یا اور اس زمانے مین جو لوگ ہادی اور نیک اور نبی صلعم کے وارث ہین یعنے علم احکام اور علم اسرار دونون کے عالم اور عامل ہین انکی غیبت کرتا ہے اور کنایۃً یا صراحۃً انسے لوگون کو بے اعتقاد کر دینے کی باتین [کرتا] ہے تو اس حال کے دیکھنے کے ساتھہ ہی اسکو اہل خدمت اور ہادی نسمجھو بلکہ اسکے قال کی تلاش کرو اگر فقہ عقائد تصوف کے موافق اسکا قول و فعل ہے تو وہ شخص ہادی ہے اور اہل خدمت سے بھی ہو سکتا ہے اگر نہین تو وہ شخص دجالون اور کذابون مین سے ہے اسکی صحبت سے پرہیز کرو اور اسکے ذلیل و رسوا کرنے مین دین کی محافظت کی مدد سمجھو اور اس بات کی صداقت کے واسطے وہ مضمون جو نور علی نور کی وعظ مذکور مین مکتوب صد و پنجاہ ہفتم کا مضمون ہمنے لکھا ہے سو یہان لکھتے ہین فرماتے ہین کہ جو بات ہمپر اور پر لازم ہے پہلے یہ ہے کہ درست کرنا اپنے عقائد کا موافق کتاب اور سنت کے اسطور پر کہ علماء اہل حق یعنے اہل سنت و جماعت نے کتاب اور سنت سے اس عقائد کو سمجھا ہے اور کتاب و سنت سے اسکو نکالا ہے اسواسطے کہ ہمارا اور تمہارا سمجھنا اگر اہل سنت و جماعت کے علما کے فہم کے موافق نہو تو وہ اعتبار کے قابل نہین ہے کیونکہ جتنے مبتدع اور ضال بدعتی اور گمراہ لوگ ہین وہ سب کے سب احکام باطلہ کو

یعنے اپنی بدعت اور گمراہی کی باتون کو کتاب و سنت سے سمجھتے ہین اور اُسی سے نکالتے ہین اور حقیقت مین وہ جھوٹھ ہوتی ہین اور اُن باتون سے حق دین کا کچھ فائدہ نہین ہوتا * اور دوسرے یہ ہے کہ احکام شرعیہ کا علم حاصل ہو مثل حلال و حرام اور فرض و واجب کے * اور تیسرے * یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے موافق عمل کرے اور چوتھے یہ ہے کہ تصفیہ و تزکیہ نفس کا حاصل کرے جو صوفیہ کرام قدس اللہ اسرارہم کے ساتھ خاص کیا گیا ہے یعنے علم تصوف مین اُسکی علاج اور اُسکا بیان ہے تو جب تک کہ عقائد کو درست نکرینگے تب تک احکام شرعیہ کا علم فائدہ نکریگا اور جب تک کہ عقائد درست نہوگا اور احکام شرعیہ کا علم نہوگا تب تک عمل فائدہ نکریگا اور جب تک کہ یہ تینون میسر نہونگے یعنے جب تک عقائد درست نہوگا اور احکام شرعیہ کا علم نہوگا اور اُس علم کے موافق عمل نہوگا تب تک تصفیہ و تزکیہ محال ہے اور ان چار و رکن کے سوا اور ان چارو رکن کی پوری کرنے والی جو چیزین ہین اُنکے سوا مثلاً سنت ہے کہ وہ فرض کی پوری اور کامل کرنے والی ہے اُسکے سوا جو کچھ ہے سو سب فضول ہے اور مالایعنی یعنے بیفائدہ کی کام مین داخل ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ مرد کے اسلام کی خوبی مین سے ہے اُسکا ترک کرنا مالایعنی کو یعنے بیفائدہ کے کام کو اور اُسکا مشغول رہنا ہے اُس چیز مین جو اُسکو فائدہ دے انتہی * تو بس جس شخص مین یہ چار و رکن موجود ہین وہ شخص کامل ہے اور اُس سے اتباع کا حق پورا پورا ادا ہوتا ہے اور وہ شخص ولایت کا درجہ پانے اور ابدال و قطب وغیرہ خدمت والون کی خدمت پانے کے قابل ہے اور جس شخص مین یہ چار و رکن موجود نہین ہین مثلاً نماز روزے زکوۃ حج وغیرہ فرض و واجب کو ادا نہین کرتا اُسے پوری اتباع ہرگز نہوسکیگی اور وہ ناقص ہے یا مفسد اور سکا ہے اور وہ شخص قابل التفات کے نہین بس یہی شناخت اصل ہے اور باقی عوام کی سمجھ کا کچھ اعتبار نہین اب اس مقام مین ایک بڑا عمدہ مضمون صراط المستقیم سے خلاصہ کرکے لکھ دیتے ہین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ تصفیہ اور تزکیہ نفس کا کس چیز سے حاصل ہوتا ہے اور کس لطیفہ کو کس مراقبہ سے فیض حاصل ہوتا ہے وہ بڑا عمدہ مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دو نام پاک ہین ظاہر اور باطن اور ہر نام کے مظاہر بے شمار ہین اور ہر نام کا مصداق اور مضمون اُسکی ذات پاک مین موجود ہے جسقدر کہ معرفت اور پہچاننا دقیق اور باریک زیادہ ہوتا ہے اُسقدر مظاہر کو زیادہ پہچانتا ہے اور سارے مصداق کی امتیاز اُس ذات پاک مین خوب کرتا ہے اور مظاہر یعنے مظہرین اسم ظاہر کے تمام عالم اور اجسام اور افعال اور احکام ہین کہ مخلوقات کے پیدا کرنے اور شریعت کے مقرر کرنے سے ظاہر ہوتے ہین اور جتنے کارخانہ کہ رزاقیت کے ساتھ متعلق ہین سو ایک مظہر ہین اُسکے مظہرون مین سے اور اسیطرح سے جتنے کارخانے کہ ہدایت کی شان سے علاقہ رکھتے ہین کتاب کی اُتارنے اور رسولوں کے بھیجنے سے لیکے نصیحت کی بات بولنے کی توفیق تک جو ہر مسلمان سے صادر ہوتی ہے

ایک دوسرا مظہر ہے اور اسیطرح سے گمراہ کرنے کے مظہر ہین ابلیس کے پیدا کرنے سے لیکے گیت گانے تک اور ایسا
ہی دو مظہر دوسرے ہین جو دونون مذکور مظہرون یعنے ہدایت اور گمراہ کرنے کے سبب ظاہر ہوتے ہین وہ دونون
مظہر کیا ہین ثواب اور عذاب جو بہشت اور دوزخ مین ہوگا اور قبر اور جان کندن اور آگ اور راحت اور خوف اور
دہشت کے حالات جو نیک اور بد کو خواب مین ظاہر ہوتے ہین الغرض اسم ظاہر کے مظہرون کو ملاحظہ کرکے اور
اس اسم مبارک کے مسمی کو کہ اُسکی ذات پاک ہے ان بے شمار عالمون کے ظاہر ہونیکی جہت سے ملاحظہ اور مراقبہ
کرے اور یہ سمجھانے کہ یہ ملاحظہ ممکن نہین ہے بلکہ یہ ملاحظہ بالاجمال یعنے مجملاً نہایت سہل اور آسان ہے اور جب بصیرت
کی نگاہ زیادہ تیز ہوگی تب اُسکی تیزی کے موافق ملاحظہ تفصیلی خوب آسان ہوگا الغرض جیسا کہ چاہیئے ویسا اس مراقبہ
کو ہمیشہ کرتا رہے اور اس مراقبہ کے فیضون کے اوترنے کے مقام مین کہ لطیفۂ نفس اصالۃً ہے اور باقی سب لطیفے
بالتبع ہین جسوقت کہ اس مراقبہ کے فیضون سے کماینبغی متفیض ہونگے یعنے جیسا کہ چاہیئے ویسا اُنمین فیضین اُترینگے
تب اس مراقبہ کے آثار ظاہر ہونگے اور اُن آثار مین سے نفس کا فنا ہونا ہے یعنے اپنے جاننے اور افعال کی نسبت
اپنی طرف کرنے سے نفس کا مضمحل ہونا ہے یعنے سُست ہونا اور ہٹ جانا ہے اور تہذیب اخلاق کا حاصل
ہونا ہے اور تہذیب اخلاق کہتے ہین بری اخلاق اور چال کے بدل جانے کو نیک اخلاق اور چال کی ساتھ
اور اس مراقبہ کے فیضون کے اُترنے مین لطیفۂ نفس کی اصالت کا یہ وجہ ہے کہ اسم ظاہر کے مظاہر کو عقل
دریافت کر سکتی ہے بخلاف اسم باطن کے مظاہر کے کہ اُسکے دریافت کرنے مین سوائے کشف اور الہام کے
اور کسیکو دخل نہین اور چونکہ مقام لطیفۂ نفس کا کہ مجددیہ طریقہ کے موافق سر ہے اور وہی مقام عقل اور دریافت کا
لطیفۂ قلب اسطے اس لطیفہ کی تئین ایک خصوصیت زیادہ اسم ظاہر کے مراقبہ کے ساتھ حاصل ہوئی اور اِس
بارے حاصل ہونے کا سبب یہ ہے کہ اسم ظاہر کے مراقبہ کے سبب سے تمام حرکات اور سکنات اور اسباب
اور مسببات کا صادر اور ظاہر ہونا حضرت حق کی ذات پاک سے ایسا اُسکے دل مین نقش ہو جاوے گا کہ اُسی
ذات کی تاثیر سے ہرگز اُسکو غفلت نہوگی اور رجا اور خوف اور محبت اور خشیت یعنے ڈرنا صرف اُسی ذات
پاک سے رکھیگا اور اُس ذات کے سوا دوسرے کا اعتبار سالک کی نظر مین باقی نہ رہیگا اور اُسکے سوا کو مانند
قلم کے کاتب کے ہاتھ مین جانیگا تو بس عالی ہمت کریم الطبع کی تئین صرف بسبب محبت اور الفت اُس ذات
پاک کے جو اسقدر کمالات کے ظاہر ہونے کی سبب ہے وہ آثار مذکورہ سب کے سب حاصل ہونگے اور اس
مراقبہ کے دائرہ کو بھی اُسوقت پورا کریگا کہ باوجود اس مراقبہ کے آثار کماینبغی ظاہر ہونے کے انوار مین
بھی ترقیات ظاہر ہون جیسا کہ سابق مین اسکا بیان ہوا ایسے مجددیہ طریقہ کے موافق دائرون کا مراقبہ جو
صراط المستقیم مین بیان کیا ہے تو سب مین نور کا ظاہر ہونا اور پہلے مراقبہ سے دوسرے مین انوار کی ترقی

ہونا مذکور ہے اسی کا ذکر بیان کیا پھر بعد اسکے مراقبہ اسم الباطن کا کرنا چاہیے اسکا بیان یہ ہے کہ انھین ظاہر
چیزون کا ایک باطن ہو کہ حضرت حق تعالی کے اسم باطن سے حاصل ہوا ہے اسکی مثال بادشاہت کا انتظام ہر
جو خوب ظاہر ہے اور اسکا باطن بادشاہ کی عقل اور تدبیر ہے تو بس سالک کو چاہیئے کہ اپنی ادراک کے لائق
اِن سب مظاہر کے باطنون کو دریافت کرکے اسم باطن کے مسمی یعنے نام والے کا مراقبہ اس اعتبار کی ساتھ
کرے کہ اُسکے سارے مظاہر مین اسکا سریان یعنے تاثیر کرنا ثابت ہے اور دریافت ہوتا ہے اور اِس
ولایت کو ولایت عَلیا کہتے ہین اِس سبب سے کہ یہ ولایت ملاء اعلی کی ولایت ہے اور مراد ملاء اعلی سے
وہ ملائکہ ہین جو مدبرات الامر اور متلقیان احکام الٰہیہ ہین کہ جو حکم کہ جاری ہوتا ہے پہلے وے لوگ سیکھ
لیتے ہین تب بعد اسکے وہ حکم تمام عالم مین ظاہر ہوتا ہے اور وے فرشتے عالم اجسام کے سارے عالمون
کے اور اجسام کے مدبر ساری ارواح کے باطن ہین اسواسطے انکا کمال اسم الباطن کے ساتھ علاقہ رکھتا
ہے اور اس مراقبہ کے فیض اترنے کا مقام جسد انسانی کے اجزا مین سے آتش اور آب اور ہوا ہے اسواسطے
کہ انسان کے جسم مین یہی تینون عنصر باطن ہین اور خاک تو اُس جسم مین ظاہر ہے اِس سبب سے یہی تینون عنصر
اسم باطن کے فیض اترنے کا اثر یہ ہے کہ وے تینو عنصر اپنے آثار کے ظاہر ہونے مین بدل جاتے ہین
کیونکہ آتش اپنی حقیقت سے بدل نہین جاتی بلکہ اپنی طبیعت کے مقتضا یعنے خواہش اور چاہت پر باقی
رہتی ہے لیکن اُسکی طبیعت کا مقتضا حق سبحانہ کی رضامندی مین ظاہر ہوتا ہے مثلاً آتش کا مقتضا علیہ
اور بلندی ہے کہ انسان مین وہی مقتضا نخوت اور تکبر پیدا کرتا ہے اور کبھی معبود بننے کے دعوے تک پہنچا دیتا
ہے اور ابلیس کو آتش کا مقتضا موجب لعنت کا ہوا اور اُسکو درگاہ عمیم الرحمت سے ترا مایوس اور نا امید
کر دیا اور جب کہ آتش اِس مراقبہ کے فیض سے فیض پانے والی ہوگی تب عزائم بلند یعنے قصدین بلند اللہ
تعالی کے احکام کی فرمانبرداری مین ظاہر ہونگے اور اُنمین کوشش کرنا اور سبقت اور چالاکی کرنا
ہوگا اور مقتضا ہوا کا انسان کی اخلاق مین حرص اور خواہشین ہین اور بدل جانا اُس مقتضا کا مصروف
ہونا اور لگا رہنا حرص اور خواہش کا ہے مرضیات الٰہی مین اور منحرف ہونا اور پھر جانا اُس مقتضا کا ہے
مزخرفات دنیوی یعنے آرایش دنیوی سے اور اثر آب کا انسان مین اُسکت اور سستی اور افتادگی یعنے
گرا رہنا اور تسفل یعنے نیچے پڑا رہنا اور نیچے کو جانا ہے اور اصلاح اور درست ہو جانا اسکا اسکت اور
سستی کرنا ہے گناہون سے اور گرا رہنا اور عاجزی کرنا بارگاہ الٰہی مین اور حضرت رب العزت کی عظمت
کے حضور مین پہنچنا اور ذلیل بنا رہنا اور اِس مراقبہ مین تجلیات اسم الباطن کی ظاہر ہوتی ہین اور تمام
ہونا اِس مراقبہ کا بھی باوجود حاصل ہونے اُسکے آثار کے اِس مراقبہ کے موافق نور کے پردون کے

طے کرنے سے ہوتا ہے بعد اسکے مراقبہ تجلی ذاتی دائمی کا ہے اور معنے تجلی ذاتی کے ظاہر ہین یعنے وہ تجلی
کہ منشا اسکا اور اصل اور جڑ اسکی خود ذات ہے اور غرض دائمی سے یہ ہے کہ وہ تجلی ایسی تجلی ہے کہ ہمیشہ مستقر
اور قرار پکڑنے والی اور ثابت ہے مانند آسمان اور زمین کے اور تجلی موصوف کے قرار پکڑے رہنے اور
ثابت رہنے مین اگرچہ تفاوت بے شمار ہے لیکن دائمی کی لفظ سے ظاہری معنے کے سوا کوئی دوسری
بات مراد نہین ہے یعنے تجلی ذاتی دائمی کے یہی معنے ہین کہ وہ تجلی ذات کی ہمیشہ ثابت رہتی ہے اور انبیا اور
مرسلین اور اولو العزم کے کمالات کے ظاہر ہونے کی مبدا اور جڑ اور شروع یہی تجلی ہے تو بس اس تجلی ذاتی
دائمی کے مراقبہ کرنے کا تین درجہ ہے + درجۂ اول + یہ ہے کہ اس بات کا غور اور تصور اور لحاظ کرے
کہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کمالات کی منشا اور اصل یہی تجلی ہے یعنے ظاہر ہونا علوم ہدایت کا اسطور
پر کہ غلط کو اس علوم مین کسی طرح سے دخل نہو اسی تجلی سے ہے اور یہ بات انبیا علیہم السلام مین برابر ہمیشہ
ثابت اور موجود ہوتی ہے یہان تک کہ نیند کی حالت مین بھی موجود ہوتی ہے کیونکہ وجود با وجود انبیا
کا ہدایت کے فیضون کا چشمہ ہوتا ہے اور انکے منافع اور فائدے خلائق کو پہونچتے ہین گو کہ انکو خبر نہو تو
بس انکا وجود بجائے چراغ کے ہے کہ اوسکی روشنی سے فائدے حاصل ہین گو کہ چراغ کو خبر نہو تو بس انبیا
علیہم السلام ہمیشہ اپنے کاروبار مین لگے رہتے ہین اسیواسطے انکے فیوض تجلی ذاتی دائمی سے علاقہ رکھتے
ہین بخلاف ملائکہ کے کہ وے سب ہمیشہ ایک کام مین مستغرق نہین رہتے ہین بلکہ کسی کام کے حکم پہونچنے
کے وقت اسکو بجا لاتے ہین اور پھر بیکار اور منتظر اور مستعد رہتے ہین اسواسطے ملائکہ کے کمالات
کا منشا تجلی ذاتی دائمی نہین ہوتی اور جو انوار اور تجلیات کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے
اثر سے ہین سو اس مراقبہ مین حاصل ہوتے ہین اور اس مراقبہ کے فیض کے اترنے کا مقام عنصر
خاک ہے دو سبب سے پہلے یہ کہ قرار پکڑے رہنا اور ثابت رہنا خاک کی خاصیت ہے اسیواسطے اس
مراقبہ کے مناسب خاک ہی + دوسرے + یہ تجلی ذاتی دائمی مین معنے ظہور کے ہین کیونکہ ایک وجہ سے
کہہ سکتے ہین کہ سارا عالم تجلی ذاتی دائمی ہے یعنے ظاہر ہے اور عالم کا ظاہر ہونا ظاہر ہے اور عالم کے
ظاہر ہونے سے اس تجلی کا ظاہر ہونا سمجھنا چاہیئے اور عنصر خاک کا بھی انسان مین ظاہر ہے اور اس
مراقبہ کے فیض کے ظاہر ہونے کا اثر اور نشان عنصر خاک مین تواضع اور فروتنی ہے انسان مین اور
اس تواضع سے مقصد ہے تواضع اور فروتنی کرنا اپنے مالک کے آگے اور اسکے فرمان کے قبول
کرنے سے سرکشی نکرنا اگرچہ اپنے مالک کے حکم کی فرمانبرداری مین مالک کے دشمنون پر ایک طرح
کی تعلی اور غلبہ اور اونکو دبا لینا اور بڑائی کرنا پایا جاوے یعنے مثلاً مالک کے حکم سے جہاد کیا اور اسمین

کافرون پر بڑائی کرنا پایا گیا تو دوسرے تواضع فوت نہوئی بلکہ تواضع باقی رہی اور انسان مین جو تسفل کہ بسبب پانی کے ہے سو اس تواضع کے سوا ہے کیونکہ تسفل مین اپنی نہ ہی پستی اور تواضع کے یہ معنے ہین کہ خفض جناح یعنے بازو کا پست کرنا اور عاجزی اور فروتنی کرنا دوسرے کے مقابلہ مین سو تواضع ہر وقت کہ نیا مضمون ہے کہ پیش آیا کرتا ہے یعنے جب کسی سے مقابلہ آ پڑتا ہے تب تواضع اور عاجزی کا وہی وقت ہوتا ہے ہر وقت تواضع کا وقت نہین ہوتا بخلاف تسفل کے کہ وہ ایک مضمون لازم غیر منفک ہے یعنے تسفل آدمی کی طبیعت مین ہر وقت موجود رہتا ہے اور جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا یعنے نفس اور آتش اور ہوا اور آب اور خاک کی اصلاح اور تزکیہ اور انہین مراقبون کے فیض کے آثار کا ظاہر ہونا سو ان آثار کی امتیاز کرنا چاہیئے کہ ہمارے اندر وہ آثار پائے جاتے ہین یا نہین کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عقلمند آدمی صفات نفسانیہ مین سے کسی صفت کے تصور اور خیال کرنے کو اس صفت کا حاصل ہونا معلوم کرتا ہے یعنے اپنے دل مین خوب انصاف کے ساتھ غور کرے کہ فلانی صفت مجھ مین موجود ہے یا فقط نفس اور شیطان کا فریب ہے کہ جو خوبی اور صفت مجھ مین نہین ہے اسکو مین اپنے اندر موجود سمجھتا ہون اور جو گفتگو کہ ایک بڑے دانا حکیم اور بڑے عارف مین جو معرفت مین بڑا کامل تھا ہوئی ہے سو اس مضمون کے بیان کے واسطے بہت عمدہ تمثیل ہے وہ یہ ہے کہ اس حکیم کا احوال اس عارف سے پوچھا عارف نے فرمایا کہ وہ اخلاق نہین رکھتا ہے اس بات کو لوگون نے حکیم کے پاس پہونچایا تب حکیم نے ایک کتاب اخلاق کے بیان مین بہت صاف صاف اور شایستہ تالیف کر کے عارف کی خدمت مین بھیجا تب عارف نے فرمایا کہ مین نے کہا ہے کہ اخلاق نہین رکھتا ہے یہ نہین کہا کہ اخلاق نہین جانتا ہے تو بس اخلاق کا جانتا جدا ہے اور اخلاق کا حاصل ہونا جدا سو ایسا کبھی ہوتا ہے کہ کبھی عبادت کے سبب سے اور کبھی نفس کے فریب اور شیطان کے مکر کے سبب سے کمالات کا تصور کرنا کمالات کے حاصل ہونے کے ساتھ مشتبہ اور ہم شکل ہو جاتا ہے اور انسان جہل مرکب کی ہلاک کرنے والی بیماری مین رہ جاتا ہے اور یہ بات بیشک صریح محروم رہنے کا نشان ہے اور حاصل ہونا کمالات کا وہی معتبر ہے جو دل کے غار سے جوش مارے اور یہ نہین کہ اس کمالات کو اپنے اوپر زبردستی باندھے یعنے اس کمالات کو اپنے اندر زبردستی ثابت کرے اور اس مراقبہ کے پورے کرنے کے واسطے انوار کا بدلنا بھی جیسا کہ کئی بار مذکور ہوا ضرور ہے اور تجلی موصوف کے مراقبہ کا ✤ دوسرا درجہ ✤ یہ ہے کہ اس تجلی کو کمالات رسالت کا منشا لحاظ کر کے مراقبہ کرے اور تجلی موصوف کے مراقبہ کا ✤ تیسرا درجہ ✤ یہ ہے کہ اس تجلی کو کمالات اولوالعزم کا منشا لحاظ کر کے مراقبہ کرے اور امتیاز رسالت کی نبوت سے اور امتیاز اولوالعزم کی سارے رسولون سے صراط المستقیم سے دریافت کر لینا چاہیئے بیان کی

اس مقام مین حاجت تھی اُسقدر بیان کر دیا پھر صراط مستقیم مین فرماتے ہین کہ بقیہ کلام کا یہ ہے کہ آثار کا حاصل ہونا جو ہر مقام کے مراقبہ کے منتہا تک پہونچنے کی دلیل ہو یہ ہے کہ ہر مقام کے مراقبہ کے منتہا تک پہونچنے مین تین چیز ضرور ہوتی ہین ٭ پہلی چیز ٭ بدلنا انوار کا کہ مکرر مذکور ہوا ٭ دوسری چیز ٭ بدلنا صفات کا جیسا کہ یہ بھی بیان ہوا یعنے نفس کی صفت اور آتش اور ہوا اور آب اور خاک کی صفت کا بدلنا بھی بیان ہو چکا اور صفات کے بدلنے مین تازی بات یہ ہے کہ صفات کے بدلنے کے شامل ہی تھوڑا سا اور کسیقدر اوس صفت اور شان کا حاصل ہونا جسمین مراقبہ کیا جاتا ہے تو بس جو شخص کہ مراقبہ ذات کا کمالات نبوت کی منشائیت یعنے منشا اور جڑ ہونے کے لحاظ سے کریگا تو اُسکو نبوت کے معنون مین سے ایک معنے مین خواہ مخواہ پہونچا دیگی کہ ادنا اون معنون مین سے نیک خوابین ہین اور اسیطرح سے دوسرے درجہ کے مراقبہ مین رسالت کے معنے اسکو حاصل ہونگے اور تفہیم اور تعلیم کا اور غافلون اور جاہلون اور معاندون کے ساتھ مناظرہ کرنیکا اُسکو الہام ہوگا ٭ اور تیسرے درجہ کے ٭ مراقبہ سے گنہگارون اور متمردون کے ہلاک کرنے مین اور فرمان بردارون اور مخلصون کے انعام اور اکرام مین اُسکو ہمت قوی بخشینگے اور اس مدعا کو بالعموم جاننا چاہیئے کہ سالک اسماے الٰہی مین سے جس اسم کا مراقبہ کریگا اُس اسم سے ایک حصہ پاویگا مثلاً جو شخص کہ اُسکی رزاقیت کا مراقبہ کریگا اور اس مراقبہ کو کمال تک پہونچا دیگا تو اُس شخص مین ایک شان رزاقیت کی جلوہ گر اور نمایان ہوگی اور اس حصہ ملنے کا سبب اُس کریم مطلق کا کمال کرم ہے کیونکہ کریمون کی عادت ہے کہ مثلاً جو شخص کہ کھانا کھانے کے وقت مین اُنکے روبرو ہوتا ہے اور اپنی طمع سے اُسکی طرف ٹک لگائے رہتا ہے تو کریم لوگ اُسکو لقمہ خواہ مخواہ دیتے ہین اور اسی تمثیل سے اس بات کے مقصود کو سمجھنا چاہیئے یعنے جو شخص کہ مثلاً مراقبہ اسم محی کا کرتا ہے تو گویا وہ شخص اُسکی احیا یعنے زندہ کرنیکی شان کے روبرو کھڑا ہے تو اُس سبحانہٗ کے کرم کا مقتضا یہ ہے کہ شان احیا سے کوئی اثر اُس شخص کو خواہ مخواہ سپرد کرینگے ٭ تیسری چیز ٭ ایک عنایت خاص حضرت حق کی طرف سے ہوتی ہے اُسکا بیان یہ ہے کہ جب کوئی بندہ برگزیدہ اور مقبول خدا کے کامون مین سے کسی کام کو بخوبی سر انجام دیتا ہے تب دو چیز کا مستحق ہوتا ہے ایک اجر یعنے مزدوری اور دوسرے انعام سو اجر کتنی ہی بے نہایت ہو لیکن بمنزلۂ مزدوری کے ہے اور اُس کام کے اوپر موقوف ہوتی ہے اور اُس کام کے مناسب ہوتی ہے اور انعام جو ہے سو بمنزلہ خلعت فاخرہ کے ہے کہ سبب اُسکا مولا کا خوش ہونا ہے اور جب انسان اس کارگذاری کے درجہ مین پہونچتا ہے تب امتیاز دونو چیز کی یعنے اجرت اور انعام کی کماینبغی کرتا ہے اور مثال انعام کی مستجاب الدعوات ہونا یا ملاء اعلیٰ وغیرہ فرشتون مین وجاہت اور رودداری کا پانا ہے اور وہی انعام ایسی چیز ہوتا ہے کہ سارے

کاموں مین کار آمد نی ہوتا ہے سو بہشت مین رویت یعنے اللہ تعالے کا دیکھنا جو ہے سو انعام ہے اور حور اور قصور اور غلمان اجرت اور مزدوری ہین * انتہی * اور ولایت تین قسم ہے ولایت صغری ولایت کبری ولایت علیا کا بیان مختصر تو اسی بڑے عمدہ مضمون مین سن چکے باقی دونون ولایت کا بیان نور علی نور مین دیکھو اور ہمنے جو اوپر اسی بڑے مضمون مین قریب ہی امتیاز کرنے کو لکھا ہے سو اسی طرح سے مناسب ہے کہ بندی اپنے حال مین غور کرے کہ لطیفون اور راہ کی اصول اور اُن اصول کی اصول مذکور کے سلوک مین اور چار و قسم کی سیر اور سیر مستطیل اور مستدیر اور اسم الظاہر اور اسم الباطن کے مراقبہ مین اور علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین اور شہود تنزیہی اور معرفت ذات بیچون اور بے چگون کے حاصل ہونے مین اور تجلی افعال اور صفات اور ذات کے حاصل ہونے مین وغیرہ احوال اور مقامات اور ارکان تصوف اور کلمات اشارہ جنکا بیان زاد التقوی مین ہے اُن سب کے مضمون کے حاصل کرنے اور حاصل ہونے مین ہم کیسے مین یقین ہے کہ ایسے غور کرنے اور انصاف کرنے سے اپنے کمال کے خیال اور وسواس سے اور بلا مین پڑنے سے انشاء اللہ تعالے محفوظ رہیگا اور اس ناچیز کو بھی دعاے خیر کے ساتھ یاد کرتا رہیگا باقی ایک بات بڑے فائدہ کی یاد رہے کہ جس شخص کو مرشد کامل نہین ملا ہے یا مرشد کامل ملا تھا مگر اس سے ان سب باتون کی تحقیق اس شخص نے نہین کیا تو اب مرشد کامل کو تلاش کرکے اُس سے ان سب باتون کو حاصل کرے اور مرشد کامل کی شناخت ہم نور علی نور کی تیسری ہدایت مین لکھ چکے اُسی کے موافق مرشد تلاش کرلے اور اگر زیادہ نہ پہچان سکے تو اسقدر بھی کفایت ہے کہ وہ مرشد ان سب مذکور سیر اور سلوک اور یقین کے مراتب کو بخوبی سمجھا کے ذہن نشین کردے * دوسرا مضمون * نور علی نور کی نوین وعظ کے چوتھے فائدہ کا جو ذکر کرنے والون کے واسطے بہت ہی مفید ہے اُسکو ہم لکھے دیتے ہین نور علی نور مین لکھا ہے * چوتھا فائدہ * اس بیان مین کہ سلوک طریقہ صوفیہ کا اسواسطے نہین ہے کہ اعتقاد اور عمل سے کوئی زائد چیز حاصل کرین بلکہ اسواسطے ہے کہ جو اعتقادی باتین ہین اُنپر ایسا یقین حاصل ہو کہ کسی کے شک ولانے سے ہرگز وہ دور نہو اور دل کو اطمینان حاصل ہو اور اس بیان مین کہ یہ مقصد بھی نہین ہے کہ صورتین اور انوار غیبی دیکھین بلکہ متابعت سنت کی اور اجتناب بدعت سے مقصود ہے مکتوب دویست و شصت و ششم مین فرماتے ہین کہ دو بازوین علمی اور اعتقادی حاصل کرنے کے بعد اگر اللہ تعالی کی توفیق رہنمونی کرے تو صوفیہ کے طریقہ علیہ کا سلوک ہے اور وہ سلوک اس غرض کے واسطے نہین ہے کہ اہل سنت وجماعت کے عقائد کے موافق جو اعتقاد اور فقہ کے موافق جو عمل حاصل کرچکے ہین اُس سے کوئی زیادہ چیز حاصل کرین اور کوئی نیا امر حاصل کرین بلکہ مقصود یہ ہے کہ معتقدات یعنے اعتقادی باتون کی

بہ نسبت ایسا یقین حاصل کرین کہ کسی شک دلانے والے کے شک دلانے سے ہرگز وہ یقین دور نہ ہو
اور کسی کے شبہہ بیان کرنے سے وہ یقین باطل نہو اسواسطے کہ دلیل تلاش کرنے کا پانوٴن لکڑی کا
ہے اور دلیل تلاش کرنے والا بے تمکین اور کمزور ہے + انتہی + یعنے دلیل سے جو چیز معلوم ہوتی ہے اسمین
شک کی گنجائش ہوتی ہے اور سلوک اختیار کرنے سے دل کی شک دور ہوتی ہے اور دل کو چین ہوتی ہے
اور پھر شک کا دخل نہین ہوتا اسی بات کے اشارہ کے واسطے حضرت مجدد قدس سرہ آگے سورہ رعد کی
آیت لکھتے ہین + اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ہ + سنتا ہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتی
ہین دل تاکہ اعمال کی نسبت یعنے اعمال کے ادا کرنے مین ایک آسانی اور سہولت حاصل کرین اور کسل اور
آسکت اور سرکسی کہ نفس امارہ سے پیدا ہوتی ہے اسکو دور کرین یعنے سلوک اسواسطے ہے کہ دلکو
چین ہو اور اعمال شرعی کا بجالانا آسان ہو اور سہل معلوم ہو اور نفس امارہ جو اعمال شرعی کے بجالانے مین آہت
اور سرکشی کرتا ہے سو دور ہو جاوے اور یہ بات بھی ہے کہ صوفیہ کے طریقہ کے سلوک سے یہ مقصود نہین
ہے کہ صورتین اور شکلین غیبی کو مشاہدہ کرین اور نورون اور رنگون کو معائنہ کرین یعنے دیکھین کیونکہ یہ دیکھنا
لہو اور لعب یعنے کھیل اور تماشے کے داخل ہے صورتین اور نورین حسی یعنے جو حواس خمسہ سے دریافت
ہوتے ہین انہین کیا نقصان ہے کہ کوئی شخص ان سب کو چھوڑ کے ریاضت اور مجاہدات کر کے غیبی
صورتون اور نورون کی تمنا اور آرزو کرے کیونکہ یے صورتین اور وہ صورتین اور یے نورین اور وہ
نورین سب کے سب مخلوق حق جل وعلا کے ہین اور اس تعالے کے وجود پر دلالت کرنے والی نشانیون
مین سے ہین اور صوفیہ طریقہ مین سے طریقہ علیہ نقشبندیہ کا اختیار کرنا اولی اور انسب یعنے بہت خوب
اور بہت مناسب ہے کیونکہ ان بزرگوارون نے متابعت سنت کا التزام کیا ہے اور بدعت سے اجتناب
[illegible] ہے اسواسطے یے بزرگوار لوگ اگر دولت متابعت کی رکھتے ہین اور احوال مین سے کچھ نہین رکھتے
[illegible] خوش ہین اور اگر احوال رکھتے ہین اور متابعت مین سستی رکھتے ہین تو احوال کو پسند نہین کرتے
ہین یہی سبب ہے کہ ان بزرگوارون نے سماع اور رقص کو تجویز نہین کیا اور جو احوال کہ سماع پر مترتب ہین یعنے
سماع سے جو احوال حاصل ہوتا ہے اسکا اعتبار نہین کیا ہے بلکہ ذکر جہر کو بدعت جانکے اسکو منع فرمایا ہے
اور جو ثمرات کہ سماع سے حاصل ہوتے ہین اوسکی طرف التفات نہین کیا + انتہی + اب یہ خاکسار کہتا
ہے کہ ذکر کا فائدہ جو حضرت مجدد کے لکھنے سے معلوم ہوا ہے وہی سمجھ کے جو شخص ذکر کرتا رہیگا تو
اسکو پہلے ہی روز سے فائدہ ملنا شروع ہوگا + اور جو شخص یہ سمجھیگا کہ ذکر سے کوئی صورت شکل اور انوار
نظر پڑنگے تو جب اسکو کچھ نظر نہ پڑیگا تب ذکر سے اور اپنے مرشد سے بھی بے اعتقاد ہو جاویگا اور اگر نظر

پڑیگا اور اوسیکو مقصود اصلی معلوم کریگا تو اس صورت مین بھی خرابی ہوگی ✤ اب اِس بات کی حقیقت یہ ہے کہ ذکر سے
مقصود اصلی اطمینان قلب اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا حاصل ہونا ہے اور غیبی صورتون اور نورون اور رنگونکا دیکھنا
مقصود نہین ہے اور نہ اِسواسطے ذکر مقرر ہوتی ہے مگر ذکر کی تاثیر ہے کہ خود بخود عروج کے وقت بہشت کا
اور عرش کا دیکھنا میسر ہوتا ہے اور ظلال کے مراقبہ کے وقت نورین نظر پڑتے ہین جیساکہ نور کی پردون
کے طے کرنے کے وقت مین طرح طرح کے رنگ نظر پڑتے ہین اور وہ سب ظلال ہین اور مشائخ عظام
اور ایمہ اہل بیت اور خلفاء راشدین کے مقامین نظر پڑتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاص
نظر پڑتا ہے اِسطرح سے سارے نبی لوگ اور رسول لوگون کے مقام نظر پڑتے ہین اور ملاء اعلیٰ
یعنے اوپر کے گروہ کے فرشتون کے مقام یعنے جو فرشتے سارے کارخانے کی تدبیر کے واسطے مقرر
ہین اور اونکو مدبرات امر کہتے ہین اُنکے مقام نظر پڑتے ہین چنانچہ دورہ قادریہ کے بیان مین یہ مضمون
صراط المستقیم مین موجود ہے اور حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوب اول مین جو اپنے مرشد کی خدمت
مین لکھا ہے یہ بات صاف موجود ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مجدد عروج کے وقت حضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند قدس سرہ کے مقام تک پہونچے اور اوس مقام کے اوپر کتنے مشائخ تھے بلکہ
اُسی مقام مین تھوڑا سا اوپر چڑھ کے مثل شیخ معروف کرخی اور شیخ ابوسعید خراز کے تھے اور باقی
مشائخ اُس مقام کے نیچے اپنے اپنے مقام مین تھے اور بعضے اُسی مقام مین تھے لیکن نیچے جو تھے
سو اور اُس مقام کے اوپر ایمہ اہل بیت تھے اور اوسکے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین تھے اور سارے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات اُن سرور کے مقام سے
ایک طرف کو علیحدہ تھے اور اِسیطرح سے اوپر کے فرشتون کے مقام دوسری طرف کو اُس مقام
سے جدا تھے لیکن اُس سرور کے مقام کو سارے مقامات پر فوقیت اور سروری تھی وا[illegible]
بحقائق الامور کا تھا ✤ انتہی ✤ تو اِن سب مقامون کا دیکھنا سالک کے واسطے نعمت
ہے یعنے اِس نعمت کی سالک کو اُمید نہین ہوتی اِن سب مقامون کے دیکھنے سے سالک کو معلوم
ہوگا کہ ہمکو عروج ہوا اور کبھی پیشواؤن کی ارواح سے اپنے مقصد حاصل ہونے کی راہ بھی پاجاویگا
جیساکہ دورۂ قادریہ کے بیان مین صراط المستقیم مین مذکور ہے غرض اپنے مقصود اصلی کے پہچاننے کے
سبب سے اِن مقامات کے دیکھنے سے بہتری ہوگی ✤ اور انھین مقامات کو اور مقامات والون کو
اگر مقصود جانتا تو خرابی ہوتی اور مکتوب نود و دوم مین ذکر سے دل کی چین پانے کے بیان مین
فرماتے ہین ✤ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ✤ سنتا ہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہین

دل دل کی اطمینان اور چین پانے کی راہ اللہ سبحانہ کی ذکر ہے نہ تفکر اور استدلال یعنے غور اور فکر اور دلیل
تلاش کرنا دل کی اطمینان کی راہ نہین ہے ✣ بیت ✣ پائے استدلالیان چوبین بود ✣ پائے چوبین سخت بے
تمکین بود ✣ اسواسطے کہ ذکر مین حاصل کرنا مناسبت اور میل کا ہی ساتھ اس جناب پاک کے اگرچہ بندے
کو اس سبحانہ کے ساتھ کچھ مناسبت نہین ہے ✣ مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ کیا مناسبت ہے خاک
کو رب الارباب کے ساتھ لیکن ایک قسم کا علاقہ ذاکر اور مذکور کے درمیان مین پیدا ہوتا ہے ✣ کہ موجب محبت
کا ہوتا ہے اور جب محبت غالب ہوئی تب سوا اطمینان کے کچھ نہین ہے ✣ اور جب اطمینان قلب تک
پہونچا تب دولت ابدی اُسکے وقت کی نقد ہوئی یعنے دولت ابدی اوسکو نقد انقد حاصل ہوئی ✣ بیت ✣
ذکر گو ذکر تا ترا جان است ✣ پاکئی دل ز ذکر رحمان است ✣ تیسرا مضمون ✣ پوشیدہ نرہے کہ ہمنے پانچو لطیفون
اور اونکی اصول کی سیر کا جو بیان کر دیا ہے سو انشاء اللہ تعالے بہت مفید ہوگا مگر اس سیر کو کوئی سہل
نہ معلوم کرے بلکہ اُسکی آسانی اور دشواری کی حقیقت نور علی نور کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ کے
مضمون کے خلاصے سے دریافت کرین وہ خلاصہ یہ ہے ✣ کہ حضرت مجدد قدس سرہ مکتوب دو بست و
ہشتم مین فرماتے ہین ✣ اور اسم الظاہر اور اسم الباطن کے بیان مین جو فرق کہ علم اور علیم کے درمیان
مین بیان کیا ہے سو اس فرق کو تھوڑا خیال نکرے اور یہ بات نہ کہے کہ علم سے علیم تک تھوڑی سی
راہ ہے سو ایسا نہین ہے بلکہ فرق کہ درمیان مرکز خاک اور محدب یعنے کمی عرش کے سو علم اور
علیم کے درمیان مین جو فرق ہے اُسکی بہ نسبت حکم قطرہ کا رکھتا ہے بہ نسبت دریائے محیط کے سو علم
سے علیم تک کا فرق کہنے مین نزدیک ہے اور حاصل کرنے مین بہت دور ہے ایسا ہی حال ہے اون مقامات
ذکر کا جو بطریق اجمال کے بیان مین آتا ہے مثلاً کہا گیا ہے کہ عالم امر کے پانچو لطیفون کو طے کرکے
اونکے اصول مین سیر کرے تاکہ دائرہ امکان کا تمام ہو اس عبارت مین سیر الی اللہ کا پورا ذکر آگیا یعنے
یا کہ سیر الی اللہ مین سارے ممکنات کے علوم کے طے کرنے کے بعد اور سب کے مٹ جانے کے بعد
حضرت سبحانہ وتعالی کی معرفت تک حرکت علمیہ پہونچ جاتی ہے ویسا ہی حال ہے پانچو لطیفون کو طے کرکے
اونکی اصول مین سیر کرنے کا اور اس سیر کے حاصل کرنے کا اندازہ مدت پچاس ہزار برس کی راہ ٹھہرایا
گیا ہے یہ آیت جو ہے ✣ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ
چڑھینگے اوسکی طرف فرشتے اور روح اس دن مین جسکا لنبا و پچاس ہزار برس ہے سو اسمین اسی مضمون
کا اشارہ ہے ہان اسقدر البتہ کہہ سکتے ہین کہ اللہ جل سلطانہ کی عنایت کی کشش نزدیک ہے کہ اس
مدت دراز کے کام کو ایک پل مین آسان کر دے ✣ مصرعہ ✣ باکریمان کارہا دشوار نیست ✣ یعنے

کرم والون کے نزدیک یہ ... کا اون کا انجام دینا مشکل نہین ہے اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ دائرہ
اسما اور صفات اور شیون اور اعتبارات کو طے کر کے اُنکی اصول مین سیر کرے سوطے کرنا سارے اسما اور
صفات اور شیون اور اعتبارات کا کتنے مین آسان ہے اور ان سب کا طے کرنا مشکل ہے ان سب کے
طے کرنیکی سختی اور مشکل کے سبب سے مشائخ نے فرمایا ہے کہ ٭ مَنَازِلُ الْوُصُوْلِ لَا تَنْقَطِعُ
اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ یعنے ان سب دائرون کو طے کر کے اللہ تعالے سے ملنے کی منزلین تمام نہین
ہوتی ہین کبھی اور ان سب مراتب کی سیر کے تمام ہونے کا مشائخ نے منع اور انکار کیا ہے ... ٭
جسنش غایت دارد نہ سعدی را سخن پایان ٭ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ٭ یہ گمان تو نہ کرے
کہ وصول کے مراتب اور منزلون کا تمام ہونا باعتبار تجلیات ذاتی کے مشائخ نے کہا ہے سو ایسا نہین
ہے بلکہ باعتبار تجلیات صفاتی کے کہا ہے اور تو یہ گمان نہ کرے کہ حسن سے مشائخ کی مراد حسن ذاتی
ہے کیونکہ ایسا نہین ہے بلکہ مشائخ کی مراد حسن صفاتی ہے اسواسطے کہ ہم کہتے ہین کہ وہ تجلیات ذاتی بے
ملاحظہ شیون اور اعتبارات کے نہین ہوتی ہے یعنے وہ ذات مقدس ہر طرح پاک ہے اسکی تجلی
اور ظہور کو فہم اور عقل دریافت نہین کر سکتی مگر اسکے کارخانے اور صفتین البتہ عقل پر کھل جاتی ہین تو
کھل جانا تجلی صفاتی ہے یعنے صفات کا کھل جانا ہے سو اسی تجلی صفاتی کا انتہا نہین ... ذاتی تجلیات
کے وصول کے مراتب اور منزلین کبھی طے ہونے والی نہین اور وہ حسن ذاتی ہے ... صفات
جمالی کے ظاہر نہین ہوتا اسواسطے کہ گفتگو کو اس مقام مین ... نہین
یعنے صفات ہی کے ظہور کے سبب سے اس معرفت کے مقام مین ... ذات
کے ظہور اور معرفت مین سوائے حیرت اور گونگے ہونے کے دوسری مجال نہین ...
کَلَّ لِسَانُہٗ ۰ جس شخص نے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اسکی ...
بیان کرنے سے گونگا ہو جاتا ہے ٭ انتہی ٭ اس تیسرے مضمون مین ... غور کرے
اور مرشد کامل سے جسقدر اسکو سمجھیگا اسقدر معرفت کی لذت پاویگا اسواسطے لکھا تاکہ ہر ایک کو
خبر ہو جاوے اور اس مضمون کے سمجھنے کی عظمت اسکے دل مین سما دے ٭ خاتمہ ٭ متفرق خاندون کے
بیان مین نور علی نور کے تعریف وعظ مین لکھا ہے تیسرا فائدہ نقش بارہ کے ساتھ مجاہدہ کرنے کے بیان
مین اور اس بیان مین کہ بغیر تصرف شیخ مقتدا کے مقصد حاصل نہین ہوتا اور نقشبندیہ بزرگین جیسا کہ
نسبت کے دینے کی قدرت رکھتے ہین ویسا اسکے سلب اور نیست کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہین
اور اس طریقہ مین فائدہ لینا اور دینا سکوت سے ہوتا ہے اور اس بیان مین کہ ان بزرگون کے

پاس خالی ہوکے آنا چاہیئے تاکہ بھرا ہوا ہو سکے پھر مکتوب دوبست و شصت و یکم مین فرماتے ہین اور
اس نقشبندیہ طریق مین ریاضات اور مجاہدات نفس امارہ کے ساتھ احکام شرعیہ کے بجا لانے اور سنت
سنیہ یعنے سنت سید البشر کی متابعت کے التزام کے ساتھ ہوتا ہے اسواسطے کہ رسولون کے بھیجنے اور کتابون
کے نازل کرنے سے یہی مقصود ہے کہ نفس امارہ جو اپنے مولا کے ساتھ عداوت کے ساتھ مقابلہ کرنے پر
قائم اور مستعد ہو گیا ہے سو اسکی خواہشین دور ہوجاوین سو نفس امارہ کی خواہش کا دور ہونا احکام شرعیہ
کے بجا لانے پر موقوف ہے جسقدر کہ شریعت مین زیادہ مضبوط ہوگا اوسیقدر ہواے نفس سے دور زیادہ ہوگا
اور نفس امارہ پر کوئی چیز شریعت کے اوامر اور نواہی کی فرمانبرداری سے سخت زیادہ نہین ہوتی ہے
اور اسکی خرابی اور شکست صاحب شریعت کی تقلید کے سوا متصور نہین ہے جو ریاضات اور مجاہدے کہ
سنت کی تقلید کے سواے اختیار کرین سو معتبر نہین ہے کیونکہ جوگیان ہند اور برہمنان ہند کے اور فلاسفہ یونان
کے اس کام مین شرکت رکھتے ہین اور وہ سب ریاضتین انکے حق مین سواے گمراہی کے زیادہ نہین کرتین
اور سواے زیان کے راہ نہین دکھاتین اور اس نقشبندیہ طریق مین سلوک کرنا طالب کا شیخ مقتدا کے
تصرف پر موقوف ہے اسکے تصرف کے بغیر مقصود حاصل نہین ہوتا اسواسطے کہ شروع مین نہایت کا داخل
ہونا یعنے یادداشت کی مشاہدہ اور حضوری کا حاصل ہونا شیخ کے توجہ شریف کا اثر ہے اور بیچونی اور بیچگونگی
کے معنے کا حاصل ہونا یعنے اس معنے کا کھل جانا شیخ کے تصرف کے کمال کا نتیجہ ہے کیفیت بیخودی اور
بیہوشی کی کہ اسکو پوشیدہ راہ اعتبار کئے اور ٹھہرائے ہین سو اسکا حاصل ہونا بندے کے اختیار مین نہین
ہے اور جو توجہ کہ شش جہت سے معرا ہے یعنے اس توجہ مین شش جہت کا خیال مطلق نہین ہے بلکہ
قید جہت سے کہ صرف ذات کی طرف سالک متوجہ رہتا ہے سو اس توجہ کا ہونا طالب کے حوصلہ کے
اندر نہین ہے یعنے یہ بڑا مشکل مراقبہ ہے سو نقشبندیہ طریقہ کے مرشد کے توجہ سے حاصل ہوتا ہے
شعر: نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند ✦ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را ✦ یعنے نقشبندیہ بزرگین
ذکر خفی کرا کے اپنی توجہ کے زور سے اپنے مریدون کے قافلہ کو منزل مقصود کو پہونچا دیتے ہین
اور دوسرے کسیکو خبر نہین ہوتی اور یہ بزرگوار جیسا کہ نسبت کے دینے پر قدرت کاملہ اور پوری
رکھتے ہین اور حضوری اور آگاہی کو تھوڑے وقت مین طالب صادق کو بخشدیتے ہین ویسا ہی
اس نسبت کے سلب کرنے مین بھی قدرت تامہ اور پوری رکھتے ہین اور ایک بے
التفاتی مین صاحب نسبت کو مفلس کر دیتے ہین سچ ہے جو لوگ دیتے ہین وے لیتے بھی ہین ہم اللہ
سبحانہ سے پناہ مانگتے ہین اسکے غضب سے اور اوسکے اولیاے کرام کے غضب سے ✦ انتہی ✦ اس سے

معلوم ہوا کہ جو مرشد دیتا ہے وہی لیتا ہے تو یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ بعضے درویش کسیکی نعمت کو چھین لیتے ہین یہ
غلط ہے کسیکی دی نعمت کو دوسرا چھین لینے والا کون ہے اور جو ایسا ارادہ کرے سو چور ہے اور چور کو قدرت
کہان اور چور مرشد نہین ہوتا اور نسبت کے معنے زاد التقوی کی دسوین فصل مین دیکھو اور اس نسبت
کو ہیئت نفسانیہ اور نسبت سکینہ اور نور اور بصیرت بولتے ہین اور توجہ کی حقیقت زاد التقوی کی ساتوین
فصل مین دیکھو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کامل لوگ جو اپنی روح کی تاثیر دوسرون مین دیتے ہین اور اہل طریقت
کہ اسکو توجہ بولتے ہین سو وہ تاثیر چار قسم کی ہوتی ہے * تاثیر انعکاسی تاثیر القائی تاثیر اصلاحی تاثیر اتحادی اہ
پھر فرماتے ہین اور اس نقشبندیہ طریقہ مین بیشتر اور اکثر فائدہ دینا اور فائدہ لینا سکوت کے ساتھ ہوتا ہے
اون بزرگون نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ ہمارے سکوت سے منتفع نہوا یعنے فائدہ نہ لیا وہ شخص ہمارے
کلام سے کیا فائدہ لیگا اور اس سکوت کو ان بزرگون نے بتکلف اختیار نہین کیا ہے بلکہ یہ سکوت ان
بزرگون کے طریق کے لوازمون مین سے ہے کیونکہ ان بزرگوارون کا مراقبہ اور توجہ ابتدا سے نری
احدیت کے ساتھ ہے اسم اور صفت سے یہ بزرگوارین سواے ذات کے کچھ نہین چاہتے ہین اور یہ
بات معلوم ہے کہ اس توجہ کے مناسب اور اس مقام کے موافق سکوت اور خرس ہے یعنے چپ بیٹھنا
اور گونگا پن ہے اس بات کی سچ کرنے والی یہ حدیث ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهُ یعنے جس شخص نے
پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اسکی * انتہی * اور مکتوب صد و پنجاہ و ہفتم مین فرماتے ہین کہ مقصود ملاقات
سے فائدہ دینا یا فائدہ لینا ہے اور جب مجلس ان دونون بات سے خالی ہو تو وہ مجلس [illegible]
قابل نہین اس گروہ کے پاس خالی ہوکے آنا چاہیئے تا کہ بھرا ہوکے پھرے اور اپنی مفلسی کا اظہار کرنا چاہیئے
تا کہ ان بزرگون کو اسپر شفقت آوے اور فیض پہونچانیکی راہ کشادہ ہو آسودہ اور بھرا ہوا پیٹ آنا اور
بھرا ہوا پیٹ جانا مزا نہین رکھتا پیٹ بھرے رہنے کا پھل سواے بیماری کے نہین ہے اور پیٹ بھرے
مین سواے طغیان اور شرارت کے کام نہین حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالے سرہ نے فرمایا
پہلے نیاز یعنے عاجزی اور فروتنی خستہ کی یعنے بیمار کی چاہیئے بعد اسکے توجہ خاطر شکستہ کا یعنے
درویش کا بوس توجہ کی شرط نیاز ہے * انتہی * اس مقام کے مناسب یہ بیتین ہین * شعر *
آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند * اسپ خرد خویش بگردون بدواند * وآنکس کہ بداند و بداند کہ بداند * لنگش
خر خویش بمنزل برساند * وآنکس کہ نداند و بداند کہ بداند * در جہل مرکب ابدالدہر بماند * نصیحت *
اب یہ خاکسار جس عمل کو اپنے واسطے بہتر جانتا اور پسند کرتا ہے اور مفید جانتا ہے اور آزمایا ہے
اور اس سے فائدہ پایا ہے سو اسکو اپنے بھائیون کے واسطے بھی لکھ دیتا ہے وہ عمل یہ ہے کہ

رسالہ سبیل الرشاد مین جو اس خاکسار کے مشائخ کے طریقہ کا ہے۔ اور اُسکے مصنف حضرت شاہ محمد عاشق ہین جو مرید ہین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ تعالی سرہما کے فرماتے ہین کہ حضرت شیخ میرے مرشد میرے نے ارشاد فرمایا کہ اشارۂ غیبی ایسا ہوا ہے کہ سالک کے واسطے بڑی فائدہ دینے والی چیز یہ ہے کہ سالک بعد عشا کے قبلہ کی طرف مُنھ کرے اور اپنے دونون ہاتھون کو جمع اور اکٹھا ن کرے اور تصور اور خیال کرے کہ یہ ہمارا دونون ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون مین ہے یہ خیال کرکے یہ لفظین کہے۔ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ بِبُہْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ ۔ ترجمہ۔ بیعت کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ بات پر ایک اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ اور بیشک محمد رسول اللہ کے ہین اور دوسری نماز کے ٹھیک اور درست ادا کرنے پر اور تیسری زکوۃ کے دینے پر اور چوتھی رمضان کے روزہ رکھنے پر اور پانچوین بیت اللہ کے حج کرنے پر اگر مین پاؤن اُس تک راہ بیعت کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بات پر کہ شریک نہ ٹھہراؤن مین اللہ کا کسی چیز کو اور چوری نہ کرون مین اور زنا نہ کرون مین اور قتل نہ کرون مین اور طوفان نہ لاون مین باندھ کر اپنے ہاتھ اور پاؤن مین یعنے اپنی طرف سے کسی پر طوفان نہ باندھون اور بہتان نہ لگاؤن اور بے حکمی نہ کرون مین رسول کی کسی بھلی کام مین۔ ان لفظون کو زبان سے کہے اور بیعت کو نئی اور تازی کرے اور دل اور جان سے اِس بیعت کے مضمون کو قبول کرے بعد اسکے سو بار درود پڑھے جو شخص کہ اس عمل کو ہر رات مین کریگا وہ شخص مرشد کامل کی صحبت کا اثر اس عمل مین پاویگا اور اس فائدے سے بہت زیادہ فائدے ہین اِس عمل مین۔ انتہی۔ اس عمل مین صورت مبارک کا نظر پڑنا ضرور نہین بلکہ اپنے دونون ہاتھو نکے آنحضرت کے دونون ہاتھون مین ہونیکا مراقبہ کافی ہے اور اِس عمل کیواسطے اشارہ غیبی ہوا جو فرمایا تو اسکے یہ معنے ہین کہ الہام ہوا اور یہ الہام عمل کی قابل ہو کیونکہ اسکی اصل شریعت سے ثابت ہے اور اس طرح کا مراقبہ اور تصور کرنا بھی شریعت سے ثابت ہے اسبات کی دلیل پکڑنے کے واسطے اسیقدر کفایت ہے جو اس خاکسار نے قرۃ العیون مین فتاوی عالمگیری کی کتاب المناسک کی خاتمہ سے لکھا ہے وہ یہ ہے

اور متوجہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی طرف اور کھڑا ہو آپ کے سر کے پاس قبلہ کی طرف منہ کر کر
پھر قریب ہو قبر سے تین یا چار ہاتھ کے فاصلہ پر اور اس سے زیادہ نہ آوے اسکے قریب نہو اور اپنا ہاتھ تربت کی دیوار پر نہ
رکھے کیونکہ وہ بڑی ہیبت اور بڑی بزرگی کا مقام ہے اور کھڑا ہو جیسا کہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے یعنے دہنا ہاتھ بائین
ہاتھ پر رکھے جیسا کہ نماز کی حالت میں رکھتے ہیں جذب القلوب میں لکھا ہے کرمانی نے جو حنفی عالموں میں سے ہے
اس بات کو صاف تصریح کے ساتھ لکھا ہے اور آنحضرت کی صورت مبارک اور خوبصورت کا دل میں خیال اور تصور
کرے کہ گویا آنحضرت اپنی لحد میں سوتے ہیں اور اس شخص کو جو حاضر ہو سو آپکو معلوم ہے اور اسکی بات سنتے ہیں
ایسا ہی ہے انتہا شرح مختار میں ✤ فائدہ ✤ اس مقام میں شاید کوئی شخص شبہہ کرے کہ اسطرح کا کھڑا ہونا اور ایسا
تصور کرنا درست ہے یا نہیں کیونکہ جب فقہ کی کتابوں میں اس مقام میں ان دونوں کام کا حکم پایا ہیں
اسکو درست جانے اسکا بھید سمجھ میں آوے یا نہ آوے ہر مسئلہ کا بھید سوائے اللہ اور اسکے رسول کے
کسیکو معلوم نہیں ہی ایمان والے کو اسیقدر کفایت ہے اور مدارج النبوۃ کے آخر میں جو حضرت محقق شیخ
عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور معنی کے ہمیشہ ملاحظہ کرنے کی
وصیت کیا ہے اگرچہ تکلف کے ساتھ یہ ملاحظہ اور یہ حضوری حاصل کرے سو وہ وصیت بھی اس عمل کی
دلیل قوی ہے اور حقیقت اس بات کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت یعنے روح کی تاثیر اور
توجہ کامل اب بھی باقی ہے یعنے فرشتون اور نبیون کی ارواح کو تاثیر رہتی ہے اس بات کا بیان نوعلی نو
کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ میں دیکھو اور اس رسالہ میں بھی آنحضرت کے لطیفون سے اولو العزم نبیون کے
لطیفون کو فیض کا پہونچنا معلوم ہو چکا اور بعد وفات کے روح مبارک کا جسم شریف میں زندگی کی طرح سے رہنا
بھی اشعۃ اللمعات وغیرہ کتابون سے ثابت ہے اسکا بیان مرآۃ الحق میں دیکھو اور آنحضرت کی روحانیت
جو امت کی طرف ہمیشہ متوجہ ہے اور قیامت کے روز کی شفاعت عظمی کے سوای اب بھی شفاعت کیا کرتی ہے اسکا بیان
قرۃ العیون میں دیکھو تو اب اس صورت میں اس عمل میں کسطرح سے شبہہ رہا اور محمد ابن حرب ہلالی سے
جیسا کہ اعرابی کا قصہ روایت کیا ہے جسکا بیان مفصل قرۃ العیون میں ہے اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس اعرابی نے جو
آنحضرت سے شفاعت کرانا چاہا تھا تو آنحضرت نے محمد ابن حرب ہلالی سے خواب میں فرمایا کہ اس مرد سے
جا مل اور خوشخبری دے کہ حق تعالے نے میری شفاعت کے سبب سے اوسکی مغفرت کی اور اسکے
سارے گناہ بخشے اس قصہ بموجب اس عمل میں بڑی تاثیر اور خیر و برکت کی امید ہے اللہ سبحانہ ہم
سب مسلمانون کی امید بر لاوے آمین یا الہ العالمین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

تمت

تزکیۃ العقائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اس ذات پاک منزہ اور مقدس کو جسنے دین اسلام کے قیامت تک باقی رکھنے کی بشارت مین سورہ صف مین فرمایا ﴿ چاہتے ہین کہ بجھا دین اللہ کی روشنی اپنے منھہ سے اور اللہ کو پوری کرنی اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر اور صلوۃ اور سلام اسکے رسول مقبول پر جسکے دین کے غالب رکھنے کی خوشخبری مین سورہ صف مین فرمایا وہی ہے جسنے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ لیکر اور سچا دین کہ اسکو اوپر کرے دینون سے سب سے اور پڑے برا مانین شرک کے کرنے والے ﴿ تمہید بعد اسکے خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی کی طرف سے ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمان بھائی جو اس فقیر سے محبت رکھتے ہین عموماً اور جو لوگ طریقہ محمدیہ مین داخل ہین یا کسی طریقہ مین داخل ہین مگر حق کے طالب ہین یا طریقہ مین جو لوگ خلافت رکھتے ہین خصوصاً بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے یہ عرض ہے کہ اس ملک ہندوستان کے متعلق بنگالے کے ملک مین دو فرقون نے ایک تو لامذہب لوگون نے اور دوسرے بنگالے کے خارجی لوگون نے طرح طرح کے وسواس دلاکے اور افترا کرکے اور جھوٹھ کہکے لوگون کو دین اور مذہب مین شک دلاکے گمراہ کر دیا اور چونکہ بنگالے کے عوام سنت جماعت لوگ اپنے عقاید سے واقف نہین ہین اس سبب سے اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف لامذہب لوگون نے معتزلہ کے عقائد کی بات عوام لوگون کو تعلیم کیا پس عوام کالانعام نے مان لیا مثلاً سنت وجماعت کے عقاید مین ہے کہ حق ایک ہی ہے اسواسطے ایک امام کی تقلید کرنا فرض ہے سوا اسکے خلاف معتزلہ کے عقاید کی یہ بات کہ حق متعدد ہے اسواسطے جس امام کی جس بات پر اسکا جی چاہے اسبات مین اس

امام کی تقلید کرے اور ایک شخص معین کی تقلید نکرے عوام کو تعلیم کیا یا مثلاً عوام سے کہا کہ امام بخاری آنحضرت صلعم کے زمانے مین تھے۔ اور امام اعظم آنکے چار سو برس کے بعد ہوئے سو بخاری کی بات کے مقابلہ مین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بات کو کسطرح مانین حالانکہ امام اعظم رحمہ اللہ سنہ اسی ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ ڈیڑھ سو ہجری مین وفات پائے اور امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ سنہ ایک سو چورانوے ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو چھپن ہجری مین وفات پائے اسی طرح سے سیکڑون جھوٹھی اور بدمذہبی کی باتین عام لوگون کو سنایا کرتے ہین اسی بدمذہبی اور جھوٹھی بات پر اُن لوگون کے سارے جھوٹھ اور بدمذہبی کو قیاس کرو اور بنگالہ کے خارجی لوگون نے خارجی مذہب کی باتین عوام لوگون کو تعلیم کیا جنگل اور کوردہ کے عوام کالانعام نے جنکو عالمونکی ملاقات کبھی نصیب نہوئی اُنکی بات کو مان لیا مثلاً تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز کو منع کر دیا اور جھوٹی جھوٹی باتون اور چیزون کا مشہور کرنا اور شہرون مین نجانا اور عالمون کے روبرو وعظ نکرنا اور جنگل اور گانؤن مین اپنی عقل کے موافق قرآن شریف کے معنے کہنا اور جمعہ اور عیدین کی نماز کا منع کرنا اور مکہ معظمہ مین جاکے اپنے مذہب سے اور اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرنا اور پھر اپنے ملک مین آکے اس توبہ سے پھر جانا اور مکہ معظمہ مین جو توبہ کیا اور سیکڑون حاجی اُسکے گواہ موجود ہین اُس توبہ کرنے کا انکار کرنا اور عوام سے قسم کھاکے کہنا کہ ہم لوگ جمعہ کی نماز نپڑھو اگر جمعہ کی نماز ترک کرنے مین کچھ گناہ ہوگا تو ہمارے کندھے پر ہے اور یہ بلاشبہہ یہودیون کی خصلت ہے جسکے رد مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام مین وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی اور بوجھ نہ اوٹھاویگا ایک شخص دوسرے کا وعلیٰ ہذا القیاس اس قسم کی حرکات ان دونون گمراہ فرقون کی مشہور ہین زیادہ لکھنے کی حاجت نہین اور اس دو فرقون کا یہ حال ہے کہ سمجھ کے بھی نہین سمجھتے ہین اگر اللہ تعالیٰ اُن دونون فرقون پر رحم کرکے ا[illegible] کرے تو خیر ہے اور نہین تو ہرقل نصرانی اور حی بن خطب یہودی کا سا حال نظر پڑتا ہے ٭

قصہ ہرقل کا ٭ جو صحیح بخاری کی اول جلد مین تفصیل کے ساتھ مذکور ہے سو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اُسکے نزدیک مضبوط دلیل کے ساتھ آنحضرت صلعم کا نبی ہونا ثابت ہوگیا تھا اور وہ آنحضرت صلعم کی ملاقات کی بڑی آرزو رکھتا تھا اور دین اسلام قبول کرنے کے واسطے اپنے سردار نوکرون اور رعیتون کو جمع بھی کیا تھا اور سبکو دین اسلام قبول کرنیکی خواہش بھی دلایا تھا مگر چونکہ سب لوگ اُس سے بگڑ گئے اس سبب سے دنیا کو دین پر مقدم سمجھ کے اُن سب کی خاطر سے آپ بھی وہ دین اسلام سے محروم رہا اور آنحضرت کے نبی ہونے کی دلیل جو ہرقل کے قصہ مین صحیح بخاری مین موجود ہے سو اہلحدیث والے لوگ بخاری مین دیکھ کے آپ سمجھین اور دوسرون کو بھی سمجھا دین اور ان سب دلیلونکے سوا

جو ہرقل کے پاس آنحضرت کی شناخت اور اُنکے نبی ہونے کی بڑی عجیب اور غریب دلیل اور نشانی موجود تھی
اور اسکو مدارج النبوۃ مین لکھا ہی سو اُسکو بھی مسلمانون کی خوشی اور تسکین کے واسطے ہم اس مقام مین
لکھ دیتے ہین وہ یہ ہے کہ بیہقی نے دلایل النبوۃ مین ابوامامہ باہلی رضی سے روایت کیا اُسنے ہشام بن
العاص اموی سے روایت کیا کہ کہا ہشام نے بھیجا گیا مین اور ایک مرد دوسرا طرف ہرقل قیصر روم
کے یعنے بادشاہ روم کے تا کہ مین اُسکو اسلام کی طرف دعوت کرون اور بلاؤن اور ذکر کیا تمام حدیث
کو اور کہا کہ بلایا ہمکو ہرقل نے ایک رات کو اپنے پاس تب آئے ہم اُسکے پاس تب منگایا اُسنے ایک
بڑا صندوق سونے کا ملمع کیا ہوا کہ اُسمین چھوٹے چھوٹے خانے تھے اور ہر خانے مین چھوٹے چھوٹے
دروازے تھے پھر کھولا اُس صندوق کو اور ایک حریر کا ٹکڑا سیاہ نکالا اور بچھا دیا اُسمین ایک مرد کی
صورت کھینچی تھی بڑی بڑی آنکھ اور بڑی سرین دراز گردن اُسکے گیسو مین تھے گوندھے ہوئے بہترین
خلق خدا کا ہرقل نے کہا تم اِس صورت کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے کہا یہ صورت آدم علیہ
السلام کی ہی بعد اِسکے کھولا ایک دوسرا دروازہ اور نکالا ایک حریر کا ٹکڑا سیاہ اور اُسمین ایک
شکل تھی گورا منھہ سرخ چشم بڑا سر اچھی داڑھی کہا تم پہچانتے ہو اِسکو ہمنے کہا کہ نہین کہا یہ صورت نوح پیغمبر
علیہ السلام کی ہی اور کھولا ایک دوسرا دروازہ اور نکالا ایک حریر کا ٹکڑا اُسمین ایک شکل تھی گورا منھہ قسم خدا کی
گویا عین رسول اللہ ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہا کہ اِسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا کہ ہان یہ وہی ہے اِسکو
جو تم نے دیکھا تو گویا اُسکو دیکھا پھر ایک ساعت بھر اُس صورت مین دیکھتا رہا بعد اِسکے کہا واللہ
یہ آخر نبوت کا ہے یعنے ترتیب کے ساتھ جیسا کہ دنیا مین سب نبیون کے بعد بھیجے گئے ہین اُسیطرح سے
اِس صندوق مین اُنکی صورت مبارک بھی سب نبیون کی تصویر کے بعد رکھی ہے ولیکن مینے جلدی کیا
ہے سب نبیون کی تصویر کا نکالنا موقوف رکھ کے خاتم النبی کا احوال دریافت کرنے کے شوق سے
کہ اِس تصویر کو جلدی نکالا تا کہ تم جو اُنکا احوال جانتے ہو اُسکو مین جلدی سے دریافت کرون اور حقیقت
حال یہ ہے کہ اِس صندوق مین سارے پیغمبرون کی صورتین ہین ابراہیم اور موسی اور عیسی او رسلیمان وغیرہم
کی تب مین نے کہا کہ یہ صورتین تجکو کہان سے ملی ہین تب اُسنے کہا کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی
سے درخواست کیا کہ اُسکو دکھلا دے سب نبیون کو جو اُسکی اولاد مین پیدا ہونگے تب پروردگار
تعالے نے سب نبیون کی صورتین اُسکے پاس بھیجا اور یہ صورتین آدم کے خزانہ مین مغرب شمس مین
یعنے آفتاب ڈوبنے کے مقام مین تھین تب ان سب کو ذوالقرنین نے مغرب شمس یعنے آفتاب
غروب ہونے کے مقام سے نکال لائے اور دانیال کے سپرد کیا انتہی + اور قصہ حی بن اخطب کا +

یہ ہے کہ مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حضرت صفیہ حی بن اخطب یہودی کی بیٹی جو امہات المومنین مین سے ہین
یعنے ازواج مطہرات مین سے ہین ان سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ جب تشریف لائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے مدینہ منورہ مین اور اترے قبا مین جو مدینہ منورہ کے متصل ہے تب میرا باپ
حی بن اخطب اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب آسکے صبح کو رات کی تاریکی باقی رہنے مین آن حضرت کے
پاس گیا اور شام تک دونون آئے تب مین نے دونون کو دیکھا کہ ماندے ہارے ایسے غم واندوہ
کے ساتھ کہ اسکے اوپر غم واندوہ متصور نہین ہوتا آکے گھر مین پڑے اور مین اون دونون کے نزدیک
سب اولاد سے زیادہ محبوب تھی سو ہمیشہ کی عادت کے موافق دونونکے سامنے گئی دونون غم واندوہ
کے بوجھ کے نیچے دب کے اسقدر رنجور ہو گئے اور غمناک تھے کہ دونونکو اسقدر فرصت اور طاقت نہوئی
کہ میری طرف متوجہ ہون پھر اس حال کے درمیان مین کیا دیکھتی ہون کہ میرا چچا میرے باپ سے پوچھتا ہے
اَھُوَ ھُوَ کیا یہ مرد وہی پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکی نعت اور صفت توریت مین ہمنے پڑھا ہے تب میرا
باپ میرے چچا سے کہتا ہے نعم واللہ ھو ھو ہان قسم اللہ کی یہ مرد وہی ہے ٭ چچا نے کہا کہ تو یقین کے
ساتھ جانتا ہے کہ یہ وہی ہے کہا نعم واللہ یقین کے ساتھ مین جانتا ہون کہ یہ مرد وہی ہے تب
چچا نے کہا کہ اسکے حق مین تو اپنے جی مین کیا پاتا ہے محبت یا عداوت تب میرے باپ نے کہا
عداوت پاتا ہون واللہ جب تک مین زندہ ہون اسکی عداوت مین کوشش کرونگا ٭
آخر کو دونون شقی ازلی آنحضرت کی عداوت کے سبب سے ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہوئے
نعوذ باللہ من ذالک انتہی ٭

الغرض ان دونون گمراہ فرقون کا حال بعینہ ان دونون قصون کے موافق ہی جسنے ان فرقون سے
بات کیا اسپر یہ بات کھل گئی ہو گی اسیطرح سے کچھ تھوڑے سے وحدت وجودی فرقون کے گمراہ
کئے ہوئے لوگ بھی عوام لوگون کو گمراہ کرتے ہین اسیطرح سے کچھ تھوڑے سے بدعتی اور جاہل لوگ
تصوف سے نرے ناواقف دعوا درویشی کا کر کے شریعت اور طریقت کے خلاف باتین کہکے لوگونکو
گمراہ کر کے سچے مرشدون سے فیض لینے سے محروم کرتے ہین اور حضرت قطب الاقطاب امیر المومنین
سید احمد قدس سرہ کی برائی عوام لوگون سے بیان کر کے اور یہ جہالت کی بات کہہ کے چار پیر
چودہ خانوادہ برابر سنتے آئے اور مشہور ہین اور سید احمد نے جو محمدیہ خانوادہ نکالا ہے سو یہ
پندرہان خانوادہ کہان سے نکالا وغیرہ اس قسم کی فریبی بات بیان کر کے انکی خانوادہ مین داخل
ہونے سے لوگونکو محروم کرتے ہین اور وے دونون گمراہ فرقے لامذہب اور خارجی بنگالہ کا یہ

دستور اور قاعدہ مقرر ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ عقاید تصوف کی کتابون کے مضمون
بموجب انکا گمراہ ہونا ثابت ہوجاتا ہے تب کہتے ہین کہ ہمارے اُستاد نے جو بتایا ہے ہم اُسپر مضبوط
ہین سو اگر جھوٹھے ہی ہونگے تو اُنسے مواخذہ ہوگا اور کبھی کہتے ہین کہ آپ دونون عالم ہین اور دونون
شخص قرآن کتاب کھول کے سمجھاتے ہین تو ہم کسیکو جھوٹھا نہین کہتے ہین ہم دونون کو اُستاد کرکے مانتے
ہین اور کبھی کوئی چڑھ کے کہتا ہے کہ ہم دونون کو جھوٹا جانتے ہین یہ سب بات صرف زبان سے کہتے ہین
اور اپنی گمراہی پہ مضبوط رہتے ہین یہان تک کہ مکہ معظمہ کا فتوا جو اون گمراہ فرقون کے رد مین آتا ہے تب آپس مین
کہتے ہین کہ وہان روپیہ خرچ کرنے سے فتوا ملتا ہے ۔ اللہ تعالے ایسے بُرے عقیدہ سے مسلمانون کو محفوظ رکھے اور کبھی
لوگون کے سامنے کہتے ہین کہ یہ فتوا سچا ہے اور اوسپر دستخط کرنے کا وعدہ کرتے ہین مگر دستخط نہین کرتے اور آپسمین کہتے ہین کہ اگر
ہم مکہ معظمہ کے فتوا پر دستخط کرینگے تو ہماری ساری محنت برباد ہوجاویگی سو ان سب گمراہی کی باتون کے رد کرنیکے واسطے رسالہ
نور علی نور جو علم تصوف مین اس خاکسار نے لکھا ہے اُس مین سے بہت ہی پاکیزہ مضمون مسلمانون
کی خیرخواہی کے واسطے جدا نکال کے اس رسالہ تزکیۃ العقاید مین لکھا اب اس پاکیزہ مضمون
کو خوب غور کے ساتھ دل لگا کے دیندار لوگ دیکھین اور سنین تو انشاء اللہ تعالی طرح طرح کے وسواس
دفع ہوجاوینگے اور اپنے دین کے دشمنون کو لوگ پہچان جاوینگے اور اپنے دین اور مذہب
پر لوگ مضبوط ہوجاوینگے اور چارپیر چودہ خوانوادہ کے جھوٹھا اور سچ ہونے کی حقیقت اور حضرت
سید احمد قدس سرہ کے طریقہ کی خوبی بخوبی کھل جاویگی وہ پاکیزہ مضمون یہ ہے کہ نور علی نور مین
لکھا ہے دوسری ہدایت طریقہ محمدیہ کے سلوک مین بموجب مضمون خلافت نامہ کے جو بات ضروری
اور اصل ہے سو اُسکا بیان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوب نود ویکم
اور مکتوب نود وچہارم مین دیکھو اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے عقائد کو صحیح کرنا چاہیئے موافق راے
علماے اہل سنت وجماعت کے جو فرقہ ناجیہ ہین اور دوسرے عمل کا بجالانا بموجب احکام فقہیہ
کے بعد جان لینے اُن احکام کے جو فرائض اور سنن اور واجبات اور مستحبات اور حلال اور حرام
اور مکروہ اور مشتبہ مین سے ہین جب یے دونون بازو اعتقادی اور عملی میسر ہوئے تب اگر اللہ جل
شانہ کی توفیق مدد کرے تو عالم حقیقت مین طیران کرنے اور اڑنے سکتا ہے اور بغیر حاصل ہونے ان دونون
بازون کے عالم حقیقت مین پہنچنا محال ہے ۔ بیت ۔ محال است سعدی کہ راہِ صفا ۔ توان رفت جز در پے مصطفےٰ ۔ اور مقصود اعمال
شرعیات اور احوال طریقت اور حقیقت سے تزکیہ یعنے پاک کرنا نفس کا اور تصفیہ یعنے صاف کرنا قلب کا ہے جبتک نفس پاک نہوجاوے اور قلب
سلامتی پیدا نکرے تب تک ایمان حقیقی کہ جسکے اوپر نجات موقوف ہے میسر نہوا اور سلامتی قلب کی

اسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہرگز دل مین خطور نکرے اگر ہزار سال گذر جاوے غیر اللہ کو دل مین نہ یاد ے اسواسطے کہ اسوقت مین دل کو ماسوی اللہ سے پورا نسیان میسر ہوا ہو اگر بہ تکلف دل کو ماسوای اللہ یاد دلاوین تو یاد نہ کرے اس حالت کو فنا بولتے ہین اور یہ اس راہ مین قدم اول ہے ودون ونہ خرط القتاد انتہی ✤ خرط القتاد کے معنے خار دار درخت کی شاخ پر ہاتھ ملنا اس غرض سے کہ اُسکے پتے جھڑ پڑین سو اسمین اُسکی غرض کے اُلٹے ہو جاتا ہے کہ ملنے والے کے ہاتھ مین کانٹا چبھتا ہے یعنے نکلے کا پرا ہو جاتا ہے ✤ اب جو شخص فقہ پر عمل نکرے یا اُسکا عقیدہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہو تو وہ شخص طریقہ محمدیہ کا مخالف ہے سبحان اللہ اسی سبب سے اس طریقہ مین داخل ہونیکا شوق خواہ مخواہ حق کے طالب اخلاص والے کے دل مین جوش مارتا ہے اور اسیواسطے ہر طریقہ کے بزرگین تبرکا اس طریقہ مین بیعت کر لیتے ہین اور فی الحقیقت جسکو اخلاص و مقام عبودیت کا حاصل کرنا منظور ہے وہ شخص خواہ مخواہ اس طریقہ مین داخل ہوا چاہے اسیواسطے حضرت مرشد برحق کے مرشد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی اجازت سے اُنکے مرید حضرت مرشد برحق سے بیعت کئے اور حضرت محدث دہلوی رحمہ اللہ جو مرشد برحق سے بیعت کرنیکی خواہش دلائے تھے اُسکا ذکر نور علی نور مین کیا ہے ✤ اور چونکہ اس دورہ کے مجدد اور صاحب طریقہ حضرت مرشد برحق ہین اسواسطے اُنکے طریقہ سے فیض لینا اچھے لوگون اور اخلاص والون کا کام ہے اور حق یہ ہے کہ اس زمانے مین اُنکے طریقہ کا فیض سب کو پہونچتا ہے گو کہ اُنکو خبر نہو اسباب اسکی مثال الطاف قدس مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے یہ لکھا ہے کہ آفتاب خربزہ اور تربوزہ کو پختہ کرتا ہے گو کہ آفتاب نجانے کہ زمین مین خربوزہ بویا ہے اور گو کہ خربوزہ نجانے کہ پختہ ہونا آفتاب کی تاثیر سے ہے اور اس بیان کی حقیقت صراط المستقیم مین مقام ریاست و اطوار کے بیان مین دیکھین اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب ایک دورہ تمام ہوتا ہے اور دوسرے کا شروع نمود ہوتا ہے تب ایک شخص جو بڑا کامل ہوتا ہے اُسکو پیدا کرکے حق سبحانہ سابق کے دورہ کی ہدایت کو پوری کر دیتا ہے اور اسکو اپنا ترجمان مقرر کرکے آدمی لوگون کو نئی الطاف کی طرف یعنے دین کی تازہ کرنے والی نئی ہدایت کی طرف دعوت فرماتا ہے اور اُس بڑے کامل شخص کو اُس دورہ کی امامت بخشتا ہے اور سارے اہل کمال جو اُس دورہ مین ہوتے ہین درحقیقت اُس امام کے تابعدار ہوتے ہین اگرچہ وے اہل کمال اُس امام کو جانین یا نجانین پھر اہل کمال کی تابعداری کا جو بیان کیا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ضرور نہین کہ یہ سب اہل کمال اُس امام سے

مقلد یا شاگرد ہون لیکن جس خدمت کے واسطے وہ امام پیدا ہوا ہے اور اس خدمت کے مناسب جو علوم
اللہ تعالے نے اس امام کے دل مین ڈال دیا ہے ؛ اسکے دل مین ڈالنے کے بعد وہی علوم اُن اہل
کمال کے دل مین ڈال دیتا ہے اور سارے ملک کے اہل کمال اسی بات کو جاری کرنے لگتے ہین
جو بات وہ امام جاری کرتا ہے ؛ اب اگر آدمی تھوڑا سا انصاف سے غور کرے تو سمجھ جاوے مثلاً ڈھول
باجے رسمی فاتحہ وغیرہ بدعات کو جو حضرت مرشد برحق مٹاتے تھے تو دوسرے بزرگین ہندوستان اور
بنگالے کے بھی اُسکو مٹانے لگے باوجودیکہ حضرت مرشد برحق سے اُن سے ملاقات نہ تھی اور مثل
اسکے اور بھی بہت سے بات ہین کہ وے بزرگین اسمین حضرت مرشد برحق کی موافقت اور تابعداری
کرتے تھے اُسکے بیان کا موقع نہین ؛ بیت ؛ مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ؛ ورنہ در
محفل رندان خبرے نیست کہ نیست ؛ اور اس مضمون کو اگر کوئی اور بھی تفصیل کے ساتھ دریافت
کیا چاہیے تو ہمعات جو بڑی عمدہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف ہے
اُسکے پہلے ہمعہ مین دیکھے اُسکا خلاصہ ہم شرح کرکے لکھتے ہین تاکہ سب کے سمجھ مین بخوبی آوے وہ
یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے واسطے نبی
کرکے بھیجا تب اپنی ایک مدد اور عنایت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کیواسطے
نگاہ رکھا اور فرمایا چودھوین سیپارہ سورۂ حجر مین وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ؛ اور ہم آپ اُسکے
نگہبان ہین کہ بسبب اس مدد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سارے دین پر غالب رہے
اور جو کچھ کہ اُس دین کے ظاہر کرنے سے عرب اور عجم کا درست کرنا مقصود ہے سو بخوبی حاصل ہوا اور
چونکہ دین کے ایک ظہر ہے یعنے اُسکا ایک ظاہری اسباب ہے کہ وہ قرآن اور احکام شرعی ہے اور
ایک بطن ہے یعنے اِسکا ایک باطنی اسباب ہے کہ وہ طاعت کے انوار اور آثار کا ظاہر ہونا اور مشاہدہ
کو اور حق الیقین کا حاصل ہونا ہے اسواسطے اللہ تعالے کی مدد اور عنایت بھی دو قسم ہوئی ایک قسم
یہ ہے کہ قرآن اور احکام شرعی کو خوب جاری کرین اور اسمین تحریف ہونے نہ پاوے ؛ اور
دوسری قسم یہ ہے کہ دین کی باطنی باتین مانند مراقبہ اور مشاہدہ کے جو احسان کے مرتبہ مین داخل
ہین لوگون کو تعلیم کرین اور آنحضرت صلعم نے بخوبی اس دونون کام کو انجام دیا پھر جب آنحضرت
کا انتقال عالم علوی کی طرف ہوا تب بموجب وعدہ محافظت دین محمدی کے آنحضرت صلعم کے وارثون
مین یعنے حملہ دین مین یعنے دین کے علما مین جو دین کا بوجھ اُٹھائے ہین بقدر اُنکی استعداد
اور لیاقت جبلی کے وہ عنایت ربانی ظاہر ہوئی تب ایک فرقہ موافق استعداد ازلی کے اس عنایت

الٰہی کے آشیانہ ہوئے یعنے وہ عنایت اُنکے شامل حال ہوئی ان سے ظاہر شرع کی محافظت کرانے
کے واسطے اور دوسرے کون فرقے ہین فقہا اور محدثین اور غازی لوگ اور تابعی لوگ ہین سو اُن پر
اللہ تعالےٰ نے عنایت کیا تاکہ یہے لوگ ہر زمانے مین اپنے اپنے زمانے مین بڑی کوشش کرین کہ دین
مین کوئی تحریف نہ کرسکے اور دین کے حاصل کرنے کی رغبت اور خواہش لوگون کو دلاوین اور ہر سو برس
کے سرے پر مجدد پیدا ہوتا رہے اور دین کو تازہ کرتا رہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس بات کا
بڑا بیان ہے اُسکے بیان کا دوسرا مقام ہے سو اُس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مجدد لوگ جو پیدا ہوا
کرینگے تو اسکے یہ معنے ہین کہ یا تو ایک ہی مجدد دین کے سارے احکام کی محافظت کریگا اور یا تو ایسا ایک
احکام کی محافظت کے واسطے ایک ایک مجدد ہوا کریگا مثلاً قرآن شریف کے متن کے واسطے قاریون
مین سے ایک مجدد ہوا کریگا ایسا ہی فقہا اور محدثین مین سے ✤ ایسا ہی اسلام کا سرحد نگاہ رکھنے اور
اہل اسلام کی مدد کے واسطے غازی مجدد ہوا کریگا ایسا ہی باطن شریعت کی محافظت کے واسطے جسکا
بیان تصوف مین ہے صوفیہ مین سے مجدد ہوا کریگا وعلیٰ ہذا القیاس مثلاً لغت کے علم اور صرف نحو
وغیرہ علوم آلیہ کی محافظت کیواسطے مجدد ہوا کریگا ایسا ہی لکھا ہے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
مین ✤ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اور انھین وارثون مین سے دوسرے فرقے موافق استعداد
ازلی کے اُس عنایت الٰہی کے آشیانہ ہوئے دین کے باطن کے نگاہ رکھنے اور محافظت کے
واسطے اور دین کا باطن جو ہے اُسکو شریعت مین احسان کہتے ہین اُسکا بیان تصوف مین ہوتا
ہے سو ایس دوسرے فرقے پر عنایت الٰہی ظاہر ہوئی اسواسطے تاکہ ہر قرن مین یہے لوگ اُس
زمانے کے لوگون کے مرجع ہون اور لوگ اُنکے پاس رجوع کرین اور اونکو وے لوگ طاعات
کے انوار حاصل کرنے اور طاعات کی حلاوت اور لذت پانے اور اچھی خصلتین اور بلند احوال
حاصل کرنے کی کیفیت اور طریقہ تعلیم کرین حاصل کلام کا ہر قرن مین اولیاء اللہ مین سے ایک
مرد پیدا ہوتا ہے کہ دین کا باطن اور اسکا مغز جو احسان ہے اِسکے سمجھانے اور مشہور کرنے کے
واسطے اِس مرد مین عنایت الٰہی ظہور فرماتی ہے اور اِس کام کا سرانجام اِسکے ہاتھ سے اللہ
تعالیٰ کرواتا ہے ✤ بیت ✤ کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✤ مصلحت را تہمتے بر آہوے
چین بستہ اند ✤ یعنے حقیقت مین دین کے اس سب کام کا سرانجام دینا اللہ سبحانہ کا کام ہے
مگر مصلحت کیواسطے ان سب دین کے محافظون کو اسنے وسیلہ مقرر کیا ہے پھر جب یہ مضمون
اولیاء اللہ مین سے کسی ولی مین ظاہر ہوتا ہے یعنے شریعت کے باطن کے ظاہر کرنے کیواسطے

جب کوئی ولی مجدد پیدا ہوتا ہے تب اُسکے مجدد ہونے کا نشان یہ ہے کہ اُسکے شان بلندی سارے
لوگون کے دل مین ڈال دیتا ہے اور سارے لوگون کے دلکو اُسکی طرف پھیر دیتا ہے اور لوگون
مین اُسکے ذکر خیر مشہور کردیتا ہے اور اُس زمانے کے لوگون کی طبیعتون کے مناسب دین محمدی کی
وظائف مین سے جو اشغال ہوتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ اُس ولی کو دلمین الہام کرتا ہی اور اُسکی صحبت اور اُسکی بات مین ایک جذب اور
کشش اللہ کے طرف کی اور ایک تاثیر سپرد کرتا ہے اور طرح طرح کی کرامات مانند کشف کے کہ دل کی
صفائی کے سبب سے دور کے مکانات یا غائب چیزین اُسکو نظر پڑتی ہین اور مانند اشراف کے کہ
کسیکے دلکا ارادہ اور خیال اِسکو معلوم ہوجاتا ہے اور مانند اللہ کی قوت اور مدد سے خلق مین
تصرف کرنے کے مثلاً بیمار کے مرض کا دور کردینا یا گنہگار پر ایسا توجہ دینا کہ وہ توبہ کرے اور مانند
استجابہ دعا کے کہ اُسکی دعا قبول ہوجاتی ہے اور جو باتین اِس قسم سے ہین اُس سے ظاہر کرتا ہے
اور اُسکے پاس طالبون کے جمع رہنے سے اور اِس مجددی کے مقام کے مناسب جو باتین ہین اُسمین
اُس مجدد کے لگے رہنے سے مثلاً وہ مجدد اشغال اور اوراد کی ترتیب بیان کرتا ہے کہ پہلے شغل
کرین تب یہ کرین اور اُسمین تعین کرتا ہے کہ فلانے شغل مین اِس نام کا ذکر کرنا اور اُسمین اصلاح
نشست کرتا ہے اور فلانے مین دم بند کرتا ہے وغیرہ اس قسم کی باتون کے سبب سے اُسکا
خانوادہ نکلتا ہے اور لوگ اُس خانوادہ مین سلوک کرتے ہین اور اپنے مطلب کو جلدی پہونچتے
ہین اور مددگار اور خیر خواہ اُس خانوادہ کا ہمیشہ مظفر اور منصور رہتا ہے اور اُس خانوادہ کا بدخواہ
او اُس سے کینہ اور بغض رکھنے والا اور اُسکی مدد نہ کرنے والا ہمیشہ رسوا رہتا ہے اور خالق اور
[illegible]کھنے کے [illegible] ہو رہتا ہے اور اُس خانوادہ کے گروہ کا رعب اور ہیبت عوام اور خواص کے دل مین
[illegible]سمین لگی دیتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ الہام کے قسم سے اور مشکل باتون کے جواب دینے
[illegible] ہے اسباب درست کردیتا ہے کہ اُس خانوادہ مین وہ اسباب لوگون کے جمع ہونیکا
[illegible]ہے اور تا وقتیکہ وہ عنایت الٰہی دوسرے شخص کی طرف متوجہ ہو اسی خانوادہ مین عنایت
الٰہی رہ کرکے دوسرا خانوادہ پیدا کرتی ہے تب وہ پہلا خانوادہ جیسا کہ ایک جسم بے روح کا رہ جاتا
ہے اور ایک سلوک ہوجاتا ہے بے جذب کا انتہی +　　اور اسبات کی شرح یہ ہے
کہ وہ پہلا سلوک جو ہے سو اُسکی خوبی مین شبہہ نہین مگر وہ سلوک اِس زمانے کے قبل کے لوگونکی
طبیعتون کے مناسب تھا اور دوسرا مجدد جو اب ہوا ہے سو اب اِس زمانے کے لوگونکی طبیعتون
کے مناسب ہے اب جو سلوک ہوگا سو تعلیم کریگا مثلاً حضرت مرشد برحق کے زمانے مین لوگ شرک

اور بدعت اور لامذہبی کے ورطہ میں گرفتار تھے سو انھون نے اپنے سلوک مین اس مرض کی دوا کو
مقدم کیا اور اپنے خلافت نامہ مین شرک اور بدعت کا منع کیا اور پیشواؤن کی تقلید اور تابعداری کا
حکم دیا اور اونکے زمانے مین کافرون کا ایسا غلبہ ہوگیا تھا خصوصاً لاہور کے علاقہ مین کہ مسلمانونکو
کافر لوگ نہایت ذلیل بھیجتے تھے اور چمار کی طرح سے حافظون کو بیگار پکڑتے تھے تب مرشد برحق
نے اپنے طریقہ مین جہاد کی بڑی ترغیب دلایا اور خود آپ جہاد کو قائم کیے تو اب مسلمانون کو طریقۂ
محمدیہ مین داخل ہونا تبرکاً بسبب مصلحت ہی اور مرشد برحق کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی کرنا اسوقت ضروریات
دین مین داخل تھا اسی مصلحت کے واسطے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ آنسے
بیعت کرنے کی لوگون کو ترغیب لاتے تھے پھر اسی ہمعہ مین آگے فرماتے ہین کہ کبھی ایک زمانہ مین
بہت سے قطب لوگ ہوتے ہین ہر قطعہ مین یعنے ایک کنارہ مین ایک قطب ہوتا ہے اسکو جذب کی
حقیقت حاصل ہوتی ہے یعنے صرف اللہ تعالے پر اسکی ٹک لگی ہوتی ہے اور کسی خانوادہ کا اقرب
طرق الی اللہ ہونا یعنے اس خانوادہ کا ایسا ہونا کہ اسکی موافق سلوک کرنے سے اللہ تعالی کا قرب
جلد حاصل ہوتا ہو یہ بات اس عنایت الٰہی کے توجہ کا اثر ہے نہ یہ کہ اسی خانوادہ کا یہ خاصہ ہی اسکی
مثال یہ ہے کہ حوض کے پانی مین تارون کی صورت کا عکس جو پڑتا ہے تو اگر ہر بار اس حوض کا پانی
بدل جاوے اس صورت کا کچھ زیان نہین ہوتا + بیت + دمبدم گرشود لباس بدل + مرد
صاحب لباس را چہ خلل + یعنے ہر خانوادہ مین عنایت الٰہی سے فائدہ ہوتا ہے اور خانوادون
کا بدلنا کچھ زیان نہین کرتا اصل مقصد جو دین کا تازہ اور جاری کرنا ہے سو سب خانوادون مین موجود
رہتا ہے فقط مصلحت وقت کے واسطے خانوادہ بدلا جاتا ہے لیکن ہر زمانے مین قطب
اور انکے حواری یعنے انکے طریقہ کے مددگار لوگ ایسی بات کہتے ہین کہ اس سے اپنے خانوادون کی
ترجیح نکلتی ہے اور اس خانوادہ مین اللہ تعالے کے قرب کا جلدی حاصل ہونا ذہن سے ایک
سو دوسرے لوگ سچے ہین اسی اعتبار سے جو ہمنے اوپر بیان کیا یعنے سب خانوادون مین اللہ سبحانہ
کے قرب جلد حاصل ہونے کی راہ موجود ہے حاصل کلام کا خانوادے بہت ہین اور تھے اور بہت
ہونگے اور خانوادون کا حصر کرنا کہ اسقدر ہین معقول نہین یعنے عقل قبول نہین کرتی کیونکہ شریعت
مین مجددون کے قیامت تک پیدا ہوتے جانے کی خبر ہے پھر بعضے خانوادے مین سابق کے
خانوادے کا زندہ کرنا ہے جو بسبب دور پڑجانے زمانے کے اور اس خانوادے کے لوگونکے
گذر جانے کے سبب سے ایسا مٹ گیا تھا کہ گویا کہ نہ تھا تب اس حال کے خانوادے والے نے

آگے اس سابق کے خانوادے کو از سر نو زندہ کردیا اور بعضے خانوادے ہین کئے خانوادونکا خلاصہ
جمع ہوتا ہے اور بعض مجدد ایک خانوادہ کی ایجاد از سر نو کرتے ہین اگرچہ بسبب خرقے پہننے یا بیعت
کرنے کے کسی خانوادے سے انکو علاقہ ہوتا ہے اور بعضون نے جو کہا ہے کہ خانوادے چودہ ہین
جیسا کہ زیدیان * اور عیاضیان * اور ادہمیان * اور ہبیریان * اور چشتیان * اور عجمیان * اور
گازرویان * اور بعضون نے کہا ہے کہ خانوادے مقبول بارہ ہین جیسا کہ جنیدیہ * اور حکیمیہ * اور
محاسبیہ * اور خفیفیہ * اور نوریہ * اور طیفوریہ * وغیرہ سو حقیقت حال یہ ہے کہ ہر کسی نے اپنے فہم اور
ادراک کے موافق بات کہا ہے اور بعد زمانے ان خانوادون کے دوسرے خانوادون کے دوسرے
خانوادے پیدا ہوئے جیسا کہ جامیہ * اور قادریہ * اور اکبریہ * اور سہروردیہ * اور کبرویہ * اور اویسیہ
اور خانوادہ خواجگان اور خانوادہ معینیہ کہ اسمین زندہ کرنا طریقہ چشتیہ کا ہے ہند مین اور نقشبندیہ
کہ اسمین زندہ کرنا خانوادہ خواجگان کا ہے اور احراریہ کہ اسمین زندہ کرنا خانوادہ نقشبندیہ کا ہے
اور بعد اسکے اور بھی دوسرے خانوادے نکلے جیسا کہ * قدوسیہ منسوب بشیخ عبد القدوس گنگوہی اور
غوثیہ منسوب بشیخ محمد غوث گوالیری * اور باقویہ منسوب بخواجہ محمد باقی اور احمدیہ منسوب بشیخ احمد سہرندی
اور حسنیہ منسوب بشیخ آدم بنوری * اور علویہ منسوب بامیر ابو العلی اور ان مذکور خانوادون کے سوا
اور بھی بہت خانوادے ہین بعضے اس قسم کے ہین کہ انکا اثر اور نشان باقی رہا ہے اور بعضے کا باقی نرہا
انتہی *

* فائدہ عجیبہ *

اب اس بیان سے خانوادون کی حقیقت خوب
کھل گئی اور یقینی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیامت تک جاری اور غالب
رکھنے کے واسطے ان سب وارثون مذکور کو اللہ تعالے نے مقرر کیا قیامت تک طریقے بھی نکلتے
رہینگے اور دینی کتابین بھی تصنیف ہوتی جاوینگی اور فقہی مسائل چونکہ قیامت تک بدلنے والے
نہ تھے اسی واسطے اعمال مین چارون امامون مین سے ایک کے مذہب کی تقلید واجب ہوئی اور
ان چارہی مذہب کے انحصار پر اجماع ہوگیا اب پانچوین مذہب کی درست نہین کیونکہ شارع کے
سارے احکام ان چارو مذہب مین موجود ہین اور طریقہ جو ہوتا ہے سو آدمی کے نفس کے تزکیہ
اور نفس کے فساد کی اصلاح کے واسطے ہوتا ہے اور نفس کا فساد ہر ملک و ہر زمانے مین بدلا کرتا ہے
اسیواسطے طریقہ بھی اسوقت کے لوگون کے نفس کے فساد کی اصلاح کے مناسب ہوا کرتا ہے
تو اگر کوئی شخص حدیث قرآن پر عمل کرنے کے حیلہ سے چارو اماموہی لوگون کے وارثین علم [illegible] کے
یا طریقہ کو بھی مذہب کی طرح سے سابق کے طریقہ پر منحصر سمجھے جاہل ہے ایک علم احکام کا اور

صورت مین ان وارثون کی سعی کو بیکار سمجھنا اور انکی تقلید اور تابعداری سے اُس تقلید اور تابعداری کی حاجت کا زمانہ اور وقت آنے کے بعد منحرف ہونا اور اُس تقلید کو بدعت کا عدد اور حیلہ بیان کرنا بلاشبہہ واجب کا ترک کرنا اور طرح طرح کی خرابی اپنے حق مین قبول کرنا ہے مثلاً صحابہ کے زمانہ مین قرآن شریف مین نقطہ اور اعراب نہ تھا جب حاجت پڑی تب اللہ تعالےٰ نے اسباب کے عالم کو پیدا کر کے اپنی عنایت اور مدد کو اُسمین ظاہر کیا ایسا ہی صرف نحو تجوید قرارت فقہ حدیث عقائد تصوف وغیرہ علوم کے ظاہر کرنے اور ہر ایک علم کے عالم پیدا کرنے کا حال ہے اور اوسکی حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کو ان سب علوم کی حاجت نہ تھی اور نہ اونکے وقت مین اُنکے سبب علوم نکلی تھی انھون نے آنحضرت کے علما کی تقلید کیا ہان آنحضرت کے بعد صحابہ کے زمانہ مین علم فتوا کا نکالا تھا اور اُسکے عالم صحابہ کے شاگرد کر تابعین لوگ تھے سو صحابہ فتوا مین اُنکی پیروی آپ بھی کرتے تھے اور لوگون کو اُنکی پیروی کا حکم بھی دیتے تھے اِس بات کا بیان عوارف المعارف اور نسیم الحرمین مین تمہید سادس کے تیسرے فائدہ مین دیکھو اسیطرح سے صحابہ کے وقت کی ابتدا مین یہ قرآن شریف جو مروج اور جاری ہے سو جمع ہوا تھا پھر جب اُسکے آخر وقت مین جمع ہوا تب اُسکے حق اور صحیح ہونے پر اور اوسکے موافق قرارت کرنے اور عمل کرنے پر سارے صحابہ نے اجماع کیا کیونکہ صحابہ لوگ جانتے تھے کہ دین کے جاری اور غالب رکھنے کا جو مضمون پیدا ہوتا ہے سو اللہ تعالیٰ کی مدد اور عنایت سے ہوتا ہے اسیواسطے وے لوگ اُس مضمون کے موافق ہو جاتے تھے اور تقلید اور مذہب کا بیان انصاف مین جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف ہے دیکھو اُسکا بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے سو مین ایک شخص معین کے مذہب کی تقلید پر اسوقت کے لوگون کا جمع ہونا نہ تھا پھر بعد دوسو کے جو لوگ ہوئے اُنکے زمانے مین مجتہدون کے مذہب ہوکے ظاہر ہوئے تب ایسا کوئی نہ تھا کہ مذہب معین کی تقلید نہ کرے اور یہ تقلید کرنا اُسوقت واجب ہوگیا تھا انتہی ❊

تو اب اسوقت مین تقلید کے مقدمہ مین اُس پہلے دوسو کے زمانے کے لوگونکی مثال لانا بڑا کید ہے جیسا کہ لامذہب لوگ جاہلون کے گمراہ کرانے کو یہی کید کرتے ہین اور اِس باب مین لاکھون دیندار علما کا خلاف کرتے ہین اب اِس تقریر سے صاف کھل گیا کہ دین کے علوم کی کتابین مثل فقہ عقاید تصوف کے لاکھون کتابین جو ظاہر ہوئین اور لاکھون علما اُسکو قبول کرتے اور اُسپر عمل کرتے چلے آ[illegible] اور سب کی نیت دین محمدی کے غالب رہنے کی ہے اور اس مدد اور [illegible]تابعدار ہین اور اُسکے خلاف جو لوگ ہین سو اس مدد اور عنایت الٰہی

کے سنگ ہین اور دین محمدی کے حفاظت اور سب دینون پر اسکے غالب رہنے سے ناراض ہین اہل سنت وجماعت کے سوا سارے فرقون کار و اس تقریر سے بخوبی نکلیگا اس عاجز کے دل مین حق سبحانہ نے محض اپنے فضل وکرم سے بطور الہام کے اس تقریر کو ڈال دیا تب اس عاجز نے اس تقریر کو لکھا اور گویا کہ سمندر کو کوزہ مین کیا والحمد للہ علی ذلک اس سب تقریر سے صاف کھل گیا کہ طریقہ محمدیہ اس زمانے کے لوگون کی طبیعتون کے مناسب ہے اور جو لوگ عنایت الٰہی اپنے شامل حال کرنے چاہتے ہین اُن کے واسطے اس طریقہ مین داخل ہونا بڑی مصلحت ہے اگرچہ کسی مرشد کے وسیلہ سے کسی طریقہ مین داخل ہو چکے ہون اور اس بات مین کچھ قباحت نہین پہلے مرشد کو بھی مرشد جانین اور اس دوسرے مرشد کو بھی مرشد جانین اصل مقصد جو دین کا جاری اور تازہ کرنا منظور رہے سو سب طریقون مین موجود ہے اور کئی مرشد سے بیعت کرنے کا مسئلہ اور اُسکی تفصیل قول الجمیل مین دیکھو اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا بیعت کرنا امام محمد باقر اور قاسم ابن محمد رضی اللہ عنہما سے ہمارے شجرہ مین دیکھو یہ بات اُسی شخص کو پسند اویگی اور فائدہ کریگی جو مقام عبودیت اور اخلاص حاصل کرنے کا خواہان ہوگا اور آخرت کو دنیا پر پسند کریگا اور جس نے دنیا کو آخرت پر پسند کر لیا ہے اور اپنے نفس کی بندگی مین گرفتار ہے اُسکو یہ بات بہت شاق گذریگی مصنف رحمہ اللہ نے ہمعات مین جو بطور مثال کے اونتیس خانوادون کا ذکر کیا اور بہت سے خانوادون کو چھوڑ دیا تو اُنکے لکھنے سے صاف کھل گیا کہ خانوادہ صرف چودہ ہی نہین ہے ✤ پھر مصنف رحمہ اللہ کو بحیثیت ظاہر کے جو ندکو خانوادون کے مشائخ سے بوسیلہ بیعت کے ارتباط اور علاقہ حاصل ہوا ہے اور بحیثیت باطن کے اُن خانوادون کے مشائخ کی ارواح سے جو ارتباط اور علاقہ حاصل ہوا ہے اُسی ہمعہ مین آگے چل کے اُسکا ذکر بھی کیا ہے تو اُنکے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مرشدون سے اُنکو بیعت حاصل تھی اور بہت سے مرشدون سے بیعت کرنا درست ہے مگر اُسکی تفصیل ہر اِس تفصیل کی تحقیق نور علی نور کی دوسری فصل تیسری ہدایت دیکھین ✤ اب جو علما کہ وارث انبیا کے ہین اُنکا بیان کرنا بھی ضرور ہے تاکہ جو عالم کہ وارث نہین ہر اُسکی بات سنکے لوگ گمراہ نہون جیسا کہ اِس ملک مین لامذہب لوگ اور بنگالے کے خارجی لوگ اور وحدت وجودی لوگ دھوکھا کھا کے گمراہ ہو گئے اب اِس بیان سے انشاء اللہ تعالیٰ سب لوگ پھر درست ہو جاوینگے اور اپنی غلطی سے استغفار کرینگے وہ بیان یہ ہے مکتوب دویست وشصت وہشتم مین حضرت مجدد فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے العلماء ورثة الانبياء ✤ عالم لوگ جو ہین سو نبی لوگون کے وارثین ہین سو جو علم کہ انبیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات سے باقی رہا ہے دو نوع پر ہے ایک علم احکام کا اور

دوسرا علم اسرار کا ہے یعنے اللہ تعالی کی معرفت کے بھید کا اور علم احوال کا جو علم تصوف کا
موضوع ہے یعنے جیسا کہ اعمال جوارح کا بیان فقہ مین ہے ویسا ہی قلب کے احوال کا بیان تصوف مین
ہے اور وہی علم اسرار کا ہے اور علم اسرار کا بیان اس حدیث مین ہے نکالا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء
باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل العزۃ باللہ ۔ ترجمہ ۔ بیشک علم مین سے بعضے علم
پوشیدہ چیز کی شکل کے مانند ہین کہ نہین جانتے اسکو مگر اللہ کے جاننے والے پھر جب وے اس علم کا بیان
کرتے ہین تب اسکا انکار نہین کرتے مگر جو لوگ اللہ سے غافل ہین یہ حدیث عین العلم تعرف عوارف سب
مین لفظ مین تفاوت کے ساتھ موجود ہے اور ملا علی قاری کی شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث
کو روایت کیا دیلمی نے مسند الفردوس مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عوارف مین سند کے ساتھ
بیان کیا ہے کہ وہ علم اللہ تعالے کے اسرار اور پوشیدہ بھید ہے اسکو ظاہر کرتا ہے اسرار الاولیاء کے پاس
یعنے جو اولیا لوگ اسکے امانت دار ہین اور سادات النبلاء یعنے بڑے بڑے درویشون کے سردارون کے
پاس بغیر سننے اور سبق پڑھانے کے اور علم ان اسرار مین سے ہے کہ اسپر خبردار نہین ہوتے ہین مگر
خواص اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین حدیث جبرئیل کی شرح مین جو لکھا ہے کہ اسلام کے بنا تین
علم پر ہے یعنے فقہ عقائد تصوف پر ہے سو اسکی یہ حقیقت ہے کہ علم احکام کا تو علم فقہ کا ہے اعمال
جوارح سے علاقہ رکھتا ہے اور علم عقائد اور تصوف علم اسرار کے ہین کیونکہ یہ دونون علم باطن سے علاقہ
رکھتے ہین ۔ اب ایک مضمون یاد رہے کہ حدیث اور قرآن تو عین دین ہے اور اسکے اوپر عمل کرنے
کے واسطے فقہ عقائد تصوف مقرر ہوئے پس ان تینون سے جو بات نہ ملے سو سمجھو کہ اور راہ [illegible]
کے خلاف ہے اگر کوئی کہے کہ تفسیر جو تینون کے سوا چوتھی قسم ہے سو تمہارے اس تین ہی علم کے
قید لگانے سے وہ بھی نکل گئی ۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین تفسیر بھی ان تینون کے سوا ہی
اور تفسیر کو بھی ان تینون سے ملانا ہوگا جو تفسیر کہ ان تینون مین سے ایک کے خلاف ہوگی سو وہ قبول
کے قابل نہوگی دیکھو تفسیر کشاف مین وضو مین پانوؤن کا مسح کرنا لکھا یہ فقہ کے خلاف ہوا اور اللہ
کی رویت اور دیدار جو آخرت مین ہوگی اسکا انکار کیا یہ عقائد کے خلاف ہوا اسواسطے وہ تفسیر
غیر معتمد ٹھہری اور علما نے کہا کہ تفسیر کشاف مین سارے علوم موجود ہین سواے علم تفسیر کے اور
ہم معتقدون کے واسطے حضرت مجدد کا لکھنا کفایت ہے مگر پھر بھی مومنون کے تسکین خاطر کے
واسطے حضرت مجدد کے قول کا دوسرا شاہد ہم بتا دیتے ہین اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مصابیح مین

کتاب العلم کی تیسری فصل میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہے جسکا شروع ہے حفظت
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعاءین سو اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور علما نے بیان کیا ہے کہ مراد پہلے علم سے علم احکام اور
اخلاق ہے بعد فقہ کے کہ وہ مشترک ہے خواص اور عوام کے درمیان میں اور دوسرے علم سے مراد ہے
علم اسرار جو محفوظ اور مصئون یعنے نگاہ رکھا گیا ہے غیر لوگون سے اس علم کی پوشیدگی اور باریکی کے سبب سے
اور اس علم تک غیر لوگون کے فہم کے نہ پہونچنے کے سبب سے اور یہ علم اسرار کا مخصوص ہے علما باللہ کے
خواص لوگون کے واسطے جو اہل عرفان میں سے ہیں انتہی ٭

پھر حضرت مجدد قدس سرہ آگے فرماتے ہیں اور وارث وہ شخص ہے کہ جسکو دونون نوع کے علم سے
سہم یعنے حصہ ملے ٭ وہ شخص وارث نہین ہے کہ اسکو ایک نوع سے حصہ اور دوسری نوع سے حصہ نملی
کیونکہ یہ بات وارث کی مٹانیوالی ہے اسواسطے کہ وارث کو مورث کے ہر قسم کے ترکہ سے حصہ مقرر ہوتا ہے
ایسا نہین کہ بعضے قسم کا حصہ ملے اور بعضے قسم کا نملے اور جس شخص کو کہ بعضی چیز سے حصہ ملتا ہے
وہ شخص داخل غرما کے یعنے قرض پانے والون کے ہے کہ اسکا حق باقی رہنے کے سبب مورث
ترکہ میں اسکا بھی علاقہ لگ گیا ہے اور ایسا ہی فرمایا علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نے علما امتی
کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے عالم لوگ بنی اسرائیل کے نبیون کے مانند ہیں
تو اس حدیث میں علما سے وارث علما مراد ہیں غرما نہین مراد ہین کہ بعضے ترکہ سے حصہ لیا ہے کیونکہ
وارث کو قرب و جنسیت کے واسطے سے مورث کے مانند کہہ سکتے ہیں بخلاف غریم یعنے قرض پانیوالے
کے کہ وہ اس قرب اور جنسیت کے علاقہ سے خالی ہے تو بس جو شخص کہ وارث نہوگا وہ شخص عالم بھی نہوگا
مگر یہ ہوسکتا ہے کہ اسکے علم کو ایک قسم کے علم کے ساتھ مقید کرین اور کہین مثلاً کہ شخص عالم علم احکام کا ہے
یا فلانے علم کا عالم ہے اور عالم مطلق وہ شخص ہے کہ دونون قسم کے علم سے اسنے بہت سا حصہ پایا ہو اکثر
لوگ گمان کرتے ہین کہ علم اسرار سے مراد ہے علم توحید وجود کا اور شہود وحدت کا کثرت میں اور مشاہدہ
کثرت کا وحدت میں یعنے بہت چیزون میں ایک کو دیکھنا اور ایک چیز میں بہت چیزون کو دیکھنا اور
کنایہ ہے اس تعالے کے احاطہ اور گھیر لینے اور سریان اور بجس جانے اور قرب و معیت کی معرفت
سے اس طور پر کہ ارباب احوال اپنے کشف اور مشاہدہ میں بیہوشی اور سکر کی حالت میں تعلیا دیکھتے ہیں
حاشا وکلا ثم حاشا وکلا یعنے ایسا کبھی نہین ہوسکتا ہے کہ ان لوگون یعنے ان بیہوشون کے سینے
علوم اور معارف ان علم اسرار مین سے ہون جو مرتبہ نبوت کے لائق ہون اسواسطے کہ بنا اور اصل ان

لوگون کی معارف کی سکر کے وقت یعنے بیہوشی اور غلبۂ حال کا ہے جو منافی اور مٹانے والا صحو کا ہے
یعنے بیہوشی کے بعد پھر ہوش مین آنیکا منافی ہے اور علم انبیا علیہم الصلوات والتحیات کا علم احکام کا ہو یا
علم اسرار کا سب صحو در صحو ہے یعنے بالکل ہوش ہی ہوش ہر کہ تھوڑا سا کبھی اُس علم مین سکر نہین پایا
بلکہ بیہوشی کی معرفتین ولایت کے مقام کے مناسب ہین کیونکہ ولایت کا مقام سکر مین قدم مضبوط رکھتا ہے
تو بس یہ علوم بیہوشی کیوقت کی معرفت کے جو ہین سو ولایت کے اسرار مین سے ہونگے نہ کہ نبوت
کے اسرار مین سے انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کیواسطے اگرچہ ولایت بھی ثابت ہے لیکن اُسکے
احکام معلوم اور دنی ہین اور نبوت کے احکام کے مقابلہ مین مضمحل اور مٹے ہوئے ہین ✣

بیت ✣ بلے ہر جا بود مہر آشکارا ✣ سہا را جز نہان بودن چہ یارا ✣ انتہیٰ ✣

سکر اور صحو کا بیان زاد التقویٰ مین دیکھو اور ولایت معنے دوستی اور محبت اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ
کی محبت کا غلبہ ولی لوگون کے حال کو دبا لیتا اور بیہوش کر دیتا ہے اور نبی لوگونکے نبوت کے احکام
کے مقابلہ مین نبی لوگونکی ولایت کے احکام دنی رہتے ہین اور اُنکو بیہوشی نہین ہوتی ✣ پھر فرماتے
ہین کہ فقیر نے اپنی کتابون اور رسالون مین لکھا ہے اور تحقیق کیا ہے کہ کمالات نبوت کے حکم
دریاے محیط کا رکھتے ہین اور کمالات ولایت کے اُسکے مقابلہ مین ایک حقیر قطرہ ہین لیکن کیا کرین
کمالات نبوت کو نہ پہچاننے کے سبب ایک گروہ نے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے اور
دوسرے گروہ نے اثبات کی توجیہ یعنے وجہ بیان کرنے اور بات بنانے کے واسطے کہا ہے کہ ولایت
نبی کی افضل ہے نبی کی نبوت سے اور ان دونون گروہ نے نبوت کی حقیقت کو نہ جاننے کے غایب پر
حکم کیا ہے یعنے اٹکل پچو بات کہا ہے اور اسی حکم کے نزدیک صحو پر سکر کی ترجیح دینے کا حکم ہے اگر
حقیقت صحو کی جانتے تو سکر کو ہرگز صحو کے ساتھ نسبت نہ دیتے ✣ مصرع ✣ چہ نسبت خاک را با عالم
پاک ✣ شاید کہ اُن لوگون نے خواص کے صحو کو عوام کے صحو کے مانند جانکے سکر کو صحو پر ترجیح دیا ہے
یعنے عوام کے صحو مین دنیا کی یاد اور دین سے غفلت ہوتی ہے اور عوام لوگون کو حالت سکر مین
دونون سے غفلت ہوتی ہے تو اُنکا سکر اُنکے حق مین بہتر ہے دنیا بھول جانے کے سبب سے اور
اور خواص لوگون کے صحو مین سواے دین کے دنیا کا خیال مطلق نہین رہتا اور اُنکے سکر مین مشاہدہ
جمال محبوب کے دوسرا خیال نہین رہتا تو خواص لوگون کا صحو حالت استتار ہے اور اُنکا سکر حالت
تجلی ہے تجلی اور استتار کا بیان زاد التقویٰ مین دیکھین اسیواسطے حضرت مجدد رحمۃ اللہ آگے
فرماتے ہین کہ کاش وے لوگ خواص کے سکر کو بھی مانند سکر عوام کے جانکے سکر کو صحو پر ترجیح

دینے مین جرات نکرتے یعنے ایسا کرنا اُنکے حق مین بہت اچھا نہوتا اسواسطے کہ عقلا کے نزدیک یہ بات مقرر
ہے کہ صحو بہتر ہے سکر سے یعنے ہوش مین رہنا بیہوشی سے بہتر ہے تو اس صورت مین اگر صحو اور سکر مجازی
یعنے ظاہری ہے تب بھی یہ حکم ثابت ہے اور اگر صحو سکر حقیقی ہے یعنے جسکا بیان تصوف مین ہے جیسا کہ
ابھی قریب ہی گذرا ہے یعنے صحو کا بہتر ہونا سکر سے ثابت ہوا ہے تو ولایت کو نبوت سے افضل کہنا اور
سکر کو صحو پر ترجیح دینا ویسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص کفر کو اسلام پر ترجیح دے اور جہل کو علم سے بہتر جانے
اسواسطے کہ کفر اور جہل ولایت کے مقام کے مناسب اور مشابہ ہے یعنے جیسا کہ کفر اور جہل مین دین کا
خیال نہین ہوتا فقط اپنے نفس کے مزے سے کام رکھتا ہے ویسا ولایت مین محبت اور عشق کے غلبہ
اور بیہوشی کے حالت مین شریعت کے آداب کا مطلق خیال اور لحاظ نہین رہتا اور مشابہ ہے اگرچہ بڑی عمدہ
چیز ہے مگر چونکہ اسمین نفس کو مزہ ملتا ہے بس یہ عاشق اُسی سے کام رکھتا ہے اور وصل اور شہود سے
اور قرب اور معیت سے ❊ خوش رہتا ہے اور اسلام اور معرفت مناسب اور مشابہ مرتبہ نبوت کے
ہے اور نبوت کے مقام سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ نبوت کے مرتبہ مین تمام ہوش ہی ہوش ہے
اور ہر حال مین شریعت کے آداب کا خیال اور لحاظ رہتا ہے اور نبی لوگ حق کی مرضی اور مراد پاکے اوپر
کے مقام سے نیچے کو اوترتے ہین اور وصل کو چھوڑکے اپنے اوپر ہجر کو پسند کرتے ہین اور وے لوگ
حق کی مراد پر قائم ہین اور اپنی مراد کو فنا کردیئے ہین یہ ❊ بیت ❊ ہجر یکہ بود مراد محبوب ❊
از وصل ہزار بار خوشتر ❊ اُنکے حال کے موافق ہے مکتوب دویست ہفتاد و دوم سے اس مضمون
کا بیان نور علی نور کی دوسری فصل کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ مین دیکھو الغرض مقام ولایت
اور مرتبہ نبوت کے مناسبت جو مذکور ہوئی اُسی بات پر بطور مثال کے فرماتے ہین کہ منصور کہتے ہین ❊
شعر ❊ کفرت بدین اللہ والکفر واجب ❊ لدی وعند المسلمین قبیح ❊ کفر کیا مین نے اللہ کے دین
مین اور یہ کفر واجب ہے میرے نزدیک اور مسلمانونکے نزدیک برا ہے یعنے حالت غلبہ اور سکر
اور بیہوشی مین مین نے دین کے خلاف کفر کی بات کہا اور ایسی حرکت ناشایستہ بیہوشی کے واجبات
اور لوازمات سے ہے کچھ اپنے اختیار سے نہین اور مسلمانون کے نزدیک جو شرع کے تابع اور
ہوش والے ہین یہ حرکت بہت بری ہے یعنے سکر کے سبب سے منصور نے تو کفر کو واجب کہا
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کفر سے پناہ مانگتے تھے یعنے بہت سے مسنون دعاؤن
مین کفر سے پناہ مانگنا موجود ہے حزب الاعظم وغیرہ مین دیکھو فرمایا اللہ تعالے نے پندرہوین سیپارہ
سورہ بنی اسرائیل مین قل کل یعمل علی شاکلتہ ❊ تو کہہ ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈول پر ❊ انتہی ❊

یعنے مرتبہ ولایت کا ایک ڈول ہے اور مرتبہ نبوت کا ایک ڈول ہے اب اس بات سے کوئی نادان ولایت
کے درجہ کو بڑا نہ سمجھے کیونکہ ولایت تو اللہ تعالیٰ کی دوستی کا نام ہے اور مومن ولی اللہ یعنے اللہ تعالے
کے دوست ہیں اور کافر عدو اللہ یعنے اللہ تعالے کے دشمن ہین اس مقام مین درجے کی چھوٹائی
بڑائی کا بیان کیا ہے اور ولایت کے درجے کی چھوٹائی کی دلیل مین بیہوشی کا بیان کیا اور ولایت
کے درجے کو کفر نہین کہا ہے بلکہ مشابہت بیان کیا ہے کہ ولایت مین اللہ تعالے کی محبت اور
عشق سے ایسی بیہوشی ہوتی ہے جیسا کہ کفر مین دنیا کی محبت سے بیہوشی ہوتی ہے سبحان اللہ
کیا اچھی بحث ہے مگر اپنے واسطے ہے دوسرے کا فائدہ ہوش والے سے ہوتا ہے اسواسطے نبوت
کا درجہ بڑا ہے کہ اسمین بالکل ہوش ہی ہوش ہے اور راہ ولایت کی محبت کو جب عشق اور راہ نبوت
کی محبت کو حب ذاتی کہتے ہین اسکا بیان صراط المستقیم مین دیکھین پھر فرماتے ہین اور جیسا کہ عالم
مجاز یعنے عالم ظاہری مین اسلام بہتر ہے کفر سے اسیطرح سے عالم حقیقت مین بھی اسلام کو کفر سے بہتر
جاننا چاہیئے اسواسطے کہ مجاز جو ہے سو پل ہے حقیقت کا انتہی یعنے مجاز کے خلاف چلنے مین ڈوبنا
اور ہلاک ہونا ہے اس بیان سے حضرت مجدد قدس سرہ کی یہ غرض ہے کہ وحدت وجود کی بات اور
سکر کو صحو پر ترجیح دینے کی بات اور ولایت کو نبوت سے افضل کہنے کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے خلاف ہے اوسکو علم اسرار کہنا نری جہل اور نادانی ہے پھر آگے فرماتے ہین کہ اگر لوگ
کہین یعنے سوال کرین کہ ولایت کے مقام مین جیسا کہ جمع کے مرتبہ مین کفر اور سکر اور جہل ثابت ہے
ویسا جمع کے بعد فرق کے مرتبہ مین آنے سے کہ وہ بھی ولایت کے مقام سے ہے اسلام اور صحو اور
معرفت بھی ثابت اور متحقق ہو تو اس صورت مین کفر اور سکر اور جہل کو ولایت کے مقام سے منسوب
کرنا کس وجہ سے ہے تو اسکے جواب مین ہم کہین گے کہ صحو اور مانند اسکے کو فرق کے مرتبہ مین ثابت
کرنا بنسبت جمع کے مرتبہ کے ہے کہ سراسر سکر اور استتار ہے یعنے جمع کے مرتبہ مین چونکہ نری بیہوشی ہوتی
ہے اور فرق کے مرتبہ مین بنسبت جمع کے مرتبہ کے کچھ ہوش ہوتا ہے سو اسواسطے اسکو صحو جانتے ہین
اور نہین تو حقیقت مین اس فرق کے مرتبہ مین جو صحو ہوتا ہے وہ بھی سکر کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور
اس مرتبہ کا اسلام بھی کفر کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور اس مرتبہ کی معرفت بھی جہل کے ساتھ
ملی ہوئی ہوتی ہے یعنے بیہوشی کے سبب ... اگر ہم لکھنے مین گنجایش جانتے تو فرق کے مرتبہ کے
احوال اور معارف کو تفصیل ذکر کرکے اس مرتبہ مین ... اسکے ملنے کو بیان کرتے
[illegible]

تعجب ہے یعنے ولایت کو نبوت سے افضل کہنے اور سکر کو صحو پر ترجیح دینے مین بڑا تعجب ہے اب اسقدر سمجھنا
چاہیے کہ انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات نے یہ سب بزرگی اور بڑائی جو پایا ہے سو نبوت کی راہ سے پایا ہے
ولایت کی راہ سے نہین پایا ہے + اور ولایت جو ہے سو نبوت کے ایک خادم سے زیادہ نہین ہے اگر
ولایت کو نبوت پر زیادتی ہوتی تو ملائکہ ملاء اعلی کے جو ہین اور اونکی ولایت ساری قسم کی ولایتون سے یعنے
ولایت صغری ولایت کبرا ولایت علیا + تینون قسم کی ولایتون سے کامل زیادہ ہے وے لوگ انبیا
علیہم الصلوٰۃ سے افضل ہوتے اور اِن گروہ مین ایک گروہ نے جو ولایت کو نبوت سے افضل جانا اور
ملاء اعلی کی ولایت کو انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی ولایت سے کامل زیادہ دیکھا تب ضرور کو بڑے
درجے کے ملائکہ کو انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے افضل کہا اور اہل سنت وجماعت کی گروہ
سے جدا ہو پڑے یہ سب فساد نبوت کی حقیقت سے بیخبر رہنے کے سبب سے ہوا چونکہ لوگون کے دیکھنے مین
بسبب دور پڑ جانے زمانہ نبوت کے کمالات ولایت کے کمالات کے مقابلہ مین حقیر معلوم ہوتی ہین
اس سبب سے اس مقدمہ مین بات کا کشادہ کرنا ضرور ہوا اور اس معاملہ کی حقیقت کو کسیقدر ظاہر کر دیا ہے انتہی
اس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ ایسی ایسی باتین جنکار حضرت مجدد نے کیا ہے علم اسرار کی بات نہین ہے
اور ایسی بات کہنے والے لوگ انبیا کے وارث عالم نہین اسیطرح سے لامذہب لوگون کے عالم بھی
انبیا کے وارث نہین کیونکہ علم احکام کا جو فقہ ہے سو اُس سے ان لوگون کو انکار ہے اور علانیہ
کھلی کھلا لوگون کو فقہ پر عمل کرنے سے منع کرتے ہین اور ہر جاہل کو حدیث پر عمل کرنے کا حکم دیتے
ہین اور اسکو عمل بالحدیث کہتے ہین اور جس مقام مین فقہ کے انکار کا موقع نہین پاتے وہان جب
کوئی پوچھتا ہے کہ تم فقہ پر عمل کرتے ہو تب کہتے ہین کہ ہم فقہ پر کس واسطے عمل نہ کرینگے جو فقہ کہ قرآن
حدیث کے موافق ہے اُسکو ہم مانتے ہین اور یہ اُنکا بڑا کید ہے کیونکہ قرآن حدیث کے موافق غیر موافق
ہونا مجتہد کے سوا کون معلوم کر سکتا ہے تو یہ ایسا کید ہے کہ اُنکا تابعدار قیامت تک فقہ کا منکر رہیگا
اور کتناہی پڑھیگا رسول اللہ صلعم کی وراثت سے محروم رہیگا اور اسیطرح سے بنگالے کے خارجی
لوگون کے عالم بھی انبیا کے وارث نہین کیونکہ علم اسرار سے جو تصوف ہے اُن لوگون کو انکار
ہے اور تصوف کی کتابون مین جو عمدہ عمدہ بھید کی باتین بیان ہین کلمات اشارہ مین سے
مثل جمع تفرقہ تجلی استتار تجرید تفرید جد وجود تواجد غلبہ
مسامرۃ سکر صحو وغیرہ کے اور جو کچھ مقامات کا بیان کرتے ہین مثل توبہ ورع تقوی
زہد صبر فقر شکر خوف رجاء توکل رضا وغیرہ کے اور جو کچھ احوال کا بیان کرتے ہین

مثل محبت انس حیا اتصال قبض بسط فنا بقا کے جو زاد التقوی میں مذکور ہے ان
سب عمدہ باتون سے محروم رہتے ہین اور جو پاکیزہ مضمون ہمنے رسالہ نور علی نور مین بیان کیا ہے
مثل چار قسم کی سیر یعنے سیر الی اللہ + اور سیر فی اللہ + اور سیر عن اللہ باللہ + اور سیر
فی الاشیا باللہ کے جس سے ولایت صغری اور ولایت کبری اور ولایت علیا حاصل ہوتی ہے اور
درجہ مرشدی کا ملتا ہے + اور عالم خلق کے پانچون لطیفہ نفس اور آب آتش خاک باد کہ ان چارون
کو لطیفہ قالبیہ بھی کہتے ہین اور عالم امر کے پانچون لطیفے لطیفہ قلب لطیفہ روح لطیفہ سر لطیفہ خفی لطیفہ
اخفی کہ ان دسون سے انسان مرکب ہے اور عالم امر کے پانچون لطیفون کی اصول اور جڑ جو
عرش مجید کے اوپر ہے اور ان اصول کی جڑ جو اسماء حسنی کے ظلال ہین اور ان ظلال کی جڑ
کہ اسماء حسنی ہین اور اسماء حسنی کی اصل کہ اسم ذات ہے اور تینون قسم کی تجلی یعنے تجلی افعال تجلی صفات
تجلی ذات وغیرہ پاکیزہ مضمون سے اور اس مضمون سے کہ کس لطیفہ کو کس صفت سے مناسبت ہے
اور کون لطیفہ کس نبی کے قدم کے نیچے ہے محروم رہتے ہین اور دین کے باطن کی محافظت کرنے والے
جو لوگ ہین مثل مجدد قطب ارشاد قطب مدار غوث قطب الاقطاب کے ان سب کی خدمتون کی منکر
رہتے ہین وعلی ہذا القیاس اس قسم کی بہت سی نعمتون سے محروم رہتے ہین اور بے نمازی کو کافر
کہنے اور اوسکا جنازہ نہ پڑھنے کے سبب سے اہل سنت وجماعت کے عقائد کی کتابون سے مخالفت
کرکے پکے خارجی بن کے نبی صلعم کی میراث سے محروم رہتے ہین اور اس عقیدی کو شرح عقائد نسفی
مین خارجی کا عقیدہ لکھا ہے اور ایسے لوگون کو اجماع کے خارج لکھا ہے اور عقائد تمہید مین ایسے
عقیدہ کے رد مین بہت ہی پاکیزہ مضمون لکھا ہے اسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ شرایط ایمان
کی جو ہے سو اسکو ملت کہتے ہین ملت معنے دین اور شرایع کو یعنے امر اور نہی کے بجا لانیکو یعنے
امورات پر عمل کرنے اور منہیات کے ترک کرنے کو خدمت کہتے ہین سو ملت بغیر خدمت کے
یعنے بغیر عمل کے درست اور صحیح ہوتا ہے اور خدمت بغیر ملت کے درست اور صحیح نہین ہوتی
کہ ملت مین دوام یعنے ہمیشہ اور ہر وقت پایا جانا شرط ہے اور خدمت مین دوام شرط نہین ہے + انتہی
اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر عمل مین دوام شرط ہوتی اور عمل دین مین داخل ہوتا تو جب تک
نماز پڑھتا تب تک مسلمان رہتا اور جب پڑھ چکتا تب کافر ہو جاتا نعوذ باللہ منہا وعلی ہذا القیاس
سارے اعمال کا یہی حال ہوتا تو حقیقت مین ان خارجیون کا استاد اپنے شاگردون کے بار بار
کافر ہونے پر راضی ہوا کیونکہ عمل کا ہمیشہ برابر ادا کرنا محال ہے اور جاہل لوگ اس فسادی بات کا بھید

نہین سمجھتے اور ملت یعنے دین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکے ہمارے نبی صلعم کے وقت تک
کبھی نہ بدلا اور خدمت یعنے شریعت بدلا کی ہے چنانچہ یہ مضمون نور علی نور مین دوسری فصل کی تیسری
ہدایت مین بخوبی لکھا ہے ✤ اور عقائد تمہید کے دسوین قول مین لکھا ہے کہ اجماع کیا ہم سب کے سب
اہل سنت وجماعت نے اسبات پر کہ محل اور مکان ایمان کا دل اور زبان ہے دل محل اعتقاد کا ہر
اور زبان محل اقرار کا اور یہ دونون رکن ہین ایمان کے یہ جو ہمنے بیان کیا اہل سنت وجماعت کے
نزدیک ہے سو لیکن اقرار اور تصدیق عرض ہین اسواسطے کہ یہ دونون بندے کی صفات مین سے
ہین اور یہ عرض جو ہے سو دو زمانے تک باقی نہین رہتا یعنے جس زمانہ مین پایا جاتا ہے اُسکے
سوا دوسرے زمانے تک باقی نہین رہتا لیکن حکم ایمان کا باقی رہتا ہے علی الدوام اور ہمیشہ کہ اُسکو
اللہ تعالے باقی رکھتا ہے سو کوئی شخص ایمان کے حکم سے خارج نہین ہوتا ہے اُس شخص سے اِس
عرض کے فنا ہونے سے اور یہ مسئلہ روشن ہوتا اور کھلتا ہے نکاح کے مسئلہ سے اور وہ مسئلہ یہ ہے
کہ نکاح جو ہے سو ایجاب اور قبول ہے اور ایجاب اور قبول دونون عرض ہین کہ دو زمانہ تک
باقی نہین رہتے جسوقت پائے جاتے ہین اُسیوقت چھترا جاتے ہین یعنے ہوا پر اُڑ جاتے ہین
مگر یہ کہ حکم نکاح کا باقی رہتا اور رہ وہ کیا ہے کہ حلال ہونا جب تک کہ اُسپر کوئی چیز ایسی نہ آپڑے
جو اُسکو دور کرے یا توڑ دے جیسا کہ طلاق اور مانند اِسکے سو ایسا ہی ہے اس مقام مین یعنے
ایمان کے مسئلہ مین بلکہ حکم ایمان کا قوی زیادہ اور بڑی تاکید کا ہے تو فنا ہونا لفظ اقرار کا
اور فنا ہونا تصدیق کا جو بندے کا عمل ہے کہ دل سے اور علم سے ہوتا ہے واجب اور ثابت نہین
کرتا ہے ایمان کے حکم کے فنا ہونے کو جب تک آنہ پڑے ضد اور نقیض ایمان کا اور وہ کیا ہے
کہ کفر تو ہم لوگ کہتے ہین کہ بیشک مومن جب ایمان لایا ایک بار تو بیشک حکم دیا جاویگا اُسکے ایمان
کا اور اگر پہلی بار کے بعد اقرار کیا یعنے کلمہ اسلام کا اقرار کیا ہزارون بار تو بیشک ایمان وہی
پہلا اقرار ہے اور پہلی اقرار کے سوا اسے جو ہے سو وہ تکرار ہے پہلی بار کے اقرار کا اور اگر نہ کہا
کلمہ اسلام کا مگر ایک ہی بار اور جیتا رہا برسون تو بیشک اُسکے کفر کا حکم نہ دیا جاویگا جب تک کہ
نہ ظاہر ہوگی اُسسے ضد کلمہ کی اور اگر اسی حالت پر جو مر گیا تو بیشک اُسپر نماز پڑھی جاویگی اور
وہ شخص ہوگا مومن جب تک کہ نہ ظاہر ہوگا اُسسے خلاف ایمان کے ✤ انتہی ✤
سو ایسے عقیدے کے لوگ اہل سنت وجماعت کی مخالفت کرنے اور علم اسرار کی مذکور نعمتون
سے محروم رہنے کے سبب سے نفس اور شیطان کے غلام بنے رہتے ہین اور خاتم النبیین صلعم کی

حجت قاطعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین ÷ بعد اسکے علی جونپوری معروف کرامت علی مسلمانون کی خیرخواہی سے ایک مختصر مضمون اس رسالہ حجت قاطعہ مین تین فصل اور ایک خاتمہ مین اس خوبی کے ساتھ بیان کرکے حق بات کو کھول دیتا ہے کہ اسکے دیکھنے اور سننے کے ساتھ ہی اللہ کے فضل سے تھوڑی سمجھ والے بھی حق بات کو سمجھ جاوینگے ÷ پہلی فصل ÷ بنگالے کے خارجیون کی جہالت اور انکی ذلت کے بیان مین اب جاننا چاہیے کہ بموجب خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت مین دین اسلام غریب ہوگیا ہے خصوصاً بنگالے مین نامی شہرون کے سوا ہر کہین علماء دین اور دینی کتابین نہین ہین اور اپنے عقائد سے لوگ ہرگز واقف نہین ہین یہان تک کہ ایمان اور عمل مین جو فرق ہے سو انکو مطلق معلوم نہین اس سبب سے جب کوئی گمراہ کرنے والا اور جھوٹا انکے دین اور عقائد کے خلاف کوئی بات کہتا ہے تب اسکو قبول کر لیتے ہین ان گمراہ کرنیوالون مین سے جس گمراہ کرنے والے نے ہزارون آدمی کے دین کو برباد کر دیا اور سیکڑون کلمہ گو کو بغیر جنازہ کی نماز کے دفن کروا دیا سو بموجب حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکا ذکر ہم نام لیکے کر دیتے ہین تا کہ لوگ اسکے فساد سے محفوظ رہین وہ حکم یہ ہے عقائد تمہید مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم لوگ باز رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنے ایسا نکرو بلکہ بیان کرو فاجر کا اسکے عیب کے ساتھ جو اسمین ہے تا کہ پرہیز کرین لوگ اس فاجر سے سو اسی مضمون پر ہم خارجیون ان مفسدون کا حال لکھتے ہین جب یہ بات فہم مین آگئی تو اب سنو کہ شہر کلکتہ مین ... موافق ...

ہمسے اور بنگالے کے خارجیون کے استاد حاجی شریعت اللہ سے ملاقات ہوئی تھی اسوقت اس سے
اور ہمسے محلہ ملنگے مین گول پیتے کی مسجد مین حاجی عبد القادر صاحب اور انکی جماعت کے لوگون کے روبرو
بہت گفتگو ہوئی تھی اسمین کی ایک بات یہ ہے کہ اسنے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرب کے
سوا کسی ملک مین مسلمان نہونگے تب اس خاکسار نے تمام روی زمین مین کلمۂ اسلام کے پہونچنے
کی اور عجم کے لوگون کے ایمان کی تعریف جب مشکوۃ مصابیح سے دکھایا تب بہ اتمعہ کر کے بولا کہ آنحضرت
نے کہا تو کیا عرب کے سوا کسی ملک کے لوگ مسلمان نہونگے تب ہمنے جانا کہ یہ شخص باوجود جاہل
ہونے کے فاسد العقیدہ بھی ہے اور اس سے علمی بات کرنا بیفائدہ ہے تب اسکو لاجواب کرنے کے
واسطے ہمنے کہا کہ تم بھی تو عرب کے نہین ہو تم کسطرح سے مسلمان ہوئے تب بولا کہ ہمکو مستثنی کر کے
فرمایا تب اسکے شاگرد لوگون نے کہا مستثنی کے کیا معنے ہین پھر ہمنے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت نے
ہمکو بچا کے کہا کہ حاجی شریعت اللہ کے سوا عرب کے سوا کسی ملک مین مسلمان نہونگے یہ بات سنکو اسکے
شاگرد لوگ اسکے اوپر مستعد ہوئے اور مغلظات گالیان دیئے آخر تو بڑی بڑی حکمت عملی
کے ساتھ ہمنے اور حاجی عبد القادر صاحب نے اسکو مار پیٹ سے بچا کے اسکے مقام تک پہونچا دیا
اور تخلیہ مین ہمنے اس سے از روی کتاب کے بعد فجر کے گفتگو کرنے کا وعدہ کیا اور رات ہی کو بھاگا وہی
ضد اور ہٹ اور بحث کا اقرار کر کے رات ہی کو بھاگنا اسکے تابعدارون مین ابتک باقی ہے چنانچہ
بریسال مین حاجی شریعت اللہ کے بیٹے دودا میان نے پنجشنبہ کے روز جناب قاضی شفیع الدین
صاحب کے مکان پر بعد تسلیم ہونے کے وعدہ کیا تھا کہ کل ہم یہان آپ لوگون کے ساتھ جمعہ کی
نماز پڑھینگے اور مسائل کی تحقیق کرینگے پھر رات ہی کو بھاگا اور جھالو کاٹھی مین مکہ معظمہ کے فتوا پر دستخط
کرنے کا وعدہ عبد الجبار نے کیا تھا کہ کل ہم دستخط کرینگے اور وہان سے رات ہی کو بھاگا اور تیج
اسنے مداری پور مین ہمسے بحث کرنے کا وعدہ بازید پور مین جا کے کیا تھا اور بازید پور مین جا کے
سارے دیہات مین چٹھی لکھا کہ کل ہم بحث کرینگے تم لوگ صبح کو حاضر ہو پھر رات ہی کو وہان سے بھی
بھاگا اگر ان تینون شخصون کے چار بار بھاگنے کی گواہی سیکڑون مسلمان ندین تو ہم جھوٹے
ہین اور اگر اس خبر کی گواہی گذرے تو بلاشبہ وہ سب دغاباز ہین اور جھالو کاٹھی مین زرو
کتاب کے جب ہمسے بحث کرنے مین عبد الجبار جھوٹھا بن گیا تب یہ فریب نکالا کہ ہماری انکی بات
تسلی کون کریگا سب مولوی تو انگریز کے نوکر ہین سو ہم دونونکا فتوا مکہ معظمہ مین بھیجا جاوے
وے صحیح ہو کے آوے اسپر سب کوئی عمل کرین اور اس فتوا کے مکہ معظمہ مین بھیجنے کا

وعدہ قاضی شفیع الدین صاحب کی معرفت پریسال مین جاکے کیا تھا سو ہم بریسال مین چار مہینے تک مقیم تھے اور عبدالجبار یا اُسکے جانب کا کوئی آدمی اِس مدت تک پریسال مین نہ آیا اور ہم دونو کا فتوا قاضی صاحب ممدوح کے پاس رکھا رہگیا اور مکہ معظمہ مین بھیجنے کے واسطے جو فتوا لکھا تو حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اسکو عربی لکھنے کی لیاقت نہین ہی اسواسطے خارجیون کے رد مین جو وہان کے مفتی کا فتوا تھا اُسی کی عبارت لکھا کہ وہ عبارت ہمارے موافق ہی اور اُسکے اُستاد کو جھوٹھا کرتی ہے ✣ اور اُسکی جہالت یہانتک ہی کہ جیسا کہ مفتی مکہ معظمہ نے لکھا تھا ✣ امر برقمہ محمد بن الحسین الکتبی ✣ ویسا اُسنے بھی لکھا امر برقمہ عبد الجبار اور اِسکے فتوا کا یہ حال ہی کہ مثلاً بے نمازی کو فاسق لکھا اور اُسکا اُستاد بے نمازی کو کافر کہتا تھا اور ناڑ کاٹنے کو فتوا کے شروع مین واجب لکھا اور اُسکی دلیل مین یہ لکھا کہ ناڑ وہ چیز ہے کہ جسکو قابلہ کاٹتی ہے ✣ اور پھر لکھا کہ ختنہ کرنا اور ناڑ کاٹنا امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور ہمارے امام کے نزدیک سنت اور اپنے شاگردون کو اِس فتوا کے معنے اُلٹے سمجھایا مثلاً فاسق کے معنے کافر کہا اور چونکہ اُسنے جو فتوا لکھا تھا سو حقیقت مین خارجیون کے رد مین مفتی مکہ مکرمہ کا لکھا ہوا تھا اُسنے نہ سمجھ کے اُسکو اپنے موافق سمجھ کے بسبب جہالت کے اپنے شاگردونکے دکھانے کو لکھا تھا اور حقیقت مین وہ فتوا بنگالے کے خارجیون کے اُستاد حاجی شریعت اللہ کے مذہب کی جڑ کھودتا تھا اسواسطے ہمنے کہا کہ مکہ مکرمہ مین اِس فتوا کے بھیجنے کی حاجت نہین ہم تم دونون مل کے تمہارے ہی لکھے فتوا پر عمل کرین پھر اِس بات پر وہ ہرگز راضی نہوا اور کہا کہ اسمین لوگون کے دل مین شبہہ رہجاویگا مکہ مکرمہ سے جواب آنے دیجیے بس یہ بات کہکے اُسنے اپنا جان بچایا اور اب سنتے ہین کہ وہ لوگون سے کہتا ہے کہ ہمارا فتوا مکہ مکرمہ سے صحیح ہو کر آیا ہی اور ہمکو یقین ہی کہ اگر مکہ مکرمہ کے مفتی نے کچھ لکھا ہوگا تو بلاشبہہ اسمین اُسکی برائی اور ہماری بھلائی ہوگی ✣ مصرعہ ✣ عدو شود سبب خیر چون خدا خواہد ✣ اب اُسکے پاس چونکہ مکہ مکرمہ کے مفتی کا لکھا ہوا فتوا آیا ہے سو اِسکے دیکھنے کے بعد ہم اسکا حال اِس رسالہ کے آخر مین لکھینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور مداری پور مین اپنے شاگردون کو اپنا علم دکھانے کے واسطے ہمسے بحث کرنے کو آیا تب ہمنے کہا کہ بے نمازی کو تم کیا کہتے ہو تب کہا کہ فاسق اور اِسکا جنازہ درست ہے پھر جب سوچا کہ اِس بات سے اُسکا خارجی مذہب باطل ہوگیا اور اُسکے شاگرد لوگ بھی اُس سے ناراض ہوئے تب یہ حدیث پڑھا ✣ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر ✣ اور اُسکے معنی خارجیون کے موافق کہا کہ جسنے قصداً نماز کو ترک کیا وہ شخص کافر ہوا اور ہمنے اپنے مذہب کے موافق اُسکے معنے

کہا کہ جسنے قصداً نماز کو ترک کیا اُسنے کفران نعمت کیا یعنے نعمت کی ناشکری کیا تب وہان کا سررشتہ دار
جو ہندو تھا اُسنے عبدالجبار سے کہا کہ آپنے اِس حدیث کو کسکے رد مین پڑھا کیونکہ ابھی تو آپ ہی
بے نمازی کو فاسق کہتے تھے اور بے نمازی کو کافر ہونیکی حدیث پڑھتے ہین یہ باقی خارجی مذہبکے عقیدہ کا رد خاتمہ مین
معلوم ہوگا آخر کو اُس مجلس مین ذلیل ہوا اور پھر وہی پرانا مکر نکالا کہ یہان ثالث کون ہوگا اور تم بھی
فتوا لکھو ہم بھی فتوا لکھین دونوکا فتوا مکہ معظمہ مین بھیجا جاوے ٭ الغرض ہم دونون نے اپنا اپنا فتوا
لکھکے داروغہ معز الدین احمد کے حوالہ کیا معلوم نہین کہ اُنھون نے ان دونون فتوا کو کہان بھیجا
یا بھیجا اور کیا جواب آیا یا نہ آیا پھر بعد ایک سال یا کچھ زیادہ گذرنے کے پٹیال کے علاقہ مین لوگون سے
کہتا پھرتا ہے کہ ہمارا فتوا مکہ معظمہ سے صحیح ہو کے آیا ہے اور چونکہ ہم دونون آدمی مین اقرار تھا کہ جسکا
فتوا جھوٹھا ہو وہ پانچ سو روپیے کو دے تو چونکہ اُنکو اپنے فقیر کو پانچ سو روپیہ دینا پڑا اسیے اسواسطے
وے اِس ملک مین نہ آوینگے وے سندیپ مین چھپے ہین اور حقیقت اِس پانچسو روپیہ کے اقرار
کی بات بھی نری جھوٹھ ہے پھر جب یہ خاکسار پٹیال مین آیا تب وہ پٹیال کے علاقہ سے بھاگ کے
اپنے گھر گیا اور سیکڑون آدمی اسکے جھوٹھا بیان کے اُسکے مذہب سے تائب ہوئے اور پٹیال
کے چند لوگون نے اُسکے پاس خط لکھا کہ اپنے اُس فتوا کو لیکے اتنے روز مین فی الفور پٹیال
مین تم آؤ آخر کو اُس میعاد کی مدت گذر گئی بعد اُس [illegible] بنگلہ کے اساڑھ کی پانچوین کو پٹیال
مین آنے کا وعدہ [illegible] اب تک [illegible] شاگرد [illegible] اور ہمارے مریدون نے اُنسے ہمارے اور اُسکے
ایک ساتھ نشست کرنیکا پندرھوین اساڑھ کو اقرار نامہ لکھا ہے اب دیکھین حق سبحانہ کی
قدرت سے کیا ظہور مین آتا ہے اب مین جو ظہور آویگا سو اِس رسالہ کے آخر مین لکھین گے
انشاء اللہ تعالی ٭ دوسری فصل ٭ اُسی چار باتون کے بیان مین جسمے خارجیون کا مذہب ثابت
اللہ تعالی ہوجاویگا اور اُن خارجیونکی گمراہی [illegible] ظاہر ہوجاویگی اسواسطے یہی چار بات کفایت
ہیکہ ایک بات یہ کہ اُنکے گروہ کے استاد اور خلیفہ [illegible] مفتی ہونے کے صدقہ فطر کا لیکے
آپ کھاتے ہین حالانکہ غنی کو صدقہ فطر کا لینا باتفاق فقہا کے حرام ہے [illegible] فقہ کی کتابون مین
دیکھ لو ٭ اور دوسری بات یہ کہ اُنکے استاد اور خلیفہ [illegible] اپنے گروہ کے لوگون کا مقدمہ
فیصل کرنے مین مدعا علیہ کی طلب کے واسطے ایک جاہل نام کے طالب علم کو کہ حقیقت مین وہ
جاہل شخص ہوتا ہے بھیجتے ہین اور ایک روپیہ روزینہ اُس طالب علم کے نام سے آپکے آپ
[illegible] قصور ثابت کرتے ہین بجاے دُرہ کے اُسکو جوتا مارتے ہین اور اُس سے

کہا کہ جسنے قصداً نماز کو ترک کیا اُسنے کفران نعمت کیا یعنے نعمت کی ناشکری کیا تب وہان کا سرشتہ دار
جو ہندو تھا اُسنے عبد الجبار سے کہا کہ آپنے اِس حدیث کو کیسے ، دمین پڑھا کیونکہ ابھی تو آپ ہی
بے نمازی کو فاسق کہہ چکے ہین اور پھر بے نمازی کو کافر ہونیکی حدیث پڑھتے ہین اور باقی خارجی مذہب کے عقیدہ کا رد خاتمہ مین
معلوم ہوگا آخر کو اُس مجلس مین ذلیل ہوا اور پھر وہی پرانا مکر نکالا کہ یہان ثالث کون ہوگا اور تم بھی
فتوا لکھو ہم بھی فتوا لکھین دونو کا فتوا مکہ معظمہ مین بھیجا جاوے ✤ الغرض ہم دونون نے اپنا اپنا فتوا
لکھکے دار وغہ معز الدین احمد کے حوالہ کیا معلوم نہین کہ اُنھون نے ان دونون فتوا کو کہان بھیجا
یا بھیجا اور کیا جواب آیا یا نہ آیا پھر بعد ایک سال یا کچھ زیادہ گذرنے کے بریسال کے علاقہ مین لوگون سے
کہتا پھرتا ہے کہ ہمارا فتوا مکہ معظمہ سے صحیح ہوکے آیا ہے اور چونکہ ہم دونون آدمی مین اقرار تھا کہ جسکا
فتوا جھوٹھا ہو وہ پانچ سو روپیہ سچے کو دے تو چونکہ انکو یعنے فقیر کو پانچ سو روپیہ دینا پڑا ہے اسواسطے
وے اس ملک مین نہ آوینگے وے سندیپ مین چھپے ہین اور حقیقت اِس پانچسو روپیہ کے اقرار
کی بات بھی نری جھوٹھ ہے پھر جب یہ خاکسار بریسال مین آیا تب وہ بریسال کے علاقہ سے بھاگ کے
اپنے گھر گیا اور سیکڑون آدمی اسکو جھوٹھا جان کے اُسکے مذہب سے تائب ہوئے اور بریسال
کے چند لوگون نے اُسکے پاس خط لکھا کہ اپنے اُس فتوا کو لیکے اتنے روزمین فی الفور بریسال
مین تم آؤ آخر کو اُس میعاد کی مدت گذرنے کے بعد اِس ۱۲۷۲ بنگلہ کے اساڑھ کی پانچوین کو بریسال
مین آنے کا وعدہ لکھا تب اُسکے شاگردون اور ہمارے مریدون نے آپسمین ہمارے اور اُسکے
ایک ساتھ نشست کرنے کا پندرھوین اساڑھ کو اقرار نامہ لکھا ہے اب دیکھین حق سبحانہ کی
قدرت سے کیا ظہور مین آتا ہے آپ مین جو ظہور آویگا سو اِس رسالہ کے آخر مین لکھین گے
انشاء اللہ تعالی ✤ دوسری فصل ✤ ایسی چار باتون کے بیان مین جنسے خارجیون کا مذہب نشاء
اللہ تعالی مٹ جاویگا اور آن خارجیونکی گمراہی ذہن نشین ہوجاویگی واسطے یہی چار بات کفایت
ہے ✤ ایک بات یہ کہ اُنکے گروہ کے اُستاد اور خلیفہ لوگ باوجود غنی ہونے کے صدقہ فطر کا لیکے
آپ کھاتے ہین حالانکہ غنی کو صدقہ فطر کا لینا باتفاق فقہا کے حرام ہے سارے فقہ کی کتابون مین
دیکھ لو ✤ اور دوسری بات یہ کہ اُنکے اُستاد اور خلیفہ لوگ اپنے گروہ کے لوگون کا قصد
فیصل کرتے ہین اور مدعا علیہ کی طلب کے واسطے ایک جاہل نام کے طالب علم کو کہ حقیقت مین وہ
جاہل محض ہوتا ہے بھیجتے ہین اور ایک روپیہ روزینہ اُس طالب علم کے نام سے آپ کے آپ
[illegible] قصور ثابت کرتے ہین بجائے دُرہ کے اُسکو جوتا مارتے ہین اور پاس

بطور جرمانہ کے دس بیس پچیس پچاس سو روپیہ لیتے ہین اور اُسکو کفارہ کہتے ہین بس یہی حرام کا
مال اُنکی روزی ہے اور بغیر علم کے فتوا دیا اور بغیر حکم شرع کے لوگون کی تعزیر کرنا جو صاف صاف
فقہ کے خلاف ہے اُنکا پیشہ ہے اگر اسلام کے بادشاہ کا حکم ہوتا تو اُن تعزیر کرنے والون کی تعزیر
کرتا جیسا کہ فتاوی عالمگیری کے کتاب الحدود کی چھٹھین فصل فصل فی التعزیر مین لکھا ہے کہ ایک
شخص نے دوسرے شخص کو ایسے بیحیائی کے کام مین دیکھا جسمین تعزیر واجب ہوتی ہے پھر بغیر اذن
محتسب کے اوسکی تعزیر کیا تو محتسب پر واجب ہے کہ اوس تعزیر کرنے والے کی تعزیر کرے
اگر اُسنے اِس بیحیائی کے کام کرنے والے کی تعزیر کیا اُس بیحیائی کے کام سے فراغت کرنے کے بعد
ایسا ہی ہے بحر الرائق مین اور اُسی فصل مین لکھا ہے کہ تعزیر کبھی قید کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی
گردنی دیکر ہوتی ہی اور کبھی کان ملکے ہوتی ہی اور کبھی سخت کلام کہکر ہوتی ہے اور کبھی مارنے سے ہوتی ہے اور حاکم کے
ترش رو ہوکے دیکھنے سے ہوتی ہے ایسا ہی ہے نہایہ مین اور ابو یوسف رحمۃ اللہ کے نزدیک
بادشاہ کو مال لیکے تعزیر کرنا درست ہے اور امام اعظم اور امام محمد اور باقی تینون امامون کے نزدیک یہ
درست نہین ہے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور مال لیکے تعزیر کرنے کے معنے جسکے نزدیک مال
لیکے تعزیر کرنا درست ہے اُسکے قول کے موافق یہ ہے کہ مجرم کا کچھ مال لیکے ایک مدت تک بند رکھا تا کہ وہ
اُس گناہ سے باز آوے بعد اسکے حاکم اُس مال کو اُس مجرم کو پھیر دے اور یہ نہین ہے کہ اُس مال کو
حاکم اپنے واسطے یا بیت المال کے واسطے لیوے جیسا کہ ظالم لوگ وہم کرتے ہین اسواسطے کہ درست
نہین ہے کسی مسلمان کو کسی مسلمان کا مال کا لینا بغیر سبب شرعی کے ایسا ہی ہے بحر الرائق مین +
انتہی + سو فقہ کی کتاب بموجب یہ فرقے ظالم ٹھہرے الغرض خارجیون کے سردار اور اُسکے نائبون کا
کھانا کپڑا وغیرہ خرچ حرام سے ہے اور وے سب ظالم ہین اب اُنکے شاگردونکو لازم ہے کہ خوب تحقیق
کرین کہ وے لوگ جرمانہ کا مال پھیر دیتے ہین یا آپ ہی کھاتے ہین اور یہ بات ظاہر ہے کہ اُن لوگون
نے کبھی کسی کو اِس جرمانہ کا روپیہ نہ پھیرا اور اسطرح سے حرام مال کھانا یہودیون کا پیشہ تھا اور جب اُنسے
کوئی کہتا ہے کہ زانی اور کبیرہ گناہ کرنے والے سے رجم اور ضرب یعنے سنگسار کرنے اور دُرہ مارنے
کے بدلے مین اپنے واسطے مال لینا اور اُسکا نام کفارہ رکھنا یہ اپنی طرف سے نئی شریعت کا مقرر
کرنا ہے اور شریعت کے حکم کو تغیر دینا اور بدل ڈالنا ہے تب اِس طعنہ اور اِس عیب سے اپنے
بچنے کے واسطے طعنہ کے طور پر جواب دیتے ہین اور موذن اور امام اور قرآن شریف اور فقہ
کے معلم کو مزدوری لینا اِس زمانے مین کہان سے درست ہے اور واعظ کو ہدیہ لینا اور اپنی سواری کا

کرایہ لوگون سے مانگ کے لینا کہان سے درست ہے یعنے جہان سے اِن سب نہ کو۔ لوگون کی
مزدوری اورنہ یہ درست ہے وہان سے ہما جرمانہ لینا بھی درست ہے سو انکی اِس لامذہبی کی بات کا
رد یہ ہے کہ زنا کے واسطے رجم اور ضرب جو ہے سو اللہ تعالےٰ کی مقرر کی ہوئی حد ہے کہ نہ وہ زیادہ
ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین حد کے رکن کے بیان مین بتصریح موجود ہے اور
کمین تعزیر کے واسطے مارنا اور مال لینا حاکم کے سوا کسیکو درست نہین جیسا کہ قریب ہی معلوم
ہوا اور لیکن امام اور موذن اور قرآن شریف اور فقہ کے معلم کے واسطے مزدوری لینے کے درست
ہونے کی تصریح ہدایہ اور جامع الرموز اور نصاب الاحتساب مین موجود ہے اور یہ گمراہ فرقون کے
استاد نہ امام ہین نہ موذن نہ قرآن شریف اور فقہ کے معلم ہین اگر معلم ہین تو گناہ کے کام کے جیسا کہ
اشتہار مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ اور گناہ کے کام کی مزدوری لینا ہرگز درست نہین اسبات کی
تصریح ہدایہ اور جامع الرموز وغیرہ مین موجود ہے باقی رہا واعظ کو ہدیہ لینا اور اپنی سواری وغیرہ کی خرچ
کو مانگ کے لینا سو اسکا بیان یہ ہے کہ واعظ کو ہدیہ لینا مسنون بھی ہے اور اسمین برکت بھی ہے
اور اس ہدیہ لینے کی اجازت فقہ کی کتابون مین بتصریح موجود ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین کتاب
ادب القاضی کے نوین باب مین لکھا ہے اور اگر کوئی شخص واعظ کو کچھ ہدیہ دے تو واعظ کو درست
ہے کہ اسکو قبول کرے اور اپنے واسطے خاص کرلے یعنے سب آپ ہی لے لے تو اس صورت
مین ہدیہ لینے والے واعظ پر کچھ اعتراض باقی نہ رہا بلکہ دیکھئے علم کی تعظیم جو لوگ نہین کرتے ہین اور دین عالمونکی عزت اور توقیر نہین
کرتے ہین اور جیسا کہ ناچ باجے وغیرہ واہیات کام مین اور ریا اور نمود کے کام مین خرچ کرتے
ہین اسکا دسوان حصہ بھی دین کے کام مین خرچ نہین کرتے اور جیسا کہ ناچ تماشے والون
اور نقالون اور مسخرون کو دیتے ہین اسکا دسوان حصہ بھی عالمون اور مرشدون کو نہین دیتے
اور دیہات مین دستور ہے کہ زراعت کرنے والا اگر بہت غریب ہوتا ہے تو دو بیل اسکے یہان
ضرور ہوتے ہین اور اکثر کوئی بکری بھیڑی بھی پلی ہوتی ہے اور اکثر مرغیان بھی پلی ہوتی ہین
اور گھر دروازے پر کتا اور گھر مین بلی بھی رہتی ہے اور وہ شخص اکیلا ہر روز سبکو کھلاتا ہے اور
برس مین دو برس سب گانون والے مل کے ایک ٹہرے زبردست عالم نبی کے وارث کی
ضیافت نہین کرتے اور اس عالم کی خرچ برداری کا ذمہ لیکے اسکو اپنے گانون مین نہین بلاتے
تاکہ آپ اپنے دین اور مذہب کی باتین سنکے اپنے دین اور مذہب پر مضبوط رہین بلکہ دین کی
باتین سننے کا شوق ہی نہین رکھتے اور دین کے مسائل کی مطلق قدر نہین کرتے اور

ہر ایک شخص نے اپنی طاقت کے موافق اپنے رہنے کا مکان جو اُسکیلیے آپ ہی بنایا ہے سو اُن سب
مکانون کو اور اُنکے گانون اور محلہ کی مسجد کو جسکو سب نے مل کے بنایا ہے اگر دیکھو تو ایک غریب شخص
کے مکان کے برابر وہ مسجد ہرگز نہ ٹھہریگی سو دین کے مسائل کی اور دین کی عالمون کی تعظیم اور عظمت
ایسے بیقدرون کے دل مین جمانے کے واسطے اگر آنسے اپنا خرچ مانگ لیوے تب بھی درست ہے
کیونکہ جب کوئی شخص کسیکو اُسکے کام سے بند کریگا تب اوسکی مزدوری اُسپر واجب ہوگی اور وہ شخص نالش
کرکے اُس بند کرنے والے سے لے سکیگا اِس بات کی تصریح جامع الرموز مین اور عالمگیری مین کتاب
الاجارہ مین موجود ہے اور اِسبات کی بڑی عمدہ اور دندان شکن دلیل یہ ہے کہ تفسیر روح البیان
مین سورۂ یونس کی شروع کی تفسیر مین لکھا ہی کہ لوگون نے بیان کیا ہے کہ بیشک امام محمد رحمہ اللہ
پہ ایک بار محتاجی آئی تب وے ایک روز ایک شربت بیچنے والے کے پاس آئے اور اُس سے کہا
کہ اگر تو مجھکو ایک شربت دے تو مین تجھکو فقہ کے دو مسئلہ تعلیم کرون تب اوس شربت بیچنے والے نے
کہا کہ مجھکو مسئلہ کی حاجت نہین ہے * بیت * قیمت در گرانمایہ چہ دانند عوام * حافظا گوہر یکدانہ
مدہ جز بخواص * یعنے بھاری قیمت کے موتی کی قیمت عوام لوگ کیا جانین اسے حافظ تو موتی
یکتا کو خواص لوگون کے سوا کسی کو نہ دے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ اُس شربت بیچنے والے نے حلف کیا
کہ اگر وہ اپنی بیٹی کے جہیز مین جتنی چیز دنیا مین ہر سب دیوے تو اُسکی جورو پر تین طلاق پڑے اِس کہنے
کے بعد عالمون کے پاس مسئلہ پوچھنے گیا سب نے فتوا دیا اُسکے حلف کے جھوٹھ ہونے کا یعنے فتوا
دیا کہ تیرا حلف جھوٹھہ ہوگا اور تیری جورو پر تین طلاق پڑیگا اِس سبب سے کہ جتنی چیز دنیا مین ہی سب کا
دینا ممکن نہین تب وہ شربت والا امام محمد کے پاس آیا تب امام محمد نے کہا کہ جب مین نے تجھسے شربت
مانگا تھا تب میرا قصد تھا کہ تجھکو تعلیم کرون یہ مسئلا اور ایک دوسرا مسئلہ سو اب مین تجھکو یہ مسئلہ
تعلیم نکرونگا مگر ہزار دینار لینے کے بعد مسئلہ کی شان کی تعظیم کے واسطے تب اُس شربت والے
نے امام محمد کو ہزار دینار دیا تب امام محمد نے کہا کہ اگر تو اپنی لڑکی کو ایک مصحف دیوے تو اپنے حلف
مین تو سچا ہوئے تب اُنکے زمانے کے عالمون نے اِس مسئلہ کی وجہ اور دلیل آنسے پوچھا کہ یہ مسئلہ
تمنے کہان سے بتایا تب جواب دیا کہ اِس آیت سے یہ مسئلہ بتایا فرمایا اللہ تعالےٰ نے * وَلَا
رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ * اور نہ ہرا نہ سوکھا یعنے نہ تر اور نہ خشک جو نہین
کھلی کتاب مین * تب اِس جواب کو سارے علما نے قبول کیا * بیت * علم دریست بہا قیمت
جہل دزدیست سخت بے درمان * یعنے علم بہت اچھا موتی باقیمت ہی اور جہل بڑی سخت بے علاج چور ہے *

انتھی پس موجب اتنے بڑے امام نے اپنے زمانے مین علم کی قدر نا قدر دون کے ذہن نشین کر
کو ہزار دینار جسکا تخمینہ دس ہزار روپیہ ہوتا ہے لیکے ایک مسئلہ بتایا تو اس زمانے کے بیقدر دون
سے اگر اس زمانے کے علما اپنا ضروری خرچ اس شخص سے مانگ کے لین جو انکو بلاتا ہے اور
وہ کسے مقام پر جانے سے بند کرتا ہے تو انپر ملامت کی کوئی وجہ نہین خصوصاً ایسے ملک کے
لوگون سے جہان کے لوگون کی ایسی استعداد اور لیاقت ہے کہ تھوڑی سی زمین کے واسطے
چار چار محکمہ مین مقدمہ لڑتے ہین اور اپنے دین اور مذہب کی بات کو جسپر بہشت یا دوزخ کا ملنا
تھے ایک جاہل بدمذہب کے کہنے سے صاف چھوڑ دیتے ہین اور اپنے مذہب کے کسی عالم سے
پوچھ نہین لیتے اگر اپنا ضروری خرچ لین اور انکو دین کے مسائل بتا سمجھا دین کہ کسی جھوٹے کو فریب
کے جال مین نہ پھنسین تو سراسر خیر خواہی اور دینی مصلحت ہو اور حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہو اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ + بات یہی ہو کہ عمل کا درست ہونا اور ثواب کا ملنا
نیت پر موقوف ہے کیا خوب فیصلہ کا کلام ہے اور امیرون کے گھر عالمون کو اگرچہ بغیر ہدایت کی
نیت کے نجانا تقوی ہے مگر فتاوی سراجیہ مین امیرون کے پاس عالمون کے جانے مین بھی
عالمونکی مدح کیا ہے + اسکا خلاصہ یہ ہے کہ غنی لوگ جو علما کے پاس نہین جاتے ہین تو اس کا
سبب ہے کہ غنی لوگ علما کے پاس جانے کے فائدہ سے واقف نہین ہین اور عالم لوگ غنی لوگون
کے پاس جانے کے فائدہ سے واقف ہین + تیسری بات یہ + کہ انکے مذہب کی کوئی کتاب یعنے
فقہ کی کوئی کتاب انکے پاس موجود نہین فقط ایک کتاب بنگلہ زبان مین لکھا ہے اسی پر ان لوگون
کا عمل ہے اسکا نام طریقہ احکام ہے اسمین شریعت کے بہت سے مسئلون کو بدل ڈالا ہے ان
سب کا لکھنا طول ہے بطور نمونہ کے دو ایک مسئلہ انکا بدلا ہوا لکھ دیتے ہین وہ یہ ہے کہ پانچوین
طریقہ مین لکھا کہ غسل مین گیارہ فرض ہین حالانکہ ساری حنفی کتاب مین تین فرض لکھے ہین اور
گیارہوین طریقہ مین لکھا کہ شرطین اور صفتین نماز کی ستائیس ہین اور ستائیس مین شمار کیا
ہاتھون کا رکھنا پیشانی کے برابر سجدہ مین اور پانون کی انگلیون کا پھیلانا سجدہ مین حالانکہ ایسا
کسی کتاب مین نہین ہو ایسی ناشایستہ حرکت دیکھ کے کون عاقل انکو اہل سنت وجماعت اور
حنفی کہیگا وے تو صرف عوام کو دھوکھا دینے کے واسطے اپنے تئین اہل سنت وجماعت حنفی مذہب
کہتے ہین اور اپنے پاس حنفی مذہب کی کتابین بھی رکھتے ہین مگر اسپر عمل نہین کرتے اگر ان کی
کتابین انکے مذہب کی ہوتین اور وے لوگ ان کتابون پر عمل کرتے تو بے نمازی کو کا

کہتے اور جو جو نئی بات وے لوگ کہتے ہین اِن کتابون مین البتہ نکلتین اور سارے ملک کے حنفی علما اور حنفی مذہب کی کتابون سے خلاف کیون کرتے اور سارے جہان کے حنفی علما حنفی مذہب کی کتابون سے اونکی باتونکو کسواسطے رد کرتے اور اسی ضد اور خوف سے کہ اگر یہان کے علمار سے بحث کرینگے تو حنفی مذہب کی کتابون پر عمل کرنا پڑیگا مکہ معظمہ مین استفتا بھیجنے کے بہانہ سے جان بچاتے ہین حالانکہ مکہ معظمہ کے مفتی کے بہت سے فتویٰ اونکی باتونکے رد مین موجود ہین اسپر عمل نہین کرتے جو کوئی چاہے سیکڑون حاجیون سے تحقیق کر لے اور اونکے پاس مکہ معظمہ کا فتوا بھی دیکھ لے اور ایک بڑا کید یہ ہے کہ باوجودیکہ فقہ اور عقاید پر عمل کرنے کا اور مقلد ہونیکا دعوے کرتے ہین اور لامذہبون کو برا کہتے ہین مگر اپنے مذہب کے رد کی بابت جو فقہ اور عقائد کی کتاب مین ہوتی ہے اسکو نہین مانتے اور ایسے مقام مین حدیث شریف اور قرآن مجید کی آیت پڑھنے لگتے ہین جیساکہ ✦ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ۔ ✦ کے معنے جو ہمارے مذہب کی کتاب عقائد تمہید اور شرح عقائد نسفی مین لکھے ہین اسکو نہین مانتے یا فاسق کا لفظ کسی مقام مین قرآن شریف مین کافر کے واسطے ہے کسی مقام مین گنہگار کے واسطے ہے تو فاسق کے معنے کافر کہنے کے واسطے آیت پڑھتے ہین اور لامذہبون کی طرح سے کہتے ہین کہ تم قرآن شریف نہین مانتے اور حق یہ ہے کہ فقہ جو ہے سو عامی کے واسطے مثل عینک کے ہے جو شخص کم بصارت والے کو عینک لگانے سے منع کرتا ہے تو حقیقت مین وہ شخص قرآن مجید اور حدیث شریف کو چھوڑاتا ہے ✦ یہی تیسری بات جتنے بدعتی لوگ ہین اونکی باتونکے رد کے واسطے کفایت ہے ✦ چوتھی بات یہ ✦ کہ ہم مسلمانونکا سلسلہ حدیث شریف اور قرآن مجید کے علم کا اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے علم کا سلسلا اور مرید ہونے کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے اور اس سلسلہ ملنے کی دلیل صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ حدیث کی کتابون مین اور در مختار اور فتاوی سراجیہ اور عوارف المعارف اور رسالہ مکیہ اور قول الجمیل وغیرہ مین دیکھو اور یہ سند اور سلسلہ کا پہونچنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس امت محمدی کا خاصہ ہے کہ یہود نصاری اس نعمت سے محروم ہین اور اسی سند کے سبب سے شریعت محمدی تحریف سے محفوظ ہے سو ان بنگالہ کے خارجیون کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچتا صرف حاجی شریعت اللہ تک پہونچ کے موقوف ہو جاتا ہے پس ان خارجیون کے مذہب سے گھن اور نفرت دلانیکے واسطے یہی ایک چوتھی بات کفایت ہے اب اِس مقام مین ایک نکتہ اور بھی یاد رہے تاکہ اہل سنت وجماعت کے سوائے سارے فرقون کی گمراہی ذہن نشین ہو جاوے وہ نکتہ یہ ہے کہ اگر

صرف حدیث شریف اور قرآن مجید کا سلسلہ کوئی آنحضرتؐ تک پہونچاویگا تو بھی کفایت نہ کریگا کیونکہ یہ دونوں کے متن کی سند ہوئی اور حدیث قرآن مین دین یعنے شرائط ایمان کا اور شرایع یعنے احکام فقہی دونوںکا بیان ہے اور یہ دونوں بات قرآن حدیث کے معنے سمجھنے اور اجتہاد کرکے اُنسے مسئلہ نکالنے سے حاصل ہوتی ہے اور یہ مجتہد کا کام ہے تو یہ بات باقی رہی کہ اس دین یہ صحابہ کا اعتقاد کیسا تھا اور احکام فقہی پر عمل صحابہ کا کسطرح سے تھا سو ان دونوں باتوں کی سند فقہ مین ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ مین جو مجتہد تھے وے مجتہد سے پوچھ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین غیر مجتہد کو قرآن شریف سے مسئلہ نکالنا منع تھا اس بات کا بیان مشکوٰۃ مصابیح مین باب التیمم مین دیکھو اور عقائد بھی فقہ مین داخل ہی اور عقائد کا بیان جو ضبط کرنے اور حفظ کرنے کے واسطے فقہ سے جدا نکال کے لکھا ہے اور اُسکو عقائد کی کتاب بولتے ہین سو یہ بولنا مجاز کے طور پر ہے اور حقیقت مین وہ بھی فقہ ہے چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی تصنیف عقائد کی کتاب کا نام فقہ اکبر ہے اور یہی حال فرائض اور تصوف کا سمجھو اور شرایط ایمان کا بیان عقائد اور تصوف کی کتابون مین ہوتا ہے اور اوسی کو علم اسرار بھی کہتے ہین اور شرایع کا بیان فقہ مین ہوتا ہے اور اسکو علوم احکام بھی کہتے ہین جیسا کہ قریب ہی معلوم ہوگا تیسری فصل ۔ اس بیان مین کہ بنگالے کے خارجی لوگ اہل سنت وجماعت نہین اور نبی کے وارث اور عالم نہین ہین خارجی لوگ جو عمل کو داخل ایمان کے کرکے بے نمازی کو کافر کہتے ہین اور اوسکا جنازہ نہین پڑھتے سو اس عقیدے کو شرح عقائد نسفی مین خارجی کا عقیدہ لکھا ہے اور ایسی لوگونکو اجماع کے خارج لکھا ہے اور عقائد تمہید مین ایسے عقیدے کے رد مین بہت ہی پاکیزہ مضمون لکھا ہے ۔ اوسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ شرایط ایمان کی جو ہے یعنے اقرار کرنا زبان سے اور تصدیق اور یقین کرنا دل مین اُن سب باتوں کو جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے پاس سے لائے سو اُسکو ملت کہتے ہین ملت معنے دین یعنے یہی شرائط ایمان کی دین ہے اور شرایع کو یعنے امر اور نہی کے بجالانے کو یعنے ماموارت پر عمل کرنے اور منہیات کے ترک کرنے کو خدمت کہتے ہین ۔ یعنے شریعت کے موافق عمل کرنے کو خدمت کہتے ہین سو ملت بغیر خدمت کے یعنے بغیر عمل کے درست اور صحیح ہوتا ہے اور خدمت بغیر ملت یعنے بغیر ایمان کے درست اور صحیح نہین ہوتی اسواسطے کہ ملت یعنے ایمان مین دوام یعنے ہمیشہ اور ہر وقت پایا جانا شرط ہے ۔ اور خدمت یعنے عمل دوام شرط نہین انتہی ۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر عمل مین دوام شرط ہوتی اور عمل دین مین داخل ہوتا تو جب تک نماز پڑھتا تب تک مسلمان رہتا اور جب نہ پڑھتا تب کافر ہوجاتا نعوذ باللہ منہا وعلیٰ ہذا القیاس

سارے اعمال کا یہی حال ہوتا تو حقیقت مین اِن خارجیون کا اُستاد ابلیس اپنے شاگردون کی بار بار کافر ہونے پر راضی ہوا کیونکہ عمل کا ہمیشہ برابر ادا کرنا محال ہی اور جاہل لوگ اس فسادی بات کا بھید نہین سمجھتے اور ملت یعنے دین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک کبھی نہ بدلا اور خدمت یعنے شریعت بدلا کی ہے چنانچہ یہ مضمون نور علی نور مین دوسری فصل کی تیسری ہدایت مین بخوبی لکھا ہے * اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ اعتقادی اور ایمانی باتین جسکا بیان کلمہ طیب و شہادت اور امنت باللہ مین ہی سو وہی دین ہی * اور امر اور نہی شریعت ہے اور شریعت والے بالکل چھ رسول الوالعزم ہین حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد علیہم السلام اور سب کتاب شریعت نہین کہلاتین بلکہ ضمن امر اور نہی ہے وہی شریعت ہین اسیواسطے زبور شریعت نہین کہلاتی کیونکہ اوسمین امر اور نہی نہین ہین بلکہ اوسمین دعا اور وعظ ہے تو بس شریعت اپنا وقت تمام ہونے سے بدلی جاتی تھی اور اعتقادی بات کبھی نہ بدلی گئی یعنے ایمانی بات حضرت آدم علیہ السلام سے لیکے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک ہی رہی اور ایمان سب کا ایک تھا اور شریعت اور عمل سبکا ایک نہ تھا بلکہ وہ بدلا جاتا تھا اور اسی بات پر سب نبیونکا ایمان تھا اور یہ بات ظاہر ہے مثلاً ہماری شریعت کے موافق وضو غسل تیمم روزہ نماز وغیرہ اعمال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین نہ تھا اور باوجود اسکے ایمان اُنکا اور سب نبیون کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھا تو اِن خارجی لوگون نے جو عمل کو داخل ایمان کے کیا اور نماز نہ پڑھنے کے سبب سے بے نمازی کے جنازہ کی نماز کو منع کر دیا اور کھانے پینے کے واسطے بڑی چون چان مقرر کیا اور مسلمانون کی جماعت مین پھوٹ ڈالدیا اور صرف کلمہ سے اُنکو مسلمان نہ جانا تو اِس صورت مین دین اور شریعت کو ایک کر ڈالا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کے اور سارے فقہا اور متکلمین اور صوفیہ اور اپنے ملک کے سارے مولویون اور پیرزادون اور رقاصیون اور سارے خواص اور عوام کے جنہین یہ چون چان نہ تھی خلاف کیا تو دنیا مین اُنسے بُرا کوئی فرقہ نہ ٹھہرا اور عقاید تمہید کے دسوین قول مین لکھا ہے * کہ اجماع کیا ہم سب کے سب اہل سنت و جماعت نے اِس بات پر کہ محل اور مکان ایمان کا دل اور زبان ہے دل محل اعتقاد کا ہے اور زبان محل اقرار کا ہے اور یہ دونون رکن ہین ایمان کے یہ جو ہمنے بیان کیا اہل سنت وجماعت کی نزدیک ہے سو لیکن اقرار اور تصدیق دونون عرض ہین اِسواسطے کہ یے دونون بندے کی صفات مین سے ہین اور یہ عرض جو ہے سو دو زمانے تک باقی نہین رہتا یعنے جس زمانے مین پایا جاتا ہے اوسکے سوا دوسرے زمانے تک باقی نہین رہتا لیکن حکم ایمانکا باقی رہتا ہے علی الدوام اور

ہمیشہ کہ اُسکو اللہ تعالے باقی رکھتا ہے + سو کوئی شخص ایمان کے حکم سے خارج نہین ہوتا ہے اُس شخص سے
اس عرض کے فنا ہونے سے اور یہ مسئلہ روشن ہوتا اور کھلتا ہے نکاح کے مسئلہ سے اور وہ مسئلہ یہ ہے
کہ نکاح جو ہے سو ایجاب اور قبول ہے + اور ایجاب اور قبول دونون عرض ہین کہ دو زمانہ تک باقی
نہین رہتے جسوقت پائے جاتے ہین اُسیوقت چھتراجاتے ہین + یعنے ہوا پر اُڑ جاتے ہین مگر یہ کہ
حکم نکاح کا باقی رہتا ہے اور وہ کیا ہے کہ حلال ہونا جب تک کہ اُسپر کوئی چیز ایسی نہ آپڑے جو اُسکو
دور کرے یا توڑ دے جیسا کہ طلاق اور مانند اِسکے سو ایسا ہی ہے اِس مقام مین یعنے ایمانکے
مسئلہ مین بلکہ حکم ایمان کا قوی زیادہ اور بڑی تاکید کا ہے تو فنا ہونا لفظا اقرار کا اور فنا ہونا تصدیق
کا جو بندے کا عمل ہے کہ دل سے اور علم سے ہوتا ہے واجب اور ثابت نہین کرتا ہے ایمان کے حکم کے
فنا ہونیکو جب تک آنہ پڑے ضد اور نقیض ایمان کا اور وہ کیا ہے کہ کفر تو ہم لوگ کہتے ہین کہ بیشک
مومن جب ایمان لایا ایکبار تو بیشک حکم دیا جاویگا اُسکے ایمان کا اور اگر پہلی بار کے بعد اقرار کیا
یعنے کلمۂ اسلام کا اقرار کیا ہزارون بار تو بیشک ایمان وہی پہلا اقرار ہے اور پہلے اقرار کے سوائے
جو ہے سو وہ تکرار ہے پہلی بار کے اقرار کا اور اگر نہ کہا کلمۂ اسلام کا مگر ایک ہی بار اور جیتا رہا برسون
تو بیشک اُسکے کفر کا حکم نہ دیا جاویگا جب تک کہ نہ ظاہر ہوگی اُس سے ضد کلمہ کی اور اگر اسی حالت
پر مر گیا تو بیشک اُسپر نماز پڑھی جاویگی اور وہ شخص ہوگا مومن جب تک کہ نہ ظاہر ہوگا اُس سے خلاف
ایمان کے + انتہی + اب جاننا چاہیے کہ خارجی لوگون کے عالم سے مسئلہ پوچھنا اور اونکی بات سننا
درست نہین ہے کیونکہ وے لوگ نبی کے وارث بھی نہین ہین اور عالم بھی نہین اِس مضمون کا بیان
نور علی نور اور تزکیۃ العقائد مین مفصل لکھا ہے اُسمین لوگ دیکھ لین اب جو علما کہ وارث انبیا کے
ہین اُنکا بیان کرنا بھی ضرور ہے تاکہ جو عالم لوگ کہ وارث نہین ہے اُسکی بات سُنکی لوگ گمراہ
نہون جیسا کہ اِس ملک مین لامذہب لوگ اور بنگالے کے خارجی لوگ اور وحدت وجودی لوگ
وضو کھا کھا کے گمراہ ہوگئے اب اِس بیان سے انشاء اللہ تعالے سب لوگ پھر درست ہوجاوینگے
اور اپنی غلطی سے استغفار کرینگے وہ بیان یہ ہے مکتوب دو و بست و شصت و ششم مین حضرت شیخ
احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ + اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ
عالم لوگ جو ہین سو نبی لوگون کے وارثین ہین سو جو علم کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے
باقی رہا ہے دو نوع پر ہے ایک علم احکام کا اور دوسرا علم اسرار کا + انتہی + پھر حضرت
مجدد قدس سرہ آگے فرماتے ہین اور وارث وہ شخص ہے کہ جسکو دونون نوع کے علم سے سہم یعنے

حصہ ملے اور وہ شخص وارث نہین ہو کہ اُسکو ایک نوع سے حصہ ملے اور دوسری نوع سے حصہ نہ ملے کیونکہ یہ
بات وارث کی شانیوالی ہے اسواسطے کہ وارث کو مورث کے ہر قسم کے ترکہ سے حصہ مقرر ہوتا ہے ایسا
نہین کہ بعضے قسم کا حصہ ملے اور بعضے قسم کا نہ ملے اور جس شخص کو کہ بعضے معین چیز سے حصہ ملتا ہے وہ شخص
داخل غرما کے یعنے قرض پانے والونکے ہے کہ اُسکے حق باقی رہنے کے سبب سے مورث کے ترکہ
مین اُسکا بھی علاقہ لگ گیا ہے اور ایسا ہی فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے + العلماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل + میری اُمت کے عالم لوگ بنی اسرائیل کے نبی لوگون کے
مانند ہین اور اِس حدیث مین علما سے وارث علما مراد ہین غرما نہین مراد ہین کہ بعضے ترکہ سے حصہ لیا
ہے کیونکہ وارث کو قرب اور جنسیت کے واسطے سے مورث کے مانند کہہ سکتے ہین بخلاف غریم یعنے قرض
پانیوالے کے کہ وہ اِس قرب اور جنسیت کے علاقہ سے خالی ہے تو پس جو شخص کہ وارث نہوگا وہ شخص
عالم بھی نہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ اُسکے علم کو ایک قسم کے علم کے ساتھ مقید کرین اور کہین مثلاً کہ یہ شخص
عالم علم احکام کا ہے یا فلانے علم کا عالم ہے اور عالم مطلق وہ شخص ہو کہ دونون قسم کے علم سے اُسنے
بہت سا حصہ پایا ہے + انتہی + اِس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ لامذہب لوگون کے عالم انبیا کے
وارث نہین کیونکہ علم احکام کا جو فقہ ہے سو اُس سے اُن لوگون کو انکار ہے اور علانیہ کھلی کھلا لوگونکو
فقہ پر عمل کرنے سے منع کرتے اور ہر جاہل کو حدیث پر عمل کرنیکا حکم دیتے ہین اور اوسیکو عمل بالحدیث
کہتے ہین اور جس مقام مین فقہ کے اِنکار کا موقع نہین پاتے وہان جب کوئی پوچھتا ہے کہ تم فقہ پر عمل
کرتے ہو تب کہتے ہین کہ ہم فقہ پر کسواسطے عمل نہ کرینگے جو فقہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق ہو اُسکو
ہم مانتے ہین اور یہ اونکا بڑا کید ہے کیونکہ قرآن حدیث کے موافق غیر موافق ہونا مجتہد کے سوا
کون معلوم کرسکتا ہے تو یہ ایسا کید ہے کہ اُنکا تابعدار قیامت تک فقہ کا منکر رہیگا اور کتنا ہی پڑھا لکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وارث سے محروم رہیگا اور اسی طرح سے بنگالے کے خارجی لوگونکے
عالم بھی انبیا کے وارث نہین کیونکہ علم اسرار سے جو تصوف ہے اُن لوگون کو انکار ہے اور اسی طرح
سے جو لوگ حضرات صوفیہ کے علم اور اونکے عقائد سے مطلق واقف نہین ہین اور اپنے تئین صوفی
جانتے ہین اور اسلام کے حضرات صوفیہ اور ہندؤنکے جوگیونکی بات مین فرق نہین کرسکتے اور بعضی
بات جو نادان واقفون نے مشہور کردیا ہے اور اوسبات کا تصوف کی کتاب مین کہین [illegible] نشان
نہین اُسکو تصوف کی بات جانتے ہین مثلاً مشہور کردیا ہے کہ آدمی کے بدن [illegible] مقام محمود ا
ہے اور یہ بات نری غلط ہے مقام محمود کا بیان عالمون سے [illegible] تمام مین تو کہ

ہوکے آنحضرت صلعم امت کی شفاعت کرینگے اور وہ مقام آنحضرت صلعم کے واسطے خاص ہے وہ
مقام سد آدمی کے بدن مین کہان سے آیا * یا مثلاً ناسوت کہتے ہین انسان کو * اور ملکوت کہتے
ہین عالم ارواح کو * اور جبروت کہتے ہین اللہ تعالی کی صفات کو * اور لاہوت کہتے ہین خود ذات
پاک کو اور اسمین شبہہ نہین کہ انسان کے دسون لطیفوجو بعضے عالم خلق ہین اور بعضے عالم امر ہین اور وہ بھی
ملکوت مین داخل ہین سو انکی سیر اور مراقبہ کرنا ہوتا ہے اور جبروت یعنے اللہ تعالی کی صفات کا بھی مراقبہ
کرنا ہوتا ہے اور مراقبہ کرنے سے لاہوت یعنے خود ذات کا قرب اور مشاہدہ حاصل ہوتا ہے سو
ناواقفون نے مشہور کردیا کہ ناسوت ملکوت جبروت لاہوت یہ چارو مقام آدمی کے بدن مین ہین
اور چارو کا مقام اور رنگ وغیرہ باتین لکھا سو سب جھوٹھہ ہے تو ایسی بات کہنے والے بھی علم
اسرار سے واقف نہین اور رسول اللہ صلعم کے وارث بھی نہین ہین * دوسرا وعظ * جب علم احکام
اور علم اسرار اور ملت اور دین اور خدمت اور شریعت کا فرق معلوم ہوچکا تو اب اسبات کا سمجھانا
بھی بہت ضرور ہوا کہ علم شریعت اور علم احکام کا کسکو کہتے ہین اور اسکو اس امت مرحومہ مین سے
پہلے کسنے لکھا ہے سو اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ علم احکام اور علم شریعت فقہ کو کہتے ہین
اور سب کے پہلے اسکو امام اعظم رحمۃ اللہ نے لکھا تب اسی طور پر سارے جہان کے فقہانے کتابین
لکھا اور قیامت تک لکھتے جاوینگے اس بات کی تصریح نسیم الحرمین مین دیکھو اور اوسکا خلاصہ یہ ہے
مسند خوارزمی مین لکھا ہے کہ بیشک امام ابو حنیفہ رح ان شخصون مین سے پہلے ہین جسنے احکام کو
استنباط کیا اور اجتہاد کے قاعدے مضبوط کیا اور احکام الہی کو خوب پہونچے اور اوسی مسند مین ہے
کہ ابو حنیفہ نے اجتہاد کیا اور فتوا دیا تابعین کے زمانے مین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اوسی مسند مین
ہے کہ ابو حنیفہ پیشوا تھے فتوا مین تابعین کے زمانے مین اونکی تعظیم سب کرتے تھے اور اوسی
مسند مین ہے کہ پہلے جس شخص نے شریعت کے علم کو تالیف کیا وہ ابو حنیفہ ہین انکے سوا کسی نے یہ
کام نکیا اور لوگون نے علم فقہ کو تالیف نکیا اور نہ کوئی کتاب درست کیا وے لوگ اپنے یاد رکھنے
کی قوت پر اعتماد رکھتے تھے سو جب ابو حنیفہ نے علم کو منتشر دیکھا تب ناخلف لوگون سے ڈرے کہ کہین
وے لوگ علم کو ضائع نکرین بموجب فرمانے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو فرمایا کہ اللہ تعالے علم کو
چھین کے نہ اٹھا لیوے گا کہ اسکو لوگون سے چھین لے علم کو نہ اٹھا لیویگا مگر عالمونکے مرنے سے
پھر رہجاوینگے جاہل سردارین اور بغیر علم کے فتوا دینگے پھر آپ بھی گمراہ ہونگے اور دوسرونکو
بھی گمراہ کرینگے تو اسیواسطے ابو حنیفہ نے علم فقہ کو تالیف کیا اور اوسکو باب باب مقرر کیا

اور ترتیب کے ساتھ کتاب میں لکھا اور شروع کیا طہارت کا بیان پھر نماز کا پھر روزہ کا پھر ساری عبادت
کا بیان پھر معاملات کا بیان بعد اسکے ختم کیا کتاب کو میراثوں کے بیان پر اور طہارت اور نماز سے
اسواسطے شروع کیا کہ یے دونوں ساری عبادتوں سے بڑی ضروری ہیں اور یے عبادتیں سب کے
واسطے عام ہیں اور میراث پر ختم اسواسطے کیا کہ وہ آدمی کا آخری احوال ہے اور اوسی مسند مین سند
کے چالیسوین باب کی فصلون کی فہرست مین کہا کہ یہ فصل ہے ابوحنیفہ کے بعد یعنے شاگردون کی
شناخت مین جنسے راویون نے روایت کیا ہے اس کتاب مین اور وے پانچسو یا زیادہ ہین اور
اس فصل مین انکا ذکر ہے جنسے امام بزرگ شافعی نے اپنی سند مین روایت کیا ہے اور اوس
سند کو ابو العباس محمد ابن یعقوب اصم نے جمع کیا ہے اور اوس سند مین امام شافعی کے مشایخ ابو
حنیفہ کے شاگرد وغیرہ ملا کے تینیس شیخ ہین اور اس فصل مین ابوحنیفہ کے ان شاگردونکا ذکر ہے
جنسے امام احمد ابن حنبل اور بخاری اور مسلم اور ان بزرگون کے شیوخ نے روایت کیا ہے شیخ کہتے ہین
مرشد اور استاد کو اسکی جمع مشایخ اور شیوخ ہے + انتہی + تو اب ان سب باتون سے جاہلونکی
بات رد ہوگئی جو کہتے ہین کہ ابوحنیفہ محدث نہ تھے اور ثابت ہوا کہ وہ رحمۃ اللہ ان سب مذکور محدثو
کی سند تھے اور وے سند کیونکر نہون حالانکہ وہ رحمۃ اللہ سلف تھے اور تینون نیک قرن مین سے
پہلے قرن مین تھے اور فقہا کے ساتون طبقہ مین سے پہلے طبقہ مین تھے انھون نے روایت کیا
تابعین سے انھون نے صحابہ سے یا روایت کیا صحابہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
انھون نے جبرئیل علیہ السلام سے اسنے اللہ واحد قہار سے + اور ان سے بڑے بڑے بزرگو
نے روایت کیا جیسا کہ ابھی تجکو معلوم ہوتا ہے + اور اسی سند مین جو ذکر کیا مصنف نے عبارت
کشف کی اور وہ عبارت یہ ہے ابوحنیفہ کی فضیلت نہین ثابت ہوتی ہے مگر اسی سبب سے کہ بڑے
بڑے لوگون نے اس سے روایت کیا جیسے عمرو ابن دینار اور وہ ابوحنیفہ کے استادون
مین سے اور بڑے عالمون مین سے ہین اور روایت کیا اس سے اسکے مثل اور مانند لوگون
نے جیسے عبداللہ ابن مبارک اور یزید ابن ہارون ہین + کہا محمد ابن اسمٰعیل نے یعنے بخاری
نے کہ روایت کیا ہے ابوحنیفہ سے عباد ابن عوام اور ہشیم اور وکیع اور ہمام ابن خالد اور ابو سحاق
فزاری نے + اور تحقیق روایت کیا اسنے عبدالعزیز ابن ابی رواد اور عبدالمجید ابن ابی رواد
اور سفیان ابن عیینہ اور فضیل ابن عیاض اور داؤد طائی اور ابن جریج اور عبداللہ ابن یزید
مقری نے روایت کیا اس سے نوے حدیث اور سفیان ثوری اور ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ نے

روایت کیا اس سے ایک ایک حدیث اور مسعر ابن کدام اور اسمعیل ابن ابی خالد اور شریک ابن عبد اللہ اور
حمزہ ابن حبیب مقری نے روایت کیا اُسے بہت سی حدیث ✤ اور امام عاصم ابن ابی النجود قاریون
کے امام ابوحنیفہ کے اُستاد ابوحنیفہ سے مسئلہ پوچھتے تھے اور اونکے فتوا پر عمل کرتے تھے کہ اللہ تجھکو
جزائے خیر دے اے ابوحنیفہ اور کہتے تھے تو ہمارے پاس آیا تھا چھوٹا اور ہم تیرے پاس آتے ہین
بڑے یعنے تو جب ہمارے علم پڑھنے کو آیا تھا تب چھوٹا تھا پھر اللہ نے تجھکو ایسا مرتبہ دیا کہ ہم بڑے
ہین اور تیرے اُستاد ہین مگر تیرے فتوا کے محتاج ہین اور تیرے پاس آتے ہین ✤ انتہی ✤ اور بیشک
خوارزم کے سارے خطیبون کے خطیب صدر الایمہ ابو موید موفق ابن احمد مکی نے ابوحنیفہ کی تعریف
مین ذکر کیا کہ تمام دنیا کے مسلمانون کے اُستادون اور مرشدون مین سے سات سو بتیس شخص
ہین کہ اُنھون نے ابوحنیفہ سے روایت کیا ✤ انتہی ✤ سند خوارزمی کے مضمون سے ثابت ہوا کہ تابعین
کے زمانے مین جسکے نیک ہونیکی گواہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے امام ابوحنیفہ سب کے
پیشوا تھے اور سب اونکی تعظیم کرتے تھے اور شریعت کے علم کو اُنھون نے تالیف کیا اور اُنکے
لکھنے کی تقلید تمام جہان نے کیا اور قیامت تک کرتے جاوینگے یعنے اُنکے لکھنے بعد جسنے جسنے
علم شریعت کا فقہ لکھا سب نے اُنکی تقلید کر کے طہارت سے شروع کیا اور میراث کے بیان پر تمام
کیا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی وضع پر باب باب لکھا یہان تک کہ معتزلہ اور شیعہ وغیرہ فرقون نے
بھی ایسا ہی کیا گو کہ بسبب گمراہی کے اُن سبھون نے اُس باب کے مسئلون مین خلاف کیا مگر
شریعت کے علم کی اصل وضع کے خلاف کرنیکی گنجایش نہ دیکھا اور امام شافعی اور امام احمد ابن
حنبل اور بخاری اور مسلم رحمہم اللہ تعالے اُنکی شاگردان شاگرد ہین اور امام عاصم قاریون کے امام نے
وغیرہ اولیاء اللہ اور اماموں نے اور مجتہدون نے بھی اُنکی تقلید کیا ✤ تو اب اس زمانے کی لوگ
جنکو اجتہاد کی لیاقت مطلق نہین ہے وے جو امام ابوحنیفہ کی تقلید سے انکار کرتے ہین تو بلاشبہہ
اجماع کے خلاف کرتے ہین اور اونکی بات کا سننا بلاشبہہ گمراہ ہونا ہے اور سند مذکور کے مضمون
مذکور مین غور کرنے سے اور بھی بہت سے پاکیزہ مضمون نکلتے ہین خلاصہ یہ کہ شریعت محمدیہ کے لکھنے
والے امام ابوحنیفہ ہین اُنکے لکھنے سے منہہ موڑنا شریعت محمدی سے منہہ موڑنا ہے اب فقہ پر
عمل کرنیکے واسطے جو ہمارے دین مین قاعدہ مقرر ہو چکا ہے اُسکو بھی سنو وہ یہ ہے ✤ تیسرا
وعظ ✤ اب ایک قاعدہ کلیہ جو اہل سنت وجماعت کے سوا سارے گمراہ فرقون کے رد کے واسطے
عموماً کفایت ہے ہم لکھ دیتے ہین سو مناسب ہے کہ جو لوگ آپ سمجھ سکین وے آپ سمجھ کے اور

جو لوگ آپ نہ سمجھ سکین سو کسی عالم سے سمجھ کے اِس قاعدہ کو یاد کر لین + وہ قاعدہ یہ ہے کہ فقہ کی مقید لوگون یعنے فقہ جاننے والون اور اوسپر عمل کرنے والونکے سات طبقے ہین + پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا جیسے چارون امام اور جو ویسی راہ چلا + دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا جیسے ابو یوسف اور محمد اور اصحاب ابو حنیفہ کے جنکو مسئلہ نکالنے کی قدرت تھی ابو حنیفہ کے قاعدونکے موافق + تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا + چوتھا طبقہ مقلدون مین اصحاب تخریج کا + پانچوان طبقہ مقلدون مین اصحاب ترجیح کا + چھٹھان طبقہ مقلدون مین اُن لوگون کا جو اقوی اور قوی اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور روایت نادرہ مین تمیز کر سکتے ہین + ساتوان طبقہ اُن مقلدون کا جنکو ان مذکور باتونکی قدرت نہین اور دبلی اور موٹی مین فرق نہین کر سکتے اور درمختار کا مصنف بھی اِسی ساتوین طبقہ مین ہے اور وہ بہت بڑا شخص ہے اور اپنی کتاب مین اوپر کے طبقے والون کی تحقیق خوب لکھتا ہے اور ہم لوگ کس گنتی شمار مین ہین سو وہ خود لکھتا ہے کہ ہم لوگون پر یعنے ساتوین طبقہ والونپر واجب ہے اُسکی تابعداری کرنا اور اُسپر عمل کرنا جسکو اوپر کے طبقے والے فقہا ترجیح دے گئے ہین اور جسکو صحیح کہہ گئے ہین جیسا کہ اگر وے لوگ اپنی زندگی مین فتوا دیتے تو ہمکو اُسکی مخالفت درست نہوتی پھر اگر کتابون مین اُنکے قول بلا ترجیح کے مذکور ہون اور صحیح غیر صحیح مین اختلاف ہو تو ہم اُسپر عمل کرین جسپر اُنھون نے عمل کیا باعتبار بدلنے عرف اور لوگون کے حال کے اور جسمین بہت آسانی ہو اور جسپر ہمارے مذہب والونکا عمل برابر سے چلا آتا ہے اور جسکی دلیل قوی ہے اور اسبات کا پہچاننے والے سے زمانہ خالی نہین + انتہی + سو جسکو اِسبات کی امتیاز نہو وہ ایسے عالم سے پوچھے جو اِن مذکور باتون کو اوپر کے طبقے والون کے موافق کتاب دیکھ کے بتا وے ایسا نہ کرے کہ خود کسی عالم کے عمل اور اُسکی سمجھ کے موافق عمل کرے اور کہے کہ فلانے عالم کو ہمنے یہ کام کرتے دیکھا اور یہ بات اُسسے سنا یا جس بات کو اوپر کے طبقہ والے فقہا ترجیح نہ دے گئے مثل رفع یدین اور آمین بالجہر کے اُسپر عمل کرے اور سمجھے کہ یہ سنت کی محبت ہے سو حقیقت مین یہ اپنی خواہش کی تابعداری اور شریعت کی مخالفت ہے کیونکہ فقہا دین کے حاکم ہین اور دین کے خبردار ہین اور اُنکو حکم دینے کا اختیار ہے اسواسطے کہ اُنکو شارع نے یعنے اللہ اور رسول نے دین کا حاکم بنایا ہے اور وے لوگ اولوالامر ہین شارع کی مراد کو خوب پہچانتے ہین اور اُسکے موافق حکم دیتے ہین کوئی حکم اپنی طرف سے نہین دیتے اس سبب سے اُنکے حکم کی مخالفت عین شرع کے حکم کی مخالفت ہے اِس مضمون کو تصریح نسیم الحرمین مین دلیل کے ساتھ ہمنے لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ فقہا دین کے حاکم ہین دین کے معاملہ مین حکم

دیے کا انکو اختیار ہے اور محدث لوگ دین کے چوکیدار ہین دین کی امانت کو یعنے حدیث کو حفاظت کے ساتھ رکھکے اُسکے لایق لوگون کے پاس بجنسہ پہونچا دیتے ہین انکو حکم دینے کا اختیار مطلق نہین ہے اور صوفیہ لوگ دین کی حمایت اور پیچ کرنے والے ہین یعنے اُنسے کرامات ظاہر ہوتی ہین اور اونکی صحبت کی برکت سے سالکون کو یقین کے مرتبے اور دین مین استقامت حاصل ہوتی ہے اور اُنکے سبب سے دین کی رونق ہوتی ہے الغرض چھٹو طبقے کے مجتہد فقہا کے سوا حکم دیے کا کسیکو اختیار نہین نہ مقلدون کو نہ محدثون کو نہ صوفیہ کو جیسا کہ دنیا کے حاکم کے سوا کسی عملے کو حکم دینے کا اختیار مطلق نہین ہوتا یہ قاعدہ یاد رہے درالمختار اور درالمحتار اور قول السدید المقید کے مضمون بموجب ہمنے یہ قاعدہ لکھا اور فقہ اور عقائد اور تصوف اور تفسیر اور حدیث کی شرحون مین غور کرنے سے یہ قاعدہ صاف نکلتا ہے اور ان تینون مذکور کتابون کے مصنف لوگ بڑے معتبر اور محقق مشہور ہین اُن لوگون نے بڑی بڑی معتبر کتابون سے نکال کے یہ قاعدہ لکھا ہے اور اس قاعدہ کے صحیح ہونے پر اُمت کا اجماع ہے کیونکہ کسی نے اس قاعدہ سے انکار نہ کیا اور سارے فقہا اور محدثین اور مفسرین اور متکلمین اور صوفیہ فقہ پر عمل کرتے ہوئے چلے آئے ہین اور فقہ پر عمل کرنیکی تاکید سب نے کیا ہے چنانچہ اشباہ والنظائر مین لکھا ہے کہ بزازی نے اپنی کتاب مناقب مین ان چار چار چیزون کو ذکر کیا سو اُن سب چار چیزونکے بیان کے بعد امام بخاری نے کہا پھر اگر طاقت نہ رکھے ان سب مشکل بوجھ کے اوٹھانیکی تو اُسپر واجب ہے فقہ کا اختیار کرنا جسکا سیکھنا ممکن ہے اپنے گھر بیٹھے بیٹھے اور فقہ سیکھنے مین نہ تو دور دراز سفر کرنے کا محتاج ہے اور نہ ملک ملک پھرنے کا اور نہ جہاز کشتی پر سوار ہوکے دریا کی سیر کا اور باوجود اس آسانی کے فقہ جو ہے سو پھل اور مقصود اصلی حدیث کا ہے اور فقیہ کا ثواب اور اوسکی عزت محدث کے ثواب اور اوسکی عزت سے کم نہین یہان تک بخاری کی بات تمام ہوئی سو اس بات سے فقہ کے مرتبہ کی بلندی دریافت کرو اور رسول اللہ صلعم نے جو علم اپنی میراث مین چھوڑا ہے سو یہی دو علم ہے فقہ اور تصوف سو جسنے ان دونون علم کو حاصل کیا وہ شخص عالم اور نبی کا وارث ہے اور جسنے دو نو علم کو حاصل نکیا سو عالم بھی نہین اور نبی کا وارث بھی نہین اسبات کی تصریح اوپر گذر چکی ہے اب جس مسئلہ کو چھٹو طبقہ کے فقہا نے ترجیح دیا اور اُسکو صحیح لکھا اُسپر عمل کرنا اور اُسکی تابعداری کرنا واجب ہے اور اوسپر عمل نکرنا اور اُسپر اعتراض کرنا واجب کا ترک کرنا اور عین شارع کے حکم پر اعتراض کرنا ہے مثلاً حنفی مذہب کے چھٹو طبقہ کے فقہا نے انکی تقلید کرکے ساتوین طبقہ کے بھی

سارے فقہانے بسم اللہ اور آمین کے اخفا کو اور تکبیر اور افتتاح کے وقت سوا رفع یدین نہ کرنے کو ترجیح
دیا اور چار امام مین سے ایک امام کو متعین کرکے اسکی تقلید کو واجب کہا ہے اور فقہ کے موافق عمل
کرنے کو فرض کہا اور اہل سنت کے علما کی تحقیق کے موافق جو کچھ علم کلام کی کتابون مین مثل عقائد
تمہید اور شرح عقائد نسفی وغیرہ مین لکھا ہے اسکے موافق اپنے عقیدے کے درست کرنیکو واجب لکھا اور
اوسکے خلاف عقیدے والے کو گمراہ اور خارجی اور رافضی اور معتزلہ لکھا ہے اور جو شخص کہ کلمہ گو ہے وہ
اگر نماز نہین پڑھتا ہے یا دوسرے گناہ کبیرہ مین گرفتار ہے تو اسکو مومن فاسق کہا اور اسکے جنازہ
کی نماز کو درست کہا ہے اور جس ملک مین اہل اسلام کے سوا دوسرے فرقہ والا بادشاہ غالب ہو جاوے
جیسا کہ اس ملک ہندوستان اور بنگالہ مین ہو گیا ہے تو اس ملک مین جمعہ اور عیدین کی نماز کو درست
کہا ہے اور جمعہ اور آخر الظہر دونون کے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور دونون کو واجب کہا ہے وعلی ہذا القیاس
جس مسئلہ کو ان لوگون نے درست کہا ہے اور اسکو ترجیح دیا ہے اور اس مسئلہ کی ساری دلیلونکو
اون لوگون نے دیکھ کے اور سمجھ کے اور اونہین خوب غور کرکے جو حکم دینا تھا سو دے چکے ہین تو اب
اس مسئلہ مین ساتوین طبقہ کے خواص علما اور فقہا کو سوائے ان لوگون کی تقلید کے چارہ نہین اور
اس مسئلہ مین ان لوگون کو پھر سر نو بحث اور تقریر اور گفتگو کرنا محض لغو اور بے فائدہ اور واجب کا
ترک کرنا اور حرام مین گرفتار ہونا ہے اور عوام کا تو کیا ذکر ہے خصوصاً اس ملک کے عوام کا اس
ملک کے عوام تو صبح صادق کو نہین پہچانتے جسکے پہچاننے پر روزے نماز کا مدار ہے تو یے لوگ
دینی مسائل کو کیا پہچانین گے ؛ اور ان عوام لوگون کا جیسا جیسا برا حال ہے اسکا بیان کرنا طول ہے
انکے حال کا بیان مختصر یہ ہے کہ اللہ تعالے اور اوسکے رسول مقبول صلعم کے نام کی اور شریعت کے
حدود کی تعظیم کے سبب سے شیطان اور بڑے بڑے سخت مرض دور ہو جاتے ہین مثلاً اس مضمون
کی دعا کہ اے فلانے مرض اگر تو اس مریض سے جدا نہوگا تو تو اللہ تعالے سے بیزار اور جدا ہونے
والا ہے ؛ یا اس مضمون کی دعا کہ جو کوئی اللہ تعالی کی طرف بلانے والے کے بلانے کو قبول نکرے
تو اسکا کہین ٹھکانا نہین اور اوسکا کوئی پشتی کرنے والا نہین سنکے دور ہو جاتے ہین ؛ اور
ان عوام کے روبرو اللہ تعالے کا نام لینا اور اسکے حدود کا بیان کرنا کچھ فائدہ نہین کرتا قول اہل
مین ان دعاؤن کو دیکھ کے ہمارے اس بات کے مغز کو دریافت کرو الغرض جب اس زمانہ مین
کوئی گمراہ کسی دینی مسئلہ مین کسی سے مناظرہ اور بحث کرنے جاوے تو اسکے مناظرہ اور بحث کا مدار
اور ٹھکانا اور فیصلہ اور حکم مقرر کرنا یعنے حاکم اور ثالث اور منصف مقرر کرنا اسی قاعدہ کلیہ کو مقرر کرے

اور دونون جانب کے بحث کرنیوالے اپنے اپنے دعوی کو اُنھین چھٹو طبقہ والونکی کتاب سے بتصریح دکھاوین اور جو شخص اِس بات کو قبول نکرے وہ جھوٹھا ہے اور وہ اِس خاکسار کے پاس چلا آوے اِس قاعدۂ کلیہ پر عمل کرنیکی برکت سے انشاء اللہ تعالی اُسکو ہم ایسا پھساوینگے جیسا گدھا چہلے اور دلدل مین پھنس جاتا ہے اور ہمنے جو نقشہ احقاق الحق اور نسیم الحرمین مین لکھا ہے اُسکو دیکھکے ہمارے اِس دعوے کو لوگ سچ جانین اور ہمارے اِس دعوے کو تکبر اور غرور نہ جانین کا فرون اور گمراہون کے دبانے کو ایسا تکبر اور غرور درست ہے کہ حقیقت مین یہ تکبر اور غرور نہین ہے بلکہ اپنے مولا کے دین قبول کرنے مین اپنے تئین اور سب کے تئین عاجز بنانا ہے ✣

خاتمہ ✣

مکہ معظمہ کے مفتی کے فتوا کے ذکر مین پوشیدہ نرہے کہ پہلی فصل مین مکہ معظمہ کے مفتی کے فتوا کا حال خاتمہ مین لکھنے کا جو ہمنے وعدہ کیا تھا سو اُسکا حال ایک محضرنامہ اور ایک اخبار اور ایک نصیحت اور ایک اشتہار کو دیکھکے بخوبی معلوم کرو وہ محضرنامہ یہ ہے ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ محضرنامہ لکھنے کا یہ سبب ہے کہ سب مسلمان لوگ اپنے دین اور مذہب پر مضبوط رہین اور سنت وجماعت کے مذہب کے سوا سب مذہب سے کنارہ کرین امسال ۱۲۸۰ھ کی اُنیسوین ۱۹ تاریخ روز یکشنبہ ۲۱ ربیع الاول مین جناب مولانا کرامت علی صاحب ✣ اور مولوی عبدالجبار ✣ دونون شخصون نے ایک ساتھ ہوکر اِس مقام پر یسال مین شاہ صاحبون کی مسجد مین ✣ جناب مولوی عبدالکریم خانصاحب بہادر ✣ اور جناب مولوی مفیض الدین محمد خانصاحب بہادر ✣ اور جناب مولوی قاضی سراج الدین محمد صاحب اور جناب مولوی سید تجمل علی صاحب نائب ناظر ✣ اور جناب مولوی معظم الدین محمد صاحب ✣ اور جناب مولوی اظہر الدین نور احمد صاحب ✣ اور جناب امیر الدین صاحب ✣ اور جناب مولوی محمد عالم صاحب اور جناب مولوی رائض الاسلام صاحب ✣ اور جناب مولوی عبدالغفور صاحب ✣ اور جناب مولوی مفیض الرحمن صاحب ✣ اور جناب مولوی عبدالعزیز صاحب ✣ اور پیشکار امین الدین صاحب ✣ اور پیشکار محمد یار صاحب ✣ اور جناب مولوی محمد فاضل صاحب ✣ کوتوال شہر وغیرہ روساء شہر کے روبرو بیٹھکے جن جن مسئلون مین آپسمین خلاف تھا اُن مسئلون مین سے پانچ مسئلہ مین مکہ معظمہ کے فتوا کے مضمون کے موافق جو گفتگو کیا اور ثالثون نے سوال کا جو جواب دیا اور اُنکے مقابل جو قبول کیا سو سب ہم لکھتے ہین ✣ پہلا سوال ✣ جو شخص کلمہ گو ہے اور نماز وغیرہ عمل ادا نہین کرتا ہے اُسپر جنازہ کی نماز پڑھی جاویگی یا نہین تو دونون شخصون نے کہا کہ ہم لوگ کلمہ گو بے نمازی کو

فاسق یعنے گنہگار مسلمان جانتے ہین اور اوسپر جنازہ کی نماز پڑھنا درست کہتے ہین + دوسرا سوال + مشایخ طریقت کے طریقہ مین داخل ہونے کو اور طریقت کے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تم کیا جانتے ہو مولانا صاحب نے کہا کہ بیعت توبہ اور بیعت تبرک کی پیر کے ہاتھ پر ہم سب خاص و عام کیواسطے درست جانتے ہین اور بیعت ارادت کی خاص لوگون کے واسطے ہے اور اوسکی شرطین ہین + اور مولوی عبدالجبار نے کہا کہ ہم بھی اس بیعت کرنے کو درست جانتے ہین مگر جب مرشد اور طالب دونون علم شریعت اور طریقت کا رکھتے ہون اور مرشد قطب الارشاد یعنے سب اولیونکا سردار ہو تب یہ بیعت درست ہے اور جو شخص ناقص ہو جسپر پردہ پڑا ہے اوسے بیعت کرنا کفر ہے + الغرض جو آگے سنتے تھے کہ پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست نہین سو دونونکی بات سے رد ہوگیا + تیسرا سوال + لڑکا پیدا ہونے سے اوس لڑکے کے ناڑ کو اپنے ہاتھ سے کاٹنا باپ ماپر واجب جانتے ہو یا کیا جانتے ہو + دونون شخصون نے کہا کہ ہم لوگ ناڑ کاٹنے کو قابلہ کا پیشہ جانتے ہین ماباپ پر واجب نہین جانتے ہین + بعد اسکے قابلہ کے معنے مولانا صاحب نے دائی کہا اور مولوی عبدالجبار نے وہ پلا مولی کہا اور مولوی ابراہیم نے قابلہ کے معنے دائی جنائی کہا پھر مولوی عبدالجبار نے بھی یہی معنے کہا الغرض سب کے قول بموجب باپ ماپر ناڑ کاٹنا واجب نہ ثابت ہوا + چوتھا سوال + اس ملک بنگالے اور ہندوستان مین اسوقت مین کہ صاحبان انگریز کی عملداری اور حکومت ہے جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنے کو تم کیا جانتے ہو تب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ بنگالے اور ہندوستان مین صاحبان انگریز کی حکومت اور بادشاہی کے وقت ہم عیدین کی نماز کو واجب یعنے فرض عملی اور جمعہ کی نماز کو فرض اعتقادی جانتے ہین اور مولوی عبدالجبار نے کہا کہ ہم درست نہین جانتے ہین بلکہ بعضی کتابین مکروہ تحریمی لکھا ہے تب مولانا صاحب نے کہا کہ مکہ معظمہ کا فتوا انکالو تب انھون نے کہا کہ جمعہ کا فتوا نہین لکھا گیا تھا مصر کا فتوا لکھا گیا تھا اوسکو دیکھو اوسی سے جمعہ کا بھی فیصلہ ہو جاویگا تب مولانا صاحب نے کہا کہ جمعہ کا فتوا بھی لکھا گیا تھا اور اس بحث کا سارا مدار اوسی فتوا پر موقوف ہے اور سب ملاکے چھ فتوا تھا تب مولوی عبدالجبار نے کہا کہ نہین پانچ ہی فتوا تھا تب مولانا صاحب نے کہا کہ اوسکی نقل جو تمنے مولوی عبدالکریم خانصاحب بہادر کو دیا تھا سو وہ بھی چھ فتوا تھا اور ہمارے پاس بھی اوسکی نقل تمہاری مہری چھ قطعہ فتوا موجود ہے اور مولانا صاحب نے خان بہادر ممدوح سے کہا کہ آپ اوسکو منگوائیے خانصاحب بہادر نے اشارہ فرمایا مولوی عبدالغفور صاحب کی طرف تب انھون نے کہا کہ ہمسے منیر الدین سرنمت لے گیا تب اوسنے مولوی عبدالجبار کی طرف اشارہ کیا

تب مولوی عبد الجبار نے کہا کہ وہ فتوا لکھو گیا افسوس ہے کہ اوس گروہ کے کسی شخص نے مولوی عبد الجبار کو نہ پکڑا کہ تم جمعہ کا فتوا لکھا تو کیونکہ دونون گروہ کے نزدیک اصل وہی فتوا ہے اور تم مدت سے شہرہ کرتے تھے کہ مکہ سے جمعہ کے منع کا فتوا آیا ہے الغرض بہت تقریر کے بعد مکہ معظمہ کا دوسرا فتوا جو حاجی عبد الجلیل کے پاس تھا وہ پڑھا گیا اور اُس سے ثابت ہوا کہ ایسے مقام مین جو مسلمان لوگ ایک شخص کو نماز پڑھانے کیواسطے اپنا امام مقرر کرین تو جمعہ درست ہو تب مولوی عبد الجبار نے کوتوال شہر کی طرف مخاطب ہو کے کہا کہ اگر ہم امام مقرر کرین تو آپ ہاتھ مین ہتھکڑی ڈال دینگے آخر کو مولوی عبد الجبار نے کہا جمعہ جائز ہے ✤ پانچوان سوال ٹڈی اور پھنگے کو ایک چیز جانتے ہو یا دو چیز اور اُن مین سے ایک کو حلال جانتے ہو یا دونونکو تب مولانا صاحب نے کہا کہ عربی زبان مین ٹڈی کو جراد اور بنگلہ زبان مین پنک پال کہتے ہین ✤ اور پھنگے کو عربی زبان مین فراش اور بنگلہ زبان مین پھڑنگ اور ہندی مین پتنگا بھی کہتے ہین اور اُن دونون کی خلقت مین بہت فرق ہے سو ہم جراد کو حلال اور فراش کو حرام جانتے ہین ✤ اور مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہم ٹڈی کو جسکو عربی زبان مین جراد اور بنگلہ زبان مین پنک پال و پھڑنگ کہتے ہین ہم ایک جانتے ہین کیا عرب کے مرغ اور ہندوستان کے مرغ کو دو جانینگے اور کہا کہ جس پھڑنگ کی خلقت اور صفت کتاب کے موافق پاوینگے اسکو حلال جانینگے اور اگر نہین تو نہین ✤ تب کوتوال صاحب ممدوح نے ایک پھنگا لا کے مولانا صاحب کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ آپ خوب دیکھیے ✤ تب مولانا صاحب نے کہا کہ یہ جراد نہین ہے یہ حرام ہے ✤ تب مولوی عبد الجبار نے بھی کہا کہ یہ حرام ہے ✤ تب کوتوال ممدوح نے اُس پھنگے کو ہاتھ مین لیکے پکار دیا کہ مولوی عبد الجبار نے اسکو حرام کہا ✤ تب اُتر اور دکھن کے لوگون نے غل کر کے کہا کہ اسکو ہم لوگون کو کھلا دیا تھا ✤ چھٹھان سوال ✤ جمعہ ادا ہونیکی شرط جو مصر ہے سو تمہارے نزدیک مصر کی معتبر اور صحیح تعریف کیا ہے اور ہدایہ مین جو مصر کی تعریف مین دو قول لکھا ہے سو تم دونونکو صحیح اور معتبر جانتے ہو یا ایک ہی کو تب مولانا صاحب نے کہا کہ ہم صاحب ہدایہ کے دونون قول کو معتبر اور صحیح جانتے ہین جامع الرموز اور درمختار اور شرح وقایہ وغیرہ کتابون کے مضمون کے موافق ✤ اور مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہم صاحب ہدایہ کے پہلے قول کو جسمین مسلمان بادشاہ اور قاضی کا ہونا اور احکام شرعی کا جاری کرنا اور حدونکو قایم کرنا ہے معتبر اور صحیح جانتے ہین اور دوسرے قول کو غیر معتبر جانتے ہین ✤ تب مولانا صاحب نے مکہ مکرمہ کا فتوا دکھا کے کہا کہ مفتی صاحب نے دونونکو معتبر لکھا ✤ تب عبد الجبار نے کہا کہ ہمنے بھی بہت سی کتابون کو دیکھ کے اُسکو غیر معتبر کہا ✤ تب مولانا صاحب نے کہا تو مفتی صاحب نے غلط لکھا ✤ تب مولوی عبد الجبار نے کہا کہ مفتی صاحب کا علم ہم سے بڑا ہے اُنھون نے کسی معتبر کتاب مین دیکھ کے

نکما ہوگا اوسکو مانتے ہین الغرض مولانا صاحب کے موافق اونہون نے کہا اور جمعہ ثابت ہوا فقط ✤
پھر جب اوس مجلس سے مولوی عبدالجبار باہر نکلے تب لوگون سے کہنا شروع کیا کہ ہماری سب بات سچ
ہوئی اور جمعہ اس ملک مین منع ہوگیا اور حقیقت یہ ہے کہ اون لوگون کو جمعہ سے زیادہ عداوت ہے اور
اوسکے منع ہونیکا ہر ایک سے ذکر کیا کرتے ہین اونسے اتنا پوچھنا ضروری ہے کہ تم لوگون مین جو یہ بات جاری
ہے کہ اپنے شاگردونکا مقدمہ فیصل کرتے ہو اور اونکو جوتا مارتے اور اونسے جریانہ لیتے ہو یہانتک کہ تمسو تمسو
جوتا مارے اور تمسو تمسو دو دو سو روپیہ جریانہ لینے کی نوبت پہنچتی ہے اور وہ شاگرد کسی حاکم کے پاس
نالش نہین کرتا تو اب تمہارے مقرر کئے ہوئے امیر کی حکومت مین تمہارے قاعدہ کے موافق کیا
بات باقی رہ گئی ہے جو جمعہ نہین پڑہتے سبحان اللہ جوتہ مارنے اور اوسپر کمانیکی واسطے جاکر حاکم بنتے ہو
اور اپنی حکومت مین جمعہ کو مٹاتے ہو اور اونکے دلون پر مہر ہوجانیکو پسند کرتے ہو اور باوجودیکہ دونون
مولویون کی باتون سے جمعہ ثابت ہوچکا ✤ مگر اب بھی جو شخص کسی گانون سے اونکے پاس آتا ہے اوس سے
یہ بات کہتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ تم لوگ خاطر جمع رکھو ہم ثالثون کی مہر اور دستخط کروا کے تمکو
جمعہ کی نماز کے منع کا کاغذ دیتے ہین ✤ سو اب ثالثون سے اور سارے مسلمانون سے جو اوس مجلس مین
حاضر تھے امید ہے کہ دین محمدی کی مدد اور جمعہ کی جاری کرنیکی نیت پر اس محضر نامہ کو اپنے دستخط خاص
اور مہر سے مزین فرماوین اور اگر کوئی مضمون زیادہ یا خلاف واقع ہو تو اوسکو محو فرماوین اور کم ہو تو
مضائقہ نہین کیونکہ سب باتون کا لکھنا طول سمجھکے ہمنے قصداً مختصر لکھا ✤ اور ایک طرف ماجرا یہ ہے
کہ ہر مجلس اور کوچہ و بازار مین مولوی عبدالجبار کے گروہ کے لوگ پکارتے پھرتے ہین کہ مولوی
عبدالکریم خانصاحب بہادر نے جمعہ کو بدعت حسنہ فرمایا چنانچہ اکیسوین اساڑہ سنہ مذکور کو ایک
کنسٹبل معہ چند اشخاص عبدالجبار کے گروہ کے عشا کے وقت دوکان دوکان پر جاکر پکارتا پھرا
کہ ڈپوٹی صاحب نے جمعہ کی بدعت حسنہ ہونیکا حکم دیا ہے اور حقیقت مین یہ بڑا بہتان ہے کیونکہ اگر
مولوی صاحب ممدوح علیہ کے نزدیک نماز جمعہ کی بدعت ہوتی تو اونکو اس جلسہ مین لکھنے مین کیا
عذر تھا کیونکہ اونکا کہنا ہرگز نہ معتبر تھا اللہ تعالی نے اونکو ہر طرحکی لیاقت بخشی ہے علم و فضل تو مشہور ہی ہے
اور رو سے خود مفتی عدالت تھے اور اب حاکم مین تو رات کو اس امر کا اظہار کروانا کیا ضرور تھا اسلیئے کہ اونکے
نزدیک رات دن برابر ہے اب جائے انصاف ہے کہ یہ امر جو حضار مجلس کے روبرو طے ہوگیا ہے اوسکو اب اسطرح
سے دیدہ بر دیوار دیکر دوسرے لوگ برخلاف آئین اسلام کہ آگے گئے کو سناتے جاتے ہین اور اپنے کلام کے
اعتبار کے واسطے ایسے جلیل القدر کو متہم کرتے ہین ✤ مصرع - چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد

اور حق تو یہ ہے کہ جو حق تھا سو حق بین کے نزدیک ظاہر ہو گیا ۔ فقط ۔ پھر جب اس خبر کو جناب خان بہادر محمد [illegible]
نے سنا تب ہنسکے فرمایا کہ لعنت ہے اوس جھوٹے پر کہ جو مسلمان پر ایسے اور ناشروع کی تہمت کرے [illegible]
مسلمان ایسے آدمیون کی مثال [illegible] یا کسی زنانی سے نکالیگا اور فرمایا کہ اصل حقیقت اسکی یہ ہے کہ دونون فریق کے لوگ
ہمارے پاس آئے تھے جب دونون ایک ساتھ چلے تب منع احتیاطاً ایک فریق کو اپنے پاس ٹھہرالا اور عید الحجیکے گروہ
کے لوگون کے ساتھ ایک کنسٹبل کر دیا تھا کہ اوسکو اوسکے مقام تک پہنچا دے اسکے سوا ہمنے کچھ کم نہ دیا اور دونون -
فریدالدین صاحب پنجابی اور سید جلال الدین احمد اور منشی عبد الرزاق نے بھی جناب خان بہادر محمد [illegible] نے ٹہرالانا
سنا یا کہا وہ اخبار میں تحریر ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار علی جونپوری محبت و کرامت علی بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ کے خواص بزرگون اور عوام لوگون کی خدمت
مین خارجیون کی دغابازی کی ایک سچی خبر دیتا ہے تاکہ خواص لوگ عوام کو خارجیون کی دغابازی اور [illegible]
سے خبردار کرین اور عوام لوگ اون خارجیون سے کنارہ کرین وہ خبر یہ ہے کہ چونکہ اس ملک بنگالہ کے
عوام لوگ خصوصاً شہر [illegible] اور فریدپور اور بریسال اور ان شہرون کے قرب وجوار اور اطراف کے
عوام لوگ [illegible] سے واقف نہ ہونے کے سبب اور ایمان اور عمل
مین جو فرق ہے اوسے نہ جاننے کے سبب سے خارجیون کے جال مین گرفتار ہو کے کلمہ گو مومن کو نماز نہ پڑھنے
کے سبب سے کافر کہتے تھے اور اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز کو جو بموجب مضمون تفسیر
احمدی وغیرہ کے شعار اسلام مین سے یعنی اسلام کی نشانیون مین سے بہت بڑی نشانی ہے اور عیدین
کی نماز کو اس ملک مین منع کرتے تھے اور مشایخ طریقت کے طریقہ مین داخل ہونے اور اونکے ہاتھ پر
بیعت کرنے سے منع کرتے تھے اور اس بیعت سے سخت انکار کرتے تھے اور پھنگون کو جنکو عربی مین فراش
اور بنگلہ زبان مین پھڑنگ کہتے ہین جراد سمجھکے جسکو ہندی مین ٹڈی اور بنگلہ زبان مین ٹیک پال
کہتے ہین کہاتے تھے اور اونکے سردار لوگ اپنی قوم کے لوگون سے باوجودیکہ غنی تھے صدقہ فطر کا
لیکے آپ کہاتے تھے اور کبھی قصور اور گناہ صادر ہونیکے سبب سے اونکو جوتہ مارتے اور اونپر جریانہ
کرتے تھے اور اوس مال کو آپ کہاتے تھے اور کبھی اوس مجرم کو وہ جریانہ کا مال پھیر دیتے تھے اور
اپنی قوم کے سوا کسیکو مسلمان نہ جانتے اور نہ اونکا ذبیحہ کہاتے اور نہ اونکے پیچھے نماز پڑھتے اور نہ اونکو
سلام کرتے اور نہ اونکی مسجد مین جاتے بلکہ اہل سنت و جماعت کی بہت سی مسجدون کا منبر
کہود ڈالا تاکہ اوسمین کوئی جمعہ کی نماز خطبہ نہ پڑھے اور اس فقیر نے خارجیون کے ۔

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ سردار حاجی شریعت اللہ اور اوسکے بیٹے دودا میان کو ان سب مذکور
باتون کو کسی دینی کتاب سے دکھا دینے کے واسطے سخت پکڑا تھا سو کبھی دکھا نہ سکے آخر کو اس گروہ کے
ایک خلیفہ مولوی عبد الجبار نام کو بھی اس خاکسار نے جہانو کاٹھی مین اونھین سب مذکور باتون کو کسی
دینی کتاب سے دکھا دینے کے واسطے سخت پکڑا تھا سو وہ بھی دکھا نہ سکا اور چند روز کے واسطے
اپنا جان بچانے کو یہ کید اور مکر نکالا کہ تم بھی ان مذکور باتون کے رد کا فتوا لکھو اور ہم بھی
ان مذکور باتون کے اثبات کا فتوا لکھین اور مکہ معظمہ مین دونون فتوا بھیجا جاوے جو صحیح ہو کے آوے
اوسپر ہم سبکوئی عمل کرین آخر کو اس فقیر نے عربی زبان مین اوسکے سوال بموجب چھہ فتوا لکھا اور
اونھون بھی اپنی قوم مین چند روز کی سرخروئی حاصل کرنیکے واسطے چھہ فتوا لکھا اور اپنے فتوا مین
اونسے عجب تماشا کیا کہ چونکہ اپنی مذہب کی باتون کو کسی کتاب مین نہ پایا اور عربی بھی نہ جانتا تھا۔
تب مکہ معظمہ کے مفتی نے جو ان مذکور باتون کی رد مین فتوا لکھا تھا اوسی فتوا کی عبارت کو
پانچ فتوون مین لکھا اس کید سے کہ یہ عبارت تو آخر مفتی ممدوح کی ہے اسکو تو دیکھتے کے ساتھ
ہی صحیح لکھدینگے اسمین اگرچہ حاجی شریعت اللہ کی بات رد ہو جاویگی مگر اس کو کون سمجھیگا
ہم جاہلون سے کہتے پھرینگے کہ دیکھو ہمارا فتوا مکہ معظمہ سے صحیح ہو کے آیا اور اس کید سے ہم جاہلون
کا دین برباد کرتے پھرینگے اور اوس بیت کا مضمون اوسکے حق مین ایک ٹھیک ٹھہرا **بیت**

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ✦ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد۔

الغرض اوسنے پہلے پانچ ہی فتوا لکھا تھا پھر پیچھے سے مصر کے بیان کا جو اوسنے چھٹھا فتوا لکھا ہے
سوا اوسکا حال اوس فتوا کے مقام مین بخوبی معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اسقدر بے ادبی اور
گستاخی کیا کہ فتوا کے آخر مین جہان مکہ مکرمہ کے مفتی نے اپنا نام لکھا تھا وہان اوسنے بھی اپنا نام
لکھا۔ تب اس فقیر نے جب اوسکے فتوا کو دیکھا تو سراسر اپنے موافق پاکے اور اوسکی ملائی ہوئی
عبارت کے رد کو اوسی فتوا مین دیکھ کے اوس سے کہا کہ اب دونون فتوا کے مکہ معظمہ کے بھیجنے کی کچھ
حاجت نہین ہم تمہارے فتوا کا ترجمہ کردین تم سبکو سنا دو ہم بھی اور تم بھی اور سب لوگ تمہارے
اس فتوا پر عمل کرین تب اوسنے سوچا کہ ایسا کرنے مین تو آج ہی ہمارے مذہب کی جڑ کھد جاتی ہے
تب پھر چند روز حرام کا مال جمع کرنیکے واسطے دوسرا کید نکالا اور کہا کہ ایسا کرنے مین عوام لوگ
شک مین پڑ جاوینگے مکہ مکرمہ مین بھیجنا مناسب ہے آخر کو یہ مشورہ قرار پایا کہ ہم دونون آدمی
جناب قاضی مولوی شفیع الدین صاحب کی معرفت ان دونون فتوون کو مکہ معظمہ مین بھیجین اور

دونوں آدمی اپنا مطلب دیکھ کر پھر دونوں شخصوں نے اپنے اپنے فتوا کو خان مولوی عبد الکریم خانصاحب کے خادمون
کے حوالہ کیا اور خانصاحب ممدوح نے پھر دونوں کے فتوا کو جناب قاضی صاحب موصوف کے حوالہ کیا پھر ہم یہ نیپال جانیکو کھٹمنڈو سے
آکے چار مہینہ تک مقیم رہے اس مدت تک وہ آپ نیپال مین آیا اور نہ آپکے جانب کا کوئی آدمی اور وہ فتوا بھیجا گیا پھر
آسنے بڑی دلیری اور بڑی جرأت کی کہ اپنے لکھے ہوئے اون چھہ فتوا اونکو کہ اونمین اپنا نام جعل کر کے لکھا تھا مکہ
معظمہ مین بھیجا اور مطلق نہ ڈرا کہ وہان کے مفتی اپنی عبارت پہچانینگے تو ہمکو کیا کہینگے اور ہمارے حق مین کیا لکھینگے
اور یہ بیت اونکے حق مین ٹھیک ہے بیت چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد + ہمگی بپاس از بادشاہ والا +
آخر کو وہان کے مفتی نے اوسکے جعل کو نہ پہچانا اور اون فتواؤن پر جو عبارت لکھکے اپنی مہر کیا اون عبارتونکو سنو
جس فتوا مین مکہ مکرمہ کے مفتی نے مرشد کے ہاتھ پہ بیعت کو درست اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پیروی لکھا تھا اور اوسکو عبد الجبار نے اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اوس فتوا پر مفتی ممدوح نے یہ عبارت لکھا +

الحمد لله رب العالمين رب زدني علما الجواب صحيح واصله لنا اجبنا به على
سؤال رفع الينا سابقا من الهند فلعل المجيب نقله ونسبه
لنفسه والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الراجي لطف ربه الخفي جمال بن عبد الله
شيخ عمر الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما

جمال بن عبد الله
مفتي مكة المكرمة

اِس عبارت کا ترجمہ یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ کر میرا علم یہ جواب صحیح ہے اصل
اسکی ہماری لکھی ہے ہمنے یہ جواب دیا تھا اس سوال کا جو سابق مین ہمارے پاس آیا تھا ہند سے سو ہو سکتا ہے کہ جواب
دینے والے نے اوسی ہمارے فتوا کو نقل کیا ہے اور اوسکو اپنا لکھا کہا اور اللہ سبحانہ تعالی بہت جانتا ہے حکم کیا اِس
فتوا کے لکھنے کا امیدوار اپنے آپکے پوشیدہ مہربانی کے جمال بن عبد اللہ شیخ عمر حنفی کے بیٹے حال کے مفتی مکہ مکرمہ
نے اللہ اُسکو اور اوسکے باپ کو فائدہ دے اِس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر درود اور سلام
بھیج کے اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے نار کاٹنے کو قابلہ یعنے دائی کا پیشہ لکھا تھا اور اوسکو عبد الجبار نے اپنا
فتوا بنا کے بھیجا تھا اس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت مذکورہ بالا لکھا اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے
اِس ملک مین جمعہ کی نماز کو درست لکھا تھا اور عبد الجبار نے اوسکو اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اوس فتوا پر بھی
مفتی ممدوح نے وہی عبارت مذکورہ بالا لکھا اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے جراد کو حلال لکھا اور جراد
کی تعریف اور اوسکے رنگ کا بیان ایسا لکھا کہ اوسے صاف پتنگا حرام ٹھہرا اور عبد الجبار

نے اوسکو اپنا فتوا ابنا کے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت مذکورہ بالا لکھا اور مصر کی تعریف والے فتوا کا یہ حال ہے کہ مولوی عبد الجبار نے ہمارے پاس ایک استفتا بھیجا تھا اس مضمون کا کہ مصر کی تعریف جو جمعہ درست ہونیکی شرط ہے حنفی مذہب کے علما کے قول مین سے صحیح قول بموجب کیا ہے تب اس خاکسار نے درمختار اور جامع الرموز کے قول کے موافق صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کو لکھا تھا اور مولوی عبد الجبار نے بھی مصر کی تعریف مین ایک فتوا لکھا اسمین صاحب ہدایہ کے پہلے قول کو غیر معتبر لکھا چونکہ اوس گروہ کو جمعہ کی نماز سے نہایت عداوت ہے اس سبب سے اُس گروہ کے ایک شخص نے کہ نام اوسکا آگے معلوم ہوگا۔ ایک استفتا لکھ کے ہم دونون کے فتوا کے ساتھ مکہ مکرمہ کے مفتی ممدوح کے پاس گذرانا اس شخص کے استفتا کی یہ عبارت ہے

ما قولکم دام فضلکم و نفعنا بعلومکم فی هذین الجوابین ایهما الصحیح المفتی به قوی معمول به وایهما غیر معتبر الذی افتی به شیخ عبد الجبار ام الذی افتی به شیخ کرامت علی سائله ابراهیم بن مولوی احسن الله افیدوا الجواب ولکم الثواب من ملك الوهاب

اوسکا ترجمہ یہ ہے۔ کیا ہے تم سب کا قول ہمیشہ رکھے اللہ تم سب کی بزرگی اور ہم سب کو فائدہ دے تمھارے علموں سے ان دونون جوابون کے حق مین کہ ان دونون مین سے کون مفتی بہ مضبوط ہے جسپر عمل کیا جاتا ہے اور ان دونون مین سے کون غیر معتبر ہے جو فتوا دیا ہے شیخ عبد الجبار نے یا جو فتوا دیا ہے شیخ کرامت علی نے سوال کرنیوالا ہے اوسکا ابراہیم ابن مولوی احسن اللہ۔ فائدہ دو تم جواب دیکے اور تم لوگون کو ثواب ملے بادشاہ بخشنے والے کے پاس سے انتہی + تب مفتی ممدوح نے صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کے خیر کہنے والے کی بات کی یاد کے واسطے بڑی تاکید کے ساتھ اِس عبارت کو لکھا۔ الحمد لله

رب زدنی علما هما قولان مصححان معتبران مذکوران فی معتبرة کتب المذهب والاکثر تصحیحا لهذا ما اختیاره صاحب الهدایة وتبعه من بعده من المحققین والله سبحانه وتعالیٰ اعلم امر برقمه الراجی لطف ربه الخفی جمال بن عبد الله شیخ عمر الحنفی مفتی مكة المكرمة حالا كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما

جمال بن عبد الله
مفتی مكة المكرمة

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ کر میرا علم مصر کی تعریف مین صاحب ہدایہ کے جو دو قول ہین سو وہ دونون قول صحیح ہین دونون معتبر ہین دونون مذکور ہین حنفی مذہب کے معتبر کتابون مین اور مصر کی تعریف کے

مقدمہ مین صحیح زیادہ وہ بیان ہی جسکو صاحب ہدایہ نے اختیار کیا اور اوسکی تابعداری کیا اون محقق لوگون نے جو اوسکے بعد ہوئے اور اللہ سبحانہ تعالے خوب جانتا ہی حکم کیا اِس فتوا کے لکھنے کا امیدوار اپنے آپکی پوشیدہ مہربانی کے جمال ابن عبد اللہ ابن شیخ عمر حنفی حال کے مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ اسکو اور اوسکے باپ کو فائدہ دے اس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر سلام اور درود بھیج کے اچھے اللہ تعالے الجزا اسے خیر دے مفتی ممدوح کو کہ عبد الجبار نے جو صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کو غیر معتبر لکھا سو اوسکو مفتی ممدوح نے صحیح کر دیا اور خوبی کے ساتھ رد کیا اور پانچ فتوا جو عبد الجبار نے لکھا تھا سو چونکہ وہ مفتی ممدوح کی عبارت میں حاجی شریعت اللہ کی باتوں کے رد مین اسواسطے مفتی ممدوح نے صحیح لکھا اور عبد الجبار کے جال کو کھولدیا اور اوسکی خیانت کو ثابت کیا اور اس مصر کے فتوا مین جو سائل نے ہمارا اور عبد الجبار کا نام لے کے استفتا کیا تھا سو عبد الجبار نے جس قول کو غیر معتبر لکھا تھا اسکو مفتی ممدوح نے معتبر لکھا اور اوسکے فتوا کو رد کیا اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے اس کلمہ گو کے حق مین جو کلمہ کو سمجھے نہین جانتا اور نماز وغیرہ عمل کو اوا نہین کرتا ہے کہ ایسا شخص ہم حنفی لوگون کے جمہور علمائے ہمارے مذہب کے نزدیک کافر نہین ہوتا اور اوس فتوا کو عبد الجبار نے اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ سے اپنے مذہب کی جڑ کھودا تھا سو اوسپر مفتی ممدوح نے یہ عبارت لکھا - الحمد للہ رب العالمین

رب زدنی علما الجواب المذکور منقول عن الفقیر اجبت بہ فی سوال سابق رفع الینا سابقا ونقلہ المجیب ونسبہ لنفسہ وذلک کذب وزور وبہتان وعدم الامانۃ فی النقل فلیتق اللہ فاعل ذلک وعلیہ بما علیہ اہل العلم من ما اخذ علی العلماء ومن الامانۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربہ الخفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حال کان اللہ لہما حامدا ومصلیا ومسلما

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا ہی اے میرے رب تو زیادہ دے مجھکو علم یہ جواب جو اوپر مذکور ہے سو منقول ہے اس فقیر سے اس جواب کو مین نے لکھا تھا اوس سوال کے جواب مین جو سابق مین ہمارے پاس آیا تھا اور نقل کیا اوسکو اس جواب دینے والے نے یعنے عبد الجبار نے اور اوسکو اپنا لکھا بنایا اور یہ جھوٹھ ہے اور جھوٹھی بات اور بہتان ہے اور فتوا کی نقل کرنے کی امانت مین یہ اسکا خیانت کرنا ہے سو چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے

اس کام مین جو فقہ کے عالمون پر کرنا شروع کیا ہے اور امانت مین خیانت کرنا شروع کیا ہے یعنی فتوا
کے نقل کرنے مین کہ یہ فلانے کا فتوا ہے سچ لکھنا چاہئے اور ایک شخص کے فتوا کو دوسرے شخص کا فتوا
لکھنا یا کسی کتاب کی عبارت کے نقل کرنے مین اوس کتاب کی بعضی عبارت کو اپنے مذہب کے خلاف پاکے
چرا رکھنا یا اپنی طرف سے اوسمین کچھہ زیادہ کرنا یہ نقل کرنیکی امانت مین خیانت کرنا ہے سو عبد الجبار نے کیا تو اب
اوسکے واسطے وہی سزا لایق ہے جو عالمون نے فقہ کی کتابونمین ایسے گناہ کرنے والے کے حق مین لکھا ہے
یعنی وہ اگر یہان ہوتا تو بتلایا جاتا ہے چونکہ وہ یہان نہین تو مسلمان لوگ یقین کرین کہ وہ سزا کے قابل ہے
اور اللہ سبحانہ تعالیٰ خوب جانتا ہے حکم کیا اس فتوا کے لکھنے کا امیدوار اپنے رب کی پوشیدہ مہربانی کے
جمال بن عبد اللہ ابن شیخ عمر حنفی نے جو حال کا مفتی ہے مکہ مکرمہ مین اللہ اوسکو اور اوسکے باپ کو فایدہ دے
اس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر درود اور سلام بھیجکے انتہی ✤

اب مکہ مکرمہ کے مفتی کے فتوا کی لفظ سے جو فایدہ نکلتا ہے اوسکو بھی سنو مفتی ممدوح نے جو چھون مین سے
چارون کاغذ پر دستخط کیا ہے اوس سے مولوی عبد الجبار کا فایدہ نہ نکلا ہان اتنا فایدہ نکلا کہ مفتی صاحب
نے کھول دیا کہ عبد الجبار نے حیل کیا کہ ہمارے فتوا کو اپنا فتوا لکھا اور یہ فایدہ نکلا کہ عبد الجبار کو عربی
زبان مطلق معلوم نہین صرف فتوا کی عبارت کی نقل کرکے اوسکو اپنا فتوا لکھدیا اور یہ نہ سمجھا کہ اوس فتوا کا
مضمون کیا ہے اور یہ فتوا اوسکے سردار حاجی شریعت اللہ کی بات کے رد مین ہے تو اوس فتوا کو
جو مفتی نے صحیح لکھا تو اوسکا کیا فایدہ ہوا مثل مشہور ہے کہ بیل لگا تو کوٹے کے باپ کا کیا فایدہ ہان بموجب
اس مصرع کے ۔ عدو شود سبب خیر چون خدا خواہد ۔

عبد الجبار کے فتوا لکھنے سے ہم حنفی لوگون کا فایدہ ہوا اور اونمین سے ایک فتوا مین جو مصر کی تعریف
سمجھہ مین آجانے کے واسطے مفتی ممدوح نے ہدایہ کے دونون قول کی تعریف کیا تو اوسکی حقیقت یہ ہے
کہ عبد الجبار نے اپنے گمراہ سردارون کی بات کا اعتبار کرکے ہدایہ کی دونون روایتون مین سے
ایک کو معتبر لکھا اور دوسرے کو غیر معتبر تب اوسکی بات کو مفتی ممدوح نے رد کیا اور فرمایا کہ مصر کی تعریف
مین جو صاحب ہدایہ نے دو قول لکھا ہے سو اوسکے دونون قول صحیح اور معتبر ہین اور حنفی مذہب کی
معتبر کتابون مین لکھے ہین اور ہدایہ پر برأت دیا اور اوسکی تعریف کیا سو صاحب ہدایہ نے مصر کی تعریف
مین یہ مضمون لکھا ہے کہ مصر جامع وہ مقام ہے کہ جہان بادشاہ اور قاضی یعنی حاکم ہو کر احکام کو
جاری کرے اور حدون کو قایم کرے اور یہ روایت ہے
ابو یوسف رحمۃ اللہ سے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ جن جن پر جمعہ فرض ہے جب

وے سب لوگ جمع ہوون تو وہان کی سب سے بڑی مسجد مین نہ سماوین اور پہلے قول کو اختیار کیا کرخی نے
اور یہ ظاہر ہے اور دوسرے قول کو اختیار کیا ثلجی نے ❊ انتہی ❊ تو فقہ کے قاعدہ کے موافق جیسا
کہ درمختار کی شروع مین لکھا ہے امام اعظم رحمۃ اللہ کے قول پر فتوا ہوگا چنانچہ صاحب شرح
وقایہ اور درمختار اور جامع الرموز وغیرہ نے امام اعظم رحمۃ اللہ کے قول پر فتوا ہونے کا بیان
کیا اور اگر کوئی شخص امام ابو یوسف کے قول پر اڑ جاوے تب بھی کچھ ضرر نہین اور اس ملک مین
جمعہ درست ہوگا کیونکہ طحطاوی کا حاشیہ جو مراق الفلاح پر ہے اور وہ حاشیہ مولوی عبد الجبار
کے پاس موجود ہے اسمین یون لکھا ہے اور جان تو کہ بعض مولوی لوگون نے اس زمانے مین
جمعہ کا درست نہونا کہا ہے یہ سبب بیان کر کے کہ جمعہ ادا ہونے کے معنی کی شرط گم ہے اور وہ شرط
مصر کا ہونا ہے اور مصر مراد ہے اوس شہر سے جسمین بادشاہ اور قاضی ہون کہ وے دونون احکام
کو جاری کرین اور حدون کو قایم کرین اور وے دونون گم ہین تو جمعہ درست نہ ہوگا اور ظہر کی نماز پڑہنا
متصور ہوگا اور اوس بعضے مولوی کی اس بات کے بہت سے رومی لوگون نے مان لیا سو اوسکی
حقیقت یہ ہے کہ اوس بعضے مولوی نے جو بات کہا ہے سو اوسکا ایسا کہنا گمراہ کرنا ہے دین
مین اسواسطے کہ حد جاری کرنا احکام کا اور قایم کرنا حدون کا ایک طور پر دونون موجود ہے ❊
انتہی ❊ اور علاوہ اوسکے خود عبد الجبار نے جو جمعہ کا فتوا مکہ مکرمہ مین بہیجا تہا اوسمین مسلمان
بادشاہ نہ موجود ہونے کی صورت مین مسلمانون کے واسطے جمعہ اور عیدین کی نماز ادا کرنے
کو دلیل کے ساتھ درست لکھا اس بات کی تصریح اوسی فتوا مین موجود ہے۔
الغرض صاحب ہدایہ کے دونون قول پر عمل کرنے والون کے نزدیک اس ملک مین
جمعہ درست ٹھہرا اور اس بات کو علما خوب جانتے ہین کہ اگر صاحب ہدایہ کا دونون قول معتبر اور
قابل عمل کے ہوتا تو مقلد کو شک واقع ہونے کی اور جمعہ اور آخر ظہر دونون کے پڑھنے کا حکم دینے کی
اور دونون کو واجب کہنے کی کوئی وجہ نہ تہی دونون کے پڑھنے کا بیان جامع الرموز اور
درمختار اور فتاوی سراجیہ اور فتاوی محیط اور فتاوی عالمگیری وغیرہ مین دیکھو اور دونون
کے واجب ہونے کا بیان جامع الرموز مین دیکھو تو۔ اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہین اسی
قدر لکھنے سے اس ملک مین جمعہ کا درست ہونا اور حاجی شریعت اللہ اور اوسکے تابعدارون
کا گمراہ ہونا بخوبی ثابت ہوگیا اور اونمین سے ایک فتوا مین جو عبد الجبار کو مفتی نے جمعو ٹھا اور
خیانت کرنے والا کہا تو اوسکی یہ وجہ ہے کہ ایک تو عبد الجبار نے ایک غیر شخص کے فتوا کو اپنا

فتوا لکھا اور دوسرے یہ کہ سابق مین حاجی شریعت اللہ کے گروہ سے کسی شخص نے اونھین مفتی ممدوح
سے جب یہ مکہ مکرمہ مین مدرس تھے تب قہستانی کی یعنی جامع الرموز کی ایکسو چھیالیس صفحہ کی عبارت مین
سے اٹھہ سطر جنسے اس ملک مین ہر صورت مین جمعہ کا درست ہونا خوب ثابت ہوتا تھا چرا رکھہ کے
باقی کو لکھہ کے سوال کیا کہ یہ سب عبارتین صحیح ہین یا نہین اور اوپر عمل کرنا درست ہی یا نہین تب
مفتی ممدوح نے اوسکی چوری کو پکڑا اور اون چرائی عبارتون کو لکھدیا وہ فتوا بھی ہمارے رسال مین موجود
ہے پھر عبدالجبار نے جو یہ چھوٹا فتوا چھپا تھا تو جمعہ کے فتوا مین اونہین آٹھون سطرون مذکور کو اوسنے بھی
چرا رکھا اور اس چوری کے سوا سینہ زوری یہی کر سکے جو لفظ اوس مقام مین نہ تھی اوسکو بھی اپنی طرف سے
داخل کیا اور مصر کی تعریف کے فتوا مین جزئیہ کی دو روایت مین سے امام اعظم رحمۃ اللہ والی روایت کو کہ اوسکے
مذہب کی جڑ ہووتی تھی چرا رکھا اور امام اعظم رحمۃ اللہ والی روایت کو غیر صحیح لکھا تب مفتی ممدوح
نے اوسکی چوری کو پکڑا اور سبکے خبردار کرنے کے واسطے لکھا کہ عبدالجبار کے فتوا مین جو ابو حنیفہ
کے قول کو غیر صحیح لکھا اور ابو یوسف کے قول کو معتمد لکھا سو جھوٹھہ ہے جیسا کہ ہمنے قریب ہی اوپر ذکر کیا
اور اوسکی اسی حرکت ناشایستہ کے سبب سے مفتی ممدوح کے بھی اوسکے حق مین جھوٹھا اور خائن وغیرہ
باتین جو مذکور ہوئین لکھا اور نصیحت مذکور یہ ہے ۔

نصیحت ۔ مشکوۃ مصابیح مین کتاب العلم کی تیسری فصل مین عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
جو حدیث روایت ہے اوسکا ترجمہ یہ ہے کہا عبداللہ ابن مسعود نے کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ نے
سیکھو تم لوگ علم کو اور اوسکو لوگون کو سکھاؤ اور سیکھو تم لوگ احکام کے فرائض کو یا علم فرائض
کو اور اوسکو لوگون کو سکھاؤ سیکھو تم لوگ قران کو اور اوسکو لوگون کو سکھاؤ اسواسطے کہ مین ایک
مرد ہون کہ میری وفات ہوگا اور علم قریب ہے کہ لے لیا جاویگا اور ظاہر ہونگے فتنے اور آزمایشین
یہان تک کہ اختلاف کرینگے دو شخص ایک فرض کے حکم مین سنت اور نفلون کا تو کیا ذکر ہے
وے دونون نہ پاوینگے ایسے کسی ایک شخص کو کہ فیصلہ کردے اون دونون شخصون کے
درمیان مین ۔ انتہی ۔ سو مخبر صادق صلعم نے جو آنیوالی بات کی خبر دیا تھا سو وہ
سچی ہوئی اور ہم سب مسلمانون نے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے خلیفہ عبدالجبار کے
اور ہمارے معاملہ مین دیکھا سو اب تم لوگو فتنہ کو پہچاننے کے واسطے کچھ سوالین لکھہ دیتے ہین اسی سے اون لوگون کو جواب کر
اور سچ اور جھوٹھہ کو پہچانو اور اس گروہ کو چھوڑ کر سنت جماعت کے گروہ مین مل جاو اور کل تمام تاریخ آٹھوین ماہ
صفر روز یکشنبہ سنہ ۱۲۸۲ ہجری مطابق تاریخ ۱۹ ماہ اساڑھ سنہ ۱۸۷۲ بنگلا کو جو شمہ

ہر لیسال مین مجلس ہوئی تھی تم ثقہ دیکھ چکے اور سُن چکے کہ مکہ معظمہ کا فتوا پڑھنے کے بعد عبد الجبار نے بے نمازی کلمہ گو کے جنازہ کی نماز کو درست کہا اور زمر یہ ہونیکو درست کہا اور اپنے ہاتھ سے تار کاٹنے کو باپ مان پر واجب ہونیکا انکار کیا اور اوسکو قابلہ کا پیشہ کہا اور پھر قابلہ کے معنی دائی کہا اور ابراہیم اور عبد الجبار نے مشورہ کر کے قابلہ کے معنی جنائی یعنی مصروفی کہا اور اس ملک مین جس قسم کا کھنپگا لوگون کو کہنا یا تھا شہر کے کوتوال مولوی محمد فاضل صاحب نے اوس قسم کا پھنگا لا کے عبد الجبار کے ہاتھ مین دیا تب عبد الجبار نے اوسکو حرام کہا اور جمعہ کے فتوا کا جو بڑا دعوی کرتا تھا سو اوس فتوا کو چھپا ڈالا اور مجلس مین کہا کہ دو فتوا لکھو گیا اول تو اوس چھپانے ہی مین اوسکا فریب کھل گیا اور دوسرے یہ کہ جب دوسرا فتوا مکہ مکرمہ کا جمعہ کے مقدمہ کا اوس مجلس مین پڑا گیا تب لاچار ہو کے جمعہ کو ہیا تر کہنا تو اس صورت مین حاجی شریعت اللہ اور عبد الجبار کی بات کل جھوٹی ہو گئی اور سب حال اونکی کہنا اور ... دریافت ہوا تو اب جھوٹے کے گروہ مین رہ کے دنیا کی فضیحتی اور رسوائی اور آخرت کے عذاب کو اپنے اوپر پسند کرنا عقلمندی اور دینداری کے سراسر خلاف ہے۔ اب خود وہ سوال یہ ہے

پہلا سوال اون لوگون سے پوچھنا چاہئے کہ تم لوگون مین یہ بات جو جاری ہے کہ اپنے شاگردون کا مقدمہ فیصل کرتے ہو اور اونکو جوتہ مارتے اور اوسے جرمانہ لیتے ہو یہان تک کہ سو سو جوتہ مارنے اور سو سو دو دو سو روپیہ جرمانہ لینے کی نوبت پہنچی ہے اور وہ شاگرد کسی حاکم کے پاس نالش نہین کرتا تو اب تمہارے مقرر کئے ہوئے امیر کی حکومت مین تمہارے قاعدہ کے موافق کیا بات باقی رہ گئی ہے جو جمعہ نہین پڑھتے سبحان اللہ جوتہ مارنے اور روپیہ کمانے کے واسطے حاکم بنتے ہو اور اپنی حکومت مین جمعہ کو مٹاتے ہو اور اوسکے دلون پر مُہر ہو جانے کو پسند کرتے ہو۔

دوسرا سوال - کلمہ گو بے نمازی کے اسلام ثابت کرنے کے فتوا کے مضمون کے مقدمہ مین سوال ہے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا مین عبد الجبار نے اس کلمہ گو کے حق مین جو کلمہ کے معنی نہین جانتا اور نماز وغیرہ عمل کو ادا نہین کرتا لکھا ہے کہ ایسا شخص ہم حنفی لوگون کے جمہور علما یعنی بے شمار علما کے نزدیک کافر نہین ہوتا اور ایسے شخص کے مسلمان ہونے کی دلیل حدیث سے لایا ہے تو حاجی شریعت اللہ جو بے نمازی کے جنازہ کی نماز کو منع کرتے تھے اونکی بات اس فتوا سے رد ہوتی ہے یا نہین اور اس فتوا پر مکہ مکرمہ کے مفتی نے جو یہ عبارت لکھا ہے —

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ دے مجھکو علم یہ جواب
جو اوپر مذکور ہے سو منقول ہے اس فقیر سے اس جواب کو مین نے لکھا اوس سوال کے جواب مین
جو سابق مین ہمارے پاس آیا تھا اور نقل کیا اوسکو اس جواب دینے والے نے یعنی عبد الجبار نے اور
اوسکو اپنا لکھا بنایا اور یہ جھوٹھ ہے اور جھوٹھی بات اور بہتان ہے اور فتوا کے نقل کرنے کی
امانت مین یہ اوسکا خیانت کرنا ہے سو چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے اس کام مین جو فقہ کے عالمون
پر کرنی شروع کیا ہے اور امانت مین خیانت کرنی شروع کیا ہے تو اب اوسکے واسطے وہی سزا
لائق ہے جو عالمون نے فقہ کی کتابون مین ایسے گناہ کرنے والے کے حق مین لکھا ہے ؛ انتہی ؛
سو مفتی ممدوح کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ عبد الجبار جھوٹھا ہے اور فتوا کے نقل کرنے
یعنی بیان مین خیانت کرنے والا ہے تو اب جو فتوا کہ مکہ مکرمہ سے عبد الجبار لایا ہے اور کہتا ہے
کہ یہ مکہ مکرمہ کے مفتی کا فتوا ہے تو مفتی ممدوح کے فتوا کے مضمون بموجب عبد الجبار پر شبہہ کرسکتا
ہین یا نہین ؛ اور عبد الجبار کی عبارت جو حاجی شریعت اللہ کی بات کو جھوٹھی کرتی ہے اور مفتی
ممدوح کے فتوا کی عبارت جو عبد الجبار کو جھوٹھا اور خاین کہتی ہے تو اس صورت مین حاجی
شریعت اللہ کے گروہ کے لوگ جیتے یا ہارے ۔ ؛ اب عبد الجبار کا ایک عجیب اور غریب
مکر سنو کہ جب ہمنے مفتی ممدوح کے اوس فتوا مذکور کے معنی لوگون کو سنایا تب اوسکے شاگردون
نے اوسکو پکڑا کہ ہمکو مکہ کے مفتی نے جھوٹھا اور خاین لکھا اوسکا کیا سبب ہے تب عبد الجبار
نے کہا کہ تم لوگون نے سمجھا نہین مفتی ممدوح نے ہمکو اپنا فرزند اور شاگرد سمجھ کے اپنا سارا
علم ہمارے پاس امانت رکھا اور سپرد کیا اور فتوا دینے کا ہمکو اختیار دیا باوجود اسکے
جو ہمنے اونسے فتوا پوچھا تو اس بات پر ہمکو تنبیہ لکھا کہ ہمنے تو تمکو اختیار دیا اور سارا علم تمھارے پاس امانت رکھا
باوجود اسکے تم ہمسے فتوا پوچھتے ہو تو یہ امانت مین خیانت ہے پھر اوس جھوٹھے جاہل کے اجاہل
شاگردون نے اسکی اس بات کو مان لیا اور مخبر صادق صلعم کی خبر سچی ہوئی کہ اس جاہل کو
جب لوگون نے اپنا سردار بنایا تب وہ آپ بھی گمراہ ہوا اور لوگو نکو بھی گمراہ کیا ۔ اور طرفہ ماجرا یہ
ہے کہ جب سے اس ٹھک مین جس کا بیان محضر نامہ سے معلوم ہو چکا عبد الجبار کی بالکل بات
جھوٹھی ہوئی تب سے جنکو حق سُجھانا نے سعید پیدا کیا ہے وہ لوگ تو ہزارون نے خارجی مذہب
سے توبہ کیا اور جنکو شقی پیدا کیا ہے وہ لوگ کہتے ہین کہ آگے تو ہمکو شک بھی تھا اب تو حق
کھل گیا اب ہم اپنے مذہب پر اور زیادہ مضبوط رہین گے اور جمعہ اور عیدین کی نماز اور

بے نمازی کا جنازہ کبھی نہ پڑھینگے الغرض ہمنے جو تزکیۃ العقائد مین ھرقل نصرانی اور حی ابن اخطب یہودی کا حال لکھا ہے سو ان گمراہ فرقون کا ویسا ہی حال ہوا نعوذ باللہ من ذلک ۔

تیسرا سوال مرشد کے ہاتھ پر بیعت درست ہونے کے فتوا کے مضمون پر سوال ہے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا سے مشایخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنا عموماً ثابت ہوتا ہے اور خواص کے واسطے جو خاص بیعت کی شرط لکھا ہے تو وہ شرط حاجی شریعت اللہ مین موجود تھی یا نہین اگر موجود تھی تو اوسکا مرشد کون ہے اوسکا نام بتاؤ اور اگر وہ شرط موجود نہ تھی تو وہ عوام مین سے تھا اوسکا اپنا مرشد اور اوستاد کہنا اور جاننا درست نہین ۔ اور حاجی شریعت اللہ جو مشایخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو عموماً منع کرتا تھا تو اوسکی بات اس فتوا سے رد ہوئی یا نہین اور اس فتوا مین پہلے آپ ہی لکھا کہ آنحضرتؐ کے زمانے مین بیعت جہاد اور اسلام اور رضوان کی تھی اور پھر آپ ہی لکھتا ہے کہ آنحضرتؐ کافر اور مشرک کو توبہ کے وقت بیعت نہ کرتے تھے جو ایسا کرے سو بدعتی جاہل ہے سو اوسمین اپنی بات کو آپ ہی رد کرتا ہے یا نہین اور اس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی ۔

اب جاننا چاہیئے کہ جو بیعت کہ عوام لوگ کرتے ہین اوسکو حضرات صوفیہ کی بولی مین خرقہ تبرک کا لینا بولتے ہین اور جو بیعت کہ خواص لوگ کرتے ہین اوسکو خرقہ ارادت کا لینا بولتے ہین سو ان دونون قسم کی بیعت سمجھ مین آنے کے واسطے عوارف المعارف کے بارہوین باب مین کا یہ ایک مضمون کفایت ہے وہ یہ ہے فرماتے ہین لیکن خرقہ تبرک کا جو ہے سو اوسکو وہ شخص طلب کرتا ہے جسکو صوفیہ کی وضع اور چال سے برکت حاصل کرنا مقصود ہے اور ایسے شخص سے مرشد کی صحبت کی شرطین طلب نہ کی جاوینگی بلکہ اسکو تاکید کی جاویگی کہ حدود اور احکام شرع پر ہمیشہ قائم رہے اور اس گروہ کے ساتھ میل رکھے تاکہ انکی برکت اسمین بھی آجاوے اور اونکی چال اور طریقہ سیکھ جاوے تب قریب ہے کہ یہ بات مرید کو خرقہ ارادت پہننے کی قابلیت کے درجہ مین چڑھاوے اسواسطے خرقہ تبرک کا ہر طالب کو دیا جاتا ہے اور خرقہ ارادت کا سوائے مرید صادق خرقہ ارادت کی خواہش کرنے والے کے ہر ایک کو دینا منع ہے ۔

چوتھا سوال ۔ جس فتوا مین ناڑ کاٹنے کو دائی کا پیشہ لکھا باپ ماپر واجب نہ لکھا سو اوسکے مضمون بموجب سوال ہے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا مین ناڑ کاٹنے کو دائی کا پیشہ لکھا اور اپنے ہاتھ سے باپ ماکو ناڑ کا کاٹنا واجب نہ لکھا سو یہ فتوا حاجی شریعت اللہ کی بات کو رد کرتا ہے یا نہین اور اسی فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی ۔

پانچوان سوال - اس ملک مین جمعہ درست ہونیکے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے اس فتوا مین عبدالجبار نے جامع الرموز کی ایک سو چھیالیس صفحہ کی عبارت مین سے آٹھ سطر جن سے اس ملک مین ہر صورت مین جمعہ کا درست ہونا خوب ثابت ہوتا تھا چرا رکھا ہے اور باوجود اسکے اس ملک مین جمعہ کا درست ہونا اور مسلمانون کو اپنے نماز پڑھنے کے واسطے ایک امام مقرر کرنا بھی لکھا ہے اور اس بات کو دل کی تسکین لکھا ہے سو یہ فتوا حاجی شریعت اللہ کی باتکو رد کرتا ہے یا نہین اور اس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی -

چھٹا سوال - ٹڈی کے حلال ہونیکے مضمون بموجب سوال ہے - حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے اس فتوا مین جراد کو حلال لکھا ہے جسکو ہندی مین ٹڈی اور بنگلا زبان مین پنگ پال کہتے ہین - اور اوسکی پیدائش کی عجب صورت لکھا ہے اور اوسکا تین ہی رنگ حصر کرکے لکھا ہے زرد سفید سرخ اور فراتس کہ جسکو ہندی مین پھنگا اور تینگا اور بنگلا زبان مین پھڑ ٹنگ کہتے ہین اور تینون مذکور رنگ کے سواے اوسکا رنگ ہوتا ہے اور اوسکی پیدائش بھی جراد کے خلاف ہوتی ہے حلال نہین بھلا یہ بات حاجی شریعت اللہ کی باتون کو رد کرتی ہے یا نہین اور اس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی +

ساتوان سوال - مصر کی تعریف کے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے عبدالجبار نے مصر کی تعریف مین ہدایہ مین جو دو قول لکھا ہے سو اسمین سے ایک ہی قول کو اپنی دلیل مین لکھا اور اسکو صحیح لکھا اور دوسرے قول کو صاف غیر معتبر لکھا تب مفتی صاحب نے اسکی بات رد کرنے کے واسطے ہدایہ کے دونون قول کو صحیح اور معتبر لکھا تو مفتی صاحب کے لکھنے سے عبدالجبار کی بات رد ہوگئی یا نہین اور مفتی ممدوح نے اس فتوا کو جو صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی فقط +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استہار نامہ

فقیر کرامت علی جونپوری سارے مسلمان بھائیون کی خدمت شریف مین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ کے بطور استہار کے عرض کرتا ہے کہ فقیر جو اس خط مین تم مسلمانون کے دین اور مال اور عزت کے برباد کرنے والے دشمن کی برائی بیان کرتا ہے سو تم لوگ اس فقیر سے ہرگز ناراض نہو بلکہ دل و جان سے خوش ہو کے ہماری نصیحت کو سنو کیونکہ نصیحت کا سننا نیک بختی کی نشانی ہے حضرت خواجہ حافظ شیرازی

قدس سرہٗ فرماتے ہین ـ بیت ـ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارد ـ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ـ یعنی نصیحت کوسُن لے اے میرے پیارے کیونکہ نیک بخت جوان لوگ بوڑہے دانا کی نصیحت جان سے زیادہ دوست رکھتے ہین ـ نصیحت ـ جیساکہ کوئی اندہیرے مین کاٹنے سانپ کو پھول کا ہار سمجہہ کے دہوکھے سے گلے مین ڈال لے اس ملک بنگالے کے عوام لوگون کا بعینہ ایسا ہی حال ہوگیا تھا اوسکا بیان یہ ہے کہ اس ملک کے عوام لوگ بسبب بے علمی کے اور اپنے عقایدسے واقف نہ ہونے کے سبب سے اور عالمون سے ملاقات نہ ہونے کے سبب سے خصوصًا جو لوگ کہ اس ملک بنگالے مین شہر سے بہت دور کے گانون مین یا سمندر کے کنارہ اور چڑہ پر رہتے ہین وے لوگ اپنے دین اور مذہب سے کچھ واقف نہ تھے سوایسے عوام لوگون کو حاجی شریعت اللہ اور اوسکے خلیفون نے بڑا کام جو خلاف شرع کے ہے سو تعلیم کیا اور نیک کام جو موافق شرع کے ہے سو اوسے چھڑادیا اور یہ آیت جو منافقون کے حق مین ہے سو اونکے حق مین ٹھیک پڑی فرمایا اللہ تعالی نے دسوین سپارہ سورہ توبہ مین اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ه منافق مرد اور عورتین سبکی ایک چال ہے سکھاوین بات بُری اور منع کرین بھلے کام سے ۞ انتہی اور یہ بات تم پر خوب ظاہر ہے کہ ہم ہین اکیلے حاجی شریعت اللہ کی بُرائی بیان نہین کرتے ہین بلکہ مکہ معظمہ کے مفتی لوگون کے سابق کے سارے فتون سے اور خود حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے خلیفہ عبد الجبار کے منگائے فتون سے اوسکی بُرائی ثابت ہو چکی ہے بلکہ ہر سال مین مٹیبک کے روز خود عبد الجبار نے جو ہزارون خواص اور عوام کے روبرو حاجی شریعت اللہ کی سکھائی بُری باتون کا رد لکھکے کاغذ پر دستخط کر دیا اور وہ کاغذ ہمارے پاس موجود ہے اوس سے بھی اوسکی بُرائی خوب کھل گئی اور کسی پر پوشیدہ نرہی ـ مصرع ـ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا یعنی وہ بہید پوشیدہ کس طرح رہے جسکے بیان کے واسطے محفلین آراستہ کرین تو اب ہم جو اوسکی بُرائی بیان کرتے ہین تو ہمارا کیا قصور بلکہ اسمین ہم ثواب پاوینگے کیونکہ ایسے شخص کی بُرائی نام لیکے بیان کرنے کا حکم حدیث مین ہے جسکا ذکر ہمنے عقاید شہید حجت قاطعہ کے شروع مین کیا اب اوسکی بُرائیان دل لگاکے سنو کہ کلمہ گوبے نمازی کا جنازہ منع کر دیا اور مرید ہونے اور مسجدون مین جانے اور مسلمانون کے ساتھہ نماز پڑہنے کو منع کر دیا اور یہ سب نیک کام کا منع کرنا ہے اور خدا جانے اپنے شاگردون کو کیا بُری بات تعلیم کر کے اونکی نماز کو ناقص اور لولی لنگڑی کر دیا کہ مسجد کے ہوتے نماز باہر پڑہتے ہین اور زمین کے موجود ہوتے اور قیام کی طاقت رکھتے ہوئے کنارہ پر بیٹہی

ڈونگی میں بیٹھ کے نماز پڑھ لیتے ہیں اور دونوں ہاتھوں پر سجدہ کر لیتے ہیں اور ایسی تعلیم اونکا دین ہے
اور اس ملک میں جو کبھی نماز نہ پڑھ لیتا تھا سو عیدین کو منع کر کے جو سبھی نماز کی جڑ باقی تھی اوسکو بھی
کھود ڈالا اور یہ نیک کام کا منع کرنا ہے اور اسلام کی نشانی جمعہ اور عیدین کی نماز کو جو نیک
کام ہے سو اوسکو بھی منع کر دیا اور جامع رموز میں ستر عورت کے بیان میں ناڑ کاٹنے کو دائی کا
پیشہ لکھا ہے سو دائی سے لڑکے کا ناڑ کٹانا منع کر دیا اور یہ نیک کام کا منع کرنا ہے اور
بھنگ کھانے کا حکم دیا اور کلمہ گو بے نمازی کا جنازہ نہ پڑھنا تعلیم کیا مسلمان کو جوتا مارنا اور
اونسے جزیہ نہ لینا تعلیم کیا اور یہ سب برا کام سکھاتا ہے اور سارے جہان کے سنت و جماعت
عالموں کی بات تو نہ سننا تعلیم کیا اور اپنے گروہ کے سوا دوسرے کو نہ سلام کرنا اور اونکو مسلمان
نہ جاننا تعلیم کیا اور یہ سب برا کام سکھاتا ہے اور کم بختی کے مارے عالموں کے مقابلہ میں یہ
لوگ کبھی نہ ہوتے تھے اور باوجودیکہ اس گروہ کے رد کا بہت سا فتوا مکہ معظمہ سے آیا
اون سب فتواؤں کو یہ گروہ جھوٹا مانتے فقط چند روز اپنا جان بچانے کو عبدالجبار کہتا
پھرتا تھا کہ اب جمعہ کے منع کا فتوا مکہ معظمہ سے ہم منگا دیتے ہیں اور یہ سب کوئی عمل
کرینگے پھر جب وہاں سے فتوا آیا تب جمعہ کا مشہور کرتا اور پکارتا پھرا کہ ہماری سب
بات مکہ معظمہ سے صحیح ہو گئی آئی ہے اور جمعہ کی نماز کا منع وہاں سے لکھ کے آیا ہے
پھر جب اساڑھ کی انیسویں تاریخ روز یکشنبہ سنہ ۱۲۷۲ بنگلا مطابق ۱۲۸۲ ہجری میں شہر
برلیسال میں بہت سے عالموں کے روبرو بیٹھک ہوئی اور مکہ معظمہ کا فتوا پڑھا گیا تو
اوس سے اوس گروہ کے خلیفہ عبدالجبار کی سب بات جھوٹی ہوئی اور جمعہ کے فتوا کا
جو بڑا وعدہ کرتا تھا سو اوسکو اوس مجلس میں چھپا ڈالا کہا کہ وہ کھو گیا اور اوسمیں اوسکا
جھوٹ کھل گیا کیونکہ بھلا اپنی سچی دلیل کون چھپاتا ہے سو تم لوگ محضر نامہ کے مضمون سے
ہزاروں آدمی کے روبرو اوسکے جھوٹے ہو جانے کو دریافت کر کے اوسکے گندے
اور جھوٹے مذہب کو چھوڑ کر کے اپنے حنفی مذہب پر قایم ہو جاؤ اور ہماری بات کے سچ ہونے کا
گواہ محضر نامہ ہے اور اگر عبدالجبار یا اوس گروہ کا کوئی خلیفہ جس گانوں میں جاوے
اور کہے کہ ہم جیتے ہیں تو وہاں کے لوگ کہیں کہ تم اگر جیتے ہو تو تمہارے پاس کیا
دلیل ہے کہ تم بغیر دلیل کے لیے ہوئے رات ہی کو چپکے برلیسال سے کس واسطے چلے آئے
اور اوسکی جھوٹی بات ہرگز نہ سنیں اور یقین جانیں کہ جب یہ فرقے ہزاروں خواص

اور عوام لوگون کے روبرو کے فیصلہ کو اولٹا سناتے ہین تب کتاب کے مضمون کو جسکو ہرکوئی نہین سمجھتا اولٹا کرکے سنانا
کون مشکل ہے جیسا کہ مکہ مکرمہ کے فتوا کے معنی کو اولٹ کرکے اوس سے اپنی حجت بناتے تھے اور اوسی
فتوا مین اونکی ہار لکھی تھی اور اوسی فتوا کے معنی کھلنے سے وے فرقہ ہارے اور چونکہ عبدالجبار اور اوسکے
گروہ نے مکہ معظمہ کے فتوا آنے پر صبر کیا تھا اور اب اپنے حصر کئے ہوئے مکہ کے فتوا سے وہ لوگ ہار چکے
ہین تو اب قیامت تک اونکو اہل سنت و جماعت سے پھر بحث اور تقریر کا منہ باقی رہا بلکہ اوب
سوا اپنے حصر کئے ہوئے فتوا کا حکم نہ مانینگے اور اوسکے خلاف لوگون کو تعلیم کرینگے تو اونکی اسبات کے
رد کرنے والے تمام جہان کے مسلمان لوگ ہین بلکہ مسلمان سوا ایسے سارے آدمی ہین اور ایسے آدمی
کو تمام جہان کے لوگ ہٹ چل کہتے ہین اور اس گروہ کے لوگون نے جو غریب مسلمانون پر طرح طرح کا ظلم
کیا تھا کہ کلمہ گو کے جنازہ کی نماز اور جمعہ اور عیدین کی نماز کو منع کرکے اونکا دین برباد کیا تھا اور جرمانہ
لیکے اونکا مال برباد کیا تھا اور اونکو جوتا مارکے اور ہزارون عوام اور خواص کے روبرو آپ جمعہ تھا جو
اونکی عزت بھی برباد کیا اور کلمہ گو بے نمازی کی لاش کو جنازہ کی نماز نہ پڑھ کے کھسٹوا کے جنگل مین پھنکوایا
یا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے آج تک کسی قوم نے ایسی بیرحمی اور ظلم مردے پر کیا اس
سبب سے اوس گروہ پر اب آفت آنی شروع ہوئی ہے ایک آفت یہ کہ اوس گروہ کے خلیفہ لوگ ہمیشہ طرح
طرح کا فریب کرکے شہر مین اور عالمون کے روبرو ہرگز نہین آتے تھے سو اونکی بار بریسال مین پھنس گئے
اور آپ بھی رسوا اور ذلیل ہوئے اور اپنے شاگردون کی بھی فضیحت مارا اور اس سے بڑی کیا آفت ہوگی
دوسری آفت یہ ہے کہ مکہ معظمہ سے جتنا فتوا حاجی لوگ لاتے ہین سب مین اس گروہ کا رد ہوتا ہے
یہان تک کہ خود عبدالجبار کی جانب کے لوگ جو فتوا لائے سو اوس گروہ کا رد اوس مین سب سے زیادہ
ٹھہرا اور وہان کے مفتی نے عبدالجبار کو جھوٹھا اور مفتری اور امانت مین خیانت کرنے والا لکھا
یہ آفت بھی کم نہین ۔ اور تیسری آفت یہ ہے کہ اوس گروہ کا پرانا خلیفہ مولوی احسن اللہ
ہجرت کا بہانا کرکے مکہ معظمہ مین جا کے رہا تھا اور اپنے گروہ کے لوگون کی وہان وکالت اور
دلالی کرتا تھا اور وہان جب پکڑا گیا تب اقرار کیا کہ ہم اوس گروہ کے نہین ہین اور چھپ چھپ
کے وہان فساد کرتا تھا مسلمانون سوچو تو جو مذہب کہ مکہ معظمہ مین چھپانا پڑے اوس مذہب سے
گندہ کوئی مذہب نہین آخر کو وہان سے عالم الغیب نے اوسکو نکال دیا اور وہ بنگالے مین آکے
ایسی حالت کو دیکھ کے اور سنکے مسلمان لوگ عبرت پکڑین یعنی ڈرین اور اپنے دلین کہین کہ اللہ
تعالی ہمکو ایسی آفت سے محفوظ رکھے اور اوس گندے مذہب سے توبہ کرین تاکہ دنیا اور آخرت

کی آفت اور عذاب سے بچین + اور چوتھی آفت یہ ہے کہ آگے اوسکے گروہ کا ادنی آدمی باوجود ہزار
سمجھانے کے اپنی گمراہی سے باز نہ آتا تھا اور اب اس بٹھیک کے روز سے اوسکے گروہ کے خلیفہ اور
عوام لوگ اس فقیر سے روز بدل معتقد ہو کے بیعت کرتے جاتے ہین اور قریب ہے کہ خارجی مذہب
اب مٹ جاوے اب یہ مضمون مسلمانون پر پوشیدہ نہ رہے کہ عبد الجبار کی سب بات جب بریسال
مین حاضران مجلس کے روبرو جھوٹھی ہو گئی تب وہ جھوٹھا اور ذلیل ہو کے چھپ کے رات کو بریسال
سے چلا گیا اور مشہور ہے کہ اب وہ جا بجا کہتا پھرتا ہے کہ بریسال مین ہمنے اور مولانا صاحب سے یعنی
اس فقیر سے بحث ہوا اور بڑی بھاری بھاری کتابون سے ہمنے اونکو قایل کر دیا اور عوام لوگ کہتے
ہین کہ عبد الجبار کو بڑا علم ہے کہ اتنے بڑے زبردست عالم سے مقابلہ کیا سو اسبات کی حقیقت یہ ہے کہ
بریسال مین ہمسے اوسنے بحث کی بیٹھک نہ ہوئی تھی صرف اسواسطے بیٹھک ہوئی تھی کہ مکہ مکرمہ کے مفتی
کے فتوا سے جو بات سب عالمون کے نزدیک ثابت ہوا وہی جب لوگ عمل کرین سو جو کچھ ثابت ہوا سو مفتی
سے معلوم ہوا بھلا عبد الجبار کو اسقدر علم کہان جو کسی عالم سے گفتگو کر سکے اسکو تو اسقدر بھی علم نہین کہ مفتی
ممدوح نے جو اوسکو جھوٹھا اور خاین لکھا ہے اوس فتوا کو لیکے عالمون کے روبرو کسواسطے بیٹھا اور
رسوا ہوا بس اوسکی بے علمی ذہن نشین ہونے کے واسطے اسقدر کفایت ہے اب ایک بات عجیب اور
غریب اور بھی سنو کہ عبد الجبار نے جب دیکھا کہ مکہ مکرمہ کے فتوا اور بریسال کے عالمون کے فیصلے کے
سبب سے وہ خود بھی رسوا ہوا اور اوسکا مذہب بھی مٹنا چاہتا ہے تب جھنجھلا کے کہنا شروع کیا کہ
دیبوٹی صاحب [illegible] مولوی لوگ مولانا صاحب کے گروہ کے ہین اور مکہ معظمہ کے مفتی صاحب
رشوت لیتے ہین [illegible] رشوت لیکے مولانا صاحب کی بات کو سچی کیا اور ہماری بات کو جھوٹھی کیا اور
یہ بات کہتے ہین [illegible] اول تو فتوا اوسکی گروہ نے لکھوایا تو ہماری طرف سے رشوت کسنے دیا
اور [illegible] کے مفتی کا فتوا سچا تھا اور مفتی نے رشوت بھی لیا تھا
بٹھیک [illegible] کیا آفت آئی کہ مفتی نے رشوت بھی لیا اور اوسکی بات کو جھوٹھی بھی لکھا
سو اوسکی حقیقت یہ ہے کہ ایسی بات کا منہ سے نکالنا اوسکے مذہب کی مٹنے کی نشانی ہے حضرت مولوی
قدس سرہ فرماتے ہین **بیت**۔ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنہ پاکان برد
یعنی جب اللہ تعالی کسی کا پردہ فاش کرنا اور بے عزت کرنا چاہتا ہے تب اوسکے دل مین پاک لوگون
پر طعنہ کرنیکی خواہش پیدا کرتا ہے مسلمانون سوچو تو پہلے تو بٹھیک کے بعد اسی بریسال مین اپنے
شاگردون کو اپنی جیت کے کاغذ پر اونہین ڈیبوٹی صاحب بہادر اور اکثر مولوی لوگون کی مہر

کرا کے دینے کا وعدہ کر کے دلاسا دیا تھا اور ہم لوگون پر تہمت لگاتا تھا کہ یہ لوگ مکہ معظمہ کا فتوا نہین مانتے اور
کہتا تھا کہ جب مکہ کا فتوا نہ مانا تب مسلمان نہ باقی رہے سو اب کیا ہو گیا کہ عبد الجبار بے سبب ممدوح مولویون
اور مکہ مکرمہ کے مفتی سے ناراض ہو گیا تو اب جسکو ذرا بھی ایمان کا نور اور دین کا جوش ہوگا وہ ایسے گندہ
مذہب سے کنارہ اور توبہ کر لیگا اور باقی بہت سی برائی اور دغابازی اوس گروہ کی اور بھی ہے کہ اوسکا
لکھنا طول ہے انتی، بات مختصر یاد رکھو کہ ناڑ کا ٹنے اور بے نمازی کا جنازہ منع کرنے اور کھینگا کہانے
اور مرید ہونے کو منع کرنے کے باب مین جو کچھہ حاجی شریعت اللہ نے کہا تھا سو سبکو عبد الجبار نے
رد کیا اور عبد الجبار کو رسکہ مکرمہ کے مفتی نے جھوٹھا اور خاین اور جعلیا لکھا اور بریسال کے عالم وقت
نے اوسکے اوستاد کی بات کا رد اوسکی زبان سے کہلا کے تب مجلس مین پکار دیا جیسا کہ محضر
نامہ سے معلوم ہوا تو اب اوسکی گروہ کے لوگ کیا چاہتے ہین اس سے زیادہ عبد الجبار اور حاجی
شریعت اللہ کی کیا رسوائی دیکھین گے تب اوسکو چھوڑین گے سبحان اللہ حق آیا اور باطل نکل
بھاگا اب امید ہے کہ مسلمان لوگ اس رسالہ کو ہمیشہ آپ بھی پڑھا کرین اور آپ بھی سنین اور
لوگون کو بھی سنایا کرین تاکہ لامذہبیون اور بنگالے کے خارجیون اور بھائی بدعتیون کے دہوکھا
دینے سے محفوظ رہین ✽ والسلام۔

تمام شد

نور الہدیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ سبحانہ کیواسطے جسکے مثل کوئی چیز نہین ہی اور جو تصور بندون کے وہم مین آوے وہ ذات مقدس اسکے خلاف اور سب سے منزہ ہی۔ اور صلوۃ اور سلام اسکے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جسنے فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ عز وجل مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون جو گمان بندہ مجسے رکھتا ہی اور انکے آل و اصحاب پر جنھون نے علم معاملہ اور مکاشفہ اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت کی حدیثین امت کو پہونچایا۔ اب بعد اسکے خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی اس رسالہ نور الہدیٰ مین تینون قسم کی تجلی یعنے تجلی افعال و تجلی صفات اور تجلی ذات جسنے تصدیق قلبی اور ایمان کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور تقلیدی ایمان سے نکل کے تحقیقی ایمان مین داخل ہوتا ہے ان تینون کا بیان خوب کھول کے کرتا ہے تاکہ ہر کوئی تجلی کے معنی اور حقیقت سمجھ جاوے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث جو علم ہے اور وہ علم دو قسم ہے علم احکام یعنے فقہ اور علم اسرار یعنے علم مکاشفہ جو تصوف سے علاقہ رکھتا ہے اور اسکو علم اسرار بھی کہتے ہین سو بیان معرفت افعال و صفات اور ذات اس سبحانہ تعالیٰ کا علم اسرار سے علاقہ رکھتا ہے۔ تو جو شخص خود عالم ہے یعنے دونون علم کا عالم ہے اور اوسکا علم پر اوسکا عمل ہے یا کوئی شخص ایسے عالم کی صحبت مین رہ کے دونو علم پر عمل کرنیکے موافق دونو علم کا اصل مضمون خوب سمجھ گیا ہے اور دونو علم کے موافق اسکا عمل ہی تو یے دونو شخص مرشدی کے رتبہ مین پہنچے ہین۔ اور جسکو یہ بات حاصل نہین ہی سو مرشد بھی نہین ہی۔ اور جو شخص کہ نماز روزے وغیرہ فرضون کو خوب ادا کرتا ہی اور متقی بھی ہے تو وہ بہت نیک آدمی ہے اور وہ شخص ابرار مین داخل ہی یعنے طاعات اور اذکار کے انوار سے وہ شخص متنور ہوا ہے یعنے نورانیت حاصل کیا ہی اور شرح صدر اور کشادگی سینہ کی حاصل کیا ہی اور ابھی تک مرتبہ فنا

اور بقا کا اسکو حاصل نہین ہوا ہی سو وہ بھی مرشدی کے رتبہ مین نہین پہونچا ہی + اور جو شخص کہ مقربین کے درجہ مین
پہونچتا ہے یعنے مقام فنا اور بقا کا اسکو حاصل ہوتا ہے وہ شخص مرشدی کے رتبہ مین پہنچتا ہے اور ابرار اور مقربین
کی شرح تفسیر فتح العزیز مین سورہ مطففین کی تفسیر مین جو چاہے دیکھے + باقی رہا تقلیدی ایمان کا حکم سو تمہید کے
مضمون سے خلاصہ کر کے لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ تقلید کی تعریف یہ ہے کہ غیر کے قول کا اختیار کرنا بغیر دلیل کے
سو مقلد جو معرفت مین یعنے اللہ تعالے کے پہچاننے اور ایمان مین تقلید کرتا ہے وہ مومن ہوتا ہے یا نہین سو
معتزلہ اور اشعریہ کے نزدیک مومن نہین ہوتا اور کرامیہ مین سے متعشقہ کے نزدیک مومن ہوتا ہے اور اہل
سنت وجماعت نے کہا کہ مقلد کو جب تصدیق حاصل ہو تب وہ مومن ہی نرے اقرار سے مومن نہین ہوتا اور اسبات
کی دلیل کہ نرا مقلد یعنے جسکو تصدیق نہین حاصل ہے وہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک مومن نہین ہے یہ ہے
کہ اہل سنت وجماعت نے ایمان کی صحت کے واسطے تصدیق کی شرط کیا ہے اور تصدیق حاصل نہین ہوتی ہے
بغیر معرفت کو اور معرفت نہین حاصل ہوتی بغیر استدلال یعنے دلیل تلاش کرنیکے + اور شیخ الاسلام خلیل بن احمد سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے جس مضمون
کا اشارہ کیا اسکے یہی معنی ہین سو جب ایک شخص نے پہچانا کہ بیشک اسکا کوئی صانع اور بنانیوالا ہی اور وہی صانع تمام عالم کا بنانیوالا ہے
تب وہ شخص تقلید کے حد سے نکل گیا اور + اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ جب کسی شخص سے کسی نے پوچھا کہ تجھکو
کسنے پیدا کیا تب اسنے کہا کہ اللہ تعالے نے یا کسی شخص نے پوچھا کہ آسمان اور زمین کو کسنے پیدا کیا تب اوسنے
کہا کہ اللہ تعالے نے تو اس صورت مین وہ شخص مقلد نہوگا اور اسکا ایمان صحیح اور درست ہوگا + اور اگر کہا کہ
ہم جانتے نہین کہ کسنے پیدا کیا اور ساتھ اسکے کہتا ہے لا الہ الا اللہ تو بیشک وہ شخص مومن نہوگا اہل سنت و
جماعت کے نزدیک تمہید کے مضمون کا خلاصہ تمام ہوا + جب یہ بات سمجھ مین آگئی تو بغیر پہلی قوال و صفات اور
ذات کے اس بات کا پہچاننا یعنے اپنا اور سارے عالم کا جو خالق ہے اسکا تحقیقی پہچاننا ممکن نہین + اب ایک
بات یاد رہے کہ ایمان مین تقلید درست نہین کیونکہ ایمان کی شرط ہے تصدیق یعنے دل کا یقین اور تقلید کو گمان
غالب ہوتا ہے اور فقہی مسئلہ مین عامی یعنے غیر مجتہد [illegible] کی تقلید کرتا ہے جیسے کہ [illegible] تحقیق اور
تصدیق دلی ممکن نہین تو اگر وہ تقلید نکرے تو شریعت کے حد و [illegible] مجتہد کو فقہی مسئلون
مین تحقیق اور تصدیق دلی حاصل ہوتی ہے اسیواسطے اسکو دوسرے کی تقلید حرام ہے اسیطرح ہر مومن کو ایمان
مین دوسرے کی تقلید حرام ہے اور اپنی تصدیق و معرفت فرض ہے + اب جتنے کہ فقہی مسئلون مین اپنے امام
[illegible] نہین جانتے وے لوگ دین اور شریعت اور ایمان اور عمل کے درمیان مین جو فرق ہے اسکو
[illegible] نہین + اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شخص کہ ان تینون قسم کی تجلیون سے اور اسکی حقیقت اور اصطلاح سے
[illegible] مگر آسمان اور زمین وغیرہ مخلوق کو دیکھ کے اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اسکا ایمان بھی بلاشبہہ

تحقیقی ہی اور اسکو معرفت تعریفی کی کہتے ہین اور یہ معرفت عوام مومنون کی ہے اسکا بیان زاد التقوی کی تیسری فصل مین خوب مفصل لکھا ہی اسمین دیکھو ✤ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ معرفت کے اسباب مختلف ہین عوام الناس کے واسطے یہ سبب مقرر فرمایا کہ خلق کو دیکھ کے خالق کو پہچانین ✤ اور خواص لوگون کے واسطے یہ سبب مقرر فرمایا کہ اسکے کلام اور صفات اور اسمار سے پہچانین کہ کلام سے متکلم کو اور صفات سے موصوف کو اور اسم سے مسمی کو پہچانین اور خلق کو دیکھ کے پہچاننے سے انکو بے نیاز اور سب سے پروا کیا ✤ اور انبیا لوگونکے واسطے یہ سبب مقرر فرمایا کہ انکو اپنی ذات کی طرف مشغول کیا وے لوگ فعل و صفت کو دیکھ کے پہچاننے سے بے نیاز ہوئے اس مضمون سے وجود یہ لوگونکی بات خوب رد ہو گئی کیونکہ ان تینون قسم کی معرفت مین اثنینیت یعنے دو چیز ہونا موجود ہی الغرض جیسا کہ ان تجلیون کے درجہ مین فرق ہی ویسا ہی ایمان کے درجہ مین بھی تفاوت ہوتا ہے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا اور آگے بھی معلوم ہوگا ✤ اس مضمون کے نہ سمجھنے کے سبب سے اس ملک کے عوام بلکہ خواص بھی اس معرفت کی خواہش نہین رکھتے بلکہ اسکو فضول جانتے ہین یا جانتے ہین کہ یہ معرفت درویشون کے واسطے ہے ✤ اور یہ خبر نہین کہ یہ معرفت مومنون کے واسطے ہے اس غفلت کی نیند سے جگانے کے واسطے ہمنے یہ سب بات پہلے کھولکر تب تجلیون کا بیان کیا ✤ تو جاہل لوگ جو درویشی کا دعوی کرتے ہین اور ان باتون کے ظاہری معنی بھی نہین سمجھتے ہین ان باتون کا حاصل ہونا تو انکو بہت دور ہے بلکہ وے لوگ نماز کے بھی مقید نہین ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ نماز ظاہری دنیادارونکے واسطے ہے ہم لوگ باطنی نماز مین ہر وقت رہتے ہین اور ایسی بات کلمات کفر مین سے ہے ✤ یا جو لوگ اپنے ارادہ اور اختیار کی حالت مین ہمہ اوست کہتے کو یعنے سبکو ایک جانیکو ہوش کی حالت مین اپنا مذہب جانتے ہین وے لوگ بھی کلمات کفر مین گرفتار ہوتے ہین کیونکہ انکے نزدیک موسی علیہ السلام اور فرعون اور خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل برابر ہین نعوذ باللہ منہا سو ایسے جاہلون کو درویش و مرشد سمجھانین ✤ اور انسے معرفت اور درویشی حاصل ہونیکی توقع نرکھین ایسے جاہلون کو درویش جاننا وسوسہ شیطانی ہی بلکہ ایسے لوگون کو ہدایت کرین اور انکو نماز کی تاکید کرین اور کفر کی باتون سے توبہ کراوین جو عجب اس وسوسہ مین پڑکے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے ہین خصوصاً وجودیہ لوگونکو لوگ بڑا درویش جانتے ہین اور انکے جنون کی بات کو سنکے دیوانے بن جاتے ہین اور ایسے دیوانے دین کے دشمن تینون قسم کی معرفت کے مشائخ سے مرید ہو جاتی ہین اور سچے مرشدون کی صحبت سے محروم رہتے ہین اسواسطے مسلمانون کی خیرخواہی سے ہمنے اسبات کو کھول دیا اور ان سب عالی مضمون کو جو ہمنے مختصر کرکے لکھا ہے اسکو عالم لوگ عوام لوگونکو تفصیل کے ساتھ سمجھا دینگے خصوصاً وجودیہ لوگونکی برائی کو سمجھا دینگے اور ہمنے وجودیہ فرقون کی برائی جو لکھا ہے اور آگے چلکے حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوب سے بھی کسقدر اونکا راہ بھولنا ثابت ہوگا اور حضرت مجدد نے اپنے

کی مکتوب مین اور عوارف المعارف کے مصنف نے جوان فرقون کا رد کیا ہے تو اسیواسطے کہ یے گمراہ فرقے اصل
ایمان اور توحید اور تینون قسم کی تجلیون اور تصوف کے سارے مضمون حال اور مقام اور کلمات اشارہ وغیرہ کے
بیان کو بلکہ اصل دین اسلام کو مٹاتے ہین توجب تک ان گمراہ فرقونکو گمراہ نجانیگا اور اونکی گمراہی کی باتون
سے انکار نکریگا تب تک اصل ایمان کسطرح سے پاویگا + اور وے گمراہ فرقے مکون اور کائنات کو جو ایک کہتے
ہین توجب تک اونکی ان تینون کی بات سے انکار نکریگا تب تک فنا کسکو کریگا اور مقام بقا کا جو ولایت کا منتہا ہے
کسطرح سے حاصل کریگا تو اسی لحاظ سے ان گمراہ فرقون کی گمراہی کو طالبونکے ذہن نشین کرنا مقدم جان کر
ہمنے جابجا ذکر کیا ہے مضمون خوب یاد رہے اور یہ بات بھی خوب یاد رہے کہ اکثر نادان لوگ جانتے ہین کہ مرشد
کامل ایک دم مین معرفت اور درویشی دے دیتا ہے اس بات کے حاصل ہونے کے واسطے کچھ علم ظاہری کا
سیکھنا اور سننا درکار نہین اور مرشد کامل کو علم کی حاجت نہین یہی سمجھ کے کسی دیوانے یا خلاف شرع فقیر کی صحبت
کرتے ہین اور جانتے ہین کہ درویشی کتاب مین نہین ہے ایسے ہی فقیرون کے پاس ہے سو یہ بات شیطان کا
وسواس ہے جو درویشی اور طریقت کہ اسکی گواہی کتاب نہ دے سو باطل ہے + اور [illegible] ہین کہ مرشد کامل
کی صحبت اکسیر ہے اگر مرشد وہی ہے جو علم احکام اور علم اسرار کا عالم اور عامل ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث
ہوا ہے سو ایسے مرشد کے سمجھانے اور تعلیم کرنے سے درویشی حاصل ہوتی ہے + اور جو مرشد ایسا نہین ہے سو
مرشد ہی نہین اور درویشی کوئی لقمہ نہین ہے کہ مرشد مرید کے حلق مین ڈال دیتا ہے اور طریقت کے سلوک سے اللہ
تعالی اور اوسکے رسول کی محبت حاصل ہوتی ہے تب شریعت کے احکام کے بجالانے مین خوب مضبوط ہوجاتا ہے
تو طریقت شریعت کے کوٹھے پر چڑھنے کی سیڑھی ہے + اور طریقت شریعت کی خادم ہے + اور اصل مقصود درویشی
اور تصوف کا یہی ہے کہ مثل صحابہ کے دونون قسم کی توحید پر ایمان کامل حاصل ہو اور دین کا جوش پیدا ہو اور صحابہ
کی سی چال بن جاوے اگر یہ بات حاصل نہوئی تو کیا حاصل ہوا اور دین اسلام سے زیادہ اور بہتر کون دین ہے
جسکی فکر اور تلاش مین طالب اپنی اوقات کو صرف کرے یہ سب مضمون عوارف المعارف اور حضرت شیخ احمد سرہندی
قدس سرہ کے مکتوبات وغیرہ معتبر کتابون کا خلاصہ ہے + اور نور علی نور مین خوب شرح کے ساتھ اسکا بیان ہے
اسمین دیکھو + اور دونو قسم کی توحید یہ ہے اللہ تعالے کی توحید ربوبیت مین اور اوسکے رسول کی توحید
اتباع مین تو جیسے اللہ تعالے کے سوا کسیکو رب اور عبادت کے لائق نجانے + اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے سوا کسیکو اصالۃً اتباع کے لائق نجانے اور سب جتنے ہادی اور داعی ہین جنکی اتباع کو نیابت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع جانے یہان تک کہ سارے رسولون اور نبیون کو بھی آنحضرت کا نائب جانے +
اور کلمہ طیب مین انھین دونون قسم کی توحید کا بیان ہے + اور اسی کے اقرار اور تصدیق کا نام ایمان ہے

اور اس رسالہ مین دو فصل ہے ✤ پہلی فصل مین تینون قسم کی تجلیون کا بیان ہے ✤ اور دوسری فصل مین نماز کے اسرار کا بیان ہے ✤

پہلی فصل تینون قسم کی تجلیون کے بیان مین ✤

اب پہلے جاننا چاہیے کہ جسطرح سے جوارح یعنے ہاتھ پانون وغیرہ اعضا کے کام کو عمل اور اعمال کہتے ہین اسیطرح سے دل کے کام کو حال اور احوال کہتے ہین اور جسطرح سے فقہ مین اعمال کا بیان ہوتا ہے اسیطرح سے تصوف مین احوال کا بیان ہوتا ہے اور احوال تصوف کا موضوع ہے اور ایمان اور تصدیق اور یقین سب ایک ہے اور یہ سب احوال ہے اور ایمان کامل جو حاصل ہوتا ہے سو تینون قسم کی تجلیون یعنے تجلی افعال اور تجلی صفات اور تجلی ذات مین سے ایک کے حاصل ہونے سے ہوتا ہے ✤ اور درجہ مین ایک سے بڑھکے ایک ہوتا ہے جیسا کہ معلوم ہوگا اب تجلی افعال اور تجلی صفات اور تجلی ذات کا بیان خوب سمجھ مین آجانے کے واسطے ہم حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد ثانی کے مکتوب ہفتاد و پنجم کا مضمون شرح کرکے لکھتے ہین ✤ پہلے تجلی کے معنے سمجھو تو تجلی کے معنے ظاہر ہونے اور کھلجانے کے ہین ✤ اور استتار کے معنے پوشیدہ ہونے اور چھپ جانے کے ہین تجلی اور استتار کے معنے زاد التقوی مین اشارہ کے کلمون کے بیان مین دیکھو ✤ اور عوارف المعارف مین باسٹھوین[۶۲] باب مین فرماتے ہین کہ استتار اور تجلی کا جو اشارہ ہے سو اسکا حاصل یہ ہے کہ استتار مین صفات نفس کی ظاہر ہوتی ہین اور تجلی کیوقت مین صفات نفس کی ظاہر چھپ جاتی ہین صفات قلب کے کمال قوت کے سبب سے انتہی یعنے مراقبہ کرنے سے جو اپنی نفسانیت دور ہو جاتی ہے اور اپنا ہوش اور خیال ہٹ جاتا ہے تب اللہ تعالی کے افعال کھل جاتے ہین یعنے کھلنے کی سی جگہ دل پاتا ہے اور اسی دل مین کھل جانے کو تجلی کہتے ہین بعد اسکے صفات اور ذات کھل جاتی ہے اور ان تینو کھل جانا جو ہے سو اسی سے ایمان اور یقین کے درجہ کا تفاوت ظاہر ہوتا اور یہ نہین ہے کہ کوئی روشنی دیکھنے کا نام تجلی ہے ✤ اب سنو حضرت مجدد قدس سرہ مکتوب مذکور مین فرماتے ہین کہ تجلی افعال سے مراد ہے حق سبحانہ کے فعل کا ظاہر ہو جانا سالک پر اسطور پر کہ بندے کے افعال حق کے فعل کے ظلال اور سائے دکھائی دین اور حق کے فعل کو بندونکے افعال کی اصل اور جڑ معلوم کرے اور بندون کے افعال کا قیام اور ظاہر ہونا اسی ایک حق کے فعل سے یعنے صفت تخلیق سے پہچانے یعنے حقیقت مین بندے کے افعال کا خالق اللہ تعالے ہے اور بندے کے افعال اسکے افعال کے ظلال ہین مگر چونکہ بندے کے اختیار اور کسب سے فعل ظاہر ہوتے ہین اسواسطے اس فعل کی نسبت بندے کی طرف کرتے ہین سو بندے کو جب نفی کامل حاصل ہوتی ہے تب اپنے افعال نظر نہین پڑتے اسی حالت کا بیان حضرت مجدد قدس سرہ کی اس عبارت مین ہے اور اس تجلی کا کمال وہ ہے کہ یہ ظلال یعنے بندے کے افعال سالک کی نظر سے بالکل مخفی اور پوشیدہ ہوجاکے اپنا اصل مین یعنے حق سبحانہ کے فعل مین مل جاوین یعنے

سالک اللہ تعالی کے افعال سے جو جدا جان کے اپنے افعال کو دیکھتا تھا یعنے اپنا ہی افعال دیکھتا تھا اللہ تعالی کے افعال کو نہین دیکھتا تھا سو اب اپنے افعال سالک کی نظر سے چھپ جاوین اللہ ہی کا فعل نظر پڑے اور سیکا تار اُسی ایک فاعل حقیقی کی ہاتھ مین سمجھ کہ جسطرح سو جب سیکا ہاتھ اٹھتا ہے آئینہ مین بھی ہاتھ اٹھتا ہے اور نہین تو نہین اور آئینہ مین جو ہاتھ معلوم ہوتا ہے سو نرا وہمی ہے اور سایہ ہے پھر جب اُسنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تب وہ ہاتھ کا سایہ آئینہ مین سے غائب ہو کے اپنی اصل مین ملگیا یعنے جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا اور اِن سب افعال کے فاعل کو یعنے بندیکو سالک مانند جماد کے اُسی آئینہ کی طرح سے بے حس اور بے حرکت معلوم کرے یعنے جیسا کہ قبل ظاہر ہونے صفت تخلیق کی بے حس و حرکت تھا ویسا ہی اب فنا اور نفی کامل حاصل ہونیکے بعد بھی معلوم کرے اور یہ ایک حال ہے جسے توکل حاصل ہوتا ہے اور حال کا بیان علم اسرار یعنے تصوف مین ہوتا ہے ؛ اب کسی کو اِس مقام مین جبریہ فرقون کے عقائد کی موافقت کا شبہہ نہ آوے کیونکہ دونون مین بڑا فرق ہے جبریہ کہتے ہین کہ سارے افعال کا فاعل اللہ تعالی ہے اور بندہ معذور اور مجبور رہے اور ہم لوگ کہتے ہین کہ بندونکے سارے افعال کفر اور ایمان طاعت اور عصیان سب کا خالق اللہ تعالی ہے اور بندہ کاسب اور فاعل اُن افعال کا ہے اسی سبب سے سارے افعال کی نسبت بندے پر ہوتی ہے کیونکہ بندے کے ساتھ وہ افعال قائم اور لگے رہتے ہین اور بندے سے وہ افعال ظاہر ہوتے ہین خالق پر اُن افعال کی نسبت نہین ہوتی مثلاً بندے کو کھڑا ہونیوالا بیٹھنے والا کھانیوالا پینے والا شراب پینے والا نماز پڑھنے والا کہتے ہین اور خالق پر اِن کامون کی نسبت نہین کر سکتے اِسیطرح سے بندونکی ساری صفات کا خالق اللہ تعالی ہے ؛ اور اُن صفات کی نسبت بندے کی طرف کرتی ہین مثلاً بندے کو کالا گورا اندھا کانا کہتے ہین اور خالق پر اِن صفات کی نسبت نہین کر سکتے الغرض جبریہ سارے افعال کا فاعل اللہ تعالے کو کہتے ہین اور بندے کو نرا مجبور جانتے ہین اور قدریہ کہتے ہین کہ سارے افعال کا خالق اور فاعل بندہ ہی ہے اور ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ دونون کے درمیان ہے جیسا کہ ابھی لکھ چکے الغرض اس مقام مین عقل کو دخل دینے اور بحث اور تقریر کرنے کا کچھ کام نہین جیسا کہ شارع نے فرمایا ہے اُسی پر ایمان رکھے مثل متشابہات کے اور اِس مسئلہ کا بھید دنیا مین کھلنے کا نہین جیسا کہ ذات مقدس کا بھید دنیا مین کھلنے کا نہین ہے دونون بھید بہشت مین کھلین گے باقی عقائد کی کتابون مین اُسکی تصریح موجود ہے دیکھ لین اور ارباب توحید وجود کے جو اشیا کی عینیت کے قائل ہین اور ہمہ اوست کہتے ہین اُنکو دھوکھا کھانے کا یہی مقام ہے سو حقیقت دریافت نہونیکے سبب سے اُن لوگون نے اِس مقام مین بھی ویسا ہی کہا ہے یعنے سب کو ایک جاننے کے سبب سے اِن سب افعال متکثرہ بندون کو ایک ہی فاعل جل شانہ کا فعل جانا ہے یعنے وے لوگ یہ نسبت نہین کرتے ہین کہ فعل فلانے سے صادر ہوا

یعنے اُنکے نزدیک نسبت کرنا افعال کا اُن افعال کے فاعلون کی طرف پوشیدہ ہے تو بس اُن لوگونکے نزدیک اُن
سب فعال کا نسبت کرنا بندون کی طرف یعنے اُن سب کام کرنے والون کی طرف پوشیدہ ہی دے لوگ اُن سب
افعال کو ایک ہی فاعل کی طرف نسبت کرتے ہین یعنے وے لوگ تجلی افعال کے کمال تک نہ پہنچنے کے سبب سے
بیچ راہ مین بھول کے بیہوشی کی حالت مین سب کام کرنے والون کو ایک ہی جانتے ہین اُنکے نزدیک نفس افعال
کا سالک کی نظر سے پوشیدہ ہوکے اپنی اصل مین مل جانا نہین ہو بلکہ وے لوگ سب کو اصل جانتے ہین اور سب کو
ایک کہتے ہین اور ہم لوگ جانتے ہین کہ فی الحقیقت فاعل بہت سے ہین مگر جماد کی طرح سے بے حس و حرکت ہین اور
اُن سب سیکڑون ہزارون لاکھون مین آئینہ کی طرح سے حق سبحانہ کے فعل کا ظل اور سایۂ نظر پڑتا ہے جیسے
سفید شیشے اور زرد اور سبز اور سرخ وغیرہ رنگ کے شیشے مین اور طرح طرح کے چھوٹے بڑے لنبے گول آئینے مین اور پانی
وغیرہ چیزون مین آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تب ہم لوگ کہتے ہین کہ اس شیشے اس آئینے اس فلانی چیز مین آفتاب کا ظل
اور سایۂ پڑا ہے اور آفتاب ایک ہی اپنے مقام مین تب جب سب چیزین فنا کے مقام مین پہنچنے سے غائب ہجاتی
ہین + تب وہ سب سایہ بھی اپنی اصل مین مل جاتا ہے اور سب سایون کی نسبت اُن سب مذکور چیزونکی طرف کرتے
ہین اسطرح سے حق سبحانہ کے افعال اور آثار یعنے مخلوق اور کائنات مین ظاہر ہوتے ہین مثلاً صورت شکل بنانا عورت
مرد گائے گور و کھیت باغ کا پیدا کرنا اور اُن سب کو اُنکے کمال کو پہچانا نبی لوگون کو عالمون کو کافرون کو شیطانون
کو پیدا کرنا اور یہی سب کائنات اور مخلوقات اللہ تعالیٰ کی افعال کی پردہ ہین یعنے کائنات ہی نظر پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی افعال نظر نہین پڑتے
جب یہ کل افعال جو اللہ تعالیٰ کی افعال کے ظلال ہین سالک کی نظر سے پوشیدہ ہوکے اپنے اصل مین مل جاتے ہین تب
پردہ اُٹھ جاتا ہے تب سالک کو اللہ تعالیٰ کے فعل کے سوا کچھ نظر نہین پڑتا جیسے دریا مین ہزارون حباب و بلبلے
نظر پڑتے ہین جب بلبلے مٹ جاتے ہین تب صرف دریا ہی نظر پڑتا ہے تو جب تک ہم لوگ حباب اور بلبلون کو دیکھتے
ہین تب تک جانتے بھی ہین اور بولتے بھی ہین کہ پانی پر ہزارون حباب اور بلبلے ہین جب حباب اور بلبلے مٹ جاتے
ہین تب جانتے بھی ہین اور کہتے بھی ہین کہ اب دریا کے سوا حباب نظر نہین پڑتا اب حباب اپنی اصل مین مل گیا
اور یہ بات یہی ہے اور ایسا ہی شریعت سے ثابت ہے + اور اُن لوگون کے نزدیک سب شیشہ آئینہ وغیرہ
آفتاب ہی ہے اسی بات پر حضرت مجدد فرماتے ہین تو بڑا فرق ہے دونون گروہ مین اگرچہ یعنے لوگونپر یہ فرق
پوشیدہ ہوا اور ایسی سمجھ شریعت اور ہدایت کے خلاف ہے اور ہم لوگون سے اگر کوئی شیشہ وغیرہ مین آفتاب
کا سایہ دیکھکے پوچھے کہ یہ کیا ہے تب ہم لوگ کہتے ہین کہ یہ سبز رنگ سرخ رنگ وغیرہ رنگون کے شیشے اور آئینے مین
آفتاب کا سایہ ہے اور وے لوگ ہر شیشہ کو دیکھ کے کہین گے کہ یہ آفتاب ہے یہ آفتاب ہے سب آفتاب ہے
ہم لوگ ہر بلبون کو کہین گے یہ بلا ہے یہ بلا ہے یہ بلا ہے وے لوگ ہر بلبون کو کہین گے یہ دریا ہے یہ دریا ہے

یہ دریا ہے سب دریا ہے ✤ الغرض توحید وجود والے چھوٹے ظرف کے سبب سے تجلی افعال کے کمال کو ہرگز
نہین پہونچے اور بیچ راہ مین بھول گئے مگر چونکہ بیہوشی کی حالت مین ہین معذور ہین اگر ہوش والا ایسی بات کہے تو
وہ شخص حقیقت مین دین اور شریعت اور تصوف اور اللہ تعالےٰ کے سارے کارخانہ کا منکر ہے ایسی بات کہنے
سے شریعت سے جو ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ پہلے جو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا سو
میرا نور ہے اور فرمایا کہ مین پیدا ہوا اللہ تعالےٰ کے نور سے اور سارے مخلوقات پیدا ہوئے میرے نور سے
اور یہ بات جو شریعت سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نور مین سے ایک قبضہ یعنے ایک مٹھی نور لیا اور آپسے
کہا کہ تو محمد ہوجا پھر وہ ہوگیا محمد اسکے نور سے اسیوقت الخ ان سب باتون کا انکار لازم آتا ہے اور ایک لاکھ چوبیس
ہزار پیغمبرون کا بھیجنا اور کتابون کا اتارنا وغیرہ کارخانے دنیا اور دین کے سب کا انکار لازم آتا ہے اور تصوف
کا بڑا عمدہ مسئلہ جو ہے کہ تعین اول حقیقت محمدی ہے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات اور اس تعین کے فوق
لاتعین ہے جو مرتبہ ذات بحت کا ہے سو اس سے بھی انکار لازم آتا ہے ✤ الغرض کہ کارخانہ عالم کا اثنینیت یعنے دو
ہونے پر موقوف ہے کہ ایک خالق ہے اور سب مخلوق چونکہ ایسی جنون کی زبانی بات کو لوگ اس زمانے کے
مکار لوگون سے سنکے درویشی سمجھتے ہین اور ان سچے حال والے معذورند کو ر لوگون مین ان بیکارون کو بھی
داخل کرتے ہین اسواسطے یہ مضمون لکھدیا تاکہ لوگ ہوشیار ہوجاوین اور معلوم کرین کہ یے لوگ پہلی ہی منزل کی
راہ کے درمیان مین بھول گئے اور پہلی منزل بھی طے نہ کرسکے اور اوپر کی دونون منزل کو وے کیا جانین آن
لوگون پر سکر اور بیہوشی کا حال غالب ہے انکی تقلید درست نہین اور ایسے لوگ بہت ہوگا تو مجذوب مجذوب دکھلاوینگے
اور مجذوب مجذوب مرشد ہی کے رتبہ مین نہین پہنچتا ہے یہ سب جو بیان ہوا سوسچے حال والون کا بیان ہے کہ اگرچہ
ابھی تک وے لوگ آپ کچے ہین مگر انمین بناوٹ نہین ہے وے بیچارہ معذور ہین اور آن لوگون کا ارادہ تینون
منزلون کے یعنے تینون تجلیون کے طے کرنے کا تھا مگر پہلی ہی منزل مین راہ بھولے اسیواسطے وے معذور
کہلائے ویسے لوگ سابق کے زمانے مین گذرے ہون یا اب موجود ہون سب معذور ہین اور جن لوگون نے
وحدت وجود کی زبانی باتون کو اپنا مذہب ٹھہرالیا ہے وے تو پہلی منزل پر بھی نہین چڑھے اور نہ وے
بیہوش اور معذور ہین بلکہ ایسے لوگ مفسد اور مقہور ہین سو ایسے مفسدون کو ناد انون نے مرشد بنالیا تب آن
سبھون نے اپنے مریدون کو بھی گمراہ کیا ✤ اب اگر کسیکے دل مین شبہہ آوے کہ منصور حلاج اور بعضے اکابر کی
بات اور اس زمانے کے وحدت وجودیونکی بات ایک ہی تو منصور وغیرہ کسواسطے معذور ہوئے اور اس زمانیکے
لوگ کسواسطے مقہور ہوئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات تصوف کی کسی کتاب سے بلکہ تواریخ اور قصہ کہانی کی
کسی کتاب سے ثابت نہین کہ منصور نے اپنا یہ قال اور حال کسیکو تعلیم کیا یا اپنے اس قال کے ثابت کرنیکو واسطے

کوئی رسالہ لکھا یا اپنے مخالف کو برا کہا بلکہ اُنکی ایک شعر عربی زبان مین جو مشہور ہی اُسکا یہ ترجمہ ہے میرے اور
تیرے درمیان مین انا انا پڑتا ہے سو اے رحمٰن اپنے فضل سے اس انا کو اپنے اور میرے درمیان سے دور کردے
اور عوارف المعارف مین بھی منصور کیطرف سے عذر لکھا ہے کہ اُنھون نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور حکایت
کے یہ بات کہا یعنے مشاہدہ کی حالت مین اس بات کو شکے مارے لذت کے دہرایا ۔ اور اس زمانیکے وحدت وجودی
لوگ جو بات احکام شرع کی مٹانیوالی قرآن مجید اور حدیث شریف کی اور کلمہ طیب کی جھٹلانیوالی ہے اُسکے ثابت
کرنیکے واسطے رسالے لکھتے ہین اور فلاسفہ کی سی تقریرین کرتے ہین اور اُنکی جماعت کے لوگ ہم لوگون کی جماعت سے جدا ہوگئے ہین اور مجذوب مجرد
کا بیان نور علی نور مین دیکھو اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ صالح اور سالک لوگ چار قسم کے ہوتے ہین ایک سالک مجرد یعنے
نرا سالک سو وہ مرشدی کے لایق نہین ہوتا ۔ دوسرا مجذوب مجرد وہ بھی مرشدی کے لایق نہین ہوتا ۔ تیسرا سالک
متدارک بالجذبہ سو وہ مرشدیکے لایق ہوتا ہے ۔ چوتھا مجذوب متدارک بالسلوک سو وہ بھی مرشدیکے لایق ہوتا ہے
اور ایسا شخص بڑے درجہ کا مرشد ہوتا ہے اوسکی خوبی کا بیان طول ہی نظر اُسکی دوا ہوتی ہے اور کلام اُسکا شفا
ہوتا ہے اب اس مقام مین تینون تجلیون کے خوب سمجھ مین آجانے کیواسطے عوارف المعارف اور تفسیر روح البیان
کا مضمون لکھکے تب مکتوب موصوف کا مضمون لکھین گے کیونکہ اصل مضمون سب کتابون مین ایک ہی مگر
ایک کتاب کی عبارت سے دوسری کتاب کی عبارت کی شرح ہو جاتی ہی اور سب کتاب کے مضمون ملانے سے
اصل مضمون خوب سمجھ مین آجاتا ہے عوارف المعارف کے اُنسٹھوین باب مین احوال کے ذکر اور شرح کے بیان
مین فرماتے ہین ۔ اور جان تو کہ اتصال یعنے اللہ تعالےٰ سے مل جانا اور مواصلت یعنے ملاقات کرنا جو بولتے ہین
سو اُسکی طرف اشارہ کیا ہے یعنے اُسکے معنے بیان کیا ہے مشائخ طریقت نے اصطلاح پر کہ جو شخص کہ پہنچا ہی صاف
و خالص یقین تک بطریق ذوق اور وجدان کے یعنے یقین خالص کی مزہ دل مین پایا ہے اور جان گیا ہے
تو وہ شخص وصول اور پہنچنے کے ایک رتبہ مین پہنچا ہے پھر واصل اور پہونچنے والے لوگ آپس مین تفاوت رکھتے ہین
سو اُنمین سے کوئی ایسا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو پاتا ہے بطریق افعال کے یعنے اللہ تعالیٰ کے افعال اُسپر ظاہر ہوجاتے
ہین جسطور پر کہ اوپر بیان ہوا اور افعال کا کھل جانا جو ہے سو تجلی کا ایک رتبہ ہے یعنے اُسکو تجلی افعال کہتے ہین
پھر اس رتبہ مین پہونچنے سے اُسکا فعل اور اُسکے غیر کا فعل فنا ہو جاتا ہے اگر قرار پکڑتا اور ٹھہرتا ہے تو اللہ تعالےٰ
کے فعل کے ساتھ اور اس حالت مین تدبیر اور اختیار سے نکل آتا ہے یہ وہی مضمون ہے جو اوپر بیان ہوا کہ سارے
فاعلون کو مانند جماد کے بے حس وحرکت معلوم کرتا ہے اور یہ ایک رتبہ ہے وصول مین سے ۔ اور اُنمین سے کوئی
ایسا ہے کہ ہیبت اور اُنس کے مقام مین ٹھہرا رہتا ہے اسطور پر کہ صفت جلال و جمال کا دیکھنا اُسکے قلب پر کھل
جاتا ہے اور یہ ایک تجلی ہے بطریق صفات کے اور اسکو تجلی صفات کہتے ہین اور یہ ایک رتبہ ہے وصول مین سے ۔

اور ان مین سے کوئی ایسا ہے کہ ترقی کرکے فنا کے مقام پر چڑھ جاتا ہے اور اسکے باطن پر یقین اور مشاہدہ کے انوار مستولی ہوتے اور چھا جاتے ہین اور وہ شخص اللہ تعالےٰ کے شہود یعنے حاضر ہونے کے مراقبہ اور غور اور خیال جم جانیکے سبب سے اپنے وجود سے غائب ہو جاتا ہے یعنے وجود کا خیال نہین باقی رہتا اور یہ ایک قسم ہے تجلی ذات مین سے خواص مقربین کے واسطے اور وصول مین سے یہ رتبہ اعلیٰ ہے ان دونون رتبون سے جنکا بیان اوپر ہوا یعنے تجلی افعال اور تجلی صفات اور اس رتبہ کے اوپر حق الیقین کا رتبہ ہے اور حق الیقین دنیا مین خواص کیواسطے لمح بصیر یعنے ہلکی نظر سے دیکھنا ہوتا ہے یعنے ذرا سا دیکھنے کے طور پر ہوتا ہے اور حق الیقین کیا ہے کہ مشاہدہ کے نور کا بندے کے بالکل مین سریان کرنا اور پہنچ جاتا ہے یہان تک کہ اس سریان کا حصہ اسکی روح اور قلب اور نفس کو ملتا ہے یہان تک کہ اسکے قالب کو حصہ ملتا ہے اور یہ رتبہ اعلیٰ ہے وصول کے رتبون مین سے اور جب ثابت ہوئین یہ سب حقیقتین تب وہ بندہ باوجود ان سب بلند احوال کے جانتا ہے کہ ابھی تک وہ شروع اور پہلی منزل مین ہے سو وصول کہان ہے ہیہات یعنے دور ہوئین منزلین وصول کی راہ کی کہ ابد الآباد تک آخرت کی عمر مین جو ابدی ہے قطع کی نہین جا سکتی تو دنیا کی قصیر اور کوتاہ عمر مین کیونکر قطع کی جا سکتی ہے انتہی + اب تفسیر روح البیان کی عبارت جو سورہ انا فتحنا کی آیت لقد رضی اللہ عن المومنین کی تفسیر مین لکھا ہے سو بعینہ معہ ترجمہ اور شرح کے ہم لکھتے ہین وہ یہ ہے + وقال بعض الکبار سمیت بیعۃ الرضوان لان الرضا فناء الارادۃ فی ارادۃ تعالی وہو کمال فناء الصفات وذلک ان الذات العلیۃ محتجبۃ بالصفات والصفات بالافعال والافعال بالاکوان والاثار فمن تجلت علیہ الافعال بارتفاع حجب الاکوان توکل ومن تجلت علیہ الصفات بارتفاع حجب الافعال رضی وسلم ومن تجلت علیہ الذات بانکشاف حجب الصفات فنی فی الوحدۃ فصار موحدا مطلقا فاعلا ما فعل وقارئا ما قرأ مادام هذا الشہود فتوحید الافعال مقدم علی توحید الصفات وتوحید الصفات مقدم علی توحید الذات والی هذہ المراتب الثلاث اشار صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ فی سجودہ واعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک فاعلم ذلک فانہ من لباب المعرفۃ

اور کہا بعضے صوفیہ بزرگون نے کہ بیعۃ الرضوان نام رکھا گیا اسواسطے کہ رضا جو ہے سو ارادہ کا فنا ہو جانا اللہ تعالےٰ کے ارادہ مین اور یہ فنا ارادہ کا جو ہے سو کمال فنای صفات کا ہے کہ اس مین سالک کی صفات فنا ہو جاتی ہے اور اسبات کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بلند اپنی صفات کے پردہ مین ہے کہ صفات ہی خیال مین آتی ہین ذات خیال مین نہین آتی اور صفات جو ہے سو افعال کے پردہ مین ہین کہ افعال ہی خیال مین آتے ہین اور صفات خیال مین نہین آتین اور افعال جو ہین سو اکوان اور آثار یعنے ساری کائنات اور مخلوقات کے پردہ مین ہین کہ کائنات ہی خیال مین آتے ہین افعال خیال مین نہین آتے سو جو شخص

کہ اُسپر اللہ تعالے کے افعال کھل جاتے ہین، کو ان کا پردہ اُٹھ جانے سے یعنے اللہ تعالے کے افعال سے کائنات ظاہر ہوئے ہین اور اوسکے افعال کے سائے ہین اور آدمی کائنات ہی کو دیکھتا ہے اللہ تعالے کے افعال کا خیال نہین رکھتا جب کائنات اُسکے خیال سے فنا ہو جاتے ہین تب اللہ تعالے کے افعال کھلجاتے ہین تب وہ شخص توکل کرتا ہے یعنے اُس شخص کا اور سارے کائنات کا فعل فنا ہو جاتا ہے یعنے کسیکا فعل نظر پڑتا ہی نہین اللہ ہی کا فعل نظر پڑتا ہے تب اِس حالت مین تدبیر اور اختیار سب چھوٹ جاتا ہے اور اللہ ہی پر توکل اور بھروسا کرتا ہے اور اسکو تجلی افعال کہتے ہین جسکا کہ اوپر مذکور ہوا + اور جو شخص کہ اوسپر اللہ تعالیٰ کی صفات کھل جاتی ہین افعال کا پردہ اُٹھ جانے سے یعنے حق تعالیٰ کی صفات سے افعال ظاہر ہوتے ہین تو آدمی افعال ہی کو دیکھتا ہے مثلاً غنی کرنے مسکین کرنے عذاب کرنے ثواب دینے وغیرہ فعلون ہی کو دیکھتا ہے صفات خیال مین نہین آتین جب سمجھا کہ یہ سب افعال اُسکی صفت سے ظاہر ہوئے ہین تب سب افعال پر نظر نہین پڑتی اُسکی صفات ہی پر نظر پڑتی ہے اور صفات کھل جاتی ہین اور بندون کی صفات کو حق تعالے کی صفات کا سایہ سمجھتا ہے اور اُسکا بیان قریب ہی آتا ہے اور اسکو تجلی صفات کہتے ہین تب رضا اور تسلیم اختیار کرتا ہے یعنے کسیطرح سے کسی حالت مین راحت اور رنج مین اور تنگی اور فراخ دستی مین شکوہ اور ناراضی کا خیال اُسکے دل مین نہین گذرتا ہر حالت مین اپنے مولا سے راضی رہتا ہے اور اُسکے حکم پر گردن رکھہ دیتا ہے + اور جو شخص کہ اُسپر ذات کھل جاتی ہے صفات کے پردون کے دور ہو جانے سے تب اللہ تعالے کی وحدت مین فنا ہو جاتا ہے اور نرا موحد بن جاتا ہے کوئی کام کرتا ہو اور جو کچھ پڑھتا ہو یعنے ہر حالت مین جب تک کہ یہ شہود اُسکو رہتا ہے یعنے ذات پر جب تک اُسکی ٹک لگی رہتی ہے اور اسکو شہود ذاتی کہتے ہین تو توحید افعال کی مقدم ہے توحید صفات پر اور توحید صفات کی مقدم ہے توحید ذات پر اور انھین تینون مرتبون کی طرف اشارہ کیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول سے اپنے سجدہ مین یعنے سجدہ مین جو دعا فرمایا ہے اُس دعا مین اشارہ کیا ہے وہ دعا یہ ہے + اور پناہ پکڑتا ہون مین تیرے عفو کے ساتھ تیرے عذاب کرنے سے یعنے تجلی افعال کے سبب سے کھل گیا تھا کہ عفو بھی اُسیکا کام ہے اور عقاب بھی اُسیکا کام ہے تب یہ دعا فرمایا + اور پناہ پکڑتا ہون تیری رضا اور خوش ہونیکے ساتھ تیرے غصہ ہونے سے یعنے خوش ہونا اور غصہ ہونا صفات مین داخل ہے سو تجلی صفات مین کھل گیا تھا تب یہ دعا فرمایا اور پناہ پکڑتا ہون مین تیرے پاس تجھسے یہ تجلی ذات کے سبب سے فرمایا کہ اِس مقام مین افعال اور صفات سب فنا ہو جاتے ہین صرف ذات ہی ذات رہ جاتی ہے سو تو جان لے اِس مضمون کو اسواسطے کہ یہ مضمون معرفت کے مغز اور خلاصہ مین سے ہے انتہی اب پھر حضرت مجدد کے مکتوب کا باقی مضمون جو تجلی افعال کے بیان کے

بعد فرماتے ہین سنو ۔ فرماتے ہین تجلی صفات سے مراد ہے سالک پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی صفات کے ظہور اور
کھل جانے سے اس طور پر کہ بندون کی صفات کو صفات واجب کے ظلال اور سائے جانے اور بندون کی
صفات کا قیام اُن صفات کی اُصول اور جڑ کے ساتھ جانے اور بندون کی صفات کی جڑ اللہ تعالیٰ کی صفات
ہین مثلاً ممکن یعنے مخلوق کے علم کو واجب کے علم کا ظل اور سایہ جانے اور اُسکے ساتھ قائم جانے اور ایسا
ہی ممکن کی قدرت کو اللہ تعالے کی قدرت کا ظل اور سایہ جانے اور اُسکا قیام اُسکے ساتھ تصور کرے اور کمال
اس تجلی کا یہ ہے کہ صفات ظلال کی بالکل سالک کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ ہوکے اپنی اُصول اور جڑ مین مل جاوے
اور اپنے تئین کہ ان صفتون کے ساتھ موصوف تھا مانند جماد میت کے بے حیات اور بے علم کے پاوے اور
کمالات کے موجود ہونے کا اور وجود کے توابع جتنی چیزین ہین یعنے زندہ مین جتنی عادت اور خصلت ہوتی ہین
کچھ اثر اور نشان اپنے اندر نپاوے یعنے زندگی کے جو آثار ہین اگرچہ زندگی پھر دور ہوئی نہین مگر سالک
کو مشاہدہ مین غرق ہونے کے سبب سے اُنکا خیال نہین رہتا جیسے بیہوشی مین کسی بات کا خیال اور ہوش
نہین رہتا مگر کچھ کھلانے پلانے سے کھا پی لیتا ہے پیشاب حاضر ہوتا ہے وغیرہ آثار زندگی کہ اُسمین خود بخود
پائے جاتے ہین جیسا کہ آگے حضرت مجدد فرماتے ہین اس مقام مین نہ کوئی ذکر ہوتی ہے نہ کوئی توجہ نہ کسی قسم کا
حضور ہوتا ہے نہ شہود یعنے توجہ اور حضور اور مشاہدہ کا خیال بھی نہین باقی رہتا اور صفات ظلال کے اپنی اصل مین
ملنے کے بعد اگر توجہ ہے یعنے متوجہ ہوتا ہے تو خود بخود متوجہ ہوتا ہے اور اگر حضور ہے تو خود بخود حاضر ہے یعنے
متوجہ ہونے اور رنگ لگانے اور حاضر ہونے کا بھی خیال نہین رہتا بغیر ارادہ اور خیال کے یہ سب سالک مین موجود
ہوتا ہے اس مقام مین سالک کو جو نصیب ہوتا ہے سو حاصل ہونا حقیقت فنا اور عدم کا [illegible] یعنی مٹ جانا اپنی طرف کمالات کی
نسبت کرنیکا جو پہلے اپنے زعم مین اُن کمالات کی نسبت اپنی طرف کرتا تھا اور ادا کرنا امانت کا اہل امانت کو اس پہلی تہمت اور کذب کے سبب سے اُس
امانت کو اپنی سمجھتا تھا یعنے اب خود ہی فنا ہو گیا ۔ اور انانیت اور مین مطلق باقی نرہی اور اپنے وجود کو کذب اور
تہمت سمجھنے لگا تب سمجھا کہ مین جو کسی چیز کی نسبت اپنی طرف کرتا تھا اور امانت کو اپنی امانت جانتا تھا سو تہمت
اور جھوٹھ تھا اور اب ہو آسے امانت ادا ہوتی ہے یعنے احکام شرعیہ کو بجا لاتا ہے سو خود بخود حق سبحانہ وتعالےٰ
شانہ ادا کرواتا ہے اور وہ تو مانند جماد میت کے ہوگیا ہے اُسمین ہوش حواس کچھ باقی نرہا پھر فرماتے ہین
اور اس مقام مین پہونچنے سے کلمہ انا کے صادر ہونے کے مقام کا زوال اور دور ہوجانا بھی ہے تا بحدیکہ اگر
اُسکو بقا باللہ کے ساتھ مشرف کرین تب بھی انا کے صادر ہونے کا مقام ہرگز نہو اور اپنی ذات کا بیان انا
کے ساتھ نکر سکیگا اور جب یہ بات ہے کہ اپنے تئین یہ نہین کہہ سکتا کہ مین وہی اپنی اصل ہون یعنے مین
مین ہون کیونکہ خودی اُس سے برطرف ہوگئی ہے اور انانیت اُس سے دور ہوگئی ہے تب انا الحق یعنے

مین حق ہون کب کہہ سکیگا انا الحق کہنا اس نسبت کے حاصل نہونے کے سبب سے ہے اور سبحانی زبان پر لانا
اس دولت تک نہ پہونچنے کے سبب سے ہے لیکن اس قسم کے الفاظ جو اکابر او ربزرگون سے صادر ہون تو انکو
آن بزرگون کے توسط یعنے میانے احوال پر عمل کرنا اور سمجھنا چاہیے اور اُنکے کمال کو اس گفتگو کے سوا ے
اعتبار کرنا اور سمجھنا چاہیے اور یہ دولت فنا کی کہ حقیقت نیستی کی ہے اگرچہ یہ تجلی صفات کی منتہا ہے لیکن اسکا
حاصل ہونا تجلی ذات کے پرتو اور سائے سے ہے یعنے جیسا کہ آفتاب کے طلوع ہونیکا پرتو صبح صادق
کا اسفار یعنے سفیدی ہے ویسا ہی منتہای تجلی صفات کا تجلی ذات کے ظہور کا پرتو ہے اور جب تک ذات
ظاہر نہین ہوتی ہے تب تک یہ دولت فنا کی جو تجلی صفات کی منتہا ہے میسر نہین ہوتی ہے بلکہ تجلی صفات
کی بھی انجام کو نہین پہونچتی ہے تا نیابی نہ ہی یعنے جب تک تجلی ذات کی نپاویگا تب تک فنا کی دولت پاویگا
اب ایک مضمون پہلے سمجھ لو تاکہ حضرت مجدد جو آگے فرماوینگے سو سمجھ مین آویگا وہ یہ ہے کہ پہلے اصل مین عدم
تھا تب اوسی سے سارے ممکنات وجود مین آئے یعنے نیستی سے ہستی مین آئے تو سارے ممکنات کی اصل نیستی
ٹھہری یہ خاکسار کہتا ہے کہ یہ بات ممکنات کے وجود کے واسطے ہے اور حق سبحانہ تو واجب الوجود ہے اوسکے
وجود کی اصل عدم نہین ہے جیسا کہ سارے صفات اُس سبحانہ کی مخلوقات کی صفات کے خلاف ہے ویسا یہ
بھی ہے اب حضرت مجدد فرماتے ہین اور تجلی ذات کے سبب سے یہ بھی ہے کہ عارف کا وہ بقیہ جو اسکی نظر بیا
مانند جاد سیت کے دکھائی دیتا تھا سو وہ بھی دور ہو جاتا ہے اور وہ عارف یعنے ایک عدم رہا تھا جو اصل
ہر ممکن کی ہے کہ بواسطہ انعکاس یعنے عکس او رسایہ پڑنے صفات کاملہ حضرت وجوب تعالت وتقدست
کے اس مین ایک امتیاز اور تشخص پیدا ہوا تھا اور اس آئینہ وار ہی کے سبب سے یعنے صفات کاملہ کا عکس
پڑنے کے سبب دوسرے عدمون اور معدوم چیزون سے جدا ہو گیا تھا یعنے جیسا کہ آئینہ مین سواے عدم
کے کچھ نہین ہوتا جب کسیکا مقابلہ ہوتا ہے تب اسکا عکس آئینہ مین پڑتا ہے تب اُسمین ایک امتیاز اور تشخص پیدا ہوتا ہے
یعنے ایک کالبد نظر پڑتا ہے اور اسکی امتیاز ہوتی ہے اور جب مقابلہ نہین رہتا تب وہ عکس اپنی اصل مین مل
جاتا ہے اور آئینہ سواے عدم کے کچھ خیال مین نہین آتا اسی مضمون کو آگے فرماتے ہین اور جب یہ ظلال
اور پرتو عکس اپنے اصول مین ملگیا تب مابہ الامتیاز یعنے جس چیز سے امتیاز ہوتی تھی وہ چیز بھی اس عدم
مین نرہی یعنے نرا عدم ہی عدم رہ گیا اور یہ عدم خاص یعنے عارف کا عدم خاص جو اور سب عدمون سے
جدا ہو گیا تھا وہ بھی عدم مطلق مین یعنے جو جدا نہین ہوا ہے اُس مین ملگیا تب اسوقت مین عارف
سے کچھ نام باقی رہا نہ نشان نہ کچھ اسم باقی رہا نہ کوئی رسم اس حال پر لاتبقی ولاتذر کا مضمون صادق آیا
یعنے اس حال نے نہ کچھ باقی رکھا نہ کچھ چھوڑا وجود اور توابع وجود کے جیسا کہ تجلی صفات مین اُس سے

وداع اور رخصت ہو گئے تھے ویسا ہی عدم بھی اُس سے جدا ہو کے اپنی اصل مین ملگیا اور یہ بات مراقبہ اور غور کی حالت کی سمجھنا چاہیئے کہ امتیاز اس عدم کی وجود کے عدمون سے کہ بواسطۂ حصول ظلال صفات کے اُس مین حاصل ہوئی تھی سو باعتبار توہم یعنے گمان کرنے کے تھی یعنے وہ امتیاز بھی وہم کے طور پر تھی وہم کے معنے دل کا جانا کسی چیز کی طرف بغیر دل کے قصد کے تو وہم مین دل جس چیز کی طرف جاتا ہے اُس چیز کا صورتدار ہونا ضرور نہین اور کسی صورت کا خیال جو جاگتے مین یا خواب مین ہوتا ہے اُسکو خیال کہتے ہین تو عدم اور عدم کی امتیاز تو صورتدار چیز نہین ہے اسواسطے اُسکی طرف دل جو جاتا ہے تو یہ دل کا جانا وہمی ہے اسیطرح سے ممکن کا وجود یعنے عدم سے وجود مین آنا اور نیست سے ہست ہونا تو کوئی صورتدار چیز نہین اُسکی طرف دل کا جانا بھی وہمی ہے اور یہ دل کا جانا مراقبہ اور غور کی حالت مین ہوتا ہے اسیواسطے فرماتے ہین اور فی الحقیقت اُسمین کوئی ظل کائن اور موجود نہ تھا مانند اُن سب دوسرے آئینون کے کہ حاصل ہونا صورتون کا اُن آئینون مین باعتبار توہم کے ہے یعنے جیسا کہ اپنے پاس کے آئینے مین جو صورتون کو دیکھتا ہے حقیقت مین وہ صورت وہمی ہے ویسا ہی دوسرے آئینو مین بھی اُن صورتون کا دیکھنا وہم مین آتا ہے اسیواسطے فرماتے ہین اور جب حاصل ہونا ظلال کا اُس مین باعتبار توہم کے تھا تو اُسکی امتیاز بھی وہمی ہوا چاہے تو بس وجود ممکن کا جیسا کہ باعتبار توہم کے ہے عدم اُسکا بھی باعتبار توہم کے ہوا چاہے وہم کے دائرے کے باہر اُسکو قدمگاہ یعنے قدم رکھنے کی جگہہ نہین دیا ہے کیونکہ فی الحقیقت وجود اپنے صرافت اطلاق پر ہے یعنے نرے غیر مقید ہونے پر ہے یعنے نرا وجود اور ہستی ہے اُس مین اور دوسری کسی بات کی قید نہین ہے اور عدم اپنے صرافت اطلاق پر ہے یعنے نرے غیر مقید ہونے پر ہے یعنے نرا عدم اور نیستی ہے اُس مین اور دوسری کسی بات کی قید نہین ہے نہ اُس وجود کے واسطے کوئی تنزل یعنے اپنے درجہ سے نیچے کو اُترتا آیا ہے اور نہ اِس عدم کے واسطے کوئی ترقی یعنے اپنے درجہ سے اوپر کو چڑھنا آیا ہے اس مضمون کی شرح سمجھ مین آنیکے واسطے یہ خاکسار کہتا ہے کہ حقیقت اِسکی یہ ہے کہ سیر الی اللہ کے مراقبہ مین یہ مضمون حاصل ہوتا ہے سیر الی اللہ کا بیان ہمنے نور علی نور مین مکتوب صد و چہل و چہارم سے لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ اِس مراقبہ مین سالک کے علم مین سارے ممکنات کی حقیقت کھل جاتی ہے اور سب کی نفی کرتا جاتا ہے اور سب کو مٹاتا جاتا ہے اور سارے عالم اور ساری چیزون کو بھول جاتا ہے اور سب کا خیال یہانتک کہ اپنے سارے بدن اور لطیفون کا خیال بھی دل سے نکل جاتا ہے یہانتک کہ جس خیال سے سبکی نفی کرتا تھا اُسکا خیال بھی دل سے نکل جاتا ہے تب آخر مین واجب تعالےٰ کی ذات کی معرفت

یعنے پہچاننے تک اسکا علم پہونچ جاتا ہے اور جس علم سے یہ سیر اور مراقبہ کرتا ہے اسکو علم کاشفہ بولتے ہین اور
اِس حالت کو صوفیہ کی بولی مین فنا بولتے ہین اور سب چیز مین عدم اور وجود بھی داخل ہے اس سبب سے ان
دونون کی بھی نفی ہو جاتی ہے اور سالک کو ایک استغراق اور بیہوشی کی حالت حاصل ہوتی ہے اور کسی چیز کی
حقیقت اُسکے خیال مین نہین آتی مگر بطور وہم کے اور یہ اوسکے حال کا بیان ہے نہ یہ کہ ایک موجود ہے اور
اُسکے سواے سب اوہام اور خیالات ہین کیونکہ یہ مذہب بعینہ مذہب سوفسطائیہ کا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ
ذات مقدس ایک خزانہ مخفی اور ایک بھید پوشیدہ تھی اُسنے چاہا کہ خلا سے ملا مین ظاہر ہوا ور اجمال سے تفصیل
مین آوے تب عالم کو اِسطور پر پیدا کیا کہ وے سب اپنی ذاتون اور صفتونکے ساتھ اُس سبحانہ کی ذات اور
صفات کے دال ہون یعنے اُنکے دیکھنے سے صانع پہچانا جاوے تو بس عالم کو اپنے صانع کے ساتھ کچھ
نسبت نہین ہے اِسکے سوا کہ اُسکے مخلوق ہین اور اُسکے اسما و صفات [illegible] پر دال ہین اور وہ
ذات ظاہر ہے اور یے سب مظہر ہین اور وہ ذات اصل ہے اور یے سب ظل ہین اور اِس علاقہ کے سبب
بعضی صفات زائدہ خیال مین آتی ہے یعنے وہ سب صفات کہ ذات کے سوا ہین اور عین ذات نہین ہین خیال
مین آتی ہین اور حقیقت مین وہ ذات ان صفات سے بھی منزہ اور پاک ہے اور ہم لوگ اُسی ذات پاک کی معرفت
کی فکر مین رہتے ہین اور سارے عالم کو اُسکا مخلوق اور موجود جانتے ہین اور یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ سارے
عالم فی الحقیقت موجود ہین اور اُس ذات پاک کے مظہر اور آئینہ ہین مگر یے سب چونکہ ظل ہین جیسا آئینہ
مین ظل ہوتا ہے اِس سبب سے اِن سب کا پہچانتا اور اِن سب کی اشیا بھی وہمی معلوم ہوتی ہے اسی مضمون
کا بیان اِس مکتوب مین فرمایا ہے اور یہ نہین کہ سارے عالم حقیقت مین موجود نہین نرا اوہام اور خیالات ہین تو ہم
لوگون کے عقیدے اور فلاسفہ کے عقیدے مین بڑا فرق ہے چنانچہ اِس [illegible] کو حضرت مجدد قدس سرہ نے
اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب صد و بست و پنجم مین خوب مفصل بیان فرمایا ہے اور یہ مضمون قریب ہی مکتوب
ہفتاد و پنجم کے مضمون سے کھل جاویگا اور سوفسطائیہ کا عقیدہ رد ہو جاویگا * بعد اِسکے اور یہ جذبہ کا مقام ہے
یعنے سالک کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور یہ سیر فی اللہ کے مراقبہ مین حاصل ہوتا ہے اور اسی مقام کو بقا
باللہ بولتے ہین اور سیر فی اللہ مین اللہ تعالے کے اسما اور صفات اور شیون اور اعتبارات اور تقدیسات
اور تنزیہات کا مراقبہ کرنا ہوتا ہے یعنے اللہ تعالے کی ذات تو واجب ہے نری منزہ اور مقدس باوجود
اِسکے ظہور اور تجلی بھی اُسکے واسطے شریعت سے ثابت ہے اور یہ ظہور اور تجلی اسما اور صفات کی حقیقت سمجھنے
سے ہوتا ہے بس اِسی مضمون کا بیان اِس مکتوب ہفتاد و پنجم مین ہو رہا ہے بعد اِسکے آگے فرماتے ہین کہ کمال
اقتدار یعنے قادر اور توانا ہونا صانع کا ہے کہ بیچ مرتبہ وہم کے اُس وجود اور اِس عدم سے ایک عالم

خوب ٹھہرایا اور پیدا کیا ہے اور اتقان تمام دیا یعنے خوب استوار کیا اور وہ امداد ابدی یعنے ہمیشہ کا اور غذا یعنے سرمدی
یعنے ہمیشہ کا انکے ساتھ منوط کیا یعنے اسکے ساتھ لٹکا دیا اور لگا دیا وما ذالک علی اللہ بعزیز اور یہ
اللہ پر مشکل نہین اور وہ جو پہلے اوپر کہا ہے کہ حاصل ہونا اس دولت فنا کا پرتو تجلی ذات سے ہے یعنے حاصل
ہونا نفس تجلی ذات کا اس دولت فنا سے حاصل ہونیکے بعد ہے کہ نہ ہی فنا پائی جب تک خودی سے خلاص
نپاوے یعنے جب تک فنا کی دولت حاصل نہو تب تک نفس تجلی ذات کی یعنے خود تجلی ذات کی نپاوے
اور فرق درمیان پرتو تجلی کے اور نفس تجلی کے مانند اس فرق کے جو درمیان اسفار صبح کے اور طلوع آفتاب
کے ہے معلوم کرنا چاہئے اسفار کے وقت مین آفتاب کی تجلی اور ظہور کا پرتو ہے اور بعد طلوع کے نفس تجلی
آفتاب کی یعنے خود تجلی آفتاب کی ہے اور ایسا بہت ہے کہ تجلی کے پرتو اٹھنے کے بعد بعضے لوگون کو نفس
تجلی سے محروم رکھتے ہین اور سبب پائے جانے بعضے عوارض کے اس بڑی دولت یعنے نفس تجلی تک
نہین پہونچاتے ہین وے لوگ اسفار کو دریافت کرتے ہین اور بسبب عروض کسی یعنے پائے جانے علت سماوی
یا ارضی کے یعنے آسمانی یا زمینی علت کے مانند بدلی اور غبار کے آفتاب کے طلوع ہونے کو دریافت نہین کرسکتے
اور یہ بھی ہے کہ اسفار کے شہود اور دیکھنے کو کمال قوت باصرہ کی درکار نہین ہے آفتاب کا شہود اور دیکھنا ہے کہ
کمال قوت باصرہ کی طلب کرتا ہے اور حدت اور تیزی نظر کی چاہتا ہے خفاش یعنے چمگادڑ مسکین اسفار
کے دریافت کرنے پر قادر ہے اور آفتاب کے دیکھنے مین عاجز ہے دوسرا دیدہ چاہتا ہے کہ اس سے آفتاب کو
دیکھے اور ایسا بہت ہوتا ہے کہ استعداد پرتو تجلی ذات کی ہوتی ہے اور استعداد خود نفس اس تجلی کی نہین ہوتی
ہے خفاش کو استعداد پرتو تجلی آفتاب کی ہے اور استعداد نفس تجلی آفتاب کی نہین ہے ایک بات ہم کہتے ہین
سربستہ شاید کہ فائدہ بخشے وہ یہ ہے کہ بعد انصرام اور قطع ہونے تجلی صفات کے یعنے تجلی صفات کے حصول
سے فارغ ہونیکے بعد اور بعد حاصل ہونے فنائے صفات اور ذات عارف کے ایک تجلی ظاہر ہوتی ہے کہ
گویا وہ تجلی دہلیز ہے تجلی ذات کی اور گویا وہ تجلی برزخ ہے درمیان تجلی صفات اور تجلی ذات کے یعنے دہلیز
اندر کے مکان سے بہت متصل اور قریب ہوتی ہے اور دہلیز مین پہونچنے سے اندر داخل ہونے کی امید قوی
ہوتی ہے اور برزخ کہتے ہین اس چیز کو جو دو چیز کے درمیان مین حائل اور واقع ہوتی ہے اس خاکسار کے
نزدیک یہ دہلیز مشاہدہ ہے اسکے اوپر شہود ذاتی ہے پھر فرماتے ہین کہ جس صاحب دولت کو کہ اس تجلی سے
جدا نہ دہلیز اور برزخ کے سے گذران کے اور پار کرکے آگے لیجاتے ہین اسکو بقدر اسکی استعداد کی تجلی
ذات سے حصہ ملتا ہے پھر خاکسار کہتا ہے کہ یہ جو کہا کہ بقدر اسکی استعداد کے حصہ ملتا ہے سو اسکے یہ معنے
ہین کہ اللہ رب العالمین نے عالم امر کے پانچون لطیفون مین سے ایک ایک کو ایک ایک بات کی استعداد

اور لیاقت دیا ہے اس مضمون کو نور علی نور اور فیض عام مین دیکھ لین اسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ تجلی افعال کی سمجھنے کی استعداد لطیفۂ قلب کو اور تجلی صفات کے سمجھنے کی لیاقت اور استعداد لطیفۂ روح کو اور ذات کی تجلیون کی معرفت شروع ہونیکی استعداد لطیفۂ سر کو بخشتا ہے پھر بعد اسکے لطیفۂ خفی اور اخفی مین ذات کی تجلیون اور معرفت کا حاصل ہونا بخشتا ہے دونون لطیفون کے درجون کے تفاوت کے موافق یعنے خفی سے اخفی کا درجہ بڑا ہے تو خفی مین ذات مقدس کی صفات سلبیہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور لطیفۂ اخفی کو ذات صرف کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس مقام کو دونون رسالون مین یا صرف فیض عام مین دیکھنا ضرور ہے پھر فرماتے ہین اور یہ تجلی برزخی اس فقیر کے زعم اور گمان مین اس تجلی ذاتی کی اصل ہے یعنے اس تجلی کے بعد وہ تجلی ذاتی حاصل ہوتی ہے کہ شیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ نے جس تجلی سے تعبیر کیا ہے یعنے اوسکا بیان کیا ہے اس عبارت کے ساتھ اَلتَّجَلِّيْ مِنَ الذَّاتِ لَا يَكُوْنُ اَبَدًا اِلَّا بِصُوْرَةِ الْمُتَجَلّٰى لَهٗ فَالْمُتَجَلّٰى لَهٗ مَا رَاٰى سِوَا صُوْرَتِهٖ فِيْ مِرْاٰةِ الْحَقِّ مَا رَاَى الْحَقَّ وَلَا يُمْكِنُ اَنْ يَّرَاهُ ترجمہ تجلی ذات کی نہین ہوتی ہے مگر بصورت متجلی لہ کے یعنے جس عارف پر تجلی ہوتی ہے سو اسکی صورت پر ہوتی ہے یعنے اس تجلی کا ظہور اپنی صورت پر بطور پرتو اور ظل کے پاتا ہے یہ خاکسار کہتا ہے کہ اس مقام مین شاید کہ شیخ محی الدین بن العربی نے حدیث کی اس عبارت پر تمسک کیا ہے رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ اس حدیث کے دو معنے ہین پہلے معنے یہ ہین دیکھا مینے اپنے رب عز وجل کو بہت اچھی صورت مین صورت کے معنے صفت کے بہت آتے ہین تو جب صورت کے معنے صفت اور شان کے ہونگے تب یہ مراد ہوگی کہ اسوقت مین رب عز وجل نے صفت جمال اور لطف اور کرم کے ساتھ تجلی فرمایا تھا اور یہ مشاہدہ کا حال ہے کیونکہ مشاہدہ مین صفات اور شیونات کا ظہور رہتا ہے اور اسکے اوپر شہود ذاتی ہے جو مشاہدہ سے بڑھکے ہے تو شیخ نے اسی مقام کا بیان کیا اور پرچڑھنے سے ڈرایا ہے اور حقیقت مین ایسا نہین ہے جیساکہ آگے قریب ہی بیان ہوتا ہے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ دیکھا مینے اپنے پروردگار کو اس حال مین کہ مین اسوقت مین صورت خوب اور حال مرغوب مین تھا ہمنے یہ معنے بطور خلاصہ کے لکھا اگر اس حدیث کی شرح کوئی بہ تفصیل دیکھا چاہے تو اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی دوسری فصل مین دیکھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا خود تجلی ذات کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی مثال ولی اور برزخ کی نہین ہوسکتی پھر شیخ محی الدین بن العربی کہتے ہین اور جو کچھ کہ اپنی صورت کے سوائے عارف نے حق کے آئینہ مین دیکھا تو حق کو نہ دیکھا اور ممکن نہین ہے کہ کوئی اسکو دیکھے تب حضرت مجدد فرماتے ہین اور شیخ نے اس تجلی کو منتہاے تجلیات کا کہا ہے اور اسکے اوپر کوئی مقام نجانا اور کہا

وَمَا بَعْدَ هٰذَا التَّجَلِّي اِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ فَلَا تَطْمَعْ وَلَا تَتْعَبْ فِي اَنْ تَرْقٰى مِنْ هٰذَا اِلٰى مَا وَرَاءَ التَّجَلِّي الذَّاتِي اور اس تجلی کے بعد نہین ہے مگر نرا عدم سو تو اس تجلی کے بعد کی طمع مت کر اور رنج نہ اٹھا اور محنت مت کر اس بات مین کہ تجلی ذاتی کے ان درجون سے تو اوپر کو چڑھ جاوے تب حضرت مجدد فرماتے ہین عجائب کاروبار ہے کہ مطالب تحقیقی کا وصول اس تجلی کے سوا اور اس تجلی کے بعد ہے اور شیخ اس جگہ سے ڈراتا ہے اور سورۂ آل عمران مین جو آیت ہے وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہے تمکو اللہ ذات اپنی سے اس آیت کے ساتھ تحذیر اور تہدید فرماتا ہے تو ہم آوارہ لوگ یعنے حیران پریشان پھرنیوالے لوگ اگر اس مین یعنے تجلی ذات مین طمع نکرین اور اسکے حاصل ہونے مین رنج نکھینچین تو ہمنے کون ساکام کیا ہو اور جوہر نفیس کو چھوڑکے ٹھیکریون سے اپنے دل کو تسلی دیا ہو یعنے فقط پرتو اور اسفار پر قناعت کرین اور نفس کے [illegible] پر قناعت کرین اور لطیفہ اخفیٰ کے [illegible] کمال حاصل ہونیکے واسطے رنج نکھینچین تو ہم نے کونسا کام کیا ہو پھر اٹھے [illegible] نہایۃ ما فی الباب یعنے اس باب مین یہ البتہ کہہ سکتے ہین کہ اس معاملہ کا نہایت اور حد [illegible] مرتبہ سے جو حصہ ملتا ہے سو اس مرتبہ کے مناسب ہوتا ہے مثلاً جو حصہ کہ معرفت بیچون کا میسر ہوتا ہے وہ حصہ بھی بیچون ہوتا ہے اسواسطے کہ چون کو بیچون تک پہونچنے کی طاقت نہین ہے سو جو معرفت کہ بیچون کے مرتبہ کے ساتھ متعلق ہے وہ معرفت اس قسم کی نہین ہے کہ چون کے ساتھ متعلق ہو کیونکہ اس معرفت کو اس جگہ گنجایش نہین ہے اسی سبب سے حضرات صوفیہ نے کہا ہے کہ اَلْعِلْمُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ جَهْلٌ اَيْ لَيْسَ عِلْمًا مِنْ جِنْسِ الْعِلْمِ الْمُتَعَلِّقِ بِعِلْمِ الْمُمْكِنِ الَّذِيْ مِنْ مَقُوْلَةِ الْكَيْفِ وَلَا كَيْفَ ثَمَّةَ ترجمہ علم یعنے جاننا اللہ سبحانہ کی ذات مین جہل یعنے نجاننا ہے یعنے اس ذات پاک کا دریافت نکرسکنا اور جان نسکنا یہی اس ذات پاک کا جاننا اور پہچاننا ہے یعنے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم اس علم کی جنس سے نہین ہے جو علم کہ متعلق ہے ممکن کے علم کے ساتھ اسواسطے کہ ممکن کا علم کیفیت کے مقولہ مین سے ہے یعنے ممکن کے علم مین کیف کی بات چیت ہوتی ہے کہ یہ بات کیونکر ہے اور اس مقام مین کیف نہین ہے یعنے ذات کی معرفت مین کیونکر بولنا نہین ہے بلکہ یہ حیرت اور گونگے ہونے کا مقام ہے اور یہی شہود منزہی ہے اور تفکر یعنے فکر اور غور کرنا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات مین شارع نے منع کیا ہے سو اسواسطے کہ وہ سبحانہ وتعالیٰ تفکر کرنے اور خیال کرنیکے سوا ہے اس سبحانہ کو اسی سے پا سکتے ہین فکر کرنے اور خیال کرنے سے نہین پا سکتے رَبِّ هَبْ لِيْ اے میرے رب مجکو یہ نعمت بخش رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اے رب دے ہمکو اپنے پاس سے مہربانی [illegible] اور شیخ قدس سرہ کو یہ کہنا چاہتا تھا وَمَا بَعْدَ هٰذَا التَّجَلِّي اِلَّا الْوُجُوْدُ [illegible] بات کی

وَ النُّوْرُ الْمَحْضُ اور اس تجلی برزخی کے بعد نہین ہے مگر نرا وجود اور نرا نور تو اس تجلی برزخی کی بعد جو نرا عدم کہا ہے تو ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتبار سے کہا ہے کہ عالم جو ہے سو ظل صفات کا ہے تو صفات سے اوپر گذرنا اپنے عدم اور نیست ہونے مین کوشش کرنا ہے سو ایسا نہین ہے کیونکہ جو عارف کہ صفات سے جو اسکی اصل ہے اوپر نجاوے اور شیون اور اعتبارات ذاتیہ کے اوپر نہ گذرے یعنے اوپر گذرنے کا مراقبہ اور غور نکرے تو اسنے کیا کام کیا ہو اور کس کام کے واسطے آیا ہے اور وہ فنا اور بقا جو عارف کو ہر مرتبہ مین یعنی عالم امر کے پانچون لطیفون کے اصول کے مراقبہ مین میسر ہوا ہے سو اس فنا اور بقا نے اپنی اصل سے یعنے صفات سے اوپر جانے مین دیر کیا ہے تب عارف اصل بقا مین اپنی اصل سے گذر کے اصل کی اصل تک پہونچا یعنے صفات سے گذر کے ذات کی معرفت تک پہنچا شعر۔ يَحْتَرِقُ بِالنَّارِ مَنْ يَمَسُّ بِهَا وَمَنْ هُوَ النَّارُ كَيْفَ يَحْتَرِقُ جل جاتا ہے آگ سے جو آگ کو چھوتا ہے اور جو آپ آگ ہے سو وہ کیونکر جلیگا یہ خاکسار کہتا ہے کہ یہ مضمون اس نقشہ کے دیکھنے سے جو فیض عام اور نور علی نور مین ہمنے لکھا ہے خوب سمجھ مین آیا ہوگا اس نقشہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر لطیفہ کی اصل سے گذر کے ظلال مین جاتے ہین پھر ظلال سے گذر کے ظلال کی اصل یعنے اسما و صفات مین جاتے ہین تب مقام فنا اور بقا کا حاصل ہوتا ہے یعنے سب کی نفی ہو جاتی ہے اور سب فنا ہو جاتے ہین اب عارف کو جو مقام بقا کا حاصل ہوتا ہے سب کی نفی کے بعد یعنے عارف کا وجود بھی فنا ہو جاتا ہے اسکے بعد جو عارف باقی رہتا ہے سو وجود حقانی کے ساتھ یعنے اللہ سبحانہ کے بخشے ہوئے وجود کے ساتھ باقی رہتا ہے یعنے اسما و صفات مین پہنچ کے اللہ سبحانہ اپنی معرفت کی جو امتیاز دیتا ہے کہ اسکی معرفت کی امتیاز باقی رہتی ہے سو وہی وجود حقانی کہلاتا ہے پھر اسما اور صفات سے گذر کے ذات کی معرفت تک عارف پہونچتا ہے اور اب جو عارف کو ذات کی معرفت کا وجود ملا ہے گویا وہ خود آگ ہو گیا ہے کیونکہ وہ اللہ سبحانہ کا وجود ہے اور وہ وجود کیا ہے کہ اللہ تعالے کی ذات کی معرفت کی امتیاز سو اسکو کون جلا سکتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ صاف ہو گیا اور مشکل حل ہو گئی بڑا تعجب ہے کہ جو مراقبہ ہم لوگ ہمیشہ کرتے ہین اور اسما اور صفات سے گذر کے ذات تک پہونچا کرتے ہین اس سے شیخ نے منع کیا اسیواسطے آگے حضرت مجدد فرماتے ہین اور شیخ قدس سرہ اگر اس ظل کی اصل تک پہونچتا تو اسکے اوپر ترقی کرنے اور چڑھنے سے نہ آپ ڈرتا اور نہ دوسرون کو ڈراتا لیکن حسن ظن اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالے کے فضل سے وہ بزرگوار یعنے شیخ بھی اس مقام سے ترقی فرمائے ہونگے اور حقیقت کار کو دریافت کئے ہونگے کسی بزرگ کے حال کو اسکے قال کی ترازو پر تولنا نچاہیئے کیونکہ شاید کہ اس بزرگ نے اس بات کو ابتدا یعنے شروع مین اور توسط مین یعنے اپنے درمیان کی حال مین کہا ہو اور اس مقام سے منزلون آگے گذر گیا ہو مَنِ اسْتَوَى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُونٌ یعنے جو شخص کہ سلوک مین دو روز مضبوط رہا تو اسکا مقصود اسکے سامنے ظاہر ہوگا اور اللہ تعالی توفیق دینے والا ہے یہ خاکسار کہتا ہے

کہ اس دو بروزسے بدایات اور نہایات بھی مراد لے سکتے ہین یعنے جسکا بدایات اور نہایات مضبوط ہوا اُسکا مقصد حاصل ہوا بدایات اور نہایات کا بیان جو مبتدی اور منتہی کیواسطے مقرر ہے زاد التقوی مین دیکھو خلاصہ یہ ہے جسکے سلوک کا شروع اور نہایت درست ہوا اُسکو مقصد حاصل ہوا پھر فرماتے ہین کہ تجلی ذات کا بیان کیا لکھین اور کیا لکھ سکتے ہین کیونکہ وہ ذوقی یعنے مزہ پانیکی چیز ہے جسنے مزہ پایا اُسنے دریافت کیا اور جسنے مزہ نچکھا اُسنے دریافت نکیا ؛ مصرع قلم اینجا رسید وسر بشکست ؛ اسقدر کھول کے ہم ظاہر کرتے ہین کہ تجلی ذات کی اُس عارف کے حق مین کہ جسکے فنا کا ذکر اوپر ہوا ہے دائمی ہے یعنے ہمیشہ برابر رہتی ہے یعنے جس عارف کا ذکر اوپر ہوا ہے کہ تجلی صفات کے حصول سے فارغ ہونے کے بعد اور بعد حاصل ہونے فنای صفات اور ذات عارف کے ایک تجلی ظاہر ہوتی ہے کہ گویا وہ تجلی دہلیز ہے تجلی ذات کی اور گویا وہ تجلی برزخ ہے درمیان تجلی صفات اور تجلی ذات کے سو اُس عارف کو جب اس تجلی سے جسکی مثال دہلیز کی دیا ہے گذران کے آگے لئے جاتے ہین اور تجلی ذات سے مشرف کرتے ہین سو وہ تجلی دائمی ہے پھر فرماتے ہین اور جو دوسرون کو مانند برق کے ہے سو اُسکو برابر ہمیشہ ہے بلکہ تجلی برقی فی الحقیقت تجلی ذات کی نہین ہے اگرچہ لوگون نے اُسکو تجلی ذات کی کہا ہے وہ تجلی برقی جو ہے سو ذات کے شیون یعنے شانون مین سے ایک شان کی تجلی ہے کہ سریع الاستتار ہے یعنے یہ تجلی جلدی سے پوشیدہ ہوتی اور چھپ جاتی ہے اور جس مقام مین کہ تجلی ذات کی ہے اور بے ملاحظہ شیون اور اعتبارات کے ہے اُس تجلی کو دوام اور برابر ہمیشہ رہنا لازم ہے اور اس مقام مین استتار متصور نہین ہے تلونیات تجلیات کی یعنے تجلیونکا بدلنا اور رنگ برنگ ہونا صفات اور شیون سے نشان دیتا ہے یعنے معلوم ہوتا ہے کہ تجلی صفات اور شیون کی ہے جو ظاہر ہوتی اور چھپ جاتی ہے اور اسکا حال بدلتا ہے یعنے چونکہ صفات اور شیون متعدد ہین اسواسطے تلوین کے درجہ بھی متعدد ہوتے ہین یعنے ایک صفات بندے پر کھلنے سے ایک حال ہوتا ہے دوسری صفات کھلنے سے کچھ اور حال ہوتا ہے اسیطرح سے تیسری چوتھی علی ہذالقیاس کے کھلنے سے حال بدلتا جاتا ہے شیون اور اعتبارات کا بیان نور علی نور اور فیض عام مین دیکھین اور تجلی اور استتار کا اور تلوین کا بیان زاد التقوی کی چھٹین فصل مین دیکھین پھر حضرت مجدد آگے فرماتے ہین حضرت ذات تعالے و تقدس ہے کہ تلونیات سے منزہ اور مبرا ہے اور استتار کو ذات کی تجلی مین گنجایش نہین ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یہ بڑائی اللہ کی ہے دیوے اُسکو جسکو چاہے ہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے والسلام انتہی ؛ جسقدر اس خاکسار نے اِس رسالہ مین لکھا ہے اسیقدر تینون تجلی کی حقیقت سمجھ جانے کے واسطے بلکہ اُنکے حاصل ہونے کے واسطے انشاء اللہ تعالے کفایت کریگا اور تجلیونکا حاصل ہونا یون ہے کہ اُس سبحانہ کے افعال و صفات اور ذات سالک محققین کے دیدہ پر ایسا کھل جاوین کہ ہر وقت اُنکا خیال دل مین جمارہے اور کسی وقت نہ بھولے جیسا کہ

آسمان و زمین وغیرہ کائنات اور ظاہری چیزون اور دیکھنے کی چیزونکا خیال دل مین ہر وقت آتا رہتا ہے اور غور کرنیکی حاجت نہین پڑتی بلکہ اس خیال کا ملکہ ہو گیا ہے اور انھین ظاہری چیزونکا خیال حقیقت مین پردہ ہو رہا ہے جیسا کہ تفسیر روح البیان کے مضمون سے خوب معلوم ہو چکا اور اس پردہ کے اُٹھ جانے کا دو طریق ہے ایک یہ کہ اُس سبحانہ کی توحید کو تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے بیان کے موافق سمجھ جانے اور اُسمین مراقبہ اور غور کرنے سے اٹھ جاتا ہی مگر اس مقام مین چونکہ ہر کسی کی غور کا کام نہین کرتا اور ہر کسیکو غور کرنا بھی نہین آتا گو کہ عالم ہو اسواسطے طریقت کے پیشواؤنے دوسرا طریقہ جو سیر اور سلوک مقرر کیا ہی اور اللہ تعالی کے سوا کی نفی کا طریقہ تعلیم کیا ہے اور وہ طریقہ بہت فائدہ کرتا ہے جزاہم اللہ تعالی تو چونکہ دونون طریقہ مفید ہے بشرطیکہ سمجھ مین آجاوے اور غور بھی کرتا رہے اسیواسطے یہ خاکسار کہتا ہے کہ اس رسالہ کے مضمون مین جب خوب سمجھ کے غور کریگا اور یاد رکھیگا تب فائدہ کریگا بلکہ مناسب ہے کہ مبتدی ہر روز اس رسالہ کو پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالے اس رسالہ کے سمجھ کے یاد کر لینے سے ایسا ایسا فائدہ ہوگا کہ طالب اس خاکسار کے حق مین دعاء خیر کرتا رہیگا اور اس خاکسار کو طالبونکی ذات سے امید بھی ایسی ہی ہے اور اس خاکسار نے اس رسالہ کو بڑی اخلاص کے ساتھ لکھا ہے اور اگرچہ اپنی سمجھ کے موافق طالبون کے سمجھانے مین ہمنے قصور نکیا مگر پھر بھی اس رسالہ کو کسی عالم مرشد سے پڑھ لینا اور خوب سمجھ لینا بہت مناسب ہے ۔ اور خوب سمجھ جانیکے بعد جب مراقبہ اور غور کریگا تو انشاء اللہ تعالے جلد مقصد حاصل ہوگا اور وہ مقصد کیا ہے صرف تجلیون کا سالک کے یقین کے دیدہ پر کھل جانا اور اُسکو سمجھ جانا ہے ۔ نہ یہ کہ کسی صورت اور شکل کا دیکھنا سو یہ کام صرف مراقبہ کرنے اور سمجھنے اور سوچنے کا ہے اور مرشد کامل کے سمجھانے اور اوسکی تقریرین سننے سے اور اُسکے تصرف کرنے اور توجہ سے جلد مقصد ملتا ہے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چھاتی پر ہاتھ رکھکے تصرف کیا کیا تھا اُسکا بیان زاد التقوی مین دیکھو اور مرشد کامل کی صحبت اس کام کے واسطے اکسیر ہے اور مرشد کامل مکمل کے نملنے کے وقت مین ظاہر شریعت کے موافق عمل کرنے کو اور ہمیشہ برابر اللہ تعالی کی ذکر کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کو یعنے درود پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کر لے درود مین کثرت کی ساتھ مشغول رہنے سے باطن مین ایک ایسا نور پیدا ہوگا کہ اُسکے سبب سے اپنے مقصد کو پاویگا یعنے تینون قسم کی تجلی سے مشرف ہوگا اور معرفت حاصل ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور مدد بیواسطہ مرشد کے پہنچیگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور اُس جناب کی طرف متوجہ ہونا جو ہے سو وہی سالک کو آداب نبویہ کو بڑی خوبی کے ساتھ بجالانے کی تربیت کرتا ہے اور اشرف اخلاق محمدیہ کے ساتھ سالک کی اخلاق کو درست کر دیتا ہے اور کمال کے بڑے اعلا مرتبہ پر اور اللہ تعالے کے وصول کے بلند مکان پر اور جناب رسالت پناہی کے قرب مین پہنچا دیتا ہے یعنے ایکطرح کی باطنی صحبت [illegible] تائید

ایک طور کا باطنی رابطہ اور علاقہ پیدا ہوتا ہے اور اُس علاقہ کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اُنکی تصدیق حاصل ہوتی ہے تب اللہ تعالے کو بھی پہچانتا ہے اور اُسکی معرفت کا شوق بھی زیادہ ہوتا ہے اور تینون قسم کی تجلیونکی حاجت کو بھی سمجھتا ہے اور مرشد کامل کی صحبت کا شوق بھی ہوتا ہے اور فی الحقیقت اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہوتے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی نہ پہچانتا نہ ملائک نہ انبیا کیونکہ جسنے پہچانا آنحضرت کی تعلیم سے پہچانا پھر سالک کو لازم ہے کہ اسی شغل اور متوجہ ہونے پر قناعت کر کے مرشد کامل کی تلاش سے باز رہے کیونکہ محبت کی نشانی ہے محبوب کی فرمانبرداری کرنا اور شیخ یعنے مرشد کی تلاش کا حکم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور شیخ اور مرشد ایک ہے مگر طریقت کے شیخ کو مرشد بولتے اور حدیث تفسیر فقہ کے شیخ کو شیخ بولنے کا رواج ہے اور حدیث کے راوی مشایخون کو سند بھی کہتے ہین اور محدثین کے نزدیک سند کا پتا ثابت ضرور ہے کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہتا اور ہر کوئی قبر شریف پر حاضر ہوکے بیعت کر لیتے بلکہ حدیث اور مسائل شرعی بھی اُسی جناب سے پوچھ لینے کا دعوا کرتا اور کارخانہ شریعت کا بالکل برہم ہو جاتا اور مرشد کامل کی شناخت قول جمیل مین مرشد کی شرطون مین عالم ہونا اور پرہیزگاری اور عدالت یعنے معتمد اور حافظہ کا پورا ہونا وغیرہ باتین جو بیان کیا ہے اور غنیۃ الطالبین مین جو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اُنھون نے کہا کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ہمنشینون مین کون بہتر ہے یعنے کس شخص کی صحبت اختیار کرنا بہتر ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ جسکا دیکھنا تمکو اللہ کو یاد کراوے یعنے جسکے دیکھنے سے تمکو اللہ تعالے یاد پڑے اور جسکے علم سے یعنے جسکے وعظ اور بیان اور تعلیم سے تمکو آخرت یاد پڑے اور جسکی بات سے تمہارا علم زیادہ ہو یعنے دینی مسئلے تمکو معلوم ہو جا دین انتہی تو اسیواسطے کہ بیعت شروع ہوئی ہے صفائی باطن حاصل ہونیکے واسطے اور انسان مجبول یعنے پیدا کیا گیا ہے اپنے بنی نوع کے افعال کی اقتدا کرنے پر اور صفائی باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر کے ساتھ متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص بیعت کی حکمت کا برہم زن اور مٹانیوالا ہے اس مضمون کی امتیاز نکرنے کے سبب سے اِس ملک مین بہت سے لوگ خراب ہوگئے ہین اور ہمنے بہت سے لوگون کو دیکھا ہے کہ ناقص مرشد سے بیعت کر کے اپنا اچھا عقیدہ اور ظاہری علم بھی کھو بیٹھے ہین ✚ الغرض درود کی کثرت اور مرشد کی صحبت مین بڑی تاثیر اور بڑا فائدہ ہے اور مرشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث اور نائب ہے اُسکے وسیلہ سے سالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُنکی شریعت کو پہچانتا ہے تب اُس جناب پاک کے وسیلے سے اللہ جل جلالہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور اُس سبحانہ کے افعال اور صفات اور ذات کی تجلی سے مشرف ہوتا ہے ✚ اور یہ بات یاد رہے کہ شارع نے جسکا جیسا مرتبہ مقرر کیا اور تعلیم کیا ہے اُس سے ویسا اعتقاد درست کرنا چاہیئے

مثلاً مرشد کا ایک طرح کا مرتبہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور طرح کا مرتبہ ہے اور درود کی کثرت کا ایک اور
طرح کا مرتبہ ہے اور اللہ تعالےٰ کے افعال اور صفات اور ذات کی معرفت اور تجلی کا ایک اور طرح کا مرتبہ ہے پھر اُس
سبحانہٗ کی ذات پاک کی معرفت مین سے جو شہود تشبیہی ہے اُسکا ایک اور طرح کا مرتبہ ہے اور جو شہود تنزیہی ہے اُسکا
ایک اور طرح کا مرتبہ ہے اگر ان سب مرتبون کا تفاوت نہ سمجھیگا اور سب مین فرق نکریگا تو بہت برا ہوگا بزرگون نے
فرمایا ہے ٭ مصرعہ ٭ گر فرق مراتب نکنی زندیقی ٭ اور شہود تشبیہی اور شہود تنزیہی کا بیان نور علی نور مین دیکھو اُسکا
خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ دیکھا گیا اور سنا گیا اور جانا گیا وہ سب غیر ہے حق سبحانہٗ اُس سب سے منزہ اور پاک ہے
جب اُس سبحانہٗ کی معرفت مین جہل اور حیرت حاصل ہو تب یہ شہود تنزیہی ہے اور مشاہدہ جو کہ فہم مین آتا ہے سو وہ بھی
شہود تشبیہی ہے اور اس رسالہ مین بھی یہ مضمون قریب ہی لکھ چکے اُس مقام مین جہان یہ عبارت ہے العلم فی ذات
اللہ سبحانہ جہل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہونیکی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف
کو اگر دیکھا ہو تو اپنے جی مین اُسکے پاس اپنے کھڑے ہوکے درود پڑھنے کا خیال اور تصور دلمین کرے اور جسنے نہین دیکھا
ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالی کو اپنے سامنے خیال کرکے درود پڑھے صورت مبارک کا خیال مین
نظر پڑنا ضرور نہین اِس بات کا بیان مدارج النبوۃ اور جذب القلوب اور فیض عام مین دیکھو اور اس رسالہ کے سارے
مضمون قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے موافق ہین اور ان تعلیمون کے کمانے اور سمجھ مین
آنے سے ایمان کامل حاصل ہوگا پھر بعد ایمان کے عمل بھی بہت ضرور ہے تا کہ جنکے حق مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ٭
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا جو لوگ یقین لائے ہین
اور کئے اُنھون نے بھلے کام اُنکو ہے ٹھنڈی چھانون کی باغ مہمانی اُنمین داخل ہون اور سارے عمل صالح کی اصل
پانچون احکام اسلام کے ہین جو کنزرح کی لفظ مین جمع ہین چنانچہ قریب ہی معلوم ہوگا اور اُن پانچون مین نماز ایسی
اصل ہے کہ اُسکے ٹھیک اور درست کرنے سے سارے احکام اِسلام کے ٹھیک ہو جاتے ہین اور ساری برائیان
چھوٹ جاتی ہین سو نماز اور سارے احکام اسلام کے ادا کرنے کے مسائل فقہ کی کتابون مین موجود ہین اُسکے
بیان کی حاجت نہین مگر اذان کے کلمات کے معنے اور نماز کے اسرار کچھ حضرت مجدد قدس سرہٗ کے مکتوبات
سے بیان کر دیتے ہین تا کہ اُنکے سمجھنے سے نماز کی عظمت بھی سمجھ مین آجاوے اور نماز بھی ٹھیک اور درست ادا
ہو ٭ دوسری فصل اذان کے کلمات کے معنے اور نماز کے اسرار کے بیان مین اذان کے کلمات کے معنے حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب سہ صد و سیوم مین فرماتے ہین بعد
حمد اور صلوٰۃ کے جاننا چاہیئے کہ نماز کی اذان کے کلمات سات ہین اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے یعنے اللہ
بہت بڑا ہے اِس بات سے کہ اُسکو کچھ حاجت ہو کسی عابد کی عبادت کی یہ کلمہ مکرر لایا گیا چار بار اِس معنے کی تاکید

کیواسطے کیونکہ اس معنے مین بڑا اہتمام نماز کا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مین گواہی دیتا ہون کہ
بیشک اللہ تعالے باوجود اپنی کبریائی اور بڑائی کے اور سارے مخلوق کی عبادت سے اپنی استغنا اور بے پروائی
کے وہ ایسا معبود ہے کہ اُسکے سوا عبادت کے مستحق اور لایق کوئی نہین ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اللہ سبحانہ کے رسول اور بھیجے ہوئے ہین اور اُس سبحانہ
کی طرف سے عبادت کا طریقہ پہنچانیوالے ہین سو اُس تعالیٰ کے جناب قدس کے لایق کوئی عبادت نہو گی مگر
وہی عبادت ہو گی جو اُنکے تبلیغ اور رسالت کی طرف سے یعنے اُنکے قول فعل تقریر سے یعنے اُنکی تعلیم سے سیکھی گئی
اور سیکھی گئی اور اختیار کی گئی ہو گی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہود نصاریٰ وغیرہ کے طور پر یا اُنکو درویشون
کے طور پر یا بندہ زن اور اُنکی جوگیون اور گوشائیون کے طور پر یا اسلام کے فرقون کے جاہل یا گمراہ درویشون
کے نکالے ہوئے طور خلاف شرع پر کوئی عبادت کرے تو وہ عبادت اُس سبحانہ وتعالے کے جناب قدس کی لائق
نہین ہو سکتی ہے جو عبادت کہ دین اسلام مین مقرر ہے وہ بھی اگر اون کی تعلیم کے خلاف ادا کی جاویگی تو وہ بھی اُس سبحانہ تعالیٰ شانہ
کے جناب قدس کے لایق نہین ہے یعنے جب مومن نے اقرار کیا اشهد ان محمد الرسول اللہ تو اُسکے یہی معنے
ہوئے کہ ہم آنکو اللہ تعالیٰ کا رسول جانتے ہین جو اُنھون نے حکم کیا ہے اُسکو ہم مضبوط پکڑینگے اور جس سے منع
کیا ہے اُسکو ہم چھوڑ دینگے اور جیسا کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہین بلکہ معبود ہونے مین وہ اکیلا ہے اُسکا
کوئی شریک نہین ویسا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاع اور متبوع یعنے تابعداری کیا گیا ہونے مین اسلیے
ہین کوئی اُنکا شریک نہین اور اصالۃً کوئی دوسرا تابعداری کے قابل نہین ہے اور اگلے نبیون کی پیروی جو
یعنے عمل مین ہم کرتے ہین جیسا کہ قربانی اور ختنہ کرتے ہین اور عاشورہ کا روزہ رکھتے وغیرہ مین سو وہ بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے باقی رہا نیابۃً یعنے اُنکا نایب سمجھکے تابعداری کیا سو نیابۃً جتنے اُنکے نایب اور
وارث ہین سب تابعداری کے قابل ہین اُنکی تابعداری بعینہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہے اور اُنکی
تابعداری سے انکار کرنا عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے انکار کرنا ہے اور اُنکے دین مین رخنہ
ڈالنا ہے ایسے ہی استادون کی اور مرشدون کی تابعداری کو شارع نے یعنے اللہ اور رسول نے واجب کیا
ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ آؤ تملوگ نماز کے واسطے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ آؤ تملوگ فلاح اور نجات
کے کام کے واسطے یہ دونون لفظین مصلیون کو ادا کرنے کو بلانے کے ہین وہ نماز ایسی ہے کہ فلاح تک
پہنچا دیتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بغیر نماز کے فلاح اور نجات اور عذاب سے چھٹکارا نہین اور احکام اسلام مین سے
نماز کے سوا دوسرے عمل کا نام فلاح نہین اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللہ بہت ہی بڑا ہے یعنے بہت بڑا ہے اس بات سے کہ اُسکے
جناب قدس کے لائق کسی کی عبادت ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہین ہے کوئی معبود بندگی کے لایق مگر اللہ یعنے

جب یقین ہوا کہ اسکے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین ہے تب بیشک وہ تعالے لامحالہ در حضور گو وہی مستحق اور
لائق عبادت کے ہے اگرچہ کسی سے ایسی عبادت جو اُس جناب قدس کے لائق ہو نہین ہو سکتی نماز کی شان کی
بزرگی کو ان لفظون کی بزرگی سے جو نماز کی خبر دینے اور اعلام کے واسطے بنی ہین دریافت کرنا چاہیے مصرعہ
سالی کہ نکوست از بہارش پیداست ✽ جو سال کہ نیک ہے یعنے اوسمین ارزانی ہونیوالی ہے سو اُسکی بہار سے
یعنے پانی برسنے اور درختون کے تر و تازہ ہونے سے ظاہر ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ الْمُفْلِحِیْنَ بِحُرْمَةِ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ تَمُّهَا وَ اَکْمَلُهَا
یا اللہ کر تو ہمکو اُن نمازیون مین سے جو نجات پانیوالے ہین بسبب حرمت سارے رسولون کے سردار کے اُس
سردار پر اور اُن سب پر صلوات اور تسلیمات پورے پورے ✽ اب نماز کے اسرار کا بیان سنو جلد مذکور کے مکتوب
سہ صد و چہارم مین فرماتے ہین بعد حمد اور صلوٰۃ کے جان تو اللہ تعالے تجھکو نیکبخت کرے کہ مجھکو مدتون تک تردد تھا
کہ اعمال صالحہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالے نے قرآن شریف کی اکثر آیتون مین بہشت مین داخل ہونے کے وعدہ
کو جنکے ساتھ مربوط اور متعلق کیا ہے آیا اُنسے سارے اعمال صالحہ مراد ہین یا بعضے اگر سارے مراد ہین تو مشکل
ہے اُن سب کے ادا کرنے کی توفیق کم لوگون مین ملی ہوگی اور اگر بعض اعمال صالحہ مراد ہے تو وہ بعض مجہول در معلوم
ہے اور اُسنے تعیین نہین پایا کہ وہ کون عمل ہے آخر کو خداوند جل سلطانہ نے محض اپنے فضل سے میرے دل مین
ڈال دیا کہ شاید اعمال صالحہ سے ارکان خمسہ اسلام کے مراد ہون کہ بنا سے اسلام کی اُنپر ہے یعنے کلمہ شہادت اور
نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج امید ہے کہ اگر یہ اصول پنجگانہ اسلام کے بروجہ کمال ادا پاوین یعنے یہ پانچون ارکان
جو اسلام کی جڑ اور نیون ہے کہ اسلام اُنپر قائم ہے اگر یہ پانچون پورے پورے ادا ہون یعنے جیسا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیا ہے اُسی طرح سے یہ پانچون رکن اسلام کے ادا ہون تو فلاح اور نجات نقد وقت
کی ہے یعنے اُسی وقت اُسکو نجات حاصل ہوتی ہے کیونکہ یہ پانچون خود اپنی ذات سے اعمال صالحہ ہین اور
منع کرنیوالے سیئات اور منکرات کے ہین یہ آیت اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ بیشک نماز
جو ہے سو منع کرتی ہے بیحیائی کے کام اور خلاف شرع کام سے گواہ اس مضمون کی ہے اور جب اس پانچون ارکان
اسلام کا ادا کرنا اور بجا لانا میسر ہوا تب امید ہے کہ شکر ادا ہوا اور جب شکر ادا ہوا تب عذاب سے نجات حاصل ہوئی جیسا
کہ اللہ تعالے پانچوین سپارہ کے آخر مین سورہ نسا مین فرماتا ہے مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ
وَکَانَ اللّٰهُ شَاکِرًا عَلِیْمًا ۝ کیا کریگا اللہ تم کو عذاب کر کر اگر تم حق مانو اور یقین رکھو اور اللہ قدردان ہے سب
جانتا ہے تو بس ان پانچون کے بجالانے مین جان سے کوشش کرنا چاہیئے علی الخصوص نماز کی اقامت مین یعنے
جیسا کہ حق ہے ویسا نماز کے ٹھیک اور درست ادا کرنے مین کوشش کرنا چاہیئے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اور

جہان تک ہوسکے نماز کے آدابون سے ایک ادب کے چھوٹ جانے پر راضی نہونا چاہیئے اگر نماز کو پوری ادا کیا تو اسلام کی ایک بڑی جڑ کو ہاتھ مین لایا اور اپنی خلاصی کے واسطے بڑی مضبوط رسی حاصل کیا اور اللہ سبحانہ توفیق دینے والا ہے جان تو کہ تکبیر اولے جو نماز مین ہے سو اشارہ ہے اُس تعالیٰ کی اِستغنا اور کبریائی یعنے بے پروائی اور بڑائی کا سارے عابدون کی عبادت اور سارے نمازیون کی نماز سے اور جو تکبیرین کہ بعد ارکان کے ہین سو اُن مین اشارہ ہے نمازی سیانے کے کہ جناب قدس اُس تعالیٰ کی عبادت کیواسطے ہر رکن کے ادا کرنے کی مجھ مین لیاقت نہین اور رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مین چونکہ تکبیر کے معنے کا لحاظ پایا جاتا ہے اِسواسطے رکوع کے آخر مین تکبیر کہنے کو نہ فرمایا بخلاف دونون سجدون کے کہ باوجود دونون سجدون کی تسبیحون کے سجدے کے اول اور آخر مین تکبیر کہنے کو فرمایا تاکہ کوئی اس وہم مین نہ پڑے کہ سجدہ مین کہ نہایت پست ہونا اور نہایت تذلل یعنے ذلیل بنا ہوتا ہے اور نہایت انکساری ہوتی ہے سو اُسمین اُس جناب قدس کے لائق عبادت ادا ہوتی ہے اسی وہم کے دفع کرنے کیواسطے سجدے کی تسبیح مین لفظ اعلیٰ کی بھی اختیار فرمایا اور اسیواسطے تکرار تکبیر کا مسنون ہوا اور چونکہ نماز مومن کی معراج ہے اِسواسطے نماز کے آخر مین جن کلمات کے ساتھ آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات مین مشرف ہوئے تھے اُن کلمات کے پڑھنے کو فرمایا اور وہ کلمات التحیات مین ہین تو مصلی کو چاہیئے کہ نماز کو اپنی معراج ٹھہرالے اور اور نماز مین نہایت قرب ڈھونڈھے فرمایا علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نے أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي الصَّلٰوةِ بہت نزدیک جو بندہ ہوتا ہے اور مصلی چونکہ مناجی یعنے چپکے چپکے بات کرنیوالا ہے رب عزشانہ سے اور اُسکی عظمت اور جلال کا دیکھنے والا ہے اسواسطے نماز کے وقت ایک رعب اور ہیبت پیدا ہونے کا مقام ہے اِسواسطے تسلی کے واسطے نماز کے ختم کرنے کو دونون سلام پر فرمایا یعنے سلام کے معنے مین بڑی تسلی ہے اور سلامت رکھنے اور رحمت کرنیکی خوشخبری ہے اِسواسطے سلام کہہ کے نماز کو تمام کرنیکا حکم فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین فرض کے بعد جو تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور تہلیل کا پڑھنا آیا ہے یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس[۳۳] تینتیس[۳۳] بار اور ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر کا پڑھنا آیا ہے سو اِس فقیر کے علم مین اوسکا سر اور بھید یہ ہے کہ نماز کے ادا کرنے مین جو کچھ قصور اور تقصیر ہوئی ہے سو سبحان اللہ کہکے اُسکا تلافی کرنا چاہیے اور عدم لیاقتی اور اپنی عبادت کی ناتمامی کا اقرار کرنا چاہیئے اور چونکہ عبادت کا ادا کرنا اُس تعالیٰ کی توفیق سے میسر ہوا ہے اسواسطے الحمد للہ کہکے اِس نعمت کا شکر بجالانا چاہیے اور تکبیر اور تہلیل کہہ کے اُس تعالےٰ کے سوا دوسرے کو مستحق عبادت کا نہ کہنا چاہیئے تو جب نماز شرائط اور آداب کے ساتھ ادا کی جاوے اور بعد اُسکے تقصیر کی تلافی اور توفیق دینے کی نعمت کی شکرگذاری اور اُس تعالےٰ کے سوا دوسرے کے مستحق عبادت کے ہونے کی نفی دل کے قصد سے اِن کلمات طیبات کے ساتھ کی جاوے تو امید ہے کہ وہ نماز اللہ جل سلطانہ کے قبول کے لائق ہو اور وہ نماز ادا کرنیوالا

مصلی اور مفلح ہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى اٰلِهِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ انتہی اور اسی جلد کے تین سو پانچوین مکتوب مین فرماتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفے جان تو اللہ تعالی تجکو سیدھی راہ پر پہونچاوے کہ نماز کا تمام اور کامل اور پورا ہونا فقیر کے نزدیک مراد ہے نماز کے ۴ فرائض ۴ اور واجبات اور سنن اور مستحبات کے بجالانے سے کہ فقہ کی کتابون مین تفصیل کے ساتھ انکا بیان ہے ان چارو کے سوا کوئی دوسرا امر ایسا نہین ہے کہ نماز کے پورے ہونے مین اوسکا کچھ دخل ہو خشوع نماز کا جو ہے یعنے نماز مین عاجزی اور فروتنی کرنا جو ہے اور اسکا بیان تفسیرون مین اور حدیث اور تصوف کی کتابون مین دیکھو سو وہ بھی انھین چارو مین داخل ہے اور خضوع قلب کا جو ہے سو وہ بھی انھین چارون مین شامل ہے خشوع اور خضوع کے ایک ہی معنے ہین ۴ ایک گروہ نے ان چارون کے علم پر کفایت کیا ہے اور ان چارون کے عمل در بجالانے مین مساہلت اور مداہنت اور سستی اور ڈھلنگی اختیار کیا ہے تو بالضرور وے لوگ نماز کے کمالات حاصل ہونے سے قلیل النصیب ہوئے ہین ۴ اور ایک دوسرے گروہ ایسے ہین کہ حق سبحانہ کی طرف دل کے حاضر ہونے کے اہتمام مین مشغول ہین اعمال اور بیہ جوارح مین یعنے جو آداب نماز کے کہ ہاتھ پانون وغیرہ سے علاقہ رکھتے ہین انمین کم مشغول ہوتے ہین اور فرضون اور سنتون کے ادا کرنے پر اقتصار اور کفایت کرتے ہین سو یہ گروہ بھی نماز کی حقیقت سے آگاہ نہین ہوئے ہین اور نماز کے کمال کو غیر نماز سے ڈھونڈھتے ہین کیونکہ حضور قلب کو تئین شریعت مین نماز کے سارے ارکانون مین شمار نہین کیا ہے اور حدیث مین جو آیا ہے لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنے نماز نہین ہے مگر حضور قلب کے ساتھ تو ہوسکتا ہے اور حضور قلب سے انھین چارون امور سے مراد ہو تا کہ ان امورون سے کسی امر کے بجا لانے مین کوئی فتور واقع نہو سوا اس حضور کے دوسرا حضور اس فقیر کی فہم مین نہین آتا یہ خاکسار کہتا ہے کہ حضرت مجدد قدس سرہ نے خوب سمجھا کیونکہ شریعت مین جو چارون امور مقرر ہین اونکے ادا کرنے اور بجالانے مین جو دل کو حاضر رکھے گا اور دل سے کوشش کریگا اس سے بڑھ کے اور کون حضور ہوگا اور اپنے مولی کے حکم بجالانے کے حضور سے اور دوسرا حضور کیا ہوگا اور باقی عارف کو تو ہر حالت مین حضوری رہتی ہے جیسا کہ تجلی ذات کے بیان مین معلوم ہوا اور وہ تو ایمان کے مراتب مین داخل ہے اس مقام مین چارون رکا بیان نور علی نور مین دیکھنا ضرور ہے کیونکہ سیر الی اللہ مین مقام فنا کا حاصل ہوتا ہے اور سیر فی اللہ مین مقام بقا کا حاصل ہوتا ہے اور اسی مقام تک سلوک ولایت کا تمام ہوتا ہے بعد اسکے سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیا باللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اسمین سارے احکام شریعت کے بجالانے اور جاری کرنے کا خیال اور اہتمام ہوتا ہے اور یہ مقام نبوت کا ہے خلاصہ یہ کہ جسقدر احکام شریعت کے بجالانے کا اہتمام کریگا اسیقدر حضور قلب بھی ثابت ہوگا کیونکہ طریقت مقام نبوت پر چڑھنے یعنے احکام شریعت کے بجالانے کی سیڑھی ہے اور

اور طریقت شریعت کی ترادم اور عوارف المعارف کے پانچوین باب مین جو لکھا ہے کہ ادب ظاہر کا نشانی ہے ادب باطن کی خوبی کی اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ اگر اوسکا دل ڈرتا اور اوسکے دل مین خشوع ہوتا تو اوسکا جوارح یعنے ہاتھ پانون وغیرہ عضو بھی ڈرتا انتہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی نماز مین اپنے کپڑے سے کھیلتا ہے تب یہ فرمایا سو یہ مضمون بھی حضرت مجدد کے قول کی تائید کرتا ہے پھر آگے حضرت مجدد فرماتے ہین ٭ سوال جب نماز کا تمام اور پورا ہونا انہین چار رو آ ہو رکے ساتھہ مربوط اور متعلق ہوا اور ان چارونکے سوا کوئی دوسرا امر نماز کے کمال اور پورے ادا ہونے مین ملحوظ نہوا تو منتہی کی نماز اور مبتدی کی نماز مین بلکہ عامی کی نماز مین کہ اس مین چار رکن ہوں کا بجا لانا پایا جاوے فرق کیا ہے ٭ جواب فرق عمل کرنیوالے کے سبب سے ہے نہ کہ عمل کے سبب سے ہے آخر ایک ہی عمل بسبب تفاوت عمل کرنیوالون کے متفاوت ہوتا ہے جو عمل کہ عامل مقبول ومحبوب سے واقع ہوتا ہے اوسکا اجر اضعاف مضاعف ملتا ہے اس اجر سے و عامل مذکور کے سوا دوسرے کے عمل پر ملتا ہے کیونکہ جسقدر عامل عظیم القدر ہوگا اسیقدر اوسکے عمل کا اجر بھی بڑا ہوگا اسی سبب سے بزرگون نے کہا ہے کہ عارف کا ریائی عمل جو دیکھانے کرتا ہے یعنے دکھانے سنانے کے واسطے کرتا ہے سو بہتر ہے مرید کے یعنے غیر عارف کے عمل اخلاص سے سو جب عارف کا عمل اخلاص سے ہوگا تب اوسکا کیسا درجہ ہوگا اسی سبب سے حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت پیغمبر علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے سہو کو اپنے صواب اور عمد سے بہتر جانکے یعنے آپ جو قصد کے ساتھہ ٹھیک عمل کرین اس عمل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کو جو آپسے سہوا ہو بہتر جانکے آنحضرت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتحیہ کے سہو کو طلب فرماتے ہین جس مقام مین کہ کہتے ہین یَا لَيْتَنِي سَهْوَ مُحَمَّدٍ کاشکے مجکو سہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ملتا حضرت صدیق اس بات کی آرزو رکھتے ہین کہ آنکا بالکل یعنے سارا عمل آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کا سہو ہو جاوے اور وے اپنے سارے اعمال اور احوال کو عمل سہو آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتحیہ سے کم جانتے ہین اور بڑی تمنا کے ساتھہ اپنی سارے حسنات کا درجہ آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے سہو کا ایسا ہو جانے کا سوال کہتے ہین اور عمل سہو آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام مثل سلام پھیرنے آپ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے ہے دو رکعت نماز فرض چہارگانی پر بطریق سہو کے جیسا کہ حدیث مین روایت کیا گیا ہے تو پس نماز منتہی کی جو ہے سو باوجود نتایج اور ثمرات دنیوی کے اوسکا اجر جزیل آخرت مین ملیگا بخلاف نماز مبتدی اور عامی کے مصرعہ ٭ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ اب تھوڑا سا منتہی کی نماز کے خصائص کو ظاہر کرتا ہے آسی سے قیاس کرین وہ یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ منتہی نماز مین قرارت قرآن کے وقت مین اور تسبیحات اور تکبیرات کی کہنے کیوقت مین اپنی زبان کو شجرہ موسوی کے رنگ مین پاتا ہے یعنے جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے

درخت سے آواز سنا تھا کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ مین ہی اللہ ہون رب سارے جہان
کا تو حقیقت مین آواز اللہ جل جلالہ کی تھی کہ ظاہر مین درخت سے آئی تھی پھر فرماتے ہین اور اپنے قویٰ اور جوارح
کو آلات اور رابطہ سے یعنے ہتھیارون اور وسیلون سے زیادہ نہین جانتا ہے اور کبھی ایسا معلوم کرتا ہے کہ
نماز ادا کرتے وقت اُسکا باطن اور اوسکی حقیقت ظاہر اور صورت سے بالکل تعلق توڑکے عالم غیب مین مل گیا ہے
اور نسبت اور علاقہ مجہول الکیفیت یعنے جسکی کیفیت دریافت نہین ہو سکتی اُسنے غیب سے پیدا کیا ہے اور جب نماز
سے فارغ ہوتا ہے پھر رجوع کرتا ہے یعنے وہ حالت جاتی رہتی ہے یا یہ کہ اصل سوال مذکور کا جواب ہم اسطرح
پر دین کہ چار و اُمور مذکورہ کا بجا لانا بتمام وکمال منتہی کے نصیب ہے مبتدی اور عامی کو بہت دور ہے کہ ان اُمور
کے بتمام وکمال بجا لانیکی توفیق پاوین اگرچہ ممکن اور جائز ہے کہ یے لوگ بھی توفیق پاوین وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ
اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۝ اور البتہ وہ بھاری ہے مگر اُنھین پر جنکے دل پگھلے ہین والسلام علی
من اتبع الہدی انتہی اور باقی نماز کی فضیلتون کے لکھنے کی حاجت نہین نور علی نور مین نوین ہدایت کے دوسرے
وعظ مین جو مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب دوسیت وشصت وسیوم سے جو کسیقدر لکھا ہے اُسکو اُس مقام مین
دیکھین اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو حالت کہ نماز کے ادا کرنے مین میسر ہوتی ہے سو ساری حالتون سے جو نماز کے باہر حاصل
ہوتی ہین بڑھکے ہے کیونکہ نماز کے باہر کے حالات مانند تجلی افعال و صفات اور ذات کے اور مسامرہ اور محاضرہ
اور مکاشفہ اور مشاہدہ وغیرہ کے جو ہین جنکا بیان زاد التقویٰ مین ہے سو ظل کی دائرہ سے باہر نہین نکلے ہین
کتنی ہی بلندی پیدا کرین اور یہ نماز کی حالت ایک طرح کا حصہ اصل سے رکھتی ہے یعنے ذات کی دیدار جو ہوگی سو وہی
اصل مقصود ہے اور اوسکی بو نماز مین پائی جاتی ہے اور جسقدر فرق کہ درمیان ظل و اصل کے ہے اُسیقدر فرق ان
حالتون مین اور اس نماز کی حالت مین جاننا چاہیئے انتہی ایسی نعمت جو مومن کی معراج ہے اسکا شکر ادا کرنا
چاہیئے اور جیسا کہ مذکور ہوا ویسا اسکو پوری اور کامل ادا کرنا چاہیئے اور جو لوگ کہ نماز کے فرائض و واجبات
اور سنن و مستحبات کو پورا پورا ادا نہین کرتے جب اونکی کم نصیبی اور اونکی حقارت اوپر کے مضمون سے ثابت ہوئی
تو جو لوگ نماز نہ پڑھینگے اُنکی کیسی کیسی خرابی ہوگی اور کیسے کیسے عذاب مین گرفتار ہونگے نعوذ باللہ من عذاب اللہ
اللہ تعالیٰ مومنونکو نماز ترک کرنیکی بلا کی گرفتاری سے نجات دے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری
اتباع نصیب کرے اور اُنکے خلاف سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین ✤

بیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ✤ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

تمام شد

کتاب استقامت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر کرامت علی جونپوری از راہ خیر خواہی ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمانون
کے عموماً اور خصوصاً مسلمانین ساکنان محلہ چھپانی ٹولہ و مٹھائی منڈی و چاندگانون وغیرہ محلون کے محلات شہر
اسلام آباد عرف چاٹگام کے بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے اور دعای دلی محفوظ رہنے فتنہ و فساد و فریب
اور مکر مذہبون سے اور ساری بلاؤن اور آفتون سے بچے رہنے کے دین اور شریعت اور مذہب کی حقیقت
اور اسپر مضبوط رہنے کے واسطے شریعت محمدی کی کتابون سے بنکے اس رسالہ استقامت مین ایک مقدمہ
اور اکیس مضامین اور ایک خاتمہ مین ایسے پاکیزہ مضمون بیان کرتا ہے کہ اسکے سمجھنے سے سب کوئی اپنے
دین اور شریعت اور مذہب پر پکا ہو جاویگا اور غیر مذہب کے فساد سے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیگا اور اپنے فرزندون
اور مریدون کو اس رسالہ پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہے اور اس رسالہ کا سارا مضمون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اتباع مین استقامت حاصل ہونے کے واسطے ہے اور یہی اصل مقصود اہل اسلام کے سارے
علوم کا ہے مثل فقہ اور عقاید اور تصوف اور تفسیر اور حدیث اور تجوید اور قرارت اور معانی اور لغت اور صرف نحو
وغیرہ کے اور تھوڑا سا غور کرنے سے یہ مضمون کھل جاتا ہے اگر کوئی میزان و منشعب و کافیہ اور شرح ملا اور
مراح مین غور کرے تو بلا اشتباہ اول سے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا مضمون بھرا ہے
اور ان علوم مذکور مین جو فقہ سے لیکے علم معانی تک ہے اتباع کا مضمون کھلا کھلا ہے کچھ غور کرنیکی حاجت
نہین مگر چونکہ دین اسلام کی صفت کرنے سے خود بخود کفر کی برائی اور عیب ہو جاتی ہے اس سبب سے کافر اور
منافق لوگ جیسا کہ فقہ وغیرہ علوم دینی سے دل سے ناراض ہین ویسا اس رسالہ کے مضمون سے دل سے

ناراض ہونگے اور مومن لوگ باغ باغ خوش ہونگے اور مومن مخلص اور منافق لوگ جدا ہو جاوینگے ✤ مقدمہ چھہ قاعدے اور پانچ نصیحتون کے بیان مین پہلے چھہ قاعدے سنو ان قاعدون کو ہم شریعت کی کتابون کے مضمون بموجب لکھتے ہین تاکہ اگر کوئی شخص ان قواعد کے خلاف فتوا دے تو لوگ اُس فتوا کا اعتبار ہرگز نہ کرین کیونکہ وہ فتوا شریعت سے نہین ملتا اور یہہ قواعد جس کتاب سے جتنے لکھا ہے اُسکے مقام مین اُس کتاب کا ذکر کرینگے پہلا قاعدہ یہ کہ کسی کام کا بدعت ہونا نہونا اور درست نادرست ہونا اپنی عقل سے کہنا اور غیر مجتہد کو قرآن حدیث سے مسئلہ نکالنا کہ اُس امر کے بدعت ہونے نہ ہونے اور درست نادرست ہونے کا فتوا دینا حرام ہے بلکہ اس بات کو فقہ مین تلاش کرے جیسا کہ قول السدید مین مختارات النوازل سے لکھا ہے ✤ دوسرا قاعدہ یہ کہ جو کام کہین سے یعنے تفسیر حدیث فقہ اصول فقہ عقائد تصوف کہین سے منقول نہو اُسکے مکروہ ہونیکی دلیل وہی اُسکا غیر منقول ہونا ہے دوسری دلیل طلب کرنے والا جاہل ہے اور جب کسی دینی معتبر کتاب مین منقول ہو گو کہ مختلف فیہ ہو بس وہ منقول ہے ✤ تیسرا قاعدہ یہ کہ بدعت صرف اُسی امر کو نہین کہتے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے منقول نہو بلکہ تعریف بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی جیسا کہ اہل سنت وجماعت کے جمہور علما کے نزدیک ثابت ہے اُسکو ہم اس مقام مین اشعۃ اللمعات اور احیاء علوم الدین اور قول ابی زرعہ اور حدیقۃ الندیہ اور ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء اور کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث سے لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ جو کچھ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک نیا نکالا گیا سو وہ بدعت ہے سنت کی راہ سے تب اُسمین سے جو موافق ہے اونکی سنت کے قاعدون کے اور قیاس کیا گیا ہے سنت پر تو وہ بدعت حسنہ ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ وہ نیا نکالا ہوا کام نیک کام ہو اور فائدہ دینے والا ہو مومنونکو مانند منارہ بنانیکے اور کعبہ شریف کے گرد گرد چار مصلا بنانے کے اور قرآن شریف مین عشر لکھنے اور نقطہ دینے اور سورتون کا نام لکھنے اور آیتون کا شمار لکھنے کے اسواسطے کہ انسی مسلمانون کے واسطے کوئی ضرر اور ہرج نہ پیدا ہو بلکہ ان کامون مین مسلمانون کے واسطے فائدہ عام ہے ✤ اور جب وہ نیا نکلا کام سنت کے مخالف ہو جیسا کہ مصیبت کے ایام مین ضیافت کرنا اور غم کا ظاہر کرنا سو ایسا کام بدعت سیئہ اور گمراہی ہے اور کلیہ کل بدعت ضلالۃ کا یعنے جتنی بدعت ہے سب گمراہی ہے ایسی ہی بدعت پر عمل کرتے اور بیہا تے ہین اب اس قاعدہ کی شرح مخالفون کے رد مین سنو وہ یہ ہے کہ جو شخص کہتا ہے کہ سواے شارع کے بیان کے جو امر کہ امت نے نکالا ہے سو سب بدعت سیئہ ہے کیونکہ اگر وہ امر دین کا ہوتا تو شارع اُسکا بیان کرتا کیونکہ دین کا پورا کرنا شارع کا کام ہے اُمت کا کام نہین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے

دین تمھارا اور یہود اور نصاری کے احبار اور رہبان کے نکالے ہوے احکام کہ جنکی مذمت قرآن شریف مین وارد ہوئی ہے اور وہ احکام مردود ہین سو اون احکام کے مردود ہونے کو اس امت مرحومہ کے نکالے ہوے احکام کی بدعت سیئہ ہونے پر شاہد لاتا ہے سو ایسا شخص اہل سنت و جماعت مین سے نہین ہے اور دین کے احکام سے نرا جاہل ہے کیونکہ وہ شخص اجماع کا اور بہت سے احکام شرعیہ کا منکر ہے اور امت محمد علیہ السلام کے خاصہ کا منکر ہے اور امت محمدیہ کو جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے دیا ہے برابر کرتا ہے یہود و نصاری کے احبار اور رہبان کے ساتھ جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے نہ دیا تھا اس مضمون کے کھل جانے کے واسطے توضیح کے ایک مضمون کا ترجمہ لکھہ دیتے ہین وہ یہ ہی فرماتے ہین اور دوسرا قسم اجماع کا وہ کہ اتفاق کیا امت محمد علیہ السلام کے مجتہدون نے کسی زمانے مین کسی امر پر سو یہ اجماع امت محمد علیہ السلام کے خواص مین سے ہے اسواسطے کہ وے خاتم النبیین ہین اور اونکے بعد وحی آنے والی نہین ہے اور اللہ تعالی نے فرما دیا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا اور اسمین کچھہ شک نہین کہ وہ احکام جو صریح وحی سے ثابت ہوتے ہین سو بہ نسبت حوادث واقعہ کے نہایت کم ہین یعنی مسایل شرعیہ کی جو نئی نئی صورتین نکلتی جاتی ہین سو بیشمار ہین اور بہ نسبت اونکے قرآن شریف سے جو مسئلے ثابت ہوتے ہین سو بہت کم ہین سو اگر اون حوادث واقعہ کے احکام صریح وحی سے معلوم نہ ہوتے اور اونکے احکام مہمل رہ جاتے تو دین کامل اور پورا نہ ہوتا تو اسواسطے ضرور ہوا کہ مجتہدون کے واسطے دین کے احکام قرآن شریف سے استنباط کرنے اور نکالنے کا اختیار ملے + انتہی - یعنی اللہ تعالی نے اپنے احکام قرآن شریف مین بیان کرکے فرما دیا کہ یہ جو قرآن شریف مین ہے سو بھی اور امت محمد علیہ السلام کے مجتہد لوگ جو فرماوین وہ بھی سب کا سب میرا حکم ہے تو اسمین امت پر بڑی کشادگی ہوئی کہ اونکو ہر مسئلوں کا جواب قیامت تک ملتا رہا اور کسی وقت مین حیران نہ ہوسکے تب اسی نعمت کو عطا فرما کے فرمایا کہ آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ اپنی نعمت کا خزانہ بالکل اپنے نایبون کے یعنی اوس امت مرحومہ کے مجتہدون کے پاس جو مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہین سپرد کر دیا کہ تمکو قیامت تک اسمین سے نکال نکال کے نعمت دیا کرین اور پھر تمکو کسی کتاب اور کسی رسول کا انتظار نکرنا پڑے بخلاف اگلی امت کے کہ اونکے پاس اپنا نایب اور خزانچی نہ چھوڑا اوسے لوگ نئے حادثہ کے واقع ہونے کے وقت مین حیران ہوتے تھے اور خاتم النبی صلعم کی انتظار کرتے تھے تو اب اس حکم کے بعد جو شخص نایبون اور خزانچیون سے نعمت نہ لیگا سو یہود و نصاری کی طرح سے حیران ہوگا بلکہ اونسے بھی بدتر اسکا حال ہوگا کہ وے لوگ تو خاتم النبی صلعم کی انتظار کرتے تھے اور اونکے آنے کی بشارت سے اپنے دلکو تسکین دیتے تھے اور اس شخص کو تو یہ بات بھی نصیب نہین

اور ایسے شخص کو استقامت کہان سے ہوگی اللہ تعالیٰ ایسی بری اعتقاد سے محفوظ رکھے اور توضیح مین
اس آیت کا اسیقدر ترجمہ لکھا یہ آیت چھٹے سیپارہ سورۂ مایدہ مین ہے اوسکے آگے یہ جملہ ہے
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا
واسطے تمہارے اسلام دین تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اسطرح
کہ تمکو تمہارے دشمن کے خوف سے محفوظ رکھا اور تمکو اون پر غالب کیا جیسا کہ بادشاہ لوگ کہتے ہین کہ آج ہمکو
پورا ملک ملا یعنی ہم جن سے لڑ رہے تھے اون سے محفوظ رہے یا پورا کیا مین نے واسطے تمہارے جسکے
تم محتاج تھے اپنی تکلیف مین یعنی احکام شرعی تمکو پورا سکھا دیا حلال اور حرام کی تعلیم کر کے اور شرایع
یعنی احکام اسلام اور قیاس کے قوانین اور قاعدون کی توفیق دیکے + انتہی اور تفسیر بیضاوی مین
لکھا ہے کہ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا مدد دیکے اور سارے
دینون پر تمہارے دین کو غالب کر کے یا قواعد عقاید کے بیان کر کے اور اصول شرایع یعنی اصول فقہ
کے پہچاننے کی توفیق دیکے اور قوانین اجتہاد کے پہچاننے کی توفیق دیکے انتہی + دونون
تفسیرون اور توضیح کے مضمون سے اس امت کے مجتہدون کو قیاس اور اجتہاد سے مسایل فقہی
نکالنے کی توفیق اور اختیار دینا ثابت ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک + اب باوجود اس سب کشادگی
کے جو اس تیسرے قاعدہ کے اول سے یہان تک مذکور ہوئی اپنے عمل کا مشروع ہونا ثابت نہ کر سکے
مثل فاتحہ رسمیہ اور عرس وغیرہ بدعات کے تو اوسکو اس عمل سے سوائے توبہ کرنے کے کچھ چارہ نہین کیونکہ
بدعت سیئہ سے توبہ کرنا واجب ہے جیسا کہ تمہید مین ہے اور جو عمل کہ ان کشادہ قاعدون مین سے ایک
سے بھی ثابت ہو مثل مولود شریف کے نقطے اور اعراب کے اور تسلیم بعد اذان کے اور قیام واسطے داخل
کے وغیرہ ایسے عملون کے جو بدعت حسنہ مین تو اوس عمل کے بدعت کہنے سے سوائے سکوت کے کچھ چارہ
نہین کیونکہ بدعت حسنہ سے توبہ کرنا واجب نہین ہے جیسا کہ تمہید مین ہے باقی یہ مضمون یاد رکھنے کے
قابل ہے کہ منقول ہونے نہ ہونے کا پہچاننا بھی مجتہد لوگون اور چھٹے طبقے کے فقہا کا کام ہے
سو جو مسئلہ مجتہدون یا چھٹے طبقے کے فقہا سے منقول ہو یا حرمین شریفین کے لوگون کا جسپر عمل ہو
یا اہل مدینہ کا جسپر اجماع ہو اوسکو منقول سمجھو کیونکہ یہ چار گروہ معتمد اگر غیر منقول کا حکم دیتے یا اوسپر
عمل کرتے یا اوسپر اجماع کرتے تو فقہا ان چارون کی تابعداری اور موافقت کا حکم نہ دیتے سو
مجتہدون اور چھٹے طبقے کے فقہا کی تابعداری کا حکم در مختار اور رد المحتار مین دیکھو اور اہل
حرمین کے عمل کی موافقت کا حکم فتاویٰ قاضیخان مین دیکھو اور اہل مدینہ کے جسپر اجماع کرین

اوسکا سنت جاننے کا حکم مدارج النبوۃ مین دیکھو اس تیسرے قاعدہ کا مضمون اوسکو فاید ہ کریگا جو فقہ کا معتقد ہے اور جو شخص کہ فقہ کا منکر ہے اوسکو فائدہ بھی نکریگا اور اوس سے ہم نے کچھہ کام بھی نہین کیونکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا جیساکہ تیسرے مضمون مین فقہ کے منکر کا کافر ہونا معلوم ہوگا چوتھا قاعدہ اس زمانہ مین کوئی مفتی مجتہد نہین ہے کیونکہ مفتی ہونیکی شرط ہے مجتہد یا ممیز ہونا تو جو شخص مجتہد یا ممیز ہے وہی مفتی ہے پانچوان قاعدہ یہ کہ اس زمانہ کے مفتی پر جس سے بسبب ضرورت کے فتوا پوچھنا درست ہو واجب ہے کہ استفتا کے جواب مین فقہ کی عبارت بطور حکایت کے نقل کر دی اور اوس مسئلہ کا مختلف اور متفق ہونا بھی نقل کر دے اور فقہ کی کتابون مین جس قول کی ترجیح پاوے اوسکو لکھدے اور اگر ترجیح نہ پاوے تو ویسا ہی چھوڑ دے اور ہر ایک پر عمل کرنیکو برابر جانے پھر اگر وہ امر عبادت کے باب مین ہے تو درست کہنے والے کے قول پر عمل کرے جیساکہ آخر الظہر کا پڑھنا اور اگر کھانے کے باب مین ہے تو منع کرنے والے کے قول پر عمل کرے جیسا کہ طاوس کا گوشت نہ کھانا اور اگر مستحب اور حرام مین اختلاف ہے تو حرام کہنے والے کے قول پر عمل کرے جیساکہ حنفی کو رفع یدین کرنا اسیطرح سے جسکے قول پر عمل کرنا موجب عداوت اور کینہ کا مومنون مین ہو اوسپر عمل نکرے جیساکہ داخل ہونے آنیوالے کیواسطے قیام کرنے کو کوئی منع کرتا ہے کوئی درست کہتا ہے تو منع کرنیوالے کی بات پر عمل نکرے جیساکہ ردالمحتار کے کتاب الحظر والاباحۃ مین اس مضمون کی تصریح ہے چھٹا قاعدہ اپنے اگلے بزرگون کے مختلف قولون مین ایک کی خطا نہ پکڑے اور دوسریکے قول کو ترجیح نہ دے بلکہ دونون کے قول کو نقل کر دے اور علما کے اختلاف کو رحمت سمجھے اور دونون جانب کو سیدہی راہ پر سمجھے اور مختلف اقوال پر احتساب کو یعنی تعزیر کرنے اور انکار کرنے اور ملامت کرنے کو درست نہ جانے جیساکہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین باب الامر بالمعروف مین اسکی تصریح ہے اب نصیحت سنو پہلی نصیحت اس زمانہ مین بعضے لوگ بڑی غلطی مین پڑے ہین کہ کسی امر حادث فی الدین مین یعنی جو دین کے کام مین نیا کام نکلا ہے اوسکے درست نادرست یا بدعت غیر بدعت ہونے مین جب فقہ مین اختلاف پاتے ہین تب اوس امر کے بدعت ثابت کرنے کے واسطے بدعت کی برائی کے بیان کی حدیثین اور قواعد طول وطویل نقل کرتے ہین اور قواعد پر قیاس کر کے اوس امر کو بدعت حسنہ یا سیئہ ہونے کا آپ فتوا دیتے ہین سو یہ پہلے قاعدہ کے خلاف ہے اور دوسرے تکے مخالف لوگ جب اس امر حادث فی الدین کا کچھہ ذکر کہین نہین پاتے ہین تب اوسکے منع ہونے کی دلیل مانگتے ہین سو یہ دوسرے قاعدہ کے خلاف ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ اصل سب چیز کی مباح ہے جب تک کہ اوسکی منع نہ ثابت ہو تو اونکا جواب یہ ہے کہ اول تو اہل سنت کے نزدیک اصل اشیا

مین توقف کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ شارح نے کھول کے فرمایا کہ جو کام حادث فی الدین البتہ ہو کہ میرے
دین سے نہ ہو یعنی شریعت مین کہین سے ثابت نہ ہو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حادث ہوا ہو اور کتاب
اور سنت اور اجماع و قیاس سے جو اصول فقہ مین ہین نہ ملتا ہو سو وہ مردود ہے یعنی شریعت مین کہین
نہ مذکور ہونا ہی اوسکی بدعت اور مردود ہونے کی دلیل ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری کے کتاب الکراہیت کے
چھٹے باب سے مکروہ ہونے کی دلیل غیر منقول ہونا انکے بیان مین مضمون مین مذکور ہوگا اور البتہ یہی ہدایہ اور
فقہی کتابون مین ہے اور جب وہ کام شریعت کی کسی کتاب مین منقول ہوا گو کہ اختلاف کے ساتھ ہو تب
وہ کام مکروہ ہونے کی آفت سے بچا اور شریعت کے مقرر کئے ہوئے مذکور کسی مقام مین جو کام منقول
ہوگا سو سب آنحضرت کی تعلیم مین داخل ہے اور فقہ اور عقائد اور تصوف اور صرف اور نحو اور لغت وغیرہ
علوم مین سے قرآن و حدیث سمجھا جاتا اور پڑھا جاتا ہے یہان تک کہ الف بے ان سب مین جو مضمون
ہے سو سب تعلیم مین داخل ہے اسکا بیان اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل
کی دوسری حدیث کی شرح مین و غیرہ شرحون مین اور در مختار اور رد المحتار وغیرہ مین دیکھو اور جس
امر کو فقہ مین بدعت حسنہ لکھا ہے اگرچہ بعد قرون ثلثہ کے حادث ہوا ہو تو وہ بدعت سیئہ نہین ہے کیونکہ
فقہا بغیر چار و اصول کے کچھ نہین لکھتے جیسا کہ تسلیم بعد اذان کے کہ قرون ثلثہ کے بعد سات سو اکاسی
ہجری مین حادث ہوئی مگر چونکہ فقہ کی کتاب در المختار اور رد المحتار مین اوسکو بدعت حسنہ لکھا ہے اوسکو
بدعت سیئہ کہنا درست نہین کیونکہ تیسرے اور چھٹین قاعدہ کے خلاف ہے اور وے لوگ مذکور
علما کے اختلاف مین جو رحمت ہے اوسکی قدر نہ کرکے مختلف قول مین سے جس عالم کا قول اونکے نفس
اور اونکی سمجھ اور اونکے خیال کے خلاف ہوتا ہے اوسکے رد کرنے اور مٹانے مین بڑی کوشش
کرتے ہین اور منقول کے نقل کرنیکے بجاے دلیل معقول بیان کرتے ہین یہان تک نوبت پہنچی ہے
کہ مختلف دونون قول مین سے اپنی نفس کے خلاف جس عالم کا قول ہوتا ہے وے لوگ اوس عالم
کا نام لیکے کہتے ہین کہ فلانے نے خطا کیا اور دوسرے کے قول کو ترجیح دیتے ہین حالانکہ ترجیح دینا
اونکا کام نہین ہے سو یہ ترجیح بلا مرجح نری غلطی اور وسوسہ شیطانی ہے کہ اختلاف کا بیان کرنیکے
کے مقام مین ایک شخص کی خطا پکڑتے ہین اور دوسرے کے قول کو ترجیح دیتے ہین اور یہ پانچوین
قاعدے اور چھٹین قاعدہ کے خلاف ہے حق یہ ہے کسی امر کا بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا جو کچھ کہ فقہ
سے بالاتفاق یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو معتبر ہے اپنی عقل کے خلاف ہو یا موافق اور فتوا دینے والا
بھی اتفاق اور اختلاف کا بیان کر دے سوا ایسے مذکور لوگو نکا دلایل اور قواعد بیان کرنا شیطانی

اور نفس کی پیروی کرنا اور مردود ہے کا پیشنا ہے کیونکہ اون دلایل اور قواعد مین اوس امر محدث یعنی نئے
نکلے ہوے کام مذکور کا نام مذکور نہین ہے تو آخر کو قیاس کر کے ایک بات کھتے ہین اور خود حرام مین پڑتے
مین کیونکہ غیر مجتہد اور غیر ممیز کو فتوا دینا حرام ہے بلکہ جیسا کہ فقہ کی کتاب مین ہے ویسا ہی نقل کر دے
بشرطیکہ ٹھیک سمجھنا اوسکا جو کہنے سے زیادہ ہو جیسا کہ قول اسعد یہ المفید مین مختارات النوازل سے نقل کیا ہے
تو یہ بھی فقہ نہ جاننے کا سبب ہے اور یہ حرکت اوسکی چوتھے اور پانچوین قاعدہ کے مخالف ہے اور
مقتضا فقہ جاننے کا یہ ہے کہ دونون فرقہ اوس امر کا نام لیکے اوسکا بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا فقہ کی کسی
کتاب سے نقل کر دین جو فرقہ نقل نہ کریگا وہ شیطان کی راہ پر ہے کیونکہ پانچوین قاعدہ کا مخالف
ہے اور جو فقہ سے ثابت ہوا اوسی سے دل کی اطمینان اور تسلی کا ہونا اور اوسی پر استقامت رکھنا
آنحضرت صلعم کی اتباع اور محبت کی نشانی ہے اسیواسطے صحابہ لوگ اپنے شاگردون سے جو فقہ اور
مجتہد تھے فتوا پوچھتے تھے اور لوگون کو اونسے فتوا پوچھنے کی ترغیب دلاتے تھے کیونکہ رسول اللہ
صلعم کی برکت سے اور وحی اوترنے کا زمانہ پانے کی برکت سے اونکو ایمان کامل اور بڑی اخلاص
حاصل تھی اور اپنے نام و نشان اور فخر کرنے اور اپنی بات کی پچ کرنے سے اونکو اللہ تعالیٰ نے پاک
اور محفوظ رکھا تھا اسی سبب سے وے لوگ اپنے مجتہد شاگردون کی تقلید سے انکار اور شرم نکرتے
تھے کیونکہ وے لوگ جانتے تھے کہ انکی تابعداری عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری ہے کیونکہ یہ لوگ
اونکے وارث اور نائب ہین سبحان اللہ کیسا دین ہمارا خالص ہے اور اس دین مین نفس کا شرک مطلق
باقی نہین رضا اللہ اور رسول کے فرمان برداری اور رضا کے واسطے مجتہد لوگ صحابہ کی شاگردی
کرتے تھے اور اونکی روایت کی حدیث سے مقتضی مسئلہ نکالتے تھے اور صحابہ لوگ اونکے اجتہادی
مسئلہ پر عمل کرتے تھے جیسا کہ عوارف المعارف کے تیسرے باب مین اس مضمون کی تصریح ہے پھر در مختار
اور اوسکے حاشیہ رد المحتار مین جو فقہا کے سات طبقہ کا بیان کیا ہے اور ساتوین طبقے والون پر اوپر
کے چھ طبقہ والے فقہا کی تابعداری کو فرض لکھا ہے سو یہ تابعداری بھی عین رسول اللہ صلعم کی
تابعداری ہے غرض جسکی تابعداری مین رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی بو ہم پاوینگے اوسی کے دامن کو
لگ رہینگے جیسا کہ محدثین مفسرین متکلمین یہانتک کہ قرآن اور حدیث کی لغت کے مصنفون کے
دامن سے لگے رہینگے اور اسیواسطے مدینہ کے لوگون کا اجماع جس کام پر دیکھین گے ہم اوسکو
سنت جانینگے آنحضرت صلعم کے فرمانے کے سبب سے اس بات کا بیان مدارج النبوۃ مین دیکھو غرض جنکی
تابعداری مین آنحضرت کی تابعداری کی بو پاوینگے اونکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے اونکی تابعداری کرینگے

تو آنحضرت صلعم نے جو ایک خط سیدھا کھینچ کے اوسکو صراط مستقیم فرمایا اور داہنے بائین جو خطین کھینچا اوسکو شیطان کی راہ بتایا تو صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اور سات طبقے والے فقہا کی اور فقہی کتابون وغیرہ مذکور لوگون کی تابعداری کرنیوالا صراط مستقیم پر ہے اور اوس تابعداری سے منہ موڑنے والا شیطان کی راہ پر ہے اور مجتہدون کا اختلاف بھی صحابہ کی روایت مین اختلاف ہونے کے سبب سے ہے اور سارے صحابہ سیدھی راہ پر ہین اور اونکے اختلاف مین رحمت ہے تو اس اپنے مذہب پر استقامت رکھتا ہی آنحضرت صلعم کی پوری اتباع ہے اور اوسکے خلاف کرنا اپنے نفس کی اتباع کرنا ہے اور جیساکہ اللہ تعالیٰ کے سارے احکام پر ایمان لانا اور اوسکو قبول کرنا بغیر شک اور اعتراض کے فرض ہے ویسا یہ حکم بھی فرض ہے یہ حکم تعبدی ہے سبب سوا اللہ اور رسول کے کسیکو معلوم نہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا سبب ہے کہ بکری حلال اور سور حرام اور کیا سبب ہے کہ وضو مین کہنی تک ہاتھ دہونا فرض ہوا اور صبح کو دو رکعت فرض ہوئی اور ظہر عصر عشا مین چار رکعت اور مغرب مین تین رکعت وعلیٰ ہذا القیاس جتنے احکام کا کوئی سوال کرے تو سب کا جواب ایک ہے کہ شارع کا حکم ایسا ہے اسکا سبب وہی جانے ہمکو حکم ماننے کا حکم ہے اور اسکے لم پوچھنے کا حکم نہین ہے بس یہ سب ایمانی مضمون یاد رہے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ مقلد نے جو ایک مذہب پر استقامت اختیار کیا ہے سو اپنے علم کی تحقیق کے حق ہونے کے سبب سے نہین ہے بلکہ اپنے امام کے علم کی تحقیق کے حق ہونے پر ظن غالب کے سبب سے ہے تو استقامت کے یہی معنی ہین کہ اگر کوئی شافعی مذہب رفع یدین کے مسئلہ کو ترجیح نہ دے سکے اور کسی حنفی عالم سے بحث کرنے مین لاجواب ہو جائے تو رفع یدین کو ہرگز نہ چھوڑے اور سمجھے کہ اس حنفی عالم کا علم ہمارے علم سے زیادہ ہے ہمارے امام کے علم سے زیادہ نہین اور ہم اپنے علم کی تقلید نہین کرتے ایسا اگر کرینگے کہ بحث مین جس سے ہار جاوینگے اوسکا مذہب اختیار کرینگے تو کبھی استقامت حاصل نہ ہوگی بلکہ ایسی عقل والے کو دین محمدی پر استقامت کا حاصل ہونا بھی میسر نہ ہوگا وعلیٰ ہذا القیاس کہ اگر حنفی عالم شافعی عالم سے لاجواب ہو جاوے تو رفع یدین کو ہرگز اختیار نکرے اور وہی بات سمجھے جو اوپر مذکور ہوئی الغرض دینی کتابون سے یہی ثابت ہے کہ سب مذہب والے سیدھی راہ پر ہین اور سب اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے طالب ہین ۔

دوسری نصیحت اب اس مقام مین ردالمحتار کی وہ عبارت جسکو سنکے استقامت کو قوت ہوتی ہے اور اپنے اپنے مذہب پر مضبوط رہنا امام مالک رحمۃ اللہ کے قول سے ثابت ہوتا ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے اور اس زمانہ مین جو لوگ فتوا لکھتے ہین سو فتوا نہین ہے بلکہ مفتی کے کلام کا نقل کرنا ہے سو اوس عبارت کا پورا ترجمہ اس مقام مین ضرور نہین عالم لوگ اس کتاب کو دیکھینگے اور

عوام کے واسطے اوسکا خلاصہ کفایت ہے اب اوسکا خلاصہ کیا ہوا ترجمہ سنو مقدمہ مین فرماتے ہین قولہ یعنے
مصنف در مختار کا یہ قول کہ اختلاف یعنے مجتہدون کا اختلاف فروع مین یعنی فقہی مسئلون مین اللہ تعالی کی
رحمت کے آثار مین سے ہے مطلق اختلاف کا یہ بیان نہین ہے کیونکہ عقاید مین اختلاف کرنے سے تو مذہب جدا
ہوجاتا ہے اور موجب گمراہی کا ہوتا ہے اوسمین رحمت کا آثار کسطرح سے ہوگا اور فقہی مسئلون مین اختلاف
موجب رحمت کا ہے اسواسطے کہ اختلاف ائمہ ہدی یعنی دین کے امامون کا لوگون کے واسطے کشادگی کرنا
ہے جیسا کہ تتارخانیہ کے اول مین ہے اور یہ قول اشارہ کرتا ہے اوس حدیث کی طرف جو لوگون کی زبان پر
مشہور ہے اور وہ حدیث یہ ہے اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ اختلاف میری امت کا رحمت ہے مقاصد حسنہ
مین کہا کہ اس حدیث کو روایت کیا بیہقی نے سند منقطع کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اس
لفظ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبکہ ملے تمکو کتاب اللہ مین تب اوسکے موافق عمل کرنا ہے اور کسی کو
اوسکے ترک کرنے کے واسطے عذر کرنا درست نہین پھر اگر نہ ہووے مسئلہ کتاب اللہ مین تو میری سنت
ہمیشہ موجود رہیگی پھر اگر اوس مسئلہ کے بیان مین میری سنت نہ ہو تو اوسپر عمل کرو جو میرے اصحاب
نے کہا بیشک میرے اصحاب بمنزلہ تارون کے ہین آسمان پر سو جسکے قول پر عمل کرو گے سیدھی راہ
پاوگے اور اختلاف میرے اصحاب کا تمھارے واسطے رحمت ہے اس حدیث کو ابن حاجب مختصر مین لائے
ہین اس لفظ کے ساتھ کہ اختلاف میری امت کا رحمت ہے لوگون کے واسطے اور کہا ملا علی قاری نے
کہ سیوطی نے کہا روایت کیا اسکو نصر مقدسی نے حجت مین اور بیہقی نے رسالہ اشعریہ مین بغیر سند کے اور روایت
کیا اس حدیث کو حلیمی اور قاضی حسین اور امام الحرمین وغیرہ ہم نے اور شاید کہ یہ حدیث مروی ہو حدیث
کے حافظون کی بعضی کتابون مین کہ ہم تک نہ پہنچی ہو اور سیوطی نے عمر بن عبد العزیز سے نقل کیا کہ وے
کہتے تھے کہ اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف نکرتے تو ہمکو کون چیز خوش کرتی اسواسطے کہ اگر وے
لوگ اختلاف نکرتے تو رخصت نہ ہوتی یعنی روایت کے اختلاف ہونیکے سبب سے دین مین آسانی ہے
اور ایک ایک مسئلہ پر عمل کرنے کا کئی طریق ہے جسکو جو طریق میسر ہو اوسی مین اوسکی نجات ہے
اسی سبب سے ہر مذہب والے سیدھی راہ پر ہین اور اگر اختلاف نہ ہوتا اور عمل کرنیکا ایک ہی طریق
ہوتا اور اوس طریق پر ہر ایک کو چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو بہت سے لوگ اوس طریق پر چلنے سے محروم
رہتے اور خطیب نے روایت کیا کہ ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ سے کہا کہ یا ابا عبد اللہ ہم
ان کتابون کو لکھین یعنی آپ کی تصنیفات کو لکھین اور اسلام کے سارے ملکون مین اوسکو پھیلا
دین اور ساری امت کو اوسپر عمل کرنے کو کہین تب امام مالک نے کہا کہ یا امیر المومنین بیشک

اختلاف علما کا ایک رحمت ہے اللہ کی طرف سے اس امت پر ہر کوئی پیروی کرتا ہے اوس چیز کی جو صحیح ہے اوسکے
نزدیک اور وے سب کے سب سیدھی راہ پر ہین اور وے سب کے سب اللہ تعالی کو چاہتے ہین انتہی پھر آگے
رسم مفتی کے یعنی مفتی کے مفتی بہ مسئلے پر لکھنے کی نشانی کے بیان مین فرمایا کہ بیشک اصولی لوگون کی رائے
اس بات پر قرار پائی ہے کہ مفتی جو ہے سو مجتہد ہی ہے یعنی فتوا دینا صرف مجتہد کا کام ہے لیکن غیر مجتہد جسکو
مجتہدون کے قول یاد ہین سو وہ مفتی نہین ہے اور اوسپر واجب ہے کہ جب اوس سے کوئی مسئلہ پوچھے تب
مجتہد کے قول کو ذکر کر دے مثلاً امام اعظم کے قول کو ذکر کر دے بطریق حکایت کے تو اوس سے معلوم ہوا
کہ ہمارے زمانہ مین موجود لوگون کا جو فتوا ہوتا ہے سو فتوا نہین ہے بلکہ وہ مفتی کے کلام کو نقل کر دینا ہے
تاکہ فتوا پوچھنے والا اوسپر عمل کرے اور مجتہد کے قول کے نقل کر دینے کا دو طریق ہے ایک یہ کہ مجتہد کا
قول اوسکو بطریق سند کے یاد ہو یعنی اوسنے جس اوستاد سے سنا ہے اوسکی سند امام تک ملی ہو یا کہ جو کتاب
مشہور ہے اور عالم لوگ اوسکو پڑھتے چلے آئے ہین مانند محمد بن حسن کے کتابون کے اور مانند اوسکے
جو کتابین علما کے نزدیک معتبر اور عمل کے قابل ہین یعنی جیسا کہ ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ ہے اوس نین
کتابون سے امام کا قول ذکر دے اسواسطے کہ یہ کتابین بجاے حدیث متواتر یا مشہور کے ہین انتہی
قول اسعد بد المفیدین مقلد کے فتوا دینے کے حکم کے بیان مین مختارات النوازل سے ایساہی لکھا ہے۔
سبحان اللہ اس بیان سے کیسا دل کو تسکین ہوگئی اور طرح طرح کی شک دفع ہوگئی اور معلوم ہوا
کہ یہ علما کا اختلاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق ہے اور اس اختلاف مین امت پر رحمت
ہے۔ تیسری نصیحت اب ان سب مضامین مذکور کی تائید کے واسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف
ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کے پہلی جلد کے مکتوب صد و پنجاہ ہفتم کے مضمون کا ترجمہ لکھتے ہین اسواسطے
کہ حضرت مجدد ممدوح ہمارے مشایخون کے پیران پیر مین سے ہین بلکہ جتنے اہل سنت وجماعت ہین اگرچہ
طریقہ مجددیہ مین داخل نہین ہوسکے ہین وے لوگ بھی سب کے سب حضرت مجدد کے کلام کو قبول کرتے ہین
اور اوسپر عمل کرتے ہین وہ ترجمہ یہ ہے فرماتے ہین کہ جو بات ہمپر اور تمپر لازم ہے یعنی واجب ہے
پہلے یہ ہے کہ درست کرنا اپنے عقاید کا موافق کتاب اور سنت کے اوس طور پر کہ علما اہل حق یعنی اہل سنت
وجماعت نے کتاب اور سنت سے اوس عقاید کو سمجھا ہے اور کتاب اور سنت سے اوسکو نکالا ہے اسواسطے
کہ ہمارا اور تمہارا سمجھنا اگر اہل سنت وجماعت کے علما کے فہم کے موافق نہ ہو تو وہ اعتبار کے قابل
نہین ہے کیونکہ جتنے مبتدع اور ضال یعنی بدعتی اور گمراہ لوگ ہین وے سب کے سب اپنے احکام
باطلہ کا یعنی اپنی بدعت اور گمراہی کی باتون کو کتاب اور سنت سے سمجھتے ہین اور اوس سے نکالتے ہین

اور حقیقت مین وہ جھوٹے ہوتے ہین اور ان باتون سے حق دین کا کچھ فایدہ نہین ہوتا اور دوسرے یہ ہے کہ
احکام شرعیہ کا یعنی فقہ کا علم حاصل ہو مثل حرام اور حلال اور فرض اور واجب کے اور تیسرے یہ کہ احکام شرعیہ کے
موافق عمل کرے - اور چوتھے یہ ہے کہ تصفیہ اور تزکیہ نفس کا حاصل کرے جو صوفیہ کرام قدس اللہ اسرارہم
کے ساتھ خاص کیا گیا ہے یعنی علم تصوف مین اوسکی علاج اور اوسکا بیان ہے تو جبتک کہ عقاید لو درست
نہ کرینگے تب تک احکام شرعیہ کا علم فایدہ نہ کریگا اور جب تک کہ عقاید درست نہ ہوگا اور احکام شرعیہ کا
علم نہ ہوگا تب تک علم فایدہ نہ کرے گا اور جب تک کہ یہ تینون میسر نہ ہون گے یعنی جب تک عقاید
درست نہ ہوگا اور احکام شرعیہ کا علم نہ ہوگا اور اوس علم کے موافق عمل نہ ہوگا تب تک تصفیہ اور تزکیہ
محال ہے اور ان چارو رکن کے سوا اور ان چارو رکن پورے کرنے والی جو چیزین ہین اونکے سوا مثلاً
سنت ہے کہ وہ فرض کی پوری اور کامل کرنے والی ہے اوسکے سوا جو کچھ ہے سو سب فضول ہے - اور ما لا یعنی
یعنی بیفایدہ کے کام مین داخل ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ مرد کے اسلام کی خوبی مین سے ہے اوسکا
ترک کرنا مالا یعنی کو یعنے بیفایدہ کے کام کو اور اوسکا مشغول رہنا ہے اوس چیز مین جو اوسکو فایدہ دے
انتہی یہ ایک نمونہ ہے کہ اگر سارے دینی بھائی لوگ اس مقدمہ کے سارے مضمون مین اور ایک ایک مضمون کی مضمون مین غور کرینگے - تو جو
شخص اہل سنت و جماعت کے فرقہ کے سوا ہوگا یا فقہ کا منکر ہوگا یا چار و مذہب کا منکر ہوگا یا ایک شخص معین
کی تقلید کو واجب نہ کہتا ہوگا اوسکو جاہل اور گمراہ جانینگے اور جان لیوینگے کہ حقیقت مین وہ شخص قرآن
شریف اور تفسیر کے علم سے اور حدیث شریف کے علم سے اور اوسکی شرحون سے اور فقہ اور اصول
فقہ وغیرہ علوم دینی سے واقف نہین ہے اور اگرچہ اوسنے ان علوم کو پڑھا ہوگا تو اوسنے سمجھا نہین ہے
اور وہ شخص جہل مرکب مین گرفتار ہی یعنی وہ نہین جانتا ہے اور جانتا ہے کہ مین جانتا ہون اسی سبب
سے اپنے دین اور مذہب کو بھی برباد کیا ہے اور جو اوسکی بات سنتا ہے اوسکا دین اور مذہب بھی برباد
ہوتا ہے اور ایسے شخص کی برائی ثابت ہونے کے واسطے اسیقدر کفایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے کلام معجز نظام کے بموجب ایسا شخص گمراہ اور جہنمی ہے اور ایسا شخص جبتک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی
حدیثون کی مخالفت کریگا تب تک اوسکا مذہب درست نہ ہوگا اون حدیثون کا ہم نشان بتادیتے مین
اور اونکا ترجمہ اور شرح مختصر کرکے لکھتے ہین ان حدیثون کو لوگ اونکی مقام مین اشعۃ اللمعات شرح
فارسی مشکوۃ مین مع اونکے معنی اور شرح کے دیکھہ لین - پہلی حدیث مشکوۃ مصابیح مین باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کے آخر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوسنے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

بیشک ایمان سمٹ جاتا ہے اور گھستا ہے اور پھر کے جاتا ہے مدینہ کی طرف کہ ایمان کا اصلی مقام مدینہ ہے جیسا
کہ پھر کے جاتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف یہ حدیث بخاری مسلم دونوں میں ہے دوسری حدیث اسی باب
کی دوسری فصل میں عمرو بن عوف سے روایت ہے۔ اوسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ
اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ
مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ بیشک دین سمٹ جاتا ہے اور گھستا ہے اور پھر کے جاتا ہے
حجاز کیطرف جیسا کہ پھر کے جاتا ہے سانپ اپنے بل کیطرف مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک حجاز کہلاتا ہے اور
بیشک پناہ ڈھونڈھتا ہے دین زمین حجاز سے اور اوسکو اپنے رہنے کی اور پناہ کی جگہہ بنا لیتا ہے اور اوسکی
طرف پھر کے جاتا ہے جس وقت کہ ظاہر ہوں فتنے اور کفر اور فساد والے غالب ہوں یا یہ بیان فرمایا آخری زمانہ
کا دجال کے نکلنے کے وقت کا جیسا کہ پناہ ڈھونڈھتی ہے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر بیشک دین پیدا ہوا تھا
غریب اور تنہا اور قریب ہے کہ پھر ویسا ہی ہو جاویگا جیسا کہ پیدا ہوا تھا سو خوشی اور ٹھنڈک ہو جیو غریبوں
کو اور غریب لوگ وہی ہیں جو بنا دیتے ہیں اوس چیز کو کہ بگاڑ دیا ہے لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں
سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ترمذی نے تیسری حدیث اوسی باب کی دوسری فصل میں عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ
اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ بیشک اللہ تعالیٰ جمع نہین کرتا ہے میری
امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اور یہ ایک ایسی خاصیت اور تعریف ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے اس امت
مرحومہ کو اوسکے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ جسپر اس امت کے لوگ اتفاق کریں وہ حق اور صواب ہو اور
ہاتھ قدرت اور احسان اللہ تعالےٰ کا جماعت پر ہے اس عبارت سے مراد ہے حفظ اور نصرت اللہ
تعالیٰ کی یعنی حق تعالیٰ اہل حق کو خلق کی ایذا سے اور دین کے دشمنوں کے خوف سے محفوظ رکھتا ہے
اور احکام کے استنباط کرنے کی اور حق کے دریافت کرنے کی توفیق دیتا ہے اور جب اصول اور عقائد
میں اختلاف کرتے ہیں اور متفرق ہوتے ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنی حفظ اور عصمت اور سکینہ کو اونسے دور کرتا
ہے اور عذاب بھیجتا ہے اور اونکے احوال کو فاسد کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی
اللہ عنہم جس طریق پر تھے اوس سے باہر کر دیتا ہے اور جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور سواد اعظم یعنی
مسلمانوں کی بھاری جماعت سے باہر ہو جاوے اور ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش دوزخ میں
چوتھی حدیث اس حدیث کے بعد روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے اوسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه
پیروی کرو بڑے لوگ بھاری جماعت کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین خواہش دلایا ہے
اوس بات کی پیروی کرنیکی جسطرف بہت سے علما ہین اور جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور سواد اعظم
یعنی مسلمانون کی بھاری جماعت سے باہر ہو جاوے وہ ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش دوزخ مین
اس حدیث کو روایت کیا ابن ماجہ نے ان دونون حدیث کے مضمون سے اہل سنت وجماعت کے سوا سب
فرقون کا رد ہو گیا کیونکہ اہل سنت وجماعت اجماع کی پیروی کرتے ہین اور اہل سنت وجماعت کی بھاری
جماعت ہے اگر سارے گمراہ فرقون کے لوگ شمار کئے جاوین تو وے سب مل کے اہل سنت وجماعت
کے ایک اکیلے فرقے سے بہت کم ٹھہرینگے ۔ دال مین نمک برابر بھی نہ ٹھہرینگے اور یہ بات بدیہی ہے
یہان کچھ بیان اور دلیل کی حاجت نہیں یہ کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور اونکی فقہ کی کتابون مین حرمین
شریفین کے لوگون کی موافقت کا بڑا اعتبار ہے اور باقی جتنے گمراہ فرقے ہین وے سب حرمین
شریفین کا نام لینے سے جل کے خاک ہو جاتے ہین اور بعضے لوگون نے جو اپنے بعضے رسالون مین حرمین
شریفین کے لوگون کی خیر خواہی ہے اونکی بعضی بدعت کا ذکر کر دیا ہے اور اسکے باوجود وے
لوگ اونکی موافقت کے معتقد تھے اور حق یہ ہے کہ حرمین شریفین کے لوگون کے عبادات کے کام
کے سوا دوسرے کام مین اگر کوئی کام سرزد ہوتا ہو تو ممکن ہے مگر اوس کام کو بدعت کہنا یا لکھنا
بھی بڑے سمجھ اور محقق عالم کا کام ہے ہر ایک کو اوسکے بدعت کہنے مین جرات کرنا درست نہین
بسبب ادب اوس مقام کے جسکی فضیلت احادیث مین آئی ہے اور اہل حرمین کے عبادات کے بعضے کام مین جو بعضے بڑے
لوگون نے کراہت کا ذکر کیا ہے سو اوسکا یہ حال ہے کہ بعد بڑی تحقیق کے وہ کام مکروہ نہین ثابت
ہوتا مثلاً چار جماعت جو وہان ہوتی ہے اسکو یا پانچ سو اکاون سنہ مین بعضے بڑے بڑے
معتبر علما نے مکروہ کہا تو اوسکو بھی رد المحتار والے نے باب الامامت مین اوٹرا دیا ہے کیونکہ مکہ
مدینے کی مسجد مسجد محلہ کی نہین ہے اور اوس مسجد کی جماعت کے لوگ معلوم نہین ہین تو مسجد
محلہ کا حکم اون دونون مسجدون پر صادق نہین آتا ہے بلکہ وہ دونون مسجدین مانند مسجد
شارع یعنی شاہ راہ اور سڑک کے ہین کہ اومین کئی بار جماعت کے مکروہ نہ ہونے پر اجماع
ہے یا حرمین شریفین کے لوگ جو اپنے مذہب کے امام کی انتظار مین دوسرے مذہب کے امام
کے ساتھ اقتدا نہین کرتے ہین تو بعضے بڑے معتبر عالمون نے پہلی جماعت کے ساتھ پڑھ لینے
کو افضل کہا ہے مگر بعد بڑی تحقیق کے رد المحتار والے نے اپنے ہی مذہب کے امام کے ساتھ

اقتدا کرنے کو احتیاطا اور افضل ثابت کیا ہے اگرچہ دوسرے مذہب کے امام کے ساتھ پڑھ لینا مکروہ تحریمی ہے جب تک
کہ وہ امام ہمارے مذہب مین جو فرض ہے اوسکی رعایت کو ترک نہ کرے یہہ بطور مختصر خلاصہ کے لکھا جو چاہے
اوس کتاب مین باب مست مین اوسکی تفصیل دیکھے تو بعضے جاہل لوگون نے اوس بیان کے مضمون کو نہ
سمجھ کے حرمین شریفین کے لوگون کی موافقت کو پایہ اعتبار سے ساقط ٹھیرایا پس اون لوگون کے گمراہ ہونے کی
یہی دلیل اور نشانی کفایت ہے ایسے گندے لوگ قدم بقدم یزید کے ہین۔

چوتھی نصیحت اب اس مضمون کی تائید کے واسطے اشعۃ اللمعات مین حضرت محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس
سرہ نے جو مضمون لکھا ہے ہم اوسکی بجنسہ عبارت لکھ دیتے ہین وہ یہ ہے کہ باب اور فصل مذکور مین جو عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہے اور اوسکے شروع مین خط لنا کا لفظ ہے سو اوسکی شرح مین
فرماتے ہین پوشیدہ نماند کہ افتراق امت بہفتاد و سہ فرقہ در حدیث صحیح وارد شدہ است لیکن باین طریق کہ در
مدارک گفتہ بلکہ در مواقف گفتہ است کہ کبار فرق اسلامیہ ہشت است * معتزلہ و شیعہ و خوارج و مرجیہ
و نجاریہ و جبریہ و مشبہہ و ناجیہ بعد ازان معتزلہ را بیست فرقہ ساختہ و شیعہ را بیست و دو فرقہ و خوارج بیست و
مرجیہ را پنج و نجاریہ را سہ و جبریہ و مشبہہ را تفریق نکردہ و فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند و مجموع ہفتاد و
سہ فرقہ شد انتہی * اگر گویند چگونہ معلوم شود کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند و این راہ راست
است و راہ خدا است و دیگر ہمہ راہہاے نار است و ہر فرقہ دعوی میکند کہ بر راہ راست است و مذہب
وی حق جوابش آنکہ این چیزی نیست کہ بمجرد دعوی تمام شود و برہان باید و برہان حقانیت اہل سنت
و جماعت آنست کہ این دین اسلام بنقل آمدہ است و مجرد عقل بان وافی نیست و بتواتر اخبار معلوم شدہ
و بہ تتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعدہم
ہمہ برین اعتقاد و برین طریقہ بودہ اند و این بدع و ہوا در مذاہب و اقوال بعد از صدر اول حادث
شدہ و از صحابہ و سلف متقدمین ہیچ کس بران نبودہ و ایشان متبری بودہ اند ازان و بعد از حدوث
آن رابطہ صحبت و محبت کہ با آن قوم داشتند قطع کردہ و رد نمودہ و محدثین اصحاب کتب ستہ و غیرہا از کتب
مشہورہ معتمدہ کہ مبنا و مدار احکام اسلام بر انہا افتادہ و ائمہ فقہاے ارباب مذاہب اربعہ و غیرہم
از انہا کہ در طبقہ ایشان بودہ اند ہمہ برین مذہب بودہ اند و اشاعرہ و ماتریدیہ کہ ائمہ اصول کلام
تائید مذہب سلف نمودہ و بدلایل عقلیہ آنرا اثبات کردہ و آنچہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع
سلف بران رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند ولہذا نام ایشان اہل سنت و جماعت افتادہ اگرچہ این نام حادث
است اما مذہب و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقہ ایشان اتباع احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

واقتدا با آثار سلف و حمل نصوص بر ظاہر است مگر عند الضرورۃ و بعدم اعتقاد بر معقول و آرا و اہوای خود بخلاف
دیگران مثل معتزلہ و شیعہ و امثالہا کہ در اعتقادات بر طریقہ ایشان تشبیہ بفلسفہ و استرسال بآرا و اوہام ایشان
نمودہ و مشایخ صوفیہ از متقدمین و متاخرین ایشان کہ اوستادان طریقت و زہاد و عباد و مرتاض و متورع
و متقی و متوجہ بجناب حق و متبری از حول و قوت نفس بودہ اند ہمہ برین مذہب بودہ اند چنانکہ از کتب
معتمدہ ایشان معلوم گردد و در تعریف کہ معتمدترین کتابہاے این قوم است و شیخ الشیوخ شہاب
الدین سہروردی در رسالہ او گفتہ است لولا التعرف لما عرفنا التصوف [illegible] عقاید صوفیہ کہ اجماع دارند بران آوردہ
کہ ہمہ عقاید اہل سنت و جماعت است بے زیادت و نقصان و مصداق این سخن کہ گفتیم آنست کہ کتابہاے
حدیث و تفسیر و کلام و فقہ و تصوف و سیر و تواریخ معتبرہ کہ در دیار مشرق و مغرب مشہور و مذکور اند جمع کنند
و تفحص نمایند و مخالفان نیز کتابہاے را بیارند تا ظاہر شود کہ حقیقت حال چیست و با کیست سواد اعظم در
دین اسلام مذہب اہل سنت و جماعت است فاعرف ذلک من انصف بالانصاف و تجنب عن التعصب
والاعتساف واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل انتہی ۞ پانچوین نصیحت ایک مضمون بڑا عمدہ یاد رکھنے کے قابل
وہ یہ ہے کہ اس خاکسار کے مرشد کے مرشد اور استاد کے استاد کے استاد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ تعالی سرہ
نے ایک دہریہ کے جواب مین حرمین شریفین کے لوگون کے مذہب کو اہل سنت و جماعت کے مذہب کے حق ہونیکی دلیل ٹھہرایا ہے اور ہمنے
اوس مضمون کو اپنے اوستاد مولانا شیخ احمد اللہ ابن شیخ دلیل اللہ اونامی محدث قدس سرہ سے
سنا اونہون نے فرمایا کہ ایک دہریہ بڑا عالم زبردست کہ حقیقت مین بڑا رافضی تھا از راہ مکر کے وہ
وہ دہریہ جاہل بنکے حضرت مولانا شیخ عبد العزیز قدس سرہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک ہمارا سوال ہے
جتنے عرب اور عجم کے ملک کے سارے عالمون کے پاس اوس سوال کو عرض کیا کسی نے اوسکا جواب
نہ دیا اور یقین ہے کہ آپ بھی اسکا جواب نہ دے سکینگے مگر چونکہ آپ بڑے مشہور اور نامی عالم ہین
اسواسطے ہماری آرزو کسواسطے باقی رہ جائے ہم آپ سے بھی وہ سوال کرنا چاہتے ہین اگر آپ اجازت
دین تب حضرت مولانا شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ جب ہمارے سب بھائیون نے جواب نہ دیا تو ہم بھی
نہین بلکہ ہم لکھدیتے ہین کہ ہم تمہارے سوال کا جواب نہ دے سکے مگر ہمکو بھی آرزو ہے کہ اوس
سوال کو ہم بھی تم سے سن لین تب اوس دہریہ نے کہا کہ یہ شخص کافر ہے اور چاہتا ہے کہ دین محمدی
مین داخل ہو مگر اس ہند کے ملک مین دین محمدی والے دو فرقے ہین اہل سنت و جماعت اور شیعہ سو
ہم جسکے پاس جاتے ہین وہ اپنی کتاب کھول کے اپنے مذہب کا حق ہونا اور دوسرے کے مذہب
کا باطل ہونا ہمکو سمجھا دیتا ہے اور ہم کم علم سمجھین کہ دونون کی دلیل دیکھ کے ہم حق اور باطل کی

بیشتر کرین اسی سبب سے ہم دین محمدی مین داخل ہونے سے توقف کرتے ہین اور دلین سوچتے ہین کہ اگر دین محمدی
مین ہم داخل ہوئے اور پھر گمراہ کے گمراہ رہے تو کیا فایدہ ہوا تو اگر ہمکو اپ سمجھاوین کہ کون مذہب حق ہے اور
کون جھوٹھا تو ہم دین محمدی کو قبول کر کے اوسی حق مذہب مین داخل ہون اور ہدایت پاوین مگر ہمارے
سمجھانے مین یہ شرط ہے کہ قران اور حدیث اور تفسیر اور فقہ وغیرہ علوم اسلامیہ کی کوئی کتاب دکھا
کے ہمکو نہ سمجھایئے کیونکہ ہمکو علم نہین ہم کیا جانینگے کہ کتاب مین کیا لکھا ہے اور آپ کیا کہتے ہین
تب حضرت مولانا شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ بلاشبہ کسی نے تمھارے سوال کا جواب نہ دیا ہوگا کیونکہ
تم پہلے ہتیارہی چھین لیتے ہو وہ جواب کہان سے دیگا سواب تم سوال وجواب کا ذکر چھوڑ دو اب
چونکہ تم جہان دیدہ ہو اور بہت شہر اور ملک کی تمنے سیر کیا ہے اور عجائبات دیکھا ہے اسواسطے
ہم کو تمسے کچھ ملکون اور شہرون کا حال دریافت کرنا منظور ہے اگر از راہ مہربانی کے ہم سے سچ سچ بیان کردین
تب وہ برہمن نے کہا کہ آپ پوچھئے ہم بلاشبہ سچ سچ بسر وچشم بیان کرین گے تب حضرت مولانا شیخ محدث
ممدوح نے اوس سے روم وشام بغداد کابل قندہار وغیرہ ملکون کا حال پوچھنا شروع کیا اور پوچھتے
پوچھتے اوسکو کلکتہ تک لاسے اوسنے کلکتہ کا سارا حال بیان کیا تب حضرت شیخ محدث ممدوح نے فرمایا
کہ تمنے لکھنو بھی دیکھا ہے اور وہان کے بادشاہ کا دیوان خاص اور تخت بھی دیکھا ہے اوسنے
کہا کہ ہان اور وہان کا سب حال بیان کیا تب حضرت شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ اس پرانے
شہر دھلی کو بھی تمنے دیکھا ہے اور یہان کا دیوان خاص اور تخت شاہی بھی دیکھا ہے اوسنے
کہا کہ ہان دیکھا ہے تب آپ نے فرمایا کہ یہان کا دیوان خاص اور تخت شاہی لکھنو کے دیوان خاص
اور تخت شاہی کی خوبی کو کہان پہنچتا ہوگا کیونکہ لکھنو کے بادشاہ کا بنا ہوا ہے تب اوسنے کہا کہ
حضرت اصل اصل ہے اور نقل نقل تب حضرت نے فرمایا کہ اصل اصل ہے اور نقل نقل اسکی کیا دلیل
ہے تب اوسنے کہا کہ یہ بات بدیہی ہے بڑا تعجب ہے کہ آپ اتنے بڑے عالم مشہور ہو کے جاہلون کی
طرح سے آپ بدیہی بات کی دلیل مانگتے ہین تب آپ نے فرمایا کہ مین بھول گیا سچ ہے بدیہی بات
دلیل کی محتاج نہین ہوتی اب یہ تم کہو کہ دین مسلمانون کا کس سے شروع ہوا ہے راجہ بنارس
سے یا بکرماجیت سے یا رام سے یا پتھوراسے یا کشن سے یا مہادیو سے یا زردشت سے تب اوسنے
کہا بڑا تعجب ہے آپ کو یہ بات بھی معلوم نہین کہ دین مسلمانون کا خاتم النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
شروع ہوا ہے تب آپ نے فرمایا کہ اسبات کی دلیل کیا ہے تب اوسنے کہا کہ یہ بات بھی بدیہی ہے
کیونکہ مخالف موافق یعنی ہندو مسلمان یہود نصاری شیعہ سنی اور تمام جہان یہی بات کہتا ہے بڑا

تعجب ہے کہ آپ اتنے بڑے عالم ہوکے بدیہی بات کی دلیل مانگتے ہین اور ہم آپسی پہلے کہہ چکے ہین بدیہی بات کی دلیل مانگنا جاہلون کا کام ہے تب آپ نے فرمایا کہ مین بھول گیا اب تم یہ کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ کی جا ئے پیدایش اور دیس کہان تھا اور اونکو رسالت کہان ملی کلکتہ یا مرشدآباد یا بنارس یا دھلی مین تب اوسنے کہا کہ بڑا تعجب ہے آپکو یہ بات بھی معلوم نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیس مکہ مدینہ ہے تب آپ نے فرمایا کہ اسکی دلیل کیا ہے تب اوسنے کہا کہ یہ بات بھی بدیہی ہے آپ بدیہی بات کی دلیل بار بار کسواسطے پوچھتے ہین تب آپ نے فرمایا کہ تمھارے کہنے سے کھل گیا کہ دین محمدی کا دیس مکہ مدینہ ہے اور اصل دین محمدی کی مکہ مدینہ مین ہے اور دستور ہے کہ ہر چیز کی خوبی اور برائی اوس چیز کی دیس والے جیسا پہچانتے ہین ویسا دوسرے دیس والے نہین پہچانتے اور یہ بھی دستور ہے کہ اچھی چیز کے موجود ہوتے کوئی شخص بری چیز کو قبول نہین کرتا سو تم ہزارون آدمیون سے تحقیق کرلو کہ کون دین اور مذہب مکہ مدینہ سو جو دین اور مذہب کہ مدینہ والون کا ہو وہی دین و مذہب حق ہو اور وہی اصل ہو اور باقی سب نقل ہین اور آپ فرماتے ہین کہ اصل اصل ہے اور نقل نقل اب دیکھو کہ مین نے کوئی دینی کتاب نہ کھولا اور تمکو بند کر دیا اور جواب شافی دیا اگر تمنے سمجھا ہو یہ سننے کے ساتھ ہے اوسکے ہوش اوڑ گئے اور لاجواب ہو گیا اور کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ جو شخص آپ کے پاس آویگا تو وہ اپنا دین اور مذہب چھوڑ کے آپکا مذہب اور دین اختیار کریگا یہ خاکسار لکھتا ہے کہ اب زیادہ بحث اور تقریر کی حاجت نہین ہندوستان اور بنگالے کے جتنے اہل سنت وجماعت ہین سب حضرت مولانا ممدوح کے معتقد ہین ہم سب معتقد لوگون کے واسطے حضرت مولانا ممدوح کی یہ تقریر بڑی دلیل ہاتھ لگی اب ہم لوگ سارے گمراہ فرقون کا رد اسی تقریر سے کیا کرینگے اور جو کوئی نہ مانیگا اوسکو بھی اوسی دہریہ مذکور کے مثل سمجھینگے ایک شخص معین کے تقلید کا منکر ہو یا لامذہب ہو یا رافضی ہو یا خارجی ہو یا وہابی ہو یا دوسرا گمراہ فرقہ ہو سبکو اسی تقریر سے لاجواب کرینگے اب اگلے مضامین کو دل لگا کے سنو +

پہلا مضمون اس رسالہ کے مضمون سے اوسیکو فایدہ ہوگا جو کہ راہ کے سنے گا یعنی اپنے دادے باپ اور اپنے عمل اور اپنی بات کی پیچ نکریگا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی پیروی کی محبت سے سنیگا اور جو شخص کہ راہ سے نہ سنیگا اوسکا نفاق اور بھی زیادہ ہوگا کیونکہ اس رسالہ مین ترسے دین اسلام کے مضمون بھرے ہین تم سب لوگ جانو کہ نجات کا پانا اور عذاب سے خلاص ہونا موقوف ہے کلمہ توحید کے اقرار پر اور اوسکی تصدیق پر یعنی اوسکے مضمون کو دل مین یقین کرنے پر اور اوسی کلمہ توحید کو کلمہ طیب بھی کہتے ہین اور وہ کلمہ توحید کا یہ ہے +

نہیں کوئی معبود بندگی کے لایق مگر اللہ اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور اس کلمہ توحید مین دو
توحیدین ہین جیساکہ مدارج النبوۃ مین ہے ایک توحید اللہ تعالیٰ کی رب ہونے مین یعنی اکیلے اوسکو رب جاننا دوسری
توحید رسول کی متابعت مین یعنی تابعداری کے لایق فقط محمدؐ رسول اللہ کو جاننا جیساکہ ہم عبادت نہین کرتے ہین اللہ
کے سوا کسیکی کوئی کیساہی ہو ویساہی ہم تابعداری نہین کرتے رسول کے سوا کسیکی کوئی کیساہی ہو اور جو کوئی
مقدمہ دین یا دنیا کا پڑے اوس مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے اوس مقدمہ کو ہم اونکے سوا کسی پاس نہین لیجاتے
اور اونکے فیصلہ اور حکم کے سوا ہم کسی کے فیصلہ اور حکم سے خوش نہین ہوتے کوئی ہو بس انھی دونون توحید کے
اقرار اور تصدیق کو ارکان یعنی کھمبھا ایمان کا کہتے ہین اور اسی کو دین اور ملت کہتے ہین ان دونون مین سے
ایک کو چھوڑنے سے ایمان کا چھت گر پڑتا ہے اور یہی دین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا اور اونکی
امت کے لاکھون آدمی کا تھا اور یہی دین فرشتون کا اور سارے مومنون کا ہے مگر ہمارے پیغمبر
صلعم کو جب اللہ تعالیٰ نے قران شریف لیکے بھیجا اور اوسمین ہر مسئلہ اور ہر چیز کا بیان تفصیل کے ساتھ کر دیا
تب اوس قدیم دین مین رونق اور آرائش زیادہ ہو گئی اور دین کو کمال اور پورا ہونا حاصل ہوا تب اس آرائش
پانے اور کامل ہونے کے بعد اوسی قدیم دین کا نام دین اسلام پڑا سو اس رونق زیادہ ہونے کے قبل ہو یا
بعد دین ایک ہی رہا اور دین کبھی بدلا نہین اور کبھی منسوخ نہ ہوا اور یہی دین اسلام قیامت تک رہیگا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آوینگے تب اسی دین اسلام کو باقی باوینگے تفسیر مدارک مین مجاہد سے بھی مضمون
روایت کیا اب اس سب بیان سے دین کی حقیقت اور دین کے معنی بھی خوب سمجھ مین آگئے اب اگر حضرت
موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور آنحضرت کی نبوت کا زمانہ پاتے تو اونکی پیروی کرتے جیساکہ مشکوٰۃ مصابیح
کی حدیث سے اس مضمون کو قریب ہے ہم لکھتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ جب خاتم النبی صلعم مبعوث ہوئے اور
اونپر قران شریف اوترا تب دین کامل اور پورا ہوگیا اور دین کا نام دین اسلام پڑا اور جب تک دین اسلام
ظاہر نہ ہوا تھا تب تک آپ آپ کو سب دین پورا تھا اور اب دین اسلام کے ظاہر ہونے کے بعد اس سبب
سے کہ اوسمین قران شریف اوترا اور بہت سے احکام اور عبادت زیادہ ہو گئی ہے وہ سب دین ناتمام ٹھہرا
اسواسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکے شریعت محمدی کے واسطے عمل کرینگے اور اپنی شریعت پر عمل نکرینگے
اور کلمہ شہادت مین بھی اسی مضمون کی گواہی ہے اور پانچو وقت باواز بلند کلمہ شہادت اذان مین پکارنے
کا حکم ہے کلمہ شہادت کا یہ ہے * اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک اللہ تعالیٰ باوجود اپنی کبریائی اور بڑائی کے اور سارے مخلوق کی عبادت سے اپنی
استغنا اور بے پروائی کے وہ ایسا معبود ہے کہ اوسکے سوا مستحق اور عبادت کے لایق کوئی نہین ہے۔

وہ اپنے معبود ہونے مین اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ سبحانہ کے بندے اور اوسکے رسول یعنی بھیجے ہوے ہین دوسرا مضمون اب جاننا چاہیئے کہ اللہ سبحانہ
کے عبد یعنی بندے تو سارے مخلوقات ہین مگر آنحضرت صلعم کو جو مرتبہ عبدیت کا حاصل تھا اس کلمہ مین اوسکی
گواہی ہے اور مرتبہ عبدیت کا سارے کمال کے مرتبون کے اوپر ہے اور محبوبیت کے مقام کے حاصل ہوچکے
کے بعد ہی اسیواسطے سبحانہ نے معراج کی نعمت دینے کے بیان مین پندرہوین سیپارے سورہ بنی اسرائیل مین
مین فرمایا ❊ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ
پاک ذات ہے جو لیگیا اپنے بندے کو راتون رات ادب والی مسجد سے بڑی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھی
ہین حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنی مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب سہ صد وسیوم مین
اذان کے کلمات کے معنی کے بیان مین ❊ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے معنی یون فرمایا ہے مین گواہی دیتا
ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے رسول اور بھیجے ہوئے ہین اور اوس سبحانہ کی طرف سے عبادت کا
طریقہ پہچاننے والے ہین سوا اوس تعالی اکے جناب قدس کے لائق کوئی عبادت نہ ہوگی مگر وہی عبادت
ہوگی جو اونکے تبلیغ اور رسالت کی طرف سے یعنی اونکے قول فعل تقریر سے یعنی اونکی تعلیم سے سمجھی
گئی اور سیکھی گئی اور اختیار کی گئی ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہندو نصاری وغیرہ کے طور
پر یا اونکے درویشون کے طور پر یا ہندوان اور اونکے جوگیون اور گوسائیون کے طور پر یا اسلام کے
فرقون کے جاہل یا گمراہ درویشون کے نکالے ہوئے طور خلاف شرع پر کوئی عبادت کرے تو وہ
عبادت اوس سبحانہ تعالی کے جناب قدس کے لائق نہین ہے یہان تک کہ جو عبادت کہ دین اسلام مین
مقرر ہے وہ بھی اگر اونکی تعلیم کے خلاف ادا نہ کیجاویگی تو وہ بھی اوس سبحانہ تعالی شانہ کے
جناب قدس کے لائق نہین ہے اسطرح سے سارے کام کا حال ہے پھر خواہ وہ کام عبادات کے
قسم سے ہو مثل روزہ نماز زکوۃ حج صدقہ فطر اور اعتکاف اور قربانی اور نذر اور ایصال ثواب کے
یعنی نفل عبادت کرکے کسی کو ثواب دینا یا مثل زیارت قبر وغیرہ کے ہو خواہ معاملات کے قسم سے
ہو مثل نکاح اور طلاق اور بی بی میان کی گذران اور بیع وغیرہ کے خواہ مباح اور مکروہ اور حرام اور حلال امور
کے قسم سے ہوں مثل کہانے پہننے اور زیورات اور ظروف اور دوا اور رقہ یعنے منتر خواہ
عبرات کے قسم سے ہو اور جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہو اوسکے منع کی
دلیل یہی کفایت کرتی ہے کہ وہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کتاب یعنی
فقہ کی کتاب مین منقول نہ ہو کیونکہ ایسے کام کو بدعت کہتے ہین اور جو کام فقہ سے ثابت ہو

بالاتفاق یا اختلاف کے ساتھہ ثابت ہو وہ کام بدعت ہنین بلکہ وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم مین داخل ہے اور تفسیر اور حدیث اور تصوف اور عقاید مین جو مسئلہ امر و نہی سے علاقہ رکھتا ہے وہ سب فقہ مین داخل ہے اور جو منقول نہین اوسکی برائی کی دلیل یہی ہے کہ وہ کام منقول نہین اس سے بڑہ کے کیا برائی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سوائی شریعت نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کیا غیر منقول کام جیسے خطبہ پڑھنے مین یا قران پڑھنے مین ہاتھہ اوٹھانا یا فاتحہ رسمی یا مردے کا سیوم دسوان بیسوان چہلم وغیرہ کرنا اور منقول کام جیسے قران شریف کا نقطہ اور اعراب دینا اور کسی نقل عبادت کا ثواب میت کو یا زندہ کو دینا الغرض جب مومن نے اقرار کیا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو اوسکے یہی معنی ہوئے کہ ہم اونکو اللہ تعالیٰ کا رسول جانتے ہین جو اونہون نے حکم کیا ہے اوسکو ہم مضبوط پکڑینگے اور جس سے منع کیا ہے اوسکو ہم چھوڑ دینگے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہین ہے بلکہ معبود ہونے مین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین ویسا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاع اور متبوع یعنی تابعداری کیا گیا ہونے مین اکیلے ہین کوئی اونکا شریک نہین ہے اور اصالۃً کوئی دوسرا تابعداری کے قابل نہین اور اگلے نبیون کی پیروی جو بعضے عمل مین کرتے ہین جیسا کہ قربانی اور ختنہ کرنے مین اور عاشورہ کا روزہ رکھنے وغیرہ مین سو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے کرتے مین اگر وے نہ فرماتے تو نہ کرتے باقی رہا نیابۃً یعنے اونکا نایب سمجھکے تابعداری کرنا سو صحابہ سے آنتک نایب اور وارث ہین سب تابعداری کے قابل ہین اونکی تابعداری بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہے اور چارو مجتہد ونکے امام ہونے پر اجماع ہے وے یقینی نایب اور وارث ہین اونکو نایب اور وارث نہ جاننا اجماع سے انکار کرنا اور قطعی جہنمی ہونا ہے اور اونکی تابعداری سے انکار کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے انکار کرنا ہے اور اونکے دین مین رخنہ ڈالنا ہے اسواسطے امامون کی تابعداری کو کتاب سنت نے یعنی اللہ و رسول نے واجب کیا ہے اور مذکور امامون نے جو کچھہ تعلیم کیا ہے اور لکھا ہے اوسیکا نام شریعت ہے اور شریعت پر عمل کرنے اور اوس پر مضبوط رہنے کی راہ اور قاعدہ کا نام جو اماموں نے مقرر کیا ہے مذہب ہے اور علم شریعت کو فقہ کہتے ہین اور اہل سنت و جماعت کی ساری فقہی کتابین شریعت کی کتاب ہین تو جو لوگ چارو مذہب مین سے ایک مذہب کے معتقد نہین اور ایک امام کی تقلید کو اپنے اوپر لازم نہین کرتے ہین اور فقہ سے انکار کرتے ہین یا اپنے عمل کی دلیل فقہ سے نہ لاکے دوسرون کی بات اور عمل سے دلیل لاتے ہین یہ سب لوگ حقیقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے انکار کرتے ہین اور اسی دین اور شریعت اور مذہب پر جو مضبوط ہے وہی مرتدی

سکے قابل ہے اور نہین تو نہین ٭

تیسرا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا بیان اور اوسکی حقیقت قرآن مجید اور حدیث شریف اور
فقہ۔ عقاید اور تصوف سے دریافت ہوتی ہے سو قرآن مجید اور حدیث شریف سے دریافت کرنا تو مجتہد
کا کام ہے اور فتوا دینا بھی مجتہد کا کام ہے اور مقلد پر واجب ہے کہ امام کے قول کو نقل کر دے اور
فقہ عقاید تصوف جو ہے سو سب مسلمانون کے واسطے ہے اور حقیقت مین حدیث اور قرآن کے معنی
جو اللہ اور رسول کی مراد کے موافق لکھے گئے ہین اوسی کو فقہ کہتے ہین اور فقہ جو ہے سو وہی شریعت
کی کتاب ہے اور اوسکا منکر کافر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری تابعداری کی تفصیل
اور تصریح فقہ مین ہے اور اوسکو علم احکام بھی کہتے ہین اور عقاید اور تصوف بھی فقہ مین داخل ہین
اور فقہ کی شاخ ہین تب فقہ مین سے جو مسایل کہ ظاہر شریعت سے علاقہ رکھتے ہین اسکو علم احکام
کہتے ہین اور جو باطن شریعت سے علاقہ رکھتے ہین اونکو علم اسرار کہتے ہین اور جو شخص علم احکام علم
اسرار دونون سے واقف ہین وہی عالم ہے اور وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہے اور جو دونون
سے واقف نہین سو عالم بھی نہین اور وارث بھی نہین سو جو لوگ پڑھے ہین وے فقہ عقاید۔
تصوف سے تابعداری کی حقیقت دریافت کرلین اور جو پڑھے نہین ہین سو اون عالمون سے دریافت
کرلین جو نبی کے وارث ہین اور ایسے ہی عالم کو اپنا مرشد بھی مقرر کرین مگر یہ اعتقاد برابر لگا رہے
کہ ایسا نہ ہو تابعداری سوا سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی درست نہین ہے جس شخص
مین اونکی تابعداری کی باتین پاوین اوسکی تابعداری کرین اور جس مین نہ پاوین اوسکو چھوڑ دین
اور اگر کسی شخص کو اپنا مرشد بنا چکے ہین پھر اوس شخص مین تابعداری کے خلاف باتین پاوین
تو اوسکو چھوڑ دین کچھ اوس سے نکاح نہین ہوا ہے کہ اب وہ چھوٹ نہین سکتا اور اگر اوس
شخص کو نہ چھوڑینگے اور اوسکو بھی تابعداری کے لایق جانا کرینگے تو کلمہ توحید کی مخالفت
اور دوسری توحید مذکور کے اعتبار مین خلل آجاویگا پس جسکو دین کا جوش ہوگا وہ جس شخص
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی بو پاویگا اوسکے دامن سے لگا رہیگا اور جس
مین نہ پاویگا اوس سے نفرت کریگا اور گھنا دیگا اور اوسکے حال کی زبان کہا کریگی بیت
من کیستم کہ بزم تو باشد ہوس مرا ٭ اینم بس کہ از سفال سگت جرعہ شیم۔ یعنی مین کیا چیز ہون جو آپکی
مجلس مین بیٹھکے کھانے کی آرزو کرون میرے واسطے یہی بڑی نعمت ہے کہ آپ کھا سکے جو اپنا پس
خوردہ کتے کے ٹھیکرے مین ڈالدین اور کتا اوسکو کھا جاوے اور مین اوس ٹھیکرے کو چاٹون ایسی

دین کے جوش کے سبب سے صحابہ لوگ تابعین لوگون سے جو مجتہد تھے فتوا پوچھتے تھے اور اونکو معرفت
کے دقائق اور حقائق یعنی معرفت کی باریک باریک باتین اور تحقیقین تعلیم کرتے تھے عوارف المعارف کے تیسرے
باب مین اسکی تصریح ہے پس جسکا یہ حال ہے وہی سچا مومن ہے اور ولی کامل ہے اور وہ اخیار
ابدال قطب غوث کی خدمت پانے کے قابل ہے اور نہین تو کچھہ نہین اور ایسے لوگ جنمین رسول
اللہ صلعم کی تابعداری کی بو پائی جاوے ہر زمانہ مین سیکڑون موجود رہتے ہین اور قرآن شریف
مین اولیاء اللہ کی شناخت یہی فرمایا ہے کہ وے لوگ مومن متقی ہوتے ہین اور اولیا لوگون مین سے
پانچسو اخیار یعنی نیک لوگ تمام روے زمین پر پھیلے ہوے ہین اور چالیس تن ابدال ملک
شام مین ہمیشہ موجود رہتے ہین جب چالیسون مین سے کوئی مرتا ہے تب اون پانچسو مین سے
اوسمین بھرتی کیا جاتا ہے اور اون پانچ سو مین بھی دوسرا ایک شخص بھرتی کیا جاتا ہے نہ وے چالیس
تن کبھی کم ہوتے ہین اور نہ یہ پانچ سو اس مضمون کو اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین اور مدارج النبوۃ مین
دیکھو اور چار ورکن کا بیان جو حضرت مجدد کے مکتوب سے مقدمہ مین لکھا ہے اوسی چار ورکن کو جسمین پاؤ
بلاشبہ رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی بو اوسی شخص مین ہے اور ایسا شخص مرشدی کے قابل ہے۔
ایسے شخص کے وجود کو غنیمت جانے اور ایسے شخص کو اپنا مرشد بناوے اور جو شخص ایسا خیال کرے
کہ جو شخص ہمارے سوالون کا جواب دیوے گا اور ہمارے دل کی تشفی دے گا اوس سے ہم مرید ہونگے
تو وہ شخص وسوسہ شیطانی مین گرفتار ہے اس وسواس سے توبہ کرے اور جسمین چار ورکن پاوے
اوسکو مرشد بنالیوے انشاء اللہ تعالے اوسیو فت اوسکو ایمان کامل حاصل ہوگا کیونکہ اوسنے
رسول اللہ صلعم کے نائب کو حاکم مقرر کیا اور یہی ایمان کی نشانی ہے اس بات کا بیان عوارف
المعارف مین اور پانچوین سپارہ سورہ نسا کی آیت ✤ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآیۃ کی تفسیر مین دیکھو اعتقاد کے درست ہونے کے سبب سے رسول اللہ صلعم کی صحبت
اور اونکو قول فعل تقریر سے لاکھون صحابہ کی تشفی ہوگئی اور بد اعتقادی کے سبب سے ابوجہل
کا کیا حال ہوا ✤

چوتھا مضمون ابدال دوسری توحید کی تعلیم اور تاکید کا بیان سنو مشکوٰۃ مصابیح باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ کی تیسری فصل کے اخیر مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک نسخہ توریت مین کا لاے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہ ایک
نسخہ ہے توریت مین سے پھر چپ رہے آنحضرت صلعم پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا شروع کیا اور چہرۂ مبارک

رسول اللہ صلعم کا بدلتا جاتا تھا مارے غصہ کے تب کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے روین تجھپر رونے والی عورتین یعنی مرے تو تاکہ اس ورطہ اور بھنور سے جسمین تو پڑا ہے خلاص پاوے اور عالمون نے کہا ہے کہ یہ ایک بولی ہے کہ اسکے بولنے کی عادت جاری ہے اور اسکے معنی مراد نہین ہوتے ہین جس سے بات کرتے ہین اوسکی بات پر تعجب سے غرض ہوتی ہے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تعجب کر کے کہا کہ تو نہین دیکھتا ہے وہ حالت جو رسول اللہ صلعم کے منہ مبارک پر ظاہر ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم کے منہ مبارک کی طرف دیکھا اور کہا بطریق عذر کرنے اور استغفار کے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے پاس اوسکے غصہ اور اوسکے رسول کے غصہ سے راضی ہوئے ہین ہم اللہ سے کہ وہ ہمارا رب ہے اور راضی ہوے ہین ہم اسلام سے کہ وہ ہمارا دین ہے اور راضی ہوے ہین ہم محمد صلی اللہ وسلم سے کہ وے ہمارے رسول ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس مالک کی کہ محمد کی ذات کا باقی رہنا اوسکی قدرت کے ہاتھ مین ہے اگر ظاہر ہون تمھارے پاس موسیٰ پیغمبر علیہ السلام اور تم لوگ اونکی متابعت اور پیروی کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو بیشک تم لوگ گمراہ ہو سیدھی راہ سے اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو بیشک میری پیروی کرتے۔ روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے اور اسی دوسری تہدید کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ظاہر کرنے کے واسطے مہاجرین اور انصار کے روبرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ مجھکو خبر دو کہ اگر مین دین کے بعضے امور مین آسانی کا حکم خلاف شرع نکالون تو اوسوقت تم لوگ کیا کرو گے تب لوگ چپ رہے جب دوسری اور تیسری بار یہی بات کہا تب بشیر بن سعد نے کہا کہ اگر تو ایسا کرے تو تجھکو ہم ایسا سیدھا کرین جیسے کوئی تیر کو سیدھا کرتا ہے یعنی تجھکو مارپیٹ کے سیدھا کر دین تب حضرت عمر نے کہا اَنْتُمْ اِذًا اَنْتُمْ اب تم لوگ تمھین ہو یعنی تمھاری استقامت اور مضبوطی کی کون برابری کر سکتا ہے یعنی تمھین لوگ تو میرے دلی دوست اور دین کے کامون مین میری مدد کرنیوالے ہو تمھارے سوا ایسا مضبوط کون ہے اس قصہ کو عوارف المعارف کے پانچوین باب مین لکھا ہے اور اسی ادب کی نگاہ رکھنے کے واسطے مجتہد امام لوگ اپنے شاگردون کو جو مجتہد تھے فرماتے تھے کہ تم لوگ ظاہر کتاب و سنت پر عمل کرو اور جب ہمارے کلام کو دیکھو کہ کتاب و سنت کے خلاف ہے اور سنت پر ہمارے کلام کو دیوار پر مارو اس قصہ سے عارف صمدانی قطب ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ نے میزان شعرانیہ مین لکھا اور کہا کہ یہ سب اسیواسطے کہا کہ امت لوگ احتیاط کرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھانے کو کہا تاکہ کوئی اونکی شریعت مین کچھہ زیادہ نہ کرے انتہی * اس مضمون کو نسیم الحرمین مین دیکھین لا مذہب لوگ امام لوگون کی اس بات کو سنکے جاہلون کو گمراہ کرتے ہین سو یہ اونکا نرا دھوکھا اور فریب دینا ہے بلکہ حقیقت

مین دعین انکار ہے کیونکہ لا مذہب لوگ اپنے گمراہ کرنیوالون کی بات کو ہرگز نہین چھوڑتے بلکہ اونکے خلاف جو آیت اور حدیث کوئی پڑھتا ہے تو اوسکو نہین مانتے اور یہی حال ہے اہل سنت وجماعت کے مخالف ارسے فرقون کا الغرض حضرت عمر اور امام لوگ کب مخالف رسول کے کہنے والے تھے مگر ادنی دوسری توحید کی تعلیم کے واسطے خاص لوگون کے واسطے حضرت عمر نے کہا کہ اگرچہ مین خلیفہ ہون اور میری اتباع بھی نیابۃً واجب ہے مگر پھر بھی جب مین خلاف کرون تو مجھکو بھی نہ چھوڑو کیونکہ مین اصالۃً اتباع کے قابل نہین ہون اور اماموں نے بھی اسی نسبت سے اپنے مجتہد شاگردون سے ایسی بات کہا اور تصوف کی باتون کا چونکہ اصل مقصد اتباع ہے اسیواسطے وے لوگ اوسی نیت مذکور سے اس مضمون کو طرح طرح سے لکھتے ہین اور حضرت مرشد برحق حضرت سید احمد قدس سرہ کے زمانہ مین چونکہ دو قسم کے لوگ تھے ایک گروہ علم حدیث کے درس و تدریس کو فضول جانتے تھے اور اوسکی قدر کچھ نہین سمجھتے تھے اور ایک گروہ فقہ پر عمل کرنے اور ایک شخص معین کی تقلید کرنے کے منکر تھے اور چار مذہب کو بدعت کہتے تھے تب دونون فرقون کی فہمایش کے واسطے ایسا میانہ مضمون لکھا کہ دونون فرقہ برا نہ مانین اور اپنی اپنی افراط تفریط سے باز آکے اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے موافق اس بات مین اپنا عقیدہ درست کرین اوس مضمون کو شرح کے ساتھ ہم ہندی مین لکھتے ہین وہ مضمون فارسی زبان مین جو صراط المستقیم کے دوسرے باب کی دوسری فصل کے بابت [illegible] دلی کی تیسری تمہید مین لکھا ہے سو یہ ہے اوسکا ترجمہ بعینہ ہم شرح کرکے لکھتے ہین اور جو تفسیر ہین گے سو اوسکا متن موجود ہے جسکو شک ہو وہ عالمون سے دریافت کرلے اب دل لگاکے سنو فرماتے ہین اعمال مین تقلید اختیار کرنا چارون مذہب کی کہ تمام اہل اسلام مین رائج ہے بہتر اور خوب ہے یعنی ایمان مین تقلید درست نہین ہے بلکہ خالق کو خود پہچان کے تصدیق کرنا شرط ایمان کی ہے اور اعمال مین غیر مجتہد پر ایک مجتہد معین کے مذہب کی تقلید جو واجب ہے سو انھین چارون مجتہدون کے مذہبون مین سے ایک مذہب کی جس طور سے کہ سارے اہل اسلام مین رائج ہے کہ اپنے اپنے امام کے مذہب کی تقلید کرتے ہین اور دوسرے امام کے مذہب کے مقلد پر کچھ اعتراض نہین کرتے اور ان چارون مذہب کے سوا پانچوین مذہب کو حق نہین جانتے اور پانچوین مذہب کی تقلید کو درست نہین جانتے اور اسی پر سارے اہل اسلام کا اجماع ہے اور اسیطرح کی تقلید اور اجماع شارع کے نزدیک بہتر اور خوب ہے کیونکہ اسیطرح کی تقلید مین سیکڑون مصلحتین ہین اور مقلد کے دلکو اطمینان ہوتی ہے اور اوسکا دل پراگندہ اور پریشان نہین ہوتا اگر اسی طرح کی تقلید کے سوا کوئی تقلید اختیار کرے مثلاً جب جسکی تقلید کو جی چاہے تب اوسکی تقلید کرے یا پانچوین مذہب کی تقلید کرے یا اپنی طرف

سے کوئی مسئلہ نکالے اور اوسکی دلیل اپنے مذہب کی کسی کتاب سے نہ دے سکے یا وجود اسکے اپنی بات پر اڑا رہے تو یہ بات شارع کے نزدیک بھتر اور خوب نہین ہے کیونکہ یہ بات خلاف اجماع کے ہے اور ایسا کرنا شریعت کے حد سے تجاوز کرنا ہے اور دین مین کھیل کرنا ہے الغرض جیسی تقلید غیر مجتہد کے واسطے بھتر اور خوب ہے ویسی تقلید عین رسول اللہ صلعم کی اتباع ہے لیکن جسکو اجتہاد کی لیاقت ہے وے پیغمبر صلعم کے مجتہدون مین سے ایک ہی شخص کے علم مین منحصر یعنی موقوف اور ختم نہ جانے کیونکہ ایسین دوسرے مذہب کا باطل سمجھنا ہے بلکہ علم نبوی تمام عالم مین پھیل گیا ہے اور بموجب مقتضیات وقت کے ہر کسی کو پہنچا مثلاً جسوقت رسول اللہ صلعم رفع یدین کرتے تھے اوسوقت حدیث امام شافعی رحمۃ اللہ کو پہنچی اور جسوقت مین اوس صلعم نے رفع یدین کو ترک کیا اوسوقت کی حدیث امام اعظم رحمۃ اللہ کو پہنچی اور بعد اوسکے کہ حدیث کی کتابین تصنیف ہوئین اون سب علمون کا جمع ہونا ظاہر ہوگیا جسنے ظاہر ہوگیا کہ دونون علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو اب جس مسئلہ مین کہ حدیث صحیح اور صریح جسکے معنی صاف صاف اور کھلے کھلے ہین غیر منسوخ پاوے یعنی دوسرے سے سننے کا اعتبار نہین بلکہ اوس شخص مین اسقدر لیاقت ہو کہ صحیح صریح غیر منسوخ کو وہ خود پہچانتا ہو اور ظاہر ہے کہ اسقدر پہچاننے والے مین درجہ کمال یا کسی قدر قوت استنباط کی ہوگی تو ایسے ہی شخص کو فرماتے ہین کہ اوس مسئلہ مین کسی مجتہد کی اتباع نکرے کیونکہ اوس مسئلہ مین وہ خود مجتہد ہے اور مجتہد کو دوسرے کی تقلید درست نہین مگر اس زمانہ مین ایسا شخص کمیاب ہے اور اہل حدیث کو پیشوا اپنا جانے اور دلمین اونکی محبت رکھے اور اونکی تعظیم لازم جانے کیونکہ وے لوگ پیغمبر صلعم کے علم کے عامل ہین اور ایک قسم کا فایدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت کا حاصل کرکے مقبول جناب رسالت مآب کے ہوے ہین اور مقلد لوگ تعظیم اور توقیر مجتہدون کی بخوبی جانتے ہین اوسکے خبردار کرنے کے محتاج نہین ہین انتہی ✤

جن لوگون کی استعداد فاسد ہے وے لوگ صراط المستقیم کی اس عبارت مذکور کو لا مذہبی کی بات سمجھتے ہین چنانچہ عبد الجبار جو لا مذہب تھا اوسنے اس عبارت کا ترجمہ خراب کیا ہے سو اوسکو جھوٹا جانین

بیت ✤ چشمہ بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر ✤

پانچوان مضمون مسلمانون خوب سوچو کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور چارون امام رحمۃ اللہ علیہم اصالۃً تابعداری کے قایل نہین تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے اور آنحضرت صلعم کی پوری پوری تابعداری وہی کریگا جسکو اللہ اور رسول کی محبت کا جوش ہوگا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارہ سورہ آل عمران مین ✤ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ
حشر مین ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ اور جو دے تمکو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے
سو چھوڑ دو وعین العلم کے ساتوین باب مین ان آیتون کے ذکر کے بعد فرماتے ہین سو ان نصوص سے یعنی ان
آیتون کے صاف صاف حکم کے موجب دین کی راہ مین اصل اور جڑ اور مقصود اصلی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و
السلام کی سیرت یعنی خصلت اور چال کی پیروی کرنا ہے دین اور دنیا کے سارے کامون مین اسواسطے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا عبادت ہے جو کام مین مثل کھانے پینے سونے وغیرہ کے اونکو
عبادت کر دیتا ہے جب اون کامون کو بطور مسنون کے ادا کرے اور روشن کرتا ہے باطن کو یعنی سینہ کو
اور سینہ کی روشنی سعادت یعنی نیک بختی اور بہشتی ہونے کو واجب کر دیتی ہے اور یہ پیروی کرنا
بندے کو اپنا بندہ ہونا یاد دلاتا ہے یعنی شریعت کی پیروی کرنے سے بندہ اپنے تئین بندہ جانتا ہے
اور اوسکے نفس کا شرک دور ہو جاتا ہے اور بندے کو ریاضت کے قبول کرنے سے نزدیک کر دیتا
ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال بالکل ریاضت ہی ریاضت ہے ریاضت معنے گھوڑے
کو فرمان بردار کرنا اور رنج کھینچنا یہان یہ مراد ہے کہ ایسے محنت کے کام کرنا کہ نفس فرمان
بردار اپنے مولا کا ہو جاوے اور جو شخص چھوٹا ہوا پھرتا ہے اور بے قید رہا کرتا ہے ہوائے
نفسانی کی پیروی مین کہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور شرع کی تابعداری کو خاطر مین نہین لاتا ہے
اور حلال اور حرام مین فرق نہین کرتا ہے تو وہ شخص مانند چارپاے کے ہے اس بات کو جو ہمنے
کہا ہے سو اوسکو خوب یاد رکھو انتہی ﴿ اور مدارج النبوۃ کے نوین باب مین جو آنحضرت صلی اللہ
وسلم کی محبت کی علامات اور نشانیون کا بیان کیا ہے سو اوسمین سے ہم جابجا سے چنکے بطور نمونہ کے
تھوڑا سا لکھتے ہین چھٹا مضمون مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین کہ علامات اور نشانیان محبت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہین اونمین سے بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ اونکی اتباع اور اقتدا
کرنا اور اونکی سنت کو عمل مین لانا اور اونکے طریقہ پر چلنا اور اونکی چال سیکھنا اور اونکی شریعت
کے حدون پر ٹھیرے رہنا اور جم جانا اور اونکے دین کے احکام سے تجاوز نہ کرنا فرمایا اللہ تعالے نے
﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ﴾ الآیۃ تو ٹھیرایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی متابعت کو دلیل اور نشانی
خدا کی محبت کی اور محبت خدا اور رسول کی ایک ہے اور لازم ہے کہ ایک دوسرے کو ساتوان مضمون
اور سلف یعنی صحابہ سے جو آثار محبت آنحضرت صلعم کے وارد ہوئے ہین اونمین سے تھوڑا سا بیان یہ ہے
کہ احد کی لڑائی کے روز جب شور ہوا اور غل پڑا کہ آنحضرت صلعم شہید ہوئے اور بہت سی عورتین مدینہ

کی جلانے لگین تب انصار مین سے ایک عورت اپنے بھائی اور بیٹے اور شوہر اور باپ کے سامنے آئی جو سب مارے گئے تھے اور وہ عورت پہچانتی نہ تھی کہ اونمین سے کسکے سامنے آئی ہے اور اونمین سے جسکو زمین پر پڑا دیکھتی تھی پوچھتی تھی کہ یہ کون ہے لوگ کہتے تھے کہ تیرا بھائی ہے اور یہ تیرا باپ اور تیرا بیٹا اور تیرا زوج ہے وہ عورت اون لوگون کی طرف التفات نہین کرتی تھی اور کہتی تھی کہ پیغمبر خدا کہان ہین لوگ کہتے تھے کہ آگے ہین یہان تک کہ گئی اور آنحضرت کے پاس پہونچی اور اونکے کپڑے کا کنارہ پکڑ لیا اور کہا کہ میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون یارسول اللہ یہ سب لوگ جو مرے ہین اونکی مجھکو کچھ پروا نہین ہے جس وقت کہ آپ سلامت ہین اور جب مکہ کے لوگون نے زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر نکالا تاکہ اونکو قتل کرین تب ابو سفیان بن حرب نے اوس سے کہا کہ اے زید مین تجھکو قسم دیتا ہون کہ بھلا تو دوست رکھتا ہے کہ اسوقت تیری جگہ پر محمد صلعم ہوتے کہ ہم اونکی گردن مارتے اور تو اپنے بال بچے مین ہوتا تب زید نے کہا کہ قسم خدا کی مین اس بات کو دوست نہین رکھتا ہون کہ اسوقت محمد اپنی جگہ پر ہون اور اونکے ہاتھ مین ایک کانٹا چبھے اور مین اپنے بال بچون مین ہون تب ابوسفیان نے کہا کہ آدمیون مین کسیکو نہ دیکھا مینے کہ کسیکو ایسا دوست رکھتا ہو جیسا کہ دوست رکھتے ہین اصحاب محمد کے محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم اور جب بلال رضی اللہ عنہ کا جان نکلنے لگا تب اونکی عورت چلائی اور کہا واحزناہ ہاے بڑا غم ہے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا واکرباہ
کہا واطرباہ غدا القی الاحبۃ محمدا وحزبہ واہ کیا خوشی ہے کل ملاقات کرینگے ہم دوستون کی جو محمد اور اونکے گروہ ہین۔ آٹھوان مضمون اور محبت نعمت کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور جسقدر نعمت کی اطلاع ہوتی ہے اوسی قدر محبت کو قوت ہوتی ہے اور یہ محبت دینے والیکے احسان کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ محبت حسن کے دیکھنے سے بھی پیدا ہوتی ہے بقدر حسن کے اور محبت جو ہے سو محب کو متابعت کی طرف کھینچتی ہے کیونکہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد کی ہے یعنی محبت کے سبب سے آدمی خود بخود محبوب کی موافقت کرتا ہے اور چونکہ متابعت محبت سے پیدا ہوتی ہے اس سبب سے محب کو طاعات اور عبادات کے بجالانے مین کچھ گرانی اور رنج نہ ہوگا بلکہ اوس کی بجالانے مین قلب کو غذا اور روح کو آرام اور خاطر کو سرور اور آنکھ کو ٹھنڈک ہوگی اور سارے لذات حیوانی سے اوسکو یہ طاعت اور عبادت کا بجالانا بہت بزرگ معلوم ہوگا خصوصًا جب آنحضرت کے ساتھ رہنے کا تصور کریگا جیسا کہ حدیث مین آیا ہے مَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس شخص نے کہ زندہ کیا یعنی بجالایا میری سنت کو بے شک اوسنے مجھکو دوست رکھا اور جس شخص نے مجھکو دوست رکھا وہ شخص میرے پاس جنت مین ہوگا۔ نوان مضمون اور حقیقت مین محبت آنحضرت کی نور

اور روشنی ہے اور گناہ تاریکی ہے اور نور تاریکی کا دور کرنے والا ہے جسکو انحضرت کی محبت ہوئی ہے اوسکے پاس گناہ نہین آتا ہے اور علمانے کہا ہے کہ حبیب کی متابعت سے افضل اور اشرف کوئی مقام نہین ہے لیکن جاننا چاہئیے کہ یہ جو مذکور ہوا سو محبت کے اقسام مین سے بڑا قوی اور بڑا کامل قسم ہے اور جو شخص متابعت کی صفت کے ساتھ موصوف ہے وہ شخص کامل المحبۃ اور عالی مرتبت ہے یعنی وہ شخص پوری محبت والا اور بلند مرتبہ والا ہے اور جو شخص کہ بعضے امور مین متابعت کے مخالف ہے تو وہ شخص ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہے یعنی وہ شخص محبت مین ناقص اور درجہ مین نیچا ہے ولیکن محبت کے اصل نام اور اوسکے ساتھ موصوف ہونے سے باہر نہین ہے جیسا کہ انحضرت نے فرمایا ہے اوس شخص کے حق مین جو شراب پینے کی سبب سے چند بار لایا گیا تھا اور اوس سے کئی بار یہ فعل واقع ہوا تھا تب اوسکو بعضے لوگون نے لعنت کیا تب انحضرت نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْہُ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اوسکو لعنت نکرو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت رہی میل اور انجذاب ہے یعنی انحضرت کی طرف جھکے پڑنا اور کھنچے جانا ہے اگرچہ متابعت مین کچھہ تقصیر اور کمی ہو اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنے والا کافر نہین ہے جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے ولیکن جاننا چاہئیے کہ عاصی کے دلین اللہ تعالی کی محبت ہمیشہ رہنے کی یہ شرط اور قید ہے کہ وہ عاصی گناہ ہوجانے پر نادم اور شرمندہ رہے یا اوسپر حد قایم کیا جاوے تاکہ اوسکے گناہ کو اوتار دے بخلاف اوسکے کہ جسکو گناہ ہوجانے پر ندامت اور شرمندگی نہ ہو کیونکہ ایسے شخص کی واسطے یہ خوف ہے کہ بار بار گناہ کرتے کرتے اور اوسپر اصرار اور ہٹ کرتے کرتے کہین طبع اور رین کے مرتبہ مین پہونچ جاوے یعنی دلمین مورچہ لگ جاوے اور سارا دل سیاہ ہوجاوے اور اوسکے دل پر مُہر لگ جاوے اور اوسکا ایمان نکال لیا جاوے والعیاذ باللہ دسوان مضموت اور انحضرت صلعم کی محبت کی نشانیون مین سے اونکی ذکر اور یاد کی کثرت ہے یعنی اونکو بہت یاد کرتا ہے اور اسواسطے کہ بہت یاد کرنا محبت کے لوازمے مین سے ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص کہ کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اوسکا ذکر بہت کرتا ہے اور بعضے نے بیان کیا ہے کہ محبوب کا ذکر ہمیشہ کرنے کو محبت کہتے ہین اور یہ سعادت علم حدیث کی خدمت مین اور علم سیر یعنی تواریخ نبوی کی کتابون کے مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے اور علم حدیث والون کو اوس جناب کے ساتھ ایک ایسی نسبت خاص اور آشنائی مخصوص حاصل ہے کہ دوسرون کو حاصل نہین ہے کہ ہمیشہ احوال اور صفات شریف ذکر اونکی زبان کا ورد اور اونکے جان کا ہے اور اونکے احوال کی معرفت اور شناخت کے سبب سے ایک تعین اور تشخص اونکی ذات بابرکات کا کہ وہ ذات بابرکات کیسی ہے حدیث

والون کو حاصل ہے اور ہمیشہ جمال شریف کا نقشہ اونکی نظر مین ملحوظ اور اونکی آنکھہ مین گرار رہتا ہے اور اونکی
صورت خیالیہ کے ساتھہ علم حدیث والے باطن کا پیوند مضبوط ہوتا ہے اور وہ صورت خیالیہ اونکے باطن سے
متصل ہوتی ہے اور جب آنحضرت کا نام شریف مذکور ہوتا ہے تب اوسکی لذت دل مین پاتے ہین اور اوس
تام والیکو دلمین مشاہدہ کرتے ہین اور حاضر پاتے ہین اور ہمیشہ اوس درگاہ مین حاضر رہتے ہین اور اس معاملہ
مین ان لوگون کو حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھہ مشارکت اور مشابہت ہے کیونکہ یہ لوگ آنحضرت
کے احوال اور افعال اور اقوال سے مطلع ہین اور آنحضرت کی مصاحبت اور مجالست اور مکالمت شریف کو
ساتھہ خاص کئے گئے ہین یعنی اونکو آنحضرت کی صحبت مین رہنا اور اونکے ساتھہ بیٹھنا اور بات کرنا حاصل ہے
اتنا فرق ہے کہ ان لوگون کی باطنی صحبت حاصل ہے اور ظاہری صحبت سے مہجور اور جدا ہین اور قبر شریف کے
زایرون اور اوس پاک جگہ کے حاضرونکو جو فایدہ حاصل ہوتے ہین اونمین سے یہ باطنی صحبت کا حاصل ہونا
بڑا بزرگ فایدہ ہے اور فی الواقع جب دن رات ذکر شریف مین گذرے گی تب آنحضرت تو اللہ تعالیٰ
سے خلق کے ساتھہ مخلوق ہین موافق مضمون اس آیت کے فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ آنحضرت بھی ان لوگون
کو یاد کرین گے اور صلوٰۃ یعنی درود جو بڑا وسیلہ آنحضرت کے قرب کا ہے سو اس علم شریف کا جز ہے۔
ایک بزرگ سے نقل ہے کہ اوسنے کہا کہ علم حدیث کے تحصیل کرنے اور اس علم کی خدمت کرنے کی بڑی
باعث اور بڑی خواہش دلانیوالی یہ لفظ ہے ✤ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ✤ یعنی ہر
حدیث مین یہ لفظ آتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس لفظ کے سننے کے ساتھہ ہی اونکی
بات سننے کے شوق سے دل اونکی صورت مثالیہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور بار بار یہ حال حاصل ہونے
سے ایک طور کی باطنی صحبت حاصل ہوتی ہے گیارہوان مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی
نشانیون مین سے اونکی توقیر اور تعظیم کرنا ہے اونکے ذکر کے وقت اور خضوع اور خشوع اور انکسار
یعنی عاجزی اور فروتنی اور تواضع کا ظاہر کرنا ہے اونکے اسم شریف کے سننے کے وقت اور جو شخص کہ
کسیکو دوست رکھتا ہے اوسکا نام سننے سے فروتنی اور عاجزی کرتا ہے یہ خاکسار کہتا ہے کہ اس
مضمون کے یہ معنی ہین کہ عین غصہ کی حالت مین جب کوئی اونکا نام مبارک لے مثلاً کہے صلی علی النبی
تب فی الفور غصہ ٹھنڈا ہو جاوے اور کہے کہ اللّٰہم صل وسلم علیہ جیسا کہ یہ عادت عرب مین جاری
ہے یا جب کسی شخص سے سنا کہ اس چیز کے کہانے سے یا اس کام کے کرنے سے آنحضرت نے منع کیا
تب اوسیوقت اوسکو ترک کرے پیچھے سے تحقیق کرتا رہے بعد تحقیق کے جو شریعت سے ثابت ہو
اوسپر عمل کرے اور یہ اوس مقام مین ہے کہ جسکا بیان اور حکم کبھی نہ سنا ہو اور جسکے امر کا بیان اور حکم

اپنے قدیم بزرگون اوستادون سے جنسے کلمہ توحید اور دین پایا ہے سن چکا ہے اور اس امر مین سواد اعظم
یعنی بھاری جماعت کا اور دین کے دیس حرمین شریفین کے علما کا اوسپر اتفاق پاتا ہے اوس امر مین
ایسا ہرگز نکرے بلکہ اوس امر مین استقامت رکھے یعنی اوسپر مضبوطی کے ساتھہ جمارہے فرمایا اللہ
تعالے نے بارہین سیپارہ سورہ ہود مین ﴿فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ﴾
سو تو سیدھا چلا جا جیسا کہ تجھکو حکم ہوا اور جسنے توبہ کی تیرے ساتھہ مثلاً ایک مذہب کا اختیار کرنا اور اپنے
اپنے مذہب پر مضبوط رہنا اور وضو غسل تیمم روزہ نماز حج زکاۃ اور سارے احکام شرعی جو معروف ہین
کہ اونکے بجالانے مین استقامت مطلوب ہے بخلاف تعزیہ داری اور رسمی فاتحہ کے جسکا نام فاتحہ رکھنا بھی
جعلی ہے وغیرہ بے اصل رسمون کے جو لڑکا پیدا ہونے اور شادی اور غمی مین رائج ہین کیونکہ ایسی بے
اصلی رسمین نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین اور نہ اونکے وارثون اور نایبون سے اور نہ دین
کے دیس مین ایسی رسمون کا نشان ہے کیونکہ ان رسمون کے نہ کرنے مین اتباع ہے الغرض جو کام مشروع
ہین اونمین کی تعلیم آنحضرت صلعم نے کیا ہے اونھین کامون مین استقامت کا حکم ہے عوارف المعارف
کے تیسرے باب مین فرماتے ہین کہا ابو علی جرجانی نے ہو تو طالب استقامت کا اور طالب کرامت کا۔
مت ہو اسواسطے کہ تیرا نفس خواہش کرتا ہے کرامت کے طلب کرنے مین اور تیرا رب تجھسے استقامت
طلب کرتا ہے اور یہ بات جو ابو علی جرجانی نے ذکر کیا سو تصوف کے باب مین بڑی اصل ہے اور بڑا ایسا
سر اور بھید ہے کہ اسکی حقیقت سے بہت سے سالک اور طالب لوگ غافل ہین انتہا اور استقامت کی
بھیدون کا بیان عوارف المعارف مین دیکھو اور صحابہ لوگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات
کے بعد یہ حال تھا کہ جسوقت کہ آنحضرت کا ذکر کرتے تھے اور روتے تھے اور خشوع کرتے تھے اور
اونکے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے اوس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نہایت تعظیم اور ہیبت اور
جلالت کے سبب سے اور ایسا ہی حال تھا تابعین اور اونکے بعد والون کا اور قتادہ رضی اللہ
عنہ کا یہ حال تھا کہ جب آنحضرت کا نام شریف سنتے تھے تب روتے تھے اور نالہ اور اضطراب کرتے
تھے اور عبد الرحمان بن مہدی کا یہ حال تھا کہ جب حدیث پڑھتے تھے تب لوگون کو چپ رہنے کا
حکم کرتے تھے اور سورہ حجرات کی یہ آیت پڑھتے تھے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ اے ایمان والو اونچی نہ کرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اور یہ آیت پڑھتے تھے اور
کہتے تھے واجب ہے چپ رہنا انکی حدیث کے پڑھتے وقت جیسا کہ واجب ہے چپ رہنا اونکی بات سننے کے وقت
اس مضمون کے بعد مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نام شریف کے وقت آپ پر صلوۃ یعنے درود

سمجھتے ہین جو کلام ہے سو اپنے باب مین آویگا سو اس کلام کا بھی باب مین اس مقام کے وصل کے بعد
کے ساتوین وصل مین جو فایدہ لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجنے کے حکم مین اختلاف ہے کہ فرض ہے اگرچہ تمام عمر مین ایک بار ہو یا مستحب ہے مختار یہ ہے کہ فرض
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ بہت درود بھیجنا واجب ہے بغیر بندہ عدد معین کے اور تیسرا مذہب یہ
ہے کہ انکا نام شریف جب جب مذکور ہو ہر بار درود بھیجنا واجب ہے اور علما نے کہا ہے کہ مختار یہی
ہے اور مواہب مین کہا ہے کہ اسی بات کا قایل ہے طحاوی اور ایک جماعت حنفی لوگون کی اور حنبلی اور
اور جماعت شافعی لوگون مین سے اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکیہ سے ہے کہا کہ یہی ہے احوط
ایسا ہی کہا ہے زمخشری نے بہت دلیلین اور قوی ہین بلکہ کہا ہے کہ اگر کہین کہ ایکبار فرض ہے
اور اوسکا زیادہ کہنا واجب ہے اور ہر بار درود بھیجنا مستحب ہے تو یہی ایک صورت رکھتا ہے
اور محب عاشق کے حال کے لائق یہ ہے کہ اس مستحب کو بجا لاوے واجب کے جانکے اور درود بھیجنے
مین اپنی تقصیر اور کوتاہی اور کمی کو نہین راضی ہو اور درود کے فایدون کے اطلاع کے باوجود
طالب سے بہت عجب ہے جو درود مین نہایت کوشش کو خرچ نہ کرے اور باقی درود شریف کی
بعضے فائدے خاتمہ مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی بارہوان مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون
مین سے اونکی ملاقات کے شوق کا زیادہ ہونا ہے کیونکہ سب حبیب اپنے حبیب کی ملاقات کو
دوست رکھتا ہے یہان تک کہ بعضے علما نے کہا ہے کہ محبت کہتے ہین حبیب کے ملاقات کے شوق کو
اور اسیواسطے صحابہ لوگ کا یہ حال تھا کہ جب اون کو شوق بہت زیادہ ہوتا تھا اونکو محبت کا
جوش بیقرار کرتا تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت کا قصد کرتے تھے اور اونکے جمال کے
مشاہدہ سے اوس بیقراری کی دوا کرتے تھے اور اونکی ہمنشینی کے ساتھ اور اونکی طرف نظر کرنے کے
ساتھ لذت لیتے تھے اور اوس صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے برکت لیتے تھے تیرھوان مضمون
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے اوس شخص کی محبت رکھنا ہے جو انسے
علاقہ رکھتا ہے اونکے اہل بیت مین سے یہ سلام اللہ علیہم اور اونکے صحابہ مین سے جو مہاجرین
اور انصار ہین رضی اللہ عنہم اور عداوت اور دشمنی رکھنا اوس شخص کے ساتھ جو عداوت
رکھتا ہے ان بزرگون کے ساتھ اور اوسکو گالی دیتا ہے اور جو شخص کہ کسکو دوست رکھتا ہی
تو اوسکے دوست کو دوست رکھتا ہے اور اوسکے دشمن کو دشمن رکھتا ہے اور فرمایا آنحضرت
نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے حق مین یا اللہ مین دوست رکھتا ہون

انکو سو دوست رکھا انکو اور فرمایا کہ جس شخص نے دوست رکھا انکو سو اوسنے بیشک دوست رکھا مجکو اور جسنے کہ دوست رکھا مجکو سو بیشک اوسنے دوست رکھا اللہ تعالے کو اور جسنے دشمن رکھا مجکو بیشک اوسنے دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجھکو اوسنے دشمن رکھا اللہ تعالی کو اور فرمایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کے حق مین وہ میرے گوشت کی ٹکڑا ہے غصہ مین لاتی ہے مجھکو وہ چیز کہ غصہ مین لاتی ہے اوسکو اور اسامہ بن زید کے حق مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دوست رکھہ تو اوسکو اے عائشہ اسواسطے کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو اور سارے اصحاب کے حق مین فرمایا اونکو تم لوگ نشانہ نہ بناؤ یعنی اونکو برا نہ کہو کیونکہ جو شخص کہ دوست رکھتا ہے اونکو سو میری دوستی کے سبب سے اونکو دوست رکھتا ہے اور جو شخص کہ عداوت رکھتا ہے انکے ساتھہ سو میری دشمنی کے سبب سے انکو دشمن رکھتا ہے اور جسنے ایذا دیا اونکو سو بیشک اوسنے ایذا دیا مجھکو اور جسنے ایذا دیا مجھکو بیشک اوسنے ایذا دیا اللہ تعالے کو اور جسنے ایذا دیا اللہ تعالی کو نزدیک ہے کہ پکڑے اوسکو اللہ تعالی اور عذاب کرے اور فرمایا کہ ایمان کی نشانی انصار کا دوست رکھنا ہے اور نفاق کی نشانی انکا دشمن رکھنا ہے اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو سو اوسنے میری دوستی کی سبب سے اونکو دوست رکھا اور جسنے دشمن رکھا عرب کو سو اوسنے میری دشمنی کے سبب سے اونکو دشمن رکھا۔

۱۴
چودہوان مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے اونکی امت پر شفقت کرنا ہے اور اونکی نصیحت یعنے خیرخواہی کو لازم کر لینا ہے اور اونکے مصالح یعنی بھلائی کے کام کے درست کرنے مین اور اونکے فایدہ پہنچانے مین اور اونکے ضرورت کے دفع کرنے مین کوشش کرنا ہے اور حقیقت مین جو شخص کہ کسیکو دوست رکھتا ہے تو وہ شخص دوست رکھتا ہے ان سب چیزون کو جنکو وہ محبوب دوست رکھتا ہے اور سلف کے یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی یہی چال تھی یہان تک کہ مباح چیزون مین اونکی خواہش اور چاہت کی چیزون مین بھی یہی حال تھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے چارو طرف کدو کو تلاش کرتے تھے اس سبب سے ہمیشہ کدو کو دوست رکھتے تھے اور حضرت امام حسن اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سلمی کے پاس جو آنحضرت کی خادمہ تھی آئے تھے تاکہ وہ اون لوگون کو وہ کھانا طیار کر دے جو آنحضرت کو پسند تھا شمائل ترمذی کی حدیث مین تمام قصہ دیکھو۔ پندرہوان مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے علما اور صلحا اور سنت کے متابعون کا دوست رکھنا ہے اور جاہلون سے یعنی جو لوگ دنیا کے

ساتھ کام مین شمار مین اور دین کے مسایل مین جاہل بے رہتے ہین اور اون جاہلون سے اور فاسقون
اور اہل بدعت سے دشمنی رکھتا ہے اور جو شخص کہ اونکی شریعت کے مخالف ہے اوس سے مخالفت کرتا ہے
فرمایا اللہ تعالے نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ مجادلہ مین لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ
تو نپاویگا اون لوگ جو یقین رکھتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر دوستی کرین اسواسطے جو مخالف ہوا اللہ کے اور اوسکے
رسول کے اگرچہ وے اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے اور ایسی جماعت اصحاب کی
ہین رضی اللہ عنہم کہ ان لوگون نے اوس صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے واسطے اپنے باپ اور بیٹے اور بھائیون اور
دوستون کو قتل کیا اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے مخلصون مین سے
تھا اور اوسکا باپ منافقون کا رئیس اور سردار تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ
حیات ہین تو مین اپنے باپ کا سر لاون اور چونکہ اون منافق یعنی عبد اللہ بن ابی نے کہا تھا۔ لَئِنْ رَّجَعْنَآ
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دیگا جیکا زور ہے وہان سے بے قدر
لوگون کو اور اوس منافق نے اعز یعنی زور والے سے اپنے تئین مراد لیا تھا اور اذل یعنی کمزور سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحاب کو مراد لیا تھا اور اس کہنے کے بعد مدینہ کی طرف رجوع کیا تب اسکا یہ بیٹا مذکور ہاتھ مین
شمشیر لئے ہوے مدینہ کے دروازہ پر آیا اور کھڑا ہوا اور اپنے باپ سے کہا کہ تو اپنی زبان سے کہہ کہ
مین سب لوگون سے کمزور اور ذلیل اور بیقدر اور خوار زیادہ ہون اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
لوگ سب لوگون سے زیادہ عزت والے اور زور والے ہین اور اگر تو نہین کہتا ہے تو مین تیرا سر
کاٹتا ہون تب اوسنے بیٹے سے کہا کہ تو سچ کہتا ہے اور ایسا کرینگا بیٹے نے کہا ایسا ہی کرونگا آخر تو
اوسکی زبان سے ایسا ہی اقرار کرایا تب چھوڑا اور حویصہ اور محیصہ دو بھائی تھے اونمین کا چھوٹا بھائی
ایمان لایا تھا اور اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہود کے قتل پر جو اوسوقت مین بڑا
مفسد تھا تعنات کیا تب اوسکے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تو ایسے مرد کو قتل کریگا کہ جسکی نعمت کے آثار تو
ہم لوگون کے پیٹ کی چربی ہے یعنی ہم لوگون کے تو ند نکلی ہے تب اوسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہے اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ تجھکو قتل کرون تو اوسی ساعت تجھکو قتل کرتا ہون تب اوسکا بڑا بھائی اوسکے
پاس سے چلا آیا اور دل مین انصاف کیا اور کہا کہ کیا اچھا دین ہے جو تو نے اختیار کیا ہے اور یہ سب محبت
رکھتا ہے بعد اوسکے وہ بھی مسلمان ہوا۔
سولھوان مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے محبت قران کی ہے

کہ اوسکو وے اللہ تعالی کے پاس سے لاے ہین اور اوس قران سے وے ہدایت پاتے واسطے اور ہدایت
کرنے والے ہین اور اوسکے موافق اپنی چال بناہوا ہے ہین جیساکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کان خلقہ القرآن
اونکی خلق اور چال قرآن ہے اور قران کی محبت اوسکی تلاوت کرنا ہے اور اوسپر عمل کرنا ہے اور اوسکے سمجھنے مین کوشش کرنا
اور اوسمین تدبیر اور غور کرنا اور اوسکے حدون کے پاس ٹھہرنا یعنی اوسکے حد سے تجاوز نہ کرنا اور سہل
تستری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نشانی محبت خدا کی محبت قران کی ہے اور نشانی محبت قران کی محبت پیغمبر کی
ہے اور نشانی محبت پیغمبر کی محبت سنت کی ہے اور نشانی محبت سنت کی محبت آخرت کی ہے اور نشانی محبت
آخرت کی بغض یعنی دشمنی دنیا کی ہے اور نشانی بغض دنیا کی یہ ہے کہ ذخیرہ نہ کرے یعنی جمع نہ کرے
مگر وہ توشہ کہ جسکو آخرت مین پہنچا وے یعنی صدقہ دے اور نیک کام مین خرچ کرے کہ قیامت
تک اوسکے ساتھ رہے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونھون نے کہا کہ اگر پاک ہوں
دلین تو قران سے سیر اور آسودہ نہین ہوتے ہین یعنی قران سے جی نہین بھرتا ہی اور کیونکر آسودہ ہو سکتا -
محب محبوب کے کلام سے حالانکہ محبوب کا کلام محب کے مقصود کا غایت اور انتہا ہے اور یہ پاک دلون کی
صفت ہے جو ایمان کے نور سے روشن ہین بیت - جمال شاہد قران نقاب آنگاہ بکشاید - کہ دار الملک
ایمان را بیابد خالی از غوغا - اور حقیقت مین مصداق اور معیار خدا اور رسول کی محبت کا قران اور حدیث کی
محبت ہے کیونکہ کلام محبوب کا محبوب ہے اور حیف اور بڑا افسوس ہے کہ ناچ باجے اور کھیل تماشے کی محبت
کلام اللہ کی محبت سے زیادہ ہو اور ایسا ہونا فساد قلب اور خرابی باطن کی نشانی ہے بہر حال ان مضمون اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری محبت اور اوسکے کمال کی نشانی دنیا مین زہد کرنا یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنا ہے
اور فقر یعنی محتاجی کا اختیار کرنا اور محتاجی کی صفت کے ساتھ موصوف ہونا ہے اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ مجھکو دوست رکھتا ہے اوسکی طرف فقیر جلد زیادہ پہنچتا ہے اوس پانی کے ریلے سے جو اونچی
طرف سے نیچی طرف کو بہتا ہے اٹھارہوان مضمون ان سب مضمونون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع
کی اور اونکی محبت کی حقیقت کھل گئی اب یقین ہے کہ مومن کامل ان سب مضامین کے سننے کے بعد اتباع سنت
مین خوب مضبوط ہو جاوے گا اور بدعت سے نفرت کریگا اور اوسکو استقامت حاصل ہوگی اب اتباع سنت مین
جو آخرت کے ثواب کے سواے سہولت اور آسانی بھی ہے پہلے اس بات کا بیان سنو حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد
الف ثانی قدس سرہ پہلی جلد مکتوبات کے مکتوب صد و نود و دیگر مین فرماتے ہین سعادت ابدی اور نجات سرمدی
یعنی ہمیشہ کی نجات مربوط ہے یعنی علاقہ رکھتی ہے اور موقوف ہے سید انبیا کی متابعت پر صلوات اللہ تعالی وتسلیماتہ
وتحیاتہ علی جمیعہم عموما وعلی افضلہم خصوصا اگر فرضا ہزار سال عبادت کیجاوے اور ریاضتیں اور محنتیں سخت سخت -

اور مجاہدے اور کوشش سخت سخت بجالائی جاوین تو اگر وہ سب عبادتین اور ریاضتین اور مجاہدے ان بزرگوارن
یعنی نبیون کی متابعت کے نور کے ساتھ منور اور روشن نہ ہوون تو دونکو ایک جو پر بھی خرید نہین کرتے مین اور
خواب مین کہ سراسر غفلت اور بیکاری ہے سوان متقیوان کے حکم سے جو شریعت مین ہے عذاب کرتے مین اور سوتے ہیئے
مین سو اوس خواب کے ساتھ اون ریاضتون اور مجاہدون کو برابر نہین ٹہراتے ہین اور اوسکو ریت پر اور
میدان کے سراب اور دہوکھے کے مثل شمار کرتے ہین اللہ جل سلطانہ کی کمال عنایت یہ ہے کہ ساری
تکلیفات شرعیہ اور معمورات دینیہ مین یعنی اپنے بندون پر جتنے احکام جاری کیا ہے سب احکام مین نہایت
آسانی اور عدم حرج کی سہولت کی مراعات فرمایا ہے مثلاً دن رات کے آٹھ پہر مین سترہ رکعتین نماز کی تکلیف
دیا ہے کہ ان سترہ کے ادا کرنے کا وقت ایک ساعت یعنی ایک گھنٹہ تک بھی نہین پہنچتا ہے اور اسکے
ساتھ نماز مین قرآن پڑھنا جسقدر ہو سکے اوسقدر پر کفایت کیا ہے اور اگر قیام متعذر ہو تو بیٹھکے پڑھنا
درست کیا ہے اور بیٹھنے بھی نہ سکے تو لیٹ کے پڑھنے کا اشارہ کیا ہے اور جب رکوع اور سجدہ نہ کر سکے
تب اشارہ سے پڑھنا سکھایا ہے اور طہارت مین یعنی وضو غسل مین اگر پانی کے استعمال کی قدرت نہ ہو تو تیمم
کو اوسکا خلیفہ اور قائممقام کیا ہے اور زکوۃ چالیسوان حصہ یعنی چالیس مین سے ایک فقیر اور مساکین
کو دینا مقرر کیا ہے اور اوس دینے کے واسطے بھی یہ قید لگا دیا ہے کہ جب مال بڑھنے والا ہو
یعنی سونا چاندی جب نصاب زکوۃ کو پہنچے اور اوسپر سال بھر گذرے اور انعام یعنی گائے بھینس
بکری بھیڑی دنبے اور اونٹ مین قید لگا دیا ہے کہ جب وے سب جنگل کے کہاتے ہون تب زکاۃ فرض
ہوا اور تمام عمر مین ایکبار حج کو فرض کیا اور اوسکے ساتھ اوسکے فرض ہونے کے واسطے شرط لگا دیا ہے کہ جب زادو راحلہ
یعنی کہانے کا سامان اور سواری کا مقدور ہو اور راہ مین امن بھی ہو تب حج فرض ہو اور جو چیزین مباح کیا ہے اوسکے
دائرہ کا کشادہ کیا ہے چار عورتین نکاح کے ساتھ اور شرعی لونڈیان جتنی چاہے مباح کیا ہے اور طلاق کو عورتون کے
بدلنے کا وسیلہ کیا ہے یعنی جب عورت مرد مین فساد برپا ہوا اور گذران نہ ہو سکے تب اوسوقت طلاق سے دونون کی مشکل
آسان ہو جاتی ہے اور کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ سامان مین زیادہ چیزون کو مباح کیا ہے اور تھوڑی
چیزون کو حرام کیا ہے اور حرام جو کیا ہے تو اوسکو بھی بندون کی مصلحتون کے واسطے حرام کیا ہے اگرچہ ایک
شراب بے مزہ پر ضرر کو حرام کیا ہے لیکن کتنے ہی شرابون اور پینے کی چیزون کو جو پینے مین خوش خور یعنے
لذیذ اور مزہ دار اور پر نفع ہین اوس حرام بدمزہ پر ضرر شراب کی عوض مین مباح کیا ہے لونگ کا
عرق اور دارچینی کا باوجود اسقدر خوش خوری اور مزہ داری اور خوشبوئی کے اتنے فائدے رکھتا ہے
کہ اوسکو کہان تک لکھین جو چیز کہ تلخ اور بدمزہ اور تند بو ہے اور بدخوی ہوش بر اور پر خطر ہے اوسکو

اوس خوشبوکے ساتھہ کیا مناسبت ہے ان دونون مین بڑا فرق ہے پھر اسکے ساتھہ جو فرق کہ حلال
اور حرام کی راہ سے دونون مین ہوتا ہے سو خدا ہی او پر دیگا جل سلطانہ کی رضامندی اور ناراضمندی کے خیال
کرنے سے دونون مین جو تمیز پیدا ہوتی ہے سو علیحدہ ہے اور ریک ریشمی لباسون کو جو حرام کیا تو کیا دہشت
ہے کیونکہ کتنی قسمون کی زیب دار اور زینت والے کپڑون کو اوسکی عوض مین حلال کیا ہے اور پشمینہ لباسون کو
مطلقاً مباح کیا ہے جو ابریشم کے لباسون سے کتنے درجے چڑہ کے بہتر ہین ساتھہ اسکے ابریشم کا لباس عورتون
کے واسطے مباح کیا ہے کہ اوسکا فائدہ بھی پھیر پہار کے مردون کے واسطے ہے اور اسیطرح حلال سونے اور چاندی
کا ہے کیونکہ عورتون کا زیور بھی مردون کے فائدے کے واسطے اگر کوئی بے انصاف شخص یا ضدی داس سبب
آسانی اور سہولت کے سنت کی اتباع اور پیروی کو معتبر اور معتذر جانے یعنی مشکل اور دشوار جانے اور
سنت کی پیروی مین اوسکو سہبت سے عذر اور حیلے اور بہانے سوجہین تو وہ شخص مرض قلبی یعنی دل کے
مرض مین مبتلا ہے اور باطنی بیماری مین گرفتار ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ بہت سے کام ہین کہ تندرست
لوگون کو اوسکے کرنے مین بڑی آسانی ہوتی ہے اور روگی کا ہین کمزور لوگون کو بڑے مشکل معلوم ہوتے
ہین اور مرض قلبی سے مراد ہے آسمان سے یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو احکام اوترے ہین اونپر دل
کا یقین نہ ہونا ایسے لوگ جو تصدیق کر رکھتے ہین سو تصدیق کی صورت ہے وہ تصدیق کی حقیقت نہین
ہے یعنی ظاہر مین تصدیق ہے باطن مین نہین اور اسیکو نفاق کہتے ہین تصدیق کی حقیقت کے حاصل
ہونے کی نشانی احکام شرعیہ کے بجالانے آسانی کا ثابت ہو جاتا ہے ۔ وبالعکس نقطۂ اتقاد یعنی بغیر اسکے سبب
بیفائدہ ہے اور بھلے کو برا جانتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پچیسوین سیپارہ سورہ شوریٰ مین ＋ كَبُرَ
عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ
بھاری پڑتا ہے شریک والون کو جسطرف تو یہ لاتا ہے اونکو اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے اوسکو اپنی طرف جو رجوع لاوے
اور سلام ہے ۔ اوسپر جو پیروی کرے سیدہی راہ کی اور اپنے اوپر لازم کرے متابعت مصطفےٰ کی علیہ وعلی الہ
الصلوٰۃ والتسلیمات اَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا انتہیٰ ＋ اس آخر کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اگر شریعت کے ایک حکم کو بھی
کسبی آدمی کا دل قبول نکرے تو اوسکے دل مین نفاق کی بیماری ہے مثلاً ہر مومن کلمہ گو کے ساتھہ ایک مجلس
مین ہو یا ایک دسترخوان پر ہو یا ایک رکابی مین ہو کھانا پینا شریعت مین درست ہے اس سے جو شخص
نفرت کرے یا جسکا دل گہنا وے وہ دل کے مرض مین مبتلا ہے یا ہر مومن کلمہ گو کا جنازہ پڑھنا
درست ہے فاسق ہو یا متقی اگر اسکو کوئی شخص درست نجانے تو وہ دل کی بیماری مین گرفتار ہے یا
مٹی کا برتن جب شریعت کے حکم کے موافق پاک کیا جاوئے تب پاک کرنیکے بعد اوسمین کہانے پینے کو

کے اسکا دل قبول نہ کرے یا وہ ندی یا حوض یا تالاب یا گڑھے کا پانی جب تک کہ اوسمین نجاست کا
رنگ یا بو یا مزہ نہ آجاوے پاک ہے اوس پانی کو اگر کسیکا دل قبول نہ کرے یا تیمم سے پاک ہونے کو دل
قبول نہ کرے یا ایک شخص امام کی تقلید کی تعلیم شریعت کی کتاب سے مثل حیات امام کے موجود ہے
سوا ایک شخص امام کی تقلید کو اوسکا دل قبول نہ کرے یا اپنے محلہ اور گہر کی مسجد کو چہوڑکے عیدین کی نماز کے
واسطے عیدگاہ مین جانے کو اوسکا دل قبول نہ کرنے یا ایک مسئلہ فقہ کی کتاب سے نکالا ہے مگر اوس
مسئلہ کی حدیث نہین ملتی یا قرون ثلثہ یعنی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے وقت مین اوس مسئلہ کا
نشان نہ تھا مگر فقہ کی کسی معتبر کتاب مین اوس مسئلہ کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے جسطرح بعد اذان کے
تسلیم کہنے کا بدعت حسنہ ہونا درمختار اور اوسکے حاشیہ ردالمحتار سے ثابت ہے اور داخل شخص کے واسطے
کھڑے ہوجانے کا مستحب ہونا حاشیہ مذکورہ سے ثابت ہے سوا اوس مسئلہ کے حق ہونے کو اوسکا دل قبول نہ کرے
اس مضمون کی شرح اونتیسوین مضمون مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ یا فقہ پر عمل کرنے کو اوسکا دل قبول نہ کرے
تو اوسکے دلمین بیماری ہے یا ازروے فقہ اور حدیث کے جو کام صاف بدعت معلوم ہوتا ہے مثل قبرون
پر روشنی کرنے کو اور شامیانہ کہڑا کرنے اور عرس کرنے کے یا میت کے صدقہ اور کسی نفل عبادت کا ثواب
دینے کے واسطے جو تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ رسمین اور لوازمے نکال کے اوسکا نام فاتحہ رکھ لیا
ہے اور ان سب بدعت کے کامون کی سند کہین سے نہین ملتی نہ معتبر کتاب سے نہ غیر معتبر سے اور جب تک
کہ لوگون کی بنائی ہوئی عبارت اس رسمی فاتحہ کے واسطے نہ پڑہی جاوے اور کوئی چیز للہ کہلا پلا کے کہے
کہ یا اللہ اسکا ثواب تو فلانے کو دے تب تک اوسکے دلکو تسلی اور چین نہین ہوتی ہے تو وہ شخص دل کے
مرض مین گرفتار ہے اور ایک شخص ایسا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ شریعت سے یہ سب کام بدعت ثابت ہوتے
ہین مگر جس شخص کا وہ شخص معتقد ہے اوسکو اوس بدعت کے کام مین مبتلا دیکھ کے اوس کام کے بدعت
ہونے کو اوسکا دل قبول نہ کرے بلکہ دل مین سمجھے یا زبان سے بھی کہے کہ صحیح ہے فقہ اور حدیث سے اس
کام کا بدعت ہونا تو بلاشبہ ثابت ہے مگر حضرت فلانے بھی تو بڑے بزرگ تھے اونکے کام کو ہم کس طرح
سے بدعت جانین تو اس صورت مین وہ شخص دل کی بیماری مین گرفتار ہے کیونکہ ان سب کامون کے
نہ کرنے مین آسانی ہے اور کرنے مین طرح طرح کی مشکل ہے اور ایسے کامون کے ترک کرنے کا حکم ہے
سو ان سب حکمون کی آسانی اوسکے دلمین سخت مشکل معلوم ہوتی ہے اور اس آسانی سے اوسکے دل
کو چین نہین ہوتی اور اس آسانی کے اولٹے کام مین اوسکے دل کو تسکین اور چین ہوتی ہے اور یہ
کھلا کھلا نفاق ہے وعلی ہذا القیاس اسی طرح سے سارے احکام شرعی کے قبول نہ کرنے سے نفاق ثابت

ہوتا ہے جسطرح سے کسی عورت کو پردہ نشین بنایا اور بیپردہ کا لباس پہنا مشکل معلوم ہوتا ہے تو اوسکا بھی یہی حال ہے اور سنت کی اتباع کو مشکل جاننے والون کے حق مین جو اوس آیت کو لکھا جو مشرکون کے حق مین ہے تو اسکی یہ وجہ ہے کہ ایسے لوگ نفس کے تابع ہین اور نفس اللہ تعالی کے ساتھہ شریک ہونے چاہتا ہے اور نفس پر شریعت کی تابعداری بڑی بھاری ہے اور نفس کے اسی شرک کے توڑنے کے واسطے نبی لوگ بھیجے گئے اور شریعتین مقرر ہوئین تو جو لوگ شریعت کے حکم کو قبول نہین کرتے اور اپنے نفس کے حکم کو قبول کرتے ہین سو مشرک ہین کہ اللہ تعالی کا شریک دوسرے کو ٹھہراتے ہین اور . . . کے قتل اور خونریزی مین جو علی مرتضی اور زبیر حواری محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام روز اور تھوڑی سی رات تک مشغول تھے اس قصہ کے نقل کے بعد مدارج النبوہ مین فرماتے ہین اور بعضی طبیعتین ناقص اور ٹیڑہی ایسی ہین کہ یہ سبب جہل کے یا کفار کے ملک مین رہنے اور اونکی ہمسائگی کے سبب سے کوئی رگ کفر کی ابھی تک اونمین باقی ہے کہ اوس سبب سے خونریزی کا مکروہ اور ناخوش رکھنا اونکی طبیعت مین بیٹھہ گیا ہے یہان تک کہ اگر اونکو کوئی شخص ذبح کرنیکی تکلیف دے تو ذبح نکر سکین گے اگرچہ جانور مردار مرجاوے اور بعضے درویشون مین بھی یہ مضمون دیکھا جاتا ہے شاید کہ اونپر ایسا کوئی حال وارد ہوا ہو کہ اوسکے سبب سے اونکو معذور رکھہ سکتے ہین و لیکن یہ بات بغیر امیرمنش کسیقدر جہل کے نہین ہے اور جہل عذر نہین ہے اتباع چاہتی ہے ۔ بیت ؎ بے حکم شرع آب خوردن خطاست ؎ دگر خون بفتوی بریزی رواست ۔

یہ مضمون حضرت مجدد قدس سرہ کے قول کی کیسی تائید اور شرح کرتا ہے . . . . ایک بات اور سو دیوانے سو بات اسطرح سے اون لوگون مین جہل یا کفر کی کوئی رگ باقی ہے جو چھینک کو مانتے ہین یا چھینک کے آزار مین بت پرستی یا بعضی بعضے کفر کی رسم کرتے ہین یا سانپ وغیرہ کے کاٹنے مین اپنے منہ سے جھاڑ دانے کے روادار ہوتے ہین جس مین شیطانون کی دہائی اور . . . کی لفظ ہوتی ہے یا غیر اللہ کے پوجنے کی چیز کے مٹانے اور توڑنے مین یا کسی خلاف شرع فقیر چرسی کے شرع کا جاری کرنے مین یا عقائد اسلام کے خلاف جو عقیدہ رکھتا ہے اوسکے کافر کہنے مین ڈرتے ہین کیونکہ یہ استقامت کے خلاف ہے بلکہ استقامت کے یہ معنی ہین کہ عُزّی جو ایک درخت تھا اور اوسکو مشرک لوگ پوجتے تھے اور اوسکے پاس ایک گھر بنا لیا تھا جب اوسکے توڑنے کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گئے تب اوسمین سے ایک بڑھیا نکلی اونھون نے اوس گھر کو بھی توڑا اور اوس بڑھیا کو بھی قتل کیا اور اوس درخت کو بھی جلا دیا جب آنحضرت کو اس بات کی خبر دیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکا شیطان مارا گیا اب وہ قیامت تک

دیوبنا ہوویگا۔ اور نقل ہے کہ ایک قاضی متدین کے پاس ایک درویش آیا اوسکے لب کے بال خلاف شرع بڑے تھے قاضی نے کہا کہ تو اپنے لب کے بال کترڈال اوسنے کہا میرے بال زندہ ہین قاضی صاحب نے کہا آنحضرت صلعم نے سبکے واسطے عموماً فرمایا ہے کہ کم کرو موچھون کو اور چھوڑ دو داڑہی کو سو تو اپنے موچھہ کے بال کترڈال اوس درویش نے نہ مانا تب قاضی نے اپنے ایک بیٹے کو حکم دیا وہ مقراض لے کے گیا۔ جب اوسکی موچھہ کترنے چاہا تب درویش نے اوسکی طرف نگاہ کیا فی الفور وہ مرگیا تب قاضی صاحب نے دوسرے بیٹے کو بھیجا اوسکا بھی ایساہی حال ہوا اسطرح سے قاضی صاحب کے اٹھارہ بیٹے جوان اور عالم مرگئے تب قاضی صاحب خود مقراض لیکے اوٹھے اور درویش کو پچھاڑا اوسکے سینہ پر بیٹھکے اوسکے موچھہ کے بال کترڈالا بالون مین سے خون جاری ہوا مگر قاضی صاحب نے بغیر کترے نہ چھوڑا جب قاضی صاحب حکم شرع کا بجالا چکے تب درویش نے کہا کہ اگر آپ فرماوین تو آپ کے سب بیٹے زندہ ہون قاضی صاحب نے کہا ہمارے بیٹون کو اللہ تعالیٰ نے مارا ہم کو ہرگز اعتقاد نہین کہ تو نے مارا اور یہ بھی اعتقاد نہین کہ تو جلاویگا تو مردہ کے تجہیز تکفین کا جو حکم ہے سو ہم بجالاوینگے اوسکے مرنے کے بعد اوسکے جلانے کی تدبیر کا حکم نہین تو ہم بے تعلیمی بات کا خیال کرکے اپنے عقیدہ کو کسواسطے خراب کرین۔

جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزا اور نقل ہے سوا برس کا ایک جوان دین کے سبب سے ایک پتھر لیکے بت توڑنے کو بتخانے مین گھسا اور داہنے ہاتھہ سے اوس بت کو پتھر مارا اوسوقت اوسکا داہنا ہاتھہ پتھر ہوگیا اوسنے کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہے جو میرے ہاتھہ کو پتھر کریگا جو کرتا ہے سو اللہ کرتا ہے ہم بت کو توڑے بغیر نہ چھوڑینگے پھر بائین ہاتھہ سے بت کو پتھر مارا بایان ہاتھہ بھی پتھر ہوگیا تب کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہے جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے ہم پاؤن سے اس بت کو توڑینگے پھر داہنے پاؤن سے بت کو مارا وہ بھی پتھر ہوگیا تب کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہے جو کرتا ہی سو اللہ کرتا ہے ابھی بایان پاؤن تو ہے ہم اسی سے اس بت کو توڑینگے اور بائین پاؤن سے اس بت کو مارا وہ پتھر ہوگیا تب کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہے جو کرتا ہی سو اللہ کرتا ہی ہم سر سے بت کو توڑینگے پھر سر سے الا اللہ کہکے ایک ٹکر مارا بت بھی چلکی چور ہوگیا اور اسکا ہاتھہ پاؤن بھی درست ہوگیا سبحان اللہ کیا استقامت ہے اسکو استقامت کہتے ہین بعضے خبر سطح ساری باتونکو قیاس کر وشلا جنات کا آسیب جنا گھرمین یا آدمی مین شرع تحقیق سے ثابت ہے مگر اسکی دفع کی واسطے قرآن شریف پڑھنا یا اذان کہنا بھی ثابت ہے اور دعائین بھی ہمارے دین مین ہین جو دین اور جنات کا آسیب بھی بہت کم ہوتا ہے جب کوئی عالم دینداد پہچان کے کہے کہ یہ جنات کا آسیب ہے تو البتہ ہو سکتا ہے اور یقین ہے کہ وہی عالم دعای مشروع سے اوسکو دفع بھی کردیگا تو وہمی راسے سے وسواس کرنا اور ہر بیماری کو آسیب اعتقاد کرنا اور باوجود دعاے مشروع کے یہ اعتقاد کرنا کہ جنات کو بغیر عامل کے کون دفع کر سکتا ہے اور عوام

عامل کسکو جانتے ہین جو لیسے ویسے عمل خلاف شرع کو عمل مین لاتا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے
مدد مانگتا ہوتا ہے ویسا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہ السلام وغیرہ کے نام سے
مدد مانگتا ہے یا حضرات کرتا ہے اور جنات کو حاضر کرتا ہے تو ایسا اعتقاد رکھنا بھی استقامت کے خلاف
ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اکثر وسواس سے اسیب کا خوف دلمین جم جاتا ہے اور استقامت والے کے پاس آنے
سے جنات بھی ڈرتے ہین دیکھو انگریز لوگ باوجودیکہ اونکو استقامت نہین ہے مگر اس سبب سے کہ
وے لوگ جنات کے قائل نہین ہین تو کیسی کیسی بڑی بڑی حویلی مین جنمین لوگ جنات کے رہنے کا شبہ دلاتے
ہین اکیلے یا اپنے بال بچے لیکے رہتے ہین اور انکے پاس شیطان پھٹکتا بھی نہین مثل مشہور ہے کہ چوب نرم را
کرم میخورد تو ہم مسلمان تو چوب نرم نہین بلکہ ایمان کے سبب سے بڑے کڑے ہین ہم لوگ کسواسطے ڈرین گے
اور حویلی کسواسطے چھوڑین گے جب حویلی مین جن ہوگا اوسکو بھگا کے ہم رہینگے اسیطرح سے بہت سی باتین نکال
کے عالم لوگ عوام کو سمجھاوے اور انکے عقیدہ کو پاک کرکے استقامت کی تعلیم کرین اور حق یہ ہے کہ جسکو اخلاص
حاصل ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہین ڈرتا اوسکا بیان زاد التقویٰ مین دیکھین اور بعضے جاہل لوگ
جو اعتراض کرتے ہین کہ جنات وغیرہ کے نام لیکے افسون کرنے سے جلد بیماری دفع ہوجاتی ہے اسکا
کیا سبب ہے تو جواب اوسکا وہ مضمون جو طب نبوی مین معتبر کتابون سے خلاصہ کرکے لکھا ہے بس ہے
اور وہ مضمون یہ ہے اور جاننا چاہیے کہ افسون بچھو کا یا سانپ کا یا نظر کا جب درست ہے کہ اوسمین
نام اللہ صاحب کا ہووے اور اوسکے معنی معلوم ہون اور جس افسون مین نام حق تعالیٰ کا نہووے
اور اوسکے معنی بھی معلوم نہون تو وہ افسون کرنا درست نہین ہے کیونکہ خوف ہے اوسمین کفر کا مگر
بعضے جاہل یہ کام کرتے ہین کہ بعضے نامون کو کہ جن نامون کے معنی معلوم نہین ہین حق تعالیٰ کا نام پاک
اوس سے ملا کر پڑھا کرتے ہین تا کہ لوگ جانین کہ اسنے یہ افسون اللہ کے نام سے کیا ہے سو ہرگز اس طرح کا
افسون مسلمان کو کرنا نہ چاہیے کیونکہ شیطان کا معمول ہے کہ بیماری کی شکل بنا کر آدمی کے بدن مین گھس
جاتا ہے اور بعضے وقت بچھو یا سانپ بنکر کاٹ کھاتا ہے پھر جب اوسکے نام کے افسون اور منتر پڑھے جاتے
ہین تو اوسکے بدن سے نکل جاتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ بھلا میرے نام کے ذکر کرنے
والے بھی جہان مین ہین اور یہ کمال بے مروتی ہے کہ وے لوگ ہر وقت میرا نام جپا کرین اور میرے
تیے رہین اور مین اوسوقت بھی اونکے کہنے سے نہ ہٹ جاؤن پس احمق لوگ جانتے ہین کہ فلانے عامل
سے اور اوسکے افسون کرنے سے ہمکو بڑا فائدہ ہوا ہے یہان تک کہ ہمارے جورو بچے اچھے ہوجاتے ہین
غرض اعتقاد اونکا ان افسون گرون پر کامل ہوجاتا ہے یہان تک کہ اونکو عامل اور بزرگ جانتے ہین

اور اہل حق کو باطل اور جہوٹہا کہنے لگتے ہین بلکہ بعضے وقت آپسمین مسخطیہ کرتے ہین کہ یہ عالم لوگ ظاہر کا علم
پڑہنے والے ہین انکو علم باطن سے کیا علاقہ حق تعالی اس اعتقاد سے انکو توبہ نصیب کرے ہزارون مسلمان اس مرض مین ابتلا
واسطے ہائے وہم مین گرفتار ہو رہے ہین بلکہ یہان تک درجہ پہنچا ہے کہ اگر کوئی ہندو اونسے کہے کہ تم جاپ اور بات
کرو تو تم اچہے ہو جاؤ گے تو اوسکو بہی کرنیکو موجود ہین اور اپنے دلمین کہتے ہین کہ کافر ہو لگا تو وہ کرنیوالا ہو دیگا
ہمین کیا کام ہے یا اللہ اور یہ نہین سمجہتے ہین کہ کفر کرنیوالا اور کفر کرانیوالا اور کفر کرنے پر راضی ہونے والے سب
کے سب کفر مین برابر ہین اور اسیطرح بعضے لوگ نظر کے واسطے اور بیماری کے واسطے کلیجی اور مرغی چوراہے مین اوتار
کر کے رکہواتے ہین اور بعضے لوگ خشکا اور دہی چوراہے مین اوتار کر کے رکہتے ہین اور بعضے کالے بکرے کو
ڈہونڈہ کر کہلاتے ہین اور انکے سوا اسی طرح طرح سے اور واہیات کرتے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ
ان باتون سے پرہیز کرین اور کسی بہکانے اور جاہل کے کہنے مین نہ آجاوین اور نظر وغیرہ کے واسطے وہی
علاج کرین جو شرع مین درست ہے عبد اللہ بن مسعود نے اپنی بی بی کے گلے مین کوئی گنڈہ بندہا دیکہا اوس
سے پوچہا کہ یہ کیسا گنڈہ ہے بی بی نے کہا کہ میری آنکہہ مین دکہہ رہتا تہا جب روز سے فلانے یہودی نے یہ گنڈہ
مجہے بتا دیا ہے اوس روز سے میری آنکہہ اچہی رہا کرتی ہے عبد اللہ نے کہا کہ شیطان تیری آنکہہ مین کوچہہ دیا
تہا جب تجہسے اوس نے شرک کروالیا اوس روز سے تیرے پاس نہین آتا بس لازم تہا تجہکو کہ تو وہ کہتی کہ
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تہے اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا
اونتیسوان مضمون اسباب تعلیم اور غیر تعلیم کی حقیقت سنو وہ یہ ہے کہ جس امر کی تعلیم کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ تعالی نے بہیجا وہ امر دین کا ہے اوسکی تعلیم مین آنحضرت نے کچہہ باقی نہ رکہا یہان تک کہ پیشاب
اور پاخانہ پہرنیکا طریقہ بہی تعلیم کیا اوسی سبب تعلیم کا بیان فقہ مین کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المیراث
تک ہے اور عقاید اور تصوف بلکہ تفسیر بہی فقہ مین داخل ہے سو فقہی مسایل مین تعلیم کے خلاف اونکی تعلیم سے
کرنا حرام ہے اور اوسیکو بدعت کہتے ہین اور جس امر کی تعلیم کے واسطے انکو اللہ تعالی نے نہین بہیجا
وہ امر دنیا کا ہے جیسے زراعت اور درزی گیری اور باورچی گیری کرنا وغیرہ ہے اوس مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اختیار دیا اور فرمایا کہ تم لوگ دانا زیادہ ہو اپنے دنیا کے کامون مین یعنی
مجہکو اسیے کچہہ کام نہین دین مین اوس طرف التفات نہین کرتا چونکہ دنیا کے کام کی تعلیم کے واسطے بہیجے نہین گئے
تہے اسواسطے یہ بات فرمایا ورنہ نہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے داناتر ہین دنیا اور آخرت کے
سارے کام مین یہ مضمون اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین دیکہو اور قرآن شریف
مین جو کچہ ہے اور آنحضرت کے اور صحابہ کے قول فعل تقریر مین جو کچہہ ہے سو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی تعلیم ہے اور شریعت اور طریقت کے مجتہد اماموں نے جو اجتہادی مسئلہ نکالا ہے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعلیم ہے کیونکہ وے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور نایب ہیں اور اونکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس بات کا اختیار دیا ہے اور فقہ کی معتبر کتاب میں جس کام کو بدعت حسنہ لکھا ہے تو اوسکو
فقہا نے موافق اصول اور قواعد سنت کے پاکے اور سنت پر قیاس کرکے بدعت حسنہ لکھا ہے اور یہ بات
اشعۃ اللمعات میں باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کی پہلی فصل کی دوسری حدیث کی شرح میں دیکھو تو جس چیز کو
فقہا نے بدعت حسنہ لکھا ہے اوسکو بدعت مذمومہ کہنا درست نہیں کیونکہ فقہا کا لکھنا عین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعلیم ہے کیونکہ ہم اوسکی دلیل نہ پاویں اور دلیل نہ پانا ہمارے علم کا قصور ہے اور گو کہ قرون ثلثہ یعنی
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ کے بعد وہ کام ظاہر ہوا ہو جیسا کہ اذان کے بعد تسلیم کہنا ساتسو
سوا کاسی ہجری میں ظاہر ہوا اور اوسکو در مختار اور رد المحتار میں بدعت حسنہ لکھا ہے تو بدعت حسنہ میں چونکہ رسول
اللہ صلعم کی تعلیم کا اثر پاتے ہیں اسواسطے اوسکا بھی ادب کرتے ہیں جیسا کہ یہ مضمون ہم اوپر لکھ چکے جس مقام
میں یہ بیت لکھا ہے ❊ من گستم کہ بزم تو باشد ہوس مرا الخ ❊ اور اہل سنت وجماعت کے عقاید کی کتاب
تمہید میں لکھا ہے لیکن بدعت حسنہ جیسے بہت سے آدمی کا جمع ہوکے سیاقت اور غنا کے ساتھ قرآن شریف کا
پڑھنا جب تک کہ قرات کے حد سے باہر نہ نکل جاوے اور قرآن شریف کا بہت سے آدمی کا جمع ہوکے پڑھنا یعنی سے
سیاقت اور غنا کے اوتیسوں پارہ قرآن شریف کا ختم اور اذان کہنا غنا اور سیاقت کے طور پر جب تک کہ اذان
کے حد سے باہر نہ نکل جاوے تو بدعت ہے لیکن دونوں کام بدعت حسنہ ہے کہ توبہ کرنے کو واجب نہیں کرتا
ہے۔ انتہی ❊ سیاقت کے معنی ایک روش پر پڑھنا یعنی لحن مقرر کرکے اوسی لحن کے ساتھ قرآن شریف پڑھنا
یا اذان دینا جیسا کہ حرمین شریفین میں جاری ہے غرض ہم لوگوں کو لازم ہے کہ اپنے علم کو جب تک کہ فقہ کے
موافق نہ ہو معتبر نہ جانیں اور یہ خاکسار بہت سے آدمی کو جو ایک ساتھ قرآن شریف پڑھاتا ہے تو تمہید کے
اسی قول بموجب کیونکہ پچاس یا سو آدمی کو ایک ایک کرکے سبق دینا بہت مشکل ہے اور مدینہ منورہ کے
لوگ جس کام پر اجماع کریں اوسکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کہا ہے اس مضمون کو مدارج النبوۃ
میں سند کے ساتھ لکھا ہے تو یہ بھی تسلیم میں داخل ہوا اسواسطے سب تعلیمی کاموں میں زیادہ کم کرنا درست
نہیں جیسے وضو میں کہنی تک دھونے کی تعلیم ہے اوس میں کمی زیادتی درست نہیں اور وضو میں عضو کے
دھونے کا کم مقدار ایکبار ہے اور زیادہ مقدار تین بار تو کتنا ہی پانی کم ہو ایکبار سے کم دھونا درست
نہیں اور کتنا ہی پانی زیادہ ہو تین بار سے زیادہ دھونا درست نہیں یا میت کو کسی نیک عمل کے ثواب
پہنچانے کی اسقدر تعلیم پائی جاتی ہے کہ یہ صدقہ فلانے کے واسطے ہے یعنی اسکا ثواب فلانے کے واسطے

ہے یہ مضمون ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور ردالمحتار اور شرح عقاید نسفی اور مدارج النبوہ اور حدیث کی کتابون
مین دیکھو تو اس امر مین تعلیم سے زیادہ جو کریگا سو درست نہ ہوگا اسی مضمون پر سارے مسئلون کو قیاس کرو
اب جو لوگ شغل تعلیمی کام مین تعلیم سے زیادہ کام نکالے تو جب تک اوس کام کا منقول ہونا ثابت نہ کرے تب تک اوسکا
نکالا ہوا کام حرام ہے اور جو کوئی اوس کام کا منقول ہونا ثابت نکر سکے اپنی عقل سے دوسرے دوسرے منقول
کام پر اپنے نکالے ہوئے غیر منقول کام کو قیاس کرے اور اوس نکالے ہوئے کام کرنے کا فتوا دیوے
تو حرام ہے جیسا کہ قول السدید المفید مین مختارات النوازل سے لکھا ہے کہ فتوا دینا حلال نہین ہے مگر جسکو
اجتہاد کا رتبہ حاصل ہو اور ایسا ہی جسکو اسقدر علم حاصل ہو کہ علما کے اقوال کے درمیان مین فرق کرسکے
اور اون مین ایک قول کو دوسرے کے قول پر ترجیح دے سکے یعنی اوسکو صحیح اور قوی کہہ سکے اور جو اس
زمانہ مین حاجت کے سبب سے شریعت مین مقرر ہوگیا ہے سو یہ حکم ہے کہ جس شخص کو ایسا علم اور لیاقت
حاصل ہو کہ مسئلے سمجھے مین اوسکا ٹھیک سمجھنا زیادہ ہو اور چوک جانا کم ہو تب وہ شخص حکم کو فقہ کی معتبر
کتاب سے نقل کر دے انتہی ✽ یعنی اگر کوئی شخص فتوا پوچھے تو اوس استفتا کا جواب جو فقہ کی معتبر
کتاب مین لکھا ہو اوسکو بعینہ نقل کر دے اپنی راے کو ہرگز دخل نہ دے تاکہ حرام مین پڑنے سے محفوظ رہے
بھائیو ان مضمون مسلمان بھائیو انصاف کرو کہ یہ سب مضامین جو مذکور ہوئے اگر یہ سب مضامین کسیکو پسند
نہ آوین تو یقین جانے کہ دین اسلام کے سوا اور اہل سنت اور جماعت کے سوا دوسرے دین اور مذہب
کی رگ بلاشبہ اوسکے دل مین باقی رہ گئی ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی باتون پر چلنا جسکو مشکل
معلوم ہو اور سنت کی پیروی مین اوسکو بہت سے عذر اور حیلے سوجھین تو وہ شخص بلاشبہ دل کی بیماری مین
گرفتار ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین جو کام درست ہے جیسے ذبح کرنا اوسکو جو شخص
مکروہ جانے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جو اونکے دین مین حلال ہے جیسے گاے کا گوشت کھانا اوس سے
جسکا دل گھنا وے تو یقین جانے کہ ابھی تک اوسکا دل پاک نہین ہوا اور بڑی شرم کی بات ہے
کہ چار لوگ اپنے دین کی خباثت کے سبب سے مردار اور سور کھانے مین نہین گھناتے اور نہ کسی سے
شرماتے ہین اور جھنگ لوگ اپنے دل کی خباثت کے سبب سے ناحق خون کرنے کو مکروہ نہین جانتے
تو ہم لوگ ایسے پاک دین کی تعلیم پا کے ذبح کو کسواسطے مکروہ جانین اور دین اسلام کے حلال سے
کسواسطے گھناوین اور اگر صحابہ کی سی اللہ رسول کی محبت اور استقامت نہ حاصل کرین تو ہمنے کونسا
کام کیا اور شریعت اور طریقت کا یہی خلاصہ ہے کہ مثل صحابہ کے پکے مسلمان بن جاوین یہی اصل مسلمانی اور
درویشی ہے صحابہ کی چال کے سوا اگر کوئی درویشی جانے تو وہ درویشی نہین وہ کافری ہے اور صحابہ

لوگ سارے فرشتون اور نبیون کے مرشد کے مرید ہین اگر وے لوگ درویش نہین ہین تو اونکے نائبون کے برابر
کسطرح جیسے درویش نہین سگے اور تصوف مین جو احوال اور مواجید کا بیان ہے سواے مین کھول کے بیان کیا ہے کہ جو حال
اور وجد کہ اوسکی گواہی قرآن حدیث نہ دے سو باطل ہے اور زندقہ یعنے کفر ہے عوارف المعارف وغیرہ مین یونہی
جابجا لکھا ہے اس مضمون کے خوب سمجھہ مین آجانے کے واسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مکتوبات
کو ہم نقل کرتے ہین دل لگا کے سنو مکتوب دو وبست وسی ونہم مین فرماتے ہین طریقہ نقشبندیہ کے بزرگون نے
قدس اللہ تعالی اسرارہم متابعت سنت سنیہ کا التزام اور عزیمت کو اختیار فرمایا ہے اگر اس التزام اور اختیار کے
ساتھہ ان بزرگون کو احوال اور مواجید کے ساتھہ مشرف کرین تو نعمت عظیم جانتے ہین اور اگر احوال اور مواجید
اونکو دین اور سنت کے التزام مین اور عزیمت کے اختیار کرنے مین یہ لوگ سستی پاوین تو اس احوال کو
یہ لوگ پسند نہین کرتے اور اس مواجید کو یہ لوگ نہین چاہتے اور اوس سستی مین سواے خرابی کے کچھہ
نہین جانتے اسواسطے بہت نہین اور جوگئین ہند کے اور فلاسفہ یونان کے تجلیات صوری یعنے ظاہری
اور مکاشفات مثالی سے جو عالم مثالی مین جیسے خواہ خیال اور خواب مین کشف ہوتا ہے اور علوم توحید کی بہت رکھتے ہین لیکن سواے
خرابی اور رسوائی کے اوسکا نتیجہ نہین کچھہ اور سواے [illegible] دور رہتے اور محروم رہنے کے انکو کچھہ نہین
علما انتہی ❊ احوال کے معنی دل کے حال مثل تحت انس حیا اتصال وغیرہ کے اور مواجید وجد
کی جمع ہے اسکا بیان زاد التقوی مین دیکھین اور مکتوب دو وبست ویکم مین فرماتے ہین اور
اس طریقہ علیہ کے بزرگون نے احوال اور مواجید کو تابع احکام شرعیہ کے کیا ہے اور اذواق اور معارف
یعنی ذوقون اور معرفتون کو خادم علوم دینیہ کا مقرر کرکے جواہر نفیس شرعیہ کو لڑکون کے طور پر وجد اور
حال کے جوز اور مویز کے ساتھہ عوض نہین کرتے ہین اور ساتھہ ترہات یعنی باطل بات صوفیہ کے مغرور
اور فریفتہ نہین ہوتے ہین اور جو احوال کہ ممنوعات شرعیہ اور سنت سنیہ کے خلاف کے ارتکاب سے حاصل
ہو اوسکو قبول نہین کرتے اور نہین چاہتے ہین یہی سبب ہے کہ سماع اور رقص کو درست نہین
کہتے ہین اور ذکر جہر کی طرف متوجہ نہین ہوتے انتہی ❊ اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ نقشبندیہ طریقہ
کا اصل مقصد سکون ہے جسمین آداب شرعی اور اتباع سنت کے انتظام کا بالکل لحاظ رہتا ہے اور
وجد اور حال بیقراری اور بیہوشی کی حالت مین اوسوقت کی سمجھہ کا اعتبار نہین رہتا اور ایسے وقت مین
اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہین رہتا اور وجد اور حال مین احتمال خطا کا بہت ہے اور اشتباہ باطل کا
حق کیساتھہ اس مقام مین بہت زیادہ ہے اسی مضمون کو حضرت مجدد قدس سرہ نے اس مکتوب
مین جگہہ مین فرمایا اور مکتوب دو وبست وشصت وچہارم مین فرماتے ہین اپنے کام پر متوجہ رہین یعنی

اللہ سبحانہ تعالی کے ذکر میں لگے رہیں اور اللہ تعالی و تقدس کے اسم ذات کے ذکر میں بے ملاحظہ اسما اور صفات کے
استعمال کریں یعنی اسما اور صفات کا ملاحظہ نہ کرکے صرف ذات مقدس پر ٹکٹکی لگا کے اسم ذات کے ذکر میں مشغول
رہیں تاکہ معاملہ حیرت کی طرف پہنچے اور کام حیرت سے جا ملے انتہی +

یعنی اوس سبحانہ کی معرفت سے اپنے تئیں جاہل جاننا اور حیرت میں پڑنا یہی کمال معرفت ہے جیسا کہ اوپر کئی بار
مذکور ہوا اور یہ منتہی کے واسطے ہے اور مبتدی کے واسطے تو خود ذکر میں برابر لگے رہنے کی تاکید کیا ہے مکتوب صد و چہل
و ششم میں پھر آگے فرماتے ہیں اسواسطے کہ ملاحظہ اسما اور صفات کا ایسا سبب ہوتا ہے کہ احوال کے ظاہر ہونے کا باعث
اور وجدوں کے ہونے کا واسطہ ہوتا ہے سنا ہوگا کہ احوال اور مواجید میں احتمال خطا کا بہت ہے اور اشتباہ یعنی
مشابہ اور مشکل ہو جانا باطل کا حق کے ساتھ اس مقام میں بہت زیادہ ہے انتہی + یعنی وجد اور حال اور بیقراری اور
بیہوشی کی حالت میں اسوقت کی سمجھ اور حرکات کا اختیار نہیں ہوتا اور ایسے وقت میں اکثر آداب شرعی
کا لحاظ نہیں رہتا جیسا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینگی لگایا تھا سو غلبہ کی حالت
میں اوس خون کو پی گئے تھے اگرچہ یہ سبب مغلوب ہونے کے اونپر مواخذہ نہیں ہے مگر سکون کی حالت
جس میں آداب شرعی اور اتباع سنت کا التزام کا بالکل لحاظ رہتا ہے غلبہ کی حالت سے بہت افضل ہے اور
یہی بات نقشبندیہ طریقہ کا اصل مطلب ہے جیسا کہ بار بار اسکا ذکر ہو چکا اور حال اور وجد اور غلبہ اور
سکون کے معنی زاد التقوی میں دیکھیں اور نقشبندیہ طریقہ کا سلسلہ چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے ملتا ہے اور اونکو سکون کی حالت تھی یہ بھی زاد التقوی میں دیکھیں اسواسطے نقشبندیہ طریقہ
میں سکون کی حالت پسند ہونے کے سبب سے وجد اور حال اور سماع اور رقص سے منع کرتے ہیں انتہی

اکیسواں مضمون اس ملک میں جو تین فرقہ گمراہ نکلے ہیں سو اونکی یہ تفصیل ہے کہ ایک فرقہ ایسے ہیں کہ تقلید کو
حرام جانتے ہیں اور فقہ پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں زبان سے اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں مگر حنفی مذہب پر عمل
نہیں کرتے ہیں بلکہ ایسی بات کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام حنیف تھے سو اونکی طرف نسبت
کرکے اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں اور دوسرے گروہ حاجی شریعت اللہ اور دودا کے گروہ کے ہیں کہ وے اس
ملک میں عیدین اور جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور اس
ملک میں امیر اور قاضی نہیں ہے جو شریعت کے احکام کو جاری کرے اور اقامت حدود کی کرے اس سبب
سے اس ملک میں کہیں مصر نہیں اور مصر جمعہ کی شرط ہے اور اس بات میں وے لوگ سارے اہل سنت
وجماعت کے خلاف میں حالانکہ یہ ملک دار الاسلام ہے اس مضمون کو نسیم الحرمین اور سبیل الرشد میں دیکھیں
اور امیر اور قاضی بھی موجود ہے اس مضمون کو جامع الرموز اور مراقی الفلاح میں دیکھیں اور تصوف کی

انکار کرتے ہیں اور رفع یدین ہونے سے منع کرتے ہیں اور عیدین اور جمعہ پڑھنے والے اور رفع یدین ہونیوالے کو کافر
سمجھتے ہیں اور اکثر باتوں میں انکا عقیدہ خارجیوں کا ہے چنانچہ بے نمازی کو کافر کہتے ہیں اوسکے جنازہ
کی نماز نہیں پڑھتے باوجود یکہ ان دونوں گروہ کا رد مکہ معظمہ سے کئی بار آچکا ہے مگر اب تک اہل سنت وجماعت
کے علما کی بات نہیں سنتے ہمارے عالموں کی ایک راہ ہے اور ان دونوں فرقوں کی دوسری راہ ہے اور یہ
دونوں فرقے حرمین شریفین میں اپنا مذہب چھپاتے ہیں اور اگر پکڑے جاتے ہیں تو اپنے مذہب سے توبہ کرتے
ہیں پھر جب اس ملک میں آتے ہیں تب اوس توبہ سے توبہ کرتے ہیں اور شہر چاٹگام میں ایک فرقے تیسرے
نکلے ہیں کہ میت کے ایصال ثواب کے واسطے کچھ رسمیں اور لوازمے مقرر کئے ہیں اور نفل عبادت کا ثواب
پہنچانے کے واسطے جو فقط شرح عقائد نسفی اور ہدایہ وغیرہ میں منقول ہے اوسپر قناعت نہیں کرتے اور اپنی
بنائی رسمیں اور لوازموں کی سند بتا نہیں سکتے اور اس رسم کا نام فاتحہ رکھ لیا ہے اور یہ نام بھی جعلی ہے
کیونکہ شریعت میں سوا سورہ فاتحہ کے کسی چیز کا نام فاتحہ نہیں آیا ہے اور لغت میں فاتحہ کے معنی کھولنے والی
اور اوس فاتحہ کو لوگ فاتحہ رسمیہ بھی کہتے ہیں اور وے لوگ فاتحہ رسمیہ کے ضروری ہونے کا دعویٰ کرتے
ہیں یہانتک کہ بغیر اس فاتحہ رسمیہ کے کھانے کو حرام کہتے ہیں اور اہل سنت وجماعت کے علما کی بات
نہیں سنتے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہیں یہانتک کہ اونسے دنگا اور فساد کرتے ہیں
اور مولوی محمد انوار اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ عما عانہ نے شوارق لکھہ میں اس جعلی فاتحہ کا رد بڑی خوبی کے ساتھ
لکھا ہے اور ایصال ثواب کو خوب ثابت کیا ہے اور مکہ معظمہ کے مفتی اور مدرس اور سارے علمانے
اوس رسالہ کی بہت تعریف کیا ہے اور سب نے اوسکے صحیح ہونے پر دستخط کیا ہے سو اون دونوں گمراہ
فرقوں کی طرح سے یہ گمراہ فرقے بھی مکہ معظمہ کے علما کی بات قبول نہیں کرتے اور اس گروہ کی
سردار صرف دو تین شخص ہیں اور سارے جہان کے خلاف یہ تینوں شخص ہیں اور اصل اس عداوت
کی یہ ہے کہ اس گروہ کا بڑا سردار مخلص الرحمان وجودیہ ہے اور وہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کو
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوجہل کو ایک کہتا ہے نعوذ باللہ منہا اور ایسے بات
کہنے سے کلام پاک سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے اور سارے حرام اور حلال سے انکار
لازم آتا ہے اور سارے احکام شریعت کے مٹ جاتے ہیں جو کوئی چاہے اس بات کو اون لوگوں سے
پوچھ کے تحقیق کرے اور اوس طرح سے سردار کے بیٹے نے قدم مبارک کی مسجد واقع شہر چاٹگام
میں دو چار روز کا رہنے والا ہوتا ہے کہا ہے کہ کتا بھی اللہ ہے اور بلی بھی اللہ ہے نعوذ باللہ منہا پھر
باوجود اس گندے مذہب کے اہل سنت کا مذہب چھوڑ کے تفضیلہ اور معتزلہ اور الحادیہ کا مذہب

بھی اختیار کیا ہے چنانچہ یہ بات اوسکے رسالہ قطرات سے ظاہر ہے اور تفصیلیہ مذہب بھی رفض کی
شاخ ہے سگ زرد برادر شغال ان دونون مذہب کی مثال مین مشہور ہے اور یہ سب گندہ مذہب
جو اوسنے اختیار کیا ہے سو اوسکے رسالہ خطرات سے صاف صاف ظاہر ہے اب ہم کو اوسکے گندے
مذہب کے رد کرنیکی حاجت نہین اگر اوسکا مذہب سچا ہے تو پھر اوسکو چھپانا کسواسطے ہے اپنے
مذہب کی باتون کو کھول کے سب سے بیان کرے تب تماشا دیکھے کہ ہر عوام اور خواص اوسکا کیا
حال کرتے ہین اور ہماری طرف سے اوسپر کیا بیتا ہے حقیقت مین اوس نے بڑا فریب کیا ہے
کہ ہم اہل سنت وجماعت لوگون سے اپنی جماعت جدا کرنیکے واسطے عوام لوگون کو رسمیہ فاتحہ مین گرفتار
دیکھکے اسی فاتحہ رسمیہ کو دہوکے کی ٹٹی بناکے آپ بھی اون لوگون مین مل گیا اور اونکی نفس کی خواہش
کے موافق باتین کرنا شروع کیا تاکہ یہ عوام لوگ جب خوب قابو مین آجاوینگے تب اپنے
مذہب کی بات سناویگا چنانچہ کئی برس کے بعد جب کسیقدر عوام اوسکے قابو مین آئے تب اوسکے
بیٹے نے کتاب تقلید سنایا اور اوس گروہ کی دغابازی اسی سے ظاہر ہے کہ فاتحہ رسمیہ کی دلیل نہ دینے
کے سبب سے باوجودیکہ وے لوگ اس ذلت اور رسوائی کو قبول کر لیتے ہین اور ان فرقون
کے حال کو اس رسالہ استقامت کے مضمون سے ملانے سے صاف کھل جاتا ہے کہ ان فرقون کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہین ہے اگر محبت ہوتی تو اونکا یہ حال نہ ہوتا اور
چھ دسوین مضمون کے موافق اونکی امت پر شفقت کرتے اور اونکی خیر خواہی اور بھلائی مین اور
اونکے فایدہ پہچانے مین اور اونکے ضرر کے دفع کرنے مین کوشش کرتے سو اوسکے اوسنے کیا اونکے
دین اور مذہب مین بھی خلل ڈالا اور عزت آبرو بھی برباد کیا اور بیچارے عوام لوگون نے جو اپنے
بزرگون سے قدیم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پایا تھا اوسپر عمل کرنا بھی چھڑا دیا یہان تک
کہ اوس قدیم کلمہ کی لفظ بھی بدل دیا اس حیلہ سے کہ مرید سے کہتا ہے کہ کلمہ طیب کے معنی ابتدائی
یون سمجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا الشَّیْخُ الْمُخْلِصُ نہین ہے کوئی معبود مگر پیر اخلاص والا مگر اسمین بھی فریب کرتا ہے کہ اگر کوئی
عالم پکڑے تو کہے کہ ہمنے اخلاص والے پیر کو کہا اور عوام لوگ اوسی بڑے سردار کو معبود سمجھین مگر یہ
سمجھنا دونون حال مین کفر ہے اور درمیان مین یون سمجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا الرَّسُوْلُ نہین ہے کوئی معبود مگر
رسول انتہی مین یون سمجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا نہین ہے کوئی معبود مگر مین ان دونون حال مین بھی کفر ہے
اوسکی سب باتون کا شریعت سے نہ ملنا اور شیطان کی راہ سے ملجانا نقشہ مین معلوم ہوگا ان سب
باتون کی دلیل وہ کہان سے لاویگا اوسکے فرقہ کے سارے لوگ اس فاتحہ رسمیہ کے درست ہونے کی دلیل

تولا ہی نہین سکتے اور یہ بات تم سب لوگون پر ظاہر ہے تخمیناً چار یا پنچ برس کا عرصہ ہوتا ہے کہ یہ فقیر جب
اس شہر مین آیا تھا تو وہی بڑا سردار مذکور بار بار ہم سے بحث کرنیکا پیغام بھیجتا تھا جب ہم مستعد ہوتے
تھے تب ہٹ جاتا تھا آخر کو جب ہم کشتی کھولنے لگے تب ہمارے پاس رقعہ بھیجا کہ تمام شہر مین ہم
سے اور آپ سے بحث ہونے کا شہرہ تھا اب آپ بغیر بحث کے چلے جاتے ہین ایسا مناسب نہین ہے
اور آپ سے کل دس بجے دہرم گھر مین بحث ہوگا آپ کل دس بجے دہرم گھر مین آوینگے اور تمام شہر
کے لوگ بھی وہان جمع ہونگے تب ہم نے صدر گھاٹ مین کشتی لگا کے مقام کیا اور دہرم گھر مین بموجب
وعدہ کے حاضر ہوئے اور شہر چاٹگام کے رئیس اور عالم لوگ بھی وہان بیٹھے اور وہ بڑا
سردار بھی اپنے مقام سے آ کے جہل خانہ مین بیٹھا دہرم گھر مین نہ آیا جب بہت تاخیر ہوئی تب منشی
فضل الرحمان مرحوم اور داروغہ کریم اللہ صاحب او منشی محمد فیض صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ اوس
سردار کے بلانے کو گئے اور بہت طرح سے فہمائش کیا آخر کو ہرگز نہ آیا سو صاف ظاہر ہے کہ
اگر اوسکے پاس اوس رسمی فاتحہ کی دلیل کچھہ بھی ہوتی تو اس ذلت کو اپنے اوپر کبھی گذار انکرتا
اور اوسی سال مین ہمنے دصنو سوداگر کے مکان پر اوس گروہ کے ایک شخص عبد القادر نام سے کہا کہ
اگر اس رسمی فاتحہ کی دلیل از روے فقہ یا عقائد یا تصوف کے لکھہ کے دو تو ہم بھی اوسکو قبول کرینگے
اور پانچسو روپیہ بھی تمکو نقد ہدیہ دینگے اور کاغذ اور قلم اوسکے سامنے دہر دیا آخر کو بہت سے
گفتگو کے بعد کہا کہ ہم ان مذکور کتابون سے اوسکے دلیل نہین دے سکتے اب حال مین کئی
روز کا عرصہ ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز در مختار اور بعضی کتاب لیکے اوس گروہ کے دو تین شخص جو
اوس گروہ مین مولوی کہلاتے ہین قدم مبارک کی مسجد مین بیٹھے اور دعوا کیا کہ ہم ان کتابون
سے رسمی فاتحہ کے درست ہونے کی دلیل دینگے آخر کو یہ ہوا کہ اونہین کتابون سے اوسکا رد نکلا
تب مولوی غلام شریف صاحب اعانہ اللہ تعالے نے کہا کہ اب تمکو اپنا لاچار ہونا پکار دینا ہوگا
آخر کو پکار دیا کہ ہم ان کتابون سے رسمی فاتحہ کے درست ہونے کی دلیل نہ دے سکے یکشنبہ کو ہم
دلیل دینگے پھر یکشنبہ موعود کو وے لوگ دلیل کیا دینگے خود ذلیل ہوئے اور طرفہ یہ ہے کہ وہ
بڑا سردار مذکور بھی پہلے اہل سنت وجماعت اور حنفی مذہب مین مخلص تھا اور رسمی فاتحہ کو منع
کرتا تھا اور اوسکے نادرستی کے فتوا پر اوسکی مہر اب تک شہر چاٹگام مین موجود ہے پھر اب
چند روز سے شیطان اوسکے پیچھے لگا اور اوسکے مذہب نے کروٹ کرایا اور دوسرا شخص یعنی
عبد القادر کہ اوسکا باپ صاحب علم اور حقانی اور متقی تھا وہ اس فاتحہ کو منع کرتا تھا اللہ تعالے نے

اوسکو تحفے اور یہ اوسکا بیٹا عبد القادر بھی پہلے منع کرتا تھا پھر اب چند روز سے اوس بیٹے مذکور کے مذہب نے بھی کروٹ بدلا ان دونون نے اپنا طرز بیان کیا کہ پاک مذہب کو چھوڑ کے گندہ مذہب اختیار کیا ان دونون کے حق مین عرب کی یہ مثال ٹھیک اوترتی فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ قَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ مینہ سے بھاگا اور نابدان کے تلے کھڑا ہوا اور یہ سب حال جو ہمنے لکھا ہے تو اسکے سیکڑون آدمی گواہ ہین اگر دوسرے فرقے ان سب باتون سے انکار کرین توان سب باتون کو چھوڑ کے اون سے پوچھو کہ اب فاتحہ رسمیہ کو تم لوگ کیا کہتے ہو اگر نادرست کہین تو نادرست لکھہ کے اشتہار دے دین کہ آپس کا قضا مٹ جاوے اور اگر درست کہین تو جس طرح سے علماے دین کے اور سب مسئلون کو معتبر فقہ کی کتاب سے نقل کرکے نیچے کتاب کا نام لکھہ دیتے ہین اوسیطرح سے وے لوگ بھی اس رسمی فاتحہ کی ساری رسوم اور لوازمے کے درست ہونیکا مسئلہ کتاب سے لکھہ کے نیچے اوس کتاب کا نام لکھدین یہ کیا سبب ہے کہ سارے چھوٹے بڑے مسئلہ کتاب مین نکلتے ہین اور یہ مسئلہ نہین نکلتا تو حق یہ ہے کہ اگر رسمی فاتحہ کا مسئلہ کتاب سے نہ نکلے تو یہ رسم وسوسہ شیطانی مین سے ہے کیونکہ جو بات دین اسلام کی کتاب مین نہین ہے وہ شیطانی بات ہے اس بات کی دلیل احقاق الحق اور اوسکے نقشہ مین دیکھو اوس نقشہ کا نمونہ مختصر اور جس حدیث سے وہ نقشہ نکالا ہے اوسکو ہم لکھتے ہین وہ حدیث یہ ہے مشکوٰۃ مصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونسے کہا خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَءَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ کھینچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سمجھانے کے واسطے ایک خط سیدہا تاکہ سیدہی راہ کی مثال دکھلادین بعد اسکے فرمایا یہ خط جو مین نے سیدہا کھینچا ہے راہ خدا کی ہے بعد اوسکے کئی خط اور بھی اوسی سیدہے خط کے داہنے طرف اور بائین طرف سے کھینچا اور فرمایا کہ یہ سب راہین ہین انمین سے ہر راہون کے سر پر شیطان ہے کہ لوگون کو بلاتا ہے اوس راہ کی طرف اور سیدہی راہ سے باہر کر دیتا ہے اور پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریف کو پروردگار عالم فرماتا ہے کہ یہ راہ میری ہے سیدہی جیسا کہ مینے تم لوگون کو دکھلادی ہے سو پیروی کرو تم اس راہ کی آخر آیت تک اور آخر آیت کا یہ ہے وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور پیروی مت کرو تم اون راہون کی کہ بائین اور داہنے جاتی ہین یعنی مختلف و ٹیڑہی راہین تاکہ پریشان نہ کرین وہ راہین تمکو اوسیدہی راہ سے دور نہ لے جاوین روایت

کیا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور نسائی اور دارمی نے اس حدیث کی شرح مین محقق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے
جان تو کہ اس حدیث مین اور دوسری حدیثون مین جو اس مضمون کی آئین ہین حدیث کی کتابون مین ان خطوط کا
عدد دیکھنے مین نہین آیا مگر تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین حدیث روایت کی ہے کہ کہنچا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک خط مستوی یعنی سیدہا کہڑا اور فرمایا یہ راہ رشد کی یعنی ہدایت کی ہے اور راہ خدا کی ہے
پیروی کرو اوسکی بعد اوسکے کہینچا ہر جانب مین چہہ خطین مایل یعنی جہکنے والے اور فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ
پر ایک شیطان ہے کہ بلاتا ہے اوس راہ کی طرف سو پرہیز کرو اوس سے اور پڑہا یہ آیت کو انتہی اب اس
بیان بموجب اون راہون کی یہ شکل ہے اور اوسی سیدہی راہ کو شریعت کہتے ہین اور
داہنے بائین شیطان کی راہ ہے انتہی ؏

اس حدیث کے بموجب اس نقشہ کو ہم لکہتے ہین اوس نقشہ مین بیچ مین جو سیدہا خط ہے سو شریعت مطہرہ ہی
اور اوس سیدہے خط کے داہنے بائین جو نیچے کی طرف جہکے ہوئے خط ہے سو شیطانی راہین ہین سو جس مسئلہ کی
سند ازروے تفسیر حدیث شرح حدیث اور فقہ اور اصول فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتابون کی شریعت مطہرہ
سے جاملی ہے اوس مسئلہ سے لیکے شریعت مطہرہ تک ہمنے ایک خط کہینچ دیا ہے اور شریعت مطہرہ سے ملنے کی
یہی شناخت ہے کہ وہ مسئلہ لکہکے نیچے کتاب کا نام لکہہ دیتے اور جس مسئلہ کی سند شریعت مطہرہ سے نہین
ملی ہے یعنی وہ مسئلہ کسی کتاب مین نہین ملا اوسپر خط نہین کہینچا اوسکو جانو کہ وہ شیطانی راہ ہے اور جسکو دعوے
ہو کہ وہ شیطانی راہ نہین ہے کہ وہ اوس مسئلہ کے نیچے مذکورہ کتابون مین سے کسی کتاب کا نام لکہہ کے اوسکو
بہی خط کہینچ کے شریعت سے ملاوے نرا خط کہینچنے سے کام نہ چلیگا اب اپنے مذہب کا یہ چہہ مسئلہ بطور نمونہ کے
ہم لکہتے ہین تب نقشہ کے دایرہ مین ہر ایک عدد سے کا مسئلہ لکہہ سکے اوس مسئلہ کو شریعت سے ملا دینگے اور دوسرے
مذہب کا جو مسئلہ نہ ملیگا اوسکو بے ملایا چہوڑ دینگے تاکہ اوسکو دیکہہ کے لوگ پہچان جاوینگے کہ یہ شیطانی بات
ہے اہل سنت وجماعت کے مذہب کا پہلا مسئلہ مدارج النبوۃ کے نوین باب مین فرماتے ہین کہ فصل الخطاب
مین حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے کہ اونکے پاس عراق کے لوگون مین سے ایک قوم آئے
اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا بدی کے ساتہہ ذکر کیا اور کچہہ اونکے حق مین کہا بعد اوسکے جلد ہی حضرت
عثمان رضی اللہ کی بدگوئی کرنے لگے تب امام نے اون سے کہا کہ تم لوگ مجہکو خبر دو کہ تم لوگ مہاجرین
سے ہو کہ جنکے حق مین خدا تعالیٰ نے سورہ حشر مین فرمایا ہے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ٥
یعنی غنیمت کا مال واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنے والون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گہرون سے اور

مالون سے ڈہونڈہتے ہوے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ تعالی کی اور اوسکے رسول کے لوگ وہی ہین سچے * تب وے لوگ بولے ہم اونمین سے نہین ہین تب امام نے کہا پہر تم لوگ انصار کی جماعت مین سے کہ اونکے حق مین اللہ تعالی نے سورہ حشر مین وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِہِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْہِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو جگہ پکڑ رہے ہین اس گہر مین یعنی مدینے مین اور ایمان مین اون سے آگے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ آوے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اوس چیز سے جو اونکو دیا اور اول رکہتے ہین یعنی بہتر جانتے ہین یعنی مقدم رکہتے ہین اور پسند کرتے ہین دوسرونکو اپنی جانون سے اور اگرچہ ہو اونکو بہوک اور جو بچایا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے * ف * پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہین اور اس آیت سے انصار اور جو اس گہر مین رہتے ہین پہلے سے یعنی مدینہ مین اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہین اپنی حاجت منہ پر رکہکر اور اونکو ملے تو حسد نہین کرتے بلکہ خوش ہوتے ہین اول رکہتے ہین اپنی جانون سے اگرچہ ہو اونکو بہوک یعنی صدقہ کرتے ہین اور دوسرون کے دینے کو مقدم رکہتے ہین اپنی جانون پر اگرچہ اونکو احتیاج ہو تب وے لوگ بولے ہم اون سے بہی نہین ہین تب امام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم لوگ اوس جماعت سے بہی نہین ہو کہ جنکی شان مین اللہ تعالی نے سورہ حشر مین فرمایا * وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور غنیمت کا مال اونکے واسطے جو آئے اونکے پیچہے یعنی مہاجرین اور انصار کے پیچہے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو آگے پہنچے ہم سے ایمان مین اور نہ رکہ ہمارے دلمین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان * ف * یہ آیت سب مسلمانون کے واسطے ہے جو اگلون کا حق مانین اور اونہین کے پیچہے چلین اور اون سے بیر نہ رکہین امام نے کہا کہ تم لوگ میرے پاس سے اوٹھ جاؤ اللہ تعالی کسیکو تمہارا ہمسایا نہ کرے تم لوگون نے اسلام کی صورت کو اپنا لباس بنا لیا ہے ولیکن باطن مین تم لوگ اہل اسلام مین سے نہین ہو انتہی حضرت امام کے اس بیان سے ظاہر ہے اور مہاجرین اور انصار اور اونکے بعد کے وے لوگ جو اگلون کے واسطے مغفرت مانگین اور اونسے دشمنی نہ رکہین یہی تین قسم مسلمان ہین تو جو لوگ مہاجرین اور انصار مین سے یا اپنے اگلے مسلمانون مین سے ایک سے بہی عداوت رکہتے ہین وے لوگ مسلمان نہین ہین اور آنحضرت صلعم کے سارے اصحاب کے حق مین شرح عقاید نسفی مین کہا اور زبان کو بند کہین

ہم وطن اور ذکر نکلے ہیں سارے اصحاب کا یا ایک کا مگر نیکی کے ساتھ پھر آگے اس بات کی دلیل کے واسطے بہت سی حدیثیں روایت کیا جو چاہے اوسمین دیکھے اور اس رسالہ کے تیرہین مضمون کو دیکھے اور اشعۃ اللمعات کی تیسری فصل میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت والی حدیث کی شرح میں فرمایا کہ آثار میں آیا ہے کہ پروردگار تعالی نے نظر کیا سارے بندون کے دلون کی طرف تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکو روشن زیادہ اور پاک زیادہ پایا تب اوسمین نبوت کا نور رکھا اور صحابہ کے دلکو صاف زیادہ اور لایق زیادہ پایا تب اونکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے واسطے قبول کر لیا اور یہ بات بلاشبہ ظاہر ہے چنانچہ کوئی عاقل پسند نہ کریگا کہ جو لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور مرید ہون اور عمر بھر اونکی تربیت کے سایہ مین رہے ہون اور اونکی خدمت کئے ہون اور انکی پاک اور صاف نہ ہوئے ہون اور کمال کے درجہ کو نہ پہنچے ہون مشایخ کے مریدون کو دیکھو کہ اونکی خدمت مین کسدرجہ کو پہنچ جاتے مین آخر صحابہ کا نقصان بیان کرنے سے وہ نقصان آنحضرت صلعم کی طرف عاید ہوتا ہے مگر جو منافق ہوگا ایسی بات کو پسند کریگا اور آنحضرت کے صحابہ مین جو منافق لوگ تھے سورہ توبہ کے اوترنے کے بعد متعین ہو گئے اور مخلصون کے درمیان سے جدا ہو گئے اور فضیحت اور رسوا ہو گئے تھے نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد انتہی اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ صحابہ لوگو مین بھی منافق باقی رہ گئے تھے سو وہ خود منافق ہے ❊ دوسرا مسئلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب آنحضرت صلی اللہ وسلم کے پاس آئے تب آنحضرت نے فرمایا کہ جب تو اس امت کے کام کا والی ہو یعنی خلیفہ ہو تب امت کے ساتھ نرمی کرنا تب اسی حدیث بموجب حضرت معاویہ کو شک ہوا کہ وہ خلافت کے لایق ہین اسواسطے اونہون نے خلافت کا دعوا کیا سو ایک وجہ سے حق کو پہنچے اور ایک وجہ سے خطا کیا حق کو پہنچے اس وجہ سے کہ وے خلافت کے لایق تھے کیونکہ قریشی تھے اور آنحضرت نے اونکی خلافت کی خبر بھی دیا اور خطا کیا اسوجہ سے کہ بیعت خلافت کی لوگون سے لینا اور خلافت کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے پہلے حق تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل تھے اور خلافت کی سزاوار تھے تو اونکے وقت مین معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطے خلافت درست نہ تھی بلکہ اونکی خلافت کا وقت بعد علی رضی اللہ عنہ کے تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے سبب سے باغی ٹھہرے مگر باغی کو اللہ تعالی نے سورہ حجرات مین مومن فرمایا ہے اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت معاویہ فاسق نہ تھے اور اپنے دعوی سے انکا توبہ کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وقت مین ظاہر نہوا تھا اور حضرت علیؓ نے معاویہ کے ساتھ صلح کیا اسی سبب سے معاویہ پر لعن یعنی تبرا کرنا درست نہین کیونکہ اگر وہ لعن کے مستحق ہوتے تو حضرت علیؓ اونسے صلح نہ کرتے یہ تمہید سے گیارہوت

باب کے چنین قول کا خلاصہ یہ ہے پھر بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاویہ رضی اللہ عنہ امام تھے حق پر اور اللہ تعالیٰ
کے دین میں اور لوگوں کے معاملہ میں عادل تھے اور یزید اوسکے خلاف تھا اسواسطے کہ روایت کیا گیا ہے
کہ اوس نے شراب پیا اور ملاہی یعنی ڈھول باجے اور غنا یعنی گانے کا حکم دیا اور حق والون کا حق نہ دیا
اور اللہ تعالیٰ کے دین میں نافرمانی کیا یہ تھیں مذکور کے ساتوین قول کا خلاصہ ہے اور شرح عقاید نسفی
مین لکھا ہے کہ سلف مجتہدین اور علماے صالحین سے معاویہ اور اونکے گروہ پر لعن کا درست ہونا منقول
نہین اور جامع ترمذی میں جو صحاح ستہ مین سے ہے مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ مین سند کے
ساتھ عبد الرحمن ابی عمیرہ جو اصحاب تھے اون سے روایت کیا ہے اونھون نے نبی صلی اللہ وسلم سے سنا کہ
اونھون نے معاویہ کو کہا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ یا اللہ کر تو معاویہ کو ہدایت کرنیوالا ہدایت پایا ہوا
اور ہدایت کر لوگون کو اوس سے اور اوسی حدیث کے بعد سند کے ساتھ دوسری حدیث روایت کیا ہے کہ جب عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کیا اور معاویہ کو وہان حاکم کیا تب لوگون نے کہا کہ عمیر کو
معزول کیا اور معاویہ کو حاکم کیا تب عمیر نے کہا کہ ذکر نہ کرو معاویہ کا مگر نیکی کے ساتھ اسواسطے کہ مین نے سنا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے اَللّٰھُمَّ اھْدِ بِہٖ فرماتے تھے یا اللہ ہدایت کر تو لوگون کو معاویہ کے سبب سے انتہیٰ
ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جو بعضے رافضی یا تفضیلیہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی حدیث کو موضوع کہا سو رافضی
یا تفضیلیہ ہونے کے سبب سے بھلا صحاح ستہ مین حدیث موضوع کہان تیسرا مسئلہ شرح عقاید نسفی مین لکھا ہے
کہ جب تک بندہ عاقل بالغ ہے تب تک ایسے مقام مین نہین پہنچا ہے کہ اوسکے اوپر سے امر اور نہی ساقط ہوجاوے
اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کے خطاب جو تکلیفات یعنی احکام شرعیہ کے بیان مین وارد ہوے
ہین سو عام ہین اور اس سبب سے کہ سارے مجتہدون کا اجماع اسی بات پر ہے اور بعضے اباحیہ کہتے ہین
کہ جب بندہ محبت اور صفائی قلب کے نہایت تک پہونچ گیا اور بغیر نفاق کے کفر پر ایمانکو پسند کیا تب اوس سے
امر اور نہی ساقط ہوجاتا ہے اور اوسکو اللہ تعالیٰ آگ مین داخل نہ کریگا کبیرہ گناہون کے کرنے کے سبب سے
اور بعضے نسخے مین بجاے اباحیہ کے مباحیہ لکھا ہے اور بعضے اباحیہ نے کہا کہ مطلقاً ساری تکلیفات شرعیہ اوسپر
سے ساقط نہین ہوتی ہین لیکن عبادات ظاہری اوسپر سے ساقط ہوجاتی ہین اور تفکر یعنی مراقبہ اوسکی عبادت ہوتی ہے
اور یہ بات کفر اور گمراہی ہے اسواسطے کہ سب لوگون سے بڑے کامل اللہ تعالیٰ کی محبت اور ایمان مین
نبی لوگ ہین خصوصاً حبیب اللہ یعنے ہمارے پیغمبر صلعم باوجودیکہ اونکے حق مین تکلیفات شرعیہ بہت زیادہ اور بہت
بڑھ کے تھی مثلاً آنحضرت پر تہجد فرض تھی لیکن آنحضرت کا یہ فرمانا کہ جب دوست رکھتا ہے اللہ کسی بندے
کو تب اوسکو ضرر نہین کرتا ہے کوئی گناہ سو اوسکے یہ معنی ہین کہ اوسکو اللہ گناہ سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے

تب اوسپر گناہ کا ضرر نہین لگنے سکتا انتہی ✦ چوتھا مسئلہ اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور عدم سے وجود مین لانے والا اللہ تعالی ہے اور اوسکے مشابہ کوئی چیز نہین ہے اور صفات اللہ تعالی کی نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات ہین اور وہ خالق نہ جزو والا ہے نہ بعض والا یعنے نہ اوسکے ٹکڑے ہین نہ اجزا اہل سنت وجماعت کے عقاید کی ساری کتابون مثل شرح عقاید نسفی اور تمہید وغیرہ مین ایساہی ہے جب اہل سنت وجماعت کے نزدیک صفات اللہ کی نہ عین ذات ہین اور نہ غیر تب دوسرے مخلوق کو عین خدا کہنے سے سنت وجماعت کسطرح باقی رہیگا اور سارا کارخانہ شریعت اور طریقت کا اثنینیت پر یعنی دو ہونے پر موقوف ہے مثلاً خالق اور مخلوق کے دو جاننے پر اور کلمہ طیبہ مین جو دو توحید ہے رسول کے بھیجنے والے کی توحید رب ہونے مین اور رسول کی توحید تابعداری کے لایق ہونے مین سو اس دونون توحیدون کے اقرار اور اعتقاد پر موقوف ہے اور ایساہی قرآن شریف کے اوتارنے سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف کو اوتارا اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلعم پر اور ایساہی سارے احکام شرعیہ کے فرض کرنے اور اوس فرض کے قبول کرنے اور ادا کرنے اور نہ کرنے کے احکام سے ظاہر ہے جنکا بیان فقہ کی لاکھون کی کتابون مین کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المواریث تک موجود ہے اور ایساہی حدیث اور تفسیر اور ساری دینی کتابون سے ظاہر ہے اور سب کو ایک جاننا اور ہمہ اوست کہنا یا بندے کو اللہ کا جزو جاننا کفر ہے کیونکہ اوسمین دین اور شریعت اور خالقیت کے سارے کارخانہ کا انکار ہے پانچوان مسئلہ ہدایہ مین باب الحج عن الغیر مین لکھا ہے قاعدہ کلیہ اس باب مین یعنی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دینے کے باب مین یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دیدے نماز ہو یا روزہ یا صدقہ ہو یا اسکے سوا جو عمل ہو نزدیک اہل سنت وجماعت کے اسواسطے کہ روایت کیا گیا ہے نبی علیہ السلام سے کہ اونھون نے قربانی کیا دو دنبے چت کبرے اونمین سے ایک کو قربانی کیا اپنی طرف سے اور دوسرے کو اپنی امت کی طرف سے جس نے اقرار کیا اللہ تعالے کی وحدانیت کا اور گواہی دیا اونکے واسطے اللہ تعالی کا حکم پہنچا دینے کی آنحضرت صلعم نے دونون دنبون کی قربانی مین ایک کی قربانی کا ثواب اپنی امت کو دیدیا۔ انتہی ✦ اس بیان سے اسقدر ثابت ہوا کہ اپنے عمل کے ثواب کو دوسرے کو دیدیا اس سے زیادہ ثواب دینے کے واسطے کچھ پڑھنا یا کوئی رسم کا بجالانا ثابت نہ ہوا اور شرح عقاید نسفی مین اسیات کو خوب دلیل سے ثابت کیا ہے جسکو منظور ہو اوسمین دیکھے اور روایت کیا ہے کہ سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم سعد کی ما مرگئی سو کون صدقہ افضل ہے فرمایا پانی تب سعد نے ایک کنوان کھودا اور کہا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی اس کنوئین کا ثواب سعد کی ماکے واسطے ہے انتہی اور بہت سی کتاب مین ایساہی ہے پس اس مقدمہ مین اس سے زیادہ کسی کتاب سے

ثابت نہین اور اس مقدمہ مین شارع کی تعلیم پائی گئی اور فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہیۃ کے چوتھے باب
مین لکھا ہے ایک شخص نے میت کی طرف سے صدقہ کیا اور میت کے واسطے دعا کیا تو درست ہے اور اوسکا ثواب
ملیگا میت کو ایسا ہی ہے خزانۃ الفتاوی مین اس سے بھی اپنے عمل کا ثواب میت کو دینے کے واسطے دعا کرنے
سے زیادہ کچھ ثابت نہین تو ایصال ثواب کیواسطے تعلیم سے زیادہ کوئی بات زیادہ کرنا بدعت ہے اور رسمی فاتحہ
کے درست کہنے والے اور عمل کرنیوالے کہتے ہین کہ جو زمین ہندؤن کے مشابہ ہین مثلاً زمین کو لیپنا اور نیا
برتن منگانا اور اوس چیز پر پان اور پھول رکھنا سو ہم چھوڑ دینگے مگر اوسکے کھانے سے کھلانے اور کھانے
کے پہلے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ لینگے تو اسمین کیا قباحت ہے تو اونکا یہ جواب ہے کہ ثواب
پہنچانے کیصورت جو ہدایہ سے لکھے چکے اوسکے سوا جو کچھ کریگا سو بدعت ہے پھر اسباب کو سنکے کہتے ہین
کہ کیا قرآن شریف پڑھنا بدعت ہے تو اونکا جواب یہ ہے کہ فتاوی عالمگیری کے باب مذکور مین لکھا
ہے تمام سورہ کافرون پڑھنا جماعت کے ساتھ یعنی سب کسیکا ایکبارگی ملکے پڑھنا مکروہ ہے اسواسطے
کہ یہ بدعت ہے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہ عنہم سے منقول نہین ایسا ہی ہے محیط مین اور اوسی باب مین
لکھا ہے کہ قرآن ختم کرنے کے وقت جماعت کے ساتھ دعا کرنا یعنی سبکا ایکبارگی دعا کرنا مکروہ ہے اسواسطے کہ
ایسا کرنا منقول نہین ہے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے انتہی * تو آنحضرت سے منقول ہونا بھی دلیل ہے مکروہ
ہونیکی حالانکہ دعا کرنا سنت ہے بدعت نہین ہے * چھٹھان مسئلہ - فتاوے عالمگیری مین کتاب الکراہیۃ کے
بیسویں باب مین لکھا ہے اتفاق کیا سارے مشایخون رحمہم اللہ نے کہ خضاب سرخ رنگ کا کرنا مردون کے
حق مین سنت ہے اور بے شک وہ نشانی مسلمانون کی ہے لیکن سیاہ رنگ کا خضاب کرنا سو غازیون مین
جو کوئی ایسا کرے تاکہ دشمن کو بڑی ہیبت معلوم ہو تو اوسکو ایسا کرنا نیک اور پسندیدہ ہے اس بات پر سارے
مشایخ رحمہم اللہ نے اتفاق کیا اور جس نے سیاہ خضاب کیا اسواسطے کہ عورتون کو وہ شخص بھلا معلوم ہو
اور عورتین اوسکو پیار کرین تو یہ مکروہ ہے اور اوسپر بہت سے مشایخ ہین اور بعضے مشایخ نے اسکو بھی درست
کہا بغیر کراہیت کے اور روایت کیا گیا ہے ابی یوسف رحمۃ اللہ سے کہ اونہون نے کہا جیسا کہ مجھکو بھلا معلوم ہو
ہے کہ مین اوسکے واسطے زینت کرون ایسا ہی ہے ذخیرہ مین اور امام سے یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے
روایت کیا ہے کہ خضاب کرنا نیک ہے لیکن حنا اور کتم اور وسمہ سے اور ارادہ کیا امام نے خضاب کرنا
داڑھی اور سر کے بال کا اور خضاب کرنا لڑائی کی حالت کے سوا سے صحیح روایت مین لاباس بہ ہے یعنی مستحب ہے
ایسا ہی ہے کبری کے ذخیرہ مین انتہی * اور چونکہ تصوف مین دل کے حال اور نیت کے درست کرنے کا بیان
ہوتا ہے اسواسطے تصوف کی کتاب عین العلم مین لکھا ہے اور سالک رو اوار نہ ہو داڑھی کے زرد کرنے پر

اور سرخ کرنیکا بڑہوتی کے چھپانے کی نیت پر یعنی بڑہوتی کو عیب جانکے خضاب نہ کرے کیونکہ وہ نور ہے مگر جہاد مین جس نیت پر ہو مطلقاً درست ہے اور آگے چل کے کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ بے دونون یعنی زرد اور سرخ دونون خضاب مسلمین اور مومنین کے ہین یعنی بڑہوتی چھپانے کی نیت سے خضاب کرنا کیا ضرور سنت کی نیت پر خضاب کرے انتہی * تو جو فقہ کی کتاب مین ہے فتوا مین اوسیکو نقل کرنا ہوگا اور جسکو نیت کی درستی منظور ہوگی وہ تصوف دیکھ کے نیت درست کریگا اور علاوہ اسکے یہ مسئلہ تصوف کا فقہ کے خلاف بھی نہین ہے اور اس مسئلہ مین کوئی بحث اور تقریر بھی نہین کرتا مگر ایک شخص خارجی مذہب کا مسلمانون کے دلمین شک ڈالنے کے واسطے غازی کے سوا سب کے واسطے سرخ اور زرد خضاب کو بھی منع کرتا ہے سو وہ سارے مشایخ کا مخالف ہے اور اوسکی بات شریعت سے نہین ملتی اور وہی شخص کلمہ گو مسلمان کو جو نماز نہین پڑھتا اوسکو کافر کہتا ہے اور اوسکے جنازہ کی نماز پڑہنے کو منع کرتا ہے ایسا شخص کا خارجی ہونا شرح عقاید نسفی مین صاف صاف موجود ہے اور ایسے عقیدہ والیکو اوسمین اجماع کے خارج لکھا ہے سو اوسکی یہ بات بھی شریعت سے نہین نہین ملتی اب اہل سنت وجماعت کے مخالفون کی مفسدی لکھتے ہین *

پہلا مفسد * شیعہ لوگ کہتے ہین کہ صحابہ مین بعضے منافق تھے اور ظالم اور غاصب تھے اور خارجی لوگ بھی اسیطرحکا افترا کرتے ہین اور یہ دونون فرقے مہاجرین اور انصار اور اگلے مسلمانون کو جو گذر گئے ہین برے کہتے ہین اور گالی دیتے ہین سو اس مفسدہ کا کفر ہونا پچھلے مسئلہ سے ثابت ہوچکا اور یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا - دوسرا مفسدہ رسالہ خطرات مین بڑا طول طویل افترا لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اکثر سرداران قریش کے جو قوت اور شوکت اور جاہ وثروت مسلمانون کا دیکھہ کے مسلمان ہوے تھے اونکا کفر اور نفاق نبوت کے زمانہ مین اور خلفاے راشدین کے خلافت کے زمانہ تک ویسا ہی رہا آخر کو کربلا کی لڑائی مین کھلا سو اس مفسدہ کا رد پچھلے مسئلہ مین بخوبی ہوا اور ایسے اعتقاد والا منافق ہے اور یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا اور کربلا کے فساد کا بانی جو یزید تھا سو اس مفسدہ کا لکھنے والا جو راگ اور باجے مین غرق ہے سو یزید کا فرما بردار ہے کیونکہ اسکا امام کا حکم اوسی نے دیا تھا جیسا کہ دوسرے مسئلہ مین معلوم ہوا تیسرا مفسدہ * رسالہ خطرات مین لکھا ہے کہ حضرت علی کے ساتھہ معاویہ کا اتنا لڑنا جو تھا سو امام کے ساتھہ دشمنی کرنا اور خلیفہ زمان پر خروج کرنا تھا اجتہادی خطا نہ تھی اسواسطے سلف نے اوسکو ظالم اور غاصب کہا اور آنحضرت کے صحبت کے حرمت کے حق کی رعایت کر کے صرف معاویہ کو باغی اور خارجی کہا اور گالی دینے اور لعنت کرنے کو تجویز نہ کیا اور بعضے متعصبہ نے جو معاویہ کے فضایل مین چند حدیث نقل کیا ہے سو موضوع ہے انتہی *

اس مفسدی کا رد دوسرے مسئلہ مین بخوبی ہو چکا اور یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا +

چوتھا مفسدہ + جو رسالہ خطرات مین لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہل عقاید کہتے ہین کہ بندہ ایسے مقام مین ہرگز نہین پہنچتا کہ تکلیفات شرعیہ اوسپر سے ساقط ہو جاوے سو بعضے عارفون نے جو اپنے اوپر سے فرض عبادتون کے ساقط ہونے کو کہا ہے تو یہ کیسا ہے تب اوسکا جواب لکھا ہے کہ بندے کے واسطے کوئی حد معین نہین ہے اس حد پر پہنچنے سے ساقط ہونا پہچانا جاوے لیکن اللہ تعالیٰ جو مکلف کے اوپر سے فرض عبادت کو ساقط کرے تو کچھہ دور نہین اور اس بات کا انکار اہل حق مین سے کسی نے نہ کیا بلکہ اسکا ثبوت شریعت سے پا سکتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس مقام مین چونکہ آیت کے مضمون کی عربی لکھا تھا وہ آیت نہ تھی اسواسطے ہمنے اوسکو خوف سے نہ لکھا وہ آیت سورہ انا فتحنا کی اسطرح ہے یَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی معاف کرے تجھکو اللہ جو آگے ہوے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے انتہٰی بعد اسکے اپنی رائے سے اس آیت کی تفسیر اسطرح سے کیا اور پچھلی گناہون مین سے جنکی ساقط ہونیکا احتمال ہے ترک کرنا عبادت مفروضہ کا ہے اس مفسدہ کا رد تیسرے مسئلہ مین بخوبی ہے اور اوسکی گمراہی یہان تک پہونچی کہ اباحیہ کو عارف ٹھہرا اور اہل سنت کے عقاید کا رد کیا اور قرآن شریف کی آیت کو کفر کے حق ہونے کی دلیل مین لکھا یہ معنی کسی تفسیر مین نہین اور یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا + پانچوان مفسدہ + جو یہ ہے اوسمین بڑی دغابازی کیا ہے کہ کفر بکتا ہے پھر اوسکو سنبھالتا ہے مگر وہ اور بھی بگڑتا جاتا ہے پیچ سے گدھا پٹنے سے کہین گھوڑا ہوتا ہے اب غور لکھتا ہے چھبیسوان خطرہ یہ ہے کہ جب سالک حق کی ذات اور صفات مین فنا ہوا اور مٹ گیا اور بشریت کی آمیزش بالکل مٹ گئی تب اوسکو کیا حاجت ہے کہ مقید صوم و صلوٰۃ کا ہو اور جس چیز کی ضرورت نہین ہے اوسمین مشغول رہے اوسکا جواب یہ ہے کہ بندہ عین خدا ہے بعد ترقی کے یعنی اوپر کے درجہ پر چڑھنے کے بعد اور خدا عین بندہ ہے بعد تنزل کے یعنی نیچے کے درجہ مین اوترنے کے بعد لیکن بعد اس ترقی اور تنزل کے کلیت خدا کی اور جزئیت بندہ کی دور نہین ہوتی اور اسیواسطے لوگون نے کہا کہ بندہ بندہ ہے اگرچہ اونچے درجہ پر چڑھ جاوے اور رب رب ہی اگرچہ نیچے درجہ مین اوتر آوے اور مقتضاے جزئیت کا بندہ ہونے کے سوا کچھہ نہین انتہٰی +

اس مفسدہ کا رد چوتھے مسئلہ مین بخوبی ہے یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا مسلمانون ہشیار ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح دجال کے سوا آخری زمانہ مین بڑے چھوٹے دجالونکے ہونے کی خبر دیا ہے سو ایسا ایسا مفسدہ برپا کرنیوالا بلاشبہ دجال ہے ایسے دجال سے دور رہنے اور بچے رہنے اور اوسکو پاس نہ آنے دینے کا حکم آنحضرت نے دیا ہے یہ گروہ اپنے اوپر بڑا ظلم کرتے ہین کہ باوجود بکہ ملحد ہین اپنے تئین درویش جانتے ہین اور دعوا معرفت کا رکھتے ہین اور اونکی معرفت کا یہی حد ہوا کہ

بندے کا عین خدا ہونا اور خدا کا عین بندہ ہونا سمجھا اور رب العالمین کے جز ثابت کیا اور ایسے اسقدر کافر
کوئی فرقے سنین جب یہ عقیدہ کھلیگا تب گل سمجھ لیگا اور جو بیچارے عوام وصوکہا کہا کے ان ملحدون سے مرید
ہوگئے ہین وے اب دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جوش سے ان ملحدون کو اپنے
پاس پھٹکنے نہ دین گے انشاء اللہ تعالی اسی طرح سے جو اس رسالہ مین تمام عالم کے مثال ہاتھہ پاؤن غیرہ
اعضا کی دیا ہے اور آنحضرت کی مثال قلب کی سی اور اللہ تعالی کی مثال روح کی سی وہ بہی چوتھے
مسئلہ سے رد ہوگیا ✤ چھٹیان معتقدہ میت کو ثواب دینے کے واسطے جو منقول اور تعلیم کے سوا کچہہ رسمین اور
لوازمے مقرر کیا ہے اور اوسکا نام فاتحہ رکہہ لیا سو اوسکا یہ نام بہی تعیّن سے سنین ملتا اور وہ سب رسم
بہی شریعت سے سنین ملتی اور اوسکا رد پانچوین مسئلہ مین بخوبی موجود ہے ✤ ساتوان معتقدہ ✤
ایک شخص ایسا ظاہر ہوا ہے کہ غازی کے سوا سب کے واسطے خضاب کو مطلقاً منع کرتا ہے کسی رنگ کا
ہو اور جو کلمہ گو نماز سنین پڑھتا اوسکو کافر کہتا ہے اور اوسکے جنازہ کی نماز کو منع کرتا ہے سو اوسکی معتقد
کا رد چھٹےین مسئلہ مین موجود ہے اور اوسکی دونون بات شریعت سے سنین ملتی خاتمہ ✤
درود شریف کے بعضے فایدہ ونکے بیان مین جسکے لکھنے کا وعدہ گیارہین مضمون مین کیا تھا اس فائدہ۔
مین جو ہم جذب القلوب سے جسکے مختصر مضمون بیان کرینگے اوسکو سمجھ کے دنیا اور دین کی حاجت روا ہونے
کے واسطے لوگ درود شریف مین مشغول ہونگے اور اپنا مقصد انشاء اللہ تعالی لقینی حاصل کرین گے اور اس
فائدہ مین چار افادہ ہے ✤
پہلا افادہ ✤ جذب القلوب کے سترہوین باب کی پہلی فصل مین لکھا ہے اور درود کے فائدون مین سے
یہ فائدہ ہے کہ درود بھیجنے والے کی ساری مشکلین آسان ہو جاتی ہین اور ساری حاجتین بر آتی ہین
اور سارے گناہ بخشے جاتے ہین اور ساری برائیون کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اوسکا کرب یعنی بے
بسی اور غم اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے اور بیماری سے شفا پاتا ہے اور خوف اور گھبراہٹ دور
ہو جاتی ہے اور جو کسی گناہ مین متہم ہوتا ہے تو اوسکا اوس گناہ سے بری اور پاک ہونا سب پر کھل جاتا
ہے اور دشمنون پر فتح پاتا ہے اور حق تعالی راضی ہوتا ہے اور اوسکی محبت دلین پیدا ہوتی ہے
اور فرشتے اوسکے حق مین دعا کرتے ہین اور اوسکا عمل اور مال پاک ہو جاتا ہے اور بڑھتا ہے
اور اوسکی ذات پاک ہو جاتی ہے اور دل صاف ہو جاتا ہے اور فراغبالی یعنی دل کی بے فکری اور
سارے کامون مین برکت حاصل ہوتی ہے یہان تک کہ اسباب مین اور اولاد مین اور اولاد کی اولاد مین
چوتھے طبقہ تک یعنی چار پشت تک اور قیامت کے ہولون سے نجات پاتا ہے اور سکرات یعنی سختی موت کی آسان

ہوتی ہے اور دنیا کے مہلکہ اور تنگی سے خلاص پاتا ہے اور سہولی چیز زیادہ آجاتی ہے اور فقر یعنی محتاجی اور حاجت دور ہوجاتی ہے اور اقسام بخل اور ظلم سے اور رغم انف کی دعا سے یعنی اوسکی ناک کی خاک میں ملنے کی دعا سے سلامت رہتا ہے اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ اوس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے اور گویا کہ اوس نے اوپر جفا اور ظلم کیا اور اوپر بد دعا کیجاتی ہے اوسکی ناک کی خاک آلودہ ہونے کی وعلی ہذا القیاس بہت سے فایدے ہیں جو جیات جذب القلوب میں دیکھے اور اوسی ستر ھویں باب کی دوسری فصل میں لکھا ہے کہ سخاوی اور دوسرے محدثون نے اللہ انسب پر رحم کرے نقل کیا ہے کہ محمد بن سعد بن مطرف کے واسطے سونے کے قبل درود پڑھنے کا کوئی عدد معین نہ تھا یعنی جسقدر ہوسکتا تھا رات کو سونے کے قبل ہمیشہ درود پڑھ لیتے تھے ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ اوسکے گھر میں تشریف لائے اور اوسکے گھر کو اپنے جمال باکمال کے نور سے روشن کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ اپنے اوس منہ کو جو درود بہت پڑھتا ہے لا تاکہ میں اوسپر بوسہ دون وہ کہتا ہے کہ میں نے شرم کیا کہ اپنے منہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے سامنے کرون اور اپنے رخسارہ کو پھیرا اور آنحضرت کے منہ کے سامنے کیا تب آنحضرت نے میرے رخسارہ پر بوسہ دیا جب میں جاگا تو تمام گھر میں مشک کی خوشبو پھیلی ہوئی پایا اور آٹھ روز تک میرے رخسارہ سے مشک کی بو آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر رداد صوفی محدث اپنی کتاب میں اوس سند کے ساتھ جو شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے رکھتا ہے روایت کرتا ہے کہ اقلنسی نے کہا ہے کہ ایک روز شبلی آئے ابو بکر مجاہد تعظیم کے واسطے کھڑا ہوگیا اور اوسے معانقہ کیا اور اوسکی دونون آنکھون کے درمیان میں بوسہ دیا تب میں نے کہا کہ یا سیدی تو شبلی کی ایسی تعظیم کرتا ہے حالانکہ تو بھی اور جتنے بغداد کے لوگ ہین وے بھی کہتے ہین کہ وہ دیوانہ ہے تب ابو بکر مجاہد نے کہا کہ میں نے نہیں کیا مگر پیغمبر صلعم کو دیکھ کر میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی پیغمبر صلی اللہ علیہ کے پاس آیا آنحضرت اوسکے آنے سے کھڑے ہوگئے اور اوسکو گود میں لیا اور اوسکی دونون آنکھون کے درمیان میں بوسہ دیا تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ایسی تعظیم آپ شبلی کی کرتے ہین فرمایا ہان وہ بعد نماز کے یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ آیا ہے تم پاس رسول تمہارے میں کا بھاری ہوتی ہے اوسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہے تمہارے ایمان والون پر شفقت رکھتا مہربان اور اوسکے بعد مجھپر درود بھیجتا ہے اور وہی شیخ احمد اپنی کتاب مذکور میں شبلی قدس سرہ سے نقل کرتا ہے کہ شبلی نے کہا کہ میرے پڑوسیون میں سے ایک شخص مرا تھا اوسکو میں نے خواب میں دیکھا تب میں نے کہا کہ اللہ

تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا اوس نے کہا کہ کیا پوچھتا ہے کہ بڑی بڑی عجائب ہولیں مجھپر گذرین اور منکر نکیر کے
سوال کے وقت مجھپر نہایت تنگ وقت پڑا مین نے اپنے دلمین کہا کہ شاید مین دین اسلام پر نہین مرا ہون
آواز آئی کہ یہ عذاب اپنی زبانکو دنیا مین تیرے بیکار رکھنے کے سبب سے ہے جب عذاب کے فرشتون نے
میرے عذاب کا قصد کیا تب ایک مرد بڑا خوبصورت پاکیزہ خوشبو والا میرے اور اونکے درمیان آڑ ہو گیا
اور ایسا کہ دلیل مجھکو یاد دلا دیا مین نے کہا کہ اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے تو کہہ کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین
ایک شخص ہون کہ جو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود بھیجتا تھا مین اوس سے پیدا کیا گیا ہون اور
مجھکو حکم ہوا ہے کہ ہر سختی اور بے چینی اور گھبراہٹ مین تیری مدد کرون انتہی
اور اسی فصل مین خضر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا
کہ جو شخص کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو اوسکا دل پاک کیا جاوے نفاق سے جیسا کہ پاک
کیا جاتا ہے کپڑا پانی سے انتہی ❊ اور اوسی فصل مین اس حکایت کو نقل کیا ہے کہ لوگون نے ایک مرد
کو دیکھا کہ وہ طواف اور صفا مروہ کی سعی مین اور سارے مقام اور ارکان حج مین سید کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے سوا دوسری کسی دعا مین مشغول نہ ہوتا تھا لوگون نے کہا کہ تو دعای ماثورہ کیون
نہین پڑھتا یعنی حدیث مین جو ہر ایک مقام مین پڑھنے کی علیحدہ علیحدہ تعلیم کیا ہے اون دعاؤن کو تو کیون
نہین پڑھتا تب اوسنے کہا کہ مین نے عہد کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ دوسری
دعا کو شریک نہ کرونگا اور اس عہد کرنے کا یہ سبب ہے کہ جب میرے باپ نے وفات پایا تب مین
نے اوسکے منہ کو دیکھا کہ گدہے کی شکل پر ہو گیا ہے اس حال کو دیکھکے مجھکو بڑا غم ہوا مجھے نیند مین سو گیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اونکے دامن کو پکڑ لیا اور اپنے باپ کی شفاعت کیا اور اس
حال کا سبب پوچھا فرمایا کہ وہ سود خور تھا اور جو شخص کہ سود خور ہوتا ہے اوسکی جزا دنیا اور آخرت
مین ایسی ہوتی ہے ولیکن باپ تیرا ہر رات کو سونے کے وقت سو بار مجھپر درود بھیجتا تھا اس سبب سے
مین نے اوسکی شفاعت کیا اور شفاعت قبول ہو گئی پھر مین بیدار ہوا اور اپنے باپ کے منہ کو دیکھا
کہ مثل چودھوین رات کے چاند کے ہو گیا ہے اور اوسکے دفن کے وقت بھی ہاتف سے یعنی غیب سے
آواز دینے والے سے سنا کہ کہتا ہے کہ سبب عنایت اور بخشش دینے اللہ جل و علا کا تیرے باپ کیطرف
صلوٰۃ اور سلام بھیجنا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نقل کرتے ہین کہ علم حدیث کے طالب
علمون مین سے کسیکو لوگون نے خواب مین دیکھا کہ وہ کہتا ہے اللہ رب العزت جل جلالہ نے مجھے بخشدیا
اور سارے مجلس کے لوگون کو بخشدیا جو اوس مجلس مین حدیث سنا کرتے تھے بسبب ذکر درود کے

اوس حضرت کہ اوس علم شریعت کے پڑھنے کے لوازمہ مین سے ہے یعنی حدیث پڑھنے مین بار بار صلی اللہ علیہ
وسلم کہنا ہوتا ہے اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ ابن
عساکر اپنی تاریخ مین حفص بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ مین نے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب
مین دیکھا کہ دنیا کے آسمان یعنی پہلے آسمان مین فرشتون کے ساتھ نماز مین امامت کرتا ہے تب مین نے
کہا کہ یہ رتبہ تو نے کس سبب سے پایا کہا کہ مین نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہزار حدیث نبوی لکھا ہے اور ہر حدیث
مین مین نے کہا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی یہ حدیث فلانے نے روایت کیا یا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنی جو شخص کہ مجھپر ایک
درود بھیجتا ہے تو اوسپر اللہ تعالی دس درود بھیجتا ہے اور یہ نقل کیا ہے کہ صالح لوگون مین سے ایک
مرد صالح کے ذمہ پر تین ہزار دینار قرض ہوگیا تھا صاحب دین نے قاضی کے پاس نالش کیا تب قاضی
نے اوس مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دیا وہ مرد صالح قاضی کے پاس سے آیا اور محراب مین
تضرع اور انکساری اور عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ حضرت پروردگار کے حضور مین نبی مختار
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے مین مشغول ہوکے بیٹھا مہینے کی ستائیسوین رات کو کیا دیکھتا ہے کہ کوئی
کہنے والا کہتا ہے کہ اللہ تعالی تیرا قرض ادا کرتا ہے تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور اوس سے
کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تین ہزار دینار میرے قرض ادا کرنے کو تو مجھکو دے
مرد صالح کہتا ہے کہ جب مین خواب سے بیدار ہوا تو اپنے اندر خوشی کا اثر پایا لیکن اپنے دل مین کہا
کہ اگر وزیر کہے کہ اس خواب کی سچائی کی کیا نشانی ہے تو مین کیا کہونگا اوس دن مین وزیر کے پاس نگیا
پھر دوسرے رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ جو پہلی رات کو حکم فرمایا تھا وہی
حکم پھر مجھکو فرماتے ہین بڑی خوشحالی کے ساتھ مین خواب سے اوٹھا ولیکن بمقتضاے طبع بشریت کے
اوس روز بھی علی بن عیسی وزیر کے پاس نگیا تیسری رات کو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہون
کہ مجھسے پھر وزیر کے پاس نجانے کا سبب پوچھتے ہین مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہ مین اس خواب
کی سچائی کی نشانی چاہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبات پر مجھکو شاباشی دیا اور فرمایا کہ اگر
وزیر نشانی طلب کرے تو اوس سے کہنا کہ ہر روز بعد نماز فجر کے آفتاب کے طلوع ہونے تک قبل اسکے
کہ تو کسی سے بات کرے پانچہزار بار تحفہ درود کا تو میرے حضور مین بھیجا کرتا ہے اور اس تیرے راز کو
دوسرا شخص نہین جانتا ہے سواے اللہ تعالی اور کراما کاتبین کے یہ خواب دیکھکے جب مین وزیر کے
پاس گیا اور قصہ خواب کا اوس سے بیان کیا اور جو نشانی آپ نے ارشاد کیا تھا سو ظاہر کیا وزیر خوشحال

ہوا اور کہا مرحبا بر رسول رسول اللہ حقا یعنی بڑی خوشی کی بات ہے کہ اللہ کے قاصد کا قاصد جو سچا ہے
سو میرے پاس آیا بعد اسکے تین ہزار دینار میرے پاس لایا اور کہا کہ اس سے تو اپنا قرض ادا کر اور تین
ہزار دینار اور بھی لاکے دیا اور کہا کہ اس سے اپنے عیال کا نفقہ کر اور تین ہزار دینار اور بھی لا کر دیا اور کہا کہ اس سے
تجارت کر اور مجھکو قسم دیا کہ تو مجھسے دوستی کا علاقہ قطع نکرنا اور تجھکو جو حاجت پڑے مجھکو حکم کرنا پھر اس تین ہزار دینار کو میں قاضی کے
پاس لیگیا تاکہ قاضی کی سامنے میں صاحب دین کو دوں صاحب دین کو دیکھا کہ مظلوم اور دیوانہ بنا ہوا قاضی کے پاس آتا ہے
میں نے دینار دوگن دیا اور سارا قصہ اوسسے بیان کیا قاضی نے کہا کہ یہ سب بزرگی ایک وزیر کو کیوں
ملی میں نے تیرا قرض ادا کیا تب صاحب دین نے کہا کہ یہ سب بزرگی تم لوگوں کو کس واسطے ہوگی میں سب سے
زیادہ ہوں کہ تجھکو اس قرض سے بری کروں میں نے اپنا دین معاف کیا اللہ اور اوسکے رسول کے واسطے
تب قاضی نے کہا کہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے میں نے جو نکالا ہے سو اوسکو پھر نہ لونگا
وہ مرد صالح کہتا ہے کہ میں وہ سب مال لیکر اپنے گھر آیا اور حق تعالی کی نعمت کا بہت شکر بجالایا۔
لِلّٰهِ الْمِنَّةُ وَعَلٰى رَسُوْلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ اور احسان کرنا اللہ ہی کا کام ہے اور اوسکے رسول پر صلواۃ
اور تحیت ❋ دوسرا افادہ اور باب مذکور کی تیسری فصل میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دوسرے روزوں سے زیادہ مجھپر درود بھیجو روشن رات میں اور روشن روز میں مراد دیکھ
شب جمعہ اور روز جمعہ ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ آنحضرت ساتھ ذات شریف اپنی کے اوس شخص کے صلواۃ
اور سلام کا جواب دیتے ہیں جو اوپر ان شب میں صلوٰۃ اور سلام بھیجتا ہے مفاخر السلام میں حدیث روایت
کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مجھپر شب جمعہ میں سو بار درود بھیجے اللہ
تعالی اوسکی سو حاجت بر لاوے ستر حاجت دنیا کی حاجتوں میں سے اور تیس حاجت آخرت کی
حاجتوں میں سے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کہ جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑہے
جب تک کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ بہشت میں نہ دیکھے دنیا سے انتقال نہ کرے وہ درود یہ ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ ❋ یا اللہ رحمت بھیج تو محمد پر اور اونکے ال پر ہزار ہزار بار یعنی
دس لاکھ بار سخاوی نے نقل کیا ہے کہ حدیث مرفوع میں آیا ہے جو شخص کہ سات جمعہ میں ہر روز سات
بار یہ درود پڑہے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہوجاوے ❋ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ
وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

یا اللہ درود بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر ایسا درود کہ ہو تیری خوشی کے لایق اور اونکے حق میں ادا ہونے کے لائق اور دے تو اونکو وسیلہ اور مقام محمود جسکا تو نے اونکو وعدہ فرمایا ہے اور جزا دے اونکو ہماری طرف سے جیسے جزا کے وے سزاوار ہیں اور جزا دے ہماری طرف سے اوس سے افضل جزا کہ جزا دیا تو نے کسی نبی کو اوسکی امت کیطرف سے اور درود بھیج اونکے سب بھائیوں پر جو نبی لوگ اور صدیق لوگ اور شہید لوگ اور صالح لوگ ہیں اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے اور مفاخر الاسلام میں سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ درود بھیجے مجھپر جمعہ کے روز اسّی بار تو بخشے جاوین اوسکے گناہ اسی برس کے اور اوسی باب کی چوتھی فصل مین کہا کہ جمعرات یعنی پنجشنبہ کے روز درود بھیجنے کی فضیلت مین بھی ایک حدیث آئی ہے مفاخر الاسلام مین لایا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص درود بھیجا کریگا جمعرات یعنی پنجشنبہ کے دن سو مرتبہ تو وہ شخص کبھی محتاج نہ ہوگا ✣ تیسرا افادہ اسی باب کی پانچوین فصل مین لکھا ہے کہ اسمین شک نہین کہ سارے مقام خیر مین اور برکت کی جگہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحسن اور مستحب ہے ولیکن علما نے چند مقام کو جہان جہان اس درود کی فضیلت کے مستحب ہونیکی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہے شمار کیا ہے اور وہ سب جو درود بھیجنے مین آیا سو یہ کئی مقام ہے جو بیان ہوتا ہے طہارت کے پیچھے یہان تک کہ تیمم کے بعد اور نماز مین التشہد کے بعد اور شافعی لوگون کے نزدیک قنوت کے بعد بھی اور نماز کے بعد اور اذان اور اقامت کے بعد اور رات کو سو اوٹھنے کے وقت تہجد کی نماز کے واسطے اور بعد وضو اور حمد کے یعنی جب اللہ تعالی کا حمد کرے تب درود بھی بھیجے مانند الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ اور حامدًا ومصلیًا اور نحمدہ ونصلی علی رسولہ کے اور تحمید کے بعد اور مسجد مین ہوتے گذرنیکے وقت یعنی ایسی مسجد ہے کہ اوسکے ایک دروازہ سے ہوکے دوسرے دروازہ سے نکل جانے کی راہ ہے تو جب ایسی مسجد مین جا پڑے تب درود پڑہے اور مسجد مین داخل ہونے کے وقت اور مسجد سے نکلنے کے وقت اور جمعہ کے روز مین اور جمعہ کی رات خصوصًا بعد نماز جمعہ کے اور پنجشنبہ کے روز مین اور شنبہ کے روز مین اور یکشنبہ کے روز مین اور ان روزون مین سے ہر ایک مین درود پڑھنے کی حدیثین آئی ہین اور سارے خطبون مین اور اول روز مین اور آخر روز مین اور سحر کے وقت اور خطبون مین بسم اللہ کے بعد اور شافعی لوگون کے نزدیک عید کی تکبیرون مین اور اور جنازہ کی نماز مین اور احرام مین تلبیہ کے بعد اور صفا پر اور مروہ پر اور تہلیل اور تکبیر کے بعد یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یعنی جس مقام مین تہلیل اور تکبیر کہتا ہوتا ہے وہان تہلیل اور تکبیر کہنے کے بعد درود پڑہے اور کعبہ دیکھنے کے وقت اللہ تعالے

کعبہ کی تبرک کی زیادہ کرے اور حجر اسود کے چومنے کے وقت اور طواف میں اور ملتزم کے پاس اور حج میں
جن جن مقام میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس جو سب مقاموں سے
خاص زیادہ ہے اور اللہ تعالے کے قرب جلد حاصل ہونیکا اور انوار اور برکات کے ملنے کا مقام ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار یعنی نشان [illegible] کی جگہ جہاں [illegible] کوئی لباس یا موئے مبارک ہے اور جن جن
مقام میں آنحضرت صلعم حاضر [illegible] مانند قبا اور مدینہ منورہ اور وادی بدر اور
جبل احد اور مانند اوسکے اور [illegible] اور [illegible] کے وقت اور وصیت
لکھنے کے وقت اور سفر کے ارادہ کرنیکے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت اور منزل پر اوترنے کے وقت
اور بازار جانے کے وقت اور [illegible] داخل ہونیکے وقت اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب بازار
میں کہ خرید فروخت میں لوگوں کا مشغول رہنا اور ذکر سے غفلت تو زیادہ دیکھتے تھے اوس بازار
میں آتے تھے اور حمد اور صلوۃ کہتے تھے اور دعوت میں حاضر ہونیکے وقت اور دعوت سے
پھرنے کے وقت اور گھر میں داخل ہونیکے وقت اور حاجت درپیش ہونے کے وقت اور احتیاج
کے خوف کے وقت یعنی جب ڈرے کہ مجکو احتیاج ہوگی کیونکہ احتیاج بھی بڑی مصیبت ہے کہ کیسا ہی
سخت مزاج اور لاپروا آدمی ہوتا ہے احتیاج ہونے سے نرم مزاج ہو جاتا ہے اور لوگوں کی خوشامد
کرتا ہے اور لونڈی اور غلام کے بھاگنے کے وقت اور غم اور سختی کے وقت اور طاعون یعنی وبا کے
وقت اور ڈوبنے کے خوف کے وقت اور کان بولنے کے وقت یہ عبارت ملا کے ذکر اللہ من ذکرنی
بخیر اوس شخص کو اللہ یاد کرے جسنے مجکو یاد کیا بھلائی کے ساتھ اور پانوں میں جھن جھنی چڑھنے کے وقت
اور چھینکنے کے وقت اور کسی بھولی چیز کو یاد کرنیکے وقت اور بہو بھاگنیکے خوف کے وقت اور بہو کی کہانے
کے وقت اسواسطے کہ اسمیں حدیث آئی ہے اور برتن سے پانی پینے کے وقت اور گدھا بولنے
کے وقت اور گناہ ہو پڑنے کے بعد تاکہ اوسکا کفارہ ہو جاوے اور دعا کے اول و آخر میں اور
سلطان بھائی اور یار اور مصاحب کی ملاقات کیوقت اور اپنے گروہ کے لوگوں کے جمع ہونے
کے بیٹھنے اور اٹھنے کے وقت متفرق ہونے کے قبل اور مجلس سے اوٹھنے کے وقت غیبت سے بچنے
کیواسطے اور ہر اجتماع یعنی جماوڑے اور میلے میں جو اللہ کے واسطے اور شعائر اسلام کے واسطے ہو
اور قرآن شریف کے ختم کرنے کے وقت اور قرآن شریف حفظ ہو جانے کی دعا میں اور ہر کلام کے شروع کرنے وقت
جو کلام کہ منع نہیں ہے اور ابتدا میں درس دینے اور علم کے جاری کرنے اور وعظ کہنے کے اور حدیث کی
قرات کے اول اور آخر میں اور کسی چیز کے پسند کرنیکے وقت اور بعضے علماے مالکیہ نے تعجب

کے مقام میں درود کے ذکر کو مکروہ کہا ہے جیسا کہ تسبیح اور تہلیل حرام کام کے وقت اور تجارت
کا مال و اسباب دکھانیکے وقت ہمارے مذہب میں بھی منع ہے اور درود کے مستحب ہونیکا بڑی تاکید کا
وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ صلعم کا نام ذکر کیا جاوے اور جہاں اسم شریف اوس صلعم کا لکھا جاوے
اور حدیث میں آیا ہے جو شخص کہ درود لکھتا ہے مجھپر کتاب میں ہمیشہ اوسکے واسطے فرشتے استغفار
کیا کرتے ہیں جب تک کہ میرا نام اوس کتاب میں ہوتا ہے اور اس حدیث کو بہت سے علماے
حدیث نے روایت کیا ہے ولیکن سند اسکی ضعیف ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوع کہا۔
واللہ اعلم یہ خاکسار کہتا ہے کہ ابن جوزی کا موضوع کہنا کم معتبر ہے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص
تھا کہ بہ سبب بخل کاغذ کے سپید کا بچانا صلعم پر درود نہین لکھتا تھا اوسکا ہاتھ سڑکے گر گیا اور
دوسرا شخص تھا کہ فقط صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا اور اوسکے ساتھ وسلم کا لفظ نہین ملاتا تھا خواب
مین حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوسپر عتاب کیا اور ارشاد فرمایا کہ تو اپنے تئین چالیس
نیکیون سے کسواسطے محروم کرتا ہے یعنی لفظ وسلم مین چار حروف ہین اور ہر حرف کے بدلے مین
دس نیکیان ہین تو اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیان ہوتی ہین اور اسی قسم سے ہے جو
بعضی رمز اور اشارات پر کفایت کرتے ہین چنانچہ بعضے لکھنے والے علامت صلعم کی ص اور م یا صلعم
رکھتے ہین اور رمز علیہ السلام کا عین اور میم کرتے ہین وعلی ہذا القیاس نقل کرتے ہین ایک مرد کو خواب
مین دیکھا اوس سے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اور تجھکو کس سبب سے بخشا کہا کہ رسول اللہ
کا نام لکھنے کے پاس مین صلعم لکھتا تھا اس سبب سے مجھکو بخشا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کو
خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھسے کیا معاملہ کیا کہا کہ مجھپر رحمت کیا اور میری مغفرت کیا اور مجھکو
اوسطرح کے بہشت مین لیگئے جیسا کہ عروس یعنی دولہا کو لیجاتے ہین اور مجھپر موتی اور یاقوت نثار کیا جیسا
کہ دولہا پر نثار کرتے ہین بہ سبب کہنے میرے کے رسالہ کہ لکھنے مین صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ
الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ✦ درود بھیجے اللہ محمد صلعم پر شمار اوس چیز کے کہ ذکر کرین
اوسکو ذکر کرنیوالے اور شمار اوس چیز کے کہ غافل ہون ذکر اوسکے سے غافل لوگ ✦
چوتھا افادہ اوسی باب کی چھبیسوین فصل مین لکھا ہے کہ پیغمبر کو خواب مین دیکھنے کی بزرگی کے
پانے کے اسباب مین سے ایک سبب یہ ہے کہ ملازمت ہمیشہ دن رات طہارت کے ساتھ اس
عبادت کے ساتھ درود پڑھنا ہے ✦ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ
یا اللہ رحمت بھیج تو محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ دوست رکھتا ہے تو اور پسند کرتا ہے تو اوسکے واسطے

رحمت بھیجا اور اس درود کی ملازمت سے بھی یہ سعادت حاصل ہوتی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ ۔ یا اللہ رحمت بھیج تو روحوں میں سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی روح پر یا اللہ رحمت بھیج تو جسموں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر یا اللہ رحمت بھیج تو قبروں
میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر اور مفاخر الاسلام میں نقل کرتا ہے کہ جو شخص کہ جمعہ کے روز ہزار بار
درود بھیجے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ یا اللہ تو درود بھیج تو محمد پر ایسے محمد کہ نبی
امی ہیں تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے یا جگہ اپنی بہشت میں دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اوسکو کئی
بار کرے پانچ جمعہ تک اللہ تعالی کے فضل سے وہ چیز دیکھیگا جو اوسکو خوش کریگی اور جو شخص کہ جمعہ کی شب
کو دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورہ
اخلاص پڑہے اور بعد سلام کے سو بار درود پڑہے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ ۔ یا اللہ درود بھیج تو محمد پر ایسے محمد کہ نبی امی ہیں اور اونکے آل پر
اور سلام بھیج تو وہ شخص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اگر اوسکا نصیب ہوگا تو
تین جمعہ سے نہ گذریگا انشاء اللہ تعالی اور مشایخ نے فرمایا ہے اسکو بعضے فقرا نے والحمد للہ اس بات کا اشارہ
مصنف اپنی طرف کرتے ہیں اور یہ بات بھی روایت ہے کہ جو شخص کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر
رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پچیس بار پڑہے اور بعد سلام کے ہزار بار درود پڑھے
اس عبارت کے ساتھ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ درود بھیجے اللہ نبی امی پر تو دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں اور سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص کہ پاک بچھونے پر سوے اور سونے کے وقت یہ
دعا پڑہے اور اپنے داہنے ہاتھ کو بجاے تکیہ کے رکھ کے سو رہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْہَ
نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَۃً تُقِرُّ بِھَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا
شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کَرْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی ثُمَّ لَا تُفَرِّقُ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔
یا اللہ میں تجھسے مانگتا ہوں تیری ذات بزرگ کی بزرگی کے وسیلہ سے یہ کہ دکھاوے تو مجھکو خواب میں
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا دکھانا کہ ٹھنڈی کردے تو اوس سے میری آنکھ کو اور کھولدے
تو اوس سے میرے سینہ کو اور جمع کردے تو اوس سے میری پراگندگی کو اور کھولدے تو اوس سے میرے
غم کو اور اکٹھا کردے تو مجھکو اور اوسکو قیامت کے دن اور درجات بلند میں پھر جدا نکرے تو مجھکو اور

اونکو کہی اے سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اگرچہ اس طریق مین تحفہ درود کا
بھیجنا ذکر نہ کیا ولیکن اگر اس سعادت کا طالب اس دعا کو درود بھیجنے کے بعد پڑھے تو شک نہین ہے
کہ اتم اور اکمل ہوگی یعنی اس دعا کی زیادہ تاثیر ہوگی اور اس سعادت کے حاصل کرنے کے واسطے اور
بھی طریق بیان کیا ہے اور سبب اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ تر زبان سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
یاد کرنے مین استغراق ہو اور محو رہے اور دل کو زیادہ تر متوجہ رہنا اور ہمیشہ متوجہ رہنا اور اللہ ہے
توفیق دینے والا - تمام ہوئی تصنیف جذب القلوب کا - خاکسار کہتا ہے کہ اس خلاصہ کی یہ شرح ہے کہ اللہ
تعالی کی ذات پاک کا ذکر اور یاد تو ہر امر سے ہے لیکن اوسکی محبت کے جوش سے اور سچے رسول کے اتباع
کرنے کے واسطے اوسکی صفات کا مظہر کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ کے جیسا کہ ربط
القلب بالشیخ ہوتا ہے ویسا ہی دلین اونکا خیال بھی جاری رہے اور محبت کے جوش کے سبب سے زبان
پر بھی اونکا ذکر جاری رہے مثلاً کہتا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکی شکل ایسی
تھی اونکا لباس ایسا تھا وعلی ہذا القیاس حضرت ابونا آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے بیٹے
شیث کو وصیت کیا تھا کہ جب تو یاد کرے اللہ تعالی کو تو اوسکے ساتھ ہی یاد کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سو
اوس مضمون سے بھی یہی بات سمجھی جاتی ہے اور اونکی صورت مثالی کی طرف ہمیشہ متوجہ رہے اس
خاکسار پر اس مراقبہ کی تعلیم اللہ تعالی نے آسان کر دیا ہے - والحمد للہ علی ذلک وصلی اللہ علی خیر خلقہ
محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واتباعہ ونوابہ اجمعین آمین یارب العالمین ؁

زینت المصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین بعد اسکے خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی نے مسلمان بھائیوں کی خیرخواہی کی راہ سے اس مختصر رسالہ زینت المصلی میں ایسی باتین جمع کیا ہے کہ نمازیوں کے دلکا شبہہ دفع ہوجاوے اور نماز کو حضور دل سے ادا کرین اور نماز میں نفس اور شیطان کے خلل اندازی سے محفوظ رہین اور اس رسالہ مین تین باب مقرر کیا پہلے * باب مین نماز کے مسائل ضروری لکھا * دوسرے * باب میں وہ باتیں لکھا جس سے نماز مین نفس اور شیطان کی خلل اندازی سے محفوظ رہے اور وسواس دفع ہو اور حضور دل سے نماز ادا ہو * تیسرے * باب مین نماز کی نیت کے الفاظ اور نماز کی تسبیحات اور دعائین معہ ترجمہ لکھا اور اس بات مین اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں * پہلا باب نماز کے مسائل ضروری کے بیان مین اور اس باب مین تیرہ فصل ہے * فصل * وضو مین چار فرض ہے * ۱ * منھ دھونا بال جمنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان کی جڑ سے دوسرے کان کی لہر تک * ۲ * دونوں ہاتھوں کا دھونا کہنیوں تک * ۳ * دونوں پانوں کا دھونا ٹخنوں تک وہ ایک ہڈی ہے پانو اور پنڈلی کے جوڑ پر باہر ابھری ہوئی * ۴ * مسح کرنا چوتھائی سر کا * اور گھنی داڑھی والے کو چوتھائی داڑھی کا مسح کرنا یہ پانچوان فرض ہے * فصل * سنت ہے وضو مین * ۱ * دونوں ہاتھ گٹے تک دھونا تین بار * ۲ * اللہ کا نام لینا وضو شروع کرتے وقت یعنے * بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَامِ اَلْإِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْكُفْرُ بَاطِلٌ اَلْإِسْلَامُ نُوْرٌ وَّالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ ۝ کہنا * ۳ * مسواک کرنا * ۴ * کلی کرنا تین بار * ۵ * غرغرہ کرنا اوسی پانی سے جو کلی کے ساتھ ہے * ۶ * تین بار ناک مین پانی دینا * ۷ * داڑھی کا خلال کرنا * ۸ * ہاتھ سر

کی انگلیوں کا خلال کرنا * ۹ * ہر بدن کا تین تین بار دہونا * ۱۰ * ایک بار تمام سر کا مسح کرنا * ۱۱ *
دونوں کان کا مسح کرنا اوسی پانی سے جو سر کے پانی سے بچا ہے * ۱۲ * نیت کرنی * ۱۳ * ترتیب نگاہ کرنی
* یعنی پہلے منہ تب دونوں ہاتھ دہووے تب سر کا مسح کرکے دونوں پانوں دہووے * ۱۴ * ترتبر دہونا ہر
بدن کا * ۱۵ * استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے اور پانی سے دہونا افضل ہے * مستحب وضو میں * ۱ * داہنی طرف
سے بدن دہونا شروع کرنا * ۲ * گردن کا مسح کرنا * مکروہ وضو میں * ۱ * پانی منہ پر سخت مارنا اسقدر
کہ چھینٹ پڑے * ۲ * بے قدر بائیں ہاتھ سے منہ میں پانی دینا * ۳ * وضو کے درمیان دنیا کی بات کرنی
* ۴ * تین بار سے زیادہ بدن دہونا * فصل * ناقض وضو * ۱ * جو چیز کہ جا ضرور اور پیشاب کے مکان
سے باہر نکلے وضو کو توڑے * ۲ * اور بدن سے خون اور پیپ اور پھوڑے کے پانی کا نکلنا اور بہنا اور
اوس مکان تک جسکا دہونا غسل اور وضو میں فرض ہے وضو کو توڑتا ہے اور لوہو بھر آیا مگر بہا
نہیں یا آنکھ کے اندر خون نکلا مگر باہر نہ بہا تو وضو نہ ٹوٹا * ۳ * اور بھر منہ قے ہونا خواہ کھانا
خواہ پت خواہ پانی خواہ خون ہو وضو کو توڑتا ہے اور پتلا خون تھوک برابر یا تھوک سے زیادہ قے کرے
تو ٹوٹے اور تھوک سے کم ہووے خواہ بھر منہ قے ہووے خواہ بلغم قے کرے تو نہ ٹوٹے * ۴ * اور
نیند سے ٹوٹے جو کسی چیز پر ٹیک لگا کے اسطرح سو جاوے کہ اگر اوس چیز کو ٹال دیں تو گر پڑے اور نماز میں
کھڑا یا بیٹھا رکوع یا سجدہ میں سو جاوے تو نہیں * ۵ * اور بیہوشی * ۶ * اور دیوانگی * ۷ * اور
نشے سے ٹوٹے * ۸ * اور قہقہہ مارنے رکوع سجدہ والی نماز میں بالغ نمازی کے ہنسنے سے ٹوٹے * اور
نماز میں لڑکا ہنسے خواہ جنازہ کی نماز یا تلاوت کے سجدہ میں کوئی ہنسے تو نہیں مگر ایسی ہنسی جس میں ہنسا سو باطل
ہوا * ۹ * اور مباشرت فاحشہ سے ٹوٹے اور یہ یعنی کہ عورت مرد ننگے ہوویں اور دونوں کا اندام نہانی
آپس میں چھونے نہ دخول ہو نہ انزال * مسئلہ * اگر مرد عورت کو یا عورت مرد کو چھووے یا زخم سے
کیڑا یا گوشت گرے یا چھاتی سے دودھ نکلے یا تھوک یا ناک یا آنسو یا پسینا نکلے تو وضو نہ ٹوٹے *
مسئلہ اگر مرد کے پیشاب کے سوراخ سے کیڑا نکلے تو شرح وقایہ میں ہے کہ نہ ٹوٹے اور
عالمگیری میں ہے کہ اگر عورت یا مرد کے پیشاب کے مقام سے کیڑا نکلے تو ٹوٹے تو احتیاط ہے وضو کرلے
فصل
* غسل میں تین چیز فرض ہے * ۱ * کلی کرنا * ۲ * ناک میں پانی دینا * ۳ * تمام بدن
دہونا * مسئلہ * غسل میں سنت ہے * ۱ * پانی گٹوں تک دونوں ہاتھ دہووے * ۲ * اندام
نہانی غسل کے پہلے دہووے * ۳ * جس جگہ پانی دہووے جو لگی ہووے * ۴ * وضو کرے
جسطرح نماز کے لئے کرتا ہے مگر پانوں نہ دہووے * ۵ * پھر بدن پر تین بار پانی جاری کرے

تب اوس مکان سے ٹل کر پانون دہووے جب ایسی جگہ پر ہو کہ پانی جمع ہووے اور اگر تختے یا پتھر پر ہو تو اوسی جگہ وضو کے ساتھہ ہی پانون دہووے * مسئلہ غسل مین مستحب ہے * ۱ * بدن کا ملنا * مسئلہ گوندہی چوٹی کا کھولنا اور تمام چوٹی تر کرنا عورتون پر فرض نہین جبہا بال کی جڑ بھیگی کفایت ہے اور اگر چوٹی کھلی ہو تو تمام بال مین پانی پہنچانا فرض ہو * مسئلہ موجب غسل کا * ۱ * نکلنا منی کا کود کے شہوت کے ساتھہ جاگتے مین ہو خواہ سوتے مین عورت کو یا مرد کو * ۲ * اور غایب ہونا حشفہ کا اندام نہانی مین اگرچہ انزال نہ ہو * ۳ * اور سو اوٹھکر کپڑے مین منی یا مذی کا دیکھنا * ۴ * اور حیض اور نفاس کا موقوف ہونا * مسئلہ * چار غسل سنت ہے * ۱ * جمعہ کا * ۲ * عیدین کا * ۳ * عرفے کے روز کا * ۴ * احرام کے وقت حاجیون کے تئین * مسئلہ * دو غسل واجب ہے * مردیکا غسل زندون پر * ۲ * اور غسل اوس آدمی کا کہ پہلے کافر تھا اور جنب بھی تھا اور جب مسلمان ہوا * مسئلہ * اور تین غسل مستحب ہے * ۱ * جب کافر مسلمان ہووے اور ناپاک نرہا ہووے تو اوسکو غسل کرنا مستحب ہے * ۲ * اوس لڑکے کا غسل کرنا کہ بغیر نشانی بلوغ کے جسطرح احتلام وغیرہ ہے اوسپر حکم بلوغ کا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر ہونے سے اوسکو بالغ کا حکم دین * ۳ * اور غسل شب برات کا * فصل * تیمم کرنا وضو اور غسل دونون کے بدلے مین درست ہے جب پانی کی قدرت نہ ہووے کسی عذر سے * اور فرض ہے تیمم مین * ۱ * ایک بار ہاتھہ مارنا پاک چیز پر جو زمین کے جنس سے ہے جس طرح خاک اور بالو اور سرمہ اور ہڑتال اور پتھر اگرچہ اوسپر گرد نہ جمی ہو اور گرد پر بھی * ۲ * اور دوسرے بار ہاتھہ مارنا دونون ہاتھون کے مسح کے لئے کہنیون تک * ۳ * اور نیت کرنا کہ مین نماز کے واسطے تیمم کرتا ہون وضو کا بدلا خواہ غسل کا اور فرض نفل جو چاہے سو اوسی تیمم سے ادا کرے * مسئلہ * جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی کا مقدور ہونا اوسکو طہارت کے لائق یعنے محدث کو وضو کے لائق جنب کو غسل کے لائق پانی ملے + نماز کے باہر ہے اوسکو شرط نماز کی کہتے ہین سو شرط نماز کی چھہ ہے + ۱ + پہلی یہ کہ نمازی کا بدن پاک ہووے یعنی محدث ہو تو وضو کرے جنب ہو تو غسل کرے اور بدن مین کچھ نجاست لگی ہو تو دہووے + ۲ + دوسرے یہ کہ کپڑا پاک ہووے اگر کوئی شخص بغیر عذر کے ناپاک کپڑے سے نماز پڑہے تو نماز باطل ہووے + تیسرے یہ کہ نماز کا مکان پاک ہووے اسقدر کہ دونون پانون اور دونون زانو اوسپر رکھہ سکے + ۴ + چوتھی شرط عورت کا چھپانا + عورت کہتے ہین اوس بدن کو جسکا چھپانا فرض ہے + مسئلہ + مردون کے واسطے ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک عورت ہے +

اور لونڈیوں کے لیئے عورت مرد کے طرح ہے مگر اوسکے لیئے پیٹھ اور پیٹ بھی عورت ہے اور آزاد
عورتوں کے لیئے تمام بدن عورت ہے منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم کے سوا ہے + یہ نماز کے
واسطے ہے لیکن شہوت کی نظر سے دیکھنے میں یہ تینوں عضو بھی عورت ہیں اور بیگانی عورتوں کا تینوں اعضا کا دیکھنا
شہوت کی نظر سے حرام ہے + پانچویں شرط قبلہ کیطرف منہ کرنا مگر جو شخص کہ دشمن یا جانور کے واسطے یا اور کسی خوف سے
قبلہ طرف منہ نہ کر سکے وہ جسطرف سکے [illegible] پڑھ لیوے + اور اگر کسی مکان میں
قبلہ نہ معلوم ہو تو جو کوئی حاضر ہو اوس سے پوچھ لے [illegible] اگر بغیر پوچھے قبلہ طرف پڑھیگا نماز نہ درست ہوگی
+ اور جو کوئی نہ موجود ہووے تو اپنے دل میں تحری کرے یعنی دل میں جو طرف ہووے جسطرف اوسکے دلکو یقین ہووے
اوسی طرف پڑھے + چھٹویں شرط نیت کرنا + اور نیت کے یہ معنی دل میں قصد کرنا یعنی دلمیں جاننا کہ یہ کون نماز ادا
کرتا ہے + اور نیت کرنا دلمیں فرض ہے + اور زبان سے مستحب + فصل + نماز کے اندر چھ بات فرض ہیں اونکو نماز کی
صفت کہتے ہیں + پہلا فرض تحریمہ ہے اور تحریمہ کہتے ہیں اللہ اکبر کہنے کو جو نماز کے شروع کرنے کے وقت کہتے
ہیں + دوسرا فرض قیام ہے اور قیام کے معنی کھڑا ہونا + تیسرا فرض قرات ہے اور قرات کہتے ہیں قرآن
پڑھنے کو + مسئلہ + نماز میں ایک آیت دراز جیسے آیۃ الکرسی یا آیہ + قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ ۝
یا مانند اسکے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہے + چوتھا فرض نماز کا رکوع ہے اور رکوع کے معنی پیٹھ خم کرنا +
پانچوان فرض نماز کا سجدہ ہے سجدہ کے معنی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں لگانا
+ چھٹوان فرض قعدہ اخیرہ ہے یعنی آخری بیٹھنا اسقدر کہ تشہد پڑھ سکے + ساتوان فرض باہر آنا نمازی کا نماز سے
اوس کام کے سبب سے جو نماز کا تباہ کرنے والا ہے + فصل + نماز میں بارہ واجب ہے + پہلے سورہ فاتحہ
پڑھنا + دوسرے فاتحہ کے ساتھ تمام سورہ خواہ تین آیت چھوٹی یا ایک آیہ بڑی کا ملانا + تیسرے مقرر کرنا قرات کا
پہلی دو رکعت میں یعنی قرات دو رکعت میں فرض ہے ولیکن تعین نہیں خواہ پہلی دو رکعت میں پڑھے خواہ پچھلی
میں مگر دو رکعت پہلی میں پڑھنا واجب ہے + چوتھے ترتیب نگاہ رکھنا یعنی ہر فرض واجب کو اوسکے مقام پر ادا
کرنا + پانچویں تعدیل ارکان کی یعنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ میں ایکبار تسبیح کہنے کے موافق + چھٹویں پہلا
قعدہ یعنی درمیان کا بیٹھنا چار رکعت والی نمازمیں فرض ہووے یا نفل یا سنت + ساتویں تشہد پڑھنا
دونوں قعدہ میں اور تشہد کہتے ہیں التحیات کو + آٹھویں نماز سے باہر آنا لفظ سلام کا کہکر + نویں دعاے قنوت
پڑھنا وتر میں اور دعاے قنوت یہ ہے + اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ
وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

۵ نیز عیدین کے نماز میں تکبیرون کا کہنا ۶ گیارھوین بلند پڑھنا جسمین بلند پڑھا جاتا ہے بارھوین آہستہ پڑھنا
جسمین آہستہ پڑھا جاتا ہے ✤ فصل ✤ نماز مین سنت ہے ✤ ۱ ✤ دونون ہاتھ کا اوٹھانا تحریمہ کی تکبیر اور دعاے
قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کے واسطے کانون تک اور عورتین کندھے تک اوٹھاوین ✤ ۲ ✤ ہاتھ
اوٹھاتے وقت انگلیون کو مٹھی سے کھلا رکھنا ✤ ۳ ✤ امام کے تینون تکبیرین بلند کہنا ✤ ۴ ✤ ثنا پڑھنا تحریمہ
کی تکبیر کے بعد یہ سنت ہر نفل سب مین اور امام مقتدی اکیلا سب اوسمین برابر ہے اور ثنا یہ ہے سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ✤ ۵ ✤ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۞ آہستہ کہنا اکیلا ہو یا امام
✤ ۶ ✤ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ آہستہ کہنا ✤ ۷ ✤ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا امام مقتدی اکیلے سبکو ✤ ۸ ✤
مردون کے واسطے داہنا ہاتھ بائین پر رکھنا ناف کے نیچے اور عورتین چھاتی پر رکھین ✤ ۹ ✤ رکوع جاتے وقت
تکبیر کہنا ✤ ۱۰ ✤ رکوع مین دونون ہاتھ سے دونون زانو پکڑنا ✤ ۱۱ ✤ زانو پکڑتے وقت انگلیون کو کھلی
رکھنا ✤ ۱۲ ✤ رکوع مین ✤ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار کہنا ✤ ۱۳ ✤ رکوع کے بعد سیدھے کھڑا ہونا ✤ ۱۴ ✤ رکوع
سے سر اوٹھاتے ۞ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا امام کو اور مقتدی کو ✤ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ✤ کہنا ✤ اور اکیلے کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا ✤ ۱۵ ✤ سجدہ مین جاتے وقت تکبیر کہنا ✤ ۱۶ ✤ سجدہ مین دونون ہاتھ اور دونون زانو زمین
پر رکھنا ✤ ۱۷ ✤ سجدے مین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنا ✤ ۱۸ ✤ مردون کو قعدہ مین بائین پانون بچھانا اور
اور اوسی پر بیٹھنا اور داہنا پانون کھڑا رکھنا ✤ اور عورتون کو بائین چوتڑ پر بیٹھنا اور دونون پانون داہنی
طرف نکالنا ✤ ۱۹ ✤ دو سجدے کے بیچ مین بیٹھنا ✤ ۲۰ ✤ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ✤ ۲۱ ✤
دعاے ماثورہ پڑھنا ✤ ۲۲ ✤ دونون طرف سلام پھیرنا ✤ فصل ✤ مستحب ہے نماز مین ✤ ۱ ✤ ایک سجدہ
کے جگہ پر دیکھنا قیام مین ✤ ۲ ✤ رکوع مین پشت پانون پر دیکھنا ✤ ۳ ✤ سجدہ مین ناک کی طرف دیکھنا
✤ ۴ ✤ قعدہ مین گودی کے طرف دیکھنا یہ حکم فرض نفل سب مین برابر ہے ✤ ۵ ✤ جمھوائی آتے وقت منہ
بند کرنا ✤ ۶ ✤ تحریمہ کہتے وقت دونون ہتھیلی آستین سے باہر نکالنا ✤ ۷ ✤ کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور
بھر ✤ ۸ ✤ جب موذن اقامت مین حی علی الفلاح تک پہنچے سب نماز کے واسطے کھڑے ہوجانا ✤ ۹ ✤ جب
قد قامت الصلوٰۃ تک پہونچے تب امام کے ساتھ نماز شروع کرنا ✤ ۱۰ ✤ ترتیل قرآن پڑھنے مین یعنی
حرف ادا کرنا اور وقف کا لحاظ رکھنا ✤ ۱۱ ✤ رکوع مین سر پیٹھ کے برابر رکھنا ✤ ۱۲ ✤ سجدہ مین جاتے
وقت پہلے دونون زانو تب دونو ہاتھ تب ناک تب پیشانی رکھنا اور اوٹھتے وقت پہلے سر تب ہاتھ تب زانو
اوٹھانا ✤ ۱۳ ✤ سجدے مین دونون ہاتھ کے بیچ مین سر رکھنا ✤ ۱۴ ✤ ہاتھ پانون انگلیون کو قبلہ طرف متوجہ
کرنا ✤ ۱۵ ✤ قیام مین دونون پانون کے بیچ مین چار انگل کا فرق رکھنا ✤ ۱۶ ✤ قعدہ مین دونون

ہاتھ دونوں زانو پر رکھنا + ۱۷ + تشہد واسطے بائیں پھیرنا سلام میں ۱۸ + رکوع سجدہ کی تسبیح تین بار سے
زیادہ کہنا ... پانچ یا سات بار تو یہ حکم اکیلے کے واسطے ہے امام کو چاہئے
کہ پانچ مرتبہ کہے + ۱۹ + سجدہ میں مرد کو ... کشادہ رکھنا شکم کو ران سے ران کو پنڈلی سے جدا
زمین سے اور عورت ... ملا کر رکھے یعنی وہ خوب سمٹی ہوئی سجدہ کرے اور پیٹ کو رانوں میں
چھپا دے + ۲۰ + مسبوق کو ... امام فراغت کرے تب باقی نماز کے لیے کھڑا ہو + ۲۱ + فجر
کی نماز میں پچاس ... پہلی رکعت میں اور چالیس دوسری رکعت میں + ۲۲ + ظہر کی
نماز میں دونوں رکعت میں ... موافق پڑھنا + ۲۳ + عصر اور عشا کی نماز میں پندرہ
آیت کے موافق پڑھنا + ۲۴ + مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنی اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک
ہے + یہ حکم اختیار کی حالت میں ہے ضرورت کی حالت میں جو ہو سکے وہی بہتر ہے + فصل + نماز
کو فاسد کرتا ہے + ۱ + ... قصد سے سوتے میں خواہ جاگتے میں تھوڑا یا بہت + ۲ + قصد
سے سلام کرنا اور سہو سے سلام کرنا بعض ... فاسد کرتا ہے + ۳ + اور فاسد کرتا ہے قصد یا سہو
سے سلام کا جواب دینا + ۴ + نالہ کرنا بلند آواز سے + ۵ + آہ کرنا + ۶ + اف کرنا + ۷ +
آواز سے رونا درد یا مصیبت سے + ۸ + کھنکارنا بغیر عذر کے + ۹ + چھینک کا جواب دینا یعنی
یرحمک اللہ کہنا + ۱۰ + بد خبر کے جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا + ۱۱ + خوشخبری کے
جواب میں الحمد للہ کہنا + ۱۲ + عجیب خبر کے جواب میں سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا + ۱۳ +
لقمہ دینا اپنے امام کے سوا دوسرے کو اور اپنے امام کو لقمہ دینے سے نماز نہیں باطل ہوتی لقمہ دینے
کے معنی بھولی قرأت یاد دلا دینا + ۱۴ + نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھنا + ۱۵ + نجس جگہ پر سجدہ کرنا
۱۶ + نماز میں وہ چیز مانگنا جو آدمی سے مانگتا ہے مثلاً کہے یا اللہ تعالیٰ فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے
یا مجھکو ہزار دینار دے یا مثل اسکے جو بات ہے + ۱۷ + نماز میں کھانا + ۱۸ + پینا + ۱۹ + عمل کثیر
کرنا یعنی نماز میں جو کام کہ زیادہ کرے نماز کو باطل کرے + اور زیادہ
کام کے یہ معنے ہیں کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھے سو جانے کہ یہ شخص نماز
نہیں پڑھتا ہے + یا نمازی آپ یوں سمجھے کہ میں نے زیادہ کام کیا یعنی نمازی کی عقل پر چھوڑ دے
اور نماز کو نہیں فاسد کرتا + ۱ + بہشت کے ذکر یا دوزخ کی وحشت سے رونا بلکہ یہ رونا مستحب ہے
+ ۲ + کھنکھارنا عذر سے یعنی آواز بنانے کو جس میں قرأت ہو سکے + ۳ + وہ دعا جو آدمیوں سے
نہیں طلب کرتا یعنی اللھم اغفرلی وغیرہ + ۴ + تھوڑا کام کرنا + ۵ + کسی کا گذرنا نمازی کے آگے

سے نماز کو سنتیں باطل کرتا مگر وہ شخص گنہگار ہوتا ہے + فصل مکروہ ہے نماز میں کپڑا سر پر یا کندھے
پر ڈالنا اوسکے کنارونکا چھوڑنا اسطرح کہ لٹکتے رہیں + ۲ + کپڑے کا سمیٹنا کہ مٹی نہ لگے + ۳ + کپڑے
یا بدن سے کھیلنا + ۴ + بال کا باندھنا جوڑے کے چاندی پر + ۵ + اونگلیوں کا توڑنا + ۶ + داہنے
یا بائیں گردن پھیر کے دیکھنا اور بغیر گردن پھیرے آنکھوں کے کنارے سے دیکھنا مکروہ نہیں + مکروہ ہے
کنکریونکا ٹالنا سجدہ کے لیے مگر ایک بار مضائقہ نہیں + ۸ + ہاتھ کمر پر رکھنا + ۹ + انگڑانا + ۱۰ + کتے
کی بیٹھک بیٹھنا اسطرح پر کہ زانو کھڑا کرے اور چوتڑ پر بیٹھے + ۱۱ + مردوں کے تئیں دونوں بازوں
کا بچھانا سجدہ میں + ۱۲ + چارزانو بیٹھنا بغیر عذر کے + ۱۳ + امام کا اکیلے کھڑا ہونا مسجد کے محراب میں + ۱۴ + امام کا اکیلے کھڑا ہونا اور آدم کی اونچی جگہ
یا امام اکیلا نیچے ہو اور مقتدی اونچے پر + ۱۵ + اکیلے کھڑا ہونا صف کے پیچھے جبکہ صف میں جگہ خالی ہووے -
۱۶ + جاندار کی صورت ہونا نمازی کے آگے یا سامنے یعنی قبلہ کی طرف دیوار میں یا نمازی کے برابر یا پیچھے
یا اوپر لٹکی ہوئی + اور اگر پیچھے یا قدم کے نیچے ہو تو مکروہ نہیں + ۱۷ + نماز کے ادا کرنے میں سستی کرنے اور
بے پروائی سے ننگے سر پڑھے تو مکروہ ہے + ۱۸ + ایسا کپڑا پہنے ہوئے پڑھے کہ ویسا کپڑا
پہنکر جس سے بڑے آدمیوں کے پاس نہ جا سکے + ۱۹ + نماز میں پیشاب یا پاخانہ کی روک + ۲۰ + آیتوں کی
دل میں گنتا + ۲۱ + پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا + ۲۲ + اونگلی سے آیتوں اور تسبیح کا شمار کرنا -
+ ۲۳ + اوس کپڑے کا پہننا جس میں صورت بنی ہو + ۲۴ + مسجد کے اوپر جماع کرنا + ۲۵ + پیشاب
کرنا + ۲۶ + جا ضرور پھرنا + ۲۷ + مسجد کا دروازہ بند کرنا + ۲۸ + تحریمہ کی تکبیر دو بار کہنا
+ ۲۹ + پھونکنا اسطرح کہ پاس کا آدمی نہ سنے اور اس قدر کہ سنے نماز کو باطل کرتا ہے + ۳۰
بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا + ۳۱ + تمام کرنا قرأت کا رکوع میں جاکر + ۳۲ + رکوع
کی تسبیح قومہ کے شروع میں کہنا + ۳۳ + سجدہ کی تسبیح جلسہ کے شروع میں کہنا + ۳۴ + پہلی رکعت
دراز کرنا نفل میں + ۳۵ + دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے سب نمازوں میں + ۳۶ + پیراہن
اور تاج کا اوتارنا پہننا اور موزے کا اوتارنا تھوڑے کام سے + ۳۷ + خوشبو اور پھولوں کا سونگھنا
+ ۳۸ + ہوا کرنا کپڑے یا پنکھے سے ایک دو بار + ۳۹ + آنکھ بند کرنا + ۴۰ + کسی سنت کا ترک
کرنا + ۴۱ + وہ چیز منہ میں رکھنا جسکے رکھنے سے قرأت نہ ہو سکے + ۴۲ + جو چیز دانت میں ہے
گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑی ہو اوسکا نگلنا + ۴۳ + سجدہ میں جاتے وقت دونوں ہاتھ زانو کے
پہلے زمین پر رکھنا بغیر عذر کے + ۴۴ + اوٹھتے وقت ہاتھ کے پہلے زانو اوٹھانا بغیر عذر کے
+ ۴۵ + کشادہ رکھنا اونگلیوں کا سوائے رکوع کے + ۴۶ + تھوکنا + ۴۷ + ناک چھنکنا + ۴۸

کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سوا اوسکے نماز مین دوسری سورہ نہ پڑھے ۞ ۴۹ ۞ [illegible]
پڑھنا بیچ کی ایک سورۃ چھوڑ کے ۞ ۵۰ ۞ پچھلی سورہ کو پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت مین [illegible]
قل ھو اللہ دوسری مین [illegible] نماز کا طول کرنا اس قدر کہ مقتدیون کو گران [illegible]
جلدی کرنا مقتدیون کی جلدی کے سبب سے ۞ [illegible] ۞ فرض نماز مین ایک رکعت مین ایک سورۃ کو دو بار پڑھنا
۵۴ ۞ [illegible] ۞ ۵۵ ۞ [illegible]
مصحف اور مشہور تسبیح اور [illegible] آگے ہو [illegible] مین مگر جلتی آگ مکروہ ہے اور [illegible] دوسرے
نماز پڑھنا مکروہ ہین ۞ فصل ۞ نماز کے کسی واجب کو سہو سے ترک کرنے کے سبب سے دو سجدہ سہو کا ایک سلام
کے بعد واجب ہوتا ہے ۞ اور سجدہ سہو کی یہ ترکیب ہے کہ آخری قعدہ مین تشہد کے ایک طرف سلام پھیر
کے دو سجدے کرے تب بعد اوسکے بیٹھکے التحیات اور درود اور دعاء ماثورہ پڑھکے نماز سے فراغت
کرے ۞ مسئلہ ۞ فرض کے ترک کرنے سے سہو سے ہووے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہے اور قصد سے واجب
کے ترک کرنے مین گناہ ہے اور نماز اوسکی بغیر سجدہ سہو کے درست ہووے مگر نقصان کے ساتھہ اور واجب
کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہے اور سجدہ سہو کا اوس نقصان کے درست کرنے کے
واسطے ہوتا ہے ۞ اور سنت کا ترک کرنا قصد سے موجب گناہ کا ہے اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر
بھول کے سنت ترک کرے تو اوس پر کچھ نہین ۞ یا اللہ صاحب سب مسلمان بھائیون کا دونون جہان مین
بھلا کر آمین یا رب العالمین ۞

دوسرا باب

غفلات عبادات یعنی عبادتون مین خلل ڈالنے والی چیزون کی تفصیل کے ساتھہ بیان مین اور اونکی علاجون
کے طریق کے بیان مین اور اس باب کی تین فصل ہے ۞ فصل ۞ مخل نماز کا نفس اور شیطان دونون
ہوتا ہے نفس اس طور سے کہ کسالت اور ڈھیلنگی اور بہلی سستی کرتا ہے اور اپنا آرام چاہتا ہے اور
اور ارکان کے ادا کرنے مین جلدی کرتا ہے تاکہ جلد تر فارغ ہو کے سو رہے یا آرام کرے اور اپنی
خواہش کی چیزون مین مشغول ہووے اور نماز پڑھنے مین قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کو بطور
مسنون کے ادا نہین کرتا بلکہ مثل دبلے پتلے کمزورون اور فالج والون کے اوسکے اعضا مین ایک
سستی اور ڈھیلنگی پیدا ہوتی ہے اور نماز کے ارکان کے پروا نہ رکھنے کے سبب سے جسطرح سے اتفاق پڑ
جاوے اوسیطرح سے یا جس وضع سے بدن کو آرام ملتا ہے اوسی وضع سے اپنے ہاتھہ پانون وغیرہ اعضا

کو آتا ہے مثلاً یہ کہ سجدہ مین ران پیٹ سے لگے یا دونون ہاتھ دونون کان کے برابر نہ رہے
دونون زانو کے برابر رہے یا ہاتھ ناف تلے قریب ناف کے باندھنا چاہئے پیٹ پر یا اوس سے بھی
نیچے جاتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس تو کچھ پروا نہین رکھتا اور اسی طرح سے بیہوشی طرح سے حواس باطنی
اور وہم و خیال پراگندہ اور پریشان رہتا ہے اس سبب سے حواس باطنی اور اعضائے ظاہری کو
نماز کی طرف متوجہ کرنے مین بڑا خلل پڑتا ہے نفس اوس دستور سے نماز کا مخل ہوتا ہے + اور شیطان
اس دستور سے مخل ہوتا ہے کہ وسوسہ ڈالتا ہے اور سب سے بڑا وسواس شیطان کا یہ ہے کہ نمازی
شان کو ہلکا معلوم کرنا اور نماز کی پروا کم کرنا اور نماز کو چندان کارآمد نہ جاننا اور یہ وسواس
بہت جلدی کفر تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ اس صورت مین نماز کی فرضیت کا انکار اور اوسکا ہلکا اور
اور حقیر جاننا ہوتا ہے اور آدمی کافر ہو جاتا ہے ادنیٰ وسواس شیطان کا یہ ہے کہ رب العزت
کے حضور مین کھڑے ہوکے اوسکو حاضر سمجھ کے عرض کرنے اور اوس سے کلام کرنے اور کلام سننے اور
مناجات کی لذت پانے سے غافل کرتا ہے اس طریق سے کہ رکعات اور تسبیحات کے شمار کو بخوبی یاد
رکھنا چاہئے مبادا کوئی سہو یا غلطی واقع ہو یا حافظ کو قرآن مجید کے متشابہات مین ڈالتا ہے کہ متشابہات
کو خیال مین رکھے ایسا نہو کہ غلط پڑھ جاوے ایک مقام کی آیت دوسرے مقام مین پڑھ جاوے
باوجودیکہ اوسی نمازی نے ایکبار یا دو بار یا سو بار آزمایا ہے کہ حضور کے خیال کے باقی رہنے مین
کبھی نہ رکعات اور تسبیحات کے عدد مین کچھ خلل پڑتا ہے اور نہ قرآن پڑھنے مین متشابہ لگتا ہے
یہ مکر شیطان کا ہے اور اوسکی غرض رکعات اور تسبیحات اور متشابہات کا یاد دلانا نہین ہے
بلکہ اوسکی غرض یہ ہے کہ نمازی کو اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ مرتبہ مین اوتار دے تاکہ ایسا ہی کرتے
کرتے اپنے اصلی مقصود کو پہنچے اور اوس رجیم کا اصلی مقصود وہی انکار اور کفر ہے اگر اللہ تعالیٰ
کے فضل سے اوسکا یہ مقصود نہ حاصل ہوا تو ناچار ہوکے موافق مضمون اس مثال کے + اذا
فَاتَكَ اللَّحْمُ فَاشْرَبِ الْمَرَقَةَ یعنی جب تجھکو گوشت نہ ملے تو شوربا ہی پی لے آہستہ آہستہ گاوخر کے
خیال مین پہنچاتا ہے تاکہ نمازی کی یہ صورت ہو جاتی ہے کہ + مصرعہ +
بر زبان تسبیح و در دل گاوخر + جو کچھ کہ حق کے حضور کے سوا ہے سب گاوخر کی تمثیل مین داخل
ہے گاو ہو یا خر یا ہاتھی ہو یا اونٹ + اب طالب علم لوگ یہ سمجھتے ہین کہ ہمارا غور کرنا صیغہ اور
اور ترکیب مین اس قسم مین داخل نہین ہے ہیہات ہیہات ایسا نہین ہے جو وہ خیال
کرتے مین بلکہ یہ مضمون گاوخر کے خیال سے زیادہ نماز کا مخل ہے + اور عالم لوگ یہ نہ معلوم

کریں کہ عربی کے قاعدہ بموجب قرآن شریف کے مسئلہ کا نہ کا غور کرنا نماز کو کامل کرتا ہے بلکہ نماز کو ناقص کرتا ہے -
اس مقام میں نماز کے ناقص ہونے اور نقصان سے یہ مراد ہے کہ نماز کا درجہ مقبولیت کا کم ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم
سہیں ہے * اور کاشفی والے لوگ یہ معلوم کریں کہ نماز میں اپنے ہاتھوں اور قدموں کو متوجہ کرنا مرشد کے برزخ
یعنی صورت کا خیال کرکے یا ارواح یا فرشتوں کی ملاقات کی خواہش نماز کے اندر کرنا بھی نماز کی کا خلل کرتا ہے
کیونکہ نماز موضوعی عبادت ہے سوا اللہ کے کسی چیز میں ہے توجہ کرنا ممنوع ہے شرک کی گو کہ شرک خفی بلکہ
اخفی بھی بڑا پوشیدہ ہو اور کوئی یہ سمجھا ہے کہ نماز میں عجیب اور غریب مسئلوں کا ظاہر ہو جانا اور ارواح اور فرشتوں کا
ظاہر ہونا نماز میں برا ہے بلکہ ہمت اور قصد کا متوجہ کرنا اس کام میں اور اس مدعا کو دل کی نیت میں ملانا مخلصوں کے
خلوص کے مخالف ہے اور بلکہ ہنگام ظاہر ہو جانا اور کھل جانا مذکور چیزوں کا جو ہے سو عمدہ خلعتوں کے قسم سے ہے کہ حق
کی حضوری کے دریا میں جو مخلص لوگ ڈوبے رہتے ہیں انکو زیادہ عنایات کے سبب سے ان خلعتوں سے
سرفراز کرتے ہیں تو ان چیزوں کا کھل جانا اسکے حق میں ایک کمال ہے کہ روشنے عالم مثال میں صورت پکڑتا ہے
خواب باطنی کی حالت میں جو ارواح ملاقات اور سیر کرتی ہے وہ عالم مثال ہے ظاہری آنکھ اوس عالم کو
نہیں دیکھتی تو مخلصوں کی نماز ایک عبادت ہے کہ اوسکا ثمرہ انکو نظر آتا ہے یعنی وہ لوگ اوس نماز کی
برکت سے بلند مکان کے قابل ہیں اسواسطے بلند مکانوں کے لوگوں کو دیکھتے ہیں * ہاں مصلی باکمال ہے بس عجز تمام
کے سبب سے کہ حاجت روائی ذات صمد میں منحصر ہے عین نماز میں مشاہدہ کی حالت میں جو اپنی محتاجی دعا گو کہ وہ
حاجت دنیاوی تھوڑی سی ہو دل کی زبان سے صادر ہوتی ہے سو وہ دعا نماز کا کمال ہے * اور اپنے
نفس کے ساتھ اپنی حاجتوں میں مشورہ کرنا بڑے وسواسوں کے قسم سے ہے جو موجب نقصان نماز کا ہے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو منقول ہے کہ وے لشکر کے سامان درست کرنے کی تدبیر نماز میں فرماتے
تھے سو اس قصہ پر مغرور ہونا اور اپنی نماز کو خراب کرنا نہیں چاہتا ہے * بیت * کار پاکان را قیاس از
خود مگیر * گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر * یعنی پاک لوگوں کے کام اپنے کام پر قیاس نہ کر اگرچہ لکھنے میں
سیر اور شیر مشابہ ہے مگر سیر اور شیر میں بڑا تفاوت ہے حضرت خضر علیہ السلام کے تئیں کشتی توڑنے اور لڑکا
لڑکے کے قتل کرنے میں ثواب عظیم تھا اور دوسروں کو اس کام میں بڑا گناہ ہے جناب فاروق کے تئیں ایسا مرتبہ
حاصل تھا کہ نماز میں لشکر کا سامان درست کرنا نماز میں مخل نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی نماز کی کامل کرنی والی چیزوں
میں داخل ہوتا تھا کیونکہ وہ سب تدبیر حضرت حق کی طرف سے اونکے دل میں الہام ہوتی تھی بخلاف اوس شخص
کے کہ وہ آپ نماز میں کسی دینی یا دنیوی کام کی تدبیر میں متوجہ ہو جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ اس
بات کے بھید کو جانتا ہے ہاں بموجب اس آیت کے ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندھیرے میں ایک پر ایک

ایک + وسواس مین فرق ہوتا ہے کوئی کم برابر ہوتا ہے کوئی بہت جیسا کہ زنا کے وسوسہ سے اپنی زوجہ سے
مجامعت کا خیال بہتر ہے اور قصد کرکے اپنے پیر کا خیال نماز مین کرنا اور مانند اونکے دوسرے بزرگون کا خیال
کرنا اور اپنی ہمت کو اوسی طرف متوجہ کرنا گاو خر کی صورت کے خیال مین غرق ہونے سے کہین زیادہ برا ہے
بلکہ اس مقام مین خود حضرت جناب رسالت مآب کے خیال کا کام نہین کیونکہ بزرگون کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ
آدمی کے دل مین چپ جاتا ہے بخلاف گاو خر کے خیال کے کہ نہ اسقدر دل مین چپتا ہے اور نہ اسقدر تعظیم ہوتی
ہے بلکہ اوسکو اپنے خیال مین حقیر اور ذلیل جانتا ہے اور یہ تعظیم اور بزرگی اللہ کے سوا دوسرے کی جو
ہے سو جب نماز مین اوسکی طرف دل متوجہ ہو رہتا ہے اور اوسکو اپنا مقصود سمجھتا ہے تب شرک کی طرف
کہیجاتا ہے حاصل کلام کا اس مقام مین منظور ہے وسواسون کے مرتبون کے تفاوت کا بیان کرنا آدمی
کو لازم ہے کہ ہوشیار ہو کے حق کے حضور کے قصد سے کسی آڑ اور پردے کے سبب سے باز نہ
رہے اور پیچھے نہ ہٹے اس باب مین کوئی نادان مرشد اور جناب رسالت مآب کی بیجا اولیاء پیچھے
بلکہ اوسی جناب کا حکم ہے کہ نماز مین حق کے سوا اور دوسری طرف متوجہ نہ ہووے اور شہود کے
دریا مین غرق رہے آنحضرت نے فرمایا کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ یعنی بندگی کرے تو اللہ کی اسی طرح
پر کہ گویا تو اللہ کو دیکھتا ہے اور فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سیپارہ سورہ کہف مین فَمَنْ کَانَ
یَرْجُوْا لِقَاۤءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا یعنی جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے
کچھ کام نیک اور ساجھا نرکہے اپنے رب کی بندگی مین کسیکا + غرض اس مقام مین اس محل کے علاج
کا بیان کرنا ہے اوس وضع کے ساتھ کہ ہر کس و ناکس کی سمجھ مین آوے سو علاج یہ ہے کہ اگر
وسوسہ اس قبیح ترین وسواسون کے قسم کا ہو جو مذکور ہوا تو آپ بڑی التجا کے ساتھ دعا کرے
کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے اوسکو دفع کرے کیونکہ اگرچہ ہر چیز فضل الہی پر موقوف ہے لیکن
بعضی چیزون مین اسباب ظاہری چندان دخل نہین رکھتا اور اونکا حاصل ہونا صرف فضل الہی
پر موقوف ہوتا ہے سو اس وسواس کا دفع ہونا بھی اسی قسم سے ہے اسواسطے آپ بڑی التجا کے
ساتھ دعا کرے اور اپنے شیخ کی خدمت مین عرض کرے کیونکہ مرشد اوس سے زیادہ دانا ہے
اس کام مین شاید کہ وہ کوئی تدبیر مفید بتلا دیوے گا اور دعا کریگا اور اگر وسوسہ یا نفس شیطانکی
طرف سے اس وسوسہ مذکور کے سوا ہے تو اوسکا علاج یہ ہے کہ جتنی رکعت مین وسوسہ پیش آیا ہے
اوسقدر رکعتون کے ہر ایک رکعت کے بدلے مین چار رکعت نفل پڑہے مثلاً اگر ظہر کے چار رکعت
فرض مین وسوسہ پیش آیا تو فرض اور سنت سے فراغت ہونے کے بعد اکیلے مکان مین اس

محنت اور کوشش کے ساتھ کہ وسوسہ نہ گذرے سولہ رکعتیں پڑھے اور اگر سب رکعتوں میں وسوسہ کا خیال
نہیں رہا تھا کچھ حضوری کے ساتھ بے خیالات کے ادا کیا اور کچھ وسوسے کے ساتھ تو اون ہر رکعت مقابل
میں جن رکعتوں میں وسوسہ ہوا ہے چار چار رکعت معتبر رکھ کے اوسی حساب سے موافق ادا کرے اور عصر میں نماز
تدارک مغرب کے بعد کرے اور مغرب کا تدارک اوسکے بعد اور عشا کا تدارک اوسکے بعد اور تہجد کا تدارک
آفتاب طلوع ہونے کے بعد کہ وقت نفل شروع ہو اور چونکہ یہ کام نفس پر بہت سخت ہے اسواسطے
وسوسہ سے البتہ باز آویگا اور جو نفس ... ہے اور اپنی تباہی خیالات سے باز رکھیگا اور جبکہ نفس ایک
کام پر قائم ہوا اور ... خیالات سے ... نفس کے ساتھ صلح اور سلوک کرے اور محنت کشی کے
بدلے میں اوسکو آرام دیوے اور شرع سے اوسکا جو حق ہے اوسکی خواہش ہو اوسکو بجا لاوے اور اگر نفس
یا شیطان کے فریب کے سبب سے اوس شخص سے جسنے اپنے اوپر تہجد کو لازم کر لیا ہے تہجد قضا ہو
جاوے تو اوسکے صبح کو روزہ رکھے اور اگر روزہ میں بھی مخالفت شرعیہ میں سے کوئی نخل نفس اور
شیطان ظاہر کریں تو جو رات کہ اوس روزہ کے بعد ہے اوس رات کے تمام رات جاگنے سے اوسکی
تنبیہ کرنا چاہیے اور شیطان جب اپنے وسواس کے اثر سے نا امید ہوتا ہے تب نفس کو ایذا نہیں
کرتا ہے تاکہ اوسکا مدعا حاصل ہو سو نفس کی تنبیہ اور تادیب سے نفس اور شیطان دونوں شرارت
سے باز آتے ہیں بلکہ نفس حکم الٰہی کے تابع ہو جاتا ہے اور شیطان کو آدمی میں فساد ڈالنے کی قدرت
نہیں رہتی ⁂ فصل دوسری ⁂ اس فصل میں نماز کے ارکان اور آداب کے بھید اون کے
دریافت کرنے کا بیان کرتے ہیں کیونکہ بھید اوسکے دریافت کرتے نماز حضور دل کے ساتھ ادا ہوگی
جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے کلام پاک میں جابجا نماز کی اقامت کا حکم فرمایا ہے اقامت
کے معنی ٹھیک اور درست اور کرنا اب اس مقام میں تفسیر فتح العزیز سے اقامت نماز کا بیان لکھتے ہیں آپ
جاننا چاہیے کہ نماز پڑھنا ایک چیز ہے اور نماز کی اقامت ایک دوسری چیز ہے اور قرآن مجید
میں جابجا مدح اور تاکید کے مقام میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں فرمایا ہے بلکہ نماز کی اقامت کا بیان
فرمایا ہے اور اقامت لغت میں قیام سے لیا ہے یعنی سیدھے کھڑا کرنا اور قاعدہ ہے کہ جب کسی
چیز کو سیدھی کھڑی کرتے ہیں تب ہر ایک جزو اوسکی جگہ مناسب پر ہو اوسکی اصلی وضع ہے سیدھے
بیٹھ جاتے ہیں تو اقامت صلوۃ کے معنی یہ ہیں کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کریں خواہ وہ
خلل اور کجی دل کے کام میں ہو یا زبان کے کام میں یا ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا کے کام میں اور خواہ
یہ محافظت فرائض میں ہو یا نماز کی شرطوں میں یا سنتوں میں یا مستحبات میں اسواسطے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اقامت نماز کے یہ معنی ہین کہ رکوع اور سجدہ اور تلاوت اور خشوع کا پورا پورا
جیسا کہ حق ہے ویسا بجالانا اور نماز مین ان چیزون کا خوب لحاظ رکھنا ✤ اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے
کہ اقامت نماز کے یہ معنی ہین کہ نماز کی محافظت کرنا اور اوسکے وقتون کی اور اوسکے
وضو اور اوسکے رکوع اور اوسکے سجود کی محافظت کرنا اور صوفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک اقامت نماز مین
یہ بھی داخل ہے کہ نماز کے ارکان اور آداب کے ادا کرتے وقت ہر ایک ارکان اور آداب کے بھیدکو
دریافت کرے اور قصد کرے کہ وہ سب ہمارے درمیان مین پاے جاوین اور اپنے بیچ مین اون بھیدون
کے ثابت ہونے کے تمدبیر نماز کے بھیدون کا دریافت کرنا نمازیون کے مرتبے اور استعداد کے اختلاف
کے سبب سے مختلف قصے سو جو کچھ کہ مبتدی کے حال کے مناسب ہے سو لکھا جاتا ہے اون بھیدون کا کو
بیان کیا جاتا ہے ✤ کہ طہارت کرنا نجاست حکمی سے کہ چھوٹا حدث اور بڑا حدث ہے یعنی حاجت وضو کی اور حاجت
غسل کی ہے اور نجاست حقیقی سے یعنی پیشاب اور پاخانہ اور خون اور پیپ وغیرہ نجاستون سے طہارت
کرنا اسواسطے نماز مین معتبر ہوا ہے تاکہ اس طہارت سے لوگ سمجھین کہ دنیا کے علاقون سے کہ سب حادث
یعنی نئے پیدا ہونے والے ہین اور گندگی سے خالی ہین طہارت حاصل کرنا چاہیے تاکہ حق کیطرف
متوجہ ہونے کے وقت مین حق سبحانہ وتعالی شانہ کے جناب پاک کے ساتھ ایک مناسبت حاصل ہو اور
اوس جناب مین حاضر ہونے کی قابلیت اور جس خدمت کے واسطے مامور ہین اوس خدمت کے بجالانے
کی قابلیت حاصل ہو جیسا کہ بادشاہون کے حضور مین بغیر حمام اور غسل کئے اور بغیر خوشبو ملے اور بغیر
صفائی کپڑے اور بدن کے جا نہین سکتے اور اونکے حضور کا کام نہین کر سکتے ✤ اور ظاہر مین
متوجہ ہونا قبلہ کیطرف کہ اوس جگہ پاک کی زمین آدمی کے جسم کی اصل ہے کیونکہ تمام زمین اوسی جگہ سے
کشادہ ہو کے نکلی ہے اور زمین سے آدمی کا جسم بنا ہے اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ باطن کو بھی
حق کے جانب کی طرف متوجہ کرنا چاہیے جو آدمی کی روح کی اصل ہے خلاصہ یہ ہے کہ دو چیز مل کے
آدمی کہلاتا ہے جان اور تن سو جب آدھا آدمی یعنی جسم اپنی اصل کیطرف متوجہ ہو تب
باقی آدھا بھی اپنی اصل کی طرف متوجہ ہوا اور تکبیر تحریمہ کی دونون ہاتھون کو کانون تک
تک اوٹھانے جو ہے اسمین یہ اشارہ ہے کہ مین نے دونو عالم سے ہاتھ اوٹھایا اور حق کے
جناب کو سارے مخلوقات سے بزرگ زیادہ معلوم کیا اور دعا ✤ استفتاح یعنی ثنا سبحانک اللھم
آخر تک کا پڑھنا اس اعتقاد کو مضبوط کرتا ہے ✤ اور کھڑا رہنا اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالی
کی راہ مین استقامت کیا اور چل چل نہین سکتا ✤ اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا کہ اوسمین زبان سے ثنا اور

صفت اور تعریف کرتا ہے اور زبان دلکا ترجمان یعنے دوبھاسیا ہی اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ میرا دل بالکل اوسکی طرف جھکا ہے اور سورہ فاتحہ مین جو الفاظ خطاب کے ہین مثل ایاک نعبد و ایاک نستعین کے یعنی تجھکو ہم بندگی کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اور اس مضمون مین اوسی کی بندگی کرنے اور اوسی سے مدد مانگنے کو جو خاص کرکے فرمایا ہے سو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اوسکی طرف کمال متوجہ ہونے اور ڈھلنے کے سبب سے مین نے مشاہدہ اور مخاطبہ کا رتبہ پایا ❊ مشاہدہ دل اور عقل اور ایمانی آنکھ سے اللہ کو دیکھنا ❊ اور مخاطبہ آمنے سامنے اور دیدہ و بات کرنا تو حاصل ایمان اور دلکی آنکھ سے اللہ کو دیکھ کے اوسکو خوب حاضر سمجھ کے کہتا ہے کہ تجھی کو بندگی کرتے ہین ہم اور تجھ سے مدد چاہتے ہین ہم اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ عبادت اور مدد چاہنا کہ ان دونون شغل ہین بنی آدم کو اللہ کے سوا دوسرے سے علاقہ رکھنا نہین ہوتا سو اس دونون شغل ہین مین نے تیرے سوا سب سے بالکل منہ پھیر لیا اور علاقہ توڑ دیا اور اس سورہ مین جو ہدایت کا سوال کرتا ہے اور جن لوگون پر غضب ہوا ہے اور جو لوگ گمراہ ہین اونکی راہ سے دور بھاگتا ہے اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ میری محبت اور میرا بغض اور میری خواہش اور نفرت سب تابع اوس جناب کی ہوئی ❊ پھر رکوع کرے یہ بوجھا جاتا ہے کہ اوسکی عظمت کے مشاہدہ کے سبب سے میری پیٹھہ خم ہوگئی پھر قومہ سے یہ بوجھا جاتا ہے کہ عاجزی اور انکساری ہین مین نے استقامت یعنی مضبوطی اختیار کیا کہ حیل بھل نہ ہونگا ❊ پھر سجدہ جو انکساری کے بعد کمال تذلل ہے یعنی اپنی لاچاری اور ذلت بدرجہ کمال ظاہر کرتا ہے اوس سے بوجھا جاتا ہے کہ سجدہ کمال تقرب کا مقام ہے کیونکہ جو تقرب کہ بشر کے مقدور مین ہے سو اسی قدر ہے کہ اپنے اجزا مین سے جو سب سے بزرگ جزو ہے اوسکو اسقدر پست کرے کہ اپنی خاکی اصل مین مل جاوے اور تقرب یعنی اللہ کی نزدیکی طلب کرتا ہے اور دوسرا سجدہ جو ہے اوس سے سمجھا جاتا ہے کہ مجھکو جو سجدہ مین قرب یعنی اللہ کی نزدیکی حاصل ہوئی سو مین اوس درجہ کو پاکے تکبیر نہین کرتا بلکہ اپنی ذلت اور لاچاری دوسرے سجدہ مین ظاہر کرتا ہون ❊ اور قعود جو ہے سو اوس سے بوجھا جاتا ہے کہ مجھکو اوس جناب سے اعزاز و اکرام حاصل ہوا کہ میرے مجرے کو قبول فرما کے بیٹھنے کی پروانگی دی ❊ اور سلام سے بوجھا جاتا کہ اس سفر باطنی سے پھیرنے یعنی تحریمہ کے ساتھ ہے جو ظاہری کاروبار سے ایکبارگی بیہوشی اور غفلت آگئی تھی گویا دوسرے عالم مین چلے گئے تھے سو جب سلام پھیرا اب عالم ظاہر کیطرف پھیرے ❊

تیسری فصل نماز کے ارکان کی حقیقت کے بیان مین

حضرت حق جل علا نے اپنے خلیفہ یعنی آدم کی دربارداری کے واسطے کچھہ وقتین مقرر کیا اور بطریق ارث کی سارے بنی آدم مین اوس استعداد کو پوشیدہ کیا اور اوس استعداد کے ظاہر کرنے کو اونکے اختیار پر موقوف فرمایا اور کمال لطف اور عنایت سے رسولون کو بھیج کے اور کتابون کو اوتار کے اور کتابون کو اوٹھانیوالون

اور نبی کے نائبون یعنی دین کے عالمون کو پیدا کرکے طرح طرح کی ہدایت ظاہر کرکے اور مثل اسکی اور بھی اسباب
اوس پوشیدہ استعداد کے ظاہر ہونے کا پیدا کرکے بنی آدم کی مدد دین فرمایا سو پانچون وقت کی نماز کا وقت جو
اوس اشرف المخلوقات کے کمال نزدیک ہونے اور حضوری کا وقت ہے اور اسواسطے اوس خاص طور سے اوس پر جو سارے
امتون سے بہتر ہے فرض ہوا ہے سو وہ اوقات دربارداری کے اوقات ہین اور اوسکے فرض اور مقرر
کرنے سے ہر کسی مین ایک شاخ خلافت کی موجود ہے جو کوئی چاہے اپنے نفس کو پاک کرکے اوس خلافت کو رونق
دے اور جو کوئی چاہے اوسکو برباد کرے فرمایا اللہ صاحب نے * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا
تحقیق مراد کو پہنچا اور خلاص ہوا جس نے پاک کیا سنوارا اوسکو یعنی اپنے نفس کو اور نامراد ہوا اور محروم رہا
جس نے اوس نفس کو خاک مین ملایا اور گمنام کیا نفس اسی طرح گمنام ہوتا ہے کہ شرع کی تابعداری چھوڑ کے شہوت
اور غضب کی تابعداری کرے اور پانچون وقت کی نماز جو ہر دن پر فرض ہوئی ہے سو یہ ایک گواہ معقول انسان کا
ہے تمام مخلوقات کی حقیقت سے انسان کی حقیقت کے افضل ہونے پر اگرچہ بعضا انسان ناقص ہو بلکہ نیچے سو درجہ
مین اوتر کے اسفل السافلین یعنی دوزخ مین پہنچے یعنی سب نیچون سے نیچا ہو جاوے کہ جانورون کے رتبہ
سے بھی گذر جاوے اور دوزخ مین ڈالا جاوے اور فی الحقیقت انسان کا اسفل السافلین مین جانا بھی
انسان کے درجہ کی بلندی کا باعث ہے کیونکہ سب سے بڑی بلامین گرفتار ہونا اور بہت طرح قسم کے عذابون
مین گرفتار ہونا بادشاہ کے حضور کے ملازمون کے نصیب ہوتا ہے * مصرع *
ہم بیشتر عنایت و ہم بیشتر عنا * یعنی حضور کے ملازمون پر عنایت بھی زیادہ ہوتی ہے اور رنج بھی زیادہ
ہوتا ہے جو مومن کہ ایمان کے کمال کا طالب ہے اوسکو چاہئے کہ حقیقت نماز کی اسطور پر جانے کہ حضرت
رب العزت نے جسکی بادشاہت کی عظمت اور سارے اوصاف کا کچھ حد و پایان نہین ہے تمام مخلوقات
سے مجھکو قبول کرکے اور نہایت بڑی تاکید کے ساتھ پانچ وقت کی دربارداری کے واسطے اذن مطلق دیکے
پھر اذن مانگنے کا محتاج نہ رکھا اور دربانون اور نقیبون کی منت برداری سے سبکدوش کیا اور غیر حاضری
مین سخت وعید یعنی عذاب کا وعدہ فرمایا سو اس بڑی بھاری نعمت سے جو تمام عالم کے رشک کا
مقام ہے اپنے تئین محروم کرکے عذاب کے قابل ہونا کیسی جہالت اور نادانی ہے پس اسیطرح سے نماز کی فضیلتکو
سمجھ کے کمال اداب اور خشوع کے ساتھ جو بارگاہ حقیقی مین قبول کے لایق ہو نماز کے ارکان اور حرکات کو بجا
لاوے اور اپنے تئین ہمیشہ اللہ تعالی کے کام مین مشغول رکھکر نماز کے اوقات کو بلاشبہ دربار اور حضوری کا
وقت معلوم کرے اور تلاوت اور تسبیحات اور دعاؤن کو مناجات یعنی چپکے بات کرنا اور کلام سننا اور اپنی
حاجتون کا عرض کرنا معلوم کرے مجمل حقیقت نماز کی یہ ہے لیکن نماز کے ارکان کی حقیقت جو تفصیل کے ساتھ

ہے سو اوسکے سمجھانے کے واسطے ایک مثال بیان کرنا چاہئے وہ مثال یہ ہے کہ جسوقت پادشاہ کا چیلہ خاک
چپکے بات کرنے اور اپنی حاجتون کے عرض کرنے کا قصد اپنے دلمین مصمم کرکے اپنے آقا کے دربار مین حاضر ہوکے
کمال عاجزی اور تعظیم کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور بادشاہ کے سوا سب سے منہ پھیر کے اور اوسکی سلطنت کی
ہیبت پر نگی نگاہ کے چپکے عرض کرنے کی امید کے دید سے اوسکے طرف تک رکھتا ہے تب ضرور وہ بادشاہ
عالیجاہ اوسکے چپکے عرض کرنے کے قصد پر اطلاع پانے اور اوسکی حاجتون کے عرض کرنے کی امید کو دیکھنے
کے ساتھ ہی اوسکے حال پر خاص عنایت فرماتا ہے اور قبول اور محبت کی نگاہ سے اوسکی طرف دیکھتا ہے
اور جسقدر کہ باتین اور کامین تعظیم کے اوس فرمان بردار چیلے سے صادر ہوتے ہین بادشاہ کی عنایتین
اوس چیلے کے حق مین زیادہ ہوتی ہین پھر جس وقت کہ وہ چیلہ فرمانبردار اپنے آقا کی عنایتین اپنی طرف
بہت زیادہ متوجہ پاتا ہے تب اوسوقت تخت بوسی کے بجالانے کے واسطے یا مثل اسکے جو عظمتین کہ مناجات
کرنے اور حاجتون کے عرض کرنے کا اذن مانگنے کے پہلے مناسب ہوتی ہین اوسکے بجالانے کے واسطے جھکتا
اور سر خم کرتا ہے اور اس تعظیم کے ظاہر ہونے کے سبب سے بادشاہ کی عنایتین بے نہایت اوسکی طرف متوجہ
ہوتی ہین اور اوسکو مناجات کا اذن اور عرض حاجات کی پروانگی ملتی ہے تب وہ چیلے فرمانبردار مناجات
کے اذن حاصل ہونے کے شکر مین اپنی زبان کو اوس ثنا اور مدح مین جو اوسکے مولی کے لائق ہے کھولکر
اور جو کام کہ اوسکے آقا کی تعظیم کا ہے بجا لا کے مناجات مین مشغول ہوتا ہے اور چونکہ یہ وقت اوس فرمانبردار
چیلے کی نہایت کمال کا وقت ہے اور اوس بادشاہ عالیجاہ سے نہایت نزدیک ہونیکا وقت ہے اور سلطنت کی ہیبت کی نہایت ظاہر ہونیکا اور
پادشاہت کے دبدبہ کے نہایت ظاہر ہونے کا وقت ہے اسواسطے اس شبہہ سے کہ مناجات بعضا مضمون
سہو ہوا ہو اور بعضے حاجتون کا عرض کرنا بھول گیا ہو اوس چیلہ کو حکم ہوتا ہے کہ ایک لمحہ مناجات کے مقام سے
جدا ہوکے اپنی عقل اور خیال کو درست کرکے پھر نزدیکی کے مکان مین داخل ہووے تاکہ جو عرض معروض
باقی رہا ہو اوسکو بخوبی ادا کرے اور جس وقت کہ اسطرح کے حالات قرب کے اور مقامات نزدیک
ہونے کے اوس چیلہ فرمانبردار پر چند بار ادہر ادہر اکے گذرتے ہین تب خوش معاملگی اور قدر دانی
اور بڑی قبولیت کا قانون ایسا چاہتا ہے کہ اوس چیلہ کی عزت اور بزرگی زیادہ کرنے کے واسطے
بیٹھنے کا اذن دیا جاوے لیکن چونکہ بادشاہی دربار مین بیٹھنا کمال بے ادبی ہے اسواسطے حکمت
سلطنت کی یہ تدبیر کرتی ہے کہ اوس چیلہ کو ایسی خدمت کا حکم فرماوین جسمین بیٹھنا ہوتا ہے مثلاً اوسکی
طرف اپنے پانون دراز کر دیتے ہین تاکہ پاچپی کی خدمت کی تقریب سے بیٹھے اسیطرح سے جو قوت
کہ مومن پاک سارے قسم کے شرک سے بیزار اور پاک صحیح العقیدہ خالص النیت بدعت سے پرہیز اور

کنارہ کرنے والا رزایل سے خالی فضائل کے زیور سے آراستہ اپنے جانکو بہیمیہ یعنے شہوت کی خواہش کی آلایشون اور باطنی خیانتون سے صاف کرکے اور اپنے تن کو حقیقی نجاستون اور حکمی حدثون سے پاک کرکے اور اپنی خاطر کی تختی کو ماسواے اللہ کی طرف التفات کرنے کے نقشون سے صاف کرکے اور اپنے دلکو غیر اللہ کے علاقون سے خالی کرکے اپنے قلب اور قالب سے یعنی دل اور تن سے اللہ کیطرف متوجہ ہوکے کمال محبت اور بڑی خواہش کے ساتھ مضمون معنی اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کا اپنے دل کے اندر جماکے تحریمہ باندھتا ہے تب تحریمہ باندھنے کے ساتھ ہی رحمت الٰہی کے جوش مین آتی ہے اور عنایت خاص اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہے چنانچہ اس معاملہ کا اشارہ اس حدیث مین موجود ہے اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ جب نماز پڑہے تم مین سے کوئی تو نہ تہوکے اپنے منہ کے سامنے کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ اوسکے اور قبلہ کے درمیان ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ تحقیق رحمت اللہ کی اوسکے سامنے کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور جسقدر کہ تلاوت قرآن اور دعاؤن سے تعظیم کی باتین اوس مصلی سے ظاہر ہوتی ہین اوسیقدر اللہ کی عنایت اور فیض اوس مصلی کے حق مین انعام ہوتا ہے یہان تک کہ رکوع جو نہایت تعظیم اور نہایت قرب کے ارکان یعنی سجدہ کا سامان ہے بجالاتا ہے اور اپنا سر جہکاتا ہے اور جسوقت اپنی خالص عقل سے دریافت کرتا ہے کہ ایسے مقام بلند مین جسکو سجود کہتے ہین مجکو اوس مالک نے حاضر ہونیکا اذن مطلق فرمایا اور اوس مقام کے حاضر ہونیکا کوئی منع کرنیوالا اور روکنے والا باقی رکھا تب اس بڑی نعمت اور انعام کے اداے شکر مین سیدہا کہڑا ہوکے اور جیسی مدح اور ثنا کہ اوسکی ثنا کے لائق ہے بجالاکے اپنی پیشانی کو عاجزی کی خاک پر مس کے مناجات اور عرض حاجات مین مشغول ہوتا ہے اور چونکہ سجود نہایت قرب کا مقام ہے اور جمال کی تجلیون کے ظاہر ہونے اور جلال کے پردونکے ظاہر ہونیکا محل ہے اسواسطے مناجات کے بعضے مضمونون کے سہو ہونیکا شبہہ ہوا اب اس سبب سے ایسا حکم ہوا کہ اپنے تئین ایکدم اوس بلند مقام سے نیچے اوتارکے یعنی جلسہ مین جاکے پہر دوسری باراوہی بلند مقام پر جاوے اور جو کچھ عرض معروض سہو ہوا تھا اوسکو بخوبی اداکرے اور جب وہ مومن پاک پر یہ پسندیدہ حالات بار بار گذرتے ہین کہ کم سے کم تو دو رکعت مین دو بار یہ حال ہوتا ہے تب مومن بیٹہنے کی پروانگی کی قابلیت پیدا کرتا ہے کیونکہ بار بار تعظیم کا کام کرنے سے بڑی تابعداری ثابت ہوتی ہے بخلاف اسکے کہ تعظیم کا کام ایک بار ہوتا ہے کیونکہ اس صورت مین احتمال ہے کہ وہ تعظیم کا کام اوس سے اتفاقاً ہوگیا ہو پہر بیٹہنے کی پروانگی تو پاتی ہے لیکن عظمتکی قانون کے خلاف کیواسطے نماز مین بیٹہنے کو عبادت سے خالی نہین چھوڑا اوسمین تشہد کا حکم

فرمایا کہ اوسمین نہایت عظیم کی باتین بھری ہین اور توبہ مین دوسرا بھید بھی رکھا ہے اوسکا بیان یہ ہے
کہ نماز کے ہر رکن مین ایک نئی طرح کی شیرینی اور ایک تازی لذت بھری ہے اسواسطے ضرور ہوا
کہ رکوع سجدہ کے درمیان مین ایک اجنبی کام کروا کے فرق کرین تاکہ ہر رکن کی لذت جدا جدا مصلی
کے نصیب ہو اور اسیطرح دونون سجدون کے درمیان مین جو جلسہ ہے اوسمین بھی ایک عمدہ پوشیدہ
بھید ہے اوسکا بیان یہ ہے کہ جسوقت کہ کوئی شخص بے قدر ایک اونچے مقام اور رتبہ بلند مین یکایک
اچکے مین پہنچ جاتا ہے مثلاً بادشاہی تخت کے پاے پر اوسکا ہاتھ پہنچ جاتا ہے یا بادشاہ کے سر کی بندہی
دستار اوسکو ملتی ہے تو اس صورت مین اوسکے یار آشنا اور ہمسایہ والونکو البتہ یہ شبہ خیال
مین گذرتا ہے کہ اسکو یہ نعمت اتفاقاً مل گئی ہے اور جب یہ بات کئی بار ثابت ہوتی ہے تب وہ خیال
باطل مٹ جاتا ہے + اسیطرح سے جسوقت کہ اس ایک مشت خاک کو قرب کے بڑے سے بڑے مرتبہ
کے ساتھہ جو سجدہ مین حاصل ہوتا ہے سرفراز کرتے ہین تب البتہ تمام عالم کے لوگون کے دلونمین بلکہ خود
اس مصلی کے دل مین اس شبہ گذرنے کا محل ہے کہ یہ بات اتفاقاً ہوگئی ہے سو اس شبہ کے دفع
کرنے کے واسطے مومن پاک کو ہر رکعت مین اس خلعت کے ساتھہ دو بار سرفراز کرتے ہین بس
ارکان صلوٰۃ کے بھیدون کی طرف یہ مجمل اشارہ ہے + اور لیکن اوسکی تفصیل سو مقام کی تنگی
کے سبب سے دانا لوگونکی عقل کی تیزی کے حوالہ کیا اور اسقدر بھی کافی ہے جب کہ اس مضمون
پر بخوبی آگاہ ہوکے ہمیشہ اسی سوچ کے ساتھہ نماز پر مستعد رہیگا تب اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے
کہ اپنی استعداد کے موافق پہچے پہچے الہام پاتا رہیگا اور اسی مضمون سے حضرت فاروق کے بھید کو
اُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَاَنَا فِيْ الصَّلٰوۃِ ؏ مین سامان درست کرتا ہون اپنی لشکر کا نماز کیحالت مین
دریافت کرنا چاہئے کہ وہ جناب اپنے دربار مین مسلمانون کے لشکر کی تدبیر فرماتے تھے جسکے سبب سے
دین متین کے دبدبہ کی قوت زیادہ ہوتی تھی اور اسی سبب سے جسقدر فتحین اور اسلام کی زیادتی کہ
اوس جناب کے عہد مین ہوئی ویسی کسی عہد مین معلوم نہین +
قصہ کوتاہ انسانکے دل مین ایمانکے مضمون کا ثابت ہوجانا بجاے اس تخمہ کے ہے جو زمین مین پوشیدہ
کیا گیا ہے اور جس وقت کہ کلمہ شہادت زبان سے بولا اور اوسکی عبودیت یعنی اپنے مالک کی
غلامی اور فرمانبرداری خلق اللہ مین مشہور ہوئی اور اوسکی عبودیت اور قبولیت کی مبارکبادیا
ملاء اعلیٰ مین اوپر کے لوگونکی زبان حال سے ہونے لگی تب کلمہ شہادت کا پڑھنے کے ساتھہ ہی اوسکو
پانچون وقت دربار مین حاضر ہونے کا حکم ہوا اور بہت سے احکام طہارت کے جنکا بجالاتا دربار کے

قصد کے پیچھے لازم ہے اور آداب قولی اور فعلی اور عرضداشت جہریہ اور سریہ یعنی بلند آواز سے عرض کرنے اور چپکے عرض کرنے کے آداب اور قاعدہ سیکھ کے معزز اور سرفراز ہوا ✤

تیسرا باب

✤ اس بیان مین کہ نماز کی نیت کے الفاظ زبان سے کہنا مستحب ہے اور نماز کی تسبیحات ✤
✤ اور دعاؤن کے ترجمہ کے بیان مین ✤

اور اس باب مین تین فصل ہین ✤ پہلی فصل اس بیان مین کہ نیت کے الفاظ زبان سے کہنا مستحب ہے ✤ مسئلہ۔ بعضے لوگ جو منع کرتے ہین کہ نیت کے الفاظ زبان سے نہ کہے سو اونکی بات سُننے کے قابل نہین ہے یہی مسئلہ صحیح ہے کہ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا مستحب ہے اور زبان سے اسواسطے کہنا ہوتا ہے تاکہ اوسکے دلکا قصد تحقیق اور ثابت ہوجاوے اور جو شخص نیت کے وقت دلکو حاضر کرنے نہین سکتا ہے یا اوسکو شک ہوتی ہے کہ نیت کے وقت دل حاضر ہوا یا نہین تو اوسکو زبانسے بولنا کفایت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کسی شخص کو اوسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا یہ فقہ کے مضمون کا خلاصہ ہے شرح وقایہ مین دل سے نیت کرنا اور زبان سے اوسکا بولنا افضل لکھا ہے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نیت کیا ہے دلکا قصد اور اوسکی یہ شرط ہے کہ اپنے دلمین جانے کہ یہ کون نماز پڑھتا ہے یعنی اگر یہ شرط نپائی جاوے گی تو نماز نہ ہوگی لیکن زبان سے نیت کے الفاظ بولنا سو یہ شرط ہونے کے باب مین اسکا اعتبار نہین ہے یعنی اگر زبان سے نہ بولا اور دلکا قصد پایا گیا تو نماز ہوگی اور مستحب ہے زبان سے نیت کے الفاظ بولنا اسواسطے کہ زبان سے بولنے کے ساتھہ اوسکے دلکا قصد جمع ہوجاویگا یہان تک کہ ہدایہ کا مضمون ہے (مسئلہ) اور شرح وقایہ مین جو لکھا ہے کہ کفایت ہے نفل اور تراویح اور ساری سنتون کے واسطے مطلق نماز کی نیت یعنی یہ نیت کرین کہ نماز پڑھتا ہون اور فرض کے واسطے شرط ہے کہ اوس فرض کو مقرر کرے یعنی جانے کہ مین فلانا فرض مثلاً فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کا فرض پڑھتا ہون اور رکعت کے عدد کی نیت شرط نہین ہے اور مقتدی کے واسطے شرط ہے کہ اپنی نماز اور اقتدا دونون کی نیت کرے سو اس مضمون سے بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ نفل اور تراویح اور سنتون مین مطلق نماز کی نیت کرے اوسکا نام لینا منع ہے اور فرض مین فقط اوس فرض کو مقرر کرے کہ مین فلانا فرض پڑھتا ہون اور اوسکی رکعتون کا عدد مقرر کرنا یعنی رکعتین یا اربع رکعات یا ثلث رکعات کہنا منع ہے سو یہ سمجھ غلط ہے بلکہ شرح وقایہ کا یہ مضمون ہے کہ اگر نفل اور تراویح اور سنتون کا نام نہ لیا مطلق نماز کی نیت کیا تو کفایت ہے

نماز درست ہوگی اور فرض میں اگر اُسکی رکعات کا عدد نہ مقرر کیا تو کفایت ہے نماز درست ہوگی کیونکہ فرض پایا گیا یہ نہیں کہ نفل اور تراویح
اور جنون کا نام لین یا فرض کی رکعت کا عدد مقرر کرنا منع ہے بلکہ وہ افضل اور مستحب ہے ؛ دوسری فصل ؛ نیت کے الفاظ اور اوسکے
مقام کے بیان مین جب نماز پڑھا چاہے تب پہلے قبلہ رخ کھڑا ہووے اور دونون پانونکے درمیان چار انگل کا فرق چھوڑے
اور دونون ہاتھ لٹکا وے اور پڑہے ؛ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
مین نے اپنا منہ کیا اوسکی طرف جس نے بنائے آسمان و زمین ایک طرف کا ہوکر اور مین نہین شریک کرنیوالا تب
نیت کرے اور دونون ہاتھ کان تک اوٹھاوے اسطرح پر کہ دونون انگوٹھے کان کی لو مین چھو جاوین
اور تکبیر تحریمہ کی کہے یعنی اللہ اکبر کہے اور اگر عورت ہووے تو کندھے تک ہاتھ اوٹھاوے اور تکبیر تحریمہ
کی کہے اور سراجیہ مین ہے کہ تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکاوے بلکہ تکبیر کے بعد داہنا ہاتھ بائین ہاتھ
پر رکھے ناف کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھ رکھے ؛

مسئلہ۔ ہدایہ مین لکھا ہے کہ پہلے ہاتھ اوٹھاوے تب تکبیر تحریمہ کی کہے کیونکہ ہاتھ اوٹھانے مین اللہ کے
سواے کبریا اور بزرگی کی نفی کرنا ہے اور جب اللہ اکبر کہا تب اللہ تعالی مین کبریا اور بزرگی ثابت کیا اور
نفی کو اثبات پر مقدم کرنا ہوتا ہے جیسا کہ کلمہ شہادت مین ؛ اب نیت کے الفاظ لکھتے مین فجر کی سنت
کی نیت ؛ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
؛ نیت کیا مین نے یعنے قصد کیا مین نے یہ کہ نماز پڑھون مین اللہ تعالی کے واسطے دو رکعت نماز
فجر کی جو سنت ہے اللہ تعالے کے رسول کی منہ کرنیوالا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ فجر کے فرض کی نیت
نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَرْضَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
نیت کیا مین نے یہ نماز کہ پڑھون مین اللہ تعالی کے واسطے دو رکعت نماز فجر کی جو فرض اللہ تعالی کا ہے
فرض اسوقت کا منہ کرنیوالا کعبہ شریف کیطرف اللہ اکبر مقتدی ہو تو ہذا الوقت کے بعد کہے سب وقت کی
اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا الخ ؛ اقتدا کیا مین نے اس امام کے بعد اسکے متوجہا سے آخر تک
کہے اور امام ہو تو ہذا الوقت کے بعد کہے ؛ اَنَا اِمَامٌ لِمَنْ حَضَرَ وَمَنْ يَّحْضُرُ مُتَوَجِّهًا الخ
مین امام ہون اوسکا جو حاضر ہے اور اوسکا جو حاضر ہوگا بعد اوسکے متوجہا سے آخر تک کہے اسیطرح سے
دو رکعت والی نماز مین رکعتی کہا کرے اور چار رکعت والی نماز مین اربع رکعات اور تین رکعت والی نماز مین ثلث رکعات کہا کرے اور وقتی
نام لے اور سنت ہو تو جیطرح مذکور ہوا اوسی طرح سے سنت رسول اللہ تعالی اور فرض ہو تو فرض اللہ تعالی
کہا کرے اور اسی طرح سے اقتدا کی نیت ؛ اور امام کی نیت جو سب وقت کی ایک ہی کہا کرے اور متوجہا سے
آخر تک سب نماز مین کہا کرے ظہر کی سنت کی نیت ؛ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ سُنَّةَ

رَسُوْلِ اللهِ تَعَالٰى آخر تک اور فرض ہو تو * اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ الظُّهْرِ فَرْضُ اللهِ تَعَالٰی
آخر تک دو رکعت ظہر کی سنت کی نیت * نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الظُّهْرِ سُنَّتِ
رَسُوْلِ اللهِ تَعَالٰى آخر تک عصر میں سنت ہو تو * اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ الْعَصْرِ سُنَّتِ رَسُوْلِ اللهِ تَعَالٰى
اور فرض ہو تو * فَرْضُ اللهِ تَعَالٰى * آخر تک اور مغرب کے فرض میں نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ
لِلّٰهِ تَعَالٰى کے بعد ثَلٰثَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ الْمَغْرِبِ فَرْضُ اللهِ تَعَالٰى * آخر تک اور سنت میں
رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الْمَغْرِبِ * آخر تک اور عشا کے قبل بعد کی سنت میں اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ
الْعِشَاءِ سُنَّتِ آخر تک اور فرض میں اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ فَرْضُ اللهِ آخر تک اور عشا کی دو رکعت
سنت میں رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ سُنَّتِ آخر تک وتر میں ثَلٰثَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ الْوِتْرِ وَاجِبُ اللهِ تَعَالٰى
آخر تک اور جمعہ کے قبل کی سنت میں اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلوٰةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ سُنَّتِ آخر تک اور بعد کی سنت میں اَرْبَعَ
رَكَعَاتِ صَلوٰةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سُنَّتِ آخر تک اور جمعہ کے فرض میں نَوَيْتُ اَنْ اُسْقِطَ عَنْ ذِمَّتِيْ
فَرْضَ الظُّهْرِ بِاَدَاءِ رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ فَرْضُ اللهِ تَعَالٰى الخ نیت کیا میں نے یہ کہ اوتر جاوے میرے
کندھے سے فرض ظہر کا جمعہ کی دو رکعت ادا کرنے سے فرض اللہ تعالی کا آخر تک اور جمعہ کی چار رکعت
بعد الجمعہ کے بعد دو رکعت سنت میں کہے * رَكْعَتَيْنِ سُنَّتِ آخر تک یا یوں کہے رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الْوَقْتِ سُنَّتِ
آخر تک اور احتیاط کے واسطے جو جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے ہیں اوسکی نیت اسطرح کرے * نَوَيْتُ
اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اٰخِرَ ظُهْرٍ اَدْرَكْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ اُصَلِّهٖ بَعْدُ مُتَوَجِّهًا الخ
نیت کیا میں نے کہ نماز پڑھوں میں اللہ تعالی کے واسطے جو آخر ظہر ایسی ہو کہ میں نے اوسکا وقت پایا ہو اور
اوسکو وقت پانیکے بعد نہ پڑھا ہو اور عید فطر کی نماز میں کہے * رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ عِيْدِ الْفِطْرِ مَعَ
سِتَّةِ تَكْبِيْرَاتٍ وَاجِبُ اللهِ تَعَالٰى الخ اور عید الضحی میں کہے رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ عِيْدِ الْاَضْحٰى
مَعَ سِتَّةِ تَكْبِيْرَاتٍ وَاجِبُ اللهِ تَعَالٰى الخ کسوف کی نماز میں کہے رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الْكُسُوْفِ سُنَّتِ
آخر تک خسوف کی نماز میں رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الْخُسُوْفِ سُنَّتِ آخر تک اور تراویح کی نماز میں کہے
رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ التَّرَاوِيْحِ سُنَّتِ رَسُوْلِ اللهِ آخر تک اور نفل میں رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ النَّفْلِ مُتَوَجِّهًا
آخر تک اور تہجد کی نماز میں رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ التَّهَجُّدِ سُنَّتِ رَسُوْلِ اللهِ تَعَالٰى آخر تک اور اشراق میں رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ
الْاِشْرَاقِ سُنَّتِ آخر تک اور چاشت میں رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ الضُّحٰى سُنَّتِ رَسُوْلِ اللهِ تَعَالٰى
آخر تک مغرب کے بعد جو چھ رکعتیں مستحب ہیں اوسکا نام لوگ اوابین کہتے ہیں سو یہ نام معتبر کتاب سے ثابت
نہیں اوسکو دو دو رکعت نفل کی نیت سے پڑھے یعنی یوں نیت کرے * رَكْعَتَيْ صَلوٰةِ النَّفْلِ آخر تک

اور وتر کے بعد جو دو رکعت بیٹھکے مستحب ہے اوسمین بھی رَکْعَتَيْ صَلٰوةِ النَّفْلِ * آخر تک اور * تَشْفِيْعًا لِلْوِتْرِ نہ کہے اور صلوۃ التسبیح مین اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ سُنَّتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی آخر تک اور استخارہ کی نماز مین رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ مُتَوَجِّهًا * آخر تک اور صلوۃ الحاجت مین رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ مُتَوَجِّهًا آخر تک اور صلوۃ التوبہ مین رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ التَّوْبَةِ مُتَوَجِّهًا آخر تک اور قضا نماز کی نیت مین * نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰی * اَقْضِيْ لِلّٰهِ تَعَالٰی کہے * درست ہے مگر فرض نہ الوقت نہ کہے نیت کے بعد تکبیر تحریمہ کہکے ہاتھ باندہے تب پڑہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پاکی کے ساتھہ یاد کرتا ہون مین تجکو اے اللہ اور تیری تعریف کے ساتھہ اور بڑی برکت کا ہے نام تیرا اور سبہت بلند ہے مرتبہ تیرا اور نہین کوئی معبود لائق بندگی کے سوا تیرے * اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا * سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا * سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ سنا اللہ نے اوسکی بات جسنے سراہا اوسکو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ * اے رب ہمارے تیرے ہی لئے سب تعریف ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی پاک ہے میرا رب جو سب اونچون سے اونچا ہے * تشہد * اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ * اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سب بندگیان قولی یعنے زبان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان فعلی یعنے بدن کی اور سب بندگیان مال پاک کی سلام تمپر ہو جیو اے نبی اور مہر اللہ کی اور برکتین اوسکی *

حق سبحانہ نے اپنی کتاب مجید مین مومنو کو حکم دیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام بھیجین سو سلام کا طریق التحیات مین ہے اور صلوۃ کا درود مین سلام ہو جیو ہمپر اور جتنے نیک بندے اللہ کے ہیں ان سب پر گواہ ہوں اسبات کا کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور گواہ ہون مین اسکا کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے * صلوۃ یعنے درود * اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور محمد کے آل پر جیسا کہ رحمت خاص بھیجی تونے ابراہیم اور ابراہیم کے آل پر

مقرر توہی ہے سراہا گیا بزرگی والا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ برکت بھیج محمد پر اور محمد کے آل پر جیسا
کہ برکت بھیجی تونے ابراہیم پر اور ابراہیم کے آل پر مقرر توہی ہے سراہا گیا بزرگی والا ❖ دعاء ماثورہ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ
مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
یا اللہ بے شک میں نے ستم کیا اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہیں بخشتا ہے بندوں کے گناہوں کو مگر تو ہے
سو تو بخش دے خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر مجھ پر بے شک توہی ہے بخشنے والا
بندوں کے گناہوں کا اور بندوں پر مہربانی کرنے والا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سلام ہے تم پر اور اللہ
کی رحمت ❖

دعای قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ
وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ
اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ○

اے اللہ ہم یاری اور مدد چاہتے ہیں تجھ سے دنیا اور آخرت کے سارے مہموں میں علی الخصوص طاعت وعبادت
میں جو تیرے خاص بندوں کے واسطے مخصوص ہے اور اوس سے تیری نزدیکی حاصل
ہوتی ہے کہ یہ بات بغیر تیری توفیق اور مدد کے میسر نہیں ہوتی
اور گناہ بخشنا چاہتے ہیں ہم تجھ سے اور ایمان لاتے ہیں ہم تجھ پر کہ تو ہمارا گناہ بخشنے والا خدا ہے یعنی ایمان
تو ہم پہلے سے لا چکے ہیں اب لا الٰہ الا اللہ کہکے اور تیری ذکر کر کے اوسکو تازہ اور بنا کر لیتے ہیں اور
توکل اور بھروسا کرتے ہیں ہم تجھ پر اور اپنے سارے کاموں کو تجھ کو سونپ دیتے ہیں اور تعریف کرتے
ہیں تجھ پر نیکی کی یعنی تیری تعریف اور حمد کرتے ہیں اور ساری نیکیوں کی نسبت تیری کرتے ہیں
اور شکر کرتے ہیں ہم تیرا تیری نعمتوں پر اور تیرا انکار نہیں کرتے ہیں اور تیری نعمتوں کی ناشکری اور
کفران نہیں کرتے اور دور کرتے ہیں اور نکال ڈالتے ہیں ہم یعنی اپنے باطن سے اور چھوڑ
دیتے ہیں ہم یعنی ظاہر میں اوس شخص کو جو نافرانی کرے تیری خواہ اپنا نفس ہو خواہ خلق ❖

جب اللہ کے سوا کو اپنے باطن سے نکال ڈالا اور غیروں کو ترک کیا سو اب اخلاص کے ساتھ کہتا ہے یا اللہ
تجھی کو بندگی کرتے ہیں ہم اور ہمارا مطلوب اور مقصود تو ہی ہے یعنی عبادت کرکے تجھ کو چاہتے ہیں دنیا کی
غرضوں اور آخرت کی عوضوں کو نہیں چاہتے اور تیرے ہی واسطے اور تیرے ہی حکم کی فرمانبرداری کے
واسطے اور تیرے ہی رضا کی طلب میں نماز پڑھتے ہیں ہم اور سجدہ کرتے ہیں ہم اور تیرے ہی طرف دوڑتے
ہیں ہم اور تیرے ہی خدمت کرتے ہیں ہم اور امید رکھتے ہیں ہم تیری رحمت کی یعنی اگرچہ اپنی طاعت سے
لائق خدمت کے نہیں اور تیری نزدیکی کی راہ میں دوڑتے ہیں لیکن آسرا تیری عنایت کا رکھتے ہیں اور تیرے
عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ کسی کا کوئی حق تیرے اوپر ثابت نہیں ہے تو یہ محض تیرا فضل ہے اور عذاب
تیرا عدل اور چونکہ تو نے مومنوں کو اور متقیوں کو ثواب اور نیکی اور انعام کا وعدہ کیا ہے اور اپنے
دشمنوں کو وعید یعنی عذاب کا وعدہ فرمایا ہے اور ثواب کو بندگی کے ساتھ اور عذاب کو گناہ کے ساتھ لگا
رکھا ہے اور بندگی اور گناہ کو ثواب اور عذاب کا سبب مقرر کیا ہے اسواسطے جب بندگی کرتے ہیں
تب تیری رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور جب گناہ ہو پڑتا ہے تب تیرے غضب اور عذاب سے
ڈرتے ہیں کیونکہ ایمان خوف اور امیدواری کے بیچ میں ہے اور چونکہ اوسکی رحمت اوسکے
عذاب پر بڑھ گئی ہے اسواسطے رحمت کی امیدواری کو پہلے کہا اور عذاب اور غضب سے ڈرنے کو پیچھے
مقرر کیا تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا یا لگایا گیا ہے۔ ملحق کے حا کو کسرہ اور فتحہ دونوں سے پڑھا ہے
معنے دونوں کے ایک ہیں اور فتحہ حا کا افضل ہے

خاتمہ ❊ نماز کی سب تسبیحات اور دعاوں کے معنی جو لکھے گئے اوسکو خیال رکھے اور سمجھے کہ ہم اللہ تعالی
سے عرض کرتے ہیں اور اللہ کی حضوری کا خیال برابر رکھے اگر دوسرا خیال داہنے بائیں سے آوے
تو اوسکو خیال کے ہاتھ سے مار کے ہٹا دے مگر دل کا منہ اللہ تعالی کی طرف سے دوسری طرف پھرنے
نہ پاوے اور مشاہدہ میں غرق ہو کے کہ گویا اللہ کو دیکھتا ہے کہے ❊ اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ یعنی تجھی کو ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ایسا نہ کرے
کہ منہ سے کہے تجھی کو اور خیال دوسری رہے کیونکہ یہ بہت بڑی بات ہے مثلاً خیال میں حاکم کے
روبرو مقدمہ کرنے کو کھڑا ہو یا بازار میں دوکاندار سے سودا لینے کا سوال کرنے لگے اور زبان سے
کہے کہ تجھی کو ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں اسواسطے کہ یہ سب گاؤخر کے خیال میں
داخل ہے باقی مشاہدہ کا بیان جو رفیق السالکین میں ہم نے لکھا ہے اور جو کچھ نماز کی حقیقت
متعلق لکھا ہے اوسکو بھی یاد رکھے تو اور بھی زیادہ فائدہ ہے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد

وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ❊

❊ تمام ہوا رسالہ زینت المصلی ❊

اب جاننا چاہئیے کہ جب بندہ اپنے مالک کی فرضون سے ادا ہو چکا تو اوس وقت مین بقدر فرصت کچھ کچھ وظیفہ بھی پڑہ لیا کرے کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کی بہت مفید ہے سو اوسمین پانچون وقت کے وظیفہ سے ایک ایک کلمہ یہان بیان کر دیا ہے اگر زیادہ نہ ہو سکے تو اون کامون سے ہرگز غفلت نہ کرے اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی فرصت مین حاصل کرے یہ وظیفہ بعد نماز پنجگانہ کے مقرر ہین اوسکے پڑہنے سے ثواب عقبیٰ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے اسیواسطے اس جگہہ پر لکھہ دیا ہے اور یہ وظیفے بہت مستند ہین کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم نرہے اور اوسکی فائدہ علما فضلا سے دریافت کر لیوے اس جگہ اسناد لکھنے کی گنجائش نہین ہے ❊ فائدہ ❊ بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اوسدن مین مریگا تو اللہ تعالیٰ اوسکو بچا دیگا آتش دوزخ سے ❊ اور جو مغرب کے وقت سات مرتبہ اس کلمہ کو پڑہے اوس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہے ❊ فائدہ بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی ایکبار اور ہر چار قل ایک ایک بار پڑہنا نجات دیتا ہے عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اوسکا پڑہنے والا اگر اوس درمیان مین مریگا تو جنتی ہوگا اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اوسکے فائدہ بہت ہین کسی وعظ مین کسی عالم سے سن لینا چاہئیے ❊ فائدہ ❊ بعد نماز فجر کے سو مرتبہ ❊ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ❊ پڑہے عقبیٰ کے عذاب سے نجات اور دنیا مین کشائش رزق کی حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانچسو بار ❊ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑہے اور اگر فرصت کم ہو پچیس مرتبہ ضرور پڑہے اور بعد نماز عصر تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑہے کہ واسطے کشائش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرت نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تھا اور تینتیس بار ❊ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس بار ❊ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور بعد نماز مغرب کے سو بار کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر مین اوسکو پڑہیگا بیشک جنتی ہوگا اور اگر مان باپ یا عزیز اقربا یا دوست آشنا کے واسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار بار کلمہ پڑہ کے بخشیگا وہ شخص بیشک جنتی ہو جائیگا اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑہے درود بہت سے قسمین ہین ایک قسم اختیار کر لے چاہے یہی پڑہے ❊ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ بعد اوسکے سورہ تَبَارَکَ الَّذِیْ واسطے رفاہیت عذاب قبر کے

پڑہا کرے آگے اوسکے جو توفیق عبادت کی اللہ تعالیٰ زیادہ دے زیادہ پڑہے لیکن ہر مسلمان کو چاہئے کہ پڑہا کرے اور اوسکے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نرہے ؀

وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ ۝

؀ طریقہ نکاح ؀ نکاح پڑہانے والا قبل نکاح پڑہانے کے سامنے ناکح کے بیٹھکر خطبہ بآواز بلند پڑہے ؀

خطبہ نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

بعد اوسکے خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دلہن کا ہو یا وکیل دولہا سے کہے کہ نکاح کر دیا مین نے تیرا ساتھ فلانی عورت یا موکلہ اپنی کے کہ فلانی بیٹی فلان کی ہے ۔ اتنے مہر پر اور دولہا کہے مین نے قبول کیا نکاح اس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ یہ ہے اس مہر پر اور بجاے فلانی کے نام دولہن کا اور بجاے فلان کے نام دولہن کے باپ کا لیوے اور تعین مہر کی صاف بیان کرے اور ان الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہین اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعاے برکت واسطے دولہا دولہن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَفِيْكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلَى الْخَيْرِ ۝ اگر کوئی اجنبی باجازت ولی یا وکیل دلہن کے بطریق مسطور نکاح پڑہاوے تو بھی درست ہے ؀

ضمیمہ نماز تراویح

طریقہ نماز تراویح کا جو خلفاے راشدین اور ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین سے آجتک چلا آیا ہے اور اس رسالہ مین بقدر ضرورت مذکور ہوا لیکن بعض ارباب ظواہر نے جو اپنے تئین عامل بالحدیث مشہور کر رکھا ہے تراویح کی بیس رکعتونکی بدعت عمری قرار دیا ہے اور اسکے سنت موکدہ ہونے سے انکار کیا ہے حتی کہ بیس رکعتون سے بارہ کی تخفیف کرکے آٹھ رکعتین تراویح کی پڑھنے لگے اور گیارہ رکعتون کے قایل ہوے اور دلیل اوسپر ظاہر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لاتے ہین جو بایں الفاظ مروی ہے ✤ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً حالانکہ یہ حدیث دربارہ نماز تراویح نہین ہے بلکہ دربارہ نماز تہجد ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف مین کثرت عبادت کی ترغیب دیتے تھے اور قیام رمضان مین زیادہ جد و جہد کرتے تھے چنانچہ اونہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بھی وارد ہے ✤ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِيْ رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسقدر عبادت اور قیام رمضان مین جد و جہد اور کوشش فرماتے تھے اسقدر غیر رمضان مین نہین کرتے تھے اس بیان سے لوگونکو شبہ ہوا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف مین تعداد رکعات نماز تہجد مین کچھ بڑھا دیا ہو لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے واسطے رفع اس شبہ کے فرمایا ✤ مَا كَانَ الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان وغیرہ مین نماز تہجد کی مع وتر کے گیارہ رکعتین پڑھتے تھے اوس پر کچھ زیادہ نہ فرماتے تھے اور لفظ لَا فِيْ غَيْرِهٖ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حدیث دربارہ نماز تہجد کے ہے کہ رمضان اور غیر رمضان مین آپ برابر پڑھتے تھے نہ دربارہ تراویح ورنہ تراویح پڑھنا غیر رمضان مین بھی جایز ہو حالانکہ یہ ناجایز ہے ✤ اور جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے فتوے سے بھی جو مولانا رفیع الدین صاحب مرادابادی نے اپنے رسالہ فوایدہ مین نقل کیا ہے یہ سمجھا جاتا ہے کہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی محمول اوپر نماز تہجد کے ہے اور نفی زیادت نماز تہجد پر دلالت کرتی ہے اور دلیل اس حمل پر یہ ہے کہ راوی اس حدیث کے ابوسلمہ اس روایت کے تتمے مین فرماتے ہین ✤ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ هٰكَذَا فِي الْبُخَارِيْ وَالْمُسْلِمِ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ فرماتی ہین کہ پوچھا مین نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ اے عایشہ بیشک وہ دونوں آنکھیں میری ظاہرین سوتی ہیں مگر دل بیدار سوتا نہیں ہے اسی طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مروی ہے ✤ پس ہونا نوم کا قبل وتر کے نماز تہجد میں ظاہر اور قرین قیاس ہے ✤ اور یہ حدیث صلوٰۃ اللیل میں وارد ہے کہ مراد اوس سے تہجد ہے نہ قیام رمضان میں کہ اوس وقت کے عرف میں قیام رمضان تراویح کو کہتے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزہ رکھنے کو تم پر فرض کیا اور اوسمین قیام یعنی نماز تراویح پڑھنے کو تمھارے واسطے مسنون قرار دیا باقی رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی بیس رکعتیں پڑھی ہیں یا کم سو بیس رکعتیں پڑھنا آپ کا ثابت ہے چنانچہ ابن ابی شیبہ بروایت ابن عباس رض اپنی مسند میں لکھتے ہیں ✤ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ یعنی بے شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی تین ✤ اور بیہقی بھی ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں ✤ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ بِغَيْرِ جَمَاعَةٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ ۝ یعنے تحقیق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بغیر جماعت کے بیس رکعتیں تراویح کی پڑھتے تھے اور وتر کی تین ینابیع المراوین جمع الجوامع سے منقول ہے ✤ اَنَّهَا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا لَيْلَتَيْنِ وَقَدْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِعَشْرِ تَسْلِيْمَاتٍ ثُمَّ تَرَكَ مَخَافَةَ اَنْ تَجِبَ عَلَى الْاُمَّةِ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَصْحَابِهٖ حِرْصٌ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يُصَلِّيْ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَاَكْثَرَ وَلِذَا فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا ظَهَرَ الْكَسَلُ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَافَ اَنْ يَنْزِلَ عَلَى الصَّحَابَةِ اتَّفَقُوْا مَعَهُ عَلٰى اَنْ يُصَلُّوا الْجَمَاعَةَ وَزَيَّنُوا الْمَسَاجِدَ بِالْقَنَادِيْلِ وَلَمْ يَكُنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَاضِرًا فَلَمَّا رَاَى الْجَمَاعَةَ وَالْقَنَادِيْلَ قَالَ اَقَامَ اللّٰهُ اُمُوْرَ عُمَرَ كَمَا اَقَامَ سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَصَحَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۝ یعنے جمع الجوامع میں جو حدیث کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے کہ نماز تراویح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پڑھا تھا آنحضرت صلعم نے اوسکو دو رات اور بے شبہ حضرت صلعم نے تراویح پڑھی بیس رکعت ساتھ دس سلاموں کے پھر آپ نے چھوڑ دیا اوسکو اس خوف سے کہ امت پر واجب ہو جاوے تو مشکل

پڑیگی اور تھا رسول اللہ اور اونکے اصحاب کو بڑا شوق نماز پڑھنے مین رمضان کی راتون کو کوئی آٹھ
سے سو رکعتین پڑھتا اور کوئی زیادہ اس سے * اور اسیطرح حضرت ابوبکر کے زمانہ مین پڑھتے رہے جب
سستی ظاہر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ کے زمانے مین تو آپ کو اس سنت کے چھوٹ جانے کا خوف
ہوا پس اصحاب رضی اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ کے ساتھ اس بات پر اتفاق کیا کہ نماز کی تراویح جماعت
پڑھین اور مسجدون کو قندیلون سے روشن کرین اور اوسوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب آپ نے
جماعت نماز تراویح اور قندیلون کو دیکھا تو فرمایا حق تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ کے قبر کو منور کرے جیسا
کہ اونھون نے ہمارے نبی صلعم کی سنت کو قایم رکھا پس یقینی ثابت ہے اور صحیح ہوگیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی بیس رکعتین پڑھین * اور خزانۃ المفتیین مین اور کبیری مین اور
کافی * اور مضمرات مین وارد ہے * انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی مع الصحابۃ اربع لیال
یعنے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار راتون تک ساتھ جماعت صحابہ کے تراویح کی بیس رکعتین
پڑھین * اور غنیہ مین مرقوم ہے * صلی علیہ السلام مع الصحابۃ ثلث لیال
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتون تک صحابہ کے ساتھ نماز تراویح کی پڑھا * اور زاہدیہ
مین لکھا ہے * صلی علیہ السلام لیلتین ولم یخرج لیلۃ ثالثۃ * یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو راتون تک نماز تراویح کی بیس رکعتین باجماعت پڑھین مگر تیسری شب آپ نماز تراویح
پڑھنے کو نہین نکلے اس خوف سے کہ امت پر فرض نہ ہو جاوے اور فتاوی الحجۃ مین مرقوم ہے
سنۃ مؤکدۃ باجماع الصحابۃ ومن بعدہم من الامۃ ومنکرہا ضال مبتدع مردود الشہادۃ
یعنے نماز تراویح باجماع صحابہ کرام اور تابعین عظام کی سنت مؤکدہ ہے اور انکار کرنیوالا اوسکا گمراہ اور
بدعتی ہے کہ گواہی اوسکی مقبول نہ ہوگی بہرحال ثابت ہوگیا کہ نماز تراویح بیس رکعتون کے ساتھ
سنت نبوی ہے فقط * حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اون بیس رکعتون کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھی تھین باتفاق دیگر صحابہ رضہ کے جماعت سے پڑھا اور سنت نبوی کو رواج دیا بیس
بیس رکعت نماز تراویح کو سنت عمری اور بدعت عمری کہنے والا شخص گمراہ اور بدعتی اور مردود الشہادۃ
بلکہ رافضی ہے جیساکہ فتاوی تاتارخانیہ مین لکھا ہے ان التراویح سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فعلہا لیلتین وقال الروافض انہا سنۃ عمر یعنے بیشک نماز تراویح سنت پیغمبر خدا کی ہے پڑھا
اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو راتون تک اور رافضی اوسکو سنت عمری کہتے ہین کچھ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اوسکی اختراع نہین کی چنانچہ امام ابو یوسف رحمہ نے جب امام اعظم رح

سے دربارہ تراویح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوچھا تو آپ نے فرمایا * اَلتَّرَاوِيحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لَمْ يَتَخَرَّجْهَا
عُمَرُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهَا مُبْتَدِعًا وَلَمْ يَأْمُرْ بِهَا اِلَّا عَنْ اَصْلٍ لَدَيْهِ وَعَهْدٍ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے امام ابو یوسف سے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے اور نہین نکالا ہے اوسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اور نہین
ہین اوسمین وہ نیا ایجاد کرنیوالا اور نہین حکم کیا نماز تراویح جماعت سے پڑھنے کو مگر مطابق اوس اصل کے
کہ جسکا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکو پہونچا تھا * اور اگر یہ فرض کیا کہ وہ اس امر کے
موجد تھے تو بھی بدعت عمری کہنا کب جائز ہے اسواسطے کہ جسطرح سنت پیغمبر خدا کی امت پر سنت
ہے اسیطرح سنت خلفائے راشدین کی بھی ہر مسلمان کے حق مین سنت ہے جیساکہ حدیث مین وارد
ہے * عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا
بِالنَّوَاجِذِ یعنی لازم پکڑو اپنے اوپر ہماری سنت اور سنت ہمارے سب خلیفون کی کہ رشد اور
ہدایت پائے ہوئے ہین اور چنگل مارو اون سب سنتون پر اور سخت پکڑو اون سب کو اپنے دانتون
سے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فعل صحابہ بھی مثل میری سنت کے سنت واجب التعمیل
ہے تو فعل صحابہ کو بدعت کہنا سراسر جہل و نادانی ہے بلکہ سنت کا نام بدعت رکھنا ہے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور اختیار شرح مختار مین مرقوم ہے * اَلتَّرَاوِيحُ
سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِاَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَامَهَا فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِيْ وَبَيَّنَ الْعُذْرَ فِيْ
تَرْكِ الْمُوَاظَبَةِ وَهُوَ خَشْيَةُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْنَا وَوَاظَبَ عَلَيْهَا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ
وَجَمِيْعُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا
یعنے تراویح سنت مؤکدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رمضان شریف کی بعض
راتون مین جماعت کے ساتھ پڑہا ہے اور پھر اوسکو چھوڑ دینے کا یہ عذر بیان کیا کہ ہم لوگون پر تراویح کے
فرض ہو جانے کا خوف ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین صحابہ کبار اور سب مسلمانون نے اوسکو
جماعت کے ساتھ پڑہا * اسی طرح آجتک سب مسلمان پڑھتے چلے آتے ہین *
اور جو عمل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت تک برابر جاری ہے اور خلفائے راشدین اور
ائمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین اور فقہائے مستندین اور سب سلف صالحین نے تراویح کی بیس رکعتین
پڑھی ہین اور شرقاً وغرباً وجنوباً وشمالاً تمام عالم مین اہل اسلام کا اسی پر عمل ہے * اور بدلائل روایت
سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیس رکعتین تراویح کی پڑہی ہین *

اور کوئی مخالفت اور معارضہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بیچ انکے رخنہ ڈالنا اور ایک نیا فساد نکالنا جہالت اور حماقت کا کام ہے بلکہ بانی انکا دشمن دین اسلام ہے خدا تعالی بہ تصدق رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ہم سب مسلمانوں کو شریعت کی سیدھی راہ پر چلا دے اور سلف صالحین کے طریقہ دینی میں رخنہ ڈالنے والوں کے مکر و فریب سے بچا دے ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

تمام شد

عقائد حقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ و نستعین ۔ و نصلی علی خاتم النبیین ۔ و آلہ الطاہرین ۔ و اصحابہ الطیبین ۔

سوال ایمان کے کیا معنی ہین **جواب** جو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کے پاس سے لائے اُسکو دل سے سچ جاننا اور زبان سے اقرار کرنا **سوال** اعمال یعنے کام جزو ایمان ہین یا نہین **جواب** جزو ایمان نہین ہین مگر اعمال نیک سے ایمان کی رونق زیادہ ہوتی ہے **سوال** ایمان مین زیادتی اور کمی ہوتی ہے یا نہین **جواب** اصل ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم مگر کیفیت ایمان کی بسبب اعمال کے زیادہ اور کم ہوتی ہے **سوال** ایمان اور اسلام ایک چیز ہے یا دو چیز **جواب** ایمان کے معنے یقین کرنا اور اسلام کے معنے گردن جھکانا یعنے تابع و فرمانبردار ہونا اور حقیقت دونون کی ایک ہے جو مومن وہی مسلم اور جو مسلم وہی مومن **سوال** جب دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار پایا گیا اپنے تئین مومن کہہ سکتا ہے یا انشاء اللہ کے ساتھ کہے **جواب** جب تصدیق بالقلب اور اقرار بازبان ہوا کہہ سکتا ہے کہ انا مومن حقا یعنے مین سچا مسلمان ہون و انشاء اللہ کہنے سے شبہہ نکلتا ہے نکہو اگرچہ برکت کے واسطے ہو **سوال** ایمان مفصل کسکو کہتے ہین **جواب** آمنت باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت **سوال** اسکے کیا معنے ہین **جواب** ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور پچھلے دن پر اور اُسپر کہ اندازہ کرنا نیکی اور بدی کا اللہ سے ہے اور

ایمان لایا اور اُٹھنے کے بعد موت کے سوال ایمان مجمل کیا ہے اور اوسکے کیا معنے ہین جواب
آمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا وہ اپنے
نامون اور صفتون کے ساتھ ہے اور قبول کیا مینے اُسکے سب حکمون کو سوال کلمہ طیب کیا ہے اور
اوسکے کیا معنے ہین جواب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے اور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجے خدا کے ہین اور کلمہ طیب کلمہ توحید کو کہتے ہین سوال کلمہ شہادت کیا ہے اور
اوسکے معنے کیا ہین جواب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کے اکیلا ہے اوسکا کوئی ساجھی نہین اور گواہی دیتا ہون
کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اُسکے اور بھیجے اُسکے ہین سوال کلمہ تمجید کیا ہے اور اُسکے معنے
کیا ہین جواب سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہین
پھر سکتا ہے چیز سے اور قوت پاتی ہر چیز پر مگر اللہ کی مدد سے کہ جو اونچا ہے بڑا سوال کلمہ رد کفر کیا ہے
اور اُسکے معنے کیا ہین جواب اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ
لِمَا اَعْلَمُ بِهٖ وَلِمَا لَا اَعْلَمُ وَتُبْتُ عَنْهُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یا اللہ مین بیشک پناہ چاہتا ہون تجھی سے اس بات کی کہ شریک بناؤن مین تیرا اور کسی چیز کو اور مین جانتا
ہون اُسکو اور گناہ بخشاتا ہون مین تجھی سے وہ جو مین جانتا ہون اور وہ جو مین نہین جانتا ہون اور
توبہ کی مین نے اس سے اور ایمان لایا مین اور کہتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کے اور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجے اللہ کے ہین سوال بنا اسلام کی کتنے ہین جواب پانچ ہین سوال
کیا کیا جواب پہلے کلمہ شہادت اور دوسرے نماز اور تیسرے زکوٰۃ اور چوتھے روزہ اور پانچوین حج خانہ
کعبہ سوال عالم کسکو کہتے ہین جواب جو خدا کے سوائے سب عالم ہے سوال عالم حادث ہے یا قدیم
جواب عالم کیا ذات کیا صفات سب حادث ہے سوال حادث اور قدیم کے کیا معنے جواب حادث
وہ جو پہلے عدم رہا ہو اور پیچھے وجود پایا ہو اور قدیم جو کبھی نیست نہ تھا ہمیشہ سے ہو سوال عالم کا صانع یعنے
بنانے والا عدم سے وجود مین لانے والا کون ہے جواب اللہ ہے سوال کیسا اللہ ہے جواب
واحد ہے قدیم ہے حی یعنے زندہ ہے قادر ہے علیم ہے یعنے دانا ہے سمیع یعنے سنتا ہے بصیر یعنے دیکھتا ہے
شائی یعنے چاہتا ہے مرید یعنے ارادہ کرنے والا سوال اللہ عرض ہے یا نہین عرض یعنے قائم ساتھ غیر
کے جیسے رنگ و بو و مزہ جواب عرض نہین ہے سوال جسم ہے یعنے کئی چیزون سے ملکر بنا ہے جواب

جسم نہین ہے **سوال** جوہر ہے یعنے وہ ذات جسمین عرض بنا رہتا ہے یا وہ چیز جس سے جسم بنتا ہے **جواب**
دونون معنون کر جوہر نہین **سوال** مصور یعنے صورت والا اور محدود یعنے حد و نہایت والا اور معدود یعنے
گنا گیا ہے **جواب** نہ مصور ہے نہ محدود ہے اور نہ معدود ہے **سوال** متبعض ہے اور متجزی یعنے حصہ رکھنے والا
اور مرکب یعنے ترکیب والا حصے ہے **جواب** متبعض متجزی اور مرکب نہین ہے **سوال** خدا ماہیت اور
کیفیت کرکے موصوف ہوسکتا ہے یعنے کہ سکتے ہین کہ یہ اوسکی ماہیت اور حقیقت ہے اور یہ کیفیت **جواب**
ماہیت اور کیفیت کے ساتھ موصوف نہین ہوسکتا ہے **سوال** متمکن کسی مکان مین ہے یا نہین **جواب**
کسی مکان مین متمکن یعنے جگہ لینے والا نہین سو وہ مکانی نہین **سوال** اسپر زمانہ جاری ہوسکتا ہے یعنے
ماضی مستقبل اور حال کے نیچے آسکتا ہے **جواب** زمانہ جاری اسپر نہین ہوسکتا ہے اسکے پاس جیسا گذرا
ویسا آنے والا دیسے ہی موجود سو وہ زمانی نہین ہے **سوال** اسکے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر ہوسکتی ہے
جواب اسکے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہین سب چیز جانتا ہے اور سب چیز پر قدرت رکھتا ہے **سوال**
خدا کی صفتین ہین **جواب** صفات مین اپنے کلام پاک مین بہت صفتین بیان کی ہین **سوال** کیسی صفتین ہین
جواب ازلی ہین یعنی ہمیشہ سے ہین اور اسکی ذات سے قائم ہین اور اسکی صفتون کو نہ اسکا عین کہتے ہین
نہ اسکا غیر جیسے آفتاب اور اسکی روشنی **سوال** صفتین کے ہین اور کیا کیا **جواب** آٹھ ہین علم اور قدرت
اور حیات اور سمع اور بصر اور ارادہ اور کلام اور تکوین یعنی ہست کرنا **سوال** خدا متکلم ہے یا نہین **جواب** متکلم
ہے حکم کرنے والا خبر دینے والا یعنی اسکا کلام امر و نہی اور اخبار ہے **سوال** اللہ کا کلام کیسا ہے **جواب**
ازلی ہے آواز حرف کی جنس سے نہین ہے **جواب** جو قرآن کہ کلام اللہ تعالے کا ہے مخلوق ہے یا نہین یعنے
پیدا کیا گیا ہے یا نہین **جواب** جو قرآن کہ اللہ کی صفت ہے مخلوق نہین ہے **سوال** جو مصحفون مین
لکھا رہتا ہے اور دلون پر محفوظ رہتا ہے اور زبان سے پڑھا جاتا ہے اور کانون سے سنا جاتا ہے وہ کیا ہے
جواب کلام اللہ کے دو معنے ہین ایک تو وہ جو صفت اللہ تعالی کی ہے وہ ازلی ہے حرف اور صورت نہین
اور ایک یہ الفاظ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل ہوے ہین اسکو بھی کلام اللہ کہتے ہین یہ الفاظ
مخلوق ہین اللہ تعالے نے بلا واسطہ بشر کے انکو پیدا کیا ہے **سوال** رویت اللہ تعالے کی یعنی دیدار خدا
کا ہوسکتا ہے یا نہین اور بہشت مین ہوگا یا نہین **جواب** رویت اللہ تعالے کی عقل کے نزدیک ہوسکتی ہے
اور حدیثون اور آیتون سے ثابت ہے کہ مومنین خدا کو قیامت کے روز بہشت مین دیکھینگے یقیناً انھین آنکھون کو
خدا قدرت دیگا کہ دیکھین گی خدا کو بے علاقہ مکان کے اور بے علاقہ کسی جہت اور طرف کے اور بے دوری
اور نزدیکی کے حاصل یہ ہے کہ اسکے دیدار کی یہ کیفیت اور حال نہین معلوم مگر مقرر ہوگی **سوال** بندون کی

کام جو کفر او۔ ایمان اور طاعت اور عصیان ہین اُسکا خالق یعنی پیدا کرنے والا کون ہے **جواب** بندونکے
کام کفر ہو خواہ ایمان طاعت ہو خواہ عصیان خدا اُسکا خالق ہے سب کام اُسی کے ارادہ اور مشیت
اور قضا اور قدرت سے ہے **سوال** بندون کو ثواب اور عذاب کن کامون پر ہوگا **جواب** بندون کے
کام جو اختیار سے ہوتے ہین اُنھین پر ثواب اور عذاب ہوتا ہے اچھے اور نیک کام سے خدا راضی ہوتا ہے اور
زبون اور بد سے ناراض ہوتا ہے **سوال** بندہ مختار محض ہے یا مجبور محض ہے **جواب** نہ مختار محض ہے نہ مجبور محض
ہے اسقدر مان لیا چاہیے کہ اللہ تعالے نے بندہ کو اختیار دیا ہے مگر اختیار پر مختار نہین ہے **سوال**
خدا اپنے بندون کو استطاعت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے یا نہین **جواب** خدا قدرت سے زیادہ تکلیف
بندون کو نہین دیتا ہے **سوال** مارنے کے بعد جو چوٹ لگتی ہے اُسکا خالق کون ہے **جواب** اُسکا خالق
اللہ ہے اور اسیطرح ہر کام کا خالق خدا ہے اور کاسب بندہ **سوال** جو کوئی کسی کو مارتا ہے وہ مقبول
اپنی موت سے مرتا ہے یا بے موت **جواب** وہ مقتول اپنی موت سے مرتا ہے اور موت کا جب وقت آیا
نہ پیچھے ہٹے نہ آگے بڑھے **سوال** حرام رزق ہے یا نہین **جواب** جیسے حلال رزق ہے ویسے ہی
حرام بھی رزق ہے مگر بڑی بدبختی اُسکی جسکا حرام رزق ہو اور جسکی تقدیر مین جتنا رزق ہے اُتنا خواہ
نخواہ پہونچیگا **سوال** کوئی دوسرے کا رزق کھا سکتا ہے **جواب** کوئی کسیکا رزق نہین کھا سکتا
سوال ہدایت اور گمراہی کسکے اختیار مین ہے **جواب** اللہ جسکو چاہے گمراہ کرے اور جسکو چاہے
راہ پر لاوے **سوال** جو بندے کے حق مین اصلح یعنے بہتر ہو خدا پر واجب ہے یا نہین **جواب**
بندے کا اصلح خدا پر واجب نہین خدا پر کوئی چیز واجب نہین **سوال** کافر اور بعضے گنہگارون کو عذاب
قبر کا اور نیکو نکو قبر مین راحت اور نعمت ہوگی یا نہین **جواب** سب کافرون کو اور بعضے گنہگارون کو
قبر مین عذاب اور نیکو نکو راحت نعمت مقرر ہوگی کچھ شبہہ نہین **سوال** منکر اور نکیر کا آنا قبر مین
حق ہے یا نہین **جواب** قبر مین منکر اور نکیر کا آنا اور دین اور خدا اور رسول کا سوال کرنا حق ہے **سوال**
بعث حق ہے یا نہین **جواب** اُٹھنا بعد مرنے کے قیامت کو حق ہے اور اسکو بعث کہتے ہین سارے
مخلوق اُٹھائے جائینگے **سوال** وزن یعنے تولنا اعمال کا اور نامۂ اعمال کا حق ہے یا نہین **جواب**
حق ہے جسکا نیکی کا پلہ غالب ہوگا وہ نجات پاوے گا اور جسکا بدی کا پلہ غالب ہوگا وہ دوزخ ...
سوال کتاب یعنے نامۂ اعمال حق ہے یا نہین **جواب** حق ہے قیامت کے دن نیکونکا
دہنے ہاتھ مین دیا جاویگا اور کافرونکو پیٹھ پیچھے سے بائین ہاتھ مین دیا جاویگا **سوال** ...
ہے یا نہین **جواب** خدا تعالے مومنون اور کافرون سے اونکی کمائیون کا سوال کر...

ہوگی اور کافرین فضیحت ہونگے سوال حوض حق ہے یا نہین جواب ہمارے پیغمبرؐ کو قیامت
مین حوض ہوگا کوثر نام پانی اُسکا دودھ سے سپید اور شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبو لنبی چوڑی
ویسی [illegible] جتنے آسمان مین تارے سوال صراط حق ہے یا نہین
جواب حق ہے وہ دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل ہے رکھا جاویگا بال سے زیادہ پتلا اور تلوار سے زیادہ تیز اور
سب اسپر چلینگے کوئی بجلی کی طرح پار ہوگا اور کوئی ہوا کی طرح کوئی تیز گھوڑے کے مانند اور کوئی پیادہ [illegible]
کوئی چیونٹی کی چال اور کوئی کٹ کر دوزخ مین گریگا سوال جنت اور نار حق ہے یا نہین اور اب موجود
ہے یا قیامت کے دن پیدا ہونگے جواب حق ہے اور موجود ہے اور آدمؑ اسی جنت مین بسائے گئے
سوال جنت اور دوزخ کے لوگ اور چیزین فنا ہونگی یا باقی رہینگی جواب سدا رہینگی فنا نہونگی۔
سوال گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے باہر نکلتا ہے اور کفر مین داخل ہوتا ہے یا نہین جواب کبیرہ کرنے
سے ایمان سے باہر نہین ہوتا نہ کفر مین داخل ہوتا ہے بلکہ مومن فاسق ہوتا ہے سوال گناہ کبیرہ کے
کیا معنے جواب کبیرہ معنے بڑا گناہ وہ ہے جسپر خدا اور رسول نے وعدہ بڑے عذاب کا کیا ہو سوال
کبیرہ کون گناہ ہے جواب بہت ہین لیکن چند گناہ کبیرہ مین بتلاتا ہون قتل ناحق اور زنا اور گواہی جھوٹی
دینا اور زنا کی تہمت لگانا اور [illegible] اور جہاد سے بھاگنا اور جادو کرنا یا کرانا یتیم کا مال ناحق کھانا اور [illegible] یا مال غصب
کرنا اور مسلمان ماں باپ کو رنج دینا یا ناراض کرنا اور بیاج کھانا اور کفر مین الحاد کرنا اور چوری کرنا تھوڑی
خواہ بہت اور نشہ کی چیز کھانا پینا اور دو طرفہ رشوت دینا اور جوا کھیلنا اور غیبت کرنا اور جھوٹھ بولنا
اور کسیکو گالی دینا اور راگ باجے کے ساتھ سننا ناچ دیکھنا ہندؤن کے اور [illegible] کے میلے مین جانا
اور قرآن پڑھکر بھول جانا سوال خدا تعالے بے توبہ بندون کے گناہ بخشیگا یا نہین جواب
سب گناہ چاہے تو بے توبہ بخشے سواے شرک کے کہ اسکو جتا چکا نہ بخشونگا سوال شرک کے کیا معنے
جواب اللہ کی خاص باتون مین کسیکو ساجھی بنانا جیسے نماز روزہ حج سوال شرک کی کئی قسمین ہین
جواب تین ہین اور بہت قسمین اور بھی ہین سوال پہلے کون ہے جواب فی العبادہ یعنی خدا کی
بندگی مین کسیکو شریک ٹھہرانا یا کسیکو سجدہ عبادت کرنا یا کسی کی نماز پڑھنا یا کسیکا اللہ کے سواے
روزہ رکھنا یا کسی کی زکوۃ یعنی بھیک دینا یا کسی کے گھر کا میلہ مانند گھر خدا کے کرنا یا کسی کی قربانی کو ماننا
اور [illegible] دوسرا کیا ہے جواب شرک فی العلم یعنی خدا کا سا علم دوسرے کو سمجھنا جیسا دور دور سے
خدا [illegible] کو حاضر ناظر جانکے پکارتے ہین سوال تیسرا کیا ہے جواب شرک فی القدرۃ
اور [illegible] کے جا اللہ کی ہے ویسی دوسرے مین ثابت کرنا جسوقت جو چاہے سو کر ڈالے فتح اور شکست دیوے

بیان کوئی مقام چھوٹا نہیں قلب کے جز عرش ہے

یہ لطیفہ قلب ہے جسپر تجلی افعال کی ہوتی ہے ذکر اور مراقبہ سے مقام اسکا نقشبندیہ طریقہ کے موافق ہے

یہ مقام عرش کا ہے جو لطیفہ قلب کی جز ہے

یہ ظلال ہے جو اصل اور جز ہے لطیفہ قلب کی اصل کی

یہ عین اسماء اور صفات ہے جو ظلال کی اصل اور جز ہے

بیان ایک مقام چھوٹا دوسری مین جز ملی

یہ لطیفہ روح ہے جسپر تجلی صفات کی ہوتی ہے ذکر اور مراقبہ سے مقام اسکا نقشبندیہ طریقہ کے موافق ہے

یہ عرش ہے

یہ مقام فوق عرش ہے یعنے عرش سے گذر کے جو لطیفہ روح کی اصل ہے

یہ مقام اسماء اور صفات کے ظلال کا ہے جو اصل ہے لطیفہ روح کی اصل کی

بیان دو مقام چھوٹا تیسرے مین جز ملی

یہ لطیفہ سر ہے جسپر تجلی ذات کی ہونی شروع ہوتی ہے ذکر اور مراقبہ سے مقام اسکا بائین پستان کے اوپر بقدر دو انگل کے سینہ کے بیچ یعنے نالی کی طرف مائل

یہ عرش ہے

یہ مقام فوق عرش ہے یعنے عرش سے گذر کے

یہ مقام فوق عرش کے فوق کا ہے جو اصل ہے لطیفہ سر کی

بیان تین مقام چھوٹا چوتھی مین جز ملی

یہ لطیفہ خفی ہے جسپر تجلی ذات کی لطیفہ سر سے بڑھ کے ہوتی ہے ذکر اور مراقبہ سے مقام اسکا داہنی پستان کی اوپر بقدر دو انگل کے سینہ کے بیچ یعنی نالی کیطرف مائل

یہ عرش ہے

یہ مقام فوق عرش ہے یعنے عرش سے گذر کے

یہ مقام فوق عرش کے فوق کا ہے

بیان چار مقام چھوٹا پانچوین جز ملی

یہ لطیفہ اخفی ہے جسپر تجلی ذات کی لطیفہ خفی سے بڑھ کے ہوتی ہے ذکر اور مراقبہ سے مقام اسکا بیچ سینہ کے جسکو دھکدھکی کہتے ہین

یہ عرش ہے

یہ مقام فوق عرش ہے یعنے عرش سے گذر کے

یہ مقام فوق عرش کے فوق کا ہے

یہ نقشہ ہے نقشبندیہ طریقہ کا مجددیہ طریقہ کے موافق عالم امر کے لطیفوں اور انکے اصول کا ترتیب کے ساتھ اور جتنے مقام کو چھوڑ کے مثلاً ایک یا دو یا تین یا چار چھوڑ کے کسی لطیفہ کی جڑ اسکے اوپر کے مقام پہ ہے تو اس چھوٹے ہوئے مقام کے داہنی جانب ایک خط دراز کھنچا ہوا ہے اور بائیں طرف کو اس لطیفہ سے لیکے اسکے جڑ تک ایک خط کھنچا

یہ مقام ہی اسم ذات کا جو اصل ہے اسما اور صفات کے

یہ مقام ہی اسم ذات کا جو اصل ہے اسما و صفات کی

یہ مقام عین اسما اور صفات کا ہی جو اصل ہی لطیفہ اخفی کی اصل کی اصل کی

یہ مقام ہی اسم ذات کا جو اصل ہے اسما اور صفات کی

یہ مقام عین اسما اور صفات کا ہے جو اصل ہے لطیفہ خفی کی اصل کی اصل کی

یہ مقام ظلال اسما اور صفات کا ہے جو اصل ہے لطیفہ اخفی کی اصل کے

یہ اسم ذات مقدس ہے جو اصل ہے اسما اور صفات کے

یہ مقام عین اسما اور صفات کا ہے جو اصل ہے لطیفہ سر کی اصل کی اصل کی

یہ مقام ظلال اسما اور صفات کا ہے جو اصل ہے لطیفہ خفی کی اصل کی

یہ مقام فوق عرش کے فوق کے فوق کی فوق کا ہے جو اصل ہے لطیفہ اخفی کے

یہ [illegible] ذات

یہ مقام اسما

یہ مقام ظلال اسما اور صفات کا

یہ مقام فوق عرش کے فوق کے فوق

یہ مقام فوق عرش کے فوق

بیماری اور آرام دیوے پھر کسی سے کوئی مراد مانگنا یا کسی کی نذر اپنے ذمہ پر لازم کر لینا شرک ہے سوال صغیرہ گناہ پر خدا عذاب کریگا یا نہین جواب خدا چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے چاہے نہ کرے سوال صغیرہ کسکو کہتے ہین جواب وہ گناہ جسپر شرع مین وعید نہ آئی ہو وہ صغیرہ ہے جیسے مسجد مین تھوک دینا سوال گناہ کبیرہ کا عفو جائز ہے یا نہین جواب جائز ہے خدا گناہ کبیرہ عفو کریگا مگر جب حلال جانکر کرے سوال پیغمبر شفاعت گنہگارون کی کرینگے یا نہین جواب پیغمبر اور نیک لوگ بھی گنہگارون کی شفاعت کرینگے جب اللہ کا اذن جنکے واسطے پاوینگے سوال شفاعت بے اذن خدا کے ہوسکتی ہے جواب نہین ہوسکتی سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کا اذن ہوچکا ہے یا قیامت کو ہوگا یا اسمین کچھ شبہ ہے کہ چاہے اللہ تعالے اذن دے چاہے نہ دے جواب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اذن قیامت کو ملنے اور مقام محمود مین کہ شفاعت کرنیکا مقام ہے کھڑا کرنیکی خبر قرآن اور حدیث صحیح سے ثابت ہے تو جیسے قیامت کے روز کی سب چیزین سچ ہین اُنپر ایمان لانا فرض ہے ویسے یہ خبر بھی سچ ہے اسمین شبہہ کرنا کفر ہے مگر ظہور اس خبر کا اُسکے وقت مین ہوگا جیسا کہ بہشتیون کا بہشت مین اور دوزخیونکا دوزخ مین داخل ہونا اور اللہ کے دیدار کا ہونا سب اپنے وقت پر ہوگا تو ان سب باتون کو حق جاننا فرض ہے اور انمین شک کرنا کفر ہے اور زیادہ بحث اور فکر سے کیا کام ہے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر مین فرمایا ہے اُسکا ترجمہ یہ ہے اور شفاعت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گنہگار مسلمانون کے واسطے جو لائق عذاب کے ہین حق ہے اور تولنا اعمال کا ترازو مین قیامت کے دن حق ہے اور حوض نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حق ہے ثواب شفاعت [illegible] باقی رہا سوال مرتکب کبیرہ کا سدا دوزخ مین جلیگا یا نہین جواب سدا نہ جلیگا بعد عذاب کے بہشت مین پہنچایا جاویگا سوال رسولون کے بھیجنے مین کیا حکمت ہے جواب بہت حکمتین ہین ایک تو یہ ہے کہ وسیلہ ہووین خدا اور آدمیون کے بیچ مین اور لوگ نجات پاوین سوال رسولون کے کیا معنے اور نبی کے کیا معنے جواب رسول وہ آدمی کہ خدا اُسکو احکام لیکر خلق کی طرف بھیجے اور اُسپر کتاب آئی ہو اور نبی بھی وہی ہے مگر کتاب آئی ہو یا نہین سوال اللہ نے رسولون کو کیون بھیجا جواب اللہ نے آدمیون مین سے آدمیون پاس رسول بھیجا تا مژدہ دیوین مومنون کو اور ڈراوین مشرکون کو اور بیان کرین آدمیون سے وہ جسکے محتاج ہین دین اور دنیا کے کام مین سوال نبیون کی سچائی کی کیا نشانی ہے جواب معجزات سے مدد دی اللہ نے پیغمبرون کو سوال معجزہ کیا ہے جواب معجزہ کام خلاف عادت کے کہ پیغمبری کے دعوی کرنے والے سے ظاہر ہووے منکرون کے مقابلہ کے وقت جیسے پتھر کا بولنا

درخت کا بلانے سے چلا آنا سوال سب پیغمبرون مین پہلے کون ہے جواب آدم علیہ السلام کہ سب
آدمیون کی جڑ ہین سوال پچھلے سب پیغمبرون کے کون ہین جواب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب خلق سے
افضل ہین سوال پیغمبر سب کتنے ہین جواب بعضی روایت مین ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضی
روایت مین دو لاکھ چوبیس ہزار مگر ایمان لانے مین گنتی کے ساتھ نہ گنے جتنے پیغمبرون سب پر ایمان
لاوے کہ اللہ کے حکم پہونچانے والے سچے خیرخواہ تھے سوال سب پیغمبرون مین افضل کون ہے
جواب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمامی سب پیغمبرون کے ہین سوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بعد پھر کوئی پیغمبر ہوویگا جواب نہین ہووینگے وہ تمامی سب پیغمبرون کے ہین انکا دین قیامت تک رہیگا
سوال ملائکہ کیا ہین جواب انکو فرشتہ کہتے ہین بندہ اللہ کے ہین نور سے پیدا اسکے حکم پر چلتے ہین
کم اور زیادہ نہین کرتے سوال فرشتہ نر ہین کہ مادہ جواب نر اور مادہ ہونے کی انمین صفت نہین
ہے جیسے روشنی سوال اللہ نے کتابین اتاری ہین یا نہین جواب پیغمبرون پر کتابین اتارین اور
انمین اپنا امر ونہی وعدہ اور وعید بیان کیا سوال معراج حضرت کا ثابت ہے حق ہے یا نہین جواب
ثابت ہے جاگتے مین اس بدن کے ساتھ آسمان پر گئے اور وہان سے جہان تک خدا نے چاہا گئے
سوال اولیا کسکو کہتے ہین جواب اللہ کی ذات اور صفات پہچانتا ہو اور گناہون سے پرہیز رکھتا
ہو اور بندگیون مین چالاک اور دنیا کی لذتون مین بہت نہ دوڑتا ہو سوال کرامت کیا ہے جواب
خلاف عادت کا کام اولیا کے ہاتھ سے ہووے جیسے دور کی راہ تھوڑی مدت مین جاوے مانند
آصف بن برخیا کے یا پانی یا ہوا پر چلے یا کھانا پانی حاجت کے وقت مل جاوے سوال کرامات
اسکے اختیار مین ہے یا نہین جواب اختیار مین نہین ہے اللہ چاہتا ہے انکی عزت بڑھانیکو انکے
ہاتھ سے ظاہر کرا دیتا ہے سوال کرامت اولیا سے کیا فائدہ جواب ولی کی کرامت معجزہ پیغمبر کا
ہے کہ اوسکی اونے امت سے یہ بات ظاہر ہووے اسمین لوگ ہدایت پاوینگے سوال بعد پیغمبر کے
سب آدمیون مین بزرگ اور افضل کون ہے جواب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو پیغمبر کے سسر ہوتے تھے
سوال ابوبکرؓ کے بعد کون ہے جواب عمر فاروق جو پیغمبر کے سسر اور حضرت فاطمہؓ کے داماد بھی ہین سوال
بعد فاروق کے کون افضل ہے جواب عثمان ذی النورین جنکو دو لڑکیان پیغمبر کی بیاہی تھین ایک بعد
ایک کے سوال بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے کون افضل ہے جواب علی مرتضی رضی اللہ عنہ جو پیغمبر کے چچیرے
بھائی اور داماد بھی یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے شوہر تھے سوال خلافت بعد پیغمبر کے کس طرح پر پائی
گئی جواب پہلے ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ سوال خلافت سے کیا مراد ہے جواب

جانشین پیغمبر کی مراد ہے جسمین کچھ خلاف پیغمبر اور نئی بات اور ظلم نہو **سوال** اصطلاح خلافت کے برس رہی **جواب** تیس ۳۰ برس آخر سب کے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوے انھین پر خلافت ختم ہوئی **سوال** امامت کے کیا معنے **جواب** ریاست مسلمانونکی احکام شریعت اور اقامت حدود اور پکڑنا لشکر مسلمانون کا اور لینا صدقات کا اور قائم کرنا جمعہ اور جماعات اور فیصلہ معاملات اور قسمت غنائم اور نکاح کر دینا بے وارثون کا اسکے سبب سے ہوسکے **سوال** امام کیونکر ہوسکتا ہے **جواب** جسکو نیک مسلمانون نے ملکر امام کیا سو امام ہوا اور جو اس سے لڑا سو باغی کہلایا **سوال** امام کیسا چاہیے **جواب** امام چاہیے کہ ظاہر ہو چھپا نہو انتظار اسکے نکرنا ہوا اور قریش کی قوم سے ہو کچھ بنی ہاشم ضرور نہیں اور مسلمان حر ہو کسیکا غلام نہو عاقل بالغ ہو مسلمانون کے کام مین اپنی قوت راے سے تصرف کرکے اور حکم جاری کرنے اور حدود اسلام کے نگاہ رکھنے اور مظلوم کے انصاف دینے پر قدرت رکھتا ہو **سوال** امام کو معصوم ہونا شرط ہے **جواب** شرط نہین ہے **سوال** عصمت کے کیا معنے **جواب** یہ کہ اللہ بندہ مین گناہ نہ پیدا کرے اور قدرت اور اختیار بندے مین رہ دے **سوال** امام اپنے زمانے والون مین افضل چاہیے **جواب** کچھ افضل ہونا اہل زمانے پر ضرور نہین **سوال** امام فاسق ہو جاوے تو امامت سے نکل جاتا ہے یا نہین **جواب** امامت سے نہین نکل جاتا ہے مگر مستحق عزل ہے **سوال** ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہے یا متقی شرط ہے **جواب** ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہے **سوال** ہر نیک و بد پر نماز جنازہ درست ہے یا نہین **جواب** ہر نیک و بد پر نماز جنازہ درست ہے **سوال** صحابہ رسول کی برائیون کا ذکر کیا ہے **جواب** صحابہ کا ذکر سواے خیر کے نہ چاہیے وہ صحبت مین نبی رسول مقبول صلعم کی اونکا ذکر نیک کرو **سوال** اصحابون مین جو آپس مین جھگڑے کی باتین ہوئین اس قصہ کا دیکھنا درست ہے یا نہین **جواب** نہین درست ہے **سوال** کسواسطے **جواب** اسواسطے کہ سارے صحابہ خاتم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقانی تھے دنیا کو چھوڑ کے دین کو اختیار کئے تھے جو کچھ حق سمجھتے کہنے کرنے مین کسیکا خوف نہ کرتے تھے مگر بشر تھے جیسا کہ دستور ہے کہ مجتہد سے اجتہاد مین خطا ہوتی ہے اسیطرح بعضے صحابہ نے اجتہاد مین خطا کے سبب سے بعضا کام حق جانکے کیا اور دوسرے نے اسکو ناحق جانکے منع کیا تو اسمین اول مین کچھ بحث یا جھگڑا ہوا پھر جب حق کھل گیا تو اسکی خطا تھی اسنے اپنی خطا کو مان لیا اور پھر آپسمین مل گئے تو عوام اس اول کی بحث اور جھگڑے کو دیکھکر اسکے آخر کی خبر نہ رکھکے شبہ مین پڑجاوینگے اسواسطے اس قصہ کا دیکھنا منع کیا۔ علی جونپوری **سوال** کسیکے جنتی ہونے مین گواہی یقیناً دینا چاہیے **جواب** انکو یقیناً جنتی کہنا درست ہے

جنکا نام پیغمبر نے لیکر فرمایا جیسے دس یار جنتی چار خلیفہ اور سعید اور سعد اور ابو عبیدہ اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن
اور اور جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سوال مسح موزہ
پر درست ہے یا نہین جواب حضر اور سفر مین مسح موزہ پر درست ہے سوال نبید خرما یعنی رس خرمے کا
پینا درست ہے یا نہین جواب درست ہے سوال نبید تو خرمے کا پھل بھگا کے جو اسکا عرق نکلتا ہے
اسکو کہتے ہین کھجور کے درخت کا جو رس نکلتا ہے وہ حلال ہے یا نہین جواب حلال ہے جب تک
کہ اسکو مسکر یعنے نشا کرنے والا نہ بناوین اگر وہ حلال نہوتا تو اسکا گڑ اور چینی حلال نہوتی کیونکہ گڑ چینی
نشے کو دفع نہین کرتی جیسا کہ ہدایہ مین صاف لکھا ہے سوال کوئی ولی نبی کے درجے کو پہونچ سکتا ہے
یا نہین جواب کوئی ولی نبی کے درجے کو نہین پہونچ سکتا ہے سوال آدمی اس مرتبہ کو بھی پہونچ سکتا ہے کہ نماز اور روزہ
اور امر و نہی اس سے ساقط ہو جاوے جواب کوئی نہین پہونچ سکتا ہے پیغمبر سے زیادہ کوئی نہین مرتبہ مین تھا اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس مرتبہ کو نہ پہنچے اور کون دوسرا پہونچ سکتا ہے سوال قرآن اور حدیث کے
یہی معنے ظاہر مین جو سمجھے جاتے ہین یا اور کچھ مراد ہے جواب یہی معنی ظاہر مراد ہے سوال معنے
ظاہر قرآن اور حدیث کے چھوڑ کر صرف باطنی سمجھنا کیسا ہے جواب الحاد اور کفر ہے سوال رد کرنا
آیتون اور حدیثون کا کیسا ہے جواب کفر ہے سوال ہنسنا شریعت پر کیسا ہے جواب کفر ہے
سوال نا امیدی اللہ سے کیسی ہے جواب کفر ہے سوال نڈر ہونا اللہ سے کیسا ہے جواب
کفر ہے سوال کاہن کسکو کہتے ہین جواب جو اگلی باتین بتلاوے اور دعوے کرے کہ مجھکو جنات
خبر کرتے ہین یا مین غیب جانتا ہون سوال دعا زندونکی مردونکی مردون کو اور صدقہ زندون کا
مردون کو پہونچتا ہے یا نہین جواب پہونچتا ہے سوال اگر کوئی بندگی بدنی یا مالی کرکے ثواب
مردونکو دے پہونچتا ہے یا نہین جواب پہونچتا ہے سوال ہندوستان مین جو طور فاتحہ کا معروف
ہے کہ جگہہ پاک کرکے کھانے باعزت تمام رکھکر اس کھانے پر کچھ سورتین قرآنی پڑھ فاتحہ کسی بزرگ کا
کرتے ہین اور کھانے کو تبرک جانکر بانٹ کر کھاتے ہین کیسا ہے جواب اس طور کی اصل کچھ
نہین ہے سوال بدعت کسکو کہتے ہین اور اسکا حکم کیا ہے جواب بدعت وہ کام یا عقیدہ جو دین
مین نہو نیا نکالا جاوے اور اسکو دین مین سمجھے یعنے فعل موجب ثواب اور ترک موجب عقاب
جانے اور نہ رہا ہو زمانے مین رسول مقبول اور صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے اور وہ گمراہی
ہے سوال جس کھانے پر بدستور فاتحہ کیا جاوے اسکا کھانا درست ہے یا نہین جواب
جو فاتحہ کہ کسی بزرگ کی خوشامد کے واسطے بخوف ضرر پہونچانے کے کیا جاوے یا منت اس بزرگ

کی مانی جو تو حرام ہے اور اگر صرف ثواب پہونچانے کی نیت سے ہو تو کھانا درست ہے اور حلال ہے
سوال اللہ تعالےٰ دعاؤن کو قبول کرتا ہے اور حاجتون کو بندون کی روا کرتا ہے یا نہین **جواب**
اللہ تعالےٰ دعاؤن کو قبول کرتا ہے اور حاجت روا کرتا ہے **سوال** جن چیزونکی خبر پیغمبر نے دی کہ
نشانی قیامت کی ہے جیسا دجال کا آنا اور امام مہدی کا نکلنا دابۃ الارض یاجوج ماجوج کا نکلنا اور
حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اُترنا اور پچھم سے سورج کا نکلنا حق ہے یا نہین **جواب** حق ہے **سوال**
مجتہد خطا کرتا ہے یا نہین **جواب** مجتہد کبھی خطا کرتا ہے کبھی ٹھیک بات تک پونہچتا ہے تو مجتہد مخطی
اور مصیب دونون ہوا **سوال** مجتہد اپنی خطا سے گنہگار ہوگا یا نہین **جواب** گنہگار نہوگا تو جو خطا
کرے ایک ثواب محنت کا پاوے اور جو مصیب ہو وہ دس ثواب سے پاوے **سوال** مجتہد کسکو کہتے
ہین **جواب** جو قرآن اور حدیث کے معنے بخوبی جانتا ہو اور ناسخ منسوخ پہچانتا ہو اور مطابق قرآن
اور حدیث کا قیاس کرنا جانتا ہو **سوال** جو مجتہد نہو سو کیا کرے **جواب** وہ مجتہد کی تابعداری
کیا کرے بشرطیکہ مجتہد قرآن اور حدیث کے خلاف نکہے اگر شاید کسی مسئلہ مین یقیناً ظاہر ہو کہ مخالف قرآن اور حدیث کی مجتہد نے
کیا تو اُس مسئلہ مین **سوال** اسکی کیا معنی بشرطیکہ مجتہد قرآن اور حدیث سے خلاف نکہے کیا مجتہد قرآن اور حدیث
کے خلاف قصداً کہتا ہے **جواب** اسکے یہ معنے ہین کہ اصل تابعداری قرآن اور حدیث کی منظور ہے
مگر غیر مجتہد کو ان دونون سے مسائل نکالنے کی طاقت نہین تو اسواسطے غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید واجب
ہے اور مجتہد قصداً قرآن اور حدیث کے خلاف کبھی نہین کہتا جو ایسا کرتا ہے وہ مجتہد نہین کہلاتا غرض
یہ ہے کہ اگر مجتہد نے خطا کی ہو اور کسی مسئلہ مین اُسکی خطا معلوم ہو تو اُس مسئلہ مین اوسکی تابعداری
نکرے اور مجتہد کی خطا ہے جو اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہوگا اوسیکو معلوم ہوگی جیسا کہ امام ابو یوسف
اور امام محمد وغیرہ **سوال** مجتہد کس زمانے تک ہوتے ہین **جواب** مجتہد قیامت تک ہوتے جاینگے
اور اجتہاد کسی پر ختم نہین ہے **سوال** جب مجتہد ختم نہین ہونگے تو اس زمانے مین اگر کوئی مجتہد
پیدا ہو تو اوسکی تقلید درست ہے یا نہین **جواب** جیسا کہ اون چارون کے مجتہد ہونے پر علما کا
اتفاق ہوا اور جنکو اجتہاد کی لیاقت تھی اونھون نے اونکو مجتہد جانا تو اگر ویسا ہے علما کا اتفاق
ہوا اور ویسے اجتہاد کی لیاقت کے لوگ کسی کے مجتہد ہونے پر اتفاق کرین تو اوسکی تقلید درست
ہوگی مگر یہ بات فرضی ہے ایسا ہونا نظر نہین آتا **سوال** چار مجتہد جو مشہور ہین سو کون کون ہین اور
کسواسطے چار مشہور ہین **جواب** وہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل
ہین جو انکے برابر کوئی آج تک قرآن اور حدیث سے مسئلہ نکالنے مین نہین ہوا اسواسطے مشہور ہین

سوال پھر انھین چارون کی تقلید لوگ کسواسطے کرتے ہین اور مجتہدونکی تقلید مثل اوزاعی یا سفیان ثوری وغیرہ کے کسواسطے نہین کرتے ہین **جواب** مولانا سخاوت علی صاحب کے جواب سے صاف ظاہر ہے کہ آج تک اُنکے برابر کوئی نہین ہوا تو افضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کسواسطے کرین اور دوسرے یہ کہ اور مجتہدون کے اجتہادی مسئلے مشہور نہین ہین گویا گم ہو گئے ہین اسیواسطے ان ہی چارون کی تقلید لوگ کرتے ہین **سوال** جو شخص چار مذہب مین سے کسی مذہب پر قائم نرہے اور چارون امامون سے کسیکی تقلید نکرے تو اس شخص کو کیسا جانین اور اسکے ساتھ کیا معاملہ کرین **جواب** جیسا رافضی خارجی وغیرہ باطل مذہب والون کو جانتے ہو ویسا ہی اسکو بھی جانو اور جیسا معاملہ ان باطل مذہبون والون کے ساتھ کرتے ہو ویسا اُنکے ساتھ بھی کرو علی جونپوری **سوال** آدمیون مین جو پیغمبر ہین سو افضل ہین یا فرشتون کے پیغمبر **جواب** آدمیون کے رسول افضل ہین **سوال** فرشتون مین رسول کس طرح پر ہین **جواب** جیسے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ **سوال** فرشتون کے رسول افضل ہین یا عوام مومن **جواب** فرشتون کے رسول افضل ہین **سوال** عوام مومن افضل یا عوام ملائک **جواب** عوام مومن افضل ہین **سوال** جو کلمہ کہتے ہین اونکو کافر کہنا درست ہے یا نہین **جواب** کسی کلمہ گو کو کہ اہل قبلہ ہین کافر کہنا درست نہین **سوال** اہل قبلہ کون ہین **جواب** جو کعبہ کی تعظیم کرتے ہین ضروریات کے منکر نہین **سوال** تم ایمان دلیل کے ساتھ لائے ہو یا تقلید کرتے ہو **جواب** تحقیق اور دلیل سے لائے **سوال** کیا دلیل رکھتے ہو **جواب** خدا پر اسکی قدرتین دلیل ہین اور پیغمبر کی پیغمبری پر معجزہ گواہ ہے اور دلیل اور ساری باتین پیغمبر کی خبر سے معلوم ہوئین +

	علی جونپوری معروف کرامت علی +	

قطعہ تاریخ طبع کتاب ذخیرۂ کرامت از بندۂ ناقابل ماجد علی تخلص قابل کاتب کتاب ہذا +

خدا کے فضل و کرم سے یہ نسخۂ نادر جو سال طبع کی تھی فکر مجکو ای قابل	بحسن و خوبی و دلکش پہونچگیا انجام سروش غیب یہ بولا زہے بخیر اتمام ۱۳۱۶ھ

الحمد للہ و المنہ کہ یہ کتاب مستطاب فوائد انتساب موسومہ بہ ذخیرۂ کرامت از تصنیفات ہدایت آیات کاشف مقامات خفی و جلی حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب مرحوم جونپوری باہتمام کسترین محمد فخر الدین و محمد قمر الدین پسران حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر کتب کلکتہ قربیب عالیہ نمبر ۱۶ مطبع قیومی واقع کانپور مین ماہ ذیحجہ ۱۳۱۶ھ مطبع ہو کر سرمۂ چشمہائے اہل بصیرت ہوئی ۔
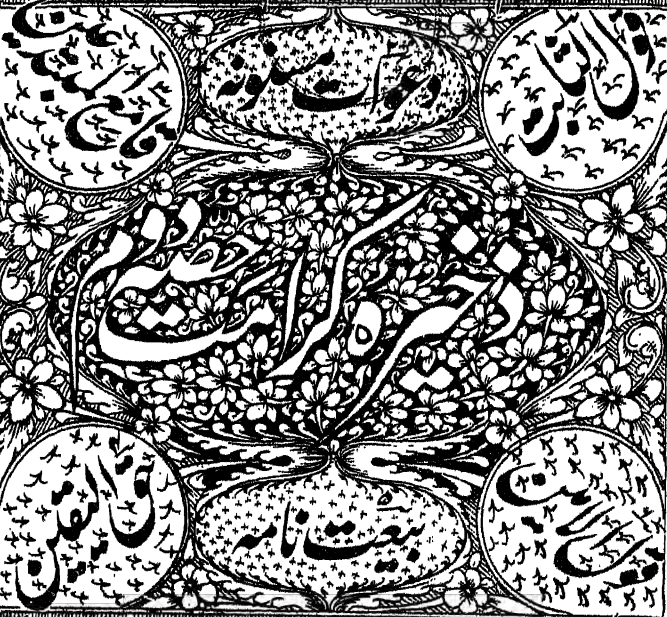
قول الثابت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ سبحانہ وتعالی شانہ کیواسطے ہی جس نے دین اور شریعت مقرر کیا اور شریعت کی
حکم اور منع یعنی سارے مسائل شرعی کو جو فقہی اور فروعی مسائل ہین حد مقرر کیا اور اِس حد سے
گذرنے اور سرکشی کرنے کو منع کیا اور سارے ماموراتکے بجالانے اور منہیات کے چھوڑنے پر
استقامت کا یعنی مضبوط رہنے کا حکم دیا۔ اور صلوۃ اور سلام اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم پر جنے جماعت سے پھوٹنے کی بُرائی سمجھ مین خوب آجانے کے واسطے فرمایا کہ شیطان آدمی کا
بھیڑیا ہی جیسے بکری کا بھیڑیا ہوتا ہی کہ پکڑ لیتا ہی اُس بکریکو جو اپنی جماعت اور ریوڑ اور لہنڈے سے
بھاگ جاتی ہی اور دور پڑ جاتی ہی اور اُنکی ساری اولاد اور اصحاب پر جو اصول دین مین سب کے سب
متفق تھے۔ اور سنت کی پیروی اور اُنکی جماعت کی پیروی کرنے والے لوگ سنت وجماعت کہلائی
جنکی جماعت سارے گمراہ فرقون کی ساری جماعت سے بھاری ہی کہ اگر اسلام کا دعوی کرنیوالے
سارے گمراہ فرقے خواص اور عوام کو اور ان کے مذہب کی ساری کتابون کو ایک طرف
کرین اور اہل سنت وجماعت خواص اور عوام اور اُن کے مذہب کی ساری کتابون کو ایک طرف

کرین تو بلا شبہہ سارے ملکے اہل سنت وجماعت کے برابر نہ ٹھیرینگے اور اکیلے اہل سنت وجماعت سب سے
زیادہ ٹھیرینگے - بعد اسکے سنا چاہیے کہ اس خاکسار نے اس ۱۲۸۹ سنہ بارہ سو نواسی ہجری مین بنگالے
کے شمالی ملک مین جب سیر کیا تو بہ نسبت اور ملکون کے اس طرف دین کے کام مین بڑا فتور اور سستی
اور غفلت دیکھا اور اُسکے سواے ہندوستان اور بنگالے کے لوگون کو دیکھا کہ دین کے بعضے بعضے
مسئلون مین شبہہ کرتے ہین اور شک مین گرفتار رہتے ہین اور اکثر مسئلو نکو اُلٹا پلٹا کرتے ہین تب ارادہ
کیا کہ اُن چند مسئلونکی حقیقت مختصر کرکے چند ورقون مین کھول دین تاکہ ہر کوئی اُن چند ورقون کو
اول سے آخر تک دیکھ کے ہوشیار ہو جاوے - تو اب ہم سارے مسلمانون کی خدمت مین عرض کرتے
ہین کہ ان چند ورقون کو دیکھ کے اُنکے مختصر مضمون کو شرح کے ساتھ لوگونکو سناتے پھرین اور اُن
مضمون کو ہم ایک مقدمہ اور تیرہ وعظ مین لکھتے ہین - حسبی اللہ ونعم الوکیل -

مقدمہ اس زمانیکے حال کے بیان مین

اس زمانے مین دیکھا کہ لوگونکو اپنے دین پر مضبوط رہنا مشکل معلوم ہوتا ہی اور دین کے خلاف کام
کرنا آسان معلوم ہوتا ہی الا ماشاء اللہ تعالی یہانتک کہ ایک درم چار آنہ خرچ کرکے آدمی
بہشت مین نہین جاتا اور ہزار درم خرچ کرکے دوزخ مین جاتا ہی جیسا کہ تفسیر روح البیان مین
ہی اور ایسے ہی زمانیکی خبر اُس حدیث مین ہی جو جامع صغیر مین حرف الیا مین انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ
زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ - آویگا لوگون پر ایسا زمانہ
کہ اُن لوگون مین سے جو شخص اپنے دین کے احکام کی تکلیفات مین صبر کرنے والا اور برداشت
کرنے والا ہوگا اُس کا ایسا حال ہوگا جیسا کہ کوئی شخص اپنی مٹھی مین آگ کا انگار پکڑ لے کے رکھے
روایت کیا اُسکو ترمذی نے اور اس زمانے کا حال کیا کہین اب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا زمانہ بہت دور پڑ گیا ہی جب حضرت کی وفات ہوئی اُسی روز لوگونکا حال بدل گیا انس بن مالک

رضی اللہ عنہ کہتے ہین اُسی روزکہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی ابھی تک ہم لوگون نے ہاتھ سے مٹی بھی نہ جھاڑا تھا کہ ہم لوگون کے دل کا حال بدل گیا اُس کا بیان اس شعر مین ہے

شعر

رہ ندیدم چو برفت از نظرم صورت دوست	ہمچو چشمی کہ چراغش ز مقابل برود

تو جب اُس برکت کا زمانہ دور پڑنے سے اندھیرا ہوگیا تو اب ایسے وقت مین اپنے دین پر مضبوط رہنے والون کے واسطے اُس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حدیث مین بشارت دیا اور دعا فرمایا ہی اُس کو ہم لکھتے ہین تاکہ اُسکو سنکے لوگونکی ہمت زیادہ ہو اور اپنے دین پر مضبوط رہین وہ حدیث یہ ہی مشکوۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَدَءَ الاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ بیشک شروع مین ظاہر ہوا دین اسلام غریب اور تنہا اور جیس یعنی دین اسلام ابتدا مین غریب ورمسافر کی طرح تھا یعنی جیسا کہ بیگانہ شہر مین مسافر کو کوئی نہ پہچانتا ہی اور نہ کوئی اُس کا مددگار ہوتا ہی ویسا ہی دین اسلام اور مسلمان لوگ تھی پھر اللہ تعالی نے مسلمانون کو اور دین اسلام کو بڑا زور دیا اور کوئی زمین ایسی باقی نرہی جہان دین اسلام نہ پہنچا اور سارے دینون پر غالب ہوا اور سبکو دبا نہ لیا اور آخر کو پھر ویسا ہی غریب اور تنہا ہو جاویگا جیسا کہ ابتدا مین تھا اور مسلمان لوگ دین پر استقامت والے تھوڑے ہون گے تب ایسے وقت مین اور ایسے آخری زمانے مین جو لوگ دین پر استقامت رکھین گے اور ثابت قدم رہین گے اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہین گے اُن کے واسطے خوشی اور خوبی اور خوشحالی ہوگی - روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اس حدیث کے معنے اشعۃ اللمعات سے لکھا یہ خاکسار کہتا ہے کہ سُستی اور غفلت صرف لوگون مین آجاویگی اور دین محمدی مین کچھ فرق نہوگا وہ تو قیامت تک سارے دینون پر غالب رہیگا

پہلا وعظ اس بیان مین کہ قرآن اور حدیث پر چنگل مارنا فقر پر

عمل کرنے کا نام ہی اور دو دا کے گروہ اور لا مذہب لوگون کا ذکر کہ دونون حقیقت مین وہابی ہین اور ان دونون گروہ کی صحبت سے پرہیز کرنے کا ذکر ہی

چونکہ ان دونون کی بات سُننے سے قیامت اور قبر کے حالات کی تصدیق نہین باقی رہتی اور اللہ اور رسول کی تصدیق اور محبت دل سے نکل جاتی ہی اور اپنے دین اور مذہب پر استقامت باقی نہین رہتی اور مجتہدین شریعت اور مشائخ طریقت سے اعتقاد باقی نہین رہتا اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف سے بد اعتقاد ہو جاتا ہی اور ان سب پر عمل کرنا چھوٹ جاتا ہی اور اس سبب سے سالک علم مکاشفہ اور علم معاملہ دونون سے محروم رہتا ہی اسی واسطے اس رسالہ مین ہم دونون گروہ کی برائی اور شریعت اور طریقت پر عمل کرنیکی خوبی اور فائدہ اس وعظ مین بیان کرتے ہین اب دل لگاکے سنو قرآن اور حدیث پر چنگل مارنا فقہ اور عقائد اور تصوف پر عمل کرنیکا نام ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر عامی یعنی جو مجتہد نہین ہی وہ ان تینون پر عمل نکریگا اپنی راے بموجب قرآن حدیث پر عمل کرنا چاہے گا تو جتنے آدمی ہون گے اُتنا ہی مذہب نکلے گا اور مجتہد اور مقلد اور پیر اور مرید کے درجہ کا فرق نہ باقی رہے گا اور دین کا انتظام بگڑ جاویگا جیسا کہ دو داکی گروہ اور لا مذہب لوگ جو دونون حقیقت مین وہابی ہین۔ ان تینون پر عمل نہین کرتے اگرچہ زبانی دعوی کرتے ہین کہ ہم تینون پر عمل کرتے ہین ان لوگون کے حال پر حدیث ہی کہ جن لوگون کو اُس جناب نے حدیث مین شیطان کا لشکر فرمایا سو یہ لوگ اُن کی پیروی کرتی ہین اور حرمین شریفین مین قیامت تک دین کے رہنے کی جو اُس جناب نے حدیث مین خبر دیا ہی وہان کے لوگون کی پیروی نہین کرتے بلکہ وہانکا نام سُنکے جل کے خاک ہو جاتے ہین بھلا اپنی رسول کی مخالفت اس سے بڑھکے اور کیا ہوگی اس مضمون مین نفسانیت کو چھوڑ کے نظر انصاف کے غور کرنے سے یقین ہے کہ یہ گروہ بلکہ سارے گمراہ فرقے راہ پر آجاوینگے خصوصاً جب لا مذہب لوگ اپنے استادون کی جماعت کے توڑ دینے اور جماعت مین پھوٹ ڈالنے مین غور

غور کرین گے تب اُن کی حقیقت کو پہچان جاوین گے سوان دونون گروہ فرقون کی صحبت سے ہر مسلمان کو پرہیز اور کنارہ کرنا واجب ہی جامع صغیر مین بخاری کی حدیث ابی موسیٰ اشعری سے جو روایت کیا ہی اُس کا ترجمہ یہ ہی مثل جلیس یعنی ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کی جیسے صاحب مُشک اور لوہار کی بھٹی کی ہی دو بات سے خالی نہین کہ صاحب مُشک سے یا تو مُشک خریدیگا یا اُسکی خوشبو پاویگا اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر جلاویگی یا تیرا کپڑا جلاویگی یا اُس سے گندی بو پاوے گا یعنی نیک کی صحبت مین ہر حال مین فائدہ ہی اور بد کی صحبت مین ہر حال مین ضرر ہی اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ نے دلیل العارفین مین جو اپنے مرشد خواجہ معین الدین چشتی کے ملفوظات کو جمع کیا ہی لکھا ہی کہ حضرت مرشد نے فرمایا ہی نیک لوگون کی صحبت نیک کام سے بہتر ہی اور بد لوگونکی صحبت بد کام سے بدتر ہی انتہی۔ یہ اخبار الاخیار سے لکھا اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب پنجاہ وچہارم مین فرماتے ہین کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہی اور بدعتی فرقون مین سے بہت بُرے وہ فرقے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بغض رکھتے ہین قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے اُن فرقون کو کافر فرمایا ہی۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ قرآن اور شریعت کو اصحاب نے پہونچا دیا ہی اگر یے لوگ مطعون ہون تو قرآن اور شریعت مین طعن لازم آوے انتہی۔ صحابہ کے ایمان کا کمال اور اتحاد دین کی حمایت کرنا فتوح الشام اور فتوح المصر کے دیکھنے سے بتصریح معلوم ہوگا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی کہ وہ کتاب چھپ گئی اور بکثرت ملتی ہی اور وہابیہ لوگ چونکہ اصل مین خارجیہ مین سے ہین اسی واسطے صحابہ سے بغض رکھتے اُن کا وہ بغض تراویح مین خلاف کرنے اور جمعہ کی پہلی اذان کے منع کرنے سے ظاہر ہوتا ہی اب ان گمراہون کا یہ حال ہی کہ جب ہندوستان اور بنگالے مین حاکم وقت نے وہابیون کو گرفتار کرنا شروع کیا تب اُن کے گمراہ کرنیوالے سردار لوگ بھاگ کے مکہ معظمہ مین گئے چنانچہ ایک شخص ابراہیم نام ساکن پرگنہ اٹیا کا جس کا ذکر ہمنے نسیم الحرمین مین کیا ہی کہ اُس سے حبیب مسمی منحی منڈل نے کہا کہ آپ حج کر کے آئے ہین جو وہان آپنے دیکھا ہو سو بیان کیجیے ہم لوگ اُسی کے موافق اپنا عمل درست کرین

تب ابراہیم نے کہا کہ وہان تو ڈھول باجا ناچ تماشا اور کوبی اور جاترا سب ہوتا ہی کیا تم لوگ اُسی پر عمل کروگے سواب پھر وہ کمبخت مکہ معظمہ مین بھاگ کر گیا ہی اور مشرکین جو فحش گالی گاتے ہین اسکو کوبی سکتے ہین اور جو اُن مشرکون کے مرد لوگ عورتون کا لباس پہر کے ناچتے گاتے ہین اُس کو جاترا کہتے ہین الغرض اِس ملک سے وہابی لوگ جو نکل گئے تو بہت اچھا ہوا مگر وہان بھی جا کے یے لوگ جو فساد کر رہے ہین سو بہت بُرا کر رہے ہین وہ فساد یہ ہی کہ چونکہ وہان کے لوگ جانتے ہین کہ ہندوستان اور بنگالے کے اہل سنت وجماعت سبکے سب حنفی مذہب ہین اور اس ملک مین چارون حق مذہب مین سے صرف حنفی مذہب کے لوگ ہین اس سبب سے وہان کے بزرگون سے جنکے اختیار مین مطوفون کا مقرر کرنا ہی اُن وہابیون نے اُن سے مطوفی کی سند حاصل کیا ہی اور جدہ مین آکے اِس ملک مین حاجیون کو پھسلا کے اُن کے مطوف بن جاتے ہین اور اُنکی صحبت سے حاجیون کا دین اور دنیا کا نقصان ہوتا ہی چنانچہ ابراہیم مذکور نے بنگالے کے بعضے لامذہب نادانونکو واللہ اعلم کس مذہب کی کون کتاب دیا اور اُس سے کہدیا کہ اسمین حنفی مذہب والیکو رفع یدین کرنا درست لکھا ہی اسپر عمل کرو مگر خبردار مکہ کے کسی عالم کو یہ کتاب ہرگز نہ دکھانا اگر دکھاؤگے [illegible]ہان مارے جاؤگے پس وہ نادان اُس کتاب کو وہان سے چُھپا کے لایا اور یہان لوگون سے [illegible] یہ مکہ کی کتاب ہی اسپر عمل کرو اتنا خیال نہ کیا کہ جب یہ کتاب مکہ معظمہ مین دکھانیکے قابل نہین تو بیشک یہ کتاب دین کے خلاف ہوگی۔ اسواسطے ہم بطور اشتہار کے خبر دیتے ہین کہ جب جدہ مین اِس ملک کے حاجی لوگ پہنچین اور وہان آکے مطوفون کا شیخ اُن لوگون سے پوچھے کہ تمھارا مطوف کون ہی تب وے لوگ کہین کہ ہمارے مطوف مولوی خلیل الرحمن صاحب ساکن سوداارام کے اور ہمارے زمزمی منشی عبدالکریم صاحب ساکن سلہٹ کے ہین بعد اسکے اُن لوگون کو اختیار ہے کہ اُن دونون صاحبون کے مشورہ سے اور اُن کی معرفت سے عرب لوگون مین سے بھی مطوف مقرر کرلین گے یہ بات ہمنے دین کی حمایت کے واسطے لکھدیا تاکہ وہابیونکی صحبت سے لوگ بچے رہین اب وہابیون کے مذہب کی کچھ حقیقت بھی سُن لو

دوسرا وعظ وہابیون کی شناخت اور اُن کے اعتقاد اور اُنکی خرابی اور اُن کے شیطان کے لشکر ہونیکے بیان مین اور کلمہ گوکی کافر کہنے سی احتیاط کرنی اور کافر ذبح کیے ہوئے کا حکم کے بیان مین

رد المحتار کی تیسری جلد مین باب البغاۃ کے تین سو نو صفحہ مین خارجی لوگ جس پر خروج کرتے ہین یعنی لوٹنے اور قتل کرنے کے واسطے جسپر چڑھائی کرتے ہین اُسکے کافر ہونے کا جو اعتقاد رکھتے ہین اسی بات کے بیان مین فرماتے ہین جیساکہ واقع ہوا ہی ہمارے زمانے مین عبدالوہاب کے تابعدارون مین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر غالب ہوگئے اور وے لوگ فریب سے اپنے تئین حنبلی مذہب کہتے تھے لیکن وے لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وی لوگ مسلمان ہین اور جو لوگ اُنکے اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھتے ہین وے سب مشرک ہین اور اُسی اعتقاد کے سبب سے اہل سنت وجماعت اور اُن کے علما کے قتل کرنے کو مباح کیا یہان تک کہ اللہ تعالی نے اُنکی شوکت کو توڑا یعنی اُنکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگون کے دل مین سمائی تھی سو نکل گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالی نے خراب کیا اُن کے شہرون کو اور اُن کے اوپر فتح دیا مسلمانون کے لشکرون کو بارہ سو تینتیس ہجری مین انتہی۔ **فائدہ**۔ حجاز کی زمین کے سوای جو زمین عرب کی حجاز کے بعد ہی اُسکو نجد کہتے ہین مشکوۃ المصابیح مین باب ذکر الیمن والشام کی پہلی فصل کے آخر مین بخاری کی روایت والی حدیث جو ابن عمرؓ سے روایت کیا ہی اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نجد مین زلزلے اور فتنے ہون گے اور نجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے مددگار لوگ نکلین گے یہ خاکسار کہتا ہی کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ کے طور پر فرمایا تھا سو ویسا ہی ظاہر ہوا۔ اب سب مسلمان لوگ اپنے دل مین سوچین اور انصاف کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمانے کے بعد نجد سے وہابیون کے سوائے کون گروہ نکلا اور مسلمانون پر خصوصاً حرمین شریفین کے مسلمانون پر ایسا ظلم کس نے کیا کہ جس کے اوپر شیطان کے لشکر کا

کہنا ٹھیک معلوم ہوا اور ہر خاص و عام مرد اور عورت پڑھے ان پڑھ سبکا دل قبول کرے بس وہابیوں کے فساد سے لوگوں کے بچانے اور لوگوں کے دل سے وہابیوں کے دلائے ہوئے سارے شبہوں کے دفع کرنے کے واسطے اور جو لوگ فسق و فجور اور بدعتوں مین گرفتار ہین اور دین کے احکام بجالانے مین کمال سستی اور غفلت کرتے ہین سبکے ہوشیار کرنیکے واسطے اسقدر کفایت ہی اس حدیث مذکور کے مضمون اور وہابیوں کے حال چال کو دیکھ کے اگر کوئی شخص وہابیونکو اب بھی نہ پہچانے تو اُسکی ویسی ہی مثال ہی جیسا کہ کسی بادشاہ نے کسی وزیر سے کہا کہ تو ایسی پہیلی کہہ کہ سننے کے ساتھہی اُسکو مین صاف بوجھ جاؤن اگر نہ بوجھونگا تو تجکو مین قتل کرونگا تب اُس وزیر نے یہ پہیلی کہی (کھپرے کھپرے پھرتی ہی دودھ بھات وہ کھاتی ہی میون میون وہ بولتی ہی) تب بادشاہ نے کہا کہ بھینس تو اب اگر وزیر کہے کہ آپنے نہین بوجھا یہ بھینس نہین بلی ہی۔ تو وزیر قتل کیا جاوے تب وزیر نے کہا کہ جہان پناہ کیا یہ پہیلی آپ کی کہی کی اور بھی بوجھی ہی۔ اور سب فساد سے بڑا فساد وہابیونکا یہ ہی کہ خارجیون کا عقیدہ یہ ہی کہ جو عمل کے ترک کرنے اور گناہ کے کرنیسے آدمی کافر ہوجاتا ہی تب اس عقیدہ کے جاری کرنے کے واسطے یہ کید کرتے ہین کہ اس ملک کے لوگ چونکہ سود وغیرہ گناہ مین گرفتار ہین۔ اسواسطے اُنکی خاطر سے اور سب گناہ کا نام نہین لیتے تاکہ لوگ نفرت بکرین صرف نماز کا بیان کرتے ہین کہ نماز نہ پڑھنے سے آدمی کافر ہوتا ہی۔ اُسکا جنازہ درست نہین اُسکا ذبح درست نہین اُسکے گھر کا کھانا درست نہین۔ پھر پوچھنے سے اُن کے سردار لوگ اس بات سے انکار کرتے ہین۔ مگر عوام ہمسے برابر یہی مسئلہ پوچھتے ہین کہ بے نمازی کا ذبح کھانا اور اُسکے گھر کا کھانا کھانا اور اُسکو اپنی جماعت مین رکھنا درست ہی یا نہین۔ اور اپنے باپ دادے جو مشرک تھے اُن کے واسطے دعا کرنا درست ہی یا نہین۔ تب جب ہم اُن سے پوچھتے ہین کہ تمھارے باپ دادے ہندو تھے تب کہتے ہین کہ نہین مسلمان تو تھے مگر نماز نہین پڑھتے تھے۔ غرض بھیر بھار کے بے نمازی کو کافر اور مشرک جاننا اُن کے دل مین دھنس گیا ہی اور بعضے مقام مین وہابیوں کی صحبت کی تاثیر سے ایسی جہالت پھیلی ہی کہ جو مسلمان ڈھول باجے وغیرہ ممنوعات سے پرہیز کرتے ہین

وے اہل اسلام کہلاتے ہین۔ اور جو لوگ اس مین گرفتار ہین اگرچہ پنج وقتی نماز اور جمعہ اور عیدین کی
نماز بھی پڑھتے ہین اور رمضان کے روزہ مین خوب مضبوط ہین اور مسجدین بھی بنایا ہی مگر اُن کو
بدعت کہتے ہین اُن کے ساتھ ایک مجلس مین بیٹھ کے کھانا نہین کھاتے بلکہ اُن کے ساتھ اگر
کوئی شخص اسلام کے گروہ کا کھانا کھاوے تو اُسکو لیکے بھی نہین کھاتے اور اگر کافر کے قوم کا
کوئی شخص مسلمان ہو تو اُس کے ساتھ کھانا نہین کھاتے اُس سے کہتے ہین کہ تو ضیافت دے تو
تجکو ہم ذات دین۔ معاذ اللہ کلمہ پڑھ کے جو وہ مسلمان ہوا ہی اُسکو مسلمان نہین جانتے جب اُنکو
ضیافت دیگا اور یے لوگ اُس کو ذات دین گے تب وہ مسلمان ہوگا اور ایسی ایسی اور بھی بہت
واہیات باتین ہین کہان تک اُس کا ذکر کرین تو اُس سب واہیات اور جہالت کا یہ رد ہی۔ کہ ہم
اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہی کہ جو کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار اور تصدیق کرتا ہی وہ
مومن ہی روزے نماز وغیرہ عمل کے ترک کرنے سے اُسکو کافر ہرگز نہین جانتے ابو شکور سالمی
رحمۃ اللہ کی تمہید کے ساتوین باب کے چوتھے قول مین جو لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی فرماتے ہین
اور ایمان کی شرائط مین اور شرائع یعنی شریعت کے احکام مین ہم اہل سنت وجماعت لوگون کے نزدیک
یہ فرق ہی کہ ایمان کی شرط کو ملت کہتے ہین اور شرائع کو خدمت کہتے ہین اور ملت یعنی دین اور
ایمان درست اور صحیح ہوتا ہی بغیر خدمت کے یعنی بغیر عمل کے اور عمل درست نہین ہوتا بغیر ملت کے
یعنی بغیر دین کے اور ملت جو ہی سو اُس مین شرط ہی دوام یعنی ہمیشگی کہ برابر موجود رہے اور عمل مین
دوام شرط نہین ہی جیسے مثلاً نماز یا دوسرا عمل جب شروع کرتا ہی تو اُس مین ہمیشہ نہین رہتا آخر کو وہ
تمام ہوجاتا ہی اور دین ایمان برابر موجود رہتا ہی اور اگر کسی شخص نے اوامرین سے کسی امر کو
چھوڑ دیا یا نواہی مین سے کسی کام کو کیا تب دیکھا جاویگا کہ اگر اُس کام کو اس شخص نے حلال
اعتقاد کرکے کیا ہی تو وہ شخص کافر ہوگا اور اگر گناہ جانکے کیا ہی اور اُس کے حلال ہونے کا اعتقاد
نکیا تو کافر نہوگا یہ سب اہل سنت وجماعت کے نزدیک ہی انتہی۔ مصنف نے اس مضمون کو آگے
قرآن کی آیت سے ثابت کیا ہی اور اسی ساتوین باب کے دوسرے قول مین جو لکھا ہی سو

اس سارے قول کا مختصر خلاصہ یہ ہی کہ اہل سنت وجماعت کا یہ قول ہی کہ مقلد کو جب تصدیق حاصل
ہوگی تب وہ مومن ہوگا اور اس بات کی تصریح یہ ہی کہ لوگ کلمہ شہادت اور اذان مُنھ سے بولتے
ہین اور اُسکی تفسیر نہین جانتے اور اللہ تعالی کو پہچانتے ہین اُسکی کاریگری اور تاثیر کی خبر کو نسی
سُنکے اور اسبات مین اُسکی تقلید کرکے یعنی وہ خود دلیل تلاش کرکے نہین پہچانتے ہین مگر جب
لوگون سے سُنتے ہین کہ یہ سب سارے مخلوقات اللہ کے بنائے ہین تب اس بات کی تصدیق
اُن کو حاصل ہوجاتی ہی اگرچہ خود اول مین اُنھون نے اللہ تعالی کی کاریگری دیکھکے اسبات کو
نہین پہچانا تھا مگر جب لوگون سے سُنا تب اس بات کی اُنکو تصدیق ہوگئی اور تقلید محض کی حد سے
نکل آئے کیونکہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک نرا مقلد بغیر تصدیق کے مومن نہین ہوتا بلکہ اُن
لوگون نے ایمان کے صحیح ہونے کے واسطے تصدیق کا ہونا شرط کیا ہی اور وے لوگ مذکور اعتقاد
کرتے ہین کہ ہمارا اسلام درست ہی یعنے ہم مسلمان ہین اور جانتے ہین کہ بیشک دین اسلام کا سب
دینون سے بہتر ہی لیکن اس مضمون کو زبان سے بیان کرنا نہین جانتے ہین تو ایسے لوگ مومن
ہین اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور اس بات کا کوئی تعجب نکرے بلکہ ہم لوگون کا ایمان بھی ایسا ہی
ثابت ہوتا ہی جہالت اور لڑکپن مین کسکو کاریگری دیکھکے معرفت حاصل ہوئی تھی اور روایت
کیا گیا ہی حماد بن ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے کہ اُنھون نے اپنے باپ سے یہ مسئلہ پوچھا تب ابو حنیفہ
رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ شخص اپنے نفع کو جانتا ہی اور اس نفع کا نام نہین جانتا اس بات کی یہی
مثال ہی کہ دو پیالہ ہی ایک مین شہد ہی اور دوسرے مین زہر ہی اور وہ شخص دونون کا نام نہین جانتا
لیکن یہ جانتا ہی کہ شہد بہتر ہی زہر سے تو اس کا نام نجاننا اُسکو ضرر نکریگا انتہی - اور فقہ اکبر مین
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایمان اور چیز ہی اور عمل اور چیز اگر عمل ایمان مین داخل ہوتا تو حیض کی
حالت مین عورت کافر ہوجاتی یعنی اس حالت مین عمل اس سے بالکل ساقط ہوجاتا ہی انتہی اور
ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی کہ اگر ایک شخص مین ننانوے وجہ کفر کی یا دین
اور ایک وجہ ایمان کی تو اُسی ایک وجہ کو پکڑ کے اُسکو مسلمان کہین گے اور باقی سب وجھون کی

تاویل کرین گے انتہی - تو ہم اہل سنت وجماعت لوگون کے اعتقاد کے بموجب بیان سے لیکے حرمین شریفین تک کے سارے مسلمان اور تمام دنیا کے سارے مسلمان کلمہ گو لوگ ایک جماعت ہین اور خارجیون کے اعتقاد بموجب ایک شہر بلکہ ایک گانون مین بھی جماعت بنی نرہیگی آپس مین پھوٹ پڑجاویگی اور اس وعید مین جماعت چھوڑنے والے داخل ہین - جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے جدائی کیا جماعت سے ایک بالشت برابر تو اس نے نکال ڈالا پگھا اسلام کا اپنی گردن سے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد نے تارک صلوۃ یعنی بےنمازی کو ہم لوگ جو سوسن فاسق جانتے ہین اور اُسکے اوپر نماز جنازہ کی پڑھنا درست جانتے ہین آور خارجی لوگ اُسکو کافر جانتے ہین اور اُس پر جنازہ کی نماز پڑھنے کو منع کرتے ہین جسواس کا بیان شرح عقائد نسفی اور تمہید وغیرہ مین موجود ہی - مگر اسوقت حضرت مجدد کے مکتوب کی جلد اول کے دو سو چھیاسٹھوین مکتوب سے اس مسئلہ کا خلاصہ لکھنا بہت مفید ہی - کیونکہ اس ملک مین لوگ اس بلا مین بہت گرفتار ہین عجب نہین کہ اس مضمون کو سُن کے گرفتار لوگ بھی اپنی خلاصی کی راہ اختیار کرین خلاصہ اس کا یہ ہی کہ حضرت مجدد قدس سرہ فرماتے ہین کہ فقیر ایکبار ایک شخص کی عیادت کو گیا تھا اور اُس کا احتضار اور جان کندن کا وقت تھا جب اُس کے حال کی طرف فقیر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ اُسکے دل مین بڑی تاریکی ہی ہر چند اس تاریکی کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا کچھ فائدہ نکیا بہت توجہ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ تاریکی کفر کی صفات سے پیدا ہوئی ہی جو اسمین پوشیدہ ہی - آور اس کدورت کے پیدا ہونے کا اصل سبب کافرون سے اور کفر سے دوستی رکھنا - یہ سب توجہات اُس تاریکی کو دفع نکرسکین گے اس تاریکی کا تتمہ آگ کے عذاب سے علاقہ رکھتا ہی جو کفر کی جزا ہی - اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذرا سا ایمان بھی رکھتا ہی اُسکی برکت سے آخر اُس کو دوزخ سے نکالین - تو جب یہ حالی اُسکا دریافت کیا تو دل مین خیال آیا کہ اسکے جنازہ پر نماز پڑھنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ اسکے جنازہ پر نماز پڑھنا چاہیے - سو جو مسلمان کہ باوجود ایمان کے رسوم اہل کفر کی کرتے ہین اور اُن کے تہوار کے روز کی تعظیم کرتے ہین اُن کے جنازہ پر نماز پڑھنا چاہیے آور اُن کو کافرون

مین ملحق اور شامل کرنا نچاہیئے جیسا کہ اس زمانے مین عمل ہی۔ اور امیدوار رہنا چاہیے کہ آخر کو ایمان کی برکت سے عذاب ابدی سے ایسے لوگ نجات پاوین گے انتہی۔ اور حضرت مجدد قدس سرہ بڑے محقق ہین فقہ کی بہت سی کتابون مین حضرت مجدد کے قول کی تائید ہی۔ فتاوی عالمگیری کے کتاب السیر کے نوین باب کے آخر مین اس مضمون کی تصریح دیکھین اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ جس بات کو کفر ہونے مین اختلاف ہی تو اُس بات کے کہنے والے کو حکم کرین گے نکاح کے پھر نیا کر لینے کا اور اُس بات سے توبہ کرنے اور پھر جاتے کا احتیاط کے واسطے اور یہ بھی کھول کے لکھا ہی کہ اُس کی عورت کا نکاح اُسی کے ساتھ نیا کر لینے اور دُہرانے کا حکم کرین گے۔ اس مین اُن جاہل وہابیونکا رد ہی جو کفر کی بات کسی سے ثابت ہونے سے اُس کی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیتے ہین الغرض ایسا شخص حقیقی کافر نہین ہوتا ہی مگر اُس پر کفر کا شبہہ ہوتا ہی تو اُس کے کافر کہنے مین احتیاط ہی۔ اور نکاح کے دُہرانے مین احتیاط ہی مدارج النبوۃ کے نوین باب مین قریب ہی چل کے لکھا ہی کہ فقہا کی جماعت نے خصوصاً فقہای حنفیہ کی جماعت رحمۃ اللہ علیہم نے جو بعضے افعال اور کلمات کی سبب سے حکم کفر کا کیا ہی۔ تو اس بات مین صواب اور حق اور ٹھیک بات یہ ہی کہ اس طرح سے کہین کہ یے سب افعال اور کلمات مظنۂ کفر و موہم کفر کے ہین یعنی ان سب سے گمان اور شبہہ کفر کا ہوتا ہی اور اس مقام مین کفر لازم آتا ہی یعنی ان سب سے کفر لگ جاتا ہی یعنے اُس شخص کا ارادہ کفر کا نہین ہوتا ہی مگر کفر لگ جاتا ہی۔ اور ان باتون مین جو گمان اور شبہہ کفر کا ہوتا ہی اُن باتون کا اگر کوئی شخص التزام کرے یعنی اُن باتون سے اپنے اوپر کفر ثابت کرنے کا ارادہ کرے تب وہ شخص کافر ہوتا ہی انتہی۔ کافرون کے میلے کا مسئلہ بھی ایسا ہی سمجھو فتاوی عالمگیری کے کتاب السیر کے نوین باب مین لکھا ہی۔ اور کافر ہوتا ہی مجوسیون کے نوروز کے میلے مین جانے سے اُس روز مجوسی لوگ جو کام کرتے ہین اُس کام مین اُن کی موافقت کرنے کے واسطے اور کافر ہوتا ہی نوروز کے دن کسی ایسی چیز کے خریدنے سے جسکو نوروز کے پہلے نہین خرید کرتا تھا اور یہ خریدنا نوروز کے دن کی تعظیم کے واسطے ہو اور اگر یہ خریدنا اپنے کھانے پینے کی غرض سے ہو

تو کافر نہین ہوتا ہی۔ اور اُس روز مشرکون کو تحفہ دینے سے اگرچہ ایک ہی بیضہ ہو اُس روز کی تعظیم کیواسطے
کافر ہوتا ہی۔ اور مجوسی نے اپنے لڑکے کے سر مونڈنے مین اگر دعوت کیا تو اُس دعوت کے قبول
کرنے سے کافر نہین ہوتا ہی انتہی۔ یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس مضمون سے کافرون کے جتنے میلے ہین
سب میلے مین جانے کا مسئلہ اور رعیت لوگ جو ہندو زمیندار کو اُس کے تہوار کے دن کچھ کچھ دیتے ہین
بسبب خوف کے اس قسم کا سارا مسئلہ کھل گیا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جب تک اُس روز کی تعظیم نہ ثابت
ہوگی اور مشرکون کے کام مین مشرکون کی موافقت جب تک نہوگی تب تک کافر نہوگا۔ بس جسقدر
مذکور ہوا اس سے کم زیادہ نکرے۔ اگر عموماً کافرون کے میلے مین جانے ہی سے کافر ہونے کا
فتوا دین گے تو جو لوگ تجارت کے واسطے میلے مین جایا کرتے ہین وے لوگ اپنا جانا موقوف
نکرین گے۔ دنیا کے فائدہ کے لالچ سے اور اپنے اوپر کفر کے لگ جانے سے اس مضمون کو
سنکے فاسق اور بے نمازی لوگ غرور نکرین کہ ہم گناہ کرین گے اور نماز نہ پڑھین گے تبھی
تو آخر کو بخشے جاوین گے۔ کیونکہ اس مسئلہ کی یہ حقیقت ہی کہ کافر دوزخ مین دائم الحبس ہوگا اور
مومن فاسق مثل بے نمازی سود خوری رشوت خوری شرابی زانی چوٹے جواری کنجری بھنگی ناچ
ناچنے والے وغیرہ فاسقون کے اگر بے توبہ کئے مرجائین گے تو دوزخ مین میعاد پڑے گی
بڑی میعاد کا بیان کتاب سے نہین ملتا۔ چھوٹی میعاد کا بیان اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین کتاب
الایمان کی پہلی فصل مین ابوذر کی روایت والی حدیث کی شرح کے تحت مین لکھا ہے۔ کہ ادنی
مدت گنہگار مسلمانون کی عذاب کی دنیا کی عمر کے برابر ہی کہ سات ہزار برس ہے اور بعضے
روایت مین ستر ہزار برس آیا ہی انتہی

تیسرا وعظ اس بیان مین کہ دین محمدی ہمیشہ قائم اور سب دینون پر غالب رہیگا

اور دین محمدی جو ہمیشہ قائم رہیگا اور سب دینون پر غالب رہیگا سو اُس کا ظاہری سبب یہ ہی
کہ اللہ تعالی نے دین محمدی کی محافظت کا خود وعدہ فرمایا ہی۔ اس مضمون کا بیان ہم نے

فیض عام اور تزکیۃ العقائد اور نور علی نور اور مراد المریدین مین لکھا ہی اُس مین دیکھو۔ اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ
اللہ تعالیٰ نے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کیواسطے نبی کرکے بھیجا تب اپنی ایک
مدد اور عنایت کو اُن کے دین کی حفاظت کیواسطے خاص کرکے فرمایا چودھوین سپارہ سورۂ حجر مین
وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ اور ہم آپ اُس کے نگہبان ہین تاکہ اُن کا دین سارے دین پر غالب رہے۔ اور چونکہ
دین کی ایک ظہر ہی یعنی اس کا ایک ظاہری اسباب ہی کہ اُس سے دین قائم رہیگا اور وہ قرآن شریف
اور احکام شرعی یعنی مسائل فقہی ہی۔ اور ایک بطن ہی یعنے اس کا باطنی اسباب ہی۔ کہ اس سے دین
قائم رہیگا اور وہ طاعت کے انوار اور آثار کا ظاہر ہونا اور مشاہدہ اور حق الیقین اور مراقبہ کا حاصل ہونا ہی
اور اُسی کو احسان کہتے ہین اور اسکا بیان تصوف کی کتابون مین ہی تب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دین کے ظاہر اور باطن کی خوب محافظت کیا۔ اور اُن کے انتقال کے بعد بموجب اپنے وعدہ کے
اللہ تعالیٰ نے اُس دین کی محافظت کے واسطے اُن کے وارثون کو جو علم فقہ اور علم تصوف سے
خبردار ہین دین کے محافظت کی خدمت سپرد کیا۔ اس طور سے کہ فقہا اور محدثین اور قاریون کو
دین کے ظاہر کی محافظت کی خدمت سپرد کیا کہ وی لوگ ایسی کوشش کرین کہ دین مین کوئی تحریف
نہو سکے اور لوگون کو دین کے حاصل کرنیکی خواہش دلاوین اور ہر سو برس کے سر پر مجدد پیدا ہوتا
رہے۔ اور دین کو تازہ کرتا رہے اور مرشد لوگون کو جن کو رتبۂ مشیخت حاصل ہی دین کے باطن کی محافظت
کی خدمت سپرد کیا۔ تاکہ اپنے زمانے کے لوگون کے وی لوگ مرجع ہون اور دور و نزدیک کے لوگ
ان کے پاس رجوع کرین اور حاضر ہون۔ اور مرشد لوگ ان لوگون کو طاعت کے انوار حاصل کرنے
اور طاعت کی حلاوت اور لذت پانے کی اور اچھی خصلتین اور بلند احوال حاصل کرنے کی کیفیت اور
طریقہ تعلیم کرین۔ اور جیساکہ دین کے ظاہر کی محافظت کیواسطے فقہا اور محدثین اور قاری لوگ مقرر
ہین ویسا دین کے باطن کی محافظت کیواسطے جو لوگ مقرر ہین اُن کا نام شریعت مین یہ ہی۔ اولیا
اور ابدال اور امنا یعنے امین لوگ اور خلفا اور قطب اس مضمون کی تصریح روح البیان اور
اشعۃ اللمعات اور حضرت مجدد کے دو سبت و پنجاہ و ششم مکتوب مین اور مراد المریدین مین دیکھو

یہ خاکسار اگرچہ فقہا اور محدثین اور قاریون اور مرشدون کے رتبہ تک نہین پہنچا ہی مگر جس قدر دونون علم کا حصہ پایا ہی اسی قدر کو دین کی محافظت مین خرچ کرتا ہی - اور چونکہ ہر مقام مین جلدی جلدی نہین پہنچ سکتا ہی - اسواسطے اس رسالہ قول الثابت کو ہر مقام مین بھیجتا ہی تاکہ جو لوگ ہمارے مددگار ہین وہ لوگ واقف ہو جاوین - اور اس زمانے مین جو فساد پھیلا ہی اُسکو مٹا دین اور مفسدون کو لاجواب کر دین اور جس وقت تنگدستی ہو اور سخت حاجت درپیش ہو تو اُس وقت بارھوین سپارہ سورۂ ہود کی اس آیت کے معنی مین غور کر کے اپنے دل کو تسکین دین وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور نہین کوئی چلنے والا زمین مین مگر اوپر اللہ کے ہی رزق اُس کا اور غم نکرین کیونکہ محتاجی کا بھی ایک درجہ ہی کہ اُس وقت مین صدق دل سے دعا نکلتی ہی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اللہ تعالی نے پہاڑ سونے کا کرنا چاہا تھا اُس جناب نے اسکو قبول نکیا اسکینی اور محتاجی کو قبول کیا اور اللہ تعالی کی خدمت بجالانے مین یعنی اوامر کے بجالانے اور نواہی کے ترک کرنے مین دن رات ہمیشہ ہر وقت اور ہر حال مین مستعد رہین - اب خدمت کے بجالانے کا جو فائدہ ہی اُس کو بھی سنو

چوتھا وعظ خدمت کی بجالانیکے فائدہ کی بیان مین

خدمت کے بجالانے سے بندہ بہشت اور اللہ تعالی کے دیدار کو جو پاوے گا اور ولایت کے درجہ مین جو پہنچے گا اس مضمون سے تو قرآن اور حدیث بھرا ہی - اسکے سوائے خدمت کے بجالانیسے بندہ دنیا مین بھی محتاج نہین رہتا اور دنیا خادم بنجاتی ہی تفسیر روح البیان مین سورۂ انعام کی اس آیت کی تفسیر کے تحت مین فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ لکھا ہی حکایت ہی کہ شیخ ابو الفوارس شاہین بن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ شکار کے واسطے نکلا اور وہ کرمان کا بادشاہ تھا پھر شکار کی تلاش مین دور نکل گیا یہان تک کہ ایک میدان مین جہان پانی گھاس نتھی اکیلا جا پڑا پھر ناگاہ وہ دیکھتا ہی کہ ایک جوان شیر پر سوار ہی اور اُس کے چوگرد بہت سے شیر ہین جب شیرون نے بادشاہ کو دیکھا تب اُس کی طرف دوڑے تب اُس جوان شیر سوار نے شیرونکو

ڈپٹا اور جب وہ جوان بادشاہ کے قریب پہنچا تب اُسکو سلام کیا اور کہاکہ ای بادشاہ اللہ سے ایسی غفلت کس واسطے ہی کہ اس غفلت نی تجکو آخرت کو چھڑا کے دنیا مین مشغول کر دیا ہی اور تیرے مولا کی خدمت سے باز رکھکے تجکو لذت اور خواہش نفسانی مین مشغول کر رکھا ہی۔ اللہ تعالی نے تجکو دنیا اسی واسطے دیا ہی تاکہ اپنے مولا کی خدمت کرنے مین تو اُس سے مدد لیوے۔ سو تو نے اس دنیا کو اللہ تعالی کی بھولنی کا وسیلہ ٹھیرالیا۔ پھر وہ جوان بادشاہ سے بات کرتا تھا کہ اس درمیان مین ایک بوڑھیا نکلی اُس کے ہاتھ مین پانی کا پیالہ تھا۔ بوڑھیا نے پیالہ اُس جوان شیر سوار کو دیا تب اُسکو جوان نے پیا اور جو پانی رہا بادشاہ کو دیا۔ تب بادشاہ نے اُسکو پیا اور کہا کہ مینے کوئی چیز اس سے لذیذ زیادہ اور ٹھنڈھی زیادہ اور میٹھی زیادہ کبھی نہ پیا۔ بعد اسکے بوڑھیا غائب ہوگئی۔ تب اُس جوان نے کہا کہ یہ بوڑھیا دنیا ہے اسکو اللہ نے میری خدمت کیواسطے تعنات کیا ہی۔ سو مجکو کسی چیز کی حاجت نہین ہوتی ہی۔ مگر وہ میرے پاس حاضر کردیتی ہی اُسیوقت کہ جب اُس چیز کا خیال میرے دل مین آتا ہی۔ کیا تجکو یہ خبر نہین پہنچی ہی کہ جب اللہ تعالی نے دنیا کو پیدا کیا تب اُس سے کہا۔ کہ ای دنیا جو شخص میری خدمت کرے اُسکی خدمت تو کیا کر۔ اور جو شخص تیری خدمت کرے اُس کو تو اپنا خادم بنالے۔ جب بادشاہ نے یہ حال دیکھا تب توبہ کیا۔ اور اُس سے ہوا جو ہوتا تھا انتہی۔ شیخ حسام الدین مانکپوری کے ملفوظات رفیق العارفین مین ہی کہ دنیا مانند سایہ کے ہی اور آخرت مانند آفتاب کے۔ سو سایہ کیطرف کتنا ہی کوئی جاوے گا اُسکو پکڑ نہ سکے گا۔ اور جب آفتاب کی طرف جاویگا تب سایہ خود اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوگا یہ اخبار الاخیار مین لکھا ہے

پانچوان وعظ اس بیان مین کہ بعضے اولیا لوگون نے نیک نیت پر دنیا کو قبول کر لیا ہی

اولیا لوگون مین سے بعضون نے جو دنیا کو قبول کر لیا ہی۔ تو اس نیت پر کہ غیرون کو فائدہ پہونچاوے۔ اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ خیر المجالس مین شیخ نصیر الدین محمود سے نقل کرتا ہی۔ کہ اُنھون نے فرمایا کہ جسوقت شیخ الاسلام رکن الحق والدین ملتان سے دھلی مین آئے قلندرین اور جوالقین پونہچی

قلندرون نے کہا کہ شیخ ہمکو شربت دے شیخ نے ان سبھون کو کچھ دیا جو الفقی لوگ پونہچے کہ شیخ ہمکو خرچ دے
اُن لوگون کو بھی کچھ دلوا دیا بعد اسکے کہا کہ جو شخص سرقوم ہو اُسکو تین چیز چاہئی ہی پہلے مال چاہیے ہی
تاکہ یہ گروہ جو کچھ طلب کرین سو دے سکے۔ قلندرون نے اسوقت شربت طلب کیا ہم نے دیا۔ اگر
درویش کے پاس کچھ نہوگا تو وہ کہان سے دیگا۔ تب قلندر لوگ بدکتے ہوئے باہر نکلین گے اور
قیامت کے عذاب مین گرفتار ہون گے۔ دوسرے علم چاہیے تاکہ جب عالمون سے صحبت ہو تو اُنسے
علم کی رو سے بات کرے۔ تیسرے حال چاہیے تاکہ درویشون کے ساتھ حال کی باتین کرے انتہی
بس اسی لحاظ اور نیت پر جو شخص سرقوم یعنے مرشد اور سجادہ نشین اور سردار ہی۔ اگر مال کی خواہش
کرتا ہی تو اُس کی نیت بخیر ہے

چھٹوان وعظ اس بیان مین کہ شریعت کے احکام کے بجالانے مین جو کوئی استقامت کرتا ہی اُسکے ثواب کے سوا رسول اللہ کی روحانیت بھی اُسکی مدد کرتی ہے

خدمت کے یعنی شریعت کے احکام کے بجالانے مین استقامت کا حکم ماننے کا ثواب جو یقینی ہی سو ظاہر
ہی اُسکے سوا استقامت والیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے مدد ہونا اولیا اللہ کے
بہت قصون سے ثابت ہی ان مین سے ایک قصہ کا مختصر خلاصہ یہ ہی۔ کہ اخبار الاخیار مین شیخ
عبدالوہاب متقی قادری شاذلی قدس سرہ کے ذکر مین لکھا ہی۔ کہ ایک وقت استدراج کا ذکر آپڑا
فرمایا کہ فاسقون اور بدعتیون کو بھی ایک قوت اور تصرف ملتا ہی۔ کہ اسکے سبب سے عوام الناس کے
دلون کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہین۔ اور جن لوگونکا قدم دین اور شریعت مین مضبوط نہین ہی اُن کو گمراہ
کر دیتے ہین۔ اسی بات پر اپنے اوپر گذرے حال کا بیان کیا۔ کہ ایک وقت مسافری مین مین ایک
شہر مین جا پڑا۔ وہان کا قاضی ایک شخص شافعی مذہب تھا اُس کا نام عبدالعزیز تھا وہ درویشون اور
گدڑی پوشون سے محبت رکھتا تھا مجکو بھی اُسی لباس مین دیکھکے آگے آیا۔ اور بٹھایا اُس سے مینے
پوچھا کہ تمھارے شہر مین صلحا اور فقرا کے قسم سے کوئی ایسا آدمی ہی کہ صحبت کے قابل ہو۔ کہا ایک مرد

اہل باطن ہو کہ اکثر لوگ شہر کے اسکے معتقد ہین۔ لیکن چونکہ ظاہر مین اللہ کے نواہی مین سے بعضے کام وہ کرتا ہو اسواسطے مجکو اُسکی ملاقات کی خواہش نہین ہو۔ دوسرے روز قاضی کے پتہ دینے کے موافق مین اُسکے دیکھنے کو گیا۔ دیکھا کہ ایک بلند مکان اپنے بیٹھنے کو بنایا ہو۔ آور دو تین آدمی دوسرے بھی اُسکے ساتھ وہان بیٹھے ہین ہمکو جب دیکھا تو بہت خوش ہوا اور مرحبا کہا ایک ساعت کے بعد پیالہ لایا اور شراب پینا شروع کیا۔ آور ہمکو بھی اشارہ کیا کہ اسکو پی لے۔ ہم نے کہا کہ یہ حرام ہو پینے کی چیز نہین ہے پھر جتنا اُس نے مبالغہ کیا میرا منع کرنا زیادہ ہوتا گیا۔ پھر اُس نے کہا کہ تو نہین پیتا ہو دیکھ تجکو ہم کیا کرتے ہین آخر کو مین اسکے آگے سے رنجیدہ اور غمگین اُٹھا اور اپنے یارون کے پاس آیا۔ کھانا حاضر تھا اُس وقت کھانا خوش نہ آیا ویسا ہی سو رہا۔ اور اپنے یارون مین سے کسی سے یہ قصہ نہ کہا سو رہا تو خواب مین دیکھا کہ ایک باغ لطیف ہو اُس مین بہت سے درخت اور میوے اور چشمے اور نہرین ہین۔ جتنا کچھ تصور کر سکین اُسسے زیادہ ہو۔ اور اُسکی راہ مین کانٹے اور محنتین اور سختیاں اسقدر ہین کہ وہان پہونچنا متعذر اور مشکل ہو۔ اور وہی مرد بدعتی شراب کا پیالہ ہاتھ مین لیے ہوئے میرے آگے آیا۔ اور کہا کہ اسکو پی لے تو مین تجکو اس باغ مین پہونچا دون خواب مین بھی مین نے اُسکے پینے سے منع اور انکار کیا جیسا کہ جاگتے مین کیا تھا۔ اس درمیان مین مین جاگا اور لاحول کہا۔ پھر سو گیا وہی حالت پھر خواب مین دیکھکے اُٹھا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس التجا کیا اور اُس جناب سے مدد کرنے کی درخواست کر کے اُن کے جناب کی طرف متوجہ ہوا۔ تب اس بار خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور مین خدمت مین کھڑا ہون اور آنحضرت کے ہاتھ مین عصا ہے یکایک وہ مرد بدعتی بھی ظاہر ہوا۔ آن حضرت نے اُسکی طرف عصا پھینکا اور وہ کتے کی صورت ہوکے آنحضرت کے سامنے سے بھاگا۔ اُسوقت آن حضرت نے مجھے فرمایا کہ وہ بھاگا۔ پھر اس شہر مین نہ رہیگا خواب سے مین جاگا اور وضو تازہ کیا اور دو رکعت شکر کے واسطے ادا کیا اور اُس بدعتی کی جگہہ پر دیکھا کہ کوئی مخلوق وہان پر نہین ہو۔ اور وہ ہمارے پہونچنے کے پہلے سے بھاگا تھا۔ لوگون نے کہا کہ چند ساعت ہوئی ہو کہ وہ گھر کو اوجاڑ کے یہان سے چلا گیا انتہی۔ **فائدہ**۔ آن حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے جو شیخ قدس سرہ نے مدد مانگا تھا۔ تو اُس مدد مانگنے کا وہی طریقہ ہی جو صلوٰۃ الحاجت کی دعا مین ہی اس دعا کو حصن حصین اور ظفر جلیل اور دعوات مسنونہ وغیرہ مین دیکھو وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتَقۡضِیَ لِیۡ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ۔ اور حقیقت مین یہ مدد مانگنا حقیقت محمدیہ کی طرف متوجہ ہوکے ہوتا ہی۔ اور حقیقت محمدیہ کا بیان مراد المریدین اور مدارج النبوۃ اور حضرت مجدد کے مکتوبات مین دیکھو۔ اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ حقیقت محمدیہ شان العلیم ہی۔ اور وہ ہر کہین موجود ہی تو اُس شان کی طرف مخاطب ہونا عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مخاطب ہونا ہی۔ اور اُسی اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ شیخ شرف الدین ابو علی قلندر پانی پتی کی شوارب یعنی مونچھ ایک وقت مین نہایت دراز ہوگئی تھی کسی شخص کو مجال نتھی کہ اُن سے مونچھون کو قص کرنے یعنی کترانے کا حکم کری مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اُنکو جوش شریعت کا تھا مقراض لیا اور اُن کے محاسن شریف کو ہاتھ سے پکڑ کے مونچھون کو کترا ستے ہین کہ بعد اُس کے شیخ ہمیشہ اپنی ڈاڑھی کو چومتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ڈاڑھی شریعت محمدی کی راہ مین پکڑی گئی ہی۔ اس دونون قصون سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی عالم کسی درویش یا مجذوب کا خلاف شرع کام دیکھے اُس سے انکار کرے۔ اور اس بے شرع شخص کی بات جو خلاف شرع ہی اُس کو نہ مانے تو اُس کو کچھ ڈر نہین۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے مددگار ہوتے ہین یا کسی شخص پر حکم شرع کا جاری کرے۔ وہ کیسا ہی درویش اور مجذوب ہو تو کچھ ڈر نہین۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اپنے اوپر جب کوئی عالم حکم شرع کا جاری کرے اور ہماری غلطی پر ہمکو آگاہ کرے تو اُسکے حکم سے خوش ہونا۔ اور اُسکی شکر گذاری کرنا اور ہمیشہ اُس کا احسان مند رہنا دین دارون کا اور درویشون کا طریقہ ہی اگر اُسکے خلاف کری تو وہ درویش نہین ہی

ساتوان وعظ قرض لینے کی درست ہونے اور واعظ اور مرشد کو اپنا خرچ لوگون سے لینے کے درست ہونے اور لوگون کو اُن کا خرچ

دینے کی ترغیب اور دینی سائل کی قدر کرنے کے بیان مین۔

اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے ہمسایہ مین ایک بقال تھا کہ اوائل مین اُس سے قرض لیتے تھے اور اُس سے کہتے تھے کہ جب تین سو درم تیرا قرض ہوجاوی تب اس سی زیادہ ندینا پھر جب فتوح آجاتی تب اُس سے اُس کا قرض ادا کردیتے بعد اسکے اپنے دل مین مضبوط ارادہ کیا کہ ہم اب قرض نکرین گے تب سے اللہ عزوجل کے فضل سے ایک قرص جسکو کاک کہتے ہین اُن کے مصلے کے نیچے سے پیدا ہوتا تھا کہ سارے گھر کو کفایت ہوتا تھا۔ بقال نے جانا کہ حضرت مجھسے ناخوش ہین کہ قرض نہین لیتے ہین۔ اپنی عورت کو حال دریافت کرنے کے واسطے حضرت شیخ کی بی بی کے پاس بھیجا حضرت شیخ کی بی بی نے اُس عورت سے حال کو کھول کے بیان کردیا۔ اُسکے بعد سے کاک پیدا نہوا حضرت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ سے نقل ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ شیخ معین الدین قدس سرہ نے پانچ سو درم تک شیخ قطب الدین کو قرض لینے کا اذن دیا تھا۔ جب کام کمال کو پہونچا اُس سے بھی دست بردار ہوے۔ اب حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کا حال سنو کہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کیواسطے اُن کے خادم نے ایک وقت ایک دانگ کا نمک قرض لیا جب انطار کے وقت کھانا آگے دے گیا تب نور باطن سے دریافت کیا اور فرمایا کہ اس کھانے مین تصرف کی بو آتی ہی یعنے خادم نے بے نمک کے قناعت نکیا اپنی عقل کو دخل دیا روا نہین ہی کہ یہ کھانا مین کھاؤن انتہیٰ۔ اولیاء اللہ کے قصون سے دل کا عجب حال ہوتا ہی خصوصاً ان دونون قصون سے اور ان دونون قصون کے حال سے چونکہ ہمکو قرض لینے کے باب مین بڑی ہدایت ہوئی اِسواسطے ہم نے لکھدیا تاکہ ہمارے بھائی لوگ بھی فائدہ لین اور اگرچہ قرض لینا مباح اور جائز اور رخصت ہی۔ مگر توکل اور رضا کامل حاصل کرنیکی دوا کیواسطے اُس کا ترک کرنا اولی اور عزیمت ہی۔ سو اب اس خاکسار نے اس عزیمت کا ارادہ کیا ہی ہمارے سابق کے قرض کرنے پر بھائی لوگ ملامت نکرین۔ اور ہم پر بدگمانی

نکرین بلکہ ہمکو معذور جانین۔ اور ہمارے سابق کے قرض ادا ہونے کیواسطے اور حال مین عزیمت کا حال پیدا ہونے کے واسطے دعا کرین آور دل وجان سے کوشش کرین آور مرشد لوگ ہدایت کے واسطے بہت سے دینی کتابین اور سچے مریدون کو ساتھ لیکر تجمل اور شوکت کے ساتھ ملک ملک حق مسائل جاری کرتے پھرین۔ آور خرچ کی طرف سے اندیشہ نکرین بلکہ آپ اپنا کام کرین۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام کریگا اور ہم مدت دراز سے آزماتے چلے آتے ہین۔ کیونکہ اس تجمل کے ساتھ ہمارے پھرنیکی مدد وخرچ ہمیشہ سے ہمارے بھائی لوگ کرتے چلے آئے ہین۔ بلکہ ایکبار کے سفر مین چندروز کچھ تکالیف ظاہری ایسی ہوئی تھی کہ بعضے ہمراہیون کو کچھ وسواس آگیا تھا مگر ہمکو اللہ تعالیٰ نے استقامت کے ساتھ رکھا تھا۔ سواب یہ حال ہی کہ ہم ایک مقام مین رہتے ہین اور دوسرے مقام کے لوگ خرچ بھیجتے ہین۔ والحمد للہ علی ذلک۔ آور اس کام مین ہم اپنے اوپر اور اپنے بھائیون کے اوپر بڑا فضل وکرم حق سبحانہ تعالیٰ کا دیکھتے ہین۔ اور چھٹوین سپارہ سورۂ مائدہ مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ اور آپس مین مدد کرو تم نیک کام اور پرہیزگاری کی اور مدد نکرو تم گناہ اور ستم اور سرکشی کی۔ سو اس آیت پر عمل کرنا ہادیون کی مدد مین حاصل ہوتا ہی آس سے بڑھکے اور کون نیک کام ہوگا کہ لوگون کو وے لوگ دین اور مذہب پر مضبوط کردیتے ہین۔ آور مرشد لوگ آپس مین ایک کی ایک قدر کرین۔ کیونکہ سب مرشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور وارث ہین۔ اور کسی کی کوئی حسد نکرے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ نے حضرت شیخ رکن الدین جو شیخ بہاء الدین قدس سرہ کے سجادہ نشین تھے حضرت نظام الدین کے مرید تھے انکی ضیافت کیا جب کھانے سے فراغت ہوئی تب کئی تھان عمدہ کپڑا اور سو اشرفی انکو ہدیہ دیا۔ اور جو شخص اپنے سے علم اور شیخت کے رتبہ مین بڑا ہو اسکی تعظیم کرین۔ اور اس کے آگے آپ امامت نکرین۔ اور خالد بن الولید کو جو حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے لشکر کا امیر اور حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔

تب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو اطاعت خدا اور عمر کی اور جو حکم اُنھون نے کیا منظور ہی پھر بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین سے لیا۔ اور حضرت عمر کے حکم سے مسلمانون کو آگاہ کیا۔ اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرین گے وہ مقابلے اور تلاش دشمن مین اور سستی کرین گے۔ بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجھکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین انتہی۔ یہ خلاصہ ہی فتوح الشام کا اس کا پورا قصہ اُس مین دیکھین۔ سبحان اللہ کیسے صدق والے صحابہ لوگ تھے اور فنا فی الرسول اسی کو کہتے ہین۔ بس اپنے بڑے کی تعظیم دل مین جمنے کیواسطے اس قصہ مین غور کرین۔ اور اس تحمل کے ساتھ چلنے مین اور مسلمانون کا خرچ کروانے مین ہرگز خوف نکرین۔ ہدایہ اور کفایہ اور ردالمحتار مین دیکھین کہ کلام اللہ اور فقہ کے جاری رکھنے کے واسطے معلم کو استیجار یعنی اجرت مقرر کرنا لکھا ہی اور جبکہ اس زمانے مین وعظ نصیحت سننے سنانیکی بڑی ضرورت ہی کہ لوگ غافل اور جاہل ہورہے ہین۔ اور اسی ضرورت کے واسطے قرآن اور فقہ کی تعلیم کیواسطے اور امامت اور اذان اور اقامت کے واسطے اور وعظ کیواسطے اس زمانے مین ردالمحتار مین بہت سی کتابون سے اجرت مقرر کرکے لینے کو درست ثابت کیا ہی۔ تو اب اس صورت مین جو کوئی عالم اپنا خرچ مسلمانون سے لینے مین اپنی بے عزتی سمجھے اور لوگون مین مطعون ہونیکے خوف سے وعظ و نصیحت کرنا چھوڑ کے دوسری نوکری چاکری جو اکثر اس زمانے مین مکروہ اور مشکوک ہی اختیار کرے تو یہ وسوسۂ شیطانی اور نفسانیت ہی۔ اور یہ بات ہم اُنھین علما کے واسطے بیان کررہے ہین جو ملک ملک پھرکے ہدایت کرتے ہین یا دین کے کام مین بند ہورہے ہین مثل معلم قرآن اور فقہ اور مؤذن اور امام اور واعظ کے اور امام محمد رحمہ اللہ کے قصہ کو دیکھین کہ اُنھون نے ایک شربت فروش سے کہ اُس نے فقہی مسئلہ کی قدر نجیا تھا ہزار دینار لیکے تب ایک فقہی مسئلہ اُس کو بتایا تھا مسئلہ کی شان کی تعظیم کیواسطے

اور جس شخص کو دین کے جاری کرنے مین صدق اور اخلاص ہوئے وہ اپنے مال خرچ کرنے اور دوسرے کے مال خرچ کروانے مین ہرگز دریغ نکریگا۔ اور کتنا ہی خرچ کرواوے گا لوگ اُس سے نفرت نکرینگے۔ بلکہ اخلاص والے لوگ اتباع کی برکت سے اور بھی زیادہ اُسکی طرف مائل ہونگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال والون سے خرچ کرواکے محتاج کردیتے تھے۔ اور باوجود اسکے بیعت کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ گرتے تھے اُس جناب کے حکم پر ایسا یقین تھا کہ مال بھی خرچ کرتے تھے اور اپنے منھ کو تلوار کے سامنے کردیتے تھے اس بات کی تصریح مواہب لدنیہ مین دیکھو اور جو شخص کہے کہ فلانا شخص جہان وعظ کرتا ہی وہانکا پان تک نہین کھاتا ہی۔ یا باوجود قدرت اور علم کے خرچ سے واقف ہو یکے عالم کو خرچ ندیوے۔ اور اپنے دوسرے کام مین عالم کے خرچ کا بیس گونا بخوشی خرچ کرے اور عالم سے کہے کہ کیا آپ سکین اور بے مقدور لوگون کے گھر نجاوینگے تو ایسی بات کہنے والا مخلص نہین ہی اُس کی جنونی اور بگلامی کی بات کون سنتا ہی جیسی وہانیوکی اور سب بات ہی ویسے ایک یہ بات بھی ہی۔ مگر عالم کو مناسب ہی کہ اُسکو لاجواب اور شرمندہ کرنے کو کہے کہ اگر تم غریب اور بیمقدور ہو تو چلو ایک دو گھڑی کے واسطے تمھارے گھر جاکے ہم بیعت کرکے ضروری وعظ سناکے چلے آوین گے کھانا اپنے گھر کھاوین گے کیونکہ اگر تمھارے گھر کھاوین گے تو ہمارا دن بھر کا حرج ہوگا۔ تو اگر قبول کرے اور اُس کا گھر نزدیک ہو تو اُس سے سواری منگاکے جاوے نہین تو نجاوے اور کسی کے طعنہ تشنیع کے ڈر سے اپنی شان اور شوکت کو ہرگز نچھوڑے اس خاکسار کے مرشد نے خاکسار کو فرمایا تھا کہ تم اچھا کھانا اور اچھا لباس اور اچھی سواری اختیار کرو یہی تمھارے واسطے ریاضت اور مجاہدہ ہی سو اب ہمنے سمجھا۔ اور امام محمد کا قصہ ہمارے رسالہ تحقیق قاطعہ اور رمز المریدین اور تفسیر روح البیان مین دیکھین۔ اور سید عبد الجلیل صاحب ادام اللہ برکاتہ ساکن رای بریلی شاہ علم اللہ صاحب کے تکیہ کے حضرت مرشد برحق کے اقربائے قریب اور بڑے خلیفہ ہین سو اب حضرت مرشد کی مسجد اور گدی کی آبادی اُنھین سے تعلق رکھتی ہو بہ سبب غفلت مریدون کے بہت قرض دار ہوگئے ہین۔ سو ہم معتقدون کو مناسب اور لازم ہی کہ

کہ ہر مقام کے معتقد لوگ جناب سید صاحب ممدوح کو کچھ کچھ دیا کرین - اور مولوی عبد العزیز صاحب سلمہ اللہ تعالی مصنف درویش نامہ کے اس رسالہ کا ترجمہ بنگلہ زبان مین بہت جلد کرکے اور چھپوا کے جاری کرین ۔

آٹھوان وعظ اس بیان مین کہ شریعت مین عالم کس کو کہتے ہین اور درویش کو علم چاہیے

سو اُس کا بیان سنو حضرت شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے مکتوبات کے جلد اول کے مکتوب دو بست و شصت و ہشتم مین فرماتے ہین حدیث مین آیا ہی اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ عالم لوگ جو ہین سو نبی لوگون کے وارثین ہین سو جو علم کہ انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات سی باقی رہا ہے دو نوع پر ہی ایک علم احکام کا دوسرا علم اسرار کا انتہی یعنے فقہ اور تصوف - اس سے معلوم ہوا کہ جس کو دونون علم نہین ہی وہ عالم نہین ہی اور جب عالم نہین ہی تو مرشدی کا رتبہ بھی اُس کو نہین ہی جس کا بیان عوارف المعارف کے دسوین باب مین ہی ہان جس شخص نے درسی کتابین نہ پڑھا ہو مگر بہت مدت تک دونون علم کے متقی علما کی صحبت مین رہکے سارے مسائل سے واقف ہوگیا ہو تو ایسا شخص مرشد ہوسکتا ہی باقی اس مضمون کی تصریح قول الجمیل مین دیکھو اور ہم نے اپنے مرشد حضرت احمد قدس سرہ کا حال اپنے اُستاد مولانا احمد اللہ محدث قدس سرہ سے اور بھی معتمد لوگون سے سنا کہ حضرت مرشد جس وقت شرح مُلّا پڑھتے تھے اُس وقت اُن کے مرشد نے انکے باطنی حال کو دریافت کرکے اُن کا درسی کتابون کا پڑھنا موقوف کرا کے اپنی صحبت مین رکھا اور حضرت مرشد نے سورۂ فاتحہ سے لیکے سورۂ والناس تک کی تفسیر اپنے مرشد مولانا شاہ عبد العزیز محدث قدس سرہ سے سُنا اس مین سارے علوم کی تعلیم ہوگئی - اگر حضرت سید احمد صاحب کو علم نہوتا تو حضرت محدث اُنکو خلافت نہ دیتے اور حضرت نظام الدین اولیا نے بیعت ہونے کے قبل مقامات حریری یاد کرلیا تھا - اور علم حدیث بھی خوب پڑھا تھا اُن کو طالب العلم لوگ نظام الدین بحاث کہتے تھے - پھر جب بیس برس کی عمر مین بیعت ارادت کے شوق سے حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج کے پاس آئے تب

چھ سپارہ قرآن شریف اُن سے تجوید کے ساتھ پڑھا۔ اور عوارف المعارف کا چھ باب اُن سے پڑھکے سند لیا۔ اور تمہید ابو شکور سالمی کی اور اور بھی دوسری کتابین اُن سے پڑھا جب اُن سے بیعت کیا تب عرض کیا کہ مرشد کا کیا حکم ہی ہم علم سیکھنے کو موقوف کرین اور اوراد اور نوافل مین مشغول ہین تب حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج نے فرمایا کہ ہم کسی کو علم سیکھنے سے منع نہین کرتے وہ بھی کرو یہ بھی کرو دیکھو کہ کون غالب آتا ہی۔ درویش کو علم کس قدر چاہیے ہی اور حضرت نظام الدین اولیا نے فرمایا کہ ہمارے خواجہ یعنے شیخ فریدالدین گنج شکر نے جس وقت ہمکو خلافت دیا کہا کہ حق تعالیٰ نے تجکو علم دیا اور عقل دیا اور عشق دیا اور جس شخص مین یہ تینون خصلتین ہوتی ہین وہ مشائخ کی خلافت کے لائق ہوتا ہی۔ اور یہ کام اُس سے خوب ہوتا ہی رحمۃ اللہ علیہم وعلیہ اجمعین۔ ان سب مضمون کی تصریح اخبار الاخیار محقق دہلوی کی تصنیف مین دیکھو تو اس سب مضمون سے ثابت ہو کہ جو شخص دونون علم کا عالم نہین اُس سے بیعت کرنا اور اُسکو خلافت نامہ دینا درست نہین ہی۔ جیسا کہ وہابی لا مذہب لوگ اور رافضی خارجی لوگ اور وجودیہ لوگ ہین۔ اور بدعتی پیرزادے لوگ اگر دونون علم اور رتبہ مشیخت سے محروم ہین تو اُن سے بھی بیعت کرنا درست نہین۔ بلکہ جس شخص نے ایسے جاہل سے بیعت کیا ہی اُس پر واجب ہی کہ اُس کی بیعت سے توبہ کرے اور اُس شخص سے کنارہ کرے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف مین وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ اور کنارہ کر جاہلون سے۔ الغرض مسلمانون پر واجب ہی کہ جو شخص مرشدی کا دعوی کرتا ہو یا کسی مرشد کی گدی پر بیٹھا ہو اُس کے عقیدے اور علم اور مذہب کو خوب تحقیق کر لین اور یہ بھی دریافت کر لین کہ رتبہ مشیخت کا اُس کو حاصل ہی یا نہین یہ بات دریافت نکرکے مرید ہونے سے بڑی بڑی خرابی ہوتی ہی اور اگر کسی مرشد سے وعدہ کر چکا ہی کہ ہم آپ سے بیعت کرینگے اور اُس شخص مین علم احکام اور علم اسرار اور رتبہ مشیخت کا نپایا تو اُس سے بیعت نکرے کیونکہ خلاف شرع کام کا وعدہ کیا تو اُس کا وفا کرنا درست نہین جیسا کہ درمختار مین لکھا ہی اور اگر ایک عورت نے نذر کیا ایک عبادت کی کہ کل ہم اِس عبادت کو ادا کرینگے مثل روزہ اور نماز کے پھر اُس کو اُس دن حیض ہوا تو اُس عبادت کا ادا کرنا پاک ہونے سے واجب ہوگا۔

کیونکہ حیض اُس عبادت کے اداکرنے کو منع کرتا ہی اُس عبادت کے وجوب کو منع نہین کرتا۔ اور اگر نذر کیا کہ حیض کے دن اُس عبادت کو ادا کریگی تو اُس کا ادا کرنا واجب نہین ہوتا اس واسطے کہ یہ گناہ کی نذر ہی یعنی گناہ کی نذر کا پورا کرنا واجب نہین ہوتا ان سب مضمون کے خلاف جو لوگ ہین اُنکو جو لوگ مرشد جانتے ہین اُن کے ہوشیار کرنے کے واسطے یہ حکایت کفایت ہی نقل ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کے اشہر اور اعظم یعنی بڑے مشہور اور بہت بڑے خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ فرماتے تھے۔ کہ مین کس لائق ہون جو شیخی کرون یعنی مرشدی کا دعوا کرون۔ اور لوگون کو مرید کرون کیونکہ آج یہ کام لڑکون کا کھیل ہوا ہی بعد اسکے یہ بیت پڑھا بیت

مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی	ازین آئین بیدینان پشیمانی پشیمانی

یعنی ای مسلمان لوگ ہوش کرو۔ مسلمان لوگ مسلمانی پر خوب مضبوط رہو اور مسلمانی کی مدد کرو اور دین کی شرم کرو کہ مسلمانی قائم رہے اس زمانے مین جو آئین ان سب بیدینون کی چلی ہی جو دعوا کرتے ہین مسلمانی کا اور چال چلتے ہین کافرون کی ہادی کی شکل بنا کے لوگون کو گمراہ کرتے ہین اور جھوٹھا مسئلہ بتاتے ہین۔ اور باوجودیکہ جاہل ہین مگر لوگون کو مرید کرتے ہین سو ایسی چال چلنے سے اُنکو پشیمانی ہی پشیمانی ہی۔ اور یہ نادان مسلمان لوگ جو لوگ کہ کھُلا کھُلا بیدینی کا کام کرتے ہین اُن کے مریدون مین اپنے تئین شمار کرتے ہین اُنکو بھی پشیمانی ہی پشیمانی حاصل ہوتی ہے اور فرماتے تھے غم ایمان کا کھانا چاہیے کرامت کی خواہش نکرنا چاہیے۔ اور فرماتے تھے کہ ہم حیران ہین کہ خلق بے مشاہدہ کے کس طرح سے جیتے ہین انتہی۔ یہ اخبار الاخیار سے لکھا اور اولیاء اللہ کا جتنا ذکر ہم اِن ورقون مین کرین گے سب اُسی کتاب سے کرین گے اگر اس مضمون کی کسوٹی پر مدعیون کو مسلمان لوگ کسین گے تو باوجودیکہ بنگالے اور ہندوستان مین لاکھون پیرزادے اور خوندکار موجود ہین مگر شیخت کا رتبہ جنکو حاصل ہوا ایسے مرشد بہت کم ملین گے اِلّا ما شاء اللہ تعالیٰ۔ اور جو لوگ غیر مرشد کو مرشد جانکے اُس سے مرید ہو گئے ہین وی شرم مین ڈوب جاوین گے اور اپنی سمجھ پر نفرین کرین گے۔ یہ خاکسار جو دین جاری کرنے کی ضرورت سمجھکے کسی شخص

اتنی لیاقت دیکھے کہ وہ شخص ہندی زبان کی کتابین پڑھ سکتا ہی اور وہ شخص دین مین بڑا مضبوط
ہی اور لوگون کو دین کی باتین تعلیم کرتا ہی۔ اُس شخص کو خلیفہ کر دیا کرتا ہی اور سمجھتا ہی کہ جیسا کہ
جس شخص سے بعضا حرف ادا نہین ہوتا ہی باوجود محنت کرنیکے تو وہ شخص معذور ہی اُسکی نماز
درست ہوتی ہی اور امامت اُس کی درست نہین ہی مگر جو لوگ کہ اُسکے مثل ہین اُن کی امامت اُسکو
کرنا درست ہی جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین باب زلۃ القاری مین موجود ہی۔ مگر پھر بھی کچھ دغدغہ دلمین
گذرتا تھا کہ ایسے آدمی کا خلیفہ کرنا کہین خلاف شرع نہو سو الحمد للہ کہ شداد بن اوس کے قصہ سے جو اسی
وعظ مین مذکور ہوگا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے لکھنے سے وہ دغدغہ جاتا رہا۔ اور یہ مذکور
خلیفہ لوگ ہمارے سفیر اور ایلچی ٹھہرے۔ اور شداد بن اوس کا قصہ جو فتوح الشام کی دوسری جلد
کے شروع مین ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شداد بن اوس کو اور مصافحہ
کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو
تم لوگون کو کہ بیعت کرین تمسے تا کہ ہو جاوے تمھارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت
کرنا انتہی۔ اور حضرت مجدد ممدوح کے مکتوبات کی جلد اول کے تیسوین مکتوب کے مضمون سے جو اپنے
پیر بھائی مرزا حسام الدین کو لکھا تھا یہ مضمون صاف کھل گیا اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ مرزا حسام الدین نے
لکھا تھا کہ پیر دستگیر یعنی خواجہ محمد باقی باللہ نے اپنی گدی کو شیخ الہداد کو سپرد کیا تھا حضرت مجدد
نے اس بات کے رد مین یہ بات لکھا کہ حضرت پیر دستگیر نے اگر آیندہ اور روندہ کی خدمت کرنے اور
اُن کے آب ونان کی خبر گیری کے واسطے شیخ الہداد کو مقرر کیا تھا تو یہ بات مسلم ہی۔ اور اگر اسواسطے
شیخ الہداد کو مقرر کیا تھا کہ وہی طالبون کی جماعت کو تربیت کرین اور مرشدین کے اُنکی گدی پر
بیٹھین تو یہ بات ممنوع ہی یعنے شریعت سے منع ہی آخری ملاقات کے وقت حضرت مرشد نے فقیر
سے فرمایا تھا کہ تم تجویز کرو کہ شیخ الہداد ہماری طرف سے جا کے بعضے طالبون کو شغل تعلیم کرے۔ اور
بعضے طالبون کا حال ہم سے بیان کرے کیونکہ ہمکو طالبون کو اپنے پاس بلانے اور شغل تعلیم
کرنے اور اُن کا احوال پوچھنے کی تاب نہین ہی۔ فقیر اس بات مین بھی متوقف تھا چونکہ ضرورت

معلوم ہوئی فقیر نے بھی اس قدر کو تجویز کیا کیونکہ اِس قسم کی تبلیغ یعنی خبر پہونچانا نری سفارت یعنے
ایلچی گری اور قاصدی ہوا تھی۔ باقی اس مضمون کی تصریح مکتوب مذکور اور مراد المریدین مین دیکھو
اب جو لوگ پوری خلافت چاہین وی علم احکام اور علم اسرار اور رتبہ مشیخت کا جیسا کہ مذکور ہوا حاصل کرین
تاکہ مرید کو اصالۃً خود آپ تعلیم کر سکین۔ اور ایلچی گری پر قناعت نکرین ہمت کو بلند کرین اور بالفعل یہ رسالہ
اور فقہ اور تصوف مین جو ہمارے رسالے ہین اُن کو بار بار دیکھین تو انشاء اللہ تعالٰے علم احکام اور علم اسرار
سے کسیقدر بقدر کارروائی کے واقف ہو جاوینگے۔ اور بےعلمی کا داغ جاتا رہیگا۔ اور فقہی کتابون کا
ترجمہ جو چھپ گیا ہے مثل شرح وقایہ وغیرہ کے کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المیراث تک بار بار دیکھین
اور ہمیشہ اُس کا مطالعہ کیا کرین۔ اور جس عالم سے ملاقات ہو اُس سے اُن کتابون کی مشکل مقامونکی
تحقیق کیا کرین اس مین ہرگز شرم نکرین اور اُن سے عرض کرین کہ خلق کی ہدایت کی نیت پر ان کتابونکو
ہم پڑھتے ہین تو وے لوگ بلاشبہہ مدد کرینگے۔ اور ظاہر ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون قسم کے
علم کے موافق اگر تعلیم نکیا تو مرید کس کے علم کے موافق اپنے عمل کو درست کریگا۔ اور ایسی پیری اور
مریدی سے سوائے گمراہی اور ملحد پنے کے کچھ فائدہ نہ ملے گا

نوان وعظ اس بیان مین کہ جس مرشد کا سلسلہ متصل ہے اُس سے بیعت کرنے مین مرید کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور جس کا سلسلہ منفصل ہے اُس سے بیعت کرنیسے مرید اُس فائدہ سے محروم رہتا ہے اور بہت لوگ جو سوال کرتے ہین کہ ایک پیر سے مرید ہونیکے بعد پھر دوسرے پیر سے مرید ہونا درست ہے یا نہین اُسکے جواب مین۔

سو اُسکا جواب قول الجمیل مین دیکھو اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے پیر مین کچھ خلل ہو یعنی جو شرطین مرشد کیواسطے
مقرر ہین سو اُس مین نہون یا پیر کی وفات ہوی ہو یا ایسے مقام مین وہ گیا ہو کہ اب امید پیر سے ملاقات
کی نہین ہے تو درست ہے۔ اور حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب دوبست

وسبت وتہیم مین اسکی تصریح دیکھو۔ اُس کا خلاصہ یہ ہو کہ اِس طریق مین پیری اور مریدی طریقہ کی سکھلانے
اور سیکھنے سے ہوتی ہو کلاہ اور شجرہ سے نہین۔ جیساکہ اکثر مشائخ کے طریقہ مین رسم ہوگئی ہے۔
یہان تک کہ اُن لوگون مین سے جو متاخرین ہین سو اُنھون نے پیری اور مریدی کو کلاہ اور شجرہ پر
منحصر کرلیا ہی۔ اسی سبب سے وے لوگ کئی پیر کا ہونا تجویز نہین کرتے ہین اور معلم طریقت کو جو
سلوک الی اللہ تعلیم کرتا ہی اور تصوف کے مسائل سمجھاتا ہی اُس کو مرشد کہتے ہین۔ اور اُسکو پیر نہین جانتے
اور پیر کے آداب اُسکے حق مین بجا نہین لاتے۔ سو یہ اُن کی کمال جہالت اور نارسائی کے سبب سے ہی
اتنا نہین جانتے کہ اُن کے مشائخ جنکے سلسلہ مین وے مرید ہین پیر تعلیم یعنی جس سے پہلے مرید ہوا اور
تعلیم پایا ہی اور پیر صحبت یعنی جسکی صحبت مین نفس کے تزکیہ کیواسطے اور اللہ تعالی کا محب اور محبوب
بنجانے کیواسطے رہا کرتا ہی دونون کو اُن لوگون نے پیر کہا ہی اور کئی پیر کے ہونے کو اُن لوگون نے
تجویز کیا ہی بلکہ پہلے پیر کے حین حیات مین اگر کوئی طالب اپنی رشد اور ہدایت کو دوسری جگہ دیکھے
تو اُسکے واسطے درست ہی کہ پہلے پیر سے انکار نکرے۔ اور دوسرے پیر کو اختیار کرے اور حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ نے اس بات کے درست ہونے مین علمای بخارا سے فتوی
لکھا لیا ہی ہان اگر ایک پیر سے خرقہ ارادت کا لیا ہو یعنی ایک پیر سے صوفیہ کے طریقہ کا سلوک سیکھنے
کے واسطے پہلے پہل مرید ہوا ہی اور اُس کے وسیلہ سے ایک خانوادہ مین داخل ہوا ہی۔ اور اُس پیر سے
اسکو بڑا اعتقاد ہی۔ تب اس طرح سے دوسرے پیر سے مرید نہو کہ پہلے پیر سے اُس اعتقاد مذکور کو باطل
کرکے اور اُس پہلے مرید ہونیکو لغو سمجھکے اس دوسرے پیر سے مرید ہو اور پہلے پیر سے بد اعتقاد ہوجاوے
کیونکہ اسمین شک اور تردد مین گرفتار ہوگا۔ بلکہ اگر دوسرے پیر سے خرقہ لے تو خرقہ تبرک کا لے
یعنی برکت حاصل کرنیکے واسطے دوسرے پیر سے بیعت کرے خرقہ لینا صوفیہ کی بولی مین مرید
ہونیکو کہتے ہین۔ تو اس بیان سے یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ مطلقاً دوسرے پیر سے مرید نہو بلکہ
درست ہی کہ خرقہ ارادت کا ایک پیر سے لے اور طریقت دوسرے سے سیکھے۔ اور تیسرے کی صحبت
مین رہا کرے اور اگر یہ تینون دولت ایک ہی شخص سے میسر ہو تو کیا بڑی نعمت ہی۔ اور حضرت مرشد

برحق سے ایک شخص نے کہا کہ دو تین پیر سے جو لوگ بیعت کرتے ہین تو قیامت کے روز پیر لوگ مرید کو اپنی اپنی طرف کھینچ کے مرید کو چیر پھاڑ ڈالین گے۔ تب حضرت مرشد نے فرمایا کہ قیامت کا روز پاؤن پھسلنے کا وقت ہی چیر پھاڑ کرنے کا وقت نہین ہی۔ اور جب کسی کا پاؤن پھسلتا ہی تب اگر ایک آدمی اُس کا ہاتھ تھام لیتا ہی تو اُسکو بڑی قوت ہوجاتی ہی۔ اور اگر دو تین آدمی اُس کا ہاتھ تھام لیتے ہین تو اور بھی زیادہ قوت ہوجاتی ہی۔ سبحان اللہ کیا خوب جواب دلچسپ فرمایا سچ ہی قیامت کا روز ایسا ہی ہی۔ اور مرشدون سے بلاشبہہ دستگیری کی امید ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ مریدونکا اعتقاد پیرون سے درست رکھے آمین۔ اب یہ خاکسار کہتا ہی کہ مثلاً کوئی شخص ایک مرشد سے مرید ہوا اور اُسکی صحبت مین رہنے اور ذکر اور شغل سیکھنے اور تصوف کے مضامین سننے اور تحقیق کرنے کا اتفاق نہوا اور ناقص رہگیا۔ اور ان باتون کے بتانے کے قابل کوئی دوسرا پیر ملا تو اُس سے ضرور مرید ہوا اور اپنا دین اُس سے سیکھے اور ہرگز ہرگز وسواس نکرے۔ اور صحابہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کیے تھے اور اُن کو قیامت تک پھر کسی سے بیعت کرنے کی حاجت نتھی اور فیض اور نعمت سے آسودہ ہوچکے تھے۔ سو وہی لوگ بھی نیک نیت اور دین کی ترقی اور بعضے مصلحت کے واسطے پھر حضرت صدیق اکبرؓ سے بیعت کیے پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان اور حضرت علی سے بیعت کیے رضی اللہ عنہم اس مضمون کو یاد رکھے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر صحابہ لوگ بار بار بیعت کرتے تھے اُسی طرح اپنے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کیا کرے۔ اور جب کوئی شخص حضرات صوفیہ کے سلسلہ مین مرید ہوکے داخل ہوتا ہی۔ اور وہ سلسلہ آنحضرتؐ تک متصل یعنے ملا ہوتا ہی تو اُس شخص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک علاقہ لگ جاتا ہی جیسا کہ اس باتکی تصریح مدارج السالکین الی رسوم طریق العارفین کے پہلے باب مین فرمایا ہی اُس کا ترجمہ یہ ہی اور کم سے کم جو چیز مرید کو حاصل ہوتی ہی جب وہ مرید مرید ہوکے قوم کے سلسلہ مین یعنی حضرات صوفیہ کے سلسلہ مین داخل ہوتا ہی یہ ہی کہ جب اپنے حلقہ کو ہلاتا ہی تب اُس کے ولی لوگون کی ارواح کھینچتی ہی اُسکے مرشد سے لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک وہان سے اللہ عزوجل کی

درگاہ تک سو جو شخص کہ حضرات صوفیہ کے سلسلہ مین مرید ہوکے داخل نہین ہوا ہی اُس کا شمار
اُن لوگون مین نہین ہی - اور وہ شخص جب اپنے حلقہ منفصلہ کو ہلاویگا تب کوئی شخص اُسکو جواب
ندیگا - یعنی اُسکو اپنی طرف نہ کھینچیگا انتہی - اور اِس مسئلہ کے قبل اُسی باب مین لکھا ہی کہ سارے
سلف صالح یعنی قدیم نیک لوگون نے مریدون کی تعلیم مین داخل کیا ہی آداب اُن کے آبا کا
اور پہچاننا اُن کے نسبون کا یعنی طریقہ کے آبا اور نسبون کا - اور سارے طریقہ والون نے اجماع
کیا ہی اس بات پر کہ جو شخص صحیح نہو اُس کے مرشدون کا نسب تو وہ شخص لقیط ہی کہ طریقہ مین اُسکی
باپ نہین انتہی - یہ خاکسار کہتا ہی تو جو شخص کسی کا مرید ہی اور مرشدون کے سلسلہ سے واقف نہین
وہ لقیط ہی وہ پھر دھراکے سلسلہ والے مرشد سے مرید ہووے اور اس بات کی دلیل یہ قصہ بھی ہی
کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب ابو عبیدۃ بن الجراح کو امیر اور حاکم مقرر
کیا اور خالد بن الولید کو معزول کیا تب ایک خط ابو عبیدۃ بن الجراح کو لکھا اور اُس خط کو عامر بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ کو سپرد کرکے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط خالد کو اور حکم کرو اُسی لوگون کے
یکجا کرنے کا اُن کے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُن سے کہ
پڑھ سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر
کے ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تم سے تاکہ ہوجاوے
تمھارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا انتہی - باقی اِس کا پورا قصہ فتوح الشام
مین دیکھو یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس قصہ مین دلیل ہی اس بات کی کہ متصل ثابت ہوتا ہی مرشدون کے
ہاتھ سے مریدون کے ہاتھ ملتے چلے آنے سے اور بیعت مین ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہی اور جسکو
کسی مرشد نے لوگون سے بیعت لینے کے واسطے ایلچی کرکے اپنی طرف سے بھیجا ہی اُس سے
بیعت کرنا درست اور سنت ہی اور اِس زمانے مین حضرت امیر المؤمنین سید احمد قدس سرہ کے
طریقہ مین داخل ہونیکو غنیمت جانے کیونکہ اُن کا حال اور اُن کے مرشد کا حال مشہور ہی اور
اُن کے سلسلہ کے متصل ہونے کا حال بھی مشہور ہی اور اُن کے مرشد کے باپ اور مرشد حضرت

شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ کے سلسلہ کے متصل ہونے کا حال قول الجمیل مین دیکھو اور جاہل لوگ جو کہتے ہین کہ چار خانوادہ کے سواے پانچوان خانوادہ محمدیہ کہان سے آیا تو اُن سے کہو کہ جہان سے جنیدیہ حکمیہ اور مجلسہ اور خفیفیہ اور نوریہ اور طیفوریہ اور رجاییہ اور اکبریہ اور کبرویہ وغیرہ آیا۔ باقی اس کا بیان نور علی نور مین دیکھو ان سب مضمون کی تائید کیواسطے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین نظام اولیا قدس سرہ کا قول جو اخبار الاخیار مین منقول ہو اُس کا نقل کرنا بہت مفید ہی۔ وہ یہ ہو کہ فرمایا کہ سعادت کے قفل کی بہت سی کنجیان ہین سو سب کنجیون کو مضبوط پکڑنا چاہیے اگر ایک کنجی سے نکھلا تو شاید کہ دوسری کنجی سے کھُلے انتہی۔ ان سب مضمون سے کئی پیر سے مرید ہونا درست ٹھہرا اور ہمارے مرشدون کا کئی طریقون مین مریدون کو بعیت کرنا اور شجرہ مین چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ طریقہ کے مرشدون کا نام لکھنا درست ٹھہرا سبحان اللہ یہ سب پیشوا لوگ کیسے صدق اور اخلاص والے تھے اور اُن کے نفس کا کیسا تزکیہ ہوگیا تھا کہ اپنے مریدون کو نجات کی راہ تعلیم کردیا اگر دوسرے پیر کا مرید اُن سے مرید ہونا چاہتا تو بخل نتھا اور اگر اُنکا مرید دوسرے پیر سے مرید ہوتا تو حسد نتھی۔ مگر حق یہ ہی کہ ایسے پیر کے مرید کو ایسا پیر ملنا دشوار ہی الا ماشاء اللہ تعالی

دسوان وعظ اس بیان مین کہ جو شخص بعیت کرنی چاہے تو بغیر تفتیش اور تلاش اسکے حال کی اسکو بعیت کرنا درست ہی اور ربط القلب بالشیخ کی بیان مین

اب ایک مضمون باقی رہا کہ ہمارے مرشد بھی بے دھڑک جو آتا اُس کو بعیت کرتے تھے اور ہم بھی ایسا ہی کرتے ہین سو شریعت سے یہ بات درست ہی اور منع کی کوئی وجہ نہین مگر پھر بھی لوگون کی تسکین کے واسطے یہ قصہ کفایت ہی اخبار الاخیار مین لکھا ہو کہ سیر الاولیا مین کہتا ہے کہ مولانا ضیاء الدین برنی اپنے حسرت نامہ مین لاتے ہین کہ مین ایک وقت شیخ نظام الدین قدس سرہ کی خدمت مین حاضر تھا اور شیخ کی مجاورت جان بخش مین مشغول تھا اُس روز بندگان خدا سے بہت سے لوگ ارادت لائے یعنی مرید ہوئے اس درمیان مین میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ

سلف کے یعنی اگلے زمانے کے مرشد لوگون نے مرید کرنے مین احتیاط کیا ہی اور شیخ نظام الدین ولیا اپنے کرم عام سے خاص و عام کی دستگیری کرتے ہین اور بیعت کیواسطے ہاتھ دیتے ہین مین نے چاہا کہ اس باب مین سوال کرون شیخ نظام الدین اس سبب سے کہ عالم صاحب کشف تھے اور مکاشفہ اُن کو حاصل تھا میرے دل کے خیال سے واقف ہو گئے اور فرمایا کہ ہر چیز کا سوال تو مجھسے کرتا ہی اور یہ نہین پوچھتا ہی کہ مین آنے والون کو بغیر تفتیش اور تلاش کے کسواسطے بیعت کیواسطے ہاتھ دیتا ہون بعد اس کے فرمایا کہ حق تعالی نے ہر زمانے مین اپنی حکمت بالغہ سے ایک خاصیت رکھا ہی کہ اس زمانیکے لوگون مین ایک ایسی رسم اور عادت پیدا اور ظاہر ہوتی ہی جو دوسرے زمانیکے لوگونکی طبیعت اور مزاج کی سی نہین ہوتی ہی مرید کی ارادت اور مرشد سے مرید ہونیکی اصل اللہ کے سوا سے انقطاع ہی یعنی سبکو بھول جانا اور سب کا خیال چھوڑ دینا ہی اور اللہ ہی مین مشغول ہونا ہی۔ اور اگلے مرشد لوگ جبتک پورا انقطاع نہین دیکھتے تھے تب تک بیعت کے واسطے ہاتھ نہین دیتے تھے لیکن شیخ ابو سعید ابو الخیر کے زمانے سے کہ وے آیت تھے آیات حق سے یعنی ایک نشانی تھے حق کی نشانیون مین سے شیخ سیف الدینؒ باخرزی کے زمانے تک اور شیخ شہاب الدینؒ کے زمانے سے عہد دولت شیخ فرید الدینؒ تک یہ فیض عام جاری ہوا کہ ان دین کے بادشاہون کے دروازون پر ہجوم خلق کا ہوتا تھا۔ اور ہر گروہ کے لوگ بادشاہین اور امیرین بڑے بڑے نامی اور مشہور لوگ اور دوسرے گروہ کے لوگ آتے تھے۔ اور آخرت مین عاقبت بد ہونیکے خوف سے اپنے تئین ان عاشقون کی پناہ مین ڈالتے تھے۔ اور یہ مشائخ لوگ ہر خاص و عام کو بیعت کیواسطے ہاتھ دیتے تھے۔ کوئی شخص ایسا نہین کر سکتا ہی۔ کہ اُن خدا کے دوستون کے معاملہ کو مقیس علیہ بناوی یعنی اُن کے معاملہ پر اپنے معاملہ کو قیاس کرے کہ وی لوگ بہت لوگون کو مرید کرتے تھے لاؤ ہم بھی اسی طرح سے کرین۔ اب ہم تیرا جواب دیتے ہین کہ ہم جو لوگون کو مرید کرنے مین احتیاط نہین کرتے ہین اور اپنا دل نہین بھر لیتے ہین تو اس کا کسی سبب ہی ایک یہ کہ ہم تواتر کے ساتھ سنتے ہین کہ بہت لوگ جو مجھسے مرید ہونیکو آتے ہین تو گناہ سے دست بردار ہو کر آتے ہین اور

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہین اور اَوراد اور نوافل مین مشغول ہوتے ہین اگر مین بھی حقیقت اِرادت کی
شرائط پہلے ہی اُن سے بیان کرون کہ یہ باتین پہلے کر لو تب مرید ہو تو اسقدر خیر اور نیک کام جو اُن سے
ظاہر ہوتا ہے اُس سے محروم رہین - اور دوسرا سبب یہ ہے کہ مین کس طرح سے کسی بات کا خیال کرون - اور
اُسکی غرض کا حیلہ حوالہ کرون اور کوئی دوسرا وسیلہ اُس کو بتاؤن یا کسی دوسرے شفیع کا ذکر درمیان مین
لاؤن جبکہ ایک مرشد کامل مکمل نے بیعت کیواسطے ہاتھ دینے کی مجکو اجازت دیا ہے - اور مین دیکھتا ہون
کہ ایک مسلمان عاجزی اور بیقراری اور مسکینی کے ساتھ میرے دروازہ پر آتا ہے اور کہتا ہے کہ سب گناہون سے
مین نے توبہ کیا ہے - تب مین اس نیت پر کہ شاید اسکی بات سچ ہو بیعت کے واسطے ہاتھ دیتا ہون
خصوصاً مین سچے لوگون سے سُنتا ہون کہ میرا اعتقاد مریدون کو گناہ سے باز رکھتا ہے - اور تیسرا سبب جو
سارے سبب سے قوی زیادہ ہے یہ ہے کہ ایک روز شیخ فریدالحق والدین نے دوات اور قلم اپنے آگے سے
مجکو دیا اور فرمایا کہ تعویذ لکھ اور حاجتمندون کو دے جب میرے اندر آثار ملالت یعنی رنجیدہ ہونے کا دیکھا
تب فرمایا کہ ابھی دعا کے لکھنے سے ملول ہوا جس وقت کہ بہت سے حاجتمند لوگ تیرے دروازہ پر
آوین گے تب اُس وقت تیرا کیسا حال ہوگا - مین شیخ کے پاؤن پر گر پڑا اور رویا اور کہا کہ مخدوم نے
مجکو بزرگ بنایا اور اپنی خلافت دیا اور مین مرد متعلم یعنے شاگرد طالب علم تھا خلق مین ملنے سے
متنفر تھا اور بھاگتا تھا یہ کام بہت بھاری ہے مجھ بیچارہ کے اندازہ کا نہین ہے یہی اعتقاد مخدوم کا
اور نظر شفقت کی میرے کام مین کافی ہے جب میری عرض سنی - فرمایا کہ یہ کام تجسے خوب بن پڑے گا تب
مینے اس بات مین الحاح کیا یعنی بڑی عاجزی اور منت کے ساتھ عذر کیا تب خواجہ کو میرے عذر کرنیسے
ایک حال پیدا ہوا اور سیدھے ہو کے بیٹھے اور مجکو نزدیک زیادہ بلایا اور اپنے آگے بیٹھنے کو فرمایا
اور کہا کہ نظام اس بات کو جان رے کہ فردا یعنی قیامت کو بندہ مسعود کو درگاہ بے نیازی مین ایک
آبرو ہوگی یا نہوگی اگر آبرو ہوگی تو مین تجسے عہد کرتا ہون کہ مین بہشت مین پاؤن نرکھونگا جبتک
کہ جنکو تو نے بیعت کیواسطے ہاتھ دیا ہے اُن کو اپنے ساتھ بہشت مین نہ لیجاؤن اس بات پر سلطان
المشائخ مسکرائے اور فرمایا کہ مجکو ایسی خلافت دئے ہین اور یہ کام کبھی مجسے اچھا ہوتا ہے اور

کبھی اچھا نہین ہوتا ہی سو مین نہین جانتا ہون کہ جو لوگ تمام عمر اس کام کی طلب مین ہین اور وہی حیلہ اور تدبیر اور جھوٹھ اور حق چھپانے کے ساتھ اس نازک کام مین ہاتھ ڈالتے ہین تو ان سے یہ کام کس طرح اچھا ہوتا ہوگا اور مین نے برای العین یعنی کھلا کھلی دیکھا ہی کہ ہمارے شیخ درگاہ بی نیاز کے واصلون مین سے ہین اور جس گھاٹ سے کہ بایزید اور جنید قدس اسرارہم اور عشق الٰہی کے دوسرے مست لوگون نے پیالے پیا ہی اسی گھاٹ سے ہمارے شیخ نے بھی پیا تھا تو اپنے شیخ نے ان لوگونکی حق مین جس کو مین بیعت کا ہاتھ دیتا ہون ویسی بات کہا ہو اور عہد کیا ہو تو مین نہین سکتا ہون کہ ان کو بیعت نکرون انتہی۔ پہلا سبب جو حضرت سلطان المشائخ نے بیان فرمایا اسی سبب سے یہ خاکسار خاص و عام کو بیعت کیواسطے ہاتھ دیتا ہی اس قصہ مین غور کرنے سے بڑے بڑے فائدے نکلین گے اور یہ بات سمجھ مین آجاویگی کہ پیر کا ادب کرنا اور پیر سے اعتقاد کرنا کیسا چاہیے اور پیر کے آگے کیسی عاجزی کرنا ہوتا ہی اور پیر کے اتنے بڑے پیارے مرید جنکی قدر پیر کے نزدیک ایسی تھی ان کا پیر کے پائون پر گرنا اور مرید کرنے مین کیسی نیت رکھنا ہوتا ہی۔ اور مریدون کے حال پر کیسا رحم کرنا ہوتا ہی۔ اور اپنے خلیفہ کی کیسی قدر کرنا ہوتا ہی۔ اور آخرت کے عذاب کی خوف سے پیر کے پاس پناہ لینا ہوتا ہی۔ مگر بڑا افسوس ہی کہ ان وہابیون نے پیر کا اعتقاد بھی لوگون کے دل سے اٹھا دیا تو جو لوگ وہابیون کی بات سنینگے وہی لوگ دنیا و آخرت مین مرشد کے فیض یعنی نعمت اور پناہ سے محروم رہین گے۔ اور یہ بات بھی سمجھ مین آجاوے گی کہ پیر کا حکم کیسا ماننا ہوتا ہی اور نالائق لوگون کے مرید کرنے سے حضرت سلطان المشائخ ناراض تھے یہ سب بات سمجھ مین آجاویگی۔ اور اللہ تعالی سے امید ہی کہ اس قصہ پر عمل کرنے سے مرید کو جلدی مطلب حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور پیر سے دلی اعتقاد جو لگا رہتا ہی اسکو حضرات صوفیہ ربط القلب بالشیخ کہتے ہین سو ناواقفون نے اس کے معنی بھی غلط سمجھا اور دوسرون کو غلط سمجھا کے ان کی راہ مارا ان کو یہ سکھلا دیا ہی کہ ذکر کے وقت اپنے پیر کی صورت کو بعینہ اپنے سامنے خیال کر کے ذکر کرے اور اس کو وہی لوگ شغل برزخ کہتے ہین سو یہ صورت کسی کتاب مین

مذکور نہین اس بات کا بیان قول الجمیل اور سبیل الرشاد اور نور علی نور مین دیکھو مختصر یہ ہی کہ حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین نظام اولیا نے جو سالکون کی مشغولی کی بنا پانچ چیز فرمایا اُن مین سے پانچوین بات اخبار الاخیار سے ہم لکھتے ہین فرمایا پانچوین ہمیشہ ذکر کرتا رہے اپنے شیخ کے ساتھ اپنے دل کا ربط کرکے وَھُوَ عِبَارَۃٌ عَنْ تَعَلُّقِ قَلْبِ الْمُرِیْدِ بِالشَّیْخِ انتہی اور وہ ربط مراد ہی مرید کے دل کا علاقہ پیر کے ساتھ لگجانے سے انتہی خلاصہ یہ کہ جیسا کہ حدیث پڑھنے کے وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فقہ پڑھنے کے وقت امام اعظم رحمہ اللہ سے ایک باطنی علاقہ محبت اور تعظیم کے ساتھ لگا رہتا ہی ویسا ہی علاقہ مرشد سے لگا رہتا ہی یہی ربط القلب بالشیخ ہے

گیارھوان وعظ اس بیان مین کہ پیر کا طلب اور تلاش کرنا طالب پر واجب اور لازم ہی اور مرید کو بیعت کرنیکے بعد پیر کے اوپر کیا لازم ہی اور اخلاص کی بیان مین

سو اُس کا بھی بیان سُنو ابو النجیب سہروردی قدس سرہ جو صاحب عوارف المعارف کے مرشد ہین اپنے رسالہ مین فرماتے ہین کہ شروع حال مین پہلے جو مرید اپنے اوپر لازم کرلے غفلت سے جاگنے کے بعد سو یہ ہی کہ قصد کرے ایک مرشد سے بیعت کرنیکا اور وہ مرشد اُسکے زمانے کے لوگون مین لامذہب پر امین مقرر کرنیکے قابل ہوا ور امانت مین خیر خواہی کرنے مین معروف اور مشہور ہو یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس ملک مین لامذہب لوگ فقہ اور عقاید اور تصوف کے خلاف جو مذہب اختیار کیے ہین۔ اور لوگون کو وہی مذہب تعلیم کرتے اور جھوٹی باتین شریعت کے خلاف لوگون کو سناکے اُن کو شک اور تردد مین گرفتار کرتے بلکہ خود وے آپ بھی شک اور تردد مین گرفتار ہین وی لوگ دین پر امین مقرر کرنے کے قابل ہرگز نہین ہین اور یہ بات ظاہر ہی کہ جب اُن لوگون نے اپنے دین اور مذہب کی امانت مین خیانت کیا تو دوسرے کے دین اور مذہب کی امانت کی محافظت کسطرح کرسکین گے۔ پھر آگے اُسی رسالہ مین فرماتے ہین اور عارف اور پہچاننے والا ہو سلوک کی راہ کا سو جب ایسا مرشد میسر ہو تب اُس کی خدمت کے واسطے اپنے تئین سپرد کرے اور اعتقاد

رکھے کہ اُسکی مخالفت نکریگا۔ اور صدق اُسکی حالت ہوجاوے۔ بعد اس کے مرشد جوابنے اوپر لازم کرلے اسکا بیان جوکیا ہو اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ مرشد مرید کو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی کیفیت سمجھاوے اور طریق پر چلنے کی راہ تعلیم کردے اور طریق پر چلنا اُس پر آسان کردے اور مرید کو فقہی مسائل تعلیم کرے فقہی مسئلون مین سے پہلے کھانے پینے پہنے کی چیزون کا پاک اور صاف کرنا تعلیم کرے بعد اس کے یہ تعلیم کرے کہ جن فرضون کو ضایع کیا ہی سبکی قضا اوا کرے اور جس کا حق اُس کے ذمے پر ہو اُس کا حق پھیردے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ کسی کا ایک وانگ جو وجہ حرام سے مثل غضب اور چوری وغیرہ کے لے لیا ہی سو اُس کا پھیر دینا اللہ تعالے کے نزدیک ستر حج کے برابر ہی۔ اور اگر کسی کو گالی دیا ہو یا کسی کی غیبت کیا ہو یا چغلی کھایا ہو تو اُسے معاف کراوے۔ بعد اسکے مرید کو نفس کا پہچاننا بتاوے اور ریاضت کرکے نفس کو ادب دینا تعلیم کردے۔ اور نفس کی دو صفت ہی۔ خواہش نفسانی مین مبالغہ کرنا۔ اور طاعات یعنی فرمان برداری کے کامون کو نکرنا۔ سو نفس کو فرمان بردار بناوے نفس کے ساتھ مجاہدہ اور لڑائی کرکے الخ۔ باقی تصوف کی کتابون مین دیکھو یہ خاکسار کہتا ہی کہ اگر کسی نے کسی کا گانون یا زمین دبالیا ہو یا کسی کا روپیہ اُس کے ذمہ پر ہی اور اُس کا پھیر دینا نفس پر بڑا شاق ہی تو نفس کی تابعداری نکرے بلکہ آن حضرتؐ کے فرمانے کا ادب کرے تب دیکھے کہ کیسا اچھا حال ہوجاتا ہی۔ اِس زمانے مین حق مارنیکی بلا مین خاص وعام گرفتار ہو رہے ہین پیر کہانتک زور کرے اب پیر کی طلب اور تلاش کرنی اور پیر پکڑنے کی دلیل سنو تفسیر روح البیان مین سورۂ مائدہ کی اس آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ الخ کی تفسیر مین فرماتے ہین اور جان تو کہ اس آیت کریمہ نے وسیلہ کی طلب کرنے کے حکم کو کھول کے بیان کیا اور ضرور وسیلہ کا طلب کرنا خواہ مخواہ اس واسطے کہ اللہ سے ملنا بغیر وسیلہ کے حاصل نہین ہوتا اور وہ وسیلہ کون ہی علماے حقیقت کے اور مشائخ طریقت کے انتہی۔ اس تفسیر سے صاف سمجھا گیا کہ وے علما جنکو علم احکام اور علم اسرار دونون حاصل ہی اور مرشدی کا رتبہ اُن کو ملا ہی۔ اور صوفیہ کے

طریقہ مین وے داخل ہین۔ وے لوگ وسیلہ ہین تو جس شخص مین یہ صفت موجود نہین اُس کو مرشد مقرر کرنا آیت کے خلاف ہی جیسے بے پیر رہنا آیت کے خلاف ہی۔ اور اسی تفسیر مین سورۂ ذاریات کی اس آیت۔ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ کی تفسیر کے تحت مین فرماتے ہین کہ شیخ ابوالحسن شاذلی نے کہ مین تھا اور میرا ایک یار تھا ہم دونون جاکے ایک غار مین رہے اللہ کے پاس پہونچنے کی طلب کرتے تھے اور اُس غار مین ٹھہرے رہے اور کہتے تھے کہ ہمکو کشایش اور مدد دی جاویگی غدًا اَوْ بَعْدَ غَدٍ یعنی ہمارا مقصد حاصل ہوگا کل یا پرسون پھر ہم دونون کے پاس آیا ایک روز ایک شخص ہیبت والا اور ہم دونون نے جانا کہ بیشک وہ شخص اولیاء اللہ مین سے ہی تب ہم دونون نے اُس کو کہا کیفَ حَالُکَ یعنی آپکا حال کیسا ہی تب اُس نے کہا کیسا ہوگا حال اُس شخص کا جو کہتا ہی ہمارا مقصد حاصل ہوگا کل یا پرسون اری جی کس واسطے اللہ کی عبادت نہین کرتا ہی اللہ ہی کیواسطے یعنی اس سے بڑھکے اور کون مقصد ہوگا کہ بندہ جسکی عبادت کیواسطے پیدا کیا گیا ہی اُسکی عبادت اُسکی واسطے کرے دوسری غرض درمیان مین نہو تب ہم دونون جاگے یعنی غفلت جاتی رہی اور اللہ کے پاس توبہ کیا تب اُس کے بعد ہی ہمارا مقصد حاصل ہوگیا۔ تو اس بات مین اشارہ ہی طلب کی راہ مین جلدی کے ترک کرنے کا اور اخلاص کے پکڑنے کا یعنے اللہ ہی کیواسطے عمل کرنے کا جو عمل کرے اُس مین اللہ تعالےٰ کی فرمان برداری کے سوای دوسری غرض نہو۔ اور اس بات کا اشارہ ہی کہ مرشد کے اشارہ کے موافق اور انبیا اور اولیا کی ہدایت کے موافق عمل کرے تاکہ طالب وجود کے عذاب سے خلاصی اور چھٹکارا پاوے اور پردے اُٹھ جاوین اور شہود یعنی حضوری حاصل ہو اللہ کے کمال جود اور فیض سے یعنی اُس مین یہ بات جو بھری ہی کہ ہم بھی کچھ چیز ہین اور عبادت اسی واسطے کرتے ہین کہ ہمکو بڑا درجہ ملیگا۔ اور یہ فنا کے مقام سے بہت دور ہی تو اُس شخص مین تو اپنے وجود کا خیال بھرا ہی اُس کو مشاہدہ کس طرح سے حاصل ہوگا۔ اور جب اخلاص حاصل ہوئی اور سب کا خیال مٹ گیا صرف اللہ ہی کا خیال رہ گیا اور اُسی کو باقی سمجھا تب آپ سے آپ پردے اُٹھ گئے اور مشاہدہ حاصل ہوا یعنی اور کچھ نرہا اللہ ہی رہا اُسی پر ٹک لگ گئی۔ اور لیکن عمل کرنا

نفس کے ساتھ سو وہ عمل زیادہ کرتا ہی نفس کے وجود کو یعنی جبتک نفسانیت اور مین باقی رہتی ہی
تبتک عبادت کرنیسے اور بھی زیادہ موٹا ہوتا ہی بیت

واقف نمی شوند کہ گم کردہ اند راہ	تا رہروان براہنمائے نرسند

تو اس صورت مین مرید کو مرشد کے پکڑے بغیر کچھ چارہ نہین کیونکہ مرید کمزور ہی۔ اور مرشد مانند
مضبوط دیوار کے ہی جیساکہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے کہا ہی بیت

مریدان زطفلان بقوت کم اند	مشائخ چو دیوار مستحکم اند

یعنی مرید لوگ بچون سے بھی زیادہ کمزور ہین اور پیر لوگ مانند دیوار کے مضبوط ہین اور کہا صائب نے بیت

بر ہدف دستی ندارد تیر بے زور کمان	ہمت پیران جوانان را بمنزل می برد

یعنی تیر بغیر زور کمان کے نشانہ کا کچھ کر سکتا نہین۔ ہمت پیرون کی جوانون کو منزل مین لیجاتی ہی۔ ہم اللہ
سبحانہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو اپنی راہ کا چلنا دکھاوے اور اپنے جناب مین ہمکو پہنچادے اپنی
طرف سے توفیق دیکے بیشک وہ کریم اور رحیم ہی انتہی۔ یہ خاکسار کہتا ہی کہ زور والا مرشد پکڑنا اچھا ہی
جیسے تیسے مرشد سے مطلب نہ ملے گا۔ اور اخبار الاخیار مین جو لکھا ہی کہ حضرت قطب الدین بختیار
کاکی اوشی قدس سرہ بڑے خلیفہ خواجہ معین الدین چشتی کے ہین۔ اور وے بڑے اولیا لوگون مین
سے اور بڑے مقبولون مین سے ہین۔ اور بڑی وے مقبولیت رکھتے تھے نہایت درجہ کے
ترک اور تجرید اور فقیر اور فاقہ کے ساتھ موصوف تھے اور یاد مولا مین نہایت استغراق رکھتے تھی
جب کوئی اُن کی ملاقات کو آتا تو اُس کو ایک زمانہ تک ٹھہرنا ہوتا تھا تاکہ وے ہوش مین آوین
جب ہوش مین آتے تب آنے والے کے ساتھ مشغول ہوتے۔ اگر چاہتے تو اپنا حال یا آنیوالے
کا حال کچھ کہتے۔ بعد اسکے کہتے کہ مجکو معذور رکھو اور پھر حق کے ساتھ مشغول ہوجاتے اور اگر
کوئی اُن کی اولاد مین سے مرجاتا تو اُن کو اُس کی خبر نہوتی مگر ایک زمانے کے بعد انتہی اس حال
کی حقیقت یہ ہی کہ وہ جناب اپنے ایمان اور اعمال اور سارے حال اور مقام کے اخلاص کے ساتھ
خالص ہونے کے مراقبہ مین انصاف کے ساتھ غرق رہتے تھے اور اپنی اخلاص کی نگہبانی

کیا کرتے تھے اور مشاہدہ اور مکاشفہ کی لذت پانے مین مشغول رہا کرتے تھے اسی سبب سے
اُن کو اُن پر استغراق کا حال غالب رہتا تھا اور استغراق کی حقیقت تیرھوین وعظ مین مذکور
ہوگی انشاء اللہ تعالی۔ اور اُس جناب کو جو غیب سے کاک ملتی تھی۔ اور حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کے
منھ مین کنکریان جو شکر ہوگیئن اور سید تاج الدین جب چاہتے تب جنگل سے ایک شیر پکڑ کے اُس پر
سوار ہوتے اور ایک سانپ ہاتھ مین لے لیتے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو حال تھا خصوصاً جہاد کی
وقت کا جو حال تھا سو یہ سب مکاشفہ اور اخلاص کے سبب سے تھا۔ مثلاً ارسطولیس مقوقش بادشاہ
کے بیٹے نے جب اسکندریہ کی لڑائی کے دن مسلمانون کی لشکر سے کفر اور غرور کی باتین کر کے کہا
کہ تمہارے پاس اسکا کیا جواب ہی۔ تب شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسکی طرف نکلے اور شرحبیل نے اُسکو خوب سخت کہا اور اللہ تعالی کی توحید بڑی خوبی کے ساتھ بیان
کیا آخر کو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ اللہ کے ایسے بندے ہین کہ جسوقت قسم دلاوین وہ اُسپر اس شہر کی
کہ ریزہ ریزہ کر دیوے اللہ اُن کے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا
شرحبیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور
دکھائی دئے گھر اور عمارتین شہر کی اس کا پورا قصہ فتوح المصر مین دیکھو۔ سو یہ سب حال استغراق اور
اخلاص کا ثمرہ ہی۔ باقی جب کوئی شخص ایسی ایسی باتون کے حاصل ہونے کے واسطے اخلاص مین
مشغول ہوگا تب وہ اخلاص اخلاص نہ باقی رہے گی۔ اب اخلاص کے مختصر معنے سنو تعرف مین
اخلاص کے بیان مین ہی کہ جنید رحمہ نے کہا اخلاص وہ ہی کہ ارادہ کیا جاوے اُس سے اللہ کو جو عمل ہو
کہا رویم نے کہ اخلاص اپنے عمل کو تیرا دیکھنا دور ہو جاوے۔ تنہا مین نے فارس کو وہی کہتے تھے
کہ اہل خراسان کے، فقرا مین سے ایک گروہ ابوبکر قحطبی کے پاس آئے۔ تب اُنسے ابوبکر قحطبی نے کہا
کہ تمہارا شیخ یعنی ابوعثمان تمکو کیا حکم دیتا ہی تب کہا کہ ہمکو حکم دیتا ہی بہت طاعت کرنے کا اس التزام
کے ساتھ کہ طاعت مین اپنی تقصیر دیکھتا رہے۔ تب کہا اللہ اُس پر رحم کرے کیون نہین
حکم دیتا ہی تمکو اُس طاعت سے غیبت کا اُس طاعت کرنے والے کے دیکھنے مین یعنے

عمل پر نظر ہی نہ پڑے - کیونکہ جب عمل کی تقصیر دیکھا تب بھی تو اللہ کی طرف سے خیال بدل گیا اور
ابو عباس ابن عطا سے پوچھا گیا کہ عملون مین خالص کیا ہی - تب کہا جو عمل آفتون سے خالص ہا
وہ آفت یہ ہی ریا یعنی دکھلانیکو عبادت کرنا اور عجب یعنی تکبر اور خود بینی اور یہی - ایسا ہی ہی
فقہ اکبر مین - اور ابو یعقوب سوسی نے کہا کہ اعمال مین سے خالص وہ عمل ہی جسکو فرشتہ نجانے
تلک لکھے اور دشمن یعنی شیطان نجانے تاکہ اُس کو خراب کر دے اور بگاڑ دے اور نفس نجانے
جو تکبر کرے اس کے یہ معنی ہین کہ بندہ سب سے علاقہ توڑ کے اللہ کی طرف ہو جاوے اور اپنے
فعل کا دیکھنا چھوڑ کے اللہ ہی کی طرف دیکھے انتہی - اب رسالہ قشیری کا ایک مضمون سنو اُس مین
فرماتے ہین کہ یوسف بن حسین کہتے تھے کہ دنیا مین بڑی عزت کی چیز اور بڑی عمدہ چیز اخلاص ہی -
اور مین بہت کوشش کرتا ہون کہ میرے دل سے ریا نکل جاوے پھر دیکھتا ہون کہ گویا کہ ریا میرے
دل مین دوسرے رنگ سے پیدا ہوتا ہی ابو سلیمان کہتے تھے کہ جب بندہ نے اخلاص حاصل
کیا تب اُس سے وسواس اور ریا کا زیادہ ہونا موقوف ہو گیا انتہی - اور اُسی رسالہ مین سہیل ابن
عبداللہ کا قول جو لکھا ہی اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ اخلاص والا زمین پر کسی چیز سے نہین ڈرتا ہے
بس اسقدر کافی ہے جس کو زیادہ تصریح منظور ہو زاد التقوی مین دیکھے اور مرشدون کے خلیفہ
لوگ یا جن کو اللہ تعالی توفیق دیتا ہی وے لوگ جو وجہ مشروع کے ساتھ خلق سے مال لیکے نیک
نیت کے ساتھ دین کی محافظت کی مدد کرنے کے ارادہ سے وہ مال مرشد اور واعظ کو دیتے ہین
سو وے لوگ کسی طرح کا شبہہ نکرین کیونکہ وے لوگ بموجب آیۃ مذکور وتعاونوا علی البر و
التقوی کے ثواب پاتے ہین اور وہی لوگ بھی اہل خدمت ہین کہ اللہ تعالی نے اُن کو خادمی کی
خدمت بخشا ہی - عوارف المعارف کے گیارھوین باب سے ہمنے نور علی نور مین خادم کا بیان
لکھا ہی اُس مین دیکھین

بارھوان ۱۲ وعظ بعضی باتون مین جو عوام لوگ جاہلون اور لا مذہبون کے وسواس کو

قبول کرنیکے سبب سے اور بعضی باتون مین بسبب اپنی غفلت کے گرفتار ہین سو ان باتون کی خبر دینے مین اور قلب الاطمینان مین جو وسواس دلایا ہے اُس کے رد مین اور ایک رسالہ جسکا نام اسرار نبوت نعم البدل ہے اور اس قسم کے اور بھی بعضے رسالہ کے باطل کرنے مین

سو واعظون کو کئی تنبیہ مین اُن باتون کی ہم خبر دیتے ہین تاکہ واعظ لوگ اُن باتون کی حقیقت کو کھول دین اور اِس غفلت سے لوگون کو آگاہ کردین اور اِن وسواس دلانے والون کو لاجواب اور ذلیل کرنے کو جہاد لسانی جانین اور اُن کا لاجواب اور بند کرنا بہت آسان ہے

پہلی تنبیہ

یہ ہی کہ جو گمراہ فرقہ اہل سنت وجماعت کی کتابون کو نہین مانتا تو اس کی اس گمراہی سے لوگون کو واقف کردین کہ دیکھو ان کتابون کے حق ہونے پر حرمین شریفین کے اور سارے جہان کے مُلّا اور خواص اور عوام کا اتفاق ہی سو ان کتابون کو یہ نہین مانتا تو یہ شخص سنت وجماعت نہین ہی اور اُس سے یہ بھی کہین کہ اچھا تیرے مذہب کی کون کتاب ہی اور سارے مسائل دینی پر تو کس کتاب سے عمل کرتا ہی تب اگر وہ کسی کتاب کا نام نہ بتاوے تو اُس کو شیطان کا تابع جانین اور اسکی اس گمراہی کی لوگون کو خبر کردین اور اگر وہ شخص دعوی کرتا ہی کہ ہم حنفی مذہب ہین اور حنفی مذہب کی کتابون پر ہمارا عمل ہی۔ اور باوجود اس کے حنفی مذہب کی کتابون کے خلاف وہ عمل کرتا ہی مثلاً تکبیر اولی اور وتر کے سوا پنج وقتی نماز کے دوسرے مقام مین رفع یدین کرتا ہی اور آمین بلند کہتا ہی وعلی ہذا القیاس تو اُس کو حنفی مذہب کی فقہی کتاب کھول کے اُس مسئلہ کے باب سے اِس مسئلہ کو دکھاوین اور اُس کو جھوٹھا بناوین اور اگر وہ شخص اپنے عمل کی دلیل مین آیت اور حدیث پڑھے فقہی کتاب کی عبارت کا اعتبار نکرے تو اُس سے کہو کہ جو شخص مجتہد نہین ہی اس کو آیت اور

حدیث سے مسئلہ نکالنا حرام ہی اور اس کی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کیا ہے
حدیث مین وہ حدیث یہ ہی مشکوۃ المصابیح مین باب التیمم کی دوسری فصل مین جابر بن عبداللہ سے
روایت ہی اُس نے کہا نکلے ہم لوگ ایک سفر مین پھر ہمارے رفیقون مین سے ایک مرد کے
سر مین پتھر لگا پھر زخم کیا اُس پتھر نے اُس مرد کے سر مین پھر اُسکو احتلام ہوا تب اپنے یارون سے
اُس نے پوچھا کہ کیا تم لوگ میرے واسطے تیمم کرنے کی رخصت پاتے ہو تب اُن لوگون نے کہا
تیرے واسطے ہم تیمم کی رخصت نہین پاتے ہین کیونکہ تو پانی پر قدرت رکھتا ہی تب اس مرد نے
غسل کیا اور مرگیا پھر جب ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب آن حضرت کو اس واقعہ
کی خبر ہوئی فرمایا قتلوہ قتلہم اللہ مارا اُس کو بعضون نے اُس کو مارے اُن کو اللہ تعالیٰ کس واسطے
پوچھ نہ لیا عالمون سے جبکہ نہ جانا حکم کو نہین ہی شفا نادانی کی مگر سوال کرنا اُس کو یہی کفایت تھا کہ تیمم کرتا
یعنی غسل کے بدلے اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا اور اُس پٹی پر مسح کرتا اور دھوتا باقی بدن کو یعنے
وضو کے وقت روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے عطا بن ابی رباح
سے اُس نے ابن عباس سے انتہی اور رسالہ استقامت اور قول الامین بھی دیکھین پھر اگر وہ شخص کہے
کہ ہم مجتہد ہین تو اُس سے مسئلہ تقوی پوچھین تب جو جواب دے غلط یا صحیح اُس سے پوچھین کہ کس آیت یا
حدیث سے تو نے یہ مسئلہ نکالا ہی تب اگر نہ بتاویگا تو اُس کو مجلس سے نکال دین احمق اور دیوانہ بنا دیگا اور اگر بتا دیگا
تو اس کی تفسیر پوچھین سے اگر نہ بیان کیا تو جاہل بنا اور اگر بیان کریگا تو اس تفسیر کی سند بتانا ہوگا نہ
بتاوے گا تو جاہل بھی بنیگا اور جہنمی بھی ہوگا کیونکہ اپنی راے سے قرآن کی تفسیر کیا۔

دوسری تنبیہ

اور اس افترا اور وسواس دلانے سے لوگون کو آگاہ کرین وہ یہ ہی کہ لامذہب لوگ امام اعظم رحمۃ اللہ سے
لوگون کو بے اعتقاد کرنے کو افترا کرتے ہین جیسے ایک لامذہب نے قلب الاطمینان مین جاہلون کو
وسواس دلانے کے واسطے بعضے مقام مین نرا جھوٹھہ افترا کیا ہی۔ اور کسی مقام مین ہمارے رسالہ
اطمینان القلوب پر جاہلانہ اعتراض کیا ہی اور کسی مقام مین جاہلانہ سوال کیا ہی اور کسی مقام مین

اس خاکسار کی اور اہل حرمین شریفین کی بڑی اہانت کے ساتھ ہجو کیا ہی سو اس کے ان سب واہیات
کو عالم لوگ اور واعظ لوگ خود رد کرین گے مگر پھر بھی اس کے چند دجال پنے اور افترا اور واہیات کو ہم
رد کرتے ہین تا کہ لوگ اس کے اس رسالہ کو سمجھ جاوین کہ فی الحقیقت وہ قلب الاطمینان ہی کہ آئی ہوئی
اطمینان کو الٹ دیتا ہی اور اس کا نام رسالہ دجال رکھین۔

اب سنو اس کا ایک افترا یہ ہی کہ ایک سو تین صفحہ مین لکھا ہی اس کی عبارت یہ ہی۔ امام بخاری
رحمہ اللہ نے کتاب جامع صحیح بخاری شریف مین جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہی چند مقام مین مثل
کتاب التفسیر وغیرہ کے خصوصاً تفسیر آیۃ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ مین تحقیر امام ابو حنیفہ رح کی
کی ہی انتہی۔ سو اس افترا کا رد یہ ہی کہ اس جاہل لامذہب نے غلط سمجھا بلکہ اسی مقام سے انکی
کمال تعظیم نکلتی ہی کہ بخاری رح نے ان کو مجتہد جانا تب تو ان کا قول اس مقام مین لکھا بخاری رح کی
عبارت یہ ہی فرماتے ہین سورۃ الرحمن کی تفسیر مین ۞ فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۞ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً انتہی۔ اور کہا بعضے مجتہدون نے
انار اور خرما فاکہ نہین ہی اور لیکن عرب لوگ سو وی خرما اور انار کو فاکہہ مین شمار کرتے ہین انتہی۔ تو
امام اعظم رحمہ اللہ نے بسبب لطافت کے اگر فاکہ اور نخل اور رمان مین مغایرت سمجھا یعنی خرما کو غذا اور
انار کو دوا سمجھا اور بخاری رحمہ اللہ نے ان کو مجتہد جانکے ان کے قول کو ذکر کیا تو اس مین کیا تحقیر نکلی
اور اگر بمخالفت امام صاحب کے عرب لوگون نے یا دوسرے مجتہدون نے اور امام بخاری نے دونون کو
فاکہ سمجھا تو کیا قباحت ہوئی جیسے اور مسئلون مین مجتہدون کا خلاف ہی ویسا اس مین بھی ہے۔

دوسرا افترا یہ ہی کہ اسی صفحہ مین لکھتا ہی اور حضرت غوث الاعظم شیخ المشائخ شیخ عبد القادر گیلانی
رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین مین نسبت مذہب مرجیہ کی بجانب جناب امام کے کی ہی چنانچہ ناظرین کتب
پر مخفی نہین ہی نقل عبارت بخوف طوالت ہی انتہی۔ اس افترا کا رد یہ ہی کہ غنیۃ الطالبین مین مرجیہ کے
بارہ فرقون کا ذکر کیا ہی اور ہر ایک کے مذہب کی نسبت کا بیان کیا ہی ان بارہ فرقون مین سے ایک
فرقہ کا نام حنفیہ لکھا سو اس فرقہ کا بیان اس عبارت کے ساتھ فرمایا ہی۔ وَأَمَّا الْحَنَفِيَّةُ فَهُمْ

بَعْضُ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ ابْنِ ثَابِتٍ زَعَمُوْا اَنَّ الْاِیْمَانَ ھُوَ الْمَعْرِفَۃُ وَالْاِقْرَارُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَبِمَا جَاءَ بِہٖ مِنْ عِنْدِہٖ جُمْلَۃً عَلٰی مَا ذَکَرَہٗ بَرْھُوْتِیُّ فِیْ کِتَابِ الشَّجَرَۃِ انتھی
اور لیکن حنفیہ جو ہین سو وے لوگ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے اصحاب مین سے بعضے ہین وے لوگ کہتے ہین کہ ایمان جو ہی سو وہی معرفت اور اقرار ہی یعنے معرفت بغیر تصدیق کے یعنی نری معرفت اور اقرار ہی اللہ کا اور اُس کے رسولؐ کا اور رسولؐ جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے بطریق اجمال کے چنانچہ ذکر کیا ہی برھوتی نے کتاب شجرہ مین انتہی۔ ہم نے غنیۃ الطالبین کی بجنسہ پوری عبارت مع ترجمہ لکھدیا اب علما عربی عبارت سے اور اور لوگ ترجمہ سے دریافت کرین کہ امام اعظم کو شیخ رحمہما اللہ نے مرجیہ کہان کہا اور امام اعظم کے یارون مین جو بعضے کو مرجیہ کہا ہی تو امام صاحب کے چار ہزار شاگرد تھے اور اُن مین کسی نے اپنے اُستاد کا مذہب چھوڑ دیا تو وہ آپ خراب ہوا امام صاحب کا کیا بگڑا اور اگر امام صاحب کا اور اُن کے سب شاگردون کا یہی مذہب ہوتا تو حضرت شیخ کو امام اعظم اور اُن کے یارون کو مرجیہ کہنے مین کس کا ڈر تھا بعض اصحاب کا لفظ کس واسطے فرماتے اور اُسنے یہ جو کہا کہ نقل عبارت مین طوالت ہی سو طوالت تو نتھی اُسکو روسیاہی کا ڈر تھا۔ سو بعض اصحاب کے لفظ نے اُس کے مُنھ مین سیاہی لگایا۔ اور ابو شکور سالمی کی تمہید کے ساتوین باب کے تیسرے قول مین جہمیہ اور حشویہ وغیرہ کا قول لکھ کے کہا۔ وَالْاَصَحُّ اَنْ تَقُوْلَ اَنَّ رُکْنَا الْاِیْمَانِ الْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالتَّصْدِیْقُ بِالْقَلْبِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ انتھی۔ اور صحیح زیادہ یہ ہی کہ کہین ہم کہ رکن ایمان کا اقرار کرنا زبان سے ہی اور تصدیق کرنا دل سے اور یہ قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی انتہی۔ تو تمہید مین ابوحنیفہ کا قول جو مرجیہ کے رد مین ہی سو کھول دیا تو دونون قول مین یہ فرق ہی کہ امام اعظم کے نزدیک زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا رکن ایمان کا ہی یعنی اُس کے سارے حکم اور وعدہ اور وعید کا اور اُس کے معبود اور خالق ہونے کا دل مین یقین کرنا اور نری معرفت بغیر تصدیق کے رکن ایمان کا نہین ہی کیونکہ نری معرفت تو ابلیس کو بھی حاصل تھی اور مرجیہ کے نزدیک اقرار اور نری معرفت ایمان ہے اور تمہید مین اسی باب کے دوسرے قول مین

اس شبہہ کو بھی دفع کرنے کو فرمایا کہ اہل سنت وجماعت نے ایمان کے صحیح ہونے کے واسطے تصدیق کو
شرط کیا ہی اور تصدیق نہین ہوتی ہی بغیر معرفت کے اور معرفت نہین ہوتی ہے بغیر استدلال کے
انتہی۔ یعنی معرفت تصدیق کے ساتھ ایمان کے شرط ہی اور ابلیس کو معرفت بغیر تصدیق کے حاصل
تھی تب تو اُس کی حکمت پر اعتراض کیا اور کہا خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ اور اسی
اعتراض کے سبب سے کافر ہوا اور حضرت غوث الاعظم نے بھی امام صاحب کو مرجیہ سمجھا تو قلب
الاطمینان والافتری ٹھہرا۔
تیسرا افترا یہ ہی کہ اسی صفحہ مین لکھا ہی اور امام ابو حامد غزالی نے اپنی کتاب منخول مین بشان
گرامی حضرت امام صاحب کے کیسا کلمہ سخت لکھا ہی واما ابو حنیفة فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن
وشوش مسلکها وخرم نظامها انتہی۔ اور لیکن ابو حنیفہ سو اُنھون نے پھیر دیا شریعت کو
بطن کی پشت پر یعنی پشت کو شکم اور شکم کو پشت کر دیا۔ یعنی اُلٹ پلٹ دیا اور پریشان کر دیا
شریعت کی راہ کو اور توڑ ڈالا شریعت کی کمر بند کو انتہی۔ آس وسواس کا رد یہ ہی کہ کتاب منخول
اس ملک مین جاری نہین ہی۔ اور نہ ہمنے کبھی اس کتاب کو دیکھا اور شاید کہ اس لا مذہب قلب
الاطمینان والے نے بھی نہ دیکھا ہوگا۔ اور امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ کی کتاب
احیاء علوم الدین جو ہر ملک مین مشہور اور جاری ہی اور ہر کہین بکثرت موجود ہی اور چھپ بھی گئی ہی
سو اُس مین کتاب العلم کے دوسرے باب مین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مدح مین فرماتے ہین
وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَقَدْ كَانَ اَيْضًا عَابِدًا زَاهِدًا عَارِفًا بِاللّٰهِ تَعَالٰى خَائِفًا
مِّنْهُ مُرِيْدًا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِعِلْمِهٖ انتہی۔ اور لیکن ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مجتہد ہونے کے سوا
اُن مین یہ صفت بھی تھی کہ وے عابد تھے اور زاہد یعنی دنیا سے بے رغبت تھے اللہ تعالی کے
عارف تھے اور اُس سے ڈرنے والے تھے اور اپنے علم سے اللہ تعالی کی رضا کا ارادہ اور خواہش
رکھتے تھے انتہی۔ آب غور کا مقام ہی کہ اتنے بڑے پیشوا امام محمد غزالی رحمہ اللہ کی شان ایسی
دو رنگی بات کی ہرگز نہین الغرض ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی عداوت سے اور بھی تین ولی سے

عداوت کیا تو چارون اولیاء اللہ سے عداوت کیا اور اِس حدیث کے وعید سے ہرگز نڈرا۔ جو مشکوٰۃ المصابیح مین باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ کی پہلی فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس کا شروع یہہ ہی۔ مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جو شخص کہ میرے دوستون مین سے کسی دوست کی عداوت کرے تو مین اُسکو خبر دیتا ہون لڑائی کی پس مسلمان لوگون کو ان لامذہبون کے رسالون اور اُن کے گروہ کے لوگون کے افترا سے بہت پرہیز کرنا چاہیے اُن کا ایک یہ افترا مشہور ہی کہ اُس گروہ کے لوگ چند روز کھال مین گھاس بھر کے لوگون کو گمراہ کرتے تھے آخر کو اُنھین گروہ کے مولوی زین العابدین نے اس افترا کو چھپا اور ہندوستان سے بنگالے تک اِن فرقون کو رسوا کیا۔ آب قلب الاطمینان چھپوا کے یہ فرقے خوب رسوا ہوئے اور اپنے تئین جو حنفی کہکے لوگون کو دھوکھا دیتے تھے اب کھل گیا کہ یہ لوگ ہرگز حنفی نہین ہین اور اِن مکارون کے حنفی نہونے کی بڑی پہچان یہ ہی کہ یہ لوگ حنفی لوگون سے ایک مجتہد معین کی تقلید کے واجب ہونے کے باب مین اور رفع یدین اور آمین بلند کہنے کے مسئلہ مین اور غیر مسئلون مین بحث کرتے ہین اور حالانکہ بنی آدم کے کسی فرقہ کا اہل سنت وجماعت اور معتزلہ اور خارجی اور شیعہ وغیرہ فرقون کا یہان تک کہ یہود اور نصاریٰ اور آتش پرست وغیرہ فرقون کا یہان تک کہ چارون کا بھی دستور نہین ہی کہ اپنے فرقہ کے لوگون سے اپنے دین کے معاملہ مین بحث کرے تو یہ گمراہ فرقے جو اپنے تئین حنفی کہتے ہین اور پھر ہم حنفی لوگون سے بحث کرتے ہین تو اُن کو حنفی کون عاقل جانے گا بلکہ یہ لوگ تو آدمیت سے بھی گذر گئے اور چارپا بھی نرہے۔

اب قلب الاطمینان والے کے جاہلانہ اعتراض کا رد مختصر ہم لکھتے ہین اور

اُس نے اُس رسالہ مین چھیاسٹھی صفحہ سے لیکے اکانوے صفحہ تک اِس اعتراض کو مع ہماری ہجو کے لکھا ہی سو اُس کا رد انشاء اللہ تعالیٰ علما کرین گے ہم صرف اپنی اُس عبارت کو جس پر اُس نے جاہلانہ اعتراض کیا ہی لکھ دیتے ہین اور اُس کے اعتراض کو رد کر دیتے ہین اُسکی ساری عبارت کے لکھنے کی حاجت نہین جو چاہے گا اُس رسالہ مین دیکھ لے گا اُسکا قصہ یہہ ہی

کہ جب ایک لا مذہب نے ہم سے سوال کیا کہ قیام کو کیا فرماتے ہین آیا جزو ایمان و اسلام ہے یا عین ایمان و اسلام ہی یا خارج ایمان و اسلام ہی۔ تب ہمنے سمجھا کہ عمل کو جزو ایمان یا عین ایمان اور داخل ایمان کے جاننا یہ تو خارجیون کا عقیدہ مشہور ہی اور یہ وہابی لوگ بھی عبدالوہاب خارجی کے تابع ہین اور اُس مجمع کے لوگون کو ہم پہچانتے تھے۔ تب ہمنے بہت سی مصلحت سمجھ کے کہا کہ ہم اِس وقت اِس مقدمہ مین گفتگو نکرین گے مولوی عبدالعزیز صاحب صدر الصدور کے مکان پر اُنھین کے روبرو ہم گفتگو بھی کرین گے اور لکھ بھی دین گے اور کہا کہ ایسے سوال کرنیسے یہی سوال نماز پر بھی صادر ہوتا ہی اور وہ مصلحت یہ تھی کہ سائل نے اس ارادہ پر یہ سوال کیا کہ جب بموجب اپنے مذہب کے یہ کہین گے کہ قیام خارج ایمان ہی تب ہم جاہلون مین شور کردینگے کہ دیکھو قیام خارج ایمان ثابت ہوا جو ایماندار ہی وہ قیام نکرے چنانچہ جاہلون کو دھوکھا دینے کو سائل نے ایسا ہی کیا بعد اسکے جب وہابیون نے گاؤن گاؤن مین شہور کیا کہ مولود کے قیام کا فلانا شخص یعنے خاکسار جواب ندیسکا اور اس جھوٹی خبر سے عوام لوگون کو شک اور تردد واقع ہوا اور حقیقت مین ہم نے جواب درست دیا تھا یعنی عمل ایمان کا عین اور ایمان مین داخل نہین ہی جیسا کہ فقہ اکبر مین لکھا ہی۔ کہ اگر عمل ایمان مین داخل ہو تو حیض کی حالت مین عورت کافرہ ہو جاتی آخرہ جب ہمکو عوام کے شک اور تردد کی خبر پہونچی تب ہم نے اطمینان القلوب مین یہ عبارت لکھا ہے۔ ہتسا سمجھ رکھو کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک سوای شرائط ایمان کے کوئی عمل جزو ایمان اور عین ایمان نہین کھلاتا انتہی دد بس ہماری اس سچی عبارت کی تاثیر سے قلب لااطمینان والے کی جہالت اُس سالہ کے نوے صفحہ مین کھل گئی اُس صفحہ مین لکھا ہی۔ قولہ۔ اور اِس قول مین سراسر لاعلمی صاحب اطمینان القلوب کی ظاہر ہی دو وجہون سے۔ اوّل یہ کہ جو جو شرط جزو ایمان ہین جدا مفصل اُن کو لکھنا چاہتا تھا۔ اور جو جو شرطین عین ایمان ہین اُن کو صاف صاف جدا لکھنا تھا یعنی اُن سے ہم پوچھتے ہین کہ کون کون شرط جزو ایمان ہی اور کون کون شرط عین ایمان ہی۔ دوم یہ کہ عام اہل علوم محققین متقدمین و متاخرین سب اس بات پر متفق ہین کہ شرط کسی شے کی عین اُس شے کی یا جزو اسکی

ہمر گز نہین ہی شرط خارج مشروط سے ہوتی ہی۔ اور جب بقول باطل اُن کے سوای شرایط ایمان کے کوئی جزو ایمان وعین ایمان نہین کہلاتا تو قیام خارج ایمان ٹھہرا اب اس کا حکم وحال دوسرا لکھنا ضرور نہین العاقل تکفیہ الاشارۃ انتہی۔ **اقول**۔ جاہلون کو دھوکھا دینے کو صرف قیام کو خارج ایمان ٹھہرانا لکھا نماز حج زکوۃ وغیرہ اعمال کو نہ لکھا اور قیام کا خارج ایمان ہونا اُس کے نزدیک ایسا بُرا ٹھہرا کہ اُس کا حکم و دوسرا لکھنا ضرور نجانا اب سائل کو بڑی فراغت ملی کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ اعمال بھی خارج ایمان ہین اب اُس کو کسی عمل کا حکم اور حال لکھنے کی حاجت باقی نرہی۔ اور لا مذہب لوگ جو فقہ سے سروکار نہین رکھتے اُس کا عقدہ بھی کھل گیا اب پہلے ہم معترض کی جہالت اور تکبر کا علاج کر کے تب اُس کے اعتراض جاہلانہ کا جواب لکھتے ہین۔ اور معترض کی جہالت اور تکبر کے سارے کلمات کے لکھنے کی حاجت نہین جو چاہے اطمینان القلوب کے پینتیس۳۵ سے لیکے اڑتیس۳۸ صفحہ تک دیکھ کے دریافت کر لے مگر جو عبارت معترض نے چھتیسوین۳۶ صفحہ مین بسبب جاہل اپنے شیرین زبانی سے لکھا ہی اُس کا مزہ چکھا کے تب اُس کے اعتراض کا جواب دینا مناسب ہے شیرین زبانی کی عبارت یہ ہی۔ **قولہ**۔ اور اپنے کو بیفائدہ بحیثیت جہالت معرکۂ تحریر و تقریر مین بمقابلہ علماء کاملین وکملاء مدققین کے ڈالکر ذلیل وخوار کرتے ہین انتہی ؎

اقول۔ سچ ہی ایسے جاہل کو ایسا کرنا نہین مناسب ہی اگر ایسا کریگا تو بلا شبہہ ذلیل وخوار ہوگا جیسا کہ ایک شخص تھا وہ اپنے تئین شاعر جانتا تھا اور شاعرون کے مشاعرے مین حاضر ہو کے اپنی شیرین سناتا تھا لوگ اُس کو جاہل اور ذلیل اور مسخرہ جانتے تھے۔ اور اتنا کُ اُس کی جہالت اور ذلت اور مسخراپن مشہور ہی اُس کا ایک شعر یہ ہی جس شعر مین اُس کو ایک شہر کا یہ حال بیان کرنا منظور تھا کہ اُس شہر کے درمیان مین سعد اللہ خان کا چوک ہی اور اُس شہر کے ایک طرف دریا جاری ہی تب اسی مضمون کو وہ اپنے شعر مین بیان کرتا ہی شعر

درمیان چوک سعد اللہ خان	اک طرف حضرت خضر رُوان

اب معترض کے جاہلانہ اعتراض کا جواب سنو ہمنے اطمینان القلوب مین یہ عبارت جو لکھا ہی اتنا سمجھ رکھو کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک سوای شرائط ایمان کے کوئی عمل جزو ایمان اور عین ایمان نہین کہلاتا سو اُس کے یہ معنی ہین کہ شرائط ایمان کو ایمان بولتے ہین۔ اور کہلاتا کے لفظ کے

یہی معنی ہین کہ شرائط ایمان حقیقت مین عین ایمان نہین ہین مگر مجازاً اور تغلیباً عین ایمان بولا جاتا ہی- اور
فرض کیا اگر معترض نے ہماری اس عبارت سے ہماری غلطی سمجھا تو ہمارا اصل عقیدہ کہ عمل کو ہم ایمان
مین داخل نہین کرتے ہین نہ بگڑا بخلاف معترض کی عبارت کے کہ اُس سے سارے اعمال کے حکم
اور حال کا لکھنا لغو ٹھہرتا ہی اور اس بات کی حقیقت ابوشکور سالمیؒ کی تمہید کے ساتوین باب کے تیسرے
اور چوتھے اور دسوین قول سے بطور خلاصہ کے لکھدیتے ہین سُنو. تیسرے قول سے معلوم ہوا کہ ایمان
کے دو رکن ہین زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا یعنی اعتقاد کرنا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان
کی دو نوع ہی مجمل اور مفسر اور چوتھے قول سے معلوم ہوا کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک شرائط ایمانکی
وہ چیز ہی کہ جس پر ایمان لانا یعنے اقرار اور تصدیق کرنا واجب ہی اور بغیر اس اقرار اور تصدیق کے
ایمان صحیح نہین ہوتا اور اُس کے انکار کرنے اور رد کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہی اور وہ کیا چیز ہی
جو ثابت ہوئی ہی نصّ یا خبر متواتر یا اجماع اُمت سے سو اُس چیز کا قبول کرنا اور اُس کا اعتقاد کرنا واجب
ہی اور جو چیز کہ خبر واحد سے ثابت ہوا اور اُمت نے اُس کے قبول کرنے پر اتفاق نکیا ہو وہ چیز کہ
ایمان کے صحیح ہونے کی شرط نہین ہی اور جو چیز کہ خبر واحد سے ثابت ہوا اور فقہا نے اُس کو صحیح ہونی پر
اتفاق کیا ہو اور اُس کے قبول کرنے پر اتفاق کیا ہو بغیر تاویل کے یعنی صاف صاف تو وہ چیز
ایمانکی شرائط سے ہی کہ بغیر اُس کے ایمان صحیح نہین ہوتا اور لیکن شرائع یعنی اعمال جو ہین سو وے
ایمان کے صحیح ہونیکی شرط نہین ہین بغیر اُن کے ایمان صحیح ہوتا ہی اور ہم اہل سنت کے نزدیک
شرائط اور شرائع مین یہ فرق ہی کہ شرائط کو ملت کہتے ہین اور شرائع کو خدمت کہتے ہین سو ملت
بغیر خدمت کے یعنی ایمان بغیر عمل کے صحیح ہوتا ہی اور خدمت بغیر ملت کے یعنی عمل بغیر ایمان کے
صحیح نہین ہوتا اور ملت مین دوام یعنے ہمیشہ پایا جانا شرط ہی اور خدمت مین دوام شرط نہین - اور
آٹھوین باب کے شروع مین فرمایا کہ جان تو شرائط ایمان کے وہ چیز ہی جو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ
شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ - اس کے بعد فرمایا کہ اصل اُسکی ایمان باللہ ہے

یعنی امنتُ باللہ مین جن جن پر ایمان لانے کا بیان ہی وہ سب ایمان کی شرطین ہین اور اصل اُن
سبکی اللہ پر ایمان لانا ہی بعد اس کے ان مذکور چیزون پر۔ بعد اس کے مصنف فرماتے ہین کہ بیشک
ذکر کر چکے ہین ہم ایمان کے وصف اور ایمان کے حکم کا سو ایمان کی وصف اور اُس کی حکم کا بیان
تیسرے قول مین کیا ہی وہ یہ ہی کہ اقرار کرنا اور سارے اوصاف ایمان کے اور سارے شرائط ایمان کے
اور جتنا مسئلہ کہ اُس پر ایمان لانا واجب ہی امر اور نہی اور ناسخ اور منسوخ اور سارے احکام اور بجالانا
اور پرہیز کرنا اقرار اور تصدیق کے ساتھ یہ سب ایمان کے صحیح ہونے کی شرط ہین اور ایسے ایمان کا
حاصل ہونا ایمان کی وصف ہوگی اور ان شرائط کے وصف ہونے کی یہ دلیل ہی جو روایت کی
گئی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگون نے آپ سے ایمان کا سوال کیا یعنی ایمان کا وصف
اور بیان پوچھا تب آپنے فرمایا کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اُس کے فرشتون پر اور اُس کی کتابون پر
اور اُس کے رسولون پر اور قیامت کے دن پر اور اِس بات پر کہ تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ سے ہی
اور مرنیکے بعد پھر اُٹھانے پر اور حکم ایمان کا عدالت ہی یعنی جب ایمان لایا تب سب مومن کے برابر
وہ ہوا اور موجب ایمان کا جنت ہی یعنی ایمان جنت کو واجب کر دیتا ہی جبکہ اُس مین تصدیق پائی
جاوے اور اگر زبان سے اقرار کیا اور دل مین اعتقاد کیا تو اُس کے اسلام کا حکم دیا جاوے گا
اور اُس پر احکام مسلمانون کے جاری کیے جاوین گے جب تک کہ اُس سے خلاف ایمان کے
ظاہر نہوگا بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا
یعنی جب کہا السلام علیکم مین مومن ہون تو اُس کا قول قبول کیا جاوے گا شرع کے حکم سے
لیکن جبکہ اُس نے اعتقاد نکیا تو وہ اہل جنت مین سے نہوگا اور اُس کا حکم منافقون کے احکام
کا ایسا ہوگا انتہیٰ۔ اب ایمان کے ارکان اور شرائط اور صفت اور حکم کا حال بخوبی معلوم ہوگیا اور یہ
بھی دریافت ہوا کہ ارکان اور شرائط کو ایمان سے ایسا علاقہ ہی کہ تمیز نہین ہو سکتی اسی واسطے شرائط
کو کبھی مجازاً ایمان بولتے ہین جیسا کہ دونون نوع ایمان کا آمنت باللہ الخ شرائط ایمان کی ہے
اُس کو ایمان مجمل اور ایمان مفصل کہتے ہین اور جیسا کہ ارکان ایمان کو ایمان بولتے ہین جیسا کہ

کہ تمہید کے ساتوین باب کے دسوین قول مین فرمائے ہین اَجْمَعْنَا جَمِیْعًا عَلٰی اَنَّ مَحَلَّ الْاِیْمَانِ اَلْقَلْبُ وَ اللِّسَانُ وَ الْقَلْبُ مَحَلُّ الْاِعْتِقَادِ وَ اللِّسَانُ مَحَلُّ الْاِقْرَارِ وَھُمَا رُکْنَا الْاِیْمَانِ ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ اِنتھی۔ ہم سب سارے اہل سنت وجماعت سب کے سب نے اس بات پر اجماع کیا ہی کہ محل ایمان کا دل ہی اور زبان اور دل جو ہی سو محل اعتقاد کا جس کو تصدیق کہتے ہین اور زبان جو ہی سو محل اقرار کا ہی اور یے دونون دو رکن ایمان کے ہین یہ سب اہل سنت وجماعت کے نزدیک ہی انتہی۔ اور یہ بات ظاہر ہی کہ دل ایمان کے صرف ایک رکن تصدیق کا محل ہی اسمین اقرار نہین پایا جاتا اور زبان ایک رکن ایمان کے صرف اقرار کا محل ہی اس مین تصدیق نہین پائی جاتی تو باوجودیکہ نری تصدیق اور نرا اقرار عین ایمان نہین ہی مگر تمہید مین ایک ہی ایک کو ایمان کہا اور قرآن شریف مین اٹھائیسوین سپارہ سورہ مجادلہ مین فرمایا اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ یہ وہی لوگ ہین کہ لکھدیا ہی یعنے ثابت کردیا ہی اللہ نے اُن کے دلون مین ایمان کو انتہی۔ الحمد للہ کہ حق آیا اور باطل نکل بھاگا اب قلب لاطمینان والے صاحب اپنے اعتراض اور قول کو باطل ہونے دینے کی تدبیر مناسب جلد کرین قلب لاطمینان کے بہت مقام مین جو اس خاکسار کی ہجو کیا ہی اور اِس خاکسار کے بعضے خلیفہ کی ہجو چھتیسوین صفحہ مین کیا ہی سو اُس جاہلانہ اعتراض کے رد کرنے سے سب دفع ہوگیا اور مسلمانون کو اطمینان ہوگیا اور چھتیسوین صفحہ مین جس شخص کا ذکر بی بی پور پرگنہ نتھوپور ضلع اعظم گدھ مین اپنے مولانا سے مقابل ہونیکا کیا ہی اور بی بی پور کا دارالشرور رکھا ہے تو اس خاکسار کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص مولوی خیرات حسین صاحب زاد اللہ رشدہ و نصرہ اللہ علی الوہابیۃ ہون گے اور اُنھون نے بلاشبہہ اُن کے مولانا کو ذلیل کیا ہوگا اُسی کا غبار چھتیسوین صفحہ مین نکالتے ہین۔ اور چونکہ بی بی پور مین اُنکے مولانا ذلیل ہوے اور مسلمانون کو سرور ہوا اور اُن کے مولانا کیواسطے بہت برا ہوا اس واسطے اُس کا نام دارالشرور رکھا بھلا بی بی پور کا کیا قصور ہے اُن کے مولانا کو جو کچھ نصیب ہوا سو سبب جہالت کے اور لامذہبی کی شامت کے ہوا اور یہ جو لکھا ہی اور روبروی بعض القضاۃ و الثقات تو اِس خاکسار نے خواب نہ سمجھا کہ بی بی پور مین

وہ قضاۃ تھے یا اُن سے کے مولانا کے ساتھ ساتھ قضاۃ چلتے تھے یا کاتب کی غلطی ہی کذات کو قضاۃ لکھا اب
یہ خاکسار کہتا ہی کہ اِن اوراق کو لیکے اُن کے مولانا مولوی خیرات حسین سے بحث کرین اور جو کچھ
ذلت بی بی پور مین اُن کے مولانا نے پایا ہوگا خاکسار اِس بات کا ضامن ہوتا ہی کہ مولانا مولوی
خیرات حسین انشاء اللہ تعالےٰ اُن کے مولانا کو اُس کی دوگنی ذلت دین گے اور ہماری ضمانت
کا اعتبار بسبب بُعد کے نہو تو ہمارے دونون بیٹے حافظ احمد اور حافظ محمود سے ضمانت لکھوالین
اور مولوی محمد طاہر ساکن پورہ شیخ معروف بھی ضمانت کر دین گے اب قلب الاطمینان مین
جاہلانہ سوال جو بانوے صفحہ سے ترانوے صفحہ تک لکھا ہی سنو اُس کی عبارت یہ ہی۔ **اقول**۔
خلاصہ ضروری اِن قولون کا یہ ہی کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمٰعیل شہید محدث دہلوی ابن مولانا
شاہ عبد الغنی مرحوم کی تصنیف نہین ہی اور صراط المستقیم اُنھین کی تصنیف ہی **اولاً** ثبوت اُسکا
کہ یہ کتاب خاص اُن کی تصنیف نہین ہی ذمہ مدعی دروغ گو ہی۔ **ثانیاً**۔ ہم کہتے ہین کہ بالفرض کوئی
مصنف دوسرا ہی تو اُس کا مسکن ومدفن ومولد کون ہی اور وہ کس کا شاگرد ومرید ہی اور کون قوم ہی اور
کب ولادت ووفات اُس کی ہی اور ایضاح الحق تصنیف مین صراط المستقیم سے مقدم ہی یا مؤخر اور
زمان تصنیف دونون کتابون مین کیا فرق وفصل ہی **ثالثاً**۔ باوجود اتحاد نام مصنف کے کیا دلیل ہی
کہ وہ کسی اور کی تصنیف ہی مولانا مرحوم کی نہین۔ جائز ہی کہ یہی اونکی ہو اور صراط المستقیم کسی غیر کی ہو
جو احتمال ودلیل انکار ایضاح الحق مین دائر ہی وہ بعینہ انکار صراط المستقیم مین بھی دائر ہو سکتا ہی
فما ھو جوابھم فھو جوابنا المخلص واسطے ثبوت دعوی کے بیان امور مذکورہ بالا کا ضرور ہی انتہی
سو اس جاہلانہ سوال **کا ایک** رد یہ ہی کہ ہم تو ایضاح الحق کو مولانا محمد اسمٰعیلؒ کی تصنیف
نہین جانتے بلکہ انکار کرتے ہین تو ہم پر اُس کے مصنف کے حال کا لکھنا کچھ ضرور نہین بلکہ جو شخص
مدعی ہو کہ ایضاح الحق مولانا مولوی محمد اسمٰعیلؒ کی تصنیف ہی اُس کو دعوی کی دلیل بیان کرنا
واجب ہی ہان اِس بات کے ہم مدعی ہین کہ صراط المستقیم ہمارے مرشد برحق کی ملفوظات ہی اور
اُس کے کاتب مولانا مرحوم ممدوح ہین اور اُس کی دلیل یہ ہی کہ حضرت مرشد برحق نے صراط المستقیم پر

عمل کرنے کی تاکید ہمکو بالمشافہہ فرمایا اور ہمارے خلافت نامہ مین بتصریح اُس کا نام لکھدیا اور اُس کی
تصنیف اور مصنف کی خبر متواتر ہی اور حضرت مولانا امام الدین سوداگرامی مرحوم جو حضرت مولانا
مرحوم اور وے سامع قاری تھے اور حضرت مرشد کی خدمت مین پچیس[۲۵] برس تک تھے اور صراط المستقیم کے
تصنیف کیوقت حاضر تھے اور حضرت مرشد برحق کو اُنھون نے اُس کتاب مستطاب کو اول سے آخر
تک سنا دیا اور ہمنے مقام کلکتہ مین شجاع بادشاہ کی مسجد مین اُن کو ساری صراط المستقیم سُنا دیا اور سائل
نے صراط المستقیم کے مولانا مرحوم کی تصنیف ہونے مین شک کی عبارت لکھا اُس کی اُسی سوال
کی عبارت دیکھو۔ اب دوسرا یہ کہ قلب الاطمینان کے ننانوے صفحہ مین جو ایضاح الحق کے
مولانا مرحوم کی تصنیف ہونیکی دلیل کیواسطے سید جعفر علی مرحوم کے خط کی عبارت بجنسہ لکھدیا ہے
اُسمین کی کار آمدنی عبارت یہ ہی۔ **قولہ**۔ رسالہ مولانا ممدوح در دہلی تصنیف فرمودہ بودند و بقیہ آنرا
مولوی سلطان محمد خان تصنیف کردہ منضم ساختند انتہی۔ اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ایضاح الحق
پوری خاص مولانا مرحوم کی تصنیف نہین ہی بلکہ اُس مین خان مذکور بھی شریک ہین۔ اب سائل
کے ذمہ پر دو بات کا ثابت کرنا ضرور ہی ایک یہ کہ کسقدر خان مذکور نے تصنیف کیا اور باقی کتاب کو
مولانا مرحوم نے تصنیف کیا الحمد للہ کہ سائل نے اپنی دلیل سے اس قدر ثابت کیا کہ ساری
ایضاح الحق خاص مولانا مرحوم کی تصنیف نہین ہی اور اپنے سوال کو بھول گیا کیونکہ دروغ گو را
حافظہ نباشد اور الٹے ہمکو دروغ گو لکھا اور حقیقت یہ ہی کہ جب کسی کا ادبار آتا ہی تب اُس کی ساری
تدبیر اُلٹی پڑتی ہی اور جب کسی کا اقبال درست ہوتا ہی تب **مصرع**۔ عدو شود سبب خیر چون خدا خواہد
ظاہر ہوتا ہی ہم جواب شافی دے چکے اور اسی وعظ کی چھٹوین تنبیہ مین ایضاح الحق کی حقیقت
کچھ کھول دین گے اور سائل نے بعض مقام مین ہماری بعضی عبارت پر جو اعتراض کیا ہی تو اس
جاہلانہ سوال مین جو لکھا ہی پہلے اپنی اس عبارت اولا ثبوت اس کا الخ کے مصدر لازمی کو درست
کر دین اور مخلص کا لفظ کاتب کی غلطی ہی اُسکو بھی درست کر دین تب ہماری عبارتون پر اعتراض کا
خیال فاسد کرین اور اپنے رسالہ کے چھتیسوین[۳۶] صفحہ کے مضمون پر عمل کر کے جاہل کو معرکہ تحریر و

تقریر سے علما کے مقابلہ مین منع کرین اور ہمنے اطمینان القلوب مین جو سفر السعادت اور مجدالدین
فیروزآبادی کے حال کی خبر دیا ہی مسلمانون کو ہوشیار کرنے کے واسطے سو اُس پر قلب الاطمینان
کے اکانوے صفحہ اور بانوے صفحہ مین اعتراض کیا ہی اور بسبب جہالت کے حضرت محقق دھلوی
قدس سرہ کی شرح سفر السعادت کو دیکھہ نہ لیا سو اب ہم اُس کو آگاہ کرتے ہین کہ شرح مذکور کی دوسرے
صفحہ مین اِس عبارت (ولیکن چون وی درین باب بر مذہب اقحاح محدثین از اصحاب ظواہر رفتہ)
سے لے کے آخر مضمون تک دیکھ کے شرمندہ ہو اور پھر کبھی ایسی جرأت نکرے اور اپنے مذہب کو
بُرا جان کے اُس سے توبہ کرے تاکہ ہر ہر بات مین ذلیل ہونے سے نجات پاوے اور قلب الاطمینان
کے بیتالیسوین صفحہ مین عبارت بدل کے اُسپر اعتراض کیا ہی اس طرح سے کہ ہماری عبارت
جو یہ ہی ؛؛ اور لا مذہب لوگ ایک معین امام کی تقلید کے منع کرنے مین معتزلہ مذہب کے پیرو ہین ؛؛
(اقول۔ ایک معین امام کی تقلید کے منع کرنے ہین) یہ ترکیب قبیح وغیر فصیح ہی مناسب یون چاہتا
تھا ایک امام معین کی تقلید کو منع کرتے ہین کما لا یخفی علی الماہرین الخ سو اُس کا رد یہ ہے کہ
ماہرین سمجھتے ہین کہ وہ اُردو کی عبارت پڑھ نہین سکتا نون کو نا پڑھا ہماری کتاب اور اُس کی کتاب
اور دونون کی صفحہ مذکور مین منصف لوگ دیکھین اور اس کا سبب یہ ہی کہ مارے غصہ کے اندھا ہو گیا
کرنے مین کو کرتے ہین پڑھا بعد اِس کے جونپور کی جامع مسجد کا قصہ اور مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب
کا قصہ جو لکھا ہی اُس کا رد وہان کے لوگ اور مولانا ممدوح کر دین گے اب لا مذہبون کا ایک عجیب
فریب سُنو کہ ہم نے جو رسالہ اطمینان القلوب مین یہ عبارت لکھا تھا کہ ہم اہل سنت وجماعت
لوگون کی ساری کتابون مین تقلید کے معنی اس طرح پر لکھا ہی کہ تقلید کے یہ معنی ہین کہ عمل کرنا
مکلف یعنی عقل والے بالغ کا دوسرے کے قول یا فعل کے موافق بغیر دلیل کے یعنی اُس کو دلیل
اُس مسئلہ کی معلوم نہین ہی اُس مسئلہ کی دلیل اُس کے امام کے پاس ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر
ہر مسئلہ کی دلیل معلوم ہو تو مقلد کس واسطے کہلاوے آپ ہی نہ مجتہد ہو جاوے ۔ کیونکہ قلادہ معنی
ہار اور پگھا مقلد معنی اپنے گلے مین پگھا ڈالنے والا ۔ یعنی جس طرح سے جس جانور کے گلے مین

پگھا ہوتا ہی اُس کو اُس کا مالک جس طرف کھینچتا ہی وہ جانور اسی طرف چلا جاتا ہی اسی طرح مقلد کے گلے مین
اپنے امام کی تابعداری کا پگھا ہوتا ہی جس طرف اُس کا امام جاتا ہی اُسی طرف وہ بھی جاتا ہی غرضکہ مجتہد
جو ہوتا ہی اُس کو ہر مسئلہ کی دلیل معلوم ہوتی ہی اور جو شخص بغیر دلیل کے مسئلہ کہے تو وہ مجتہد ہی نہین
اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ حجۃ یعنی دلیل شرعی چار ہی کتاب سنت اجماع قیاس انھین چارون دلیل سے
مجتہد مسئلہ نکالتا ہی اور انھین چارون دلیلون سے مجتہد کا قول مُدلّل یعنی با دلیل ہوتا ہی سو معیار الحق مین
تینتالیسوین صفحہ مین تقلید کے معنی اس عبارت کے ساتھ لکھا ہی کہ معنی تقلید کے اصطلاح مین
اہل اصول کے یہ ہین کہ مان لینا اور عمل کرنا ساتھ قول بلا دلیل اُس شخص کے جس کا قول حجت
شرعی نہو تو بنا بر اس اصطلاح کے رجوع کرنا عامی کا طرف مجتہدون کے اور تقلید کرنی اُن کی کسی
مسئلہ مین تقلید نہوگی بلکہ اس کو اتباع اور سوال کہین گے۔ انتہی۔ اب جو لوگ معیار الحق کے مصنف کو
عالم اور امین جانتے ہین سو اُس سے پوچھین کہ تقلید کے یہ معنی کس کتاب سے لکھا اور مجتہد کے
قول کی صفت بلا دلیل ہونا کس کتاب سے لکھا اُس کتاب کا نام اور عربی عبارت بجنسہ طلب
کرین تب اگر نہ دے سکے تو اُس کو دین کا دشمن اور دجال جانین اور دین اسلام کے کسی فرقہ کی کتاب
مین یہ معنی کبھی نہ نکلین گے اُس نے اسلام کے سارے فرقے سے خارج ہو کر جعل کرکے
یہ لفظ لکھا اور سارے اہل اسلام کے خلاف کیا الخ۔ اس کے آگے کا مضمون جو چھاپا ہے سو طمینان
القلوب کے ساتوین صفحہ سے لیکے نوین صفحہ تک ہی دیکھ لے قلب الاطمینان والے نے فریب کرکے
چونسٹھوین صفحہ مین ہماری کتاب کی وہ عبارتین جو لا مذہبون کی جڑ کھودتی ہین اور معیار والے کو
اُن عبارتون مین ہم نے تقلید کے بارے مین خوب سخت پکڑا تھا اور وہ آج تک کہ چار برس
یا زیادہ کا عرصہ ہوتا ہی اُس تقلید کے معنی کی عبارت کسی فرقہ کی کتاب سے لکھ سکا اور قلب
الاطمینان والا بھی اُسکو لکھ نہ سکا تب ہماری ان عبارتون کو چھپا ڈالا اور معیار الحق والے کے
گلے مین جو ہمنے اعتراض کا پگھا کسکے باندھا ہی اُسکو چھڑا نہ سکا بلکہ آپ بھی تقلید کے وہی معنی جو
معیار الحق کے تینتالیسوین صفحہ مین لکھا ہی لکھ کے پھنس گیا تب جان بچانے کو یہ عبارت لکھا۔

اقول - مآل اُن تعریفون کا یہی ہی کہ تقلید کہتے ہین عمل کو بقول مجتہد کے اور قول مجتہد ون کا دلیل شرعی نہین - اب دیکھنا چاہیے کہ ان دونون تعریف مین کیا فرق ہی انتہی - سو اس کا رد یہ ہی - کہ اس فرق کو علما سمجھین گے اور انشاء اللہ تعالیٰ مولوی خیرات حسین سائل کو دونون تعریف مین جو فرق ہی سو سمجھا دین گے اور بڑا لطف یہ ہی کہ معیار والے نے اہل سنت وجماعت کی کتابونکی عبارت کو بدلا اور سائل نے معیار والے کی عبارت کو بدلا اسی ورق مین دونون عبارت موجود ہین دیکھلو تو یہ عجب تماشا ہوا کہ چور کے گھر مین چھچھورا بیٹھا اب اگر شرم ہی تو معیار والے سے عبارت مطلوبہ لکھوا منگا وین اور اگر مناسب جانین تو لفظ معیار الحق کے معنی بھی لکھوا منگا وین سبحان اللہ کیا خوب نام سوجھا ہی معیار الحق قلب الاطمینان - مولانا سخاوت علی مرحوم مغفور فرماتے تھے کہ اگر تقلید نہوتی تو اب تک لینڈ نکل جاتی سو ایسا ہی سائل کا حال ہوا - اور ہم نے اطمینان القلوب کے نوین صفحہ مین جو مجالس الابرار کے مضمون سے لامذہبون کی جڑ کھود اہی - سو اس کا جواب کچھ نہ ہوسکا تب جان بچانیکو سائل نے قلب الاطمینان کے تینتیسوین صفحہ مین یہ عبارت لکھا اور حوالہ مجالس الابرار کا ایک تو تصحیح طلب ہی الخ - سو مجالس الابرار جو نپور مین موجود ہے اُسکی تصحیح بھی مولوی خیرات حسین یا ہمارے بیٹون کے مقابلہ مین سائل کرے اور اُسی رسالہ کے اٹھائیسوین صفحہ سے بتیسوین صفحہ تک جو حرمین شریفین کی لوگونکی بُرائی بیان کیا ہی اور اکتیسوین صفحہ مین وہان کے علما اور کبرا کی برائیان جو بیان کیا ہی تو اس سے ہماری بات سچ ہوگئی کہ وہان کا نام سننے سے لامذہب لوگ جل کے خاک ہوجاتے ہین اور اکتیسوین صفحہ مین مرقاۃ شرح مشکوۃ کی عبارت لکھکے اُس کا ترجمہ اس عبارت سے جو لکھا ہی یعنی اگر پاتے پہلے پچھلون کو حسب پر ہمارے زمانے کے غافل لوگ ہین تو حکم کرتے ساتھ حرام ہونے مجاورت حرمین شریفین کے بسبب شائع ہونے ظلم اور کثرت جہل اور قلت علم اور ظاہر ہونے بری باتون اور فاش ہونے بدعات اور سیئات اور اکل حرام اور شبہات کے علاوہ اُن سبکے حال پستی لحیہ اور اسبال ازار اہالی حرمین و علما و کبرا وہانکا عیان ہی جو چاہے دیکھلے اور دریافت کرے حالانکہ

سب جانتے ہین کہ حکم واسطے پستی سونچھ اور درازی لحیہ کے ہی الخ۔ تو اُسکار دیہ ہی۔ کہ یہ مضمون جو جذب القلوب مین ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میری ہجرت کا مقام ہی اور اُس مین میرے سونے کی جگہ یعنی قبر ہی اور اُس مین میرے اُٹھنے کا مقام ہی واجب اور سزاوار ہی میری اُمت پر حفظ کرنا یعنی ادب کا نگاہ رکھنا میرے جیران کا جب تک کہ وہی لوگ پرہیز کرین کبائر سے اور جو شخص اُنکا ادب نگاہ رکھیگا مین اُس کا گواہ اور شفیع ہونگا قیامت کے دن اور جو شخص اُنکا ادب نگاہ نہ رکھیگا وہ طینۃ الخبال پلایا جاویگا۔ یہ مضمون جو حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص مرا دونون حرم مین سے ایک حرم مین تو وہ شخص قیامت کے دن امن والون مین اُٹھایا جاویگا۔ اگر یہ حدیث اور کہین نہ ملے تو حرمین شریفین کے خطبون کی کتاب مین شہر ذی الحجہ کے تیسرے خطبہ مین دیکھ لین تو اب دونون مضمون مین کس طرح تطبیق ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانین گے یا مرقاۃ کی اور حقیقت مین مرقاۃ کا مضمون اُس نے سمجھا نہین چونکہ اس خاکسار کو صرف سلمانون کو ان فرقون سے گھن دلانا منظور تھا۔ اس واسطے اسقدر لکھدیا باقی واھیات کو ہمارے ہم مذہب بہت سے بھائی لوگ رد کر دینگے

تیسری تنبیہ

ایک خبر عجیب سنو وہ خبر عجیب یہ ہی کہ مسمی ظہیر الدین کا تصنیف کیا ہوا ایک رسالہ جس کا نام اسرار النبوۃ فضائل النبوت نعم البدل مولد شریف ہی۔ اس خاکسار نے جو دیکھا تو عجب حال پایا کہ مصنف کی مذہب کا حال نہین کھلتا اور اسمین بہکی بہکی باتین ابلہ فریب خلاف حدیث فقہ عقائد تصوف اور تفسیرون کے لکھا ہی اور منکرین نبوت کی طرف سے سوالات لکھا ہی اور پھر اس کا جواب نہین لکھا اور کئی مقام مین درویش بنا ہی اور اپنے الہامون کا ذکر کیا ہی غرض وہ رسالہ اس قابل بھی نہین کہ کوئی اُس کا رد لکھے آخر کو اُسکی اصل غرض اُس رسالہ کے لکھنے سے یہ دریافت ہوئی کہ اُس کو مولد شریف سے بڑی عداوت ہی اور سب مکر چکر صرف مولود شریف کے منع کرنے کے واسطے ہی اسواسطے اُس کا جاہل اور جھوٹھا اور دیوانہ ہونا ہم اُسی کے لکھے ہوئے لغویات سے ثابت کرتے ہین

تاکہ لوگ اُس رسالہ سے نفرت کرین اور اُسکے مٹانے مین کوشش کرین اب اُس کے لغویات ذکر کرکے ہم اُس کا کام تمام کرتے ہین اُس کے لغویات سُنو وہ یہ ہی کہ اُسی رسالہ مین بیان وجوہ تالیف کتاب کی وجہ ششم مین صفحہ اٹھائیسوین مین اس عبارت سے

پہلا لغو لکھا ہی۔ ہان اگر شاید عوام لاعلم ابنای جنس کو جو اصل کار سے ناواقف ہین اگر بحکم لاعلمی کسی طرح کا کلام یا تامل ہو اسی نظر سے خاصۃً نشان کتاب محقق دہلوی علیہ الرحمۃ کا بھی لکھدیا ہی کہ نزدیک تمام اہل سنت ارباب شریعت اور طریقت کے بالاتفاق مسلم الثبوت اور معتبر ہی انتہی۔ اور وجہ چہارم مین صفحہ چھبیسوین مین۔

دوسرا لغو۔ اس عبارت سے لکھا ہی۔ پس تخصیص روایات مجہولہ زمانۂ ولادت اور رضاعت کی کیا ہی کہ خود ظاہر اور راہر اور متعارف ہی اور جو کچھ کہ اُس مین اسرار قدرت آلہی اور عجائب معاملات واقع ہوئے اُس کا خود اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کیا ہی کہ کلام اللہ اور حدیث مین بیان نہین کیا پھر جس کا اللہ اور رسول اُسکا پردہ کرے اُسکو علی رؤس الاشہاد مجالس متواتر قرار دیکر ایسے راویان غیر ثقات لاعلم ایام جاہلیت کی زبان سے روایت کرنا کب ایسی بدعت داخل حسنہ ہوسکتی ہی بلکہ یہ تخصیص ایام ولادت خاص حکایات ولادت ایسے راویون کی زبان سی بیان کرنا ملاحظہ کیا جاوی کہ مانا برسم ہنود ہوجاتا ہی کہ ایام ولادت کہنیا مین متعارف ہی فافہم وتدبر انتہی اور پھر وجہ پانزدہم مین اڑتالیسوین صفحہ مین۔

تیسرا لغو۔ اس عبارت سے لکھا ہی پس کیفیت حالات وقت ولادت اور ایام رضاعت اور پرورش زمانہ صغرسنی کی کہ بظاہر مثل غربا اور مساکین کے بحال عسرت اور تنگدستی اور تکالیف کے واقع ہوئی لکھنے اور بیان کرنیکی کیا حاجت کہ حسب عادت متعارف برسم ظاہر زمانہ جاہلیت سب مراسم ادا ہوئے ہون گے اُسکے بیان کرنے مین کیا مشرف اور فضیلت موافق شان اس نور ذاتی کے پائی جاتی ہی اور اُس ایام مین جو کچھ عجائب قدرتہای آلہی مثل شق صدر مبارک اور بعد ولادت کے غائب ہوجانا آپکا اور پھر بالباس حریر جنت آپکا ظاہر ہونا یا فرشتون کا واسطے زیارت

شریف کے آنا یا قبل ولادت شریف کے حضرت مریم اور آسیہ زن فرعون وغیرہ کا غیب سے واسطے
ادای مراسم ولادت اور خدمات وضع حمل کے آنا اور کاسہ پراز شیر بہشت سے آنا یا عبداللہ والد
آن حضرت صلعم کو قبل نکاح کے زنان عرب کا بطمع نور محمدی اپنی وصلت کیواسطے درخواست کرنا اور سب
روایات اسی اقسام کی جو اکثر مولودون مین بیان کرنا ضرور تر جانتے ہین ملاحظہ ہو کہ ایسی روایاتکا
راوی کون ہی اور شناسا سے حضرت مریم اور آسیہ زن فرعون کا اور شناسای نور محمدی کا صلب عبداللہ
مین اُس زمانہ قبل بعثت مین زنان عرب مین کون تھا کہ جہان مردون کے بیان حال مین اَلۡاَعۡرَابُ
اَشَدُّ کُفۡرًا وَّنِفَاقًا آیا ہی کہ بعد ظہور اُس نور کے ارباب مکہ نے کمتر پہچانا اور جس طرح بعداوت اور
ایذا رسانی پیش آئے خود معلوم ہی پھر ایسی روایات ضعیفہ کا کوئی راوی ثقات اہل اسلام سے
یا سند اُسکی آیات اور حدیث سے کہان معہذا جو کچھ مرتبہ اور شان اُس نور مجسم ذاتی کی عنداللہ متحقق
اور از روی آیات بینات کلام اللہ ظاہر اور باہر ہین اُنکو ترک کرنا اور اُن کے مقابلے مین بیان ایسی
روایتون ضعیفہ غیر ثقات کا کب شایان شان ایسے محبوب الٰہی کے ہی بلکہ دون مرتبہ اور کسر شان
اُس نور مجسم کی ہی انتہی۔ اور اُسی وجہ کے چوتھے باب مین چالیسوین صفحہ مین۔

چوتھا لغو۔ اس عبارت سے لکھا ہی چو تھے جو کچھ فضائل اور شرائف اور حکایات اُس نور خدا کے
بیحد وحساب کلام الٰہی مین اور احادیث اور کتب سیر وتواریخ مثل روضۃ الاحباب
اور معارج النبوۃ اور فضائل النبوۃ اور شواہد النبوۃ اور جذب القلوب وغیرہ مین صحیح اور مستند
خصوصًا جواہر التفسیر مین کیسی شرح وبسط کیساتھ لکھی ہین اُن سبکو یک قلم ترک کرکے خاص حکایات
ایام رضاعت اور ہنگام ولادت بہ تخصیص ایام اور ماہ ولادت اس اہتمام سے صحیحتین قرار دیکر التزام
کرنا ملاحظہ ہو کہ بعینہ بلا تشبیہ معاذ اللہ منا برسم ہنود ہی کہ جنم اشٹمی مین بقید ایام اور ماہ ولادت کنھیا
کے عمل مین لاتے ہین اگر مجالس ذکر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت ثواب قرار دیتے ہین۔ یارے
تخصیص ایام خاص ولادت اور حکایات ولادت کی کیا ہی۔ تاریخ بست وہفتم رجب المرجب کہ شب
اُسکی شب معراج اور دن اُس کا یوم صوم کہ بنظر کثرت ثواب کے بلفظ روزہ ہزارہ عوام مین نامزد ہی

کیا بُرا ہی کہ اُسکو اختیار کرتے ہین جو مشابہ برہم ہنود ہی فافہم وتدبر انتہی - اور وہ دوسرے کے آخر مین بائیسوین صفحہ مین **پانچوان لغو** - اس عبارت سے لکھا ہی - امید خدا سے ہی کہ یقین بجائے مرثیہ اور سلام کی کتاب اسرار کربلا کو اور بجای کتب غیر مستند مولود شریف کی کتاب سر نبوت کو پڑھا اور سنا کرین انتہی - اب اسکی پانچون لغو کا رد سنو -

پہلے لغو کا رد یہ ہی - کہ نعم البدل والاحقق دہلوی رحمہ اللہ کی کتابون کو اہل شریعت اور طریقت کے نزدیک مسلم الثبوت لکھتا ہی اور انکی کتاب مین جو بات مسلم الثبوت ہی اُس کو نہین مانتا تو معلوم ہوا کہ وہ شریعت اور طریقت سے خارج اور دیوانہ ہی اور اُس کے -

دوسرے لغو کا رد یہ ہی - کہ روایات زمانۂ ولادت اور رضاعت کی مجہولہ ہرگز نہین ہی چنانچہ محقق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین تصریح لکھا ہی کہ اُس سے اسکا پانچوان لغو رد ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ وہ جاہل ہی اور مدارج النبوۃ پڑھنے کی لیاقت نہین رکھتا اور عجائبات قدرت آلہی کے جو زمانۂ ولادت مین واقع ہوئے حدیثون مین اُس کا بیان موجود ہی مدارج النبوۃ پڑھنے کی لیاقت وہ جاہل جبلد پیدا کرے تاکہ ارہاصات کے انکار سے بچے اور ایام ولادت کے معاملہ کی روایت حضرت آمنہ کرتی ہین اور اُن کا انبیاء سابق کی اُمت مین ہونے کو اور اُن کے ایمان لانیکو ایک سو ترسٹھ صفحہ مین خود وہ جاہل لکھتا ہی اور اُسکی دلیل یہ لکھا ہی کہ نام آمنہ اور عبد اللہ کا مضمون ایمان اور عبودیت پر صریح گواہی دیتا ہی اور ایام رضاعت کے معاملہ کی روایت جو حلیمہ سعدیہ کرتی ہین سو اُنکی روایت کو محدثون نے قبول کیا ہی جیسا کہ مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین - کہ ابن اسحق اور ابن راہویہ اور ابو یعلی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم ایام رضاعت کا قصہ حلیمہ سے روایت کرتے ہین اور مدارج النبوۃ مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا اور حسن عہد اور صلہ رحم اور خلق کی بیان کی فصل مین حلیمہ سعدیہ کے مسلمان ہونیکا بیان موجود ہی اور ایام رضاعت کا قصہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بھی بیان کرنا مدارج النبوۃ مین لکھا ہی اور عمل مولود شریف کا شب میلاد کی تخصیص کے ساتھ کرنا بھی مدارج النبوۃ مین ہی تو جسکی کتاب کو اُس جاہل نے خود مسلم الثبوت اور معتبر لکھا ہی اُس کو نہ ماننا نرا دیوانہ پن ہی اور رضاعت کے ایام کے معاملات کا پردہ جو لکھا ہی وہ بھی لغو ٹھہرا

اور ایام ولادت کو کنھیا کے جنم کی شباہت دینا کفر کی رگ کے باقی رہنے کے سبب سے ہی تو اب یہ جاہل دیوانہ کسی معتمد کتاب سے یہ تشبیہ ثابت کر دے۔ اور۔

تیسرے لغو کا رد یہ ہی - کہ مدارج النبوۃ کے قسم دوم کے باب اول مین جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف اور حمل اور ولادت اور رضاعت کے بیان مین ہی اُس کے مضمون سے یہ پانچوان لغو ردہو گیا مگر اُن لغویات مین جو بیضا مضمون جہالت اور دیوانگی کا بلکہ دین کے خلاف ہی اُسکو بھی ہم پکڑ دیتے ہین تاکہ مسلمان لوگ اُس کتاب سے نفرت کرین اور صرف اُس کی مضمون کے سرے کی تھوڑیسے لفظ ہم لکھدینگے ساری عبارت دُھرانے کی حاجت نہین ہم اُوپر لکھ چکے ہین اُسکو دیکھلو یا اُس کا اصل رسالہ دیکھلو آپ سنو مثل غربا اور مساکین جو کہا سو یہ جھوٹھ کہا ہی دینی عداوت کے سبب سے کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب بڑے امیر اور رئیس تھے اور جب حلیمہ سعدیہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمطلب کے پاس پہونچایا تب اُنھون نے خوش ہوکے بہت سا سونا اور بیشمار اونٹ صدقہ دیا اور حلیمہ کے ساتھ طرح طرح کا احسان کرکے اور انعام دیکے پھر حلیمہ کے ساتھ بنی سعد کے قبیلہ مین حضرت کو بھیجدیا اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت کو دودھ پلانے کے واسطے پہلے دن گئی تھین تب دیکھا کہ آن حضرت صوف کے کپڑے مین جو دودھ سے بڑھکے سفید تھا لپٹے ہوئے ہین اور اُن سے مشک کی بو اُڑتی تھی اور اُن کی نیچے سبز رنگ کا حریر بچھا ہوا تھا اور جس وقت اپنی فرودگاہ مین اُن کو لے گئین تو اونٹنی کی تھن مین دودھ بھر گیا اور پہلے اُس کی تھن مین ایک قطرہ دودھ نتھا اور اُسی وقت سے اُنکی گھر مین بڑی خیر و برکت ہوئی وعلی ہذا القیاس نہایت مرفہ حال ہوگئین توجسکی برکت سے دودھ پلانیوالی کو ایسی فراخ دستی حاصل ہوئی اُس کی پرورش مین عسرت اور تنگدستی اور تکالیف کا بیان کرکے لوگون کو وسواس دلانے مین نفاق کی بو معلوم ہوتی ہی اور رضاعت کے ایام کی حالات کے بیان کرنے کو جو کہا کہ بیان کرنے کی کیا حاجت سو اُس کا ردیہ ہی کہ اُسکے بیان کرنے مین ایک تو منافقون کی کمر ٹوٹ جاتی ہی اور دوسرے مومنون کے ایمان کو قوت ہوتی ہی۔ اور یہ جو

کہاکہ اُس کے بیان کرنے مین کیا شرف پائی جاتی ہی تو اُس کا ردیہ ہی کہ ایام رضاعت کے بالکل حال رہاص ہین اور آپکی نبوت کی نشانی ہین اور ایسی فضیلت سوائے اُس جناب کے دوسریکو نہ ملی ایسا ہی ہی مدارج النبوۃ مین اب ارہاص اور معجزہ اور کرامت اور معونت اور استدراج اور اہانت کی حقیقت دریافت ہوجانے کیواسطے علامہ بیجوری کا حاشیہ جو کفایت العوام پر ہے اُس کے چند اشعار ہم لکھ دیتے ہین وہ یہ ہی شعر

اِذَا مَارَاَیْتَ الْاَمْرَ یَخْرِقُ عَادَۃً	فَمُعْجِزَۃٌ اِنْ مِنْ نَبِیٍّ لَنَا صَدَرْ
وَاِنْ بَانَ مِنْہُ قَبْلَ وَصْفِ نُبُوَّتِہٖ	فَالْاِرْہَاصُ اِسْمُہٗ تَتْبَعُ الْقَوْمُ فِی الْاَثَرْ
وَاِنْ جَاءَ یَوْمًا مِنْ وَلِیٍّ فَاِنَّہٗ	الْکَرَامَۃُ فِی التَّحْقِیْقِ عِنْدَ ذَوِی النَّظَرْ
وَاِنْ کَانَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ صُدُوْرُہٗ	فَکَنُّوْہُ حَقًّا بِالْمَعُوْنَۃِ وَاشْتَہَرْ
وَمِنْ فَاسِقٍ اِنْ کَانَ وَفْقَ مُرَادِہٖ	یُسَمّٰی بِالْاِسْتِدْرَاجِ فِیْمَا قَدِ اسْتَقَرْ
وَاِلَّا فَیُدْعٰی بِالْاِہَانَۃِ عِنْدَہُمْ	وَقَدْ تَمَّتِ الْاَقْسَامُ عِنْدَ الَّذِی اخْتَبَرْ

خلاصہ یہ ہی کہ جب کوئی کام عادت کے خلاف نظر پڑے تب اُسکو دیکھے اگر وہ کام نبی سے قبل نبوت کے ظاہر ہوا ہی تو وہ ارہاص ہی یعنی نبوت کی بنا رکھنا اور نیو درست کرنا۔ اور اگر بعد نبوت کے ظاہر ہوا تو وہ معجزہ ہی۔ اور اگر ولی سے ظاہر ہوا تو وہ کرامت ہی اور ولی وہ شخص ہی جسکو ایمان اور تقوی اور معرفت اور استقامت کا کمال حاصل ہو۔ ایسا ہی ہی مدارج النبوۃ وغیرہ مین - اور اگر عوام سومنون سے جو اہل صلاح ہین یعنی نیک لوگ ہین وہی کام ظاہر ہو تو وہ معونت ہی۔ اور اگر فاسق اور کافر سے وہی کام اُسکی مراد کے موافق ظاہر ہو تو وہ استدراج ہی یعنی وہ فتنہ اور آزمایش کے واسطے ہی سو جسکو اللہ تعالی گمراہ کرنا چاہتا ہی وہ استدراج کو دیکھے فاسقون اور کافرون کی تابعداری کرنے لگتا ہی۔ ایسا ہی ہی حاشیہ مذکور مین اور اگر وہی کام فاسق اور کافر سے اُسکی مراد کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ مثلاً کسی کو کہاکہ اللہ تیری عمر دراز کرے پھر وہ اُسی وقت مر گیا۔ باقی اُس کی تصریح حاشیہ مذکور مین اور مواہب لدنیہ اور عقائد کی

کتابون مین اور رسالہ مسائل مین دیکھو۔ اور تعریف معجزہ کی مواہب لدنیہ مین جو لکھی ہی وہ یہ ہی کہ اُس کا نام معجزہ اس واسطے رکھا گیا کہ اُس کے مثل کام کے لانے سے آدمی لوگ عاجز ہوجاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ معجزہ کیواسطے شرطین ہین۔ اُس کی ایک شرط یہ ہی کہ وہ کام عادت کا پھاڑنیوالا ہو یعنے جس کام کیواسطے اللہ تعالی نے جو عادت مقرر کیا ہی اُس عادت کے خلاف وہ کام ظاہر ہو مانند شق ہونے قمر کے اور جاری ہونے پانی کے اُنگلیون کے درمیان مین سے آلخ۔ اور حاشیہ مذکور مین اِس عبارت سے لکھا ہی اور معجزات جمع معجزہ کی ہی اور وہی معجزہ کیا ہی کہ ایک کام ہی عادت کا پھاڑنیوالا اور اُس مین تحدی پائی جاوے اور تحدی کے معنے مقابلہ طلب کرنا کہ اگر تمکو شک ہی تو تم بھی یہ کام کر دکھاؤ اور تحدی پائے جانے کے یہ معنی ہین کہ اُس کام مین تحدی کی لیاقت ہو اگرچہ اُس کام کا دکھانیوالا تحدی نکرے یعنی اُن دیکھنے والون سے ویسا کام کر دکھانا طلب نکرے اور وہ کام معجزہ دکھانیوالے کے دعوی کے موافق ہو اور اُس کام کا معارضہ ممکن نہو یعنی ویسا کام کر دکھانا ممکن نہو یعنی ویسا کام کوئی بشر کر کے دکھا نہ سکے اور مدارج النبوۃ مین بھی ایسا ہی ہی تو اس تعریف سے اسرار النبوۃ والے نے جو معجزہ کی تعریف مین تحریف کیا ہی سو باطل ہوگیا اور سبب اِس تحریف کا وہی ہی جسکے سبب سے معیار الحق والے نے تقلید کے معنی مین تحریف کیا یعنی اُس نے اس ارادہ پر تقلید کے معنی کو بدلا تھا کہ خناس کا کام کر کے مقلدون کو امام کی تقلید مین وسواس دلاوے سو اس نے بھی ایسا ہی کیا کہ معجزہ کی تعریف بدل کے مومنون کو آنحضرت کے معجزہ کے باب مین وسواس دلایا مگر دونون احمق شریر ٹھہرے اور دونون کی تحریف پکڑی گئی اب ان دونون کو اگر کچھ شرم ہی تو اپنی اپنی عبارت کو معتمد کتاب سے ثابت کردین تاکہ دارین کی روسیاہی سے نجات پاوین ظاہر مین وہ دین کی حمایت کرتا ہی مگر باطن مین دین کی جڑ کاٹنا چاہتا ہی مگر دین کا کچھ بگڑتا نہین اس مقام مین سورۂ صف کی آیت یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِھِمْ دیکھین اب جس کو اُس کی دغابازی دریافت کرنا منظور ہو وہ شخص اسرار نبوت کے ایک سو چھپن صفحہ سے لیکے ایک سو باسٹھوین ۱۶۲ صفحہ تک دیکھے

اس مقام مین ہم بھی اُس رسالہ کی تھوڑی سی عبارت لکھ کے لوگون کو آگاہ کر دیتے ہین اب سُنو
اُسی کتاب مذکور کے ایک سو ستادن صفحہ مین لکھتا ہی یہ عبارت آپ سُنو نکتہ کو بخوبی سمجھ لینا چاہیے
کہ معجزہ کے معنی یہ ہین جس کے ادراک مین عقل انسانی عاجز ہو جاوے اور اختیار بشری سے
باہر ہو پس اُس کے واسطے مرتبہ کیا ہی ادنی شعبدہ اور صنعت دست کاری بشری ہین کہ
ایک انسان کے ہاتھ سے بنی ہین اور دوسرے انسان کی عقل اُس صنعت مین عاجز اور حیران ہی
طرح طرح کے اقسام پارچہ اور صنائع مثل ارگن باجا اور گھڑی اور تار برقی اور سفینۂ بادی اور ریل
گاڑی وغیرہ خصوصاً آناً فاناً عکس صورت انسانی شیشہ آئینہ مین قید ہو جاتا اور شبیہ اشبہ بنجانا
گویہ سایہ کو قید کرنا ہی یا یہی دیا سلائی جو متعارف اور سہل ہوگئی ہی یا بندوق کی کیپ کہ اگر پانی مین بھی
ڈوبی ہو ہرگز خطا نہین کرتی اس قسم کی ہزارون صنعتین ہر چند جانتے ہین کہ نوع بشر اپنا ہی جنس
کی بنائی ہوئی ہین مگر ناواقف کی عقل کس قدر حیران اور عاجز ہوتی ہی ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ اُسکو
کس طرح بنایا ہی پھر اس صورت مین معجزہ کی وقعت منکر کے سامنے کیا باقی رہتی ہی یہان تک کہ
منکران ازلی عین معجزات نمایان دیکھتے تھے اور انکار بدیہی کرتے تھے حتی کہ اپنے انبیا کی بشارت
بھی اقرار نبوت مین نہین مانتے تھے اور تکذیب اور انکار کرتے تھے فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا
هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ پھر ایسے منکران بدیہی جو اصل کلام الٰہی کے منکر ہین اور کلام نبی کہتے ہین
وہ اخبار کلام اللہ کو بیان معجزات نبوت مین کب تعلیم کرتے ہین انتہی۔ سو اُسکے اس نکتہ کا رد یہی کہ
اس نکتہ مین معجزہ کی جو تعریف تحریف کرکے بلکہ افترا کرکے اُس نے لکھا ہی سو ہماری اُس تعریف سے
جو ہم نے معتمد اور اُسی کی مسلم کتاب سے لکھا ہی ایجبار گی رد اور باطل ہوگئی اور اب دونون تعریفونکو
دیکھ کے ہر کوئی اُس کے خرافات کو جو اُس نے آگے لکھا ہی شعبدہ اور صنعت دست کاری الخ وغیرہا
کو رد کر سکے گا کیونکہ ان صنعتون اور دستکاریون کے مثل دوسرا انسان بھی لا سکتا ہی اور یہ بات بدیہی
ہی اور اُس نے ایک سو چھپن صفحہ مین یہ مضمون جو لکھا ہی۔ بیان سر نکتہ دیگر۔ و وجہ کمتر بودن ذکر معجزات
نبوی بصراحت تمام مثل تصریح معجزات انبیای سابق در کلام اللہ الخ بعد اسکے اُسی بیان کی ضمن مین

آگے چلکے یہ مضمون جو اس عبارت سے لکھا ہی پس اس تصریح سے کوئی معجزہ اُس معجزہ مجسم کا کلام اللہ مین مذکور نہین معجزہ شق القمر کا جو بہت نمایان عام ہی اُس کا ذکر کلام اللہ مین بلفظ اقتربت الساعۃ وانشق القمر الخ آیا ہی اُسمین بھی مفسرین کا اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ یہی لکھتا ہی کہ یہ خبر روز قیامت کی اللہ تعالی کلام اللہ مین دیتا ہی نہ خبر معجزہ شق القمر کی جیسے کہ اذا السماء انشقت الخ وغیرہا اخبار اور آثار قیامت کے جابجا کلام اللہ مین مذکور ہین کہ لفظ اقتربت الساعۃ مضمون قیامت پر دلالت قوی کرتی ہی نہ معجزہ شق القمر پر انتہی۔ سو اس مضمون کا رد یہ ہی کہ اس مفتری جاہل نے پہلے صاحب مواہب لدنیہ پر افترا کیا بعد اسکے بسبب کمال جہالت اور بیحیائی کے شق قمر کے معجزہ کا انکار کر کے اپنے نفاق کو ظاہر کر دیا سو مواہب لدنیہ کی عبارت نے اُس کے افترا کو اور نفاق کو کھول دیا۔ اب ہم مواہب لدنیہ کی عبارت بعینہٖ نقل کرتے ہین کہ پھر اس منافق کو دم مارنے کی طاقت نرہے وہ عبارت یہ ہی۔ اما معجزۃ انشقاق القمر فقد قال تعالی فی کتابہ العزیز اقتربت الساعۃ وانشق القمر الآیۃ والمراد وقوع انشقاقہ ویؤیدہ قولہ تعالی بعد ذلک وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر فان ذلک ظاہر فی ان قولہ انشق القمر وقع انشقاقہ لان الکفار لا یقولون ذلک یوم القیمۃ واذا تبین ان قولھم ذلک انما ھو فی الدنیا تبین وقوع الانشقاق وانہ المراد بالآیۃ التی زعموا انہا سحر وسیاتی ذلک صریحا فی حدیث ابن مسعود وغیرہ انتہی۔ ترجمہ لیکن معجزہ چاند کے پھٹ جانے کا جو ہی سو اُس کو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین نزدیک آئی ہی قیامت اور پھٹ گیا چاند اس آیت کو سمجھو اور مراد ہی کہ چاند کا پھٹ جانا واقع ہوا ہی۔ یعنے فی الحقیقت پھٹ جانا واقع ہوا ہی یہ پھٹ جانیکی خبر نہین ہی اور اس بات کو قوت دیتا ہی قولہ تعالی جو اسکے بعد ہی اور اگر دیکھین کوئی نشانی مُنہ پھیر لیوین اور کہتے ہین جادو ہی ہمیش کا توی اس واسطے کہ یہ حکم ظاہر اور نص ہی اس بات مین کہ اللہ تعالی کا فرمانا کہ پھٹ گیا چاند یعنی پھٹ جانا چاند کا واقع ہوا ہی اسواسطے کہ کافر لوگ یہ بات یعنی جادو کا ہونا قیامت کے روز نہ کہین گے۔ اور جب یہ بات کھل گئی کہ کافرون کا جادو کہنا دنیا ہی مین ہی تو ظاہر ہوا اور

کھل گیا پھٹ جانیکا واقع ہونا یعنی دنیا مین اور یہ بات کھل گئی کہ وہ آیت جس مین کافرون کے جادو کہنے کا بیان ہی اُسکی مراد ہی دنیا مین پھٹ جانا اور قریب ہی کہ یہ بیان آویگا صریح ابن مسعود وغیرہ کی حدیث مین انتہی ۔ اور آگے چلکے صاحب مواہب لدنیہ نے بہت سی حدیثون سے ثابت کیا ہی اور جو بات منافق نے لکھا ہی مواہب لدنیہ مین اُس کا کہین ذکر نہین اور مدارج النبوۃ مین بھی بعینہ ایسا ہی لکھا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ شق قمر کا معجزہ سب معجزون سے زیادہ روشن اور فائق ہی کیونکہ یہ تصرف ہی عالم علوی مین اور کسی پیغمبر سے ایسا معجزہ واقع نہوا اور قرآن اس معجزہ کا بیان کرتا ہی اور اِسی آیت کو لکھا اور لکھا کہ یہ معجزہ دنیا مین واقع ہوا اور ساری مفسرون نے یہی تفسیر کیا ہی اور قیامت کے روز شق قمر کو سمجھنے کو اللہ تعالیٰ نے رد کیا ہی اور کہا کہ اس معجزہ کا بعضے بدعتون نے انکار کیا ہی جو دین کے دشمن کے موافق ہین اس بات کے کہنے مین کہ اجرام علویہ خرق اور التیام یعنی پھٹ جانا اور پھر مل جانا قبول نہین کرتے ہین پھر آگے اسکا رد بہت کچھ لکھا ہی غرض ان کے لکھنے سے یہ جاہل دین کا دشمن ٹھہرا اور شفا مین بھی اسی آیت مذکور کو لکھا ہی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دیا ہی کہ چاند کے پھٹ جانیکی لفظ ماضی کے ساتھ اور اس معجزہ سے کافرون کے انکار کرنیکی اور سارے مفسرون اور اہل سنت نے اس پھٹ جانے پر اجماع کیا ہی انتہی ۔ اور اُسی تیسرے لغو مین جو نور ذاتی کہا ہی سو عقائد کی کتابون کے نہ پڑھنے کے سبب سے ہی کیونکہ اس بات سے اللہ تعالیٰ کے جز ثابت ہوتا ہی بلکہ حقیقت یہ ہی کہ سبکے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا اور اُس نور کی نسبت اپنی طرف کیا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی طرف کیا بیت اللہ کی طرف سے اُسی سے آن حضرت پیدا ہوئے یہ مضمون نزہۃ المجالس مین اور عبداللہ فارس کی شرح مولود برزنجی مین ہی اور شق صدر وغیرہ خرق عادات کا جو ارہاصات کے قسم سے ہی انکار اور رد کیا ہی سو سبکا رد اُسی کی مسلم کتاب مدارج النبوۃ کے مضمون سے ہوگیا ۔ اور آسیہ زن فرعون اور حضرت مریم کی شناسا حضرت آمنہ تھین اور اُن دونون نے اپنے تئین خود پہنچوا دیا تھا اور نور محمدی کا صلب عبداللہ مین پہچانے جانیکے راوی عبداللہ اور شق صدر کی راوی حلیمہ سعدیہ وغیرہ ہین

اور سورۂ الم نشرح کا بیان تفسیر فتح العزیز مین دیکھنے سے خوب دریافت ہوگا۔ اور اس منافق نے جو دعوی کیا ہی کہ اللہ رسول نے اِن باتون کا پردہ کیا ہی سو اُس کا جھوٹھ بھی کھل جاویگا اور یہ جو لکھا پھر ایسی روایات ضعیفہ کا کوئی راوی ثقات اہل اسلام سے یا سنداس کی آیات اور حدیث سے کہان سو یہ بات بسبب شقاوت اور کمبختی کے لکھا کیونکہ ان سب ارہاصات کو ثقات نے روایت کیا ہی اُن سبکو اس منافق نے اہل اسلام نجانا۔

چوتھے لغو کا رد یہ ہی۔ کہ اسی منافق نے مدارج النبوۃ وغیرہ کتابون کی روایت کو ایک قلم ترک کیا ہی اور یہ سب تخصیص مدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ وغیرہما مین موجود ہی۔ اور بست و ہفتم رجب المرجب وغیرہ سے بلکہ لیلۃ القدر سے بہی افضل شب میلاد کو مدارج النبوۃ مین استقرار نطفۂ زکیہ مصطفویہ کی فصل مین لکھا ہی۔

پانچوین لغو کا رد یہ ہی۔ کہ کس کی کمبختی ہوگی جو ایسی دین کی مٹانے والی کتاب کو بجاے مولود شریف کے پڑھیگا حافظ عبدالرزاق صاحب ساکن رامپور سلمہ اللہ تعالی نے جب اُن کے اس ہذیان کو دیکھا تب کہا کہ یہ لوگون کو بھٹکانے کی راہ تعلیم کیا ہی۔ سو سچ کہا غرض اُس کی ساری کتاب جو ہذیان اور جہالت سے بھری ہی سو اُن لغویات کے رد سے سب رد ہوگئی

چوتھی تنبیہ

اس منافق کی کتاب کے رد کرنیکے بعد ایک رسالہ مسماۃ طریقہ محمدیہ ترجمہ رسالہ دررہبیہ کا دیکھا تب چاہا کہ اُسکی باطل باتون کو بھی رد کرین پھر دیکھا کہ رسالۂ تحفۃ العرب والعجم مین اُس رسالہ کا بلکہ لا مذہبون کے سارے رسالون کا رد موجود ہی۔ اور پھر دیکھا کہ اُس کا مصنف خود اپنے سنت وجماعت نہونے اور ظاہری ہونے کا اقرار کرتا ہی اور ظاہر یہ سنت وجماعت مین نہین چنانچہ اسی رسالہ مذکورہ مین اپنے پیشواؤن مین ابن حزم کو لکھا ہی اور ابن حزم اہل ظواہر مین سے تھا اہل سنت وجماعت مین سے نتھا۔ اس مضمون کی دلیل تحفۃ العرب والعجم مین دیکھو۔ مگر چونکہ مشہور رہی کہ وارمردان خالی نباشد اُس کے ایک مسئلہ کو پکڑ دیتے ہین اُس نے چھٹوین صفحہ مین جو پہلا باب

لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ جتنا پانی ہی بہتا ہو یا بندھا مستعمل ہو یا غیر مستعمل تھوڑا ہو یا بہت سو وہ
سب پاک ہی اور پاک کرنیوالا۔ اور اِس پانی کے پاک ہونے اور پاک کرنے کی صفت کو کوئی چیز
نکالتی نہین۔ مگر نجاست کہ بدل دی اُس کی بو اور رنگ اور مزہ کو یعنی اِس صورت مین دونون
وصف جاتی رہیگی۔ اور پانی کی دوسری وصف جو ہی پاک کرنیوالا ہونا سو یہ وصف کب جاتی رہیگی
جب کوئی پاک چیز بدل دینے والی اُس کو نام آب مطلق سے نکالدیگی یعنی جیسا شوربا یا حریرہ نرمی
لپسی وغیرہ ہی انتہی۔ اُس نے جو ہندی عبارت لکھا ہی اُس مین بھی خرابی کیا ہی یہ تو ہمنے خلاصہ کر
سکنے سمجھنے کے لائق کر دیا ہی۔ اور اُس کے خاطر خواہ لکھا ہی کچھ ہم نے اُس کے مضمون کو نہین بدلا ہی
تو اُس کے اس بیان سے صاف ظاہر ہی۔ کہ اگر ایک پیالہ پانی مین چند قطرے خون یا منی یا
پیشاب وغیرہ کے پڑجاوین اس قدر کہ اُس کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلے تو اُس کے مذہب مین
یہ پانی پاک ہی سو مسلمان لوگ اُس کو ایک ہی بات کیواسطے پکڑین کہ اہل سنت وجماعت کی جو
چار مذہب ہین اُن مین سے کس مذہب کی یہ بات ہی۔ اگر نہ تھا و ہی تو اہل سنت وجماعت سے نہین

پانچوین تنبیہ ایک فتنہ کی خبر دینے اور اُس فتنہ کی مٹانی مین

اس ہندوستان اور بنگالے مین اپنے دین اور مذہب اور عقیدے سے واقف نہونیکے سبب سی
عوام لوگ بڑی بڑی بلا مین شرک اور کفر کی گرفتار ہین سب سے بڑا فتنہ یہ ہی کہ مفسدون نے
جو دین کے دشمن ہین اپنے صوفی ہونیکا دعویٰ کرکے مرشدین کے علم اسرار کے خلاف اور اہل
سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف باتین تعلیم کرکے بیچارے جاہلون کے عقیدیکو خراب
کر دیا ہی۔ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت مین جس طرح سے اہل سنت وجماعت
کا عقیدہ جو مشہور اور معروف ہی اُس عقیدہ مین شک اور تردد مین گرفتار کر دیا اکثر جاہل لوگ
اس فقیر سے اُن باتون کو پوچھا کرتے تھے اور فقیر نہایت تعجب کرتا تھا۔ اور اُن کے حال پر تاسف
کرتا تھا اور جانتا تھا کہ ایسی ایسی باتین کسی ناواقف نے تعلیم کیا ہوگا۔ آخر کو ایک رسالہ جس کا
نام رسالہ لیشیہ ہی پایا واللہ اعلم وہ رسالہ کس نے لکھا ہی اور جن کا نام اُس رسالہ مین لکھا ہے

ہم اُن سے واقف نہین۔ اگر وے اولیاء اللہ مین سے ہین تو اُن پر ظن خیر کرنا چاہیے اور اُس
رسالہ کو جعلی سمجھنا چاہیے اور اُس رسالہ مین شریعت کے ظاہر و باطن یعنی علم احکام و علم اسرار
دونون کے خلاف جو باتین ہین اُن سے انکار اور نفرت کرنا چاہیے اب پہلے ہم پانچ مضمون
اپنے دین اور شریعت کی کتابون سے چنکے جن مضمون کے خلاف اُس رسالہ کی باتین ہین
اور اُن مضمون سے اُس رسالے کی سب باتین رد ہوجاوین گی لکھکے تب اُس رسالہ کی
بعضی ایسی باتین جو تاویل کرنے سے بھی بن نہین سکتی ہین بقدر حاجت کے لکھ دین گے ۔
بس ہر کوئی اپنی دینی کتابون کے مضمون کے خلاف پانے سے اُس کو باطل سمجھیگا ان پانچون
مضمون کو دیکھ سُنکے اُس رسالہ کی محبت سے اِن مضمون سے کوئی مسلمان ہرگز ناخوش نہو بلکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جوش سے اُس رسالہ سے ناراض ہوکے اُس کو
چھوڑ دین اور ہر روز دعاء قنوت مین جو اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہین اُس عہد کو نہ توڑین وہ عہد یہ ہی
ونترک من یفجرک اور ہم اُس کو چھوڑ دیتے ہین جو تیری نافرمانی کرتا ہی اور یہ خیال ہرگز نکرین
کہ اب تو ہم اس رسالہ کے خاندان مین مرید ہوگئے اب اُس رسالہ کو کس طرح ترک کرین کیونکہ
ہم نے دین محمدی کو قبول کیا تو اس دین کی کتاب کو کس طرح ترک کرین۔

پہلا مضمون یہ کہ۔ ہم مسلمانون کو اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدی اور قرآن شریف دیکے دوسری
شریعت اور کتاب پر عمل کرنے سے بے پروا کر دیا اور شریعت محمدی ایسی ہی کہ اُس سے ساری ٹیڑھی
چیزین سیدھی کی جاتی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عبادت کا طریقہ اپنی شریعت
مین تعلیم کیا ہی اُسکے خلاف جو عبادت کریگا سو قبول نہوگی اس مضمون کو نور الہدی مین دیکھو اُسمین
حضرت مجدد کے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب سہ صد و سیوم سے لکھا ہی اس مضمون سے قرآن
اور حدیث اور دینی کتابین بھری ہین علما اُس کی شرح کر دین گے اُن مین کا مختصر مضمون یہ ہی
جو مشکوۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین جابر بن عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس کا ترجمہ ہم اشعۃ اللمعات سے لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ عمر بن خطاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایک نسخہ توریت مین کا اور کہا عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ
یہ ایک نسخہ ہی توریت مین سے پھر چپ رہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر عمر کھڑے ہوکے پڑھنے
لگے اور حال یہ تھا کہ چہرۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلتا جاتا تھا غصہ سے تب کہا
ابوبکرؓ نے عمرؓ کو کہ روئین تجھپر رونے والیان یعنی تو مرجاوے یہ تعجب کے مقام پر بولنے کی عادت ہی
اُس کے اصل معنی اور بددعا منظور نہین ہوتی ہی کہا ابوبکر نے تو نہین دیکھتا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا کیا حال ہی پھر نگاہ کیا عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
کی طرف اور غصہ کا اثر اُس مین دیکھا تب کہا عمر رضی اللہ عنہ نے عذر کرنے اور استغفار کرنے کی
واسطے پناہ لیتا ہون مین اللہ کے پاس اللہ کے غصہ اور اُس کے رسول کے غصہ سے راضی
ہوا مین اللہ سے اس بات پر کہ وہ ہمارا پروردگار ہی اور راضی ہوا مین اسلام سے کہ وہ ہمارا دین
ہی اور راضی ہوا مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہی ہمارے پیغمبر ہین تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قسم ہی اُس مالک کی کہ تقاسی ذات محمد کا اُس کے دست قدرت مین ہی اگر ظاہر
ہون تمھارے پاس موسیٰ پیغمبر پھر اُنکی تم متابعت کرو اور مجکو چھوڑ دو تو بیشک تم گمراہ ہوا اور دور
پڑو سیدھی راہ سے اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ اور پاتے میری نبوت کا زمانہ تو بیشک وہ میری
پیروی کرتے روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے۔ یہ خاکسار کہتا ہی کہ اب شریعت محمدی نے ہمکو
ساری شریعتون سے بے پروا کردیا وہ کیا ہی جو شریعت محمدی مین نہین ہی یہان تک کہ توریت
تک کے پڑھنے سے حضرت ناراض ہوتے تو مشرکون اور جوگیون کے طریقہ کے موافق عمل کرنے
مین یا نجوم کے موافق عمل کرنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسقدر غضب مین گرفتار
ہوگا اور باقی اس سے زیادہ مضمون کتابون سے علما سمجھاوینگے ہم مسلمانون کے دین
کی اصول یہ ہی کہ ایمان کی سب شرطون کو اور سارے احکام شرعی کو قبول کرنا اور ان کے
فرض ہونے کا اعتقاد رکھنا اور جتنی چیزین اللہ تعالیٰ کے دین کے موافق ہین اور اللہ تعالیٰ
اور اُس کی رسول کے نزدیک محبوب اور پسند ہین سبکو محبوب رکھنا اور پسند کرنا اور ایسا ہی جتنی چیزین

اللہ رسول کے نزدیک مبغوض اور دشمن رکھی گئیں ہیں سب کو دشمن رکھنا ہی دین کی جڑ ہی اور
جس نے اس کے خلاف کیا وہ کافر ہی اسکی تصریح تمہید کے نوین باب کے پہلے قول مین دیکھین
یہ خاکسار کہتا ہی کہ صحابہ لوگ کی یہی چال تھی دیکھو حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کا امیر اور حاکم مقرر کیا تب سارے صحابہ نے اور اُن مین
ابو عبیدۃ بن الجراح امین الامۃ بھی تھے اُنھون نے بھی خالد بن الولید کی تابعداری کیا پھر جب حضرت
امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو معزول کیا اور ابو عبیدۃ بن الجراح کو امیر
اور حاکم لشکر اسلام کا مقرر کیا تب سارے صحابہ اور خالد بن الولید نے اُنھین کی تابعداری کیا کیونکہ
خلیفہ کا حکم اللہ ورسول کی شریعت کا حکم ہی اسی طرح سے شریعت نے جسکو مرشد مقرر کیا ہی اُس کی
تابعداری کرنا اور شریعت نے جسکو مرشدی سے معزول کیا اُسکو دشمن رکھنا فرض ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حق سے بڑھکے کسی کا حق جاننا کفر ہی یہ بات یاد رہے اور مرشدی سے وہی شخص معزول
ہی جسمین رتبہ مشیخت کا نہین جس کا ذکر آٹھوین وعظ مین مذکور ہوا اور خرق عادت کا ظاہر ہونا مرشدی کے
رتبہ کی شرط نہین عوارف المعارف کے تیسرے باب مین لکھا ہی کہ کہا ابو علی جرجانی نے ہو تو طالب
استقامت کا کرامت کا طالب مت ہو اس واسطے کہ تیرا نفس پھڑکتا ہی کرامت کی طلب کے واسطے
اور تیرا رب تجھسے استقامت طلب کرتا ہی اور خرق عادت کی چھوڑ قسم نعم البدل کے تیسرے لغو کے
رد مین لکھ چکے اسی وعظ مین اور مکاشفہ کا حاصل ہونا بھی مرشدی کے رتبہ کی شرط نہین اور خرق
عادت مسلمان سے ظاہر ہوتی ہی اُس کا چار نام ہی ارہاص معجزہ کرامت معونت اور فاسق اور کافر سے
جو ظاہر ہوتی ہی اُس کا دو نام ہی استدراج اور اہانت تو دجال سے بھی خرق عادت ظاہر ہوگی اُسکو
استدراج کہین گے اُسکو دیکھ کے اعتقاد نلاوین گے اسی طرح سے مکاشفہ جو مسلمان سے ظاہر
ہوتا ہی اُس کو مکاشفہ کہتے ہین اور کافر سے جو ظاہر ہوتا ہی وہ استدراج ہی نزہۃ المجالس کے باب
التقوی و فعل الخیرات مین لکھا ہی کہ مصر کے ملک مین ایک جوگی تھا اُس کا مکاشفہ مشہور تھا تو
مسلمانون کے ایک عالم نے کہا کہ اس جوگی کا قتل کرنا ضرور ہی تا کہ مسلمان لوگ فتنہ مین گرفتار

نہون تب زہر کی بجہائی چھری لیکے اُس کے مارنے کو گیا جب جاکے اُس کا دروازہ ٹھونکا تب جوگی
نے گھر کے اندر سے کہا کہ اے مسلمانون کے عالم چھری پھینک دے گھر مین چلا آ تب چھری پھینک دیا
اور اُس کے گھر مین گیا اور اُس سے کہا کہ تجکو یہ مکاشفہ کا نور کہان سے ملا تب کہا کہ نفس کی
مخالفت کرنے سے تب عالم نے کہا کہ دین اسلام کی تیرے نفس کو خواہش ہی تب جوگی نے کہا
ہان اشہدان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ تب عالم نے کہا کہ تو مسلمان کس واسطے ہو گیا تب
جوگی نے کہا کہ مین نے اپنے نفس سے مسلمان ہونے کو کہا تب میرے نفس نے انکار کیا سو مین نے
اُس کی مخالفت کیا انتہی۔ غرض یہ کہ دین اور تقوی والے کی خرق عادت اور مکاشفہ دیکھ کے اُسکے
معتقد ہون گے اور فاسق اور کافر کے معتقد نہون گے بلکہ اُسکی خرق عادت کو استدراج جانین گے
اور اس مقام مین عالم لوگ اس حدیث کو بھی سنا دین جو مشکوٰۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ کی تیسری فصل مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے سختی نکرو تم اپنی جانون پر ریاضتین اور مجاہدے شاقہ یعنی بڑے سخت کر کے کہ نفس
کو اُسکی برداشت اور طاقت نہو پھر اُس کے سبب سے اللہ تعالی سخت تم پر پکڑے بیشک ایک
قوم نے سختی کیا اپنی جانون پر پھر سخت پکڑا اللہ نے اُن پر اور اُن سخت پکڑنیوالون کے باقی ماندہ
لوگ دیوہرون اور گرجون مین ہین الخ۔

دوسرا مضمون - اس مقام مین تصوف کی بڑی معتبر کتاب تعرف مین جو اللہ تعالی کی رویۃ
اور دیکھنے کے باب مین لکھا ہی اُس کا ہم خلاصہ بقدر ضرورت کے لکھتے ہین باقی اُسمین دیکھ لو
فرماتے ہین اجماع کیا ہی سارے اہل سنت وجماعت نے اس بات پر کہ اللہ تعالی دیکھا جاویگا
آنکھون سے آخرت مین اور اُسکو مومن لوگ دیکھین گے کافر لوگ نہ دیکھین گے پھر آگے اسکی
بہت سی دلیل لکھ کے فرماتے ہین اور اس بات پر اجماع کیا ہی کہ اللہ تعالی دنیا مین نہ آنکھون سے
دیکھا جاتا ہی نہ دلون سے لیکن یقین کا دیکھنا ہوتا ہی پھر فرماتے ہین اور اختلاف کیا ہے اس
بات مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین اپنے رب کو دیکھا یا نہین تب ایک

بڑے لوگون کے گروہ نے کہا کہ نہین دیکھا آن حضرت نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے اور نہ کسی نے
خلایق مین سے دیکھا دنیا مین اور یہ لوگ دلیل لائے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
حدیث سے اور ان بڑے لوگون مین سے جنید بغدادی اور نوری اور ابوسعید خراز ہین اور
بعضے بڑے لوگون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین اپنے رب کو دیکھا اور
وہ جناب سارے خلایق مین سے دیکھنے مین خاص کیے گئے تھے جیسا کہ موسی علیہ السلام خاص
کیے گئے تھے کلام مین اور ان بڑے لوگون نے دلیل پکڑا ہی ابن عباس اور اسماء اور انس رضی
اللہ عنہم کی حدیث سے اور جن لوگون نے حدیث سے دیکھنے کی دلیل پکڑا ہی اُن مین سی ابوعبید
قرشی اور ہیکل اور بعضے متاخرین ہین اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اللہ تعالی کو دیکھا اپنی دل سے
اپنی آنکھ سے نہ دیکھا اور وے لوگ دلیل لائے ہین اس آیت سے ماکذب الفواد مارای نہین
جھوٹھ بولا دل مین جو کچھ دیکھا پھر صاحب تعرف فرماتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کسی کو اس طبقہ کے
مشایخون مین سے ایسے مشایخ کو جو معروف اور مشہور ہون اور اس بات کے محقق ہون اور بعضے
مشہور اور محقق لوگون کی کتابون مین نہین دیکھا اور نہ اُن کے مصنفات مین اور نہ اُن کے رسالون
مین اور نہ صحیح حکایتون مین جو اُن سے ثابت ہون دیکھا اور نہ سُنا ہمنے اُن مشایخون سے جنکی
ملاقات ہمنے پایا کہ کسی نے یہ بات کہا ہو کہ بیشک اللہ تعالی دنیا مین دیکھا جاتا ہی یا اُسکو دیکھا ہی
خلق اللہ مین سے ایک نے بھی مگر ایسے گروہ نے ایسی بات کہا کہ اُن کو کوئی سچا تھا نہین بلکہ بعضے
آدمی نے کہا ہی کہ صوفیہ مین سے ایک گروہ نے دعوی کیا ہی کہ ہمنے اللہ کو دنیا مین دیکھا
ہی اور ایسے شخص کے گمراہ کہنے مین اور اُس کے جھوٹھا بنانے مین [illegible] دعوی کرے اُسکے
عذاب کرنے یعنی سزا دینے اور سیاست کرنے مین سارے مشایخ نے اتفاق کیا ہی اور اس
بات مین کتابین تصنیف کیا ہی اُن مین سے ابوسعید خراز اور جنید بغدادی ہین اور جو شخص ایسا
دعوی کرے اُس کے جھوٹھا بنانے اور گمراہ کہنے مین اُن لوگون کے بہت سے رسالے
اور بہت سے کلام ہین اور ان سب مشایخون نے کہا کہ جس نے ایسا دعوی کیا اُس نے

اللہ تعالی عز وجل کو نہین پہچانا اور اُن مشایخون کی کتابین اس بات کی گواہی دیتی ہین والحمد للہ رب العالمین یہان تک تعرف کا خلاصہ تمام ہوا جو کوئی چاہے مدارج النبوۃ کے پانچوین باب کے آخر مین اس سے زیادہ اس مسئلہ کی تصریح دیکھے۔ اب اس مقام مین یہ نکتہ یاد رہے اخبار الاخیار مین خواجہ ضیاء بخشی کے حال کے ذکر مین فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم سے پھر کے آئے تب جبرئیل نے پوچھا کہ یا محمد اس عالم سے کہ آپ آتے ہین کیا دیکھا فرمایا ای بھائی اس سوال کی کیا جگہ تھی محمد تو محمد سے پوچھتا ہی کہ کیا دیکھا علم من علم فہم من فہم انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالی کے دیدار کی کوئی صورت شکل کیفیت بیان کرے سو جھوٹھا ہی۔

تیسرا مضمون۔ تمہید کے تیسرے باب کے پانچوین قول کا مختصر خلاصہ یہ ہی کہ جب کسی چیز کی پہچاننی کا توارادہ کریگا تب پہلے تو محتاج ہوگا اُس چیز کی ہیئت سے یعنی شکل کا پھر اُس چیز کی کمیۃ کا کہ یہ چیز کتنی ہی پھر کیفیۃ کا کہ یہ چیز کیونکر ہی پھر اینیہ کا کہ یہ چیز کہان ہی پھر ماہیۃ کا کہ اس چیز کی ماہیت اور حقیقت کیا ہی اور لیکن صانع جل جلالہ کا پہچاننا بغیر ان سب معانی کے حاصل ہوتا ہی اور تعرف کے باب شرح قولہم فی التوحید کا تھوڑا سا مضمون اس مقام کے لایق یہ ہی کہ اللہ تعالی موجود ہی قبل سب چیز کے اُس کے سوا کوئی قدیم نہین اور اُس کے سوا کوئی معبود نہین وہ جسم اور کالبد نہین اور صورت اور شخص نہین اور اسی باب کے آخر مین جو سورۂ شوری کی یہ آیت لکھا ہی لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر نہین مانند اُس کے کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہی سو تفسیر روح البیان مین اس کی تفسیر مین دلیلین لکھ کے بعد اسکے لکھا ہی کہ محال ہی پورا محال یہ کہ ذات قدیمہ ذات حادثہ کا شبیہ ہو اور یہ کہ اُس ذات کیواسطے صفت حادثہ ہو جیسا کہ یہ محال ہی کہ ذات محدثہ کے واسطے صفت قدیمہ ہو شعر

ذات ترا صورت و پیوند نہ		تو بکس و کس بتو مانند نہ

اور مشکوۃ مین جو باب رویۃ اللہ تعالی کی پہلی فصل مین جریر بن عبداللہ کی حدیث مین یہ عبارت ہی انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر الخ اشعۃ اللمعات مین اسکے

یہ معنی لکھے ہین دیکھوگے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو تم اس چودھوین رات کے چاند کو اور یہ تشبیہ
دیکھنے کی دیکھنے کے ساتھ ہی پورے کھل جانے مین یعنی دیکھنا تمھارا حق کو ایسا ہوگا جیسا کہ
چاند کو دیکھنا ہوتا ہی کہ کچھ شک وشبہہ اس مین نہین ہوتا یہ تشبیہ مرئی کی مرئی سے کے ساتھ نہین ہی یعنی
جیسا کہ یہ چاند تمھارے سامنے ہی اور ایک جہت مین ہی اور محدود ہی ذات حق تعالی وتقدس ایسی
نہین ہی انتہی اور مشکوۃ کے کتاب الآداب کے باب السلام کی پہلی فصل مین جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق اللہ ادم علی صورتہ
پیدا کیا خدائتعالی نے آدم کو اُسکی صورت پر اشعۃ اللمعات مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کے معنی مین
اختلاف کیا ہی بعضے اُسکی تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہی
سو اُسکی تاویل سے یعنی اسکے معنی اور شرح بیان کرنے سے زبان کو بند کرنا چاہیے جیسا کہ ایسی متشابہات
مین سلف یعنی صحابہ اور تابعین کا مذہب یہی ہی اور بعضے تاویل کرتے ہین اور اسکی مشہور تاویل یہ ہی
کہ صورت کے معنی صفت کے ہین جیسا کہ کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال کی ایسی ہی
یعنی پیدا کیا پروردگار تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر اور اُسکو موصوف کیا اُن صفتون کے ساتھ جو
اُسکی صفات کریمہ کے پرتو ہین اور اُسکو بنایا حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر الخ ۔ باقی اُسکو اُس کتاب مین
دیکھ لو اور یہ بھی لکھا ہی کہ پیدا کیا آدم کو آدم کی صورت پر یعنی جیسا اور آدمی بتدریج نطفہ علقہ مضغہ
وغیرہ سے پیدا ہوتے ہین ویسا آدم کو نہین پیدا کیا بلکہ جیسی صورت آدم کی تھی اُسی صورت پر
ایکبارگی پیدا کیا غرض اس کتاب کے سوا اور کسی کتاب مین یہ نہین لکھا کہ پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر
یہ معنی جو کے سوجھو ٹھا ہی اور سارے اہل سنت وجماعت کا مخالف ہی اور مرشد کی صورت کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اللہ عزوجل کی صورت تصور کرنا سوفسطائیہ کے عقائد کے موافق ہی
اور نرا باطل اور کفر اور جنون کی بات ہی اور برزخ مرشد کا تصور کسی کتاب سے ثابت نہین ہان
تصوف مین ربط القلب بالشیخ کا بیان جو ہی سو اس کا بیان ہم دسوین وعظ کے آخر مین لکھ چکے
اور سوفسطائیہ کے مذہب کا بیان بارھوین وعظ مین وجیہہ کے رد مین لکھ چکے ۔

چوتھا مضمون۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین کتاب اسماء اللہ تعالی مین فرماتے ہین۔ جان تو
کہ اللہ تعالی کے نامین توفیقی ہین یعنی موقوف ہین سننے پر اور شارع کے اذن پر سو جو اسم کہ اللہ
تعالی پر بولنا شریعت مین آیا ہی اسی اسم کو اللہ تعالی پر بولنا چاہیے اپنی طرف سے عقل کے حکم سے
اللہ تعالی کا کوئی نام نرکھنا چاہیے اگرچہ دونو اسم یعنی جو شریعت مین مقرر ہی اور جو اسم اپنی طرف سے
مقرر کرین دونون کے ایک معنی ہین مثلا اللہ تعالی کو عالم کہتے ہین عاقل نہین کہتے ہین اور جواد
کہتے ہین سخی نہین کہتے ہین اور شافی کہتے ہین طبیب نہین کہتے ہین انتہی باقی فارسی ترکی۔
ہندی زبان مین جو صانع یعنی اللہ تعالی کا نام مقرر ہی وہی نام لیکے ایمان لایا بشرطیکہ اس
نام سے اللہ کے سوا دوسرے کا خیال نہو تو درست ہی جیسا کہ تمہید مین ہی تو وہ دوسری بات ہے
باقی بولنے اور ذکر وغیرہ کے وقت شرعی نام کے سوا دوسرا نام درست نہین اور اللہ تعالی
کے سارے اسمار اور صفات قدیم ہین نہ اللہ ہین نہ غیر اللہ ہین اسکی تصریح تمہید مین ہی۔

پانچوان مضمون۔ دین محمدی مین اخلاص کو بڑا دخل ہی اور اخلاص کی ضد کا نام ریا ہی
سو اخلاص کا بیان گیارھوین وعظ مین معتبر کتابون سے ہم لکھ چکے وہان دیکھو اس کا خلاصہ
یہ ہی کہ جب تک نفس کی خواہش کے موافق عمل کرتا ہی تب تک عبادت کرنے سے نفس اور بھی
زیادہ موٹا ہوتا ہی تعرف مین اخلاص کے بیان مین لکھا ہی کہ جنید بغدادی قدس سرہ نے کہا کہ
اخلاص یہ ہی کہ ارادہ کیا جاوے اس سے اللہ کوئی عمل ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے فائدہ کے
واسطے اور غیبی چیزون کے دیکھنے کے واسطے یا لوگون کو مطیع کرنے کے واسطے یا خرق عادت
ظاہر ہونے کے واسطے وغیرہ اس قسم کے کام کے واسطے جو شخص کوئی عبادت اور ذکر اور
مراقبہ کرے وہ ریاکار ہی جب یہ پانچون مضمون سمجھ مین آگیا بس اس رسالہ کا باطل ہونا خود
بخود سمجھ مین آجاوے گا اب رسالہ لیثیہ کے دیباچہ کی عبارت سنو بعد حمد و نعت کے کہتے ہین۔

بدانکہ این رسالہ است مسمی برسالہ لیثیہ مشتمل بر اذکار و افکار و اشغال و مراقبات مقامات اربعہ
وغیرہ از معمولات مدامیہ این احقر العباد امیدوار فضل و فیض سبحان نواختہ و پرداختہ قطب زمان

مولانا حضرت خلیق الرحمان عرف برگزیدۂ حق حضرت شاہ باگھو فقیر ابو اللیث بن حافظ ابو تراب
امام الحق والشرع والدین رضی اللہ عنہم وجعل فی قربہ مثواہم در یازدہ مذاکرہ مذکور میکرد وطالبان
واتقان خصوص فرزند فرزندان فرزند این خاندان ازان فائدہ برگیرند وبہرہ یاب شوند انتہی۔
خاکسار کہتا ہی کہ اس رسالہ مین جتنے ذکر وغیرہ لکھے ہین وہ سب معمولی مصنف کے ہین مگر بڑا افسوس
یہ ہی کہ مذاکرہ ہفتم مین جوگیون کا سلوک جو لکھا ہی سو اسکو رد نہین کیا ہی بلکہ سالکون کو اُس کے
حاصل کرنیکی ترغیب دیا ہی اور اُس سلوک کو تعلیم کیا ہی اور جوگیون کے سلوک کے سوا دوسرے
مذاکرون مین اپنے معمولی اذکار واشغال مین بھی جوگیون کے سلوک کی عبارت لکھا شل رہین
سرین کے اور اِن اسمون کو اسم صفات قرار دیا ہی اور اسکے معنی یا خالق یا رحیم لکھا ہی جیسا کہ آگے
معلوم ہوگا اِسکا بھید نہین معلوم ہوتا کہ اسلام کے اذکار واشغال کو چھوڑ کے جوگیون کے اذکار
واشغال کو کس واسطے اختیار کیا ہی اور مذاکرہ سیوم مین جو اس عبارت سے لکھا ہی۔
بدانکہ چون از الا اللہ بگذرد اللہ ماند اللہ اسم ذات است دران وقت بذکر وفکر آن اسم باشد طریق
ذکر یک ضربی اسم ذات آنکہ سر بجقف راست اندکی بلند کردہ اللہ گویان بر پہلوی چپ ضربی کند
بسختی چنانکہ استخوان پہلوی چپ خم شود بیا پی برین طریق ذکر کند دراثنا ذکر چشم وا دارد وجسم
بشکل لفظ اللہ در نظر دارد ان اللہ خلق ادم علی صورتہ تصور کند تا فنا فی اللہ حاصل شود انتہی۔
اسکا انکار دتیسرے مضمون سے ہوتا ہی اور اس طرح کی سختی اپنی جان پر کرنا شریعت سے ثابت
نہین اور ضرر جسمانی کا خوف بھی ہی چنانچہ خاکسار نے بہت سے لوگون سے بتواتر سنا ہی کہ بہت سے
اس قسم کا ذکر کرنے سے خون تھوکنے لگے اور اُس حدیث کو جو دوسرے مضمون مین مذکور ہوئی خوب
سمجھا وین جس مین دیوہرون اور گرجون مین رہنے والون کا ذکر ہی اور یہ مراقبہ تعلیم کرکے اللہ تعالی
کے لاکھون شل ٹھہرایا اور مذاکرہ ششم مین جو شغل خدابینی کا لکھا ہی اُس کی عبارت یہ ہے شعر

لب بہ بند وچشم بند وگوش بند		گر نہ بینی سر حق بر من بخند

یعنی از انگشتان ہر دو دست حواس خمسہ را بستہ یا محبوب یا مطلوب یا مقصود بدل گویان

درحبس دم از زیر ناف بالای دماغ بردارد و از انجا معکوس آن کند زیر ناف عالم سفلی و بالا عالم علوی تصور کند خیالکہ بیکدم ہزار رساند آواز احدیت بگوش رسد و نقطۂ درخشندہ پدید آید و نقطہ دراز گردد تا بدل رسد دل منور شود دران نور صورتی پدید آید کہیئۃ الناس و لیس من الناس متصرف در ہمہ عالم آن صورت است و شکل عین حقیقت سالک والہ نمیداند و فی انفسکم افلا تبصرون کشوف شود ہر تجلی کہ بر سالک نماید با نامحرم بیان ننماید انتہی۔

اسبات کا رد دوسرے اور تیسرے مضمون سے ہوتا ہی اور دوسرے مضمون مین جو لکھا ہی اسکا بھی خوب رد ہوتا ہی اور دوسرے جبرئیل علیہ السلام کو معلوم نتھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو بیان نکیا اور اسکے بیان کرنے مین اپنی حیرت کا بیان کیا اس باتکو اس جاہل نے کیسی صورت اور شکل کی قید کے ساتھ بیان کیا ہی اور اسی مذاکرہ ششم مین جو یہ عبارت لکھا ہی وہ عبارت یہ ہی۔

آنکہ ہمون صورت مرشد را میان دو ابرو بالای مغز سر زیرا کہ مقام محمود و قاب قوسین او ادنی است تجربت ماہ ملاحظہ کند و ہمون صورت را صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انگارد چون استقامت یابد ہمو صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم را بدیدۂ دل صورت حق تصور کند کہ صفات احمد عین ذات حق است انتہی۔

اس بات کا رد تیسرے مضمون سے ہوتا ہی کیونکہ یہ تصور سوفسطائیہ کے مذہب کے موافق ہی کہ جسکو جو خیال کیا وہ وہی ہی قدیم کو حادث خیال کیا تو وہ حادث ہی اور حادث کو قدیم خیال کیا تو وہ قدیم ہی اور چوتھے مضمون سے اس بات کا رد بخوبی ہوتا ہی اسکا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ کی صفات کو عین اللہ نہین کہہ سکتے تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کو عین ذات اللہ کی کس طرح کہین گے اور ایسی بات کہنے سے کفر لازم آویگا ایسی بات کہنے والیکو توبہ کرنے اور تجدید نکاح کا حکم دیا جاویگا مذاکرہ ہفتم مین یہ عبارت لکھا ہی۔

بدانکہ تصورات سبعہ کہ سلوک جوگیان است بدانکہ در سلوک جوگیہ سہ چیز بدست آرد بعدہ بوہم مشغول شود اول جلسۂ ایشان کہ آن را بیٹھک میگویند آن ہشتاد و چہار است و در ہر جلسہ نفع دیگر دارد این بیٹھک ازان جلسہای ہشتاد و چہار است نفع و خاصیت ہمہ بیٹھک دارد این است کہ مربع بہ نشیند و ہر دو پای گرہ و پاشنہ پای چپ فرو د چھپتین نہد و پای راست نزدیک او دارد بعدہ مقعد را بہ بندد و زبان

درکام چسپاند و در وہم مشغول شود یعنی ہرچہ میخواند در باطن وہم کند و گرسنگی بدست آرد و بپہلو خواب نرود
چون این ہمہ چیز را بدست آرد وہم فرا گیرد و فتح مقصود شود و صفائی باطن دست دہد و خرق عادت
شود و بار واح ملاقات شود چون خواہد کہ بوہم در آید بعد نماز تہجد بطریقیکہ منود آید بہ نشیند تا نماز فجر مشغول
شود بدانکہ محلہای وہم ہفت موضع است اوّل مقعد دوم فرو ذکر سیوم ناف چہارم دل پنجم حلقوم
ششم پیشانی ہفتم تارک سر کہ آنجا سوراخ است تنگ و باریک چون خواہد کہ در عالم وہم در آید و از عالم غیب
چیزی معائنہ کند پس ہر کلمہ کہ نزد ایشان در ہر محلیکہ منسوب است ہمان کلمہ در ہمان محل وہم کند در حالت وہم
اثر خواص از فکر پیدا شود اوّل وہم از مقعد آغاز کند یعنی فکر خود دران محل بدارد و آن محل زحل است و این
کلمہ بدل بگوید دران حالت نہ بزبان کلمہ این است ھو اللہ یعنی یا رب چون درین محل وہم ثابت شود
جملہ نحوسات و نحس اکبر دفع شود تا حکایت نفس از و منقطع گردد ہر کہ او را بہ بیند مطیع و دوست او گردد و ہرچہ دارد
ایثار کند دوم فرو ذکر و خصیتین وہم کند و دران حالت این کلمہ بدل گوید احو اللہ یعنی یا قدیم درین وہم
ہرچہ بخاطر در آید ہمان معائنہ کند و حق نخواہد از حق یا بد و از آفات و بلیات سلامت ماند و دشمنان او مطیع
شوند این محل مشتری است سیوم موضع وہم ناف است درین محل وہم کند و این کلمہ در دل بگوید یا
رحمٰن یعنی یا خالق درین فکر طی الارض دست دہد و علم لدنی بروی کشف گردد و جمیع علویات و سفلیات
مسخر شوند این محل مریخ است چہارم وہم دل است فرود پستان چپ وہم کند و این کلمہ بدل بگوید نہ بزبان
ھو ربی بس یعنی یا کریم یا رحیم و صاحب این اہل ل گردد و غیب او را معائنہ و مشاہدہ باشد
اگر کسی چیزی در خاطر بگذارد و در خاطر کند و ہمان لحظہ او را مکشوف شود و جملہ خلایق مطیع او شوند این محل
آفتاب است اگر خواہد کسی را مسخر خود کند یا از نزدیک و دور بیارد شکل او مسخ تصور کند و این کلمہ بدل بگوید
مسخر شود اگر شیر است نزدیک او بیاید پنجم محل حلقوم است دران موضع کلمہ آئی یعنی یا مسخر السموات
والارض وما بینہما تفکر کند و بدل بگوید صاحب این وہم را جمیع علویات و سفلیات مطیع و منقاد
شوند ہیچ اندوہ بد و راہ نماید این محل زہرہ است ششم محل پیشانی بالا تر از میان دو ابرو تا نرمہ گوش یعنی
و این کلمہ بدل گوید بیم یعنی یا علیم و فکر را دران محل بدارد خواص حقایق اشیا بر و فتح شود و آنچہ از

کسی آموختہ باشد این محل عطارد است ہفتم محل وہم بالای دماغ است دران محل وہم کند ھنسا یعنی یا محیی بدل بگوید صاحب این حیات ابدی یابد مثل حضرت خضر علیہ السلام وفایز فیوض گردد و این محل قمر است روندگان این زہ را باید کہ تصورات مذکورہ بقید تمام کند کہ اکثر طالبان حق ازین بمقصود رسیدہ اند و در تقید یک ہفتہ اثر اینہا بر طالب ظاہر شود و عاملان این کار گفتہ اند ہر کہ بشکل آفتاب و اشیا رخویش و بشکل ماہ چہاردہ درچپ او خود را در میان و کلمہ ھنسا یعنی یا محیی در دل وہم کند نہ بر زبان ہیچ اورا علتی و رنج نشود چنانچہ بآب غرق نشود و بآتش نسوزد و اسلحہ بروکار نکند و دیم بارواح روحیان ملاقات شود و ہرچہ بخواند بکند و روح از قید بشری خلاص شود و در عالم ارواح تصرف باشد انتہی۔

اس بات کا ردپہلے مضمون سے ہوتا ہی اور اس رسالہ کے موافق جس کا اعتقاد اور عمل ہو اُس کو مرشدی کے رتبہ سے معزول جانیں اور اس رسالہ کے مضمون خلاف اخلاص کے بھی ہین اور ہفتم محل کے وہم کے جو فائدے لکھا ہی اس کا اعتبار نہین اور جوگیون کی زبان کے جو اسم لکھا ہی اور اُسکے معنی جو لکھا ہی وہ بھی قابل اعتبار کے نہین کیونکہ اسلام کی کتاب سے اُس معنی کی سند ثابت نہین اور اگر فرض کیا کہ اُس اسم کے وہی معنی ہون تب بھی اللہ تعالی پر اس اسم کا بولنا چوتھے مضمون سے درست نہین اور اگر اسم کے وہم سے یہ فائدہ ہوا کہ غرق نہوا اور نہ جلا اور ہتھیار نے کام نکیا تو یہ کرامت نہوگی بلکہ یہ استدراج مین داخل ہوگا اسی طرح سے غافل لوگ ہمارے پانچون مضمون سے اس رسالہ کی باتون کو رد کیا کرین۔ نکتہ۔ اور جو لوگ کلمہ گو مسلمان کے کافر کہنے سے خوف نہین کرتے ہین یا جو لوگ امام اعظم رحمہ اللہ کی شان مین بے ادبی کرتے ہین یا جو لوگ مولود کے اُن مضامین پر جو معتبر کتابون مین مروی ہین طعن کرتے ہین یا جو لوگ مولود کو کنہیا کے جنم کی تشبیہ دیتے ہین یا جو لوگ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی فضیلت اور تاکید کی ساری حدیثون پر طعن کرتے ہین یا جو لوگ معجزہ شق قمر مین لوگون کو شک دلاتے ہین یا جو لوگ چارون امامون کی فقہ کے خلاف مسئلہ بیان کرتے ہین یا جو لوگ اللہ تعالی کیواسطے آدمی کی صورت کا ہونا بیان کرتے ہین یا جو لوگ جوگیون کے شغل مین تاثیر اور فائدے کے معتقد ہین اور جوگیون نے جو اللہ تعالی کے

نام واللہ اعلم کس زبان مین مقرر کیا ہی اور اُس لفظ کے معنی اسلام کی کسی کتاب سے معلوم نہین ہوتے
اُس نام کا ذکر اور مراقبہ تعلیم کرتے ہین جیساکہ اوپر مذکور ہوا ان سب لوگون کو یہ شعر سُنا دو جو ردالمختار
مین درالمختار کے اس قول وروی الجرجانی سے لیکے امام ائمۃ الامصار تک کی شرح مین لکھا ہی شعر

اشفق علی الراس لاتشفق علی الجبل	یا ناطح الجبل العالی لیکلمہ

اے ٹکر مارنے والے بلند پہاڑ کے تاکہ پہاڑ کو زخمی کر دے تو اپنے سر پر شفقت اور مہربانی کر پہاڑ پر مہربانی
مت کر یعنی پہاڑ کا کچھ بگڑنے کا نہین تیرا ہی سر ٹوٹے گا۔ ایسا ہی شریعت محمدی کچھ بگڑنے کی نہین
اُنھین کا دین وایمان ٹوٹ جاوے گا

چھٹوین تنبیہ ایضاح الحق کے رد مین

آپ جاننا چاہیے کہ ہم جو کہتے ہین کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمٰعیل رحمہ اللہ کی تصنیف نہین ہی تو اُس کا
سبب یہ ہی کہ اول تو قلب لااطمینان والے کے نزدیک بھی وہ کتاب پوری مولانا ممدوح کی تصنیف
نہین ہی جیساکہ اوپر مذکور ہوا اور دوسرے یہ کہ اُس کتاب کے مضمون اہل سنت وجماعت کی مذہب کے
مخالف ہین اور اگرچہ اُس کا مصنف ظاہر مین بدعت کو منع کرتا ہی مگر بدعت کی تعریف ایسی نئی نئی
باتین اپنی طرف سے بنا کے لکھا ہی کہ مومنون کو ضرر کرتی ہین تو اُس کی وہ بات بدعت سیئہ
ٹھہری اور اُس کے مصنف نے شاید کہ مولانا مرحوم کی تقریر سُنا ہوگا اس سبب سے بعضے باتین اُنکی
تقریر کے موافق لکھا ہی جیساکہ ازانجملہ کرکے اٹھارہ ازانجملہ لکھا ہی مگر بین وبسیار کو سنبھال نہ سکا
چنانچہ اٹھارھوین ازانجملہ کے ذیل مین جو یہ عبارت لکھا ہی۔
وہمچنین ہر گاہی کہ عالم ربانی کہ وسیع العلم ولطیف الذہن باشد مجموع سیرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تامل میفرماید لابد بروواضح میگردد کہ ہر چند آنچہ سیرت مذکور بران مشتمل است ہمہ از قبیل سنت
نبویہ است مگر آنکہ ہر فعل را ازان موقعی است درباب تعلق اہتمام آنجناب باد گہ دیگری راند واسمعنی
بہ ملاحظہ قرائن حالیہ ومقالیہ آن جناب لائح میگردد یعنی امتیاز درمیان مہتم بالشان وغیر مہتم بالشان
ودرمیان اہم ومہم ذہن نشین اومیشود وانچہ قابل تعلیم وترویج است ازانچہ باین مرتبہ نیست تمیز میگردد

مثلاً اہتمامی کہ بہ ترمیم و تعمیر مساجد و فراہم کردن اسباب آبادی آن متعلق است بمقابر نیست وانچہ درباب اجتماع مسلمین و مساجد از قسم تاکید بران و تہدید بر ترک آن و اظہار رضامندی بوقوع آن و ناخوشی بفقد آن و بیان منافع تحقیق آن و مضار عدم آن و امثال آن از انچہ بہ ترغیب و ترہیب تعلق دارد سعی و اہتمام باید کرد و بزیارت قبور نباید کرد انتہی۔

اس مقام مین قبر شریف کی زیارت کو مستثنیٰ کرنا تھا کیونکہ زیارت کے کرنے اور ترک کرنے کے منافع اور مضار اور ترغیب اور ترہیب حدیث مین موجود ہین جیسا کہ القول المحقق المحکم کے رد مین وہ حدیثین معلوم ہون گی اس استثنا نکرنے اور ایک لاٹھی سے سب کے ہانکنے سے قبر شریف کی زیارت کا اہتمام نادان لوگون نے آپ بھی چھوڑ دیا اور دوسرون کو بھی منع کیا جیسا کہ القول المحقق المحکم کی مصنف کا حال مشہور ہوا ہی اور اس رسالہ مین جو اُس نے سنبھالنا چاہا تو نہ سنبھال سکا بلکہ اور بھی اپنی وہابیت کو کھول دیا اور قبر شریف کی زیارت کی جتنی حدیث ہین سب پر طعن کیا ہی بھلا مولانا مرحوم کب ایسا کرتے اور اُس فصل مین یہ عبارت لکھا ہی۔

وانچہ درباب دعوت عوام الناس بسوی ظاہر کتاب و سنت سعی باید کرد درباب دعوت دانشمندان فنون بسوی مسائل غریبہ قیاسیہ و مباحث عمیقہ کلامیہ و اشارت دقیقہ صوفیہ نباید کرد انتہی۔

ان دونون دعوتون مین سعی کرنیکا جو فرق بیان کیا ہی تو اُسمین بالکل فساد کیا ہی اور دونون دعوتون کا مضمون ابلہ فریب باتون اور فساد سے بھرا ہی سو ہم اُس مضمون کو رد کردیتے ہین باقی ایضاح الحق کی ساری مفسدیکو ہمارے بھائی لوگ رد کرلین گے اور اس کتاب مین ایسا پیچ پانچ اور خلط ملط کیا ہی کہ اگر آدمی اسکی عبارتون مین غور نکرے اور اُس کے مضامین کو اہل سنت وجماعت کی کتابون سے نہ ملاوے تو بڑا دھوکھا کھا جاوے کیونکہ اُس کے بعضے مضمون بہت پاکیزہ اور کارآمد ہین مگر ہر مقام مین لامذہب اور ظاہریہ بنا نیکی رعایت کرتا گیا ہی اور اپنی عقل کے جوڑ توڑ سے قصہ سے شریعت محمدی کے مٹانے کا ارادہ کیا ہی چنانچہ اس خاکسار کے اس خبر دینے کے بعد اب ہر کوئی اُسکی مفسدی کو پہچانے گا اور رد کرسکے گا اب دونون دعوتون کے مضمون کے فساد کا رد سنو پہلی اور دوسری

دعوتون کے باب مین جو اُس نے فارسی عبارت لکھا ہی اُسکا ترجمہ کرنا ضرور ہی تا کہ سبکی سمجھ مین آجاوے اور اُس کے
فساد سے سب لوگ واقف ہوجاوین سو اُسکا ترجمہ یہ ہی اور جیسا کہ عوام الناس کو قرآن اور حدیث کے
ظاہر معنی کیطرف بلانے یعنی تعلیم کرنے اور ہدایت کرنیکے باب مین کوشش کرنا چاہیے ویسا علم عربی وغیرہ
فنون کے جاننے والون کی یعنی عالمون کی دعوت کے باب مین فقہی مسائل جو نادر ہین اُنکی طرف
بلانی یعنی تعلیم کرنے مین اور علم کلام کی جو باریک باریک بحثین ہین اُنکی تعلیم مین اور حضرات صوفیہ کے
جو باریک باریک اشارات ہین اُن کی تعلیم مین کوشش کرنا چاہیے انتہی اِس مضمون مین کسقدر فساد اور
لا مذہبی بھری ہی اور کیسا پیچ پانچ کیا ہی اُس کی حقیقت یہ ہی عوام کو حدیث اور قرآن کے ظاہری
معنی اگر تعلیم کریگا تو اول تو ظاہری معنی سے جو شخص جو سمجھے گا اُسی کے موافق عمل کریگا اور جتنے آدمی
ہین اُتنا مذہب نکلیگا اور کارخانہ شریعت کا برہم درہم ہوجاویگا اور دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مخالفت اور بد دعا مین گرفتار ہوگا جیسا کہ اسی بارھوین وعظ کی پہلی تنبیہ مین مشکوۃ مصابیح
کے باب تیمم کی دوسری فصل سے جابر بن عبداللہ کی روایت والی حدیث ہم لکھ چکے جس مین
قتلوہ قتلھم اللہ فرمایا ہی تو یہ شخص ظاہر مین اگرچہ حدیث اور قرآن پر عمل کرنے اور کرانیکا دعوی کرتا ہی
مگر حقیقت مین شریعت محمدی کو مٹانا چاہتا ہی اور عالم کو جو نادر نادر مسائل فقہی کی تعلیم کرنیکو اور علم کلام
کی باریک باریک بحثون کی تعلیم کرنیکو اور حضرات صوفیہ کے باریک باریک اشارات کی تعلیم کرنیکو منع کیا
ہی تو یہ سراسر مخالف اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکے کیا ہی وہ حدیث یہ ہی کہ مشکوۃ مصابیح مین کتاب
العلم کی دوسری فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فہو احق بہا اس حدیث
کے معنی اور شرح اشعۃ اللمعات سے ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی اور ایک روایت مین کلمۃ الحکمۃ آیا ہی یعنے
حق بات اور دین کی بات اور علم کی بات گم ہوئی اور کھوئی ہوئی چیز عالم کی ہی سو جہان پایا اور جس سے
پایا اس بات کو تو وہ عالم لایق زیادہ ہی اُسکے جیسے کہ کوئی شخص اپنی کھوئی ہوئی چیز کو جسکے ہاتھ مین
پاتا ہی لے لیتا ہی ویسے ہی عالم دین کی بات جس جگہ سے سنتا ہی قبول کر لیتا ہی اور اُسپر عمل کرتا ہی

اوراس بات کاخیال نہین کرتا ہی کہ یہ بات ایک فقیر اورحقیر شخص کہتا ہی بعضے بزرگون نی کہا ہی کہ اگرایک شخص حق بات کو بایزید بسطامی سے سُنے اور وہی بات اپنی لونڈیسے سُنے اورقبول نکری تو وہ شخص متکبر ہوگا بیت

مرد باید کہ پند بر گیرد	درنوشتہ است پند بر دیوار

اوراس حدیث مین اس بات کی بھی دلیل ہی کہ جوشخص کوئی کلام سنے اوراُسکے معنی نہ سمجھے توچاہیے کہ اس کلام کواس شخص کے پاس پہنچادے کہ اُس کرلایق ہو اوراُس سے زیادہ فقیہ ہی جیساکہ جوشخص کہ کسیکی کھوئی ہوئی چیز پاوی تو اسکی یہی راہ ہی کہ تلاش کرکے اُس چیز کے مالک کے پاس اس چیز کو پہنچادے اوراس بات کی دلیل ہی کہ جس شخص کوعلم سمجھنے کی استعداد اوراہلیت اورلیاقت ہی اُسکو علم تعلیم نکرنا درست نہین ہی جیساکہ کھوئی چیز کے پانیوالے کواُس چیز کے مالک کو نہ دینا درست نہین اور جیساکہ علم کی اہلیت والے کوعلم کا تعلیم نکرنا درست نہین ہی ویسا ہی دنیا علم کا نااہل کو درست نہین ہی جیساکہ دوسری حدیث مین آویگا بیت

بے ادب را علم وفن آموختن	دادن تیغی بدست راہ زن

اوریہ حکم جیساکہ شاگردون اورطالبون کے اشخاص کے اختلاف کے سبب مختلف ہوتا ہی کہ جیسا جو شخص ہوتا ہی اُسکی تعلیم مین ویساکرنا ہوتا ہی ویسا ہی علم کے انواع اوراقسام کے اختلاف کے سبب سے مختلف ہوتا ہی یعنی جوشخص جس علم کی تعلیم کے قابل ہی اُسکو وہی تعلیم کرنا ہوتا ہی۔ تواحکام شریعت جو معاملات ظاہری سے علاقہ رکھتے ہین اُسکو عموماً ہرشخص کو تعلیم کرنا چاہیے اورحقایق اوردقایق کو یعنی عقائد اورتصوف کی باریک باریک باتون کو اُن کے بتانیکے قابل لوگون کے سوائے دوسرون سے بیان کرنا نچاہیے اورعلماے کے اختلاف کا اورمسایل اورمذاہب کے اختلاف کا ذکرعوام سے کرنا نچاہیے خصوصاً ہمارے زمانے مین کہ لوگ انکار اورتردد کے واسطے بہانہ ڈھونڈھتے ہین اورمسئلہ کا جواب دینے مین سائل کے حال کاخیال رکھنا چاہیے جنید بغدادی قدس سرہ سے لوگون نے کہا کہ آپکے پاس دوشخص آتے ہین اور دونون ایک ہی مسئلہ آپسے پوچھتے ہین اورآپ ہرایک کو دوسرا جواب دیتے ہین اورایک مسئلہ کا ایک ہی جواب دینا چاہیے اس کا کیا سبب ہے فرمایا کہ

الجواب علی قدر السائل کلموا الناس علی قدر عقولهم یعنی جواب سائل کے اندازہ پر
ہوتا ہی اور بات کرو تم لوگون سے اُنکی عقل کے اندازے کے موافق۔ ہمارے جواب مختلف دینے کا
یہی سبب ہوا انتہی۔ مسلمانون ہمنے اس مفسد کی فسادی بات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فساد
مٹانیوالی بات دونون کو معہ شرح معتبر کے نقل کر دیا اب تم لوگ دونون کو ملا کے حق اور باطل کو
پہچان لو دیکھو تو اس مفسد نے چن چن کے ضروریات دین کو کیسا مٹانا چاہا تھا اللہ تعالی نے خبر
کیا کہ سب گمراہ کرنیوالون کے رسالے ہمارے پاس پہونچ گئے اور ہر فرعونے را موسی کا مضمون
کھل گیا اب ایسی کھلی کھلی دلیل جو ہم مفسدون کے رد مین لکھتے ہین تو اسّے ہمارے مزاج کی لطافت
کوئی نہ سمجھے بلکہ یہ مفسدون کے مزاج اور مذہب کی خباثت کے سبب سے ہی کہ وہی لوگ اُن مسائل کو جنکی
کھلی کھلی دلیل موجود ہین اپنے دل کی جوڑی باتون کے زور سے مٹانا چاہتے ہین تب ہم اُن
مسائل کی حقیقت نشان اور پتے اور سند کے ساتھ کھول دیتے ہین تاکہ لوگ پہچان جاوین کہ یہ مسائل
شرعی ہین کہ اُسکے مٹانے کے واسطے یہ سب اُسکے دل کی جوڑی بات ہی تاکہ لوگ اُس سے نفرت
کرین اور مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسمٰعیل رحمہما اللہ تعالی جو حضرت مرشد برحق کے خادمون مین
اپنے تیئن داخل کیا تھا ور اُنکی سواری کے ساتھ دوڑتے تھے تو اسی حقایق اور دقایق کی تعلیم
کی امید پر اور جیسا کہ حضرت مرشد سے اُن کو اعتقاد تھا اُس کو صراط المستقیم مین دیکھو اگر حضرت مرشد ان
دونون طالبون کو باریک باریک باتین نہ بتاتے تو کیا بتاتے کیا وہی لوگ ظاہری معاملات اور عبادات
کے مسائل سے عاری تھے پھر اس جملہ کے بعد جو عبارت لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ شرعی مسائل
باوجودیکہ اُن کی بہت سی شاخین ہین اور شارع نے ان کی وجہون اور مقامون کو تعیین فرمایا ہی
مگر وے سب انھین دو باب کی طرف رجوع ہوتے ہین یعنی شارع کو اُن مسائل مین دو ہی بات
منظور ہوتی ہین ایک تحدیدات کے باب کا پہچاننا اور دوسرے امور دین کے حفظ مراتب کے باب کا
پہچاننا انتہی اور ان دونون کو مصنف نے اٹھارھوین از انجملہ مین بیان کیا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہوا
کہ کس مسئلہ کا کیا مرتبہ ہی فرض ہی یا واجب یا سنت یا مستحب اور اُس کے کرنے اور ترک کرنیکا کیا حکم ہی

وہان مین کون اعلی ہی کون ادنی سو اس بات کے ہم بھی قایل ہین اور مسائل شرعی اور اسکی تعلیم اور
اس سکے مسائل کا فرق ہم بھی ابھی لکھ چکے ہین مگر اس کے اس جملہ "ہمہ از قبیل سنت نبویہ است دوسے
لیکے، وبزیارت قبور نباید کرد" تک اس کے دل کی جوڑی بات ہی جس مین فساد بھرے ہین اول یہ کہ
کوئی سنت ایسی نہین جو قابل تعلیم اور ترویج کے نہووے موکدہ ہو چاہے مستحب بلکہ ان سبکی ترویج
کیواسطے حدیث اور فقہ کی کتابون مین بڑا اہتمام کیا ہی اگرچہ ان سب کے مراتب مین فرق ہی مگر ان سب کی
حفاظت مین فرق کا ہونا انہین سے ثابت نہین یہ صرف اس کے دل کی جوڑی بات ہی اور دوسرے
یہ کہ زیارت قبرین جس [illegible] اہتمام کو منع کیا ہی سو بھی جہالت کا سبب ہے کیونکہ زیارت قبر شریف کیواسطے
ترغیب اور اس کے ترک کیواسطے ترہیب دونون وارد ہوئی ہی اور دوسرون کی قبر کی زیارت کیواسطے
ترغیب وارد ہوئی ہی بلکہ اس کے بھی روندنے مین ترہیب وارد ہوئی ہی تو اس کے اہتمام کو منع
کرنا مخالفت سنت نبویہ کی ہی اسی طرح سے اسی ذیل مین اوپر جو لکھا ہی کہ جیسا اہتمام کہ طہارت کے
ساتھ متعلق ہی ویسا اہتمام استقبال قبلہ کیواسطے نہین ہی اسی واسطے استقبال قبلہ کا بعضے اوقات مین
ساقط ہو جاتا ہی بخلاف طہارت کے اور جیسا اہتمام کہ قراءۃ فاتحہ کے ساتھ متعلق ہی ویسا اہتمام دوسری
سورتون کیواسطے نہین ہی اسی واسطے آخری دونون رکعتون مین قراءۃ سورہ کی ساقط ہو جاتی ہی تو یہ
سو یہ بھی دھوکھا دیا ہی کیونکہ حدود اللہ یعنی شارع کا حکم ایسا ہی ہی کہ عذر کے وقت مین وضو غسل کا نایب
تیمم ہوتا ہی اور استقبال قبلہ کا نایب تحری اور سورہ کی قراءۃ جو آخری دو رکعت مین ساقط ہو جاتی ہے
تو اس کے حدود اللہ کا ایسا ہی مقرر ہوا ہی اسکے سبب سے پہلی دونون رکعتون مین فاتحہ کے بعد
سورہ کا نہ ملانا کہ اسکا اہتمام سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے کم ہی کیسا فساد برپا کریگا الغرض اعلی ورادنے
درجے کا خیال ادنی درجہ والی سنت کی محافظت اور اہتمام نکرنا اپنی طرف سے نئی شریعت کا مقرر
کرنا ہی اب اس اہتمام کی کمی بیشی کی دلیل لامذہب لوگ شریعت کی کتاب سے لکھین اور اب بھی ہوش
کرین کہ ایضاح الحق والے نے ان لوگون کو کیسا دھوکھا دیا ہی اور ہمارا یہ مذہب ور اعتقاد ہے کہ
جب تک مستحب سنتون کی محافظت کرین گے تب تک شیطان سنت موکدہ کو نہ چھڑا سکیگا وعلی ہذا القیاس

اس بات کی دلیل یہ ہی کہ غنیۃ الطالبین مین معرفۃ الصانع کی فصل سے قبل کی فصل وینبغی لکل
مومن ان یعمل بھذہ الاداب مین فرماتے ہین کہ کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ جس وقت بیان کیا
جاوے مجھسے ایک مرد کا حال کہ اسکو اولین اور آخرین کا علم حاصل ہی تو اُسکی ملاقات نہونے کا مجکو
افسوس نہین ہوتا اور جب مین سنتا ہون کسی شخص کو کہ اُس کو ادب نفس کا حاصل ہی تب مین اُسکی ملاقات
کی آرزو رکھتا ہون اور اُسکی ملاقات نہونیکا مجکو افسوس ہوتا ہی اور اُس کے حق مین کہا جاتا ہی کہ اُسکی مثل
ایک شہر کی ایسی ہی کہ اُس شہر کے پانچ قلعے ہین پہلا قلعہ سونیکا اور دوسرا چاندی کا اور تیسرا لوہے کا
اور چوتھا پکی اینٹ کا اور پانچواں کچی اینٹ کا سو جب تک قلعہ کے لوگ محافظت کرتے ہین دوسرے
قلعہ کی جو کچی اینٹ کا ہی تب تک دشمن طمع نہین کرتا ہی دوسرے قلعہ کی پھر جب قلعہ کے لوگ اس
پہلے قلعہ کو چھوڑ دیتے ہین تب دشمن طمع کرتا ہی دوسرے قلعہ کی پھر جب دوسرے قلعہ کو چھوڑ دیتے ہین
تب دشمن طمع کرتا ہی تیسرے قلعہ کی یہان تک کہ خراب ہوجاتے پانچون قلعہ کے سب سوا ایسا ہی ایمان
پانچ قلعون مین ہی پہلا اُس کا یقین پھر اخلاص پھر ادا کرنا فرائض کا یعنی فرائض اعتقادی اور عملی دونون کا
پھر تمام اور کامل ادا کرنا سنتون کا پھر محافظت کرنا آداب اور مستحبات کا سو جب تک بندہ نگاہ رکھتا ہی
آداب کو اور اُسکو اپنے اوپر لازم کرلیتا ہی تب تک شیطان طمع نہین کرتا ہی اُس مین یعنے اُس کے
چھڑانیکی طاقت اپنے اندر نہین پاتا ہی پھر جب مستحب کو ترک کردیتا ہی تب شیطان طمع کرتا ہی سنتون مین
یعنی سنتون کے چھڑانیکا قصد کرتا ہی پھر جب سنتون کو ترک کرتا ہی تب قصد کرتا ہی فرضون کے چھڑانیکا
پھر جب فرضون کو ترک کرتا ہی تب قصد کرتا ہی اخلاص کے چھڑانیکا پھر جب اخلاص کو ترک کرتا ہی تب
قصد کرتا ہی یقین کے چھڑانیکا سو چاہیے آدمی کو محافظت کرے آداب و مستحبات کی اپنے سارے
کامون مین جیسے وضو اور نماز اور بیع اور شرا یعنی بیچنا خرید کرنا اور اُس کے سوای جتنے کام ہین یعنی
طہارت سے لیکے میراث تک اور یہ آخر اُس چیز کا ہی جسکو ہمنے اختیار کیا اور چاہا اور خلاصہ کیا ہم نے
آداب اور شریعت سے سو بجا لانے سے اللہ کے حکم کے پانچون عبادات مین جس کا ذکر پہلے ہوچکا
یعنی یقین اور اخلاص اور ادا کرنا فرائض کا اور پورا ادا کرنا سنتون کا اور محافظت کرنا مستحبات کی

سو ان سب پانچون کے بجالانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور ان آداب کے ساتھ آراستہ ہونیسے آدمی تابع سنت کا اور پیروی کرنیوالا سنت کا ہوتا ہی اور اُس کو حاصل ہوتی ہی تھوڑی سی معرفت اور باقی رہ جاتی ہی اُس پر صانع کی معرفت کی حقیقت اور معرفت کی حقیقت جو ہی سو اعمال قلب مین سے سو ہمنے معرفت کی حقیقت کو آداب شریعت کے بجالانے کے پیچھے بیان کیا تاکہ آسان ہوا آدمی کو دین محمدی مین داخل ہونا یعنی شریعت کے آداب کا بجالانا بہ نسبت دل کی معرفت حاصل ہونے کے آسان ہی یعنی جب ظاہری احکام بجالایا تب دین مین داخل ہوا اور کسی قدر معرفت حاصل ہوئی بعد اسکے ظاہری احکام کی برکت اور تاثیر سے معرفت کی حقیقت اور اصل معرفت حاصل ہوتی ہی اور اِس سے آدمی مسلمان ہوجاتا ہی یعنی اسکو پکا ایمان حاصل ہوتا ہی سو جب آدمی نے ایمان کے نور کا پیراہن ظاہر مین پہنا تب اُسے ہم کہین گے کہ اب ایمان کے نور کا پیراہن باطن مین پہن لے انتہی۔ پھر اُس کے بعد کی فصل مین حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ نے صانع عزوجل کی معرفت کا بیان بڑی خوبی کے ساتھ کیا ہی الغرض جن پانچون باتون کی محافظت سے آدمی مسلمان اور سنت کی تابع ہوتا ہی اور ایک طور کی معرفت حاصل ہوتی ہی۔ ایضاح الحق میں ان سب کے اہتمام میں آدمی کو شک دلایا اور سنت کیسے وا کرنیکی خوبی کو لوگون کے دل سے اُٹھا دیا خصوصاً قبر کی زیارت کے اہتمام کو بیخ پانچ کرکے کھلا کھلی منع کیا اور قبر شریف کو مستثنی لکھا تب جو لوگ اسکے جال مین پھنسے تھے اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت بھی ایک قلم چھوڑ دیا اور قبر شریف کی زیارت کی فضیلت یا واجب ہونا جن جن حدیثون سے ثابت ہی سب پر طعن کیا اور ایضاح الحق مین بغیر سند کے اپنی طرف سے بدعت کی اقسام مقرر کیا ہی بدعۃ حقیقیہ بدعۃ حکمیۃ و عملیہ بدعۃ وصفیہ سو یہ سب اقسام اور بدعت کی تعریف جو لکھا ہی وہ تعریف کس کتاب سے لکھا ہی اور بحث دوم کے فائدہ اولی کے مسئلہ ثالثہ مین جو تعیین اذکار وغیرہ کو اور مراقبہ برزخیہ کو جو بہ نسبت اکثر طلاب کے بدعات حقیقیہ لکھا ہی اور بہ نسبت خواص کی اُسی کو بدعات حکمیہ کے قسم مین سے لکھا ہی اور اخص الخواص کے واسطے اُسی کو لکھا ہی کہ "از قبیل بدعات نباشد" یعنی اخص الخواص کیواسطے یہ سب کام کسی

قسم کی بدعت نہین ہی سو یہ مضمون کس کتاب سے لکھا ہی اور بموجب اس لکھنے کے اخص الخواص
کے واسطے جو مراقبات برزخیہ بدعت نہو گا یہ کس کتاب سے لکھا اور یہ مضمون صراط المستقیم کے
سراسر خلاف ہی یا نہین کیونکہ صراط المستقیم مین اسکو بت پرستی لکھا ہی اور اسی فائدہ کے مسئلہ رابعہ مین
جو بہت سے کامون کا ذکر کیا ہی تو اُس مین صوفیہ کے سماع کی محفل کو اور کتاب خوانی اور مرثیہ اور
ماتم کی محفل کو اور تعزیہ اور شدہ اور علم بنانے کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک کے حکم دیا ہی کہ یہ سب
امور اس زمانے کے لوگون کی بہ نسبت بدعات حقیقیہ کے قسم مین سے ہی کیونکہ ان سب کامون کو
وہی لوگ تعبدًا یعنی عبادت کیواسطے کرتے ہین اور بعضے اخص الخواص کہ اُن کے نزدیک یہ سب
مذکور کام محض لغو ہوتے ہین اور وہی لوگ ان سب کامون کو فقط اپنے زمانے کی موافقت کے
واسطے کرتے ہین یہ سب کام مذکور اُن کے حق مین بدعات حکمیہ کی قسم سے ہوتے ہین اگرچہ یہ سب
کام منہیات شرعیہ اور منکرات دینیہ سے نہوا نتہی۔ تو اس بات کو کسی کتاب سے صاف ثابت کرین
کہ سماع صوفیہ کی محفل وغیرہ مذکور باتین جو نکالکے اس مسئلہ رابعہ مین بیان کیا ہی اور لکھا ہی کہ ان
کامون کو لوگ تعبد کیواسطے کرتے ہین اور پھر اخص الخواص کیواسطے تعزیہ اور شدہ اور علم بنانی
وغیرہ سب کامون کے کرنیکو بدعات حکمیہ کی قسم سے لکھا ہی حالانکہ تعزیہ شدہ علم کے تعبدًا بنانے سے
شرک ثابت ہوتا ہی اور بڑا تعجب یہ ہی کہ پھر انھین کامون کو جو لکھا ہی کہ اگر یہ سب کام منہیات شرعیہ
اور منکرات دینیہ سے نہون تو کیا اسکو ان سب کامون کی منہیات شرعیہ اور منکرات دینیہ ہونے مین
شک ہی۔ اس قسم کی باتین اُس ذی بہت لکھا ہی سب کے ذکر کرنے اور رد کرنے مین بے فائدہ اوقات
کا ضائع کرنا ہی اب اُس کی دو بات اور بھی پکڑ کے ہم اسکو بیوقوف بناتے ہین وہ یہ ہی کہ اسی بحث
دوم کے فائدہ اولی کے مسئلہ خامسہ مین جن جن باتون کا ذکر کر کے سبکو بدعات حقیقیہ کی قسم مین لکھا ہی
اور اس کا رد بھی ہم اطمینان القلوب مین لکھ چکے مگر قلب الاطمینان والے نے نہ سمجھا اور اُس کے
مقابلہ مین ہذیان بکا سو اُس کی دوا بھی ہم اس بارھوین وعظ کی دوسری تنبیہ مین کر چکے اب
ان دونون بات کی پہلی بات یہ ہی کہ اُسی مسئلہ خامسہ مین مجتہدون مین سے ایک شخص معین کی

تقلید کے واجب ہونیکو بدعات حقیقیہ کی قسم سے لکھا ہی تو اُسکی حقیقت یہ ہی کہ فقہ تفسیرات احمدیہ اور عقائد کی کتابون کے ایک فقہ کی معتبر کتابون مین مانند جامع الرموز اور ردالمحتار اور قنیہ اور قاضی خان وغیرہ کے اور شخص معین کی تقلید کو واجب لکھا ہی اور اس کے خلاف کو معتزلہ کا مذہب لکھا ہی تو ہم اہل سنت وجماعت لوگون کو تو کچھ شک اور تردد اس مین نہین اور وہابیون اور معتزلہ لوگون کا اس وجوب کو بدعت لکھنا قابل التفات کے نہین اور اگر فرض کیا کہ ایضاح الحق کے مضمون سے کسی نادان کو اس تقلید کے وجوب کے باب مین شک اور تردد ہوگا تو واجب اور بدعت مین شک اور تردد واقع ہوگا تب اس شخص پر شریعت کے قاعدہ بموجب اس شخص معین کی تقلید کرنا واجب ہوگا اور یہ قاعدہ محیط سرخسی اور حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ وغیرہ مین موجود ہی اور دوسری بات یہ ہی کہ اسی بحث دوم کے فائدہ ثالثہ کے مسئلہ ثانیہ کی شرط ثالث کی قسم اول مین اور قسم دوم مین جو بڑی طول طویل تقریر کے ساتھ ایک تمثیل لکھا ہی اُس تمثیل کو ایضاح الحق مین دیکھو مگر اس تمثیل سے جو اُسکی غرض ہی اور اُسکو تمثیل کے آخر مین لکھا ہی اُس عبارت کا ترجمہ ہم لکھ دیتے ہین تاکہ لوگ اُس کے فساد اور پیچ پاچ کو پہچان جاوین وہ عبارت یہ ہی حاصل کلام کا غرض اس کلام سے یہ ہی کہ قرآن وحدیث کے ظاہری معنی کی تلاش مین اور اُس کے سیکھنے سکھلانے مین مشغول رہنا خواہ پڑھ کے ہو خواہ اُس کے مضامین کو سنکے اور اُسکے پھیلانے مین کوشش کرنا کھانے اور پینے اور لباس کی جنس سے ہی کہ مدار زندگی کا اُس پر ہی اور احکام فقہیہ معتبرہ مین مشغول رہنا اور صوفیہ کی اشغال نافعہ مین مشغول رہنا دوا اور علاج کرنے کے قسم سے ہی کہ ضرورت کیوقت بقدر حاجت کے عمل مین لاتے ہین اور بعد اُس کے اپنے اصل کام مین مشغول ہوتے ہین اور اپنی شناخت اور پہچان نری محمدیہ اور سنن قدیم مقرر کرنا چاہیے یعنی محمدی اور اہل سنت اپنے تئین مشہور کرنا چاہیے اور ایسا نہین کہ ایک مذہب خاص کو اپنا مذہب مقرر کرنا اور ایک خاص طریقہ مین داخل ہونا بلکہ مذہبون کو اور طریقون کو مثل عطارون کی دکانون کے سمجھا چاہیے اور اپنے تئین لشکر محمدی مین داخل سمجھنا چاہیے جیساکہ سپاہیون کو سپہگری کا بانا اُن کی پہچان ہے اور

بادشاہ کے کلمہ اور حکم کا بلند کرنا اُن کا کار بار ہی اور جس وقت کہ وہی لوگ دوا کے محتاج ہوتے ہین جہان سے دوا ملتی ہی لے لیتے ہین اور بقدر حاجت کے اُسکا استعمال کرتے ہین اور باقی کو وقت ضرورت کے لیے نگاہ رکھتے ہین اور اپنے کاروبار مین مشغول ہوتے ہین ایسا ہی محمدیہ خالص کو یعنی نرے محمدی کہلانے کو اپنی نشانی اور پہچان مقرر کرنا چاہیے اور ظاہر سنت کی اقامت اور جاری کرنیکو اپنا کاروبار ٹھہرانا چاہیے اور احکام فقہ کو جو صحیح ہون اور اشغال صوفیہ کو جو معتبر ہون اور فساد اور بدعت کی آمیزش سے خالی ہون بقدر حاجت کے استعمال کرنا چاہیے اور حاجت سے زیادہ اُس مین توغل کرنا اور اُسمین پڑے رہنا نچاہیے حاصل کلام کا یہ ہی کہ احکام فقہیہ جنکو مجتہدین سابقین جنکے اجتہاد کو سب لوگ قبول کرتے ہین صحیح قیاس سے جنکو نکالا ہی بے شک سنت کی قسم سے ہین لیکن سنت حکمیہ کی قسم سے ہین کہ سنت حقیقیہ کے مقابلہ مین ایک جو برابر بھی نہین ہین تو اُس مین زیادتی اور غلو کرنا حد سے بڑھکے بدعت کی قسم سے ہی انتہی۔ سو اس اپنے دل کی جوڑی جاہلانہ تمثیل سی اصل توحید اور شریعت محمدی کے احکام اور انتظام کا بگاڑنا اور لوگون کو لامذہب بنانا منظور ہی بلکہ اُس تمثیل سے لامذہبون کو بھی شک اور تردد مین گرفتار کرنا اور اُن کو بھی برباد کرنا منظور ہی اگرچہ اُسکی ساری کتاب مین یہی فساد موجود ہی مگر اس تمثیل مین زیادہ ہی سو لامذہب لوگون کی استعداد مرغی کے گندے بیضہ کی طرح سے ایسا بگڑ گئی ہی کہ مذہب مقید اور مقلد لوگون کی عداوت کے سبب سے چونکہ دیکھتے ہین کہ اُس تمثیل مین فقہ پر عمل کرنے اور ایک مذہب خاص کے اختیار کرنے اور ایک شخص معین کی تقلید کرنیکو بڑا اینچ کرکے سنانا چاہتا ہی اس سبب سے اپنے برباد ہونیسے خوش ہوتے ہین اور اُنکے حال کی زبان کہتی ہی بیت

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی	گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

سو ایسی واہی تمثیل کے رد کرنے سے کچھ فائدہ نہین مگر پھر بھی اپنے بھائیون کی خوشی کے واسطے ہم اُسکی دو بات کو رد کرکے اُسکو چھلے مین پھنسا دیتے ہین ایک بات یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ کی سلطنت اور سیاست کی اصل سمجھانیکی واسطے دنیاوی سلطنت کے کارخانہ کی تمثیل جو قسم اول کو ٹھہرایا ہی اور قسم دوم کو اُس کا متمم ٹھہرایا ہی سو دونون قسمون کی عبارت ابلہ فریب ہی نادان جاہل لوگ تو خوش ہون گے

مگر اسلام کے عقائد کے خلاف ہی اور ایسی بات سے الحاد ثابت ہوتا ہی کیونکہ اُس مالک ذو الجلال و الاکرام کی سلطنت قدیم ہی اور وہ صمد اور مقدس اور منزہ ہی اُس تعالیٰ کی سلطنت کو اسباب کے محتاج ٹھہرایا حالانکہ جیسا وہ ذات مقدس بیچون ہی اُسکی سلطنت اور ساری صفات بھی بیچون ہی اور اُسکی معرفت بھی بیچون ہی یہان تک کہ اُسکی ذات اور صفات کا مراقبہ بھی بیچون ہوتا ہی اور اُس تمثیل مین تو ایکبارگی تشبیہ کفر بھر دیا ہی اس بات کو جو چاہے اُسکی تمثیل کو بتامل دیکھ کے معلوم کرلے اور قسم دوم کو جو متمم اور مکمل ٹھہرایا ہی اور بھی سفاہت در سفاہت کیا ہی دوسری بات یہ کہ پھر آخر مین جو اس تمثیل کی غرض بیان کیا ہی اُس مین شرارت یا جہالت سے کتاب و سنت کے ظاہر کی تفتیش اور تعلم اور تعلیم اور اُسکی اشاعت کو اکل و شرب اور لباس کی جنس سے ٹھہرایا اور کہا کہ مدار زندگی کا اُس پر ہی اور زندگانی کا بیان نہیں کیا حالانکہ ظاہر ہی کہ کتاب و سنت پر ایمان لانا حیات ابدی اور زندگانی ہی اور اکل و شرب و لباس عمل ہی کہ اُس سے ایمان کو قوت اور رونق ہوتی ہی اُسپر زندگانی کا مدار نہین ہی اور عمل بغیر پیروی فقہ کے ممکن نہین اور بغیر فقہ کی پیروی کے عمل کرنے پر قلوبہم فلہم اللہ سن چکے ہو اور فقہ پر عمل کرنا واجب ہی پھر فقہ کے احکام اور اشغال صوفیہ کو برابر ٹھہرایا حالانکہ یہ مستحب ہی اور وہ واجب اور حقیقت مین احکام فقہیہ کے ضروری ہین کہ اُنپر مدار عمل صالح کا ہی اور اُس کو مداوات اور علاج کی قسم سے کہنا جہالت ہی اور چونکہ فقہ مین ایک شخص معین کا مذہب اختیار کرنا واجب ہی اور دوسرے کے مذہب پر چلنا باطل ہی کیونکہ اُسمین ترجیح بلا مرجح کے لازم آویگی اور ترجیح بلا مرجح بالاتفاق باطل ہی اسواسطے کہ اپنے سردار کے نشان کے سولے دوسرے کے نشان کے تلے جانے مین بڑے مفسدے ہین تو دوکان کی مثال فقہ کے باب مین لانا دین مین فساد برپا کرنا ہی باقی اسکی تصریح تفسیرات احمدیہ مین سورہ انبیا کی تفسیر مین دیکھو ہان صوفیہ قدس اللہ اسرارہم کے طریقہ کے باب مین عطار کی دوکان کی مثال بہت مناسب ہی کیونکہ ایک شخص کو کئی طریقہ کا اختیار کرنا اور ایک طریقہ سے دوسرے طریقہ مین جانا بالاتفاق درست ہی جیسا کہ اویر نوین وعظ مین مذکور ہوا باقی آگے جو سب خرافات بکا ہی اُس کا رد سبکو سوجھیگا اور فقہ کے احکام اور صوفیہ کے اشغال کو جو یکسان لکھا تو اُس کی

ایسی آپڑی ہی مسئلہ خامسہ مین بھی وجوب تقلید ایک شخص معین کو اور نماز معکوس کو یکسان لکھا ہی بلکہ کئی جگہہ مین ایسا ہی کیا ہی اور پھر باوجود اس جہالت کے اس کتاب کی تصنیف کی نسبت کتنے بڑے زبردست عالم کیطرف کیا ہی اور معیار الحق مین جو عطارون کی دکان کی مثال کو دلیل سمجھا ہی تو اس کی جہالت ظاہر ہی اور اس جہالت کی شامت سے آج تک تقلید کے معنی نہ لکھ سکا الغرض یہ لامذہب وہابی لوگ پہلے ابن حزم ظاہری کی تقلید کرکے تقلید کو شرک کہتے تھے اور اس کے سبب ان پر کفر لازم آتا تھا اور اب ایضاح الحق کے مضمون سے خصوصاً تمثیل مذکور کے مضمون سے اس کے معتقد لوگون پر الحاد لازم آیا اور ان کی توحید مین فتور پڑا اور زیارت قبر کے اہتمام کا چھوڑنا انکا مذہب ٹھہرا تب ان مین جو بڑے پکے وہابی ہوئے ان سبھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنا آپ بھی ترک کیا اور لوگون کو بھی زیارت سے منع کیا اور جتنی حدیثین قبر شریف کی زیارت کی فضیلت یا تاکید مین وارد ہوئی ہین سب کو ضعیف یا وضعی لکھا سو اس کا رد سنو۔

ساتوین تنبیہ

ان سخت دلون اور شقیون کے رد مین جو قبر شریف کی زیارت کی فضیلت کی جتنی حدیثین وارد ہین سب پر طعن کرتے ہین اور ان سب حدیثون مین سے کسی کو ضعیف کسی کو موضوع کہتے ہین اور اس کے سنت یا واجب کہنے والون کے قول کو رد کرتے ہین اور فقہا کے واجب کہنے کا رد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جن حدیثون مین خاص حضرت کی قبر کی زیارت کا ذکر ہی ان حدیثون سے اس کے واجب ہونیکی دلیل لانا درست نہین کیونکہ بعضے ان مین کی ضعیف ہین اس درجہ کی کہ لایق احتجاج نہین اور بعض موضوع ہین اب تم سب مسلمان لوگ دل لگا کے سنو اس آخری زمانے مین عجب فتنہ پھیل گیا ہی چنانچہ لامذہب فرقہ کا ایک رسالہ مسماۃ قلب الاطمینان ہمنے دیکھا اس مین لامذہبی کی معمولی باتون کے سوا امام اعظم کی تحقیر کی باتین حضرت امام محمد اسمعیل بخاری اور حضرت عبدالقادر جیلانی اور حضرت امام محمد غزالی رحمہم اللہ تعالی کی طرف سے افترا کرکے لکھا ہی اسکو ہم اسی بارھوین وعظ مین رد کر چکے پھر کسی لامذہب کا ایک رسالہ رسالہ مسماۃ طریقۂ محمدیہ یہ ترجمہ رسالۂ دررِ بہیہ کا دیکھا

اُس مین بھی اہل سنت وجماعت کے چارون مذہبون کے خلاف ظاہریہ مذہب کی باتین لکھا ہی اگر
اُس کو کوئی مسلمان دیکھیگا تو شک اور تردد مین گرفتار ہوتا اُس کو بھی اسی وعظ مین ہم رد کرچکے پھر ایک
لامذہب منافق کا رسالہ مسماۃ اسرار النبوۃ فضایل النبوۃ نعم البدل مولود شریف دیکھا اُس مین عمل
مولود شریف کو کنہیا کا جنم لکھا ہی اور ایام ولادت کی خرق عادت کی باتون پر خوب طعن کیا ہی اور معجزہ کی
تعریف اپنی طرف سے ایسی نئی بنایا کہ اُس سے معجزہ کی کچھ حقیقت باقی نرہی اُسکو بھی ہم اسی وعظ مین رد
کرچکے - پھر ایک رسالہ کسی جاہل کا مسماۃ لیشیہ دیکھا اُس مین جہالت کی باتون کے سوا ایک شغل خدا بینی
کا لکھا ہی اور اُسمین اللہ تعالی کی صورت شکل کا بیان لکھا ہی اور جوگیون کے اشغال لکھا ہی اور اُنھین کی
زبان مین جو چند اسما ہین اُنھین کا ذکر اور مراقبہ تعلیم کیا ہی اُسکو بھی ہم رد کرچکے - پھر ایک رسالہ مسماۃ
ایضاح الحق دیکھا اُسمین لامذہبی کی معمولی باتون کے سوا ہی اللہ جل جلالہ کی سلطنت کے مدار کیواسطے
دنیا کی سلطنت کی تمثیل لکھا کہ اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی اسباب کا محتاج ہی اُس کو بھی ہم
اسی وعظ مین رد کرچکے - اب ایک رسالہ مسماۃ القول المحقق المحکم فی زیارۃ قبر الحبیب الاکرم کہ اُسکا مصنف
گمنام ہی دیکھا اُس مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے باب مین ایسی شک لایا
ہی کہ اُسکی قساوۃ اور شقاوت اُس سے ظاہر ہی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے
وقت سے آج تک کسی گمراہ فرقے نے ایسی بے ادبی نکیا اور اگر حافظ ابن تیمیہ پر منع کرنیکا شبہہ ہی تو اُس پر
ریویو بھی ہوچکی ہی جیسا کہ رد المحتار مین ہی پھر اس بے ادب نے اپنا نام نہ لکھا مگر پھر بعضے معتمدون کے
لکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک شخص مسمی مولوی بشیر کہ وہ آپ حج کے بعد زیارت کو نگیا اور لوگون کو بھی
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین زیارت کیواسطے جانے سے منع کیا اور کہا کہ کیا قبر پرستی کو جاتے ہو پھر جب
وہ ہندوستان مین آیا اور اُس پر ریویو ہونے لگی تب اس رسالہ کو لکھ کے چھپوا دیا کہ اُس کے مضمون سے
اُسکا مکہ معظمہ کا قصہ سچ ہوگیا تو اب ایسے شخص نے چونکہ اپنا نام ظاہر کرنا خود مکروہ جانا ہی تو ہمکو بھی
اُسکا نام بشیر رکھنا بہت مکروہ معلوم ہوتا ہی اسواسطے مناسب ہی کہ تجنیس خطی کا لحاظ کرکے اُس کا
نام بشیز مقرر کیا جاوے تاکہ اُسکو مولوی دمڑی لوگ پکارنے لگین - اور اُسکے گروہ کی لوگون کے

نام کے ساتھ اُس کا نام میل کھاوی جیسے مولوی جھاؤ مولوی مٹھو مولوی دمڑی ہماری اس بات کو کوئی مکروہ نجانے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کی طرف سے یہ منافحہ ہجو سنافحہ کہتے ہین ہجو کے رد کرنے کو جو سنت ہی جب پہلے ان فرقون نے رفعیدین اور آمین بلند کہنا جاری کیا تبتک لوگ اُن کو حنفی جانکے ملے جلے رہتے تھے پھر جب اُنھون نے اپنے گروہ کو تعلیم کیا کہ اپنے تئین محمدی کہو حنفی نکہو حنفی تو پانخانہ کو کہتے ہین تب ان لوگون نے لامذہب جانا مگر کچھ نادان لوگ اُن کے جال مین اب تک پھنسے ہین اب زیارت کے انکار سے اللہ و رسول کی مار پڑی اب گلی گلی پٹے جاوینگے اب اُس گمنام نے اپنے رسالہ مین جو کچھ خرابی کیا ہی اُسکو ہم معہ اُس کے رد کے لکھین گے اس طرح سے کہ قال لکھ کے اُسکی عبارت اور اقول لکھ کے اپنی عبارت لکھین گے۔ اور اُس نے جو کتاب کی عبارت اسکا ترجمہ اور اس عبارت سے جو حکم نکلیگا اُسکو بھی ہم لکھ دین گے اور فقہ کی کتاب کی جس عبارت سے اُس کا برا ہوتا تھا اُسکو اُس نے جو چھوڑ دیا ہی اُسکو بھی ہم لکھ دین گے اب سنو اُس کی۔

پہلی خرابی یہ ہی۔ قال ما بعد مخفی نرہے کہ زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی موافق جمہور فقہاء حنفیہ کے مستحب ہی اور بعضون نے جو واجب یا قریب بواجب لکھا ہی تو اُسکا ضعف کلام محققین حنفیہ سے سمجھا جاتا ہی۔ **اقول** یہ بات دھوکھا دینے کو لکھا اُسکی لکھی عبارت سے مستحب اور قریب بواجب نکلتا ہی کسی محقق کے کلام سے اُس کا ضعف سمجھا نہین جاتا اور یہ بڑی دغابازی کیا ہی کہ فقہ کی کتاب کی عربی عبارت کا ترجمہ نہ لکھ کے اپنے شیطان پنے سے زیارت کے قریب واجب ہونیکا ضعف لکھ دیا تاکہ جاہل لوگ سمجھین کہ اس عربی عبارت مین اُسکا ضعف لکھا ہے **قال** درمختار مین مرقوم ہی وزیارۃ قبرہ مندوبۃ بل قیل واجبۃ لمن لہ سعۃ طحطاوی لکھا ہی قولہ بل قیل واجبۃ الذی فی المنح تقرب من درجۃ الواجبات و فی مناسک الطرابلسي انها قريبة الى الواجب في حق من كان له سعة انتهى ترجمہ اور زیارت اُن کی قبر کی مستحب ہی مستحب کیا بلکہ واجب ہی اُس شخص کے واسطے جسکو مقدور ہی طحطاوی لکھتا ہی کہ درمختار کے مصنف کا قول بلکہ واجب ہی اس کے معنی منح مین یہ ہی کہ واجبات کے درجہ کے

قریب ہی اور ملا علی قاری کے مناسک مین لکھا ہی کہ زیارت قبر شریف کی قریب واجب کے ہی اس شخص کیواسطے جسکو مقدور ہی انتہی اقول ان عبارتون سے تو قریب واجب کے ہونا ثابت ہوا ضعف نہ سمجھا گیا اور وہ اپنی لکھی عبارت سے آپ جھوٹھا ہوا۔ قال اسکے بعد اُس نے لکھا شامی کہتا ہے قولہ بل قیل واجبۃ ذکرہ فی شرح اللباب وقال کما بینتہ فی الدرۃ المضیہ فی الزیارۃ المصطفویہ وذکرہ ایضا الخیر الرملی فی حاشیۃ المنح عن ابن حجر قال وانتصر لہ نعم عبارۃ اللباب والفتح وشرح المختار انہا قریبۃ من الوجوب لمن لہ سعۃ انتہی۔ ترجمہ در مختار کے مصنف کا قول بلکہ واجب ہی ذکر کیا اس کو شرح لباب مین اور کہا جیسا کہ کھول کے بیان کیا ہی مین نے الدرۃ المضیہ فی الزیارۃ المصطفویہ مین اور اسکا ذکر خیر رملی نے بھی حاشیہ منح مین کیا ہی ابن حجر کے قول سے اور کہا خیر رملی نے کہ مین اپنی واد لیتا ہون اس قول کے زور سے اس شخص سے جو زیارت کے قریب واجب ہونیکا منکر ہی ہان سچ کہا خیر رملی نے عبارت لباب کی اور فتح کی اور شرح مختار کی کہتی ہی کہ بیشک زیارت قبر شریف کی وجوب کے قریب ہے اُس شخص کیواسطے جسکو مقدور ہی انتہی اقول اُسی منکر کی لکھی ہوئی ان عبارتون سے اُسی کے منھ مین سیاہی لگی اور یہ لوگ جنکی عبارتین مذکور ہوئین سب کے سب بڑے محقق ہین تو اب کس محقق کے کلام سے ضعف ثابت ہوگا ان محققون کے کلام سے تو ضعف ثابت نہوا مسلمان لوگ دیکھون عبارتون سے جو اُس نے لکھا ہی کسطرح سے ضعف ہرگز نہ ثابت ہوا اسی واسطے اُس عدو اللہ وعدو الرسول نے ترجمہ کیا تا کہ جاہل لوگ جانین کہ ان سب عربی عبارتون سے ضعف ثابت کیا ہی سو الحمد للہ کہ اُسی کے لکھنے سے ہمنے اپنی واد پایا۔ قال۔ اور فتاوی عالمگیری مین مسطور ہی قال مشائخنا رحمہم اللہ انہا افضل المندوبات وفی مناسک الفارسی وشرح المختار انہا قریبۃ من الوجوب لمن لہ سعۃ انتہی۔ ترجمہ کہا ہم حنفیون کے مشائخ نے رحمہم اللہ تعالی کہ زیارت قبر شریف کی سارے مستحبات سے افضل ہی اور مناسک فارسی اور شرح مختار مین ہی کہ زیارت قبر شریف کی قریب ہی وجوب کے اُس شخص کے واسطے جسکو مقدور ہی انتہی۔ اقول۔ قریب وجوب کے عالمگیری سے بھی ثابت ہوا مسلمانون

دیکھو اب وہڑی کی شقاوت کا حال اُسکی دوسری خرابی سے دریافت کرو۔

دوسری خرابی۔ اُسکی یہ ہی کہ اسنے فقہی عبارت لکھنے مین بڑی ہیر پھیر کیا کہ درمختار کی عبارت
جو یہ ہی و زیارۃ قبرہ مندوبۃ بل قیل واجبۃ الخ سو مندوبۃ کے لفظ کو نہ لکھ کے بل قیل واجبۃ
سے لکھا اور اُسکے اوپر کی عبارت مندوبۃ کو جو نہ لکھا تو اس واسطے کہ مندوبۃ کی شرح جو ردالمحتار مین
ہی اُس سے زیارت قبر شریف کی منع کرنیوالونکی جڑ کھدتی ہی سو اُس عبارت کا ترجمہ ہم لکھتے ہین وہ
یہ ہی ردالمحتار مین فرماتے ہین۔ قولہ مندوبۃ یعنی درالمختار والے کا جو یہ قول ہی کہ زیارت
قبر شریف کی مستحب ہی تو اسکے معنی ہین کہ مستحب ہی مسلمانون کے اجماع سے جیسا کہ لباب مین ہی
اور حافظ ابن تیمیہ حنبلی کے حق مین جو کہا گیا ہی کہ قبر شریف کی زیارت کو وہ منع کرتا تھا سو بعضے علمانے
کہا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین وہ یہی کہتا تھا کہ تین مسجدون کے سوای کسی دوسری مسجد کیواسطے
سفر کی تیاری نکی جاوے اس سبب سے کہ ان تینون مسجدون مین مسجد الحرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصی
مین ثواب زیادہ ہوتا ہی بخلاف اور سب مسجدون کے کہ وہ سب ثواب پڑھنے مین برابر ہین اور بعضے
کہنے مین یہ اعتراض وارد نہین ہوسکتا ہی کہ ان تینون کے سوای اور مقامون کے واسطے بھی تو سفر کی تیاری
درست ہی مانند صلہ رحم کیواسطے جانے اور علم سیکھنے کیواسطے اور زیارت کے مقامون مین جانے کے
واسطے مانند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے اور خلیل علیہ السلام اور سارے اماموں کی قبر کے یہی
معنی ردالمحتار مین اختصار سے لکھا ہی لیکن اصل زیارت قبر شریف کی جو ہی سو اس مین خلاف نہین کیا
جاتا ہی مانند اور سب قبرون کے یعنی جیسا کہ اور قبرونکی زیارت مین خلاف ہی کوئی کہتا ہی کہ عورت مرد دونو کو
زیارت قبر درست ہی کوئی کہتا ہی کہ عورتون کو درست نہین اور اس بات کے باوجودیہ بات تحقیق ہوچکی کہ بیشک
رد کیا ہی ابن تیمیہ کی بات کو بہت سے عالمون نے اور امام سبکی نے منع کرنیوالون کے رد مین بڑی عمدہ
کتاب لکھا ہی انتہی۔ اس عبارت مین چونکہ منع کرنیوالے پر سابق مین بھی لیو دیو ہوچکی ہی اسی واسطے
اس عبارت کو چھوڑ دیا اور بل قیل واجبۃ کے قبل جو عبارت ہی اگرچہ اُس مین اُس کے مطلب کا
مضمون نہین ہی مگر بسبب جہل کے اُس نے اُس کے مضمون کو مسلمان لوگ بھی اور وہ آپ بھی سمجھی

مذہب یہی ہی کہ قبر شریف کی زیارت کا واجب یا قریب واجب کے ہونا یہ تو حدیث سے ثابت ہی نہین
اُن کی قبر شریف کی زیارت کے مستحب ہونے کے باب مین بھی خاص کرکے کوئی حدیث وارد نہین
بلکہ عموماً زیارت قبر کا مستحب ہونا حدیث سے ثابت ہی تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا
مستحب ہونا بدرجہ اولی ثابت ہوا چاہیئے پس اپنے اسی گندے مذہب کے موافق اُس کے مضمون کو
سمجھ کے رد المحتار کی جس قدر عبادت اس نے لکھا ہو اُس سب کے بعد بلکہ فتاوی عالمگیری کی
عبارت کے بھی بعد لکھا۔ **قال** ۔ اور رد المحتار مین لکھا ہی۔ وھل تستحب زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ
وسلم النساء الصحیح نعم بلا کراھۃ بشروطہا علی ما صرح بہ بعض العلماء اما علی
الاصح من مذھبنا وھو قول الکرخی وغیرہ من ان الرخصۃ فی زیارۃ القبور ثابتۃ
للرجال والنساء جمیعا فلا اشکال واما علی غیرہ فکذلک نقول بالاستحباب لاطلاق
الاصحاب ترجمہ یعنی کہا شرح لباب مین کیا مستحب ہی زیارت قبر اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون کیواسطے
صحیح یہ ہی کہ ہان مستحب ہی بغیر کراہیت کے اُسکی شرطون کے ساتھ جو قبر شریف کی زیارت کیواسطے مقرر
ہین جسکو کھول کے بعض علما نے بیان کیا ہی۔ اور اُن شرطون کو جذب القلوب اور فتاوی عالمگیری
اور شفا وغیرہ مین دیکھو لیکن ہمارے مذہب کے اصح قول کے موافق اور وہ قول کرخی وغیرہ کا ہی اور وہ
قول یہ ہی کہ ساری قبرون کی زیارت کے باب مین مردون اور عورتون سب کے واسطے رخصت ثابت
ہی تو قبر شریف کی زیارت کے باب مین کچھ مشکل باقی نہ رہی اور لیکن اس جناب کے سوای دوسرے کی
قبر کی زیارت کو بھی ہم مستحب کہتے ہین اس واسطے کہ راویون نے بغیر قید کے روایت کیا ہی انتہی۔
اقول ۔ اس عبارت کو دمڑی نے اپنے مذہب کے موافق سمجھ کے لکھا اور اس عبارت کے نکتہ کو نہ سمجھا
وہ نکتہ یہ ہی کہ یہ مسئلہ اصل مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے بیان مین ہی
پھر بطفیل اُس کے سبکی قبر کی زیارت کو مستحب کیا ہی اور دمڑی نے بڑی بے ادبی کیا ہی کہ اصل مین
مطلق زیارت قبور کو مستحب لکھا ہی تب اُس کے بطفیل قبر شریف کی زیارت کو بھی مستحب لکھا اگرچہ مکر
سے لفظ بطریق اولی کا لکھ دیا چنانچہ اُسکی عبارت سے قریب ہی معلوم ہوگا اور اُس نے جو

پہلے صفحہ مین شامی کے یہ عبارت قولہ ہل قبل واجبۃ سے لیکے ولمن لہ سعۃ تک لکھکے اسکے بعد کی اُس عبارت کو چھوڑ دیا ہی جسکا شروع ہی وقد ذکر فی الفتح ماوردالخ سواس پوری عبارت کا ترجمہ یہ ہی اور بیشک ذکر کیا فتح مین جو کچھ کہ حدیث مین زیارت کی فضیلت آئی ہی اور اُسکی کیفیت اور آداب کو ذکر کیا اور اسباب مین طول مضمون لکھا ہی اور ایسا ہی شرح مختار اور لباب مین طول مضمون لکھا ہی جو چاہے اُن کتابون کو دیکھے قولہ ویبدأ الخ مصنف کا قول اور شروع کرے حج سے یعنی پہلے حج کرے اگر حج فرض ہو اور اگر نفل ہو تو اُسکو اختیار ہی جسکو چاہے پہلے ادا کرے یہ اختیار کب تک ہی جبتک مدینہ مین نہ جا پڑے اور اگر وہان جا پڑے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواہ مخواہ کرے کما شرح لباب مین اور بیشک روایت کیا حسن نے ابوحنیفہ سے کہ جب حج فرض ہو تو حاجی کیواسطے بہت بہتر ہی کہ پہلے حج کرے بعد اُسکے زیارت کرے اور اس صورت مین بھی اگر زیارت پہلے کرے تب بھی درست ہی اور یہ بات ظاہر ہی اسواسطے کہ مقدم کرنا نفل کا فرض پر درست ہی بالاجماع جبکہ فرض کے فوت ہونے کا خوف نہو اور فرض کے سوا اسکو نفل بولتے ہین سنت موکدہ ہو یا مستحب قولہ مالم یمر یہ قول مصنف کا جبتک کہ نہ جا پڑے قبر شریف کے پاس یعنی اُس قبر کے شہر مین پھر اگر گذرے مدینہ مین مانند اہل شام کے تو پہلے زیارت کرے خواہ مخواہ اسواسطے کہ ترک کرنا زیارت قبر شریف کا باوجود اُس کے نزدیک ہونیکے شمار کیا جاویگا قساوۃ اور شقاوت مین یعنے سنگدلی اور بدبختی مین اور اس وقت مین زیارت بجای وسیلہ کے اور اُس سنت کے بجای ہو جاویگی جو فرض نماز کے پہلے ادا کی جاتی ہی ایسا ہی ہی شرح لباب مین قولہ ولینو معہ الخ اور چاہیئے کہ نیت کرے قبر شریف کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی کی کہا ابن ہمام نے کہ اس بندہ ضعیف کے نزدیک جو ثابت ہو وہ یہ ہی بہت بہتر اور اولی یہ ہی کہ اُس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت کی نیت کو نرالی کرے یعنی مسجد کی زیارت کی نیت نکرے بعد اسکے جب قبر شریف کے پاس پہونچے گا تب اُسکو مسجد نبوی کی زیارت بھی خود حاصل ہوگی یا دوسری مرتبہ اللہ تعالی فضل کریگا تب اُس مرتبہ مسجد کی زیارت کی نیت کر لے گا اس واسطے کہ اس طرح نیت کرنے مین یعنی قبر شریف کی زیارت کی نیت کو نرالی کرنے مین اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تعظیم اور اجلال ہی اور اسی کے موافق ہی ظاہری معنی اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے جو

ہمنے ذکر کیا ہی من جاء نی زائرلا تعملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ
شفیعا یوم القیامۃ جو شخص کہ آیا میرے پاس زیارت کو اسکو میری زیارت کے سوای کوئی چیز نہین
لائی تو مجھپر حق ہی کہ مین اسکا شفیع ہون قیامت کے دن انتہی زیارت کے باب مین ایسے پاکیزہ مضمون
کی چھوڑ دینے کو مسلمان لوگ ہی اور وہ آپ ہی سمجھے کہ ایسا کام زیارت کے مشتاقون کا ہی یا منکرون کا
اور اپنے رسالہ کے چھٹوین صفحہ مین جو یہ عبارت لکھا ہی اور یہ نہین سمجھتے کہ تارک مستحب اگرچہ بلا عذر ہو شرعاً
ہرگز لائق ملامت کے نہین انتہی تو اگر اسکو کوئی شخص سنگدل اور بدبخت کہی جیساکہ ردالمحتار کی عبارت سے
ابھی معلوم ہوا تو یہ کہنا ملامت مین داخل ہوگا یا نہین اب فقہ کی عبارتون کی شرح سنو۔ فقہ کی عبارتیں
یہ ہی کہ درمختار مین جو قبر شریف کی زیارت کو مندوب لکھا تو اسکے معنی سنت کے ہین جیساکہ ردالمحتار
مین کتاب النکاح مین لکھا ہی کہ اکثر سنت کو مستحب بولتے ہین اور اسی واسطے فتاوی عالمگیری مین فصل
المندوبات لکھا اور قاضی عیاض کی شفا مین قبر شریف کی زیارت کے حکم کی فصل مین لکھا ہی کہ زیارت
قبر اُس علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہی مسلمانون کی سنت مین سے اور اُس پر اجماع ہوا ہی اور فضیلت کی
ترغیب ثابت ہوئی ہی اس حدیث مین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس نے کہا کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جس شخص نے زیارت کیا میری قبر کی
واجب ہوئی اُسپر شفاعت میری اور یہ حدیث بھی لکھا ہی من زارنی بعد موتی فکانما زارنی
فی حیاتی جس شخص نے زیارت کی میری میرے مرنیکے بعد تو گویا کہ اُس نے زیارت کیا میری میری
زندگی مین انتہی اور فقہ کی کتابون سے اسقدر ثابت ہوا کہ زیارت قبر شریف کی ایسی سنت ہی کہ اس کے
سنت ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی اور مستحب ہی تو سارے مستحبون سے افضل ہی اور مستحب اکثر سنت کو بھی
بولتے ہین اور واجب ہی یا قریب واجب کے ہی تو اب اس صورت مین زیارت قبر شریف کی مستحب یا
سنت اور واجب ہونے مین تردد واقع ہوا تو موجب قاعدہ فقہیہ کے جو حدیقہ ندیہ اور محیط سرخسی سے
ہم لکھ چکے زیارت کرنا قبر شریف کا واجب ٹھہرا اسکا ترک بلاشبہہ ملامت کے قابل اور گنہگار ہی اور
دہلوی نے جو اپنے رسالہ کی چھٹوین صفحہ مین اپنے زیارت نکرنیکا کوئی عذر نہ بیان کیا فقط اتنا ہی لکھا

کہ عذر معقول کے سبب سے اُس نے زیارت نکیا اُلٹے ملامت کرنے والون کو برا لکھا سو سب جھوٹھ
ہوا اور عذر معقول سوای لامذہبی کے عقل مین نہین آتا اور مکہ معظمہ سے ہندوستان آنے مین
عذر معقول نہ سوجھا مدینہ منورہ مین جانے کیواسطے عذر معقول سوجھا اور ظاہر ہی کہ یہ بات کبھی سننے
مین نہ آئی تھی کہ فلانے نے حج کیا اور زیارت کو نہ گیا جب سے لامذہب لوگ نکلے ہین تب سے یہ خبری
سننے مین آتی ہی اسی سال ہندوستان اور بنگالے کے جو لوگ زیارت سے محروم ہوکے آئے ہین
سو سب لامذہب ہین اور وہان مکہ معظمہ مین ابراہیم اور یہان وطری زیارت سے سب کو منع کرتا ہی
نفسہ اور مذہب کے چھوڑنیکا یہی ثمرہ ملا۔
تیسری خرابی اُسکی یہ ہی کہ اپنے رسالہ کے دوسرے صفحہ مین فقہی عبارت کی نقل کے بعد قال کہان
عبارات سے صاف ظاہر ہی کہ نزدیک جمہور مشایخ حنفیہ کے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مستحب ہی اور واجب کہنا ضعیف ہی جیسا کہ لفظ قیل سے جو در مختار مین ہی سمجھا جاتا ہی اور ایسا ہی قریب
بواجب کہنا کیونکہ یہ دونون قول متقارب ہین۔ اقول جھوٹھا ہی اُسکی لکھی فقہی عبارتون سے زیارتکا
واجب اور قریب بواجب کا ہونا ثابت ہو چکا اسی کا نام ہی جمہور مشایخ کے نزدیک مستحب ہونا اور لفظ قیل
سے کسی فقیہ نے بلکہ جس فقیہ کا اُس نے اعتماد کیا اور جسکی عبارت لکھا ہی اُسنے بھی قیل کی لفظ سے
ضعف نہ سمجھا اور بل کہ اعتراض کو دیکھ کے کسی نے قیل پر اعتراض نکیا جو لڑکا ہدایت النحو پڑھا ہوگا
وہ بھی بل کو دیکھ کے مندوبیۃ کو بھول جاویگا اور واجیۃ کو ثابت کریگا بس مولوی وطری نے کہین سن پایا
ہی کہ قیل مین ضعف ہوتا ہی اور قیل کے قبل جو بل ہی اُسی کی بال کی خبر نہین معلوم ہوی کہ لامذہب ہونے سے
آدمی لاعلم بھی ہو جاتا ہی اور اُس کا سبب یہ ہی کہ یہ لوگ صرف ترجمہ قرآن شریف کا پڑھاتے ہین
اور نحو صرف وغیرہ علوم آلہ کے پڑھنے سے منع کرتے ہین تا کہ لوگ جاہل رہین اور لامذہبی پر اڑے
رہین چنانچہ ایک سردار سے ایک طالب العلم نے کہا کہ ہم ہدایت النحو پڑھتے ہین تب اُس سردار نے
بطور ظرافت کی کہا کہ ہدایت نہو مت پڑھو جس سے ہدایت ہو وہی پڑھو سو وہی تاثیر لامذہبون مین
چلی آتی ہی اور لامذہب لوگ جاہل رہتے ہین اور اُن کے قوم کی قوم سے ایسی ایسی حرکت

جاہلانہ ہوا کرتی ہی چنانچہ قلب الاطمینان کے رد سے لیکے اس رسالہ کے رد تک کے دیکھنے سے یہ بات
کھل جاویگی **قال** اور ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون کی یعنی واجب یا قریب بواجب کی دلیل بھی
ایک ہی ہوگی یعنی وہ حدیث کہ جسمین یہ نسبت تارکین زیارت کے لفظ جفا فی کا آیا ہی اور محدثین اس کو
موضوع کہتے ہین جیسا کہ بیان اس کا انشاءاللہ تعالی عنقریب آتا ہی پس تضعیف ایک کی گویا کہ تضعیف
دوسری کی ہی **اقول** ۔ سنتے تھے کہ فلانے پر اللہ کی مار پڑی سو آنکھ سے دیکھا اسکا ردیہ ہی کہ شاید
اس نے کبھی سنا بھی نہین کہ فتاوی عالمگیری کے کتاب الکراہت کے سترھوین باب مین لکھا ہی کہ عوام
شخص کو درست نہین ہی کہ امر بالمعروف کرے قاضی اور مفتی کو اور اس عالم کو جو مشہور ہی یعنی اس کے
کام کو خلاف شرع جان کے اسکو تعلیم کرے اور اس پر اعتراض کرے اسواسطے کہ یہ بے ادبی ہی اور
اس واسطے کہ جو کام ان لوگون نے کیا ہی اس کام مین ان لوگون کو ضرورت رہی ہوگی اور عامی اس
ضرورت کو سمجھتا نہین ایسا ہی ہی غرائب مین انتہی ۔ تو ایک تو یہ جاہل نے فقہا کی بے ادبی کر کے اور ان کے
قول کو ضعیف سمجھ کے گنہگار ہو چکا تھا اور دوسرے یہ کہ فقہا کے ماخذ کو جس سے وہی لوگ اجتہاد کر کے مسئلہ
نکالتے ہین عامی لوگ اسکو نہین جانتے اور جاہل سب بے ادب لکھتا ہی کہ دونون کی دلیل بھی ایک ہی ہوگی
الخ ۔ تو عامی کو مجتہد کے ماخذ کا یقینی معلوم ہونا ممکن نہین چنانچہ وہ خود بھی شک کی لفظ لکھتا ہی کہ ایک
ہی ہوگی ۔ تو ایسی اٹکل پچو بات ایسے دینی معاملہ مین بولنا کمال نادانی اور بیحیائی ہی اور جب اسکو یقینی معلوم
نہین کہ اس مسئلہ کا ماخذ وہی حدیث ہی یا دوسری تو اس حدیث کو جس کے ماخذ ہونے مین اسکو بھی شک
ہی موضوع کہنے سے کیا فائدہ نکلا اور جس حدیث سے مجتہد نے مسئلہ استنباط کیا ہی اسکو موضوع کہنا عالم کو
امر بالمعروف کرنا ہی جسکا منع عالمگیری سے معلوم ہو چکا۔

چوتھی خرابی ۔ اسکی یہ ہی کہ اپنے رسالہ کے دوسرے صفحہ مین اسنے لکھا ہی یہ جو کچھ کہ لکھا گیا موافق
اقوال فقہای حنفیہ رحمہم اللہ تعالی کے ہی اب جاننا چاہیے کہ موافق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بھی زیارت قبر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مستحب ہی عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها رواہ مسلم روایت ہی بریدہ سے انہی کہا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سوا بہ زیارت کرو قبرونکی
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے وعن ابی ھریرہ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی
وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی واستاذنتہ
فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکر الموت رواہ مسلم اور روایت ہی
ابو ہریرہ سے اسنے کہا کہ زیارت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماکی قبر کی اور آپ روئے اور جو لوگ
آپکے گرد تھے سکو رولایا اور فرمایا اذن مانگا مین نے اپنے رب سے اس بات کا کہ مین استغفار کرون اپنی
ماکیواسطے سو مجھکو اذن نہ ملا اور اذن مانگا مین نے اپنے رب سے اس بات کا کہ زیارت کرون مین اپنی ماکی
قبر کی سو مجھکو اذن ملا تو زیارت کرو تم لوگ قبرون کی اسواسطے کہ قبر کا زیارت کرنا موت کو یاد دلاتا ہی
روایت کیا اسکو مسلم نے ان دونون حدیثون سے مطلق زیارت قبور کا استحباب ثابت ہوتا ہی پس
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا استحباب بدرجہ اولی ثابت ہوا اور ایسا ہی باقی احادیث
صحیحہ کہ استحباب مطلق زیارت قبور پر دلالت کرتی ہین وہ سب واسطے استحباب زیارت قبر آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے دلیل ہو سکتی ہین لیکن استدلال اس مدعا پر ساتھ اُن احادیث کے کہ جنمین خاص حضرت
کی قبر کی زیارت کا ذکر ہی درست نہین ہی کیونکہ بعض اُن مین کی ضعیف ہین اس درجہ کی کہ لائق احتجاج
کے نہین اور بعض موضوع ہین اُن مین سے چند کا حال بطور نمونہ کے بیان کیا جاتا ہی انتہی اس خرابی کا رد
پانچ تقریر سے ہم کرتے ہین پہلی تقریر یہ ہی کہ اُسکے لکھنے سے صاف ظاہر ہوا کہ اُس کا یہی
مذہب ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کا استحباب تک بھی خاص کر کے کسی
حدیث سے ثابت نہین اور سنت اور واجب یا قریب بواجب ہونا تو ممکن نہین بلکہ آن حضرت کی قبر
شریف کی زیارت کا استحباب طفیلی ہی اللہ بناہ دیوے ایسے خبیث عقیدے سے اسقدر اہتمام اور انتظام جو
زیارت کیواسطے فقہا رحمہم اللہ نے کیا ہی اور زیارت کی دعائین اور آداب اور شرائط جو لکھا ہی اور
اللہ سبحانہ نے تمام امت کے دل مین جو شوق زیارت کا ڈال دیا ہی اور تمام دنیا کے لوگ جان گئے
ہین کہ حاجی کو زیارت کرنا ہوتا ہی اور اُس کے موسم مین سیکڑون اونٹ کرایا کیواسطے لوگ لا

اور سیکڑون زیارت کرنیوالے لوگ مدینہ منورہ مین موجود رہتے ہین اور توبہ کے یقینی قبول ہونے کا
اللہ سبحانہ نے اپنے بندون کو تعلیم کیا ہی کہ آن حضرت کی زیارت کرین اور اللہ تعالی سے استغفار کرین
اور اُن کے واسطے آن حضرت استغفار کرین اور زیارت کرنا عام ہی اُنکی زندگی مین ہو یا وفات کے
بعد ہو اسکی اس چوتھی خرابی کے مضمون سے یہ سب کارخانہ بالکل لغو اور بے فائدہ ٹھہرتا ہی جب اسکے
اس مضمون کو لوگ دیکھین گے کہ آن حضرت کی قبر شریف کی اور دوسرون کی قبر کی زیارت برابر ہی اور
زیارت قبر کا فائدہ موت اور آخرت کا یاد آنا ہی اور یہ فائدہ ہر قبر کی زیارت سے گھر بیٹھے ملے گا تب مدینہ
منورہ مین جانے سے اور فائدہ بیشمار حاصل کرنے سے محروم رہیگا۔ **دوسری تقریر یہ کہ یہ مسئلہ**
ہو یا کوئی دوسرا مسئلہ ہو ہم عامی لوگون کو اُسکا فتوی فقہ کی کتابون سے نقل کردینا واجب ہی اور یہ قرآن
اور حدیث سے ثابت ہی تو عامی کو فقہ کو چھوڑ کے حدیث قرآن سے فتوی دینا ترک واجب اور حرام ہی
اور لامذہب لوگ عوام کو دھوکھا دینے کے واسطے ایسا ہی کرتے ہین اب اس مضمون کی دلیل سنو
ردالمحتار مین درمختار کے مقدمہ کی شرح مین لکھتا ہی کہا فتح القدیر مین قرار پائی ہی اصولیون کی راے
اس بات پر کہ مفتی یعنے فتوی دینے والا صرف مجتہد ہی ہی لیکن غیر مجتہد جو ایسا ہی کہ مجتہد کے اقوال اُس کو
یاد ہین سو وہ مفتی نہین ہی اور اُسپر یہ واجب ہی کہ جب اس سے کوئی شخص مسئلہ پوچھے تب وہ مجتہد کا قول
بیان کردے جیسے امام اعظم ہین حکایت کے طور پر تو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے زمانے کے موجود
لوگونکا جو فتوی ہی سو وہ فتوی نہین ہی بلکہ وہ مفتی کے کلام کا نقل کردینا ہی تاکہ فتوی پوچھنے والا
اُسپر عمل کرے اور اُس فتوی کو مجتہد کے طرف سے نقل کردینے کیواسطے دو مین سے ایک بات
چاہتی ہی یا تو اُس فتوی مین اُسکو سند ہا یعنی امام سے اس طرح سند ہو کہ ہمنے یہ فتوی سُنا فلانے سے
اُس نے فلانے سے اُس نے فلانے سے اُسنے امام اعظم رح سے یا کسی ایسی معروف کتاب سے
وہ فتوی نکال دے جو لوگون کے ہاتھ مین پھرتی ہی یعنی اُس کا درس جاری ہی اور اُسکو سنت و
جماعت کے علما پڑھتے پڑھاتے ہین مانند کتابہاے محمد بن حسن کے اور مانند اُسکے جو کتابین ہین
یعنی ہمارے ملک مین جیسے ہدایہ کنز قدوری شرح وقایہ جامع الرموز درمختار وغیرہ ہی اسواسطے

کہ ایسی کتابین بمنزلہ خبر متواتر یا مشہور کے ہین انتہی۔ تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت
کے سنت یا واجب ہونیکا فتویٰ فقہ کی کتابون مین موجود ہی اور اس منکر نے بھی ان عبارتون کو نقل
کیا ہی اگر رد کرنے کے ارادے پر اور خود اپنے عقیدے کے موافق تو اس زیارت کو ظاہر حدیث سے
ثابت کیا ہی اور اُسکے رد کرنے کا ارادہ اس عبارت سے صاف کھل گیا جو اپنے رسالہ کی دوسرے
صفحہ مین لکھا ہی پوشیدہ نرہے کہ قیل واجبۃ کے تحت مین جو طحطاوی اور شامی نے اقوال اُن لوگون کے
کہ قائل بوجوب یا قریب بوجوب کے ہین نقل کیے ہین اس سے مقصود صرف بیان قول مرجوح ہی نہ ترجیح
اُس قول کی اور ایسا ہی ہی فتاوی عالمگیری مین جو بعد قول جمہور کے قریب وجوب ہونیکو مناسک
فارسی اور شرح مختار سے نقل کیا ہی اُس سے بھی مقصود ترجیح اُس قول کی نہین ہی کما ھو الظاھر
و من یدعی خلاف الظاھر فعلیہ البیان انتہی۔ سو ہم کہتے ہین کہ طحطاوی اور شامی اور فتاوی
عالمگیری کے مصنف نے اقوال اُن لوگون کے کہ قائل بوجوب یا قریب بوجوب کے ہین نقل کیا ہی
تو اس نقل کرنے سے اُن لوگون کا مقصود صرف بیان قول مرجوح ہی تو اس صورت مین دمڑی نے
چونکہ فقہا کی عبارت کے ظاہر کے خلاف یہ دعوا کیا ہی اسواسطے اُسپر واجب ہی کہ اب اپنے اس دعوے کی
دلیل بیان کرے اب ہم زیادہ کیا لکھین اس قدر علم کا سلب ہوجانا اور عقل کا خبط ہوجانا کہ مدعی غیر مدعی
کی امتیاز نہ باقی رہے یہ سب اُسی شامت کا ثمرہ ہی جو لوگون کو زیارت سے روکتا ہی اور ایک ولی
شخص عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولانا محمد فصیح علیہ الرحمۃ کے تحقیر کا مضمون چھپوا کے شہرہ دیا

تیسری تقریر یہ ہی کہ اس رسالہ کے لکھنے والے نے اس رسالہ کا نام تو اتنا بڑا لمبا لکھا القول
المحقق المحکم فی زیارت قبر الحبیب الاکرم۔ سو بڑا تعجب ہی کہ اتنا بڑا وسواس دلانیوالا اور عقیدہ کا
خراب کرنیوالا مضمون لکھ کے اپنا نام نہ لکھا خیر اُسکا بھی مضایقہ نہین کیونکہ وہ شخص عمل مولد شریف اور
زیارت قبر شریف کے منکرون مین مشہور ہی لوگ خود پہچان گئے مثل مشہور ہی کہ نامی بنیا روٹی کھائے
نامی چور پکڑا جاے باقی اتنا بیان کرنا اُسکو ضرور ہی کہ اُسکے اس رسالہ کے مضمون بموجب فی زیارۃ
کے فی کے بعد کون لفظ مقدر ہی اور ابطال اور تحقیر اور توہین کے سوا کوئی دوسرا لفظ مانند اثبات

اور تحسین وغیرہ کے مقدر ہو سکتا ہی یا نہین چوتھی تقریر یہ ہی کہ قبر شریف کی زیارت کی مستحب
یا سنت یا واجب یا قریب بواجب ہونیکا مسئلہ فقہ سے علاقہ رکھتا ہی پس اسمین نقل کرنا کفایت تھا سو
اُسنے فقہی عبارت لکھ کے اُس پر اعتراض کیا اور اپنی طرف سے غلط مسئلہ لکھا اس سے اُسکی شریعت
کی مخالفت ثابت ہوئی اور پھر اُسنے سات حدیث لکھ کے کسیکو ضعیف کسیکو موضوع لکھا اور لکھا کہ یہ حدیثین
لائق احتجاج کے نہین اور بڑی نادانی یہ کیا ہی جو لکھا ہی کہ واجب یا قریب بواجب کہنے کی دلیل یہی ایک
ہی حدیث ہوگی یعنی وہ حدیث کہ جسمین بہ نسبت تارکین زیارت کے لفظ جفا کا آیا ہی اور محدثین اُسکو
موضوع لکھتے ہین سو ایسی بے ادبی کی بات کہنا اُسکی کمال نادانی ہی بھلا اُسکو اسقدر علم کہان کہ فقہا
نے اس زیارت کے مسئلہ کو کہان سے استنباط کیا ہی آیت سے یا حدیث سے یا اجماع سے اور اس
فاسد العقیدۃ دہری کی جو عبارت کہ اُسکی چوتھی خرابی مین ابھی مذکور ہو چکی ہی اور اُس کا خلاصہ یہ ہے
کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کا خاص کر کے جن حدیثون مین ذکر ہی اُن مین
کی کوئی حدیث اس قابل نہین کہ اُس سے زیارت کے سنت یا واجب یا قریب بواجب ہونیکی دلیل
لا سکین کیونکہ اُن مین کی بعض حدیث اس درجہ کی ضعیف ہین کہ لائق دلیل لانیکے نہین ہین اور
بعض ان مین کی موضوع ہین تو اُس عبارت سے عزت جلالت اور عظمت قبر شریف کی زیارت کی
لوگون کے دل سے نکال ڈالنا اور اُن کو وسواس دلانا منظور رہی اور پھر جن حدیثون کو اُس نے موضوع
لکھا اور وہ حدیثین مشکوۃ وغیرہ مین موجود ہین تو اُسکے مصنفون سے لوگون کو بے اعتقاد کرنے کے
واسطے اپنے اس رسالہ کے خاتمہ مین لکھا ہی اس عبارت سے اولاً جب حدیث کا موضوع ہونا کتب محدثین
محققین سے ثابت ہوا تو اُسکے ساتھ سند لانے سے اور اُسکی روایت سے پرہیز کرین والا خوف ہے
اس حدیث کی مصداق ہو جانیکا من حدث عني بحديث يرى انه كذب فهو احد الكاذبين
رواہ مسلم کیونکہ جو کوئی باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ حدیث موضوع ہی یا اُسکا موضوع ہونا
بظن غالب سے معلوم ہوا اس حدیث کی روایت کرے تو وہ کاذب ہی الخ تو اُسکے اس وسواس
دلانے کو ہم ایک تحقیق بیان [illegible] کے رفع کرتے ہین وہ تحقیق یہ ہی کہ وہ خود لکھتا ہی کہ جب حدیث کا

موضوع کتب محدثین محققین سے ثابت ہو تو اس بات کو عوام کس طرح پہچانینگے اور جب کوئی لامذہب
یا کوئی فرقہ گمراہ کسی معتبر کتاب کی حدیث کو موضوع کہہ دیگا عوام مان لینگے اور اس صورت مین بڑی
خرابی ہوگی۔ اور اس زمانے مین اسوقت اہل سنت وجماعت لوگون کا اعتقاد صحاح ستہ اور مشکوۃ
مصابیح اور جامع صغیر اور قاضی عیاض کی شفا اور مدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ اور جذب القلوب
پر ہی اور انھین کتابون سے ہم لوگ ہدایت پائے ہین اور مولانا محمد اسمعیل وغیرہ ہادیون نے جو شرک
و بدعت کے منع مین رسالہ لکھا اسمین مشکوۃ سے دلیل لائے تو جب مشکوۃ کا اعتبار سب کے دل سے
جاتا رہیگا تب فساد برپا ہوگا جیسا کہ اوائل مین حضرت مرشد برحق کے زمانے مین ہدایہ شرح وقایہ
اور مفتاح الجنۃ وغیرہ حنفی مذہب کی مشہور کتابون کے موافق ہادیون نے ہدایت کیا اور روزے نماز
وغیرہ کا مسئلہ سبکو تعلیم کیا اور سارے عوام وخواص کو ان کتابون سے بڑا اعتقاد تھا اور کسی طرح کا
شبہہ وسواس دل مین نہین گذرتا تھا اور بڑے اطمینان سے نماز ادا ہوتی تھی جب لامذہبون نے فقہ کی
تحقیر کیا اور کہا کہ یہ آدمی کی بنائی ہی حدیث قرآن پر عمل کرو اور اپنے تئین حنفی نہ کہو محمدی کہو اور ظاہر
کتاب وسنت پر عمل کرو جیسا کہ ایضاح الحق مین ایسی گمراہی کی بات ابتک موجود ہی بس جنکی استعداد
بگڑی تھی وی لامذہب ہوگئے اور آپس مین کہنے لگے کہ ان کتابون کی اور مذہب کی کچھ حقیقت
نتھی جیسے اور سب گمراہی کے کام ہمارے ملک مین جاری تھے ویسے مذہب اور فقہ بھی سمجھے
عبدالجبار وغیرہ لامذہبون کے رسالے دیکھو تو جب مشکوۃ وغیرہ مذکور کتابون سے بھی اعتقاد اٹھ
جاویگا اور چارون امامون اور چارون مذہب اور مصلے کی ضد سے اب لامذہبون کو مکہ معظمہ
سے انکار آگیا ہی یہان تک کہ وہان کے امامون کے پیچھے نماز جو پڑھتے ہین اسکو دوہرا لیتے ہین اور
قبر شریف کی زیارت سے لامذہبون کو ابھی بغض موجود ہی ویسا سب عوام لوگون کو بغض آویگا
تب لامذہبون کی کتابون کے مضمون کے سبب سے اللہ تعالیٰ کی صمدیت سے اور اماموں
سے اور مذہب سے اور فقہ کی کتابون سے تو بغض آہی چکا ہی اب حدیث کی کتابون اور قبر شریف
کی زیارت سے بھی بغض آجاویگا اور اللہ کی مار پڑیگی اور استعداد بگڑ جاوے گی تو جو کوئی انکو

جو بنا و یگا سو بن جاوین گے اب اس وقت موضوع کہنے والون کا حال اور موضوع کی پہچان اور اس کا حکم لکھنے کو بڑی فرصت چاہتی ہی اور بڑی کتاب لکھنا ہوتا ہی تسپر بھی عوام کو کچھ فائدہ ہونیکی توقع نہین اسواسطے ہم ایک مختصر مضمون دلچسپ لکھ دیتے ہین انشاء اللہ تعالی اُس سے سب کو فائدہ ہوگا وہ مختصر مضمون یہ ہی۔ کہ موضوع کہنے والے سب معتبر نہین جیسے ابن جوزی ہین کہ اشعۃ اللمعات کے مقدمہ مین اُن کے حق مین لکھا ہی کہ شیخ ابن حجر عسقلانی بہت سے مقام مین اُس پر بحث کیا ہی اور کہا کہ حدیث کے موضوع کہنے مین اعتبار نہین یا جیسے حافظ ابن تیمیہ ہین کہ انپر زیارت کے منع کرنیکا شبہہ ہوا تھا پھر علما نے اُن کو سنبھال لیا جیسا کہ رد المحتار سے یہ بات ہم قریب ہی لکھ چکے اور یہ بھی ضرور نہین ہی کہ کسی کے موضوع کہنے سے جن کتابون کے معتبر ہونیکا ہمکو اعتقاد ہی اُن کتابون کی کسی حدیث کو ہم موضوع اعتقاد کرین کیونکہ ہمارے پیشواؤن نے موضوع کہنے والون کی بات کو ہرگز نہ سنا یا کہ جسکو انھون نے موضوع کہا وہ حدیث اُن کی معتبر کتابون مین موجود ہی اور اُسپر سارے مسلمانون کا عمل ہی جیسا کہ صلوۃ التسبیح کی حدیث صحاح ستہ مین سے ان تین کتاب مین موجود ہی جامع ترمذی سنن ابی داود سنن ابن ماجہ اور مشکوۃ مصابیح مین کتاب الصلوات کے باب التطوع کی فصل ثانی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُسکو روایت کیا ہی اور اُسکی شرح اشعۃ اللمعات مین حضرت عبد الحق محدث محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اور بعضے محدثین کو اس حدیث مین سخن ہی اور ابن جوزی کے موضوع کہنے مین کہ وہ بڑا حیلہ باز ہی اِس حدیث کو موضوعات مین لایا ہی اور اہل تحقیق کے نزدیک ابن جوزی کی بات مردود ہی اور بہت سے علمای محدثین نے اُسکی تصحیح کیا ہی اور زمانہ سلف تابعین اور تبع تابعین سے لیکے ہمارے اس آجکے روز تک معمول اور مشہور ہوئی ہی اور مشایخ طریقت نے اُسکے پڑھنے کی وصیت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے اُسکی تقویت اور اثبات مین مبالغہ کیا ہی اور اُس کا سارا بیان شرح مین مذکور ہی اس جگہ مین اِس قدر کافی ہی واللہ الموفق انتہی۔ اِس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس حدیث کو کسی نے موضوع کہا تو اُسکو علما نے چھوڑ نہ دیا بلکہ اُس کی تصحیح کیا اور مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ مین بہت مقام مین یہ مضمون بھرا ہی جیسا کہ

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ما کے زندہ کرنے کی حدیث کے بیان مین ابھی معلوم ہوگا
اور اُس نے جو سات حدیثین لکھ کے کسی کو ضعیف کسیکو موضوع لکھا ہے سو اُسمین کی پہلی حدیث جو
ہی من زار قبری وجبت له شفاعتی ۔ جسنے زیارت کیا میری قبر کی واجب ہوگئی اُسکے واسطے
میری شفاعت اور اس حدیث کو وڈری نے ضعیف لکھا سو یہ حدیث بعینہ شفا مین ابن عمر سے مرفوعًا
روایت کیا ہی اور تیسری حدیث جو لکھا ہی من حج وزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی
فی حیاتی اور اُسکو اُسنے موضوع لکھا ہی سو یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب المناسک کے باب حرم مدینہ کی
فصل ثانی مین ابن عمر سے مرفوعًا اس لفظ سے روایت کیا ہی من حج فزار قبری بعد موتی
کان کمن زارنی فی حیاتی جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کیا میری قبر کی میرے مرنے کے
بعد تو ہوگا وہ شخص مانند اُس شخص کے کہ زیارت کیا میری میری زندگی مین جذب القلوب مین بھی
اس حدیث کو روایت کیا اور جامع صغیر مین بھی اس حدیث کو بعینہ ابن عمر سے روایت کیا مگر موتی کے
بجاے وفاتی کہا اور عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ جامع صغیر کی شرح کتاب التیسیر مین اس حدیث کی شرح
مین لکھتے ہین اور اس حدیث سے سبکی نے یہ مسئلہ نکالا کہ اُس جناب کی قبر شریف کی زیارت سنت
ہی یہان تک کہ عورتون کے واسطے اگرچہ زیارت قبور اُن کے واسطے مکروہ ہی انتہی ۔ تو جب امام
تقی الدین سبکی نے جو حنفی مذہب مین مجتہد ہین اُنھون نے اس حدیث کو قبول کیا اور اُس سے
مسئلہ نکالا تو دوسرا کون ہے کہ اس حدیث کو قبول نکرے ۔ اور حضرت محقق دہلوی رحمہ اللہ نے
ان ساتون حدیثون کو جسکو وڈری نے موضوع اور ضعیف لکھا جذب القلوب مین روایت کیا اور پانچ حدیثین
اور بھی لکھا سب ملا کے زیارت کے باب مین بارہ حدیثین روایت کیا ہی اور اُن مین یہ حدیث بھی ہی من حج
البیت ولم یزرنی فقد جفانی جس شخص نے حج کیا بیت اللہ کا اور میری زیارت نکیا تو
بیشک اُس نے مجھپر ظلم کیا اور مولانا محمد قطب الدین خان صاحب نے بھی مظاہر حق مین اس
حدیث کو نقل کیا ہی جذب القلوب سے اور چونکہ وے مولانا محمد اسحق قدس سرہ کے شاگرد خاص اور
صحبت یافتہ قدیم ہین اُن کا لکھنا بھی معتبر ہی اب ایک بات کام کی یاد رہے کہ موضوع کہنے والے

تو ایسے کوتہ اندیش اور بے باک ہین کہ جو حدیث ترمذی اور سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ مین مروی ہو اُس کو بھی موضوع کہا اور یہ اُن کا موضوع کہنا اصول حدیث کی کتابون کے خلاف ہی کیونکہ اشعۃ اللمعات کے مقدمہ مین شیخ محقق رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ ان چھو ان کتاب مین حدیثین صحاح اور حسان اور ضعاف موجود ہین یعنے ان مین موضوع حدیث نہین ہی اور ان کو صحاح جو کہتے ہین سو تغلیب کے سبب سے یعنی ان مین صحیح بہت ہین اور ضعیف بہت کم ہین اور اُسی کتاب مین وجوہ طعن کے بیان مین حضرت شیخ فرماتے ہین اور کسی پر حکم وضع اور افترا کا دینا بسبب ظن غالب کے ہی اور قطع اور یقین کو اس مین راہ نہین ہی اس واسطے کہ بیشک جھوٹھا بھی کبھی سچ کہتا ہے انتہی تو جو حدیث ہماری اعتقادی کتابون مین مروی ہی اُس کے حدیث نبوی ہونے کا ہم لوگون کو یقین ہی اور جو شخص اُس کو موضوع کہتا ہی وہ ظن غالب سے کہتا ہی اُس کو بھی اُس کے موضوع ہونے کا یقین نہین تو ایسی ظنی یعنے اٹکل کی بات سے ہم یقینی بات کو کس طرح چھوڑین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے گیارھوین سیپارہ سورۂ یونس مین فرمایا ہی ان الظن لا یغنی من الحق شیا سو اٹکل کام نہین کرتی صحیح بات مین کچھ اور اُسی رسالہ کی پانچوین صفحہ مین مغالطہ دینے کو یہ عبارت جو لکھا ہی اب جاننا چاہیے کہ واجب یا قریب بواجب کہنا غلط ہی کیونکہ وجوب یا قریب بوجوب کی دلیل نہین ہو سکتی مگر وہی حدیث جس مین جفانی کا لفظ آیا ہی اور اُس کے ضعف اور موضوعیت کا حال ابھی واضح ہوا پس یہ حدیث لائق احتجاج کے ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی مدعی وجوب یا قریب بوجوب کا ہو اُس کو چاہیے کہ اِس حدیث کے رجال کی توثیق کرے اور اُس کی صحت یا حسن کا ثبوت پہونچادے ودونہ خرط القتاد انتہی ۔ سو اس مغالطہ کا رد یہ ہی کہ حدیثون کے رجال یعنی راوی لوگون سے ہم سے ملاقات نہین جو ان کا ثقہ غیر ثقہ ہونا ہم اپنی عقل کی تحقیق سے بیان کرین مگر شریعت کی کتابون سے اس بات کی نقل بیان کرنا ضرور ہی کہ اُن راویون کی روایت کو ہمارے پیشواؤن نے قبول کیا ہی یا نہین اگر قبول کیا ہی تو بیشک ان کو ثقہ جانا تو بس اُن راویون کا کہ ثقہ ہونے کی دلیل اسی قدر کفایت ہی کہ جن محدثین کے ہم معتقد ہین اُن

محدثین نے اپنی کتاب مین اُن راویون کی روایت والی حدیث کو نقل کیا - اب وہابی بیان کرے
کہ قبر شریف کی زیارت کی فضیلت کے خواص حدیثون کو اِن موضوع کہنے والون کے موضوع کہنے کو
کس نے مان لیا اور زیارت کے سنت یا وجوب یا قریب بوجوب لکھنا اور اُس کے آداب اور شرائط
کے بیان کرنے سے فقہا مین سے کون کون لوگ باز آئے اور زیارت کیواسطے اُست کی مجبون کا
جانا کب سے موقوف ہوا اور ہزور لوگ مدینہ منورہ سے کب نکالے گئے بیان وہابی اس فساد عقیدے
کی جزا اگر بغیر توبہ کے جاؤ گے تو قیامت کو پاؤ گے اور اگر تمکو اُسکی سزا پایا جلدی منظور ہی تو حرمین شریفین
مین جا کے اپنے رسالہ کو سناؤ اور بہتر اور مقتضای ایمان یہی ہی کہ اپنے ایسے عقیدے اور بے ادبی پر
تم توبہ کرو تاکہ دارین کی سزا سے محفوظ رہو اور اپنے اس رسالہ کا رد لکھو سلما نو اسقدر مناقشہ جو ہمنے
کیا ہی اسقدر سے منکرون کو لوگ پہچان جاوینگے کہ اِن مخالفون نے معاملہ کو کہان سے کہان
تک پہونچا دیا ہی پہلے اماموں سے بے اعتقاد کرنے مین کوشش کرتے تھے اور اب زیارت قبر
شریف سے کل کے منع کرنے لگے پانچوین تقریر - اور اسی رسالہ کے دوسرے صفحہ مین سے
تیسرے صفحہ تک جو یہ حدیث لکھا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی ماں کے واسطے استغفار کرنے کی
اجازت نہ ملی اور اُن کی قبر کی زیارت کیواسطے اجازت ملی سو اسکے بعد جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے باپ ماں زندہ ہونے اور ایمان لائے ہین اُسکا ذکر نکرنا اُست کو وسواس دلانا ہی اس واسطے ہم
اُسکی حقیقت مختصر لکھ دیتے ہین واعظ لوگ دوسری کتابون کو دیکھ کے اُسکو شرح کے ساتھ بیان
کرین مدارج النبوت کے باب ششم مُردون کے زندہ کرنے کے معجزہ مین لکھتے ہین اور آن حضرت
باپ ماں کے زندہ کرنے اور اُن کے ایمان لانے کا حال جیسا کہ حدیثون مین آیا ہی وہ بھی معجزہ کی قسم
سے ہی ولیکن محدثین کو اُن حدیثون کی صحت مین سخن ہی اور بعضے متاخرین نے اُنسب حدیثون کو
ثابت کیا ہی اور اعتبار کے درجہ مین پہونچا دیا ہی انتہی - اور عقائد کی بڑی کتاب معتبر تحقیق المقام
علی کفایت العوام مین آن حضرت کے والدین کے زندہ ہونے اور ایمان لانے اور اُن کے
ناجی ہونے کا جو بیان کیا ہی سو اس مین دیکھو اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ اہل فترت جن کو کسی

رسول سے ملاقات ہوئی اُنکی نجات ہونیکا بیان کر کے فرمایا اور جب تو جان چکا کہ اہل فترت کے نجات پانیوالے ہین موجب قول راجح کے تو اب تجکو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ماں دونون نجات پانیوالے ہین کیونکہ وے دونون اہل فترت تھے کہ نبوت کے زمانیکے قبل اُنکی وفات ہوئی تھی بلکہ وے دونون اہل اسلام مین سے تھے کیونکہ اُن دونون کو اللہ تعالی نے زندہ کیا آن حضرت کی تعظیم کیواسطے اور وے دونون آن حضرتؐ پر ایمان لائے نبی ہونیکے بعد۔ اور پھر آگے چلکے لکھا کہ بعضے علما نے بیان کیا کہ قاضی ابو بکر بن عربی جو مالکی امامون مین سے ایک امام تھے اُن سے لوگون نے پوچھا اُس شخص کا مسئلہ جس نے کہا کہ ماں باپ نبیؐ کے آگ مین ہین تب قاضی نے جواب دیا کہ وہ شخص ملعون ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے بائیسوین سپارہ سورۂ احزاب مین فرمایا ہے ان الذین یوءذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اُسکے رسول کو اُنکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین اور رکھی ہے اُن کے واسطے ذلت کی مار اور اس سے بڑھکے کوئی ایذا نہین کہ کوئی کہے کہ اُن کے باپ ماں آگ مین ہین اور باپ ماں کے ایسا کہنے مین حضرت کو کیونکر ایذا نہوگی حالانکہ روایت کیا ابن مندہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اُس نے کہا کہ سبیعہ ابی لہب کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین کہ تو بیٹی ہے حطب نار کی یعنی آگ کے ایندھن کی پھر منبر پر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وے غصہ کے حال مین تھے اور فرمایا کہ کیا حال ہے لوگون کا کہ مجکو ایذا دیتے ہین میرے قرابتی لوگون کو چڑھا کے اور حال یہ ہے کہ جس نے مجکو ایذا دیا اُس نے اللہ کو ایذا دیا۔ اور جلال الدین سیوطی نے کتابین تصنیف کین ہین اُس مضمون مین جو اُن دونون کی نجات سے علاقہ رکھتے ہین سو اُسکو اللہ جزای خیر دے انتہی۔ بڑی خیریت کا مقام ہے زیارت کی فضیلت کی حدیثون کو جو اُس صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی نجات کیواسطے بڑی ترغیب اور ترہیب کے ساتھ فرمایا ہے اور تمام جہان کے مسلمانون کا اُسپر عمل ہے اور اُن مین کی بعضی حدیث مسجد نبوی کے دروازے پر لکھی ہے اور لاکھون علما کی نظر اُسپر پڑی کسی نے آج تک اُسپر کچھ اعتراض نکیا سو اُن حدیثون کو موضوع کہنا اس سے

بڑھکے اور کیا ایذا دینا ہوگا۔ اس خاکسار نے بہت رسالہ لکھا مگر جیسا اس مناقحہ کو لکھ کے خوش ہوا
ویسا کسی رسالہ کو لکھ کے خوش نہوا اور اس رسالہ کو لکھنے سے بڑی امید قوی ہوئی کہ اسکا انعام
دنیا اور آخرت مین انشاء اللہ تعالی ملے گا اللہ تعالی ہماری یہ امید بر لاوے آمین یارب العالمین

بعد اس کے وجودیہ لوگون نے جو بعضے بعضے مقام مین لوگون کو گمراہ کیا ہی اور انکو ہمہ اوست
کہنا سکھا دیا ہی یعنے سب اللہ ہی سو ان لوگون کو سمجھا دین کہ یہ مذہب سوفسطائیہ کے عقیدہ سے
نکلا ہی ان لوگون کا عقیدہ یہ ہی کہ وے لوگ کہتے ہین کہ حقایق الاشیا یعنی سب چیزون کی حقیقت
کچھ نہین ہی یہ سب وہمین اور خیالین باطل ہین اور یہ لوگ عنادیہ خلاف والے ہین اور ان مین سے
بعضے کہتے ہین کہ حقایق الاشیا کچھ نہین ہین بلکہ سب کی حقیقت اعتقاد کے تابع ہی یہان تک کہ اگر
اعتقاد کیا ایک چیز کو جوہر تو وہ جوہر ہی اور عرض تو وہ عرض ہی اور قدیم تو وہ قدیم ہی اور حادث تو
وہ حادث ہی اور یہ لوگ عندیہ ہین اس مضمون کی تصریح شرح عقاید نسفی مین دیکھو الغرض مسلمانونکا
یہ مذہب ہرگز نہین ہی بلکہ ان بیدین فرقون نے دین اسلام اور شریعت کے باطل کرنیکو یہ بات
نکالی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر سب ایک ہوا تو کلمہ اور قرآن بھی مٹا اور کافر اور مسلمان سب ایک
ہوگئے اور حرام اور حلال باقی نرہا اور دوزخ اور بہشت اور ثواب اور عذاب اور وعدا ور وعید کچھ
نہ باقی رہا اور عقائد اور تصوف کی کتابون مین جو اللہ تعالی کی وحدانیت اور اسکے قدیم ہونے کا
اور عالم کے حادث ہونیکا بیان کیا ہی سب مٹ گیا ابوشکور سالمی کی تمہید کے تیسرے باب مین جو
اللہ تعالی کی وحدانیت وغیرہ کا بیان اس خوبی کے ساتھ کیا ہی کہ دل کو بڑا اطمینان ہوتا ہی سو
سب مٹ گیا اور حق یہ ہی کہ اللہ اللہ ہی ہی اور عالم عالم حق سبحانہ بیچون اور بیچگون ہی اور اسکی
حقیقت بیچوں اور بیچگونگی ہی اور عالم عالم کی حقیقت مین سراسر چونی اور چگونگی ہی اور حق سبحانہ قدیم ہی
کہ اسکا اول نہین ہی اور واجب الوجود ہی کہ اسکا وجود یعنی موجود ہونا ممتنع العدم ہی یعنی اسکا وجود
عدم اور نیست ہوسکتا ہی نہین۔ اور عالم حادث ہی کہ پہلے نہ تھا پیچھے ہوا اور ممکن الوجود ہی یعنے
اسکا ہونا اور نہونا دونون جائز اور درست ہی اور یہ تعریف اور بیان شریعت اور عقل دونون کا ہی

تو بیچون کو عین چون کہنا اور واجب کو عین ممکن کہنا اور قدیم کو عین حادث کہنا اور ممتنع العدم کو جائز العدم کہنا ہرگز درست نہین کیونکہ حقائق کا انقلاب یعنی حقیقتون کا بدل جانا محال ہی عقل اور شریعت دونون کی راہ سے اور ایک کی حقیقت کو دوسرے پر بولنا اور قیاس کرنا ایکبارگی منع ہی شریعت اور عقل دونون کی راہ سے پس وجود یہ کا رد اسیقدر کفایت ہی اور باقی اُسکی تصریح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب بیسی وغیرہ مین اور تصوف اور عقائد کی ساری کتابون مین دیکھو بلکہ اُسکی بات ہمہ اوست سے بھی اُسکی بات کا رد نکلتا ہی کیونکہ ہمہ معنی سب اور او معنی وہ ایک کیونکہ او بولتے ہین ایک پر اور جمع پر آنہا اور ہمہ بولتے ہین تو دونون ایک کیسے ہوئے باقی رہے منصور حلاج سو اُنکا عقیدہ اور قول ایسا ہونا کہین سے ثابت نہین بلکہ عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ یہ بات منصور حلاج نے بطور حکایت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا یعنی شاہدہ کی حالت مین اللہ تعالیٰ سے انا الحق سنا مارے لذت کے آپ بھی اُسی بات کو دُھرایا سو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے اُسکو بھی لغزش یعنی پاؤن کا پھسلنا سمجھا اور فرمایا کہ حسین ابن منصور حلاج کے زمانے مین کوئی شخص ایسا تھا کہ اُسکی دستگیری کرتا اور جو لغزش کہ اُسکو ہوئی تھی اُس سے اُسکو باز رکھتا اور اگر مین اُسکے زمانے مین ہوتا تو اُسکی دستگیری کرتا اُسکا یہ حال نہوتا انتہی یہ مضمون اخبار الاخیار سے لکھا اور حضرت مجدد نے اپنے بعضے مکتوب مین لکھا ہی کہ اگر سب اللہ مین تو سیر الی اللہ کے مراقبہ مین فنا کسکو کرے گا اور اُس مراقبہ مین جسکو کمال حاصل ہوگا تب وست اوست کہے ہمہ کو تو وہان دیکھتا ہی نہین۔ بعد اسکے چارون مذہب کے حق ہونے مین جو لامذہب لوگ وسواس ڈالتے ہین کہ جب چار مذہب والے چار راہ پر چلتے ہین اور ایک کے مخالف دوسری راہ ہی تو دونون مین ایک راہ خواہ مخواہ باطل ہوگی دونون کا حق ہونا عقل اور شرع کے خلاف ہی۔ تو اُن کا رد یہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث پر عمل کرنا امام اعظمؒ کا مذہب ہی سو وہ حق ہی اور فعلی حدیث پر عمل کرنا امام شافعیؒ کا مذہب ہی سو وہ بھی حق ہی اور دونون امام دونون قسم کی حدیث پر عمل کرتے ہین مثلاً جب ایک حادثہ مین قولی فعلی دونون حدیث آتی ہی تب امام اعظمؒ قولی کو ترجیح دیتے ہین

اور امام شافعی رح فعلی کو ترجیح دیتے ہین قولی حدیث اُوسکو کہتے ہین جسمین خود حضرت کا
فرمانا بیان کیا ہو اور فعلی حدیث اُسکو کہتے ہین جسمین حضرت کے فعل کو صحابہ اور صحابیہ نے بیان کیا
ہو تو دونون امام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوط پکڑا ہی اس جناب کے دامن
پکڑنیوالے کو جو گمراہ جانے وہ کافر ہے جس حدیث سے دونون امام کا مذہب نکلا ہی وہ حدیث مشہور
ہی اس حدیث مین حضرت کے جوتا اُتارنے کا ذکر ہی نماز کے اندر سو واعظ لوگ اس حدیث کو توڑالاو
سے سناوین مثلاً حضرت کی فعلی حدیث سے ثابت ہی کہ اس جناب نے فجر کی نماز ایسے وقت مین پڑہی
کہ عورتین چادر اوڑھے چلی جاتی تھین بسبب تاریکی کے پہچان نہ پڑتی تھین سو اپنے مذہب اور قاعدہ
کے موافق اس حدیث پر امام شافعی رح نے عمل کیا اور قولی حدیث سے ثابت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
روشن کرکے پڑھو تم فجر کی نماز اسواسطے کہ اُسمین ثواب زیادہ ہوتا ہی سو اس حدیث پر امام اعظم رح نے
عمل کیا اپنے مذہب اور قاعدہ کے موافق اسیطرح سے ہر مسئلہ مین چارون امام کا خلاف سمجھو اور
چارون مذہب کے حق ہونیکی وجہ ہم اور بھی بیان کرسکتے ہین مگر ان چند ورقون کے مناسب نہین پس
اسی طرح سے تم لوگ جو فقہ کی کتابون مین خود دیکھو یا سنو اسکو حق جانو ہر مسئلون کی دلیل قوی قوی
موجود ہی بعد اسکے طہارت کے مسائل تعلیم کرین بہت سے لوگون کو دیکھا کہ پائخانہ جاتے ہین اور
استنجا کرتے ہین بغیر کلوخ کے اور بہت سے لوگ وضو مین منہ دھونے کے وقت ناک اور منھ پر
سپوہ کرکے پانی مارتے ہین پانی سب گرجاتا ہی تب تر ہاتھ منھ پر پھیرتے ہین اور بہت سے لوگ
ابتک تیمم اور غسل بھی نہین جانتے ہین غسل کیواسطے گرم سرد پانی ملانے کا اندازہ نہین جانتی اسیطرح
سے عورت مرد دونون ستر عورت نہین جانتے بعضے توندوالے ایسا تہبند باندھتے ہین کہ
ربع یا زیادہ پیڑو کھلا رہتا ہی یہی حال ہی عورتون کا خصوصاً جو کرتا نہین پہنتی ہین اس غفلت سے
خوب ہوشیار کردین کہ بیچاری نماز پڑھکے بے نمازی نہ اُٹھین قیامت کے روز اور قرآن کا
صحیح پڑھنا تجوید کے ساتھ جو ایکبارگی اُٹھ گیا ہی اسکو بھی خوب تعلیم کرین اور اذان اقامت بھی
صحیح کہنا بتاوین اور نماز کے فرض واجب سنت مستحب بھی یاد کراوین اور سجدہ سہو کا مسئلہ اور

سب مسئلے نماز کے بتا دین بعد اسکے سارے فقہی مسئلے بقدر حاجت کے تعلیم کرین خصوصاً نکاح اور طلاق
اور محرم و غیر محرم کا مسئلہ اور عورتون کو پردہ کرنے کا مسئلہ اور اپنے شوہر کی تابعداری کرنے کا مسئلہ
بڑی تاکید سے یاد کرا دین اور بعضے ملک مین بے نمازی کے جنازہ کی نماز نہین پڑھتے اُسکو بھی
سمجھا وین اور بعضے مقام مین میت کو بغیر غسل و بغیر جنازے کی نماز کے دفن کرتے ہین اُسکو بھی
خوب سمجھا کے جاری کرین اور بعضے مقام مین جمعہ کی نماز نہین پڑھتے ہین اور بعضے مقام مین
جمعہ کی نماز تو پڑھتے ہین مگر آخر ظہر نہین پڑھتے ہین حالانکہ جمعہ کے روز دونون فرض ہی اور اسکا
سوال بھی سابق مین لوگون نے کیا تھا کہ ایک وقت مین دو فرض کسواسطے ہوا تب اُسکا جواب تفسیرات
احمدیہ وغیرہ مین اسطرح لکھا ہی کہ ایک وقت مین یہ دو فرض نہین ہی بلکہ اللہ کے نزدیک اگر ظہر
درست ہو گی تو جمعہ نفل ہوگا اور اگر جمعہ درست ہوگا تو ظہر نفل ہو گی اور یہ بات دنیا مین کھل سکتی
نہین کیونکہ مصر کی تعریف مین بارہ قول ہونیکے سبب سے ہر مقام کے مصر ہونے مین شک پیدا ہوا
ہی اور وہ شک قبل قیامت کے دفع نہین ہو سکتا کیونکہ ہر مجتہد پر خطا اور صواب کا احتمال ہی اور اسکا
فیصلہ دنیا مین محال ہی تو بموجب مضمون فقہ اور حدیث کے جمعہ اور آخر الظہر دونون کو ادا کرے
تاکہ قیامت کو بلاشبہہ بری الذمہ ہو تفسیر احمدیہ اور جامع الرموز اور رد المحتار وغیرہ سے خوب سمجھا وین
اور جو لوگ کہتے ہین کہ شک کی نماز درست نہین سو جاہل ہین یہ تو نماز مین شک نہین ہی بلکہ شک کیوقت
مین وہ عمل کرتے ہین جیسا کہ مشکوک پانی کے موجود ہوتے وضو اور تیمم دونون فرض ہی یا چار رکعات
والی نماز مین کسیکو شک ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہی یا چوتھی تو اس مقام مین قعدہ بھی کرے اور تشہد
بھی پڑھے بعد اسکے ایک رکعت اور بھی پڑھ کے سجدہ سہو کا کر کے نماز کو تمام کرے دیکھو چوتھی
جانب کے قعدہ کرنا اور تیسرے جانب کے ایک رکعت اور بھی پڑھنا شریعت سے تعلیم ہوا اس
مسئلہ کو ہدایہ اور شرح وقایہ سے سمجھا دین اور اس مسئلہ کی دلیل مین صاحب ہدایہ نے حدیث
لکھی ہی اور خوب تصریح کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اُس حدیث مین جو مشکوۃ المصابیح مین
باب السہو کی پہلی فصل مین عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُسکو دیکھ لین اور جیسا کہ

شریعت کی کتاب یعنی فقہ اور حدیث کی کتاب سے ثابت ہوا کہ اعمال مین جو شک واقع ہو کہ دونون
عمل مین سے اس وقت کون عمل واجب ہی تو ایسے شک کی حالت مین دونون عمل کرنا ہوتا ہی
ویسا یہ بھی ثابت ہوا شریعت کی کتاب عین العلم سے اور اُسکا مصنف صحاح ستہ کی صحیح حدیث
سے دلیل لایا ہی کہ جس چیز مین اختلاف ہی کہ کوئی حلال کہتا ہی کوئی حرام کوئی مکروہ کوئی مباح
تو اُس چیز سے پرہیز کرنا تقوی ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی دع ما یریبك الی ما لا یریبك انتہی
چھوڑ دے تو اُس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھکو اور اُس چیز کو اختیار کر جو تجھکو شک مین نہ ڈالے
انتہی - اور اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور حاکم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا
ہی تو آخر الظہر کو جو منع کرتا ہی سو خلاف شرع کرتا ہی اور قیامت کے روز مسلمانون کے بلا شبہہ
ذمہ پاک ہونے کے کام سے باز رکھتا ہی - باقی رہا تمباکو کا مسئلہ سو اس ملک مین تمباکو کو بعضے جاہل
حرام مطلق کہتے ہین اور حقہ پینے والے کے پیچھے نماز نہین پڑھتے سو یہ سب جہالت ہی قول السدید
اور رد المحتار سے ثابت ہی کہ مجتہد کے سوا دوسرے کو جو شخص ایسا عالم ہو کہ کتاب کا مضمون سمجھنی
مین اُس کا ٹھیک سمجھنا اُسکے چوگنے سے زیادہ ہو وہ اپنے مذہب کی کتابکی عبارت نقل کر دی
سو ہم اس باب مین حدیقۃ الندیہ کی عبارت کا ترجمہ بطور خلاصہ کے نقل کر دیتے ہین وہ یہ ہے
جس فصل مین بدعتون کی اقسام اور احکام بیان کیا ہی اُس مین فرماتے ہین اور لیکن بدعت فی
العادت جو ہی کہ اُس سے اللہ تعالی کی عبادت کا قصد نہین ہوتا ہی اور نہ اُس مین ثواب طلب کیا
جاتا ہی مانند چلنی اور چمچ وغیرہ کے سو اُسکا کرنا گمراہی نہین اور نہ بدعت کی وعید اُس کے شامل
ہوتی ہی بلکہ بدعت فی العادت کے کرنے سے ترک اولی ہی پرہیز گاری اور احتیاط والون کے
نزدیک فقرکے ہا اولی سو ترک کرنا بدعت فی العادت کا بہتر ہی اُس کے کرنے سے
اسواسطے کہ اُس کے کرنے سے دنیا کی نعمت مین دل کا چین اور آرام سمجھنے لگتا ہی اور دلکی
راحت آدمی کو غفلت اور غرور مین پہونچا دیتی ہی اور اسی بدعت فی العادت مین سے ہی
استعمال تتن اور قہوہ کا یعنی استعمال کرنا تمباکو اور بُن کا جو اس زمانے مین چھوٹے لوگون

اور بڑے لوگون مین دونون کا ذکر پھیل رہا ہی اور صواب اور حق یہ ہی کہ ان دونون کے
استعمال کے حرام ہونے اور مکروہ ہونیکی کوئی وجہ نہین ہی بلکہ دونون کا استعمال بدعت فی
العادت ہی اور جس شخص نے ان دونون کے حرام ہونے کی کوئی وجہ بیان کیا ہی تو بدعت
فی العادت کا حرام کہنا اُسکے ذمہ پر لازم آیا ہی اور اُس کا حرام کہنا جمہور علما کے اتفاق کے خلاف
ہی انتہی یہ خاکسار کہتا ہی کہ مکروہ تنزیہی اور ترک اولی ایک ہی جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ مین ہی اس
خاکسار کے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے سوالات عشرہ
کے جواب کے رسالہ مین حقہ کا مسئلہ جو بیان کیا ہی اُس مین تنباکو کے حرام کہنے والے کا رد
کیا ہی اور حقہ کے مکروہ ہونے کی تین وجہ بیان کیا ہی مگر فرمایا ہی کہ تینون وجہ مکروہ تنزیہی ہین
تو اُس جناب کا قول اس کتاب کے موافق ہوا اور یہ جو لکھا ہی کہ تین وجہ مکروہ تنزیہی کی جمع
ہونے سے حقہ مکروہ تحریمی ٹھہرا یہ بھی کوئی قاعدہ ہوگا ہمکو معلوم نہین جب معلوم ہوگا تب ہم
اطلاع کر دین گے پھر گو نہ اُس کا ترک کر دینا اولی یعنے بہتر ٹھہرا اسی واسطے ہم لوگ
احتیاط اور ورع کے سبب سے حقہ نہین پیتے ہین اور سب کو ترک اولی بتا دیتے ہین بس
ہمارے گروہ کے لوگ حقہ چھوڑ دیتے ہین دین مین افراط تفریط یعنی زیادتی کمی کرنا درست
نہین۔ اسی طرح جہالت سے بعضے ملک کے لوگ جو شخص چمڑیکی تجارت کرتا ہی اُس کو
برادری سے اور مسجد سے نکالدیتے ہین اس کے گھر کا کھانا نہین کھاتے ہین اور اُس کا
حجام اور دھوبی اور کمہار اور مزدور۔ بند کر دیتے ہین اسی طرح سے بدعت کرنے والے اور
ناچ باجا کرنے والے اور بے نمازی وغیرہ مرتکب کبیرہ کا سب بند کر دیتے ہین سو اس مسئلہ
کی حقیقت سنو چمڑے کی تجارت کا یہ بیان ہی کہ درالمختار اور ردالمحتار مین باب البیع الفاسدین
اور بھی بہت سی فقہی کتابون مین جو لکھا ہی اُس کا ترجمہ مختصر یہ ہی اور باطل ہی بیع مردار کے
چمڑے کی قبل دبغ کے یعنی قبل سجھانے کے اگرچہ نقد قیمت کے یعنی سونے چاندی کے
سواے جو مال اسباب ہی اس مال کے بدلے مین بیع کرے اور اگرچہ یعنی سونے چاندی کے

سوا ای جو مال اسباب ہی اس مال کے بدلے مین بیع کرے اور اگرچہ یعنی سونے چاندی کی بدلے
مین بیع کرے دونون صورت مین مرداری چمڑے کی بیع باطل ہی اور دباغت یعنی سجھانیکے بعد
اُسکی بیع درست ہی مگر آدمی اور خنزیر اور سانپ کا چمڑا کہ دباغت نہین قبول کرتا ہی اور دباغت سے
پاک نہین ہوتا ہی اُس کی بیع درست نہین ہی اور جو چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہی اُس کی بیع
بعد دباغت کے درست ہی۔ اور سجھائے چمڑے سے فائدہ لینا درست ہی انتہی تو سجھائے چمڑے کی
تجارت کو جو شخص درست نہین جانتا اور اُسکے تاجر سے انکار کرتا ہی وہ دین کے خلاف کرتا ہی
اور جو شخص مرداری چمڑا قبل دباغت کے بیچتا خریدتا ہی اصالتہً یا وکالتہً وہ حرام کرتا ہی اس کو جو لوگ
ملامت کرتے ہین اور ایسے بیچنے خریدنے سے منع کرتے ہین اور اُس حرام بیع کے مال کی
ضیافت قبول نہین کرتے ہین وی لوگ حق پر ہین اور ثواب پاتے ہین تو شریعت کے اس حکم
بموجب مسلمانون پر واجب ہی کہ جو شخص مذبوح یعنی حلالی چمڑے کی تجارت قبل دباغت یا بعد دباغت
کے کرتا ہی یا آدمی اور خنزیر اور سانپ کے سوائے اور دوسرے جانور کے مرداری چمڑیکی تجارت
بعد دباغت کے کرتا ہی اُسکو منع اور ملامت نکرین اور مرداری چمڑا قبل دباغت کے خرید و فروخت
نکرین اور جو کوئی ایسا کرتا رہا ہو سو اب وہ اُس کام سے توبۂ نصوح کرے اور بعد توبہ کے اسکو کوئی
مسلمان برا نکہے باقی رہا فاسق معلن کے ضیافت قبول نکرنے اور جس کا مال حرام کا زیادہ ہو
اور حلال کا کم اور جس کے گھر ناچ باجا وغیرہ تماشا ہی اسکی ضیافت قبول نکرنے کا مسئلہ تصریح کے ساتھ
حق الیقین مین فتاوی عالمگیری کے بارھوین باب سے لکھا ہی اُسپر عمل کرو کرا ؤ اور جھوٹ کا
ماننا یعنی وسواس کرنا اور شریعت مین جو طہارت اور صفائی اور درست نادرست کی حد مقرر ہے
اُس سے بڑھ جانا جو لوگون مین رائج ہی سو دین کے خلاف ہی اور اپنی طرف سے نئی شریعت
مقرر کرنا ہی اور اسی طرح سے فاسق یا بدعتی یا ذمی کی ضیافت کرنے اور بدعتی اور فاسق کے
گھر بدعت اور فسق کے روز کے سوا دوسرے روز کے کھانیکو درست نجاننا وسوسۂ شیطانی ہی
اور بعضی کتاب مین جو دینی مصلحت کیواسطے جو فاسق کی ضیافت کو منع لکھا ہی وہ اُسوقت مین ہی

جب جانتا ہی کہ ہمارے کھانیکی قوت سے یہ شخص فسق کریگا ان سب مضمونون کی دلیل سنو حدیقہ
ندیہ کی دوسری جلد مین لکھا ہی روایت کیا امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے سند کے ساتھ کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ضیافت مین ایک یہودی نے بلایا روٹی اور گلائی ہوئی چربی کھانیکو
سو اس کو آپنے قبول کیا اور کھایا اور آن حضرت کا ایک یہودیہ کے گھر کھانا ثابت ہوا ہی جسنے حضرت کو
زہر دیا تھا بکری کے کتف مین یعنی شانہ مین خیبر مین اور ثابت ہوا ہی کہ اُس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا
مشرکہ عورت کے مزادہ یعنی پانی رکھنے کے برتن کے پانی سے اور شک نکیا اُس صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان مذکور چیزون مین سے کسی کی طہارت مین سو شک اور تردد کرنا ایسی چیزون مین وسوسہ شیطانی
اور اپنے نفس کو آراستہ اور آبدار یعنی آبدار بہت اچھا جاننے کے سبب سے ہی انتہی - باقی بعضے لوگ
جو کہتے ہین کہ یہ سب وسواس جو کرتے ہین تو اسکو تنگ کرنیکے واسطے کہ تنگ ہو کے دین پر مضبوط
ہوجاوی تو اُن کا جواب یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تنگ کرنا ثابت نہین بلکہ اُس کو
اپنی جماعت مین رکھنا اور اُس سے اخلاق کرنا اور اُس کے واسطے دعا اور توجہ باطنی کرنا ثابت ہی
اُسکی دلیل یہ ہی کہ نزہتہ المجالس کے باب فصل الصلوۃ لیلا و نہارا مین لکھا ہی کہ انس ابن مالک رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرتا تھا اور
جتنے بیحیائی کے کام ہین سب کرتا تھا تب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی خبر دی تب
آپ نے فرمایا کہ بیشک اُسکی نماز ایک دن اُسکو اِن کامون سے منع کردے گی پھر بہت روز نگذرے
کہ اُس نے توبہ کی اور اُسکا حال بہت اچھا ہوگیا تب آپنے فرمایا کہ مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ بیشک
اُسکی نماز ایک دن اُسکو اِن کامون سے منع کردیگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز کی برکت سے
اتنا بڑا بدکار شخص متقی بن گیا اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فاسق کو اپنی جماعت سے نہ نکالا اور اُسکو چڑھانے اور چھیڑنے سے منع کیا اس طرح سے
ہم لوگون کو لازم ہی کہ فاسق کو جماعت سے نہ نکالین اور اُسکو نماز کی ترغیب تاکید کرتے رہین
نماز کی برکت سے وہ خود بخود پرہیزگار ہوجاوے گا اور نزہتہ المجالس کے باب التقوی و فعل

الخیرات مین لکھتے ہین کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اذن دیجیے مجکو زنا کرنے کا تب اُسکو لوگون نے
جھڑکا تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ بیٹھ وہ بیٹھا تب آپ نے اُس سے کہا کہ کیا تو پسند
کرتا ہی کہ تیری ماکے ساتھ کوئی زنا کرے اُسنے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کرنے کو
پسند کرتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی بہن کے ساتھ زنا کرنیکو پسند کرتا ہی اُس نے کہا نہین
واللہ کہا کیا اپنی پھوپھی کے ساتھ زنا کرنیکو پسند کرتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی خالہ کے ساتھ
زنا کرنیکو پسند کرتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ کہا راوی نے پھر رکھا حضرت نے اپنا ہاتھ اُسکے اوپر
اور کہا اللھم اغفر ذنبہ وطہر قلبہ وحصن فرجہ یا اللہ تو بخشدے اُسکا گناہ اور پاک کر
تو اُسکا دل اور نگاہ رکھہ تو اُس کی شرمگاہ پھر بعد اُسکے اُس جوان نے ایسی ایسی چیز کی طرف
خیال نکیا انتھی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بے ادب
فاسق کو بھی اپنی جماعت سے نہ نکالا بلکہ اُسکو نصیحت کی اور اُسکے حق مین دعا کیا اور اُسکے اوپر اپنا
ہاتھ رکھکے باطنی تاثیر بخشی پس بدعتی اور فاسق کے ہدایت کی یہی دوا ہی جو حدیث مین ثابت ہوئی
باقی وسوسہ شیطانی ہی اور اُسکی حقیقت یہ ہی کہ یہ وسوسہ شیطانی ہندؤن کی صحبت سے پیدا ہوا ہی
ایسا وسوسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکے آج تک نہ شائخون مین تھا نہ
کسی ملک کے عوام اور خواص مسلمانون مین اور یہ بات بدیہی ہی اور ایسا شخص ہندؤن کی
طرح سے دوسرے مقام مین جا نیکے قابل نہین مسلمانون کو ایسے وسواس سے اللہ تعالے
محفوظ رکھے۔ اور ان دنون مین ملک بنگالے کے بعضے مقام مین جو ذکر جہر اور ذکر خفی کے باب
مین جہالت کے سبب سے اکثر لوگ خلاف کرکے سوال کرتے ہین کہ ذکر جہر یعنی بلند آواز سے
ذکر کرنا اور ذکر خفی یعنی پست آواز سے ذکر کرنا دونون درست ہین یا ایک اگر دونون درست ہین
تو افضل کون ذکر ہی اور اس سوال کرنے کا سبب یہ ہی کہ بعضے لوگون نے ایسا کیا ہی کہ باوجودیکہ
وہی لوگ اُن مرشد سے بیعت کیے تھے جو نقشبندیہ طریقہ کے موافق ذکر خفی تعلیم کرتا ہی بعد اُن کے
دوسرے طریقہ کے کسی مرشد سے اُن لوگون نے بیعت کرکے ذکر جہر سیکھ کے ذکر جہر کرنا شروع کیا

اور ذکر خفی کرنے والون پر اعتراض اور طعن کرنا شروع کیا اور دونون گروہ مین پھوٹ اور نفاق پیدا ہوا
اور اُن مذکور ذکر جہر والون کی یہ عادت ہی کہ جب کہین ضیافت مین جاتے ہین توراہ مین اس قدر ذکر
جہر کرتے ہین کہ لوگ پہچان جاتے ہین کہ فلانے شخص آئے اور اس خاکسار نے بنگالے مین ضلع جسرا
مین اور بعضے مقام مین دیکھا کہ بازار مین بھیکھ منگے فقیر پھر پھر دوکان مین کھڑے ہوکے اس طرح سے
کلمہ کا ذکر کرتے ہین کہ لا الہ موٹی آواز سے منہ سے کہتے ہین اور لا اللہ پتلی آواز سے حلق سے دبا کے
کہتے ہین اس واسطے کہ نادان لوگ جانین کہ یہ پتلی آواز دل سے نکلتی ہی اور یہ بڑا ریا اور مکاریناہی
اور ذاکرون اور ذکر کی ہتک کرنا ہی تو وے ذاکر مذکور اور یہ بھیکھ منگے قابل تعزیر کے ہین اور ایسا ذکر
کرنا حرام ہی باقی ذکر کی شرطون کے ساتھ ذکر جلی اور خفی دونون درست ہین اور بعضے مقام مین ذکر
جلی افضل ہی اور بعضے مقام مین ذکر خفی اسکی تصریح ردالمحتار وغیرہ کتابون مین دیکھو اور اُسکی حقیقت
یہ ہی کہ نقشبندیہ مشائخون نے ذکر جہر سے اجتناب کیا ہی اور ذکر قلبی اختیار کیا ہی اس مضمون کو حضرت
مجدد قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب صد و شصت و ششم مین دیکھو اور چشتیہ اور قادریہ کے
پیشواؤن نے ذکر جہر اختیار کیا ہی جیسا کہ مرشد برحق کے ملفوظات صراط المستقیم مین تصریح موجود ہی
اور اس فقیر نے کم فرصت لوگون کے واسطے ذکر جلی کا طریقہ اپنے شجرہ مین داخل کیا ہی اور خود
جو طالبون کو ذکر اور شغل تعلیم کرتا ہی وہ نقشبندیہ طریقہ کے موافق اور ان تینون پیشواؤن کے طریقہ مین
فقیر مرید ہی اور مرید کرتا ہی تو طالب لوگ دونون قسم کے ذکر کو درست اور افضل جانین اور جس طرح سے
مرشد تعلیم کرے اُسی طرح سے ذکر اور مراقبہ مین مشغول رہین اور عالم لوگ ریاکارون اور مکارونکی
برائی وعظ مین بیان کرین اور اُنکو ذلیل جانین اور ذکر کو حیلہ بہانہ ٹھہرا کے مسلمانون مین پھوٹ
ڈالنا بلا شبہہ یہ بھی وہابیونکا فساد ہی

تیرھوان وعظ طریقت کا سلوک جو لوگ اختیار کرتے ہین مثلاً ذکر اور مراقبہ مین جو لوگ مشغول رہتے ہین سو اُسکے فائدہ کی بیان مین اور استغراق کے بیان مین

سو اُسکا فائدہ سنو حضرت مجدد قدس سرہ اپنے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب ہجدہم مین فرماتے ہین
کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس سی پوچھا کہ سلوک سی کیا مقصد ہی فرمایا تاکہ
معرفت اجمالی کی تفصیل ہوجاوی یعنی اللہ تعالی کو جو مجملا پہچانا تھا سو سلوک کی سبب سے تفصیل کے ساتھ
پہچاننے لگی اور معرفت استدلالی کشفی ہوجاوی یعنی دلیل تلاش کرنے سے اسکی کاریگری دیکھ کے جو
معرفت حاصل ہوئی تھی سو ذکر اور مراقبہ کے سبب سے جب کشف حاصل ہوا یعنی غیبی چیزین اسپر کھل گئین
اور مشاہدہ اور حق الیقین حاصل ہوا تب یہ معرفت کشفی ہوئی اور یہ نفرمایا کہ معرفت تفصیلی اور کشفی کی
سوای دوسرے علوم حاصل ہوتے ہین انتہی۔ اور ذکر سے دلکو چین جو ہوتا ہی سو معرفت کی سبب سے
جیسا کہ اسی جلد کے مکتوب نود و دوم مین ذکر سے دل کے چین پانیکے بیان مین سورۂ رعد کی یہ آیت
لکھتے ہین الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سنو اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہین دل۔ دل کے
اطمینان اور چین پانے کی راہ اللہ سبحانہ کا ذکر ہی نہ نظر اور استدلال یعنے غور اور فکر اور دلیل تلاش
کرنا دل کے اطمینان کی راہ نہین ہی بیت

پای استدلالیان چوبین بود	پای چوبین سخت بی تمکین بود

اسواسطے کہ ذکر مین حاصل کرنا میل اور مناسبت کا ہی ساتھ اُس جناب پاک کے اگرچہ بندیکو اُس سبحانہ کی ساتھ
کچھ مناسبت نہین ہی ما للتراب ورب الارباب کیا مناسبت ہی خاک کو رب الارباب کے ساتھ لیکن ایک قسم کا
علاقہ ذاکر اور مذکور کے درمیان مین پیدا ہوتا ہی کہ موجب محبت کا ہوتا ہی اور جب محبت غالب ہوئی
تب سوای اطمینان کے کچھ نہین ہی اور جب کام اطمینان قلب تک پہونچا تب دولت ابدی اُسکے
وقت کی نقد ہوئی یعنی دولت ابدی اُسکو نقدا نقد حاصل ہوئی

بیت ذکر گو ذکر تا ترا جان است	پاکی دل ز ذکر رحمن است	انتہی

فائدۂ عظیمہ علم مکاشفہ اور علم معاملہ کے بیان مین اب یہ خاکسار کہتا ہی کہ ذکر کا فائدہ جو حضرت مجدد کی لکھنی سے
معلوم ہوا یہی ہی سمجھکے جو شخص ذکر کرتا رہیگا تو اُسکو پہلے ہی روز سے فائدہ ملنا شروع ہوگا اور چونکہ ذکر بھی علم
معاملہ میں فرض ہی اور اُس سے بھی مکاشفہ حاصل ہوتا ہی جس سے معرفت حقیقی حاصل ہوتی ہی اور کبھی

غیبی چیزیں بھی نظر پڑتی ہین مگر سالک سوای معرفت اور نسبت کے اور اطمینان کے ذکر سے دوسری چیز کا
ارادہ نکرے کیونکہ اول تو یہ بات اخلاص کے خلاف ہے اور دوسرے یہ کہ جو شخص یہ سمجھا کہ ذکر سے کوئی صورت
مشکل اور انوار نظر پڑین گے تو جب اسکو کچھ نظر نہ پڑیگا تب ذکر سے بھی اور اپنے مرشد سے بھی بے اعتقاد
ہوجائیگا اور شک مین گرفتار ہوگا اور اسیطرح سے اس جاہل کی بھی بات ہے جو کہتا ہے فلانے مرشد بھی ایک
شخص کو توجہ دیتا اور ہم بھی ایک شخص کو توجہ دین دیکھو کسکی توجہ سے وہ آدمی بیہوش ہوجاتا ہے سو یہ نری
جہالت کی بات ہے کیونکہ ذکر اور مراقبہ کا جو فائدہ اور جو غرض کہ ابھی مذکور ہوئی ہے یہ بات اسکے خلاف ہے اور
حقیقت یہ ہے کہ ذکر سے مقصود اصلی اطمینان قلب اور اللہ تعالی کی محبت کا حاصل ہونا ہے اور غیبی صورتون اور
نورون اور رنگون کا دیکھنا مقصود نہین ہے اور نہ اسواسطے ذکر مقرر ہوا ہے بلکہ غیبی چیزون کا دیکھنا علم مکاشفہ
سے ہوتا ہے اس مضمون کا بیان عین العلم کے مقدمہ سے ہم لکھتے ہین سنو اسمین فرماتے ہین۔ کہ علم دو
علمین ہین یعنی علم معتبر اور آخرت مین نفع دینے والے دو علم ہین ایک علم مکاشفہ کا اور وہ ایک نور ہے کہ
مومن کے دل مین اسکے ظاہر اور باطن کے پاک ہونے سے ظاہر ہوتا ہے اور اللہ تعالی مومن کے دل مین
اس نور کو ڈال دیتا ہے یہان تک کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے رتبہ تک پہونچ جاتا ہے تب اس
نور سے مومن غیب کو دیکھتا ہے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالی کا روشن اور ظاہر ہونا اور اسکی ذات اور صفات
اور افعال کی معرفت حقیقی اور آخرت کے احوال کی معرفت حقیقی اسپر ایسا کھل جاتی ہے جیساکہ آنکھ سے
دیکھتا ہے اور علم مکاشفہ کا ثابت ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ جب داخل ہوتا ہے نور آدمی کے دل مین
تب کشادہ ہوتا ہے دل اسکا یعنی امور غیب کو دیکھتا ہے اور کشادہ ہوتا ہے دل یعنی بلا کو برداشت کرتا ہے
اور سر کو یعنی راز اور بھید کو نگاہ رکھتا ہے اور علم مکاشفہ کی تصریح نہین کرسکتے ہین اسواسطے کہ اسکی تصریح
حدیث مین نہین آئی ہے اور حدیث مین اسقدر آیا ہے کہ بیشک بعضا علم مانند نقشہ پوشیدہ کے ہے کہ غیر فہمی
آنکھ سے پوشیدہ ہے کہ اس علم کو نہین جانتے مگر اللہ تعالی کی معرفت والے لوگ تو اس حدیث سے بھی
اس علم کی تصریح نہوئی بلکہ معلوم ہوا کہ اسکو معرفت والے لوگ جانتے ہین اور علم مکاشفہ کا افضل ہے
اور یہی مقصود ہے کیونکہ علم مکاشفہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات اور افعال سے علاقہ رکھتا ہے اور

اور دوسری قسم علم کی علم معاملہ ہی اور وہ اُس چیز کا علم ہی جو اللہ تعالی سے نزدیک کردیتی ہی اور اُس
چیز کا علم ہی جو اللہ تعالی سے دور کردیتی ہی اسمین سارے بھلے بُرے کام ظاہری اور باطنی آگئے
یعنی معاملہ اُس چیز کا علم ہی جس کے بجالانے اور جس کے کرنیکا حکم اللہ تعالی نے اپنے بندون کو
فرمایا ہی سو جسکے بجالانیکا حکم ہی اُس کے بجالانے سے بندیکو اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہی اور
جسکے چھوڑنیکا حکم ہی اُسکے کرنے سے بندہ اللہ تعالی سے دور ہوجاتا ہی اور علم معاملہ دو قسم ہی ایک
جوارح یعنی ہاتھ پانون وغیرہ اعضا سے جو اعمال ہوتے ہین اُنکا علم اور دوسرا قلب کے اعمال کا علم اور
جوارح سے جو عمل ہوتا ہی وہ یاتو عبادت ہی یا عادت۔ اور قلب مین وارد ہوتا ہی وہ یا محمود یعنی پسندیدہ
اور نیک ہی یا مذموم یعنی بُرا ہی تو ضرور ہوا کہ علم معاملہ دو ٹکڑے ٹھہرایا جاوی ایک ظاہر اور ایک باطن
اور ظاہر کی قسم تو معلوم ہوئی عبادت اور عادت اور باطن جو ہی سو علاقہ رکھتا ہی دل کے احوال اور
نفس کے اخلاق اور چال سے اور دل کے احوال اور نفس کے اخلاق محمود ہوتے ہین یا مذموم ایسا
ہی ہی احیا مین اور ظاہر علم کا بیان فقہ مین ہی اور باطن علم کا بیان تصوف مین ہی اور یہ علم معاملہ مقدم ہی
علم مکاشفہ پر کیونکہ علم معاملہ شرط ہی علم مکاشفہ کے حاصل ہونیکے لیے تو جب تک اعمال ظاہری اور باطنی درست
نہونگے تب تک علم مکاشفہ حاصل نہوگا تو سالک کو لازم ہی کہ ظاہری اعمال مانند نماز اور قرآن
کی تلاوت اور صلوۃ یعنی درود اور ذکر جو حدیث کے موافق ہی اور دعا جو مسنون ہی اور تفکر یعنی مراقبہ اور
حج اور زکوۃ اور روزہ اور صدقۂ فطر اور قربانی اور نماز کے فدیہ وغیرہ کو بجالاوے سارے منہیات سے
پرہیز کرے اور باطنی اخلاق جو ہین مانند صبر اور شکر اور خوف اور رجا اور رضا اور زہد اور تقوی وغیرہ
کے جنکو فضائل کہتے ہین اور اُن کا بیان تصوف کی کتابون مین ہی اُنکی محافظت کری اور اخلاق
مذمومہ جنکو رذائل کہتے ہین مانند حرص اور طمع اور بخل اور حسد اور کبر اور کینہ وغیرہ کے جن کا بیان
تصوف کی کتابون مین ہی سب سے پرہیز کرے تاکہ مکاشفہ حاصل ہو اور علم مکاشفہ اور علم معاملہ جو
کہا اُسکے معنی یہ ہین کہ خود مکاشفہ اور معاملہ اُسکو حاصل ہو اور محاورہ بھی یہی ہی کہ ہر علم کے عمل
کرنیوالے کو اُس علم کا عالم بولتے ہین اور علم معاملہ کے مقدم ہونے کی دلیل مین اس آیت کو

فرمایا ہی جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے اکیسوین سیپارہ سورۂ عنکبوت کے آخر مین والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ کہ مجاہدہ اور کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین یعنی سارے اعمال کے بجالانے مین بیشک اُنکو ہم ہدایت کرینگے اور دکھلاوینگے اپنی راہین اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثہ کو فرمایا پہونچا تو اپنے مقصود کو سو اُسکو لازم پکڑے یہ بات اُسوقت فرمایا جب اُنکو خبر دیا حارثہ رضی اللہ عنہ نے غیب کے کھل جانے کی اُسکے بعد کہ اُس نے دنیا سے منھ پھیرا اسکا پورا قصہ ینبوع الحکم مین یون لکھا ہی کہ اُس علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی اسے حارثہ اُسنے کہا مین مومن ہون حق تب اُس علیہ السلام نے فرمایا کہ جتنے حق ہین سب ایک حقیقت ہوتے ہین سو ای حارثہ تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہی تب جواب مین کہا کہ مین نے منھ پھیرا دنیا سے تب برابر ہوا میرے نزدیک دنیا کا پتھر اور ڈھیلا اور سونا اور چاندی اور اور دن کو پیاسا رہا اور رات کو جاگتا رہا تو اب میرا یہ حال ہی کہ گویا مین دیکھتا ہون اپنے رب کی عرش کو کھلا کھلا اور دیکھتا ہون اہل جنت کو کہ جنت مین ایک سے ایک آپس مین ملاقات کرتے ہین تب دیکھتا ہون اہل نار کو کہ ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہین تب فرمایا علیہ السلام نے کہ تو اپنے مقصود کو پہونچا سو اُسکو لازم پکڑے یعنی اُسکی محافظت کر کہ جانے نپاوے اور یہ حال تیرا ہمیشہ رہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بعد مجاہدہ کے مکاشفہ حاصل ہوا اور اس حال پر ہمیشہ قائم رہنے کا شارع نے حکم دیا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے استغراق کا حال جو گیارھوین وعظ مین مذکور ہوا اور حضرت شیخ نظام الدین اولیا کے خلیفہ حضرت شیخ سراج الدین عثمان مشہور اخی سراج قدس اللہ اسرارہما کا حال جو اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ ایک درویش سہروردی شیخ سراج الدینؒ کا مہمان ہوا جب رات ہوئی تو عشا کی نماز کے بعد شیخ سراج الدین نے کپڑا بدن سے اُتارا اور بچھونے پر چھے اور وہ درویش تمام شب نماز مین مشغول تھا جب صبح ہوئی تب شیخ سراج الدین اُٹھے اور شب کے وضو سے نماز ادا کی درویش نے کہا کہ عجب کام ہی کہ تمام شب تم نیند مین تھے اور صبح کی نماز بے وضو کے ادا کی شیخ نے اُس کے ساتھ بہت تواضع اور فروتنی کی اور فرمایا کہ تم بزرگ ہو تمنے

تمام شب کام کیا اور ہم ایک مال رکھتے ہین اور چور اُس مال کے پیچھے لگا ہی ہم اسکی نگاہبانی کرتے تھے
انتہی۔ سو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون پیشوا اسی مکاشفہ کے اخلاص کی حفاظت مین مشغول رہا
کرتے تھے اور لازم پکڑے نیکے حکم کو بجالاتے تھے۔ اس مقام مین رسالہ نور الہدیٰ مین جو ہم نے تجلی
افعال اور صفات اور ذات کے بیان مین تفسیر روح البیان کا مضمون لکھا ہی اسکو بھی دیکھ لین اور اپنا
حال اپنے مشائخ طریقت اور صحابہ اور صحابیہ رضی اللہ عنہم کا ایسا بناوین مثلاً حضرت خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ جنکو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار فرمایا ہی اور اُن سے ایسے ایسے کام ہوئے
کہ عقل حیران ہی سو ایک قصہ سے ثابت ہوتا ہی کہ تجلی افعال کی اُنکو حاصل تھی اُس قصہ کا مختصر خلاصہ
یہ ہی کہ اُنھون نے جب باہان کے ساتھ ہزار آدمی کے مقابلہ کے واسطے پہلے تیس آدمی مسلمان مین
سے تجویز کیے تھے پھر ابو سفیان اور ابو عبیدہ بن جراح کے کہنے سے ساٹھ آدمی مسلمان مین سے جن کے
مقرر کیے تب حاطب بن عمر رضی اللہ عنہ نے بڑی غصہ دلانیوالی باتین کین اُسوقت خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمھارے واسطے اس امر مین کوئی گناہ
ہی اور نہین ہی یہ مگر آزمایش اللہ کی طرف سے کہ ناطق کیا ہی اُسنے اس کلام سے تمھاری زبان کو
اور چاہتا ہی وہ میری آزمایش کو اُسکے سبب سے اور میرے صبر کو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالےٰ
سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہوجاوی میرے دل سے ننگ اور عار شیطان کا اور غصہ زمانہ
جاہلیت کا پھر کہا قسم ہی خدا کی اے حاطب اگر قصد کرو تم بعد اُس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو
خالدؓ کے رخسارہ پر تو ہر آئینہ نہ پاؤ گے تم مجھ مین رنج کو پھر آخر کو دونون مقبولون سے دل کی صفائی
کے ساتھ ملاپ اور مصالحہ ہوگیا اس مضمون کا پورا قصہ فتوح الشام مین باہان کے قصہ کے بیان مین
دیکھو اس قصہ کے بیان سے یہ غرض ہی کہ صحابہ اور صحابیہ رضوان اللہ علیہم کی حالات کے دریافت کرنیسے
معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون کو تینون قسم کی تجلی کا یقین حاصل تھا اور خالد بن ولیدؓ کے اس قصہ سے
یہ معلوم ہوا کہ اُنکو تجلی افعال کے سبب سے ایسا یقین تھا کہ سارے فعل کی نسبت وہی فاعل حقیقی کیطرف
کرتے تھے اور ہم مسلمانون کو حکم ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم

کی تابعداری کرنے کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تابعداری
کرنا بھی سنت وجماعت کی نشانی ہے اس مضمون کو مشکوۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
کی دوسری فصل مین عبداللہ ابن عمر کی روایت والی حدیث مین دیکھو جس مین یہ عبارت ہے ما انا
علیہ واصحابی اور اس زمانے کے لوگونکو یہ بات ایسی مشکل معلوم ہوتی ہے جیسے آگ کا انگارا مٹھی
مین رکھنا۔ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی سخت بات کہتا ہے تو وہ ایک سخت بات کے بدلے مین دس بات
سخت کہتا ہے اور اگر اسکو کوئی نصیحت کرتا ہے کہ تم برداشت کرو ثواب پاؤگے تب وہ کہتا ہے کہ اگر ہم برداشت
کرین گے تو لوگ کہین گے کہ تم ڈر گئے اور یہ بات بیشک شیطان کا وسواس دلانا اور عار وننگ لانا
ہے اور حضرت کے اصحاب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایسے وسواس کو قبول کیا الغرض حارثہ اور
خالد ابن ولید رضی اللہ عنہما کا قصہ جو بیان ہوا اسپر اگر ہم لوگ عمل نکرین گے تو سنت وجماعت کس طرح
سے باقی رہین گے اور اگر اپنے سارے اعمال ظاہر اور باطن کو درست نکریگا تو مکاشفہ کس طرح سے
حاصل ہوگا اب ایک بات بڑی کارآمدنی کی یاد رکھو کہ سلوک مین سالک مین یعنی مسلوک کے طریقون مین
جو اختلاف ہے سو ابوالنجیب سہروردی کے رسالہ مین اس باب مین لکھا ہے کہ مقصود ایک ہے اور اس کے
حاصل کرنیکی راہین مختلف ہین قاصدون اور سالکون کے حال اور ان کے مقامات کے مختلف ہونیکے
سبب سے انتہی۔ تو حضرات صوفیہ کے طریقون کے اشغال بھی مختلف ہین مثل چشتیہ وقادریہ ونقشبندیہ
ومجددیہ وغیرہ کے اور صحابہ اور تابعین کا سلوک اس سلوک کے سوا ہی تھا چونکہ سب کا مقصود ایک ہے
اس سبب سے سب سلوک صحیح ہے انمین سے کوئی بدعت نہین ہے اور چشتیہ اور قادریہ وغیرہ کے لوگون کا
بیان قول الجمیل اور صراط المستقیم اور رفیق السالکین مین دیکھو اور صحابہ اور تابعین کے سلوک کا بیان بھی قول
الجمیل مین دیکھو اور اصل مقصود تقرب الی اللہ اور سکینہ یعنی مکاشفہ اور مشاہدہ اور محبت کے ملکہ کا
حاصل ہونا ہے جس سے اطمینان حاصل ہوتا ہے والسلام

الحمد للہ کہ رسالہ قول الثابت مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور مین بماہ شعبان ۱۳[illegible]ھ چھپکر شائع ہوا

دعوات مسنونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ واازواجہ وذریاتہ اجمعین
بعد اسکے ان چند ورقون کے لکھنے کا یہ سبب ہوا کہ سعید ازلی حافظ احمد زاد اللہ علمہ وقدرہ وعمرہ
نے جیساکہ عادت لڑکون کی ہوتی ہی بار بار ہٹ کی کہ چاند دیکھ کے نیا کپڑا پہن کے گرجنا سنکے چھینک
کے بعد افطار کیوقت جو دعائین سنت ہین اور تم پڑھا کرتے ہو اور بھی فائدہ کی دعائین لکھ دو۔ تب
اس خاکسار علی جونپوری نے کچھ دعائین معہ ترجمہ لکھین اور جو لکھین سو حصن حصین اور مشکوٰۃ اور جامع
ترمذی اور شمائل ترمذی سے اور جس کتاب سے جو دعا لکھی وہان پر اس کتاب کا نام لکھا اور جہان کتاب کا
نام نہ لکھا اسکو معلوم کرو کہ حصن حصین سے لکھا ہی اور اس رسالہ کا نام دعوات مسنونہ رکھا۔
سید الاستغفار۔ جو دن رات دونون مین پڑھا جاوے جو کوئی اسکو دن کو پڑھے اسکے مضمون پر
یقین کرکے پھر مرے تو بہشتی ہو اور جو کوئی اسکو رات کو پڑھے اسکے مضمون پر یقین کرکے پھر مرے
تو بہشتی ہو وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ
وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا
کیا تو نے مجھکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین قائم ہون تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر بقدر

اپنی طاقت کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیرے اپنے کرتوت کی برائی سے اقرار کرتا ہون تیرے لیے تیری اُس
نعمت کا جو مجھپر ہی اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہون کا سو بخشش دی مجھکو پھر تحقیق حقیقت حال یہ ہی گناہونکو
کوئی نہین بخشتا ہی سوا تیرے۔ نقل کیا اس کو حصن حصین مین بخاری اور نسائی سے اور مشکوۃ مین بخاری سے
سونیکے وقت کی دعا۔ آن حضرت جب اپنے سونیکی جگہ لیٹتے تھے رکھتے اپنی داہنی ہتھیلی اپنے داہنی
رخسارے کے تلے اور کہتے۔ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ ای رب میرے بچا مجھکو اپنے
عذاب سے جسدن اُٹھاویگا تو اپنے بندون کو۔ اور جب آن حضرت جگہ لیتے اپنے بچھونے پر ہر رات کو
تب اکٹھا کرتے اپنی دونون ہتھیلی اور۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ۔ ان سورتون کو پڑھکے دونون ہتھیلیون مین پھونکتے تب اپنے ہاتھون کو اپنے تمام بدن پر
جہان تک ہاتھ پہونچتا پھیرتے اور ہاتھ پھیرنا اپنے سر اور مُنھ اور سامنے کی بدن سے شروع کرتے اسیطرح
تین بار کرتے اور جب جگہ لیتے اپنے بچھونیکی طرف کہتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ
كَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔ ترجمہ سب تعریف اللہ کے واسطے جسنے کھلایا ہمکو
اور پلایا ہمکو اور ہمارے کامون کو پورا کیا اور ہمکو جگہ دی پھر بہت ایسے شخص ہین کہ ان کی کامونکو
پورا کرنیوالا نہین اور نہ جگہ دینے والا۔ یہ دعائین شمائل ترمذی سے لکھین اور حصن حصین مین بھی موجود
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تین بار کہے جس وقت کہ اپنے بچھونے پر جگہ پکڑے
تو اُسکے گناہ بخشے جاوین اگرچہ دریا کے جھاگ برابر ہون یا عالج جنگل کی ریت کے عدد برابر۔ عالج ایک
جنگل کا نام ہی مغرب کی زمین مین وہان ریت بہت ہی یا درختون کے پتون کے عدد برابر یا دنیا کے
دنون کے عدد برابر وہ استغفار یہ ہی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
ترجمہ بخشش مانگتا ہون اپنے گناہ بخشواتا ہون اُس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر وہ
زندہ تدبیر کرنے والا اور مین توبہ کرتا ہون اور سچے اعتقاد سے گناہون سے پشیمان ہوکے گناہون
سے پھر کے رجوع کرتا ہون اللہ کی طرف مشکوۃ سے لکھا۔
سوتے وقت جو کام کرنا ہوتا ہی اور اُس کام پر جو پڑھنا ہوتا ہی اُسکا بیان۔ جب سونیگی

تب اپنا دروازہ بندکرے اور چراغ کو بجھاوی اور مشک کا منھ باندھ دی اور برتن کو ڈھانک دے اور ان سب کامون پر اللہ کا نام لے یعنی کہے بِسْمِ اللّٰہِ اور اگر برتن کا ڈھکنا سرپوش نہو تو اسپر کوئی چیز مثل لکڑی وغیرہ کے چوڑا ہو ین رکھدے جامع ترمذی مین جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے کو بند کرو اور مشک کا منھ باندھ دو اور برتن کو ڈھانک دو اور چراغ کو بجھا دو اسواسطے کہ بیشک شیطان نہین کھولتا ہے دروازہ بند کرنے کی چیز کو مثل زنجیر یا بلائی بوڑی وغیرہ کے اور نہین کھولتا ہی مشک کوزہ وغیرہ کے سر بند کو اور نہین کھولتا ہی برتن کا ڈھکنا اور چراغ بجھانا اسواسطے ہی کہ چوہا جلا دیتا ہی لوگونکی اوپر انکا گھر اور یہ حدیث سوتے وقت برتن ڈھانکنے اور چراغ اور آگ بجھانے کے باب مین ہی

جاگنے کیوقت کی دعا جب حضرت نیند سے جاگتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ترجمہ سب تعریف اللہ کیواسطے لائق ہے جسنے جلایا ہمکو بعد ہمارے مارنیکے اور اسکی طرف پھر جانا ہی جاگنے کے شمائل ترمذی سے لکھی

خواب مین خوش یا ناخوش چیز دیکھ کے پڑھنے کی دعا کا بیان - اور جب کوئی اپنے خواب مین دیکھے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی تو چاہیے کہ شکر کرے اللہ کا اسپر یعنی الحمد للہ کہے اور بیان کرے اسکو اور نہ بیان کرے اسکو مگر اس شخص سے کہ جسکو دوست رکھتا ہی اسواسطے کہ دوست اچھی تعبیر کہے گا ویسا ہی ہوگا اور دشمن بری تعبیر کہے گا اس سبب سے رنج ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا ویسا ہوگا کیونکہ جامع ترمذی مین آیا ہی کہ خواب چڑیے کے پاؤن پر ہی یعنی معلق ہی جب تک کہ اسکو کسی سے نہین کہا پھر جب اسکو کسی سے کہا یعنی اسکی تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی موافق تعبیر کے اور جب دیکھی خواب مین وہ چیز کہ بری جانتا ہی اور ناخوش معلوم ہوتی ہی تو چاہیے کہ تھتکاری تین تین بار اپنی بائین طرف اور کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے اور برائی سے اس خواب کی۔ کہے اسکو تین تین بار اور اس خواب کو کسی سے نہ ذکر کرے پھر بیشک وہ خواب ضرر نہ کریگا اسکو اور چاہیے کہ پھر جاوی اپنی اس کروٹ سے کہ تھا اسپر اور بعضی روایت مین کروٹ بدلنے کے بدلے مین یون آیا ہی یا چاہیے کہ کھڑا ہو جاوی پھر نماز پڑھے کروٹ بدلنے کو حال کے بدلنے مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے ضرر دفع ہوتا ہی۔

بیان ڈرنے اور نیند اچٹ جانے مین پڑھنے کی دعا کا - اور جب ڈرے یعنی

کسی مقام مین ڈر لگے یا آندھی اندھیارے مین ڈر معلوم ہو یا وحشت یا وسے یعنی جی گھبراوے اور اوس سے نیند
اوچٹ جاوے اور بدخوابی ہو تب کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ
وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے ساتھ اسکے
غضب اور عذاب سے اور اوس کے بندون کی برائی سے اور شیطانون کے وسوسہ سے اور ان کی حاضر
ہونیسے۔ اور تھے عبداللہ ابن عمرو ابن عاص اپنے بیٹون مین سے جو عقل شعور والے ہوتے ان کو یہ
دعا سکھاتے اور جو بچا بے بوجھ ہوتا تو اس دعا کو کاغذ مین لکھتے اور اوس بچے کے گلے مین لٹکاتے
اس سے معلوم ہوا کہ لڑکون کے گلے مین تعویذ باندھنا درست ہی اس شرط پر کہ اس تعویذ مین قرآن کی آیت
اور اسماے الٰہی ہوے ہو اور کچھ نہو اور منکا اور کوڑیا اور تانت وغیرہ گلے مین ڈالنا حرام ہی۔

شام اور صبح کی دعا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ کہے جب شام اور جب صبح ہو تین بار
رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا راضی ہوے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر کہ وہ ہمارا رب ہی اور راضی
ہوے ہم ساتھ اسلام کے دین ہونے پر کہ وہ ہمارا دین ہی اور راضی ہوے ہم ساتھ محمد کے نبی ہونے پر کہ وہی ہمارے پیغمبر ہین
تو واجب ہوتا ہی اللہ تعالےٰ پر اپنے کرم و فضل سے وعدہ کیا ہی کہ اوس بندیکو قیامت کے دن راضی اور خوش کرے مشکوۃ سے لکھی

پاخانے مین جانے اور پاخانے سے نکلنے کی دعا جب پاخانے کو جاوے میدان مین تو بھی
توقف کرے اور جو بنے ہوے پاخانے کے مکان مین پاخانہ پھرنے جاوے تو اوس مکان مین داخل
ہونے کے پہلے کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے
ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیان سے۔ اور جب پاخانے سے نکلے تب کہے غُفْرَانَکَ ترجمہ
مانگتا ہون مین تیری بخشش یہ حصن حصین اور جامع ترمذی مین ہی۔

قرض ادا ہونیکی دعا۔ اور اگر گرفتار کیا جاوے کسی غم یا قرض مین تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر اور غم سے اور
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے یعنی جس چیز کا کرنا خوب ہی اوس چیز کے ترک کرنے سی

اور کاہلی سے یعنی نیک کام مین اور دنیا اور دین کے کاروبار مین آسکت کرنے سے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے یعنی لڑائی کے وقت دشمن سے ڈر جانیسے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے قرض کے بوجھ اور غلبہ سے اور آدمیون کے قہر سے یعنی بادشاہون اور ظالمون اور
بدنفسون اور مفسدون کے قہر اور ظلم اور غلبہ کرنے اور دبانے سے۔ مشکوۃ مین ابو سعید خدری سے
روایت کیا ہو ایک شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ مجھکو بہت سے غم اور قرض لاحق ہو گئے ہین
یارسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھا دون مین تجھکو ایک کلام کہ جب پڑھے تو اسکو دور کرے اللہ تعالیٰ غم تیرا
اور ادا کرے تجھ سے قرض تیرا اس شخص نے عرض کیا ہان فرمائیے حضرت نے فرمایا جب صبح کرے تو
اور جب شام کرے تو تب یہ دعا پڑھا کر وہ شخص روایت کرتا ہو کہ پھر مین نے صبح شام یہ دعا پڑھی تب
دور کیا اللہ تعالیٰ نے غم میرا اور ادا کیا مجھ سے قرض میرا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ
اُن کے پاس ایک مکاتب آیا اور کہا کہ مین عاجز ہوگیا ہون اپنی کتابت کا مال ادا کرنے سے سو میری
مدد کیجیے فرمایا کیا تجھکو نہ سکھا دون وہ کلمے کہ سکھائے مجھکو وہ کلمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہوں تجھپر مثل بڑے پہاڑ کے قرض ادا کرے اسکو اللہ تجھ سے فرمایا حضرت علیؓ نے تو کہہ اَللّٰھُمَّ
اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ ترجمہ یا اللہ کفایت کر تو مجھکو
اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے یعنی حلال مال اور نعمت دیکے حرام سے باز رکھ وہی حلال مجھکو کفایت
کرے اور بے پروا کر مجھکو اپنے فضل سے اپنے سوا سب سے۔ مکاتب کہتے ہین اُس غلام کو جو اپنے مالک
کی خوشی سے اپنے آزاد ہونیکے لیے کچھ مال کا ادا کرنا اپنے ذمے پر مقرر کرے اور اس مال کو کتابت
کہتے ہین حصن حصین اور مشکوۃ سے دونون دعائین لکھین اس دعا کے پڑھنے کا وقت مذکور نہین بہتر یہ ہو
کہ ہر فرض کے بعد پڑھے اور حضوری کے ساتھ جب چاہے تب اپنے مالک سے فریاد کرے فائدہ
جس دعا کے پڑھنے کا حدیث مین کچھ عدد مذکور نہو اُس کو تین بار پڑھنا سنت ہی اور حصن حصین مین قرض
ادا ہونیکی یہ دعا بھی ہی جو شخص قرض مین گرفتار ہو وہ کہے اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ
الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ

مَنْ سِوَاكَ ترجمہ یا اللہ دور کرنے والے فکر کے کھولنے والے غم کے قبول کرنے والے دعا عاجزون کی بڑی بخشش کرنے والے دنیا والون کے او نہایت مہربان دنیا کے تو ہی مہربانی کرتا ہی مجھ پر سو مجھ پر مہربانی کر ایسی رحمت کے ساتھ کہ تو بے پروا کردے مجھ کو اُس رحمت کے سبب اُنکی رحمت سے جو تیرے سوا ہین اور یہ بھی دعا ہے اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ ترجمہ یا اللہ مالک ملک کے تو دیتا ہی ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جسسے چاہے اور عزت دیتا ہی جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہے تیرے ہاتھ مین ہی بھلائی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہی ای بخشش کرنے والے خلق کے دنیا اور آخرت مین دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور باز رکھتا ہی ان دونون سے جسکو چاہے دی مجھکو وہ رحمت کہ بے پروا کردے تو مجھکو اس رحمت کی سبب اُنکی رحمت سے جو تیرے سوا ہین۔

گھر سے نکلنے کی دعا جب اپنے گھر سے نکلے تب کہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُذِلَّ اَوْ نُضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔ ترجمہ ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہون مین توکل کیا یعنی بھروسا کیا مین نے اللہ پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے اس بات سے کہ پھسلین ہم یعنی بغیر قصد کے ہم سے گناہ ہو پڑے یا خوار کرین ہم کسی کو یا گمراہ کرین ہم کسی کو یا ظلم کرین ہم کسی پر یا جہالت کرین ہم کسی سے یعنی مثل ظالمون اور جاہلون کے کسی پر ایذا پہونچاوین یا جہالت کی جاوے ہم پر یعنی لوگ ہم سے جاہلون کے سے معاملے کرین اور ایک دعا یہ بھی ہی چاہے تو یہی کہے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ۔ ترجمہ ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہون مین نہین ہی پھرنا اور باز رہنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد کے ساتھ میرا توکل کرنا اللہ پر ہے۔

گھر مین جانے کی دعا۔ اور جب اپنے گھر مین آوے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ یا اللہ

تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی گھر مین آنیکی اور بھلائی گھر سے نکلنے کی ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم
اور ساتھ نام اللہ کے نکلے ہم اور اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے بھروسا کیا ہمنے بعد اسکے پہ گھر والون پر سلام کہے۔

مسجد مین آنے اور نکلنے کی دعا مسجد مین داخل ہوتے وقت کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ
بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یا پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے اور اسکی
بزرگ ذات کے ساتھ اور اسکی قدیم بادشاہت کے ساتھ شیطان راندے ہوئے سے۔ اور جب مسجد مین داخل
ہو تو چاہیے کہ سلام بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی کہے۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ۔ اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ
لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ترجمہ یا اللہ کھول میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے اور جب مسجد سے نکلے
تو کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کے
تابعداروں پر اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ترجمہ
یا اللہ بخش میرے لیے میرے گناہ اور کھول میرے لیے اپنی برکت اور فضل کے دروازے۔

غم اور سختی دفع کرنیکی دعا جس شخص پر اترے غم اور سختی پھر چاہیے کہ تلاش کرے وقت موذن کا
یعنی اذان کے وقت کا منتظر رہے پھر جب موذن اللہ اکبر کہے تب یہ شخص سننے والا بھی اللہ اکبر کہے
اور جب شہادتین کہے موذن یہ شخص بھی شہادتین کہے اور حی علی الصلوۃ جب موذن کہے یہ شخص بھی حی
علی الصلوۃ کہے اور جب موذن حی علی الفلاح کہے یہ شخص بھی کہے حی علی الفلاح پھر ساری اذان کے
جواب دینے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ
وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ
اَمْوَاتًا ترجمہ یا اللہ پروردگار اس سچی دعا مقبول کے کہ دعا حق ہے اور کلمہ تقوی کا ہے یعنی کلمہ شہادتین جو
کہ تقوی والون کا کلمہ ہے جو لوگ کہ شرک سے تقوی کرتے ہین اور اس کلمے کے سبب سے آدمی آگ سے
بچتا ہے زندہ رکھ ہمکو اسپر اور مار ہمکو اسپر اور اٹھا ہمکو اسپر اور کر ہمکو اس دعا کے بہتر لوگون مین یعنے
کامل مومنون مین سے ہمکو کر زندگی کی حالت اور موت کی حالت مین پھر اس دعا کے پڑھنے کے
بعد اللہ سے اپنی حاجت مانگے یعنی جس بلا مین گرفتار ہے اسکا دفع ہونا مانگے حصن حصین مین

اذان کے بعد کی دعاؤن کے مقام مین اسکو لکھا ہی اور پھر آگے چل کے سفر سے پھر نیکی دعاؤن کے بعد غم دفع کرنیکی دعائین لکھین ہین اس مین سے کچھ بیان لکھتے ہین باقی جو چاہے اس کتاب سے دیکھ لے اور جسپر اُترے غم یا سختی یا کوئی کار دشوار تو چاہیے کہ کہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ ترجمہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ بزرگ بردبار نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ جو پروردگار ہی عرش بڑے کا نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ جو پروردگار ہی آسمانون کا اور پروردگار ہی زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا پھر اسکے پڑھنے کے بعد دعا کرے یعنی اُس مشکل کے دفع ہونیکے لیے اور مشکل دفع ہونیکے لیے یہ دعا بھی ہی۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ترجمہ کفایت ہی ہمکو اللہ اور وہ اچھا ہی کارساز اور یون بھی ہی حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ ترجمہ کفایت ہی مجھکو اللہ اور وہ اچھا کارساز ہی۔ ابن عباس نے روایت کی ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تب وہ یہی کلمہ پڑھتے تھے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جبکہ لوگون نے کہا کہ کفار تم سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین انسے ڈرو اور یہ دعا بھی ہی۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ترجمہ اللہ پروردگار ہی میرا نہین شریک کرتا ہون مین اسکے ساتھ کسی چیز کو۔ اسکو پڑھے تین بار اور یہ بھی ہی۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ترجمہ ای زندہ ای سب کے تھامنے والے خبرگیری کرنے والے تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہون۔ اور یہ بھی ہی کہ سجدہ مین جاکے بار بار کہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ترجمہ ای زندہ ای سب کے تھامنے والے۔ یعنی مشکل کے وقت مین نفل پڑھے اور سجدہ مین بار بار یعنی بہت مرتبہ یاحی یاقیوم کہے یا یون سجدہ مین جاکے کہے اور یہ بھی ہی کہ مشکل کیوقت کہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ترجمہ نہین بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے آن حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی کہے یہ کلمہ تو ہوتا ہی یہ کلمہ دوا ننانوے بیماریون کی کہ ادنی اُن مین سے غم ہی اور یہ بھی ہی کہ مشکل آسان ہونیکے واسطے یہ آیت پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ترجمہ کوئی حاکم نہین سواے تیرے تو بے عیب ہی مین تھا گنہگارون سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دعا کی اس آیت کے ساتھ یعنی اس آیت کو

پڑھکے کسی مرد مسلمان نے کسی چیز مین مگر کہ قبول کیا اللہ تعالی نے دعا اسکی یعنی جس حاجت بر آنیکے لیے اور جس مشکل کے آسان ہونیکے واسطے اس آیت کو پڑھکے دعا کرتا ہی وہ دعا اللہ قبول کرتا ہی یہ سب دعا حصن حصین سے لکھین اور حصن حصین مین اس آیت کو لکھا ہی کہ اللہ تعالی کا وہ اسم اعظم ہی جب اسکے ساتھ یعنی اس نام کو پڑھکے اللہ کو پکارے اور اس سے دعا کرے تو قبول کرتا ہو اور جب اسکے ساتھ اللہ سے کچھ مانگے تو دیتا ہی یہ آیت ہی اور تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہو کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ کوئی عاجز اور بلا مین گرفتار اس تسبیح کو نہین پڑھتا ہی مگر کہ حق تعالی اسکو اس غم سے جو رکھتا ہی نجات بخشتا ہو اور معتبر مشائخ سے منقول ہی کہ ہر غم واندوہ کے دفع ہونیکے واسطے اس آیت کا پڑھنا تریاق مجرب ہی اور اس آیت کے پڑھنے کے دو طور ہین پہلا یہ کہ کچھ لوگ جمع ہوکے ایک مجلس مین یعنی ایک نشست مین سوا لاکھ بار پڑھین دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو عشا کی نماز کے بعد اندھیرے گھر مین طہارت کے ساتھ قبلہ رخ بیٹھ کے تین سو بار پڑھے اور ایک پیالہ پانی سے بھر لے اپنے پاس رکھے اور ہر بار اس پانی مین ہاتھ ڈال کے اپنے منھ اور بدن پر اس پانی کو ملے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے یہان تک تفسیر کا مضمون ہی باقی اول و آخر درود پڑھنا ہر دعا کا دستور ہی یاد رہے۔

افطار کی دعا۔ اور جب افطار کرے تب پڑھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ گئی پیاس اور تر ہوئی رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہے اللہ تعالی اور یہ دعا بھی ہی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یا اللہ تیرے واسطے مین نے روزہ رکھا اور تیری روزی سے افطار کیا مشکوۃ سے لکھا۔

کھانے کے قبل و بعد کی دعا۔ جب کھانا شروع کرے تب کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ یعنی اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہون اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور اس طرف سے کھاوے جو اپنے قریب ہے یعنی اپنے آگے سے کھاوے اور جب کھانے سے فراغت کرے تب کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ سب تعریف اللہ کو واسطے جس نے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان اور جب کھانا کھاوے اور بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو چاہیے کہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ

أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ ترجمہ یعنی بسم اللہ کہتا ہون مین پہلے جو بھول گیا اسکے بدلے اور اب آخر مین جو یاد آیا اسوقت بھی کہتا ہون شمائل ترمذی سے لکہا اور جب کھانا کہا چکے تو چاہیے کہ کہے یعنی کھاتے وقت بھی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ ترجمہ یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اسمین اور کھلا ہمکو بہتر اس سے پھر اگر وہ کھانا دودھ ہووے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے اسمین اور زیادہ دے ہمکو اس سے معلوم ہوا کہ دودھ سب کھانون سے بہتر ہے کہ اور کھانون کی طرح اسمین یہ نہ فرمایا کہ اس سے بہتر ہمکو دے بلکہ فرمایا کہ زیادہ دے ہمکو اسی دودھ سے اور کھلانے والے کے لیے یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ترجمہ یا اللہ برکت دے اُن کے لیے اُس چیز مین کہ روزی دی تو نے انکو بخش اُنکو اور مہربانی کر اُن پر اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي ترجمہ یا اللہ کھلا میوے بہشت کے اس کو جس نے مجکو کھلایا اور پلا اُسکو جس نے مجکو پلایا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور اسکو پلا نا مراد ہے دنیا کا کھانا پانی کہ وہ شخص دنیا مین محتاج ہوا اور اگر دونو مراد ہین تو بہتر ہو۔

کپڑا پہننے کی دعا۔ اور جب پہنے کوئی کپڑا تب کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهُ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اسکی یعنی خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی آفت اور ضرر اسکے سبب سے نہ پہنچے اور بھلائی اس چیز کی کہ یہ کپڑا بنایا گیا ہے اسکے لیے یعنی کپڑا بنایا گیا ہے ستر ڈھکنے اور سردی گرمی دور کرنیکے لیے سو مین اس قصد سے پہنون اور اسکو پہن کے عبادت کرون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اسکی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ یہ کپڑا بنایا گیا ہے اسکے لیے وہ چیز کیا ہے تکبر اور فخر یعنی یہ کپڑا مین تکبر اور فخر کیواسطے نہ پہنون۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا۔ اور جب نیا کپڑا پہنے تب پہلے اس کپڑے کا نام لے جونسا کپڑا ہو عمامہ یا کرتہ یا چادر اسیطرح سے رَزَقَنِي اللّٰهُ هٰذِهِ الْعِمَامَةَ دیا مجکو اللہ تعالی نے یہ عمامہ اسی طرح سے کرتا ہو تو هٰذِهِ الْقَمِيصَ چادر ہو تو هٰذِهِ الرِّدَاءَ جبہ ہو تو هٰذِهِ الْجُبَّةَ رومال ہو تو هٰذِهِ الْبَدَنَ۔ اور پائجامہ ہو تو هٰذِهِ السَّرَاوِيلَ کہے اسیطرح سے جو کپڑا ہو اسکا نام لے بعد اسکے پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

لِمَا کُسِوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ ترجمہ
یا اللہ تیرے ہی لیے سب حمد ہی جیسا کہ پہنایا تو نے مجکو یہ کپڑا مین مانگتا ہون تجسے بہتری اس کپڑیکی
یعنی تن چھپانیکو اُسکو پہنون تکبر اور فخر کیواسطے نہین اور بہتری اُس چیز کی کہ بنائی گئی ہی اس کپڑے کے
لیے یعنی کپڑا بنایا ہی ستر عورت اور جاڑے گرمی کے بچاؤ کو سو کپڑا پہننے کا شکر اور عبادت کرون اور پناہ
ڈھونڈھتا ہون مین تجسے اُسکی بدی سے اور اس چیز کی بدی سے جو کپڑے کے واسطے بنائی گئی ہی کپڑیکی
بدی یہی ہی کہ حرام کمائی کا ہو اور نجس ہو اور تکبر اور فخر کرنیکے واسطے پہنے شمائل ترمذی سے لکھی۔

اپنے یار کا نیا کپڑا دیکھکے پڑھنے کی دعا - اور جب اپنے یار کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تب اس کے
واسطے کہے تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ پرانا کرے تو اور اسکے بدے مین تجکو اللہ اور کپڑا دے اور یہ دعا
بھی ہو۔ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ترجمہ پرانا کر اور پرانا کر پھر پرانا کر اور
پرانا کر پھر پرانا کر اور پرانا کر۔

کپڑا اُتارنے کی دعا - اور جب کپڑا اُتارے تب بسم اللہ کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب کوئی
بسم اللہ کہکے کپڑا اپنا اُتارے تب جنون کی آنکھون کے اور اُس کے ستر کے درمیان مین پردہ ہی
بسم اللہ کا کہنا یعنے کپڑا اُتارنے کے وقت بسم اللہ کہنے سے جنات اسکا ستر نہین دیکھ سکتے۔

خطبہ نکاح کا

اور اگر کوئی شخص نکاح باندھنے کا متولی ہو یعنی جو شخص کسی کا نکاح باندھے تو وہ شخص نکاح باندھنے
سے پہلے یہ خطبہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا
وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰٓاَ
یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ

آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما **فائدہ** اس خطبہ کے بعد نکاح باندھے اسطورنسے کہ دو گواہ کے روبرو دولھن کہے کہ مین نے اپنے تئین اسقدر روپیہ کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا یا وکیل کہے کہ مین نے اپنی موکلہ فلانی فلانیکی بیٹی کو اسقدر روپیہ کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا یا جو ولی ہو وہ اسی طرح سے کہے مثلا باپ کہے کہ مین نے اپنی بیٹی فلان کو اسقدر روپیہ کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا دولہا کہے کہ مین نے اسکو قبول کیا اور یہ دونون گواہ ایک ساتھ دونون کی باتین سنین جدا جدا نہ سنین جس طرح سے سنت ہو اس طرح دولہا کو مبارکبادی دی جاوے باقی مسئلہ فقہ کی کتاب مین موجود ہے۔

دولہا کی مبارکبادی کی دعا کا بیان جو شخص کہ نکاح کرے اسکے واسطے کہے بارک اللہ لک ترجمہ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے یعنی اولاد پیدا ہو اور چاہے تو یون کہے بارک اللہ لک وبارک اللہ علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور برکت اتارے اللہ تیرے اوپر اور جمع کرے تم دونون کے درمیان اور تم دونون کے درمیان اتفاق دے بھلائی مین

بیان لڑکے کو تعلیم کرنے کی دعا کا جب لڑکا بولنے لگے تب چاہیے کہ سکھاوے اسکو لا الہ الا اللہ اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنے لگتا کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد مین سے تب سکھاتے تھے اسکو یہ آیت ہو قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔ ترجمہ۔ اور کہہ سراہیے اللہ کو جس نے نہین رکھی اولاد و نہ کوئی اسکا ساجھی سلطنت مین اور نہ کوئی اسکا مددگار ذلت کیوقت یعنی اسپر ایسی برائی کر پڑا ہیان کر کوئی مددگار نہین ذلت کیوقت یعنی اسپر کبھی ذلت ہی نہین کہ مددگار چاہیے بادشاہونکے یہان امیر اسی زیر رہتے ہین کہ بُرے وقت مین انکی رفاقت ضرور ہوتی ہے وہان یہ فکر ہی نہین یہ آیت پندرھوین سپارہ سورہ بنی اسرائیل مین ہے

نو مسلم کو تعلیم کرنے کی دعا کا بیان جو شخص اسلام لاوے یعنی جب کافر مسلمان ہو تب اس کو سکھاوے یہ دعا اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی۔ ترجمہ یا اللہ بخش مجھکو اور مہربانی کر مجھپر اور راہ دکھا مجھکو اور رزق دے مجھکو حصن حصین سے لکھی۔

بیان مسافر کے رخصت کرنیکی دعا کا۔ اگر کوئی سفر کو جانے لگے تو اُس سے مقیم مصافحہ کرے اور
کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ وَاَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ۔ ترجمہ سونپتا ہون
مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور آخری عمل تیری کے یعنی خاتمہ بخیر ہو اور کہتا ہون مین
تجھپر سلام یعنے دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی۔

رخصت کرنیوالے کو سفر کرنیوالے کی کہنے کی دعا۔ اور جو شخص سفر کرنیوالے کو رخصت
کرتا ہی اسکو سفر کرنیوالا کہے اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَخِیْبُ مِنِّیْ وَدَائِعُہٗ۔ ترجمہ سونپتا ہون
مین تجکو اُس خدا کو کہ سلامت رہتی ہین امانتین سپرد اُسکے پاس اور اگر رخصت کرنیوالے بہت ہون تو
کہے اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ۔ یعنی سونپتا ہون مین تم سب کو اُس خدا کو۔

مقیم مسافر کو جس عبارت سے نصیحت کرے اُس کا بیان۔ اور جو کوئی مقیم سے کہی
کہ مین سفر کا ارادہ رکھتا ہون سو مجھکو نصیحت کر تو مقیم اُسکو کہے عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ
شَرَفٍ۔ ترجمہ۔ لازم کر اپنے اوپر تقوی اللہ کا یعنی اللہ سے ڈرنا کہ او گناہ نکرنا اور لازم کر اللہ اکبر کہنا ہر بلندی پر

مسافر کے پیٹھ پھیرتے وقت مقیم کی دعا۔ پھر جب پیٹھ پھیرے مسافر تب کہے مقیم۔ اَللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْبُعْدَ
وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ۔ ترجمہ یا اللہ لپیٹ اُسکے لیے درازی راہ کی یعنی راہ کو قریب کر اور آسان کر اُس پر مشقت سفر کی۔

سفر مین جاتے وقت مسافر کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب ارادہ کرے کوئی سفر کا یعنی جب سفر مین
جانے لگے تب کہے اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ۔ ترجمہ یا اللہ تیری قوت کے ساتھ حملہ کرتا
ہون مین اور تیری مدد کے ساتھ حیلا کرتا ہون مین یعنی دشمن کے مکر دفع کرنیکے لیے اور تیری مدد کیساتھ چلتا ہون مین۔

خوف دفع کرنے کی دعا۔ اور جو ڈرے کسی دشمن یا درندہ جانورون سے یا بیماری یا ڈھنے یا جلنے
یا ڈوبنے یا اور کسی برائی سے تو پڑھنا سورہ۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کا سبب امن کا ہی ہر برائی سے کہ پیش آوی
بسبب دشمن وغیرہ کے حصن حصین کے مصنف نے کہا کہ یہ عمل لایلاف کا مجرب ہی۔

سوار ہونیکی دعا۔ اور جب رکھے اپنا پانون رکاب مین کہے بِسْمِ اللّٰہِ پھر جب بیٹھ چکے جانور کی
پیٹھ پر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ سب تعریف اللہ کیواسطے ہی پاکی ہی اُس ذات کو کہ تابعدار کیا ہمارے لیے اسکو اور نہین تھے ہم اُس پر
طاقت اور قابو پانیوالے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف البتہ رجوع کرنیوالے ہین پھر کہے تین بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر کہے ایک بار سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ پاکی یاد کرتا ہون تیری تحقیق مین نے ظلم کیا اپنے نفس
پر گناہ کے سبب سو بخش دے مجکو بیشک نہین بخشتا ہی گناہون کو کوئی سوا تیرے اور یون بھی حدیث مین ہی
کہ جب سوار ہو تب اٹھاوے اپنی انگلی شہادت کی یعنی توحید کے اشارہ کیواسطے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ اَللّٰھُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ
عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ
ہی اہل مین یعنی ہمارے گھر والون کی محافظت کرنیوالا ہی ہمارے پیچھے یا اللہ یاری کر ہماری اپنی خیرخواہی کے
ساتھ یعنی محفوظ رکھ ہمکو اپنی حفاظت کے ساتھ اور پھیر ہمکو وطن کیطرف سلامتی کے ساتھ یا اللہ لپیٹ ہمارے
لیے زمین اور آسان کر ہم پر سفر یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون تیری ساتھ سفر کی مشقت سے اور بری حالت کی ساتھ پھرنے سے

بیان کشتی مین بیٹھنے کی دعا کا - اور جب سوار ہو کوئی دریا مین یعنی کشتی پر تب ڈوبنے سے امان ہو
اسکے پڑھنے مین بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ ساتھ نام اللہ کے ہی چلنا
کشتی کا اور ٹھہرنا اسکا بیشک پروردگار میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی اور سورہ زمر کی یہ آیت وَمَا
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ
وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہی اُس کی دن
قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اُسکے داہنے ہاتھ مین وہ پاک ہی اور بہت برتر ہی اس سے کہ یہ شریک بتاتی ہین

جانور سے گر پڑنے مین پڑھنے کی دعا - اور جو کسی کو اُسکا جانور گرا دے تو چاہیے کہے بِسْمِ اللّٰہِ
یعنی مدد چاہتا ہون مین اور چوٹ سے بچنا اور ہاتھ پانون کی سلامتی چاہتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے -

جانور کے بھاگ جانے مین پڑھنے کی دعا - اور جب بھاگ جاوے جانور کسی کا تو چاہیے کہ پکارے
اَعِیْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ترجمہ مدد کرو میری ای خدا کے بندو تم پر اللہ رحم کرے ان بندون سے

مراد ہین رجال الغیب یعنی ابدال یا ملائکہ یا مسلمان جنات۔

کوئی چیز گم کرنے مین اور ایسی زمین مین جہان کوئی یار و آشنا نہو مدد چاہنے کی دعا کا بیان۔ جب کوئی کچھ چیز گم کرے یا ایسی زمین مین جا پڑے کہ اسکا کوئی انیس و ہمنشین وہان نہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے جانب سے مدد چاہے کسی امر مین تو چاہیے کہ کہے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ترجمہ اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری۔ اس طرح مدد چاہنا شرک نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اس کام پر مقرر ہین کہ ہم اُن کو دیکھتے نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ بندے خدا کے جو ایسے مکان مین مسلمانون کی مدد کیواسطے مقرر ہین انکی سوا دوسرے سے اسطرح مدد نچاہے حصن حصین مین لکھا ہے کہ یہ آزمایا گیا ہے یعنی اسطرح پکارنے سے غیبی مدد ہوتی ہے

منزل مین اُترنے کی دعا۔ اور جب مسافر منزل مین اُترے تب کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے ساتھ اُس چیز کی برائی سے کہ پیدا کی حدیث مین ہے کہ بیشک اُسکے پڑھنے والے کو کوئی چیز ضرر نکریگی یہان تک کہ کوچ کرے۔

مسافر کی شام کی دعا۔ اور جب مسافر شام کرے اور رات آوے تب پڑھے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ ترجمہ اے زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے کہ پیدا کی گئی تجھ مین اور اُس چیز کی برائی سے کہ چلتی ہے تجھپر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ اللہ کے شیر اور کالے اژدھے کی برائی سے اور ہر طرح کے سانپ اور بچھو کی برائی سے اور شہر کے رہنے والون کی برائی سے اور برائی سے جننے والے کی یعنی آدمی یا ابلیس اور جسکو جنا یعنی اولاد آدمی یا ابلیس کی۔

مسافر کی پچھلی رات کی دعا۔ اور مسافر پچھلی رات کو کہے۔ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ ترجمہ سنانے والے نے میری تعریف اللہ کو اور میرا اقرار اُسکی نعمت کے ساتھ اور اُسکی خوبی نعمت کے ساتھ جو ہم پر ہے

اے رب ہمارے یار ہو ہمارا اور فضل کر ہمپر کہتا ہون یہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتھ خدا کے آگ سے۔

سفر سے پھرنیکی دعا۔ پھر جب پھرے اپنے سفر سے تب زمین کی ہر بلندی پر تکبیر کہے تین تکبیرین پھر کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ ترجمہ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر وہ اللہ ایک ہی نہین کوئی شریک اسکا اسکے لیے بادشاہت ہی اور اسکے لیے سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھر جانے والے ہین توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین چلنے والے ہین یعنی جہاد کے لیے اپنے پروردگار کیواسطے تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہون کو آپ اکیلے۔

اپنا شہر دیکھ کے مسافر کے پڑھنے کی دعا۔ پھر جب اپنے شہر کے نزدیک آوے کہے اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ہم پھرنیوالے ہین توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین اپنے پروردگار کیواسطے حمد کرنیوالے ہین اور ان کلمات کو ہمیشہ کہتا رہی یعنی برابر کہتا رہی یہانتک کہ اپنے شہر مین داخل ہووے

اپنے بال بچون مین جاکے مسافر کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب آوے اپنے اہل عیال مین تب کہے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ترجمہ توبہ کرتا ہون توبہ کرتا ہون اپنے پروردگار کی طرف جس حال مین کہ سفر سے پھرنے والا ہون وہ توبہ کہ نہ چھوڑے ہمپر کوئی گناہ۔

مصیبت کے وقت کی دعا۔ اور جب کسی کو کوئی مصیبت پہونچے وہ مصیبت چھوٹی ہو یا بڑی مثلا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے یا کانٹا چبھے یا چراغ گل ہوجاوے یا کوئی عزیز مرجاوے یا کوئی مال نقصان ہوجاوے یا اور کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ترجمہ تحقیق ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اسی کی طرف پھر جانا ہی یا اللہ تیرے پاس سے مانگتا ہون مین ثواب اپنی مصیبت کا سو ثواب دے مجھکو اس مین اور بدلہ دے مجھکو بہتر اس سے یعنی اس چیز سے کہ فوت ہوئی اور سبب مصیبت کی ہوئی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالی فوت ہوئی چیز کے بدلے مین اُس سے بہتر دیتا ہے چنانچہ جب حضرت اُم سلمہ کا خاوند مرا تو اُنھون نے اس آیت کے پڑھنے کا ارادہ کیا پھر خیال کیا کہ اس خاوند سے بہتر مجھکو کونسا خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم کے یہ کلمات پڑھا پھر حضرت کے نکاح مین آئین جو تمام عالم سے افضل ہین۔

کسی سے ڈر رکھنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب ڈرے کسی سے یعنی کسی ظالم کا ڈر اور خوف رکھتا ہو تب کہے اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ ترجمہ یا اللہ کفایت کر ہمکو اُسے یعنی اُسکا خوف ہم سے دفع کر جس طرح کے ساتھ کہ چاہے تو جب سرور عالم نے صدیق کو ساتھ لیکے مکے سے ہجرت کی تو ایک کافر نے جس کا نام سراقہ تھا پیچھا کیا آنحضرت ﷺ نے یہی دعا پڑھی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین دھنس گیا۔

بادشاہ یا ظالم سے ڈر رکھنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب ڈرے بادشاہ سے یا کسی ظالم سے تب کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ترجمہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ غالب تر ہے اپنے سب خلق سے اللہ غالب تر ہے اُس چیز سے کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین اُس اللہ کے ساتھ کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اُس کے جو تھامنے والا ہے آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اُسکے حکم کے ساتھ تیرے فلانے بندے کی برائی سے۔ فلانے کی جگہ پر اُسکا نام لیوے۔ اور برائی سے اُسکے لشکر کی اور اُسکے تابعدارون کی اور اُسکے گروہون کی کہ جن مین سے ہون اور انسان مین سے یا اللہ تو ہو میرے واسطے نگہبان اُنکی برائی سے بڑی ہے تعریف تیری اور غالب ہے پناہ پکڑنیوالا تیرا اور نہین کوئی معبود برحق سوا تیرے اس دعا کو تین بار پڑھے

شیطان وغیرہ سے ڈر دفع کرنیکی دعا۔ اور اگر شیطان وغیرہ سے ڈرے یعنی شیطان یا موذی حیوانات سے جب ڈرے تب چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ ترجمہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ ذات خدا بزرگ کے اور ساتھ کلمے پورے خدا کے اللہ کے کلمات سے مراد ہی اُس کی کتابین اور اُسکے نام اور صفات وہ کلمے کہ تجاوز نہین کرتا اُن سے کوئی نیک کار اور نہ کوئی بدکار یعنی اللہ کے نام اور صفات کی تاثیر سے کوئی خارج نہین اور اُسکی کتاب کے کلمات کو کوئی ٹال نہین سکتا مومن کو جنت کا وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلاشک یون ہی ہوگا برائی سے اُس چیز کی کہ پیدا کیا اور پراگندہ کیا اور بُرائی سے اُس چیز کی کہ اُترتی ہی آسمان سے اور برائی سے اُس چیز کی کہ چڑھتی ہی آسمان مین اور برائی سے اُس چیز کی کہ پیدا کیا زمین مین اور برائی سے اُس چیز کی کہ نکلتی ہی اُس سے اور برائی سے رات اور دن کے فتنون سے اور برائی سے ہر حادثہ کے جو رات کو آنیوالا ہی یعنی چور وغیرہ مگر وہ حادثہ کہ آوے بھلائی کے ساتھ اے بڑے مہربان۔

غول بیابانی یعنے میدانین بھوت شیطان جو رنگ برنگ سے ظاہر ہوتی ہین اور لکھہ چھوڑتے ہین اُن کے دفع کرنیکی دعا۔ اور جسوقت کہ ظاہر ہووین غولین یعنے جنگل مین یا دریا کے کنارے یا سمندر مین جہاز پر یا اور کسی مکان مین شیطان کسی رنگ سے ظاہر ہو مثلاً آگ چھوڑے یا کوئی ہیبت ناک ڈراونی صورت دکھلاوے یا ڈراونی آواز سے پکارے تب پکار کر اذان کہے اور آیت الکرسی پکار کر پڑھے۔

سوتے یا جاگتے مین کسی چیز سے ڈرے تو اُس ڈر کو دفع کرنیکی دعا۔ اور جو کوئی سوتے یا جاگتے مین کسی چیز سے ڈرے اور گھبراوے تو پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ترجمہ پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے ساتھ اُسکے غصے سے اور اُسکے بندونکی برائی سے اور شیطانون کے وسوسون سے اور اس بات سے کہ پاس میرے آوین شیطانین۔

امراض علاج در پیش آنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جس شخص پر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا کوئی کام درپیش

ہو کہ اسمین عاجز ہو جاوے اور اسکا علاج نجاز ترجمہ چاہیے کہ حسبی اللہ ونعم الوکیل ترجمہ کفایت ہو مجکو اللہ اور وہ اچھا ہی کارساز۔
امر ناخوش در پیش آنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جو شخص کہ آپڑے اسپر وہ چیز کہ ناخوش رکھتا ہو اسکو تو نہ کہی کہ کاش کہ مین ایسا ویسا کرتا تو یہ چیز در پیش ہوتی ولیکن چاہیے کہ یون کہے۔ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ ترجمہ اللہ کی تقدیر کے ساتھہ یہ امر واقع ہوا اور جو کچھ چاہا اللہ نے کیا۔
امر دشوار پیش آنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب کسی پر کوئی کام دشوار اور سخت ہوئے تب کہے اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ ترجمہ یا اللہ نہین آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نے اسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہتا ہی۔
نماز حاجت کی دعا اور اسکی ترکیب کا بیان جس شخص کو اللہ تعالی کیطرف یا کسی بنی آدم کی طرف کوئی حاجت ہو تو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح سے بطور مسنون کے مکروہات سے بچا کے وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ کی مثلا سبحان اللہ اور الحمد للہ کہے یا دعا ثنا جو نماز مین پڑھتا ہی پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے یعنی جو درود چاہے پڑھے بعد اسکے یہ دعا پڑھے
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسالک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والعصمۃ من کل ذنب والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین ترجمہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ جو بردبار بزرگ ہی پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑیکا سب تعریف اللہ کیواسطے ہی جو پروردگار تمام عالم کا ہی مانگتا ہون مین تجھسے اچھی خصلتین جو واجب کرنیوالی تیری رحمت کی ہین اور کام لازم کرنیوالے تیری بخشش کے اور غنیمت ہر نیکی سے کہ سب طرح کی پوری نیکی مجکو لوٹ ملے اور بچاؤ گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ بغیر بخشے اور نہ کوئی غم بغیر دور کیے اور نہ کوئی حاجت کہ تیرے پسند ہوئے بغیر روا کئے اے بڑے مہربانون سے۔ یعنی میرے سارے گناہ بخش دے اور سارے غم دور کردے اور میری ساری حاجت جو تیری مرضی موافق ہو بر لا اور اس حاجت کو روا کر اور

نہین تو مجکو یاد رکھ حصن حصین اور جامع ترمذی سے لکھا دونون کتابون مین کچھ عبارتین کم ہین اس مقام مین پوری لکھی گئین
نماز ضرورت یعنی حاجت ضروری روا ہونیکی نماز کی ترکیب اور دعا - اور جسکو کوئی حاجت ضروری
ہو تو اچھی طرح سے وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑھے بعد اسکے یہ دعا پڑھے - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ
اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ
لِیَقْضِیَ لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے اپنی حاجت اور متوجہ ہوتا ہون
تیری طرف میرے نبی کے وسیلہ کے ساتھ کہ حضرت محمد نبی رحمت ہین صلی اللہ علیہ وسلم اے محمد تحقیق مین متوجہ
ہوتا ہون آپ کے وسیلہ کے ساتھ اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت مین تاکہ حاجت روائی جاوے میرے
واسطے یا اللہ سو انکی شفاعت قبول کر میرے حق مین یہ حصن حصین سے لکھا اور مشکوٰۃ مصابیح مین جو اس
دعا کو روایت کیا ہی اسکا مضمون بھی یہی ہی مگر لفظ مین کچھ فرق ہی - **فائدہ** - اس طرح سے دوسرے کو دوسرے
یا فلانے نہین کہہ سکتا ہی یہ آن حضرت کیواسطے خاص ہی جیسا کہ التحیات مین السلام علیک ایہا النبی آیا ہی
اور یہ دعا خود آنحضرت ﷺ نے ایک اندھے کو سکھایا وہ اس دعا کو پڑھ کے اچھا ڈٹھیارا ہو گیا اور اس دعا
مین بھی اللہ ہی سے حاجت مانگنے کا بیان ہی -

قرآن مجید حفظ ہو جانیکی نماز اور دعا کا بیان - اور جو کوئی چاہے یاد کرنا قرآن کا تو جب ہو رات
جمعہ کی تب اگر رات کی آخری تہائی مین اٹھ سکے تو چاہیے کہ اٹھے اس لیے کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ہے کہ
اُس مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور اس ساعت مین دعا قبول کی جاتی ہی پھر اگر اسوقت اٹھ نہ سکے تو آدھی
رات مین اٹھے پھر جو یہ بھی نہ کر سکے تو اول رات مین اٹھے اور پڑھے چار رکعتین پہلی رکعت مین الحمد اور
سورہ یٰس اور دوسری رکعت مین الحمد اور حم دخان یعنی حم کئی ایک ہین سو وہ حم جسکو سورہ دخان کہتے
ہین اور اسکے شروع مین حم و الکتاب المبین ہی اور یہ سورہ پچیسوین سپارہ مین ہی اور تیسری رکعت مین
الحمد اور سورہ سجدہ جس کے شروع مین الم تنزیل الکتاب ہی اور یہ سورہ اکیسوین سپارہ مین ہی اور چوتھی
رکعت مین الحمد اور تبارک الذی بیدہ الملک - **فائدہ** نفل مین ہر شفعہ حکم جدی نماز کا رکھتا ہی یعنی دو دو رکعت
جدا جدا ہی تو سورہ دخان جو پہلی دو رکعت مین اور سورہ سجدہ پچھلی دو رکعت مین پڑھی گئی اسسے نماز مکروہ نہوئی

اور دوسرے یہ کہ تقدیم تاخیر نقل مین مکروہ نہین ہے جب سلام پھیرے تو چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور خوبی کے ساتھ اللہ کی
تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور خوبی کے ساتھ درود بھیجے اور سب نبیون پر درود
بھیجے اور مغفرت اور بخشش مانگے سارے مومن مردون اور عورتون کیواسطے اور اپنے ان بھائیون
کیواسطے جو سبقت لے گئے ہین اسپر ایمان کے ساتھ یعنی اسکے پہلے مسلمان ہوئے ہین جیسے صحابہ
تابعین اور اللہ کی تعریف اور درود اور مغفرت مانگنا اپنی زبان مین ہو یا عربی زبان مین دونون بہتر ہین
عربی منظور ہو تو اس طرح کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَاغْفِرْ
لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ تب بعد اسکے یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ
النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ
لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ
وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ
بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ
بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
ترجمہ یا اللہ مہربانی کر مجھپر ساتھ توفیق دینے چھوڑنے گناہون کے ہمیشہ جب تک کہ زندہ رکھے مجھکو اور
مہربانی کر مجھپر ساتھ توفیق دینے چھوڑنے اس بات کے کہ تکلف کرون مین اُس چیز کا کہ نہ فائدہ دے مجھکو
اور میرے نصیب کر خوبی نظر کی اُس چیز مین کہ راضی کرے تجکو مجھسے یعنی مجکو توفیق دے کہ تیری پسندیدہ
چیزون مین فکر کرون اور علوم دینی کے مطالعہ مین مشغول رہون یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور
زمین کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور اے صاحب اُس عزت کے کہ نہ قصد کیا جاوے یعنی کسیکو
لائق نہین کہ اس عزت کی آرزو کرے مانگتا ہون مین تجھسے اے اللہ اے بڑی بخشش کرنے والے ساتھ

وسیلہ بزرگی تیری کے اور نور ذات تیری کے یہ کہ لازم کرے تو میرے دل کو یعنی میرے دل مین شوق دے
اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا اور میرے دل کو لگا رکھ اپنی کتاب کے یاد کرنے مین جیسا کہ سکھایا تو نے مجھکو یعنی
جیسے کہ توفیق دی تو نے کہ قرآن دیکھ کے پڑھتا ہون ویسے ہی توفیق دے کہ ازبر پڑھا کرون اور میرے
نصیب کر یہ کہ پڑھون مین اسکو اس طرح پر کہ راضی کرے تجھکو مجھسے یعنی تدبیر اور غور اور تفکر اور اخلاص
اور حضور اور تجوید کے ساتھ پڑھتا ہون ای اللہ پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے ای صاحب
بزرگی اور بخشش کے اور ای صاحب اس عزت کے کہ نہ قصد کیا جاوے مانگتا ہون مین تجھسے ای بڑی بخشش
کرنے والے ساتھ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیری کے یہ کہ روشن کرے تو اپنی کتاب کی برکت
سے میری بینائی اور یہ کہ جاری کرے تو ساتھ اسکے میری زبان اور یہ کہ غم دور کرے تو اسکی برکت سے میرے
دل سے اور یہ کہ کھولے تو اور کشادہ کرے بسبب اسکے سینہ میرا اور یہ کہ دھووے تو بسبب اس کے بدن
میرا یعنی اسپر عمل کرنے کے سبب بدن سے گناہ دھو جاوین اسواسطے کہ تحقیق کوئی نہین مدد کرتا ہے
میری حق پر سوا تیرے اور نہین دیتا ہی حق کو مگر تو اور نہین ہی بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتھ مدد اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کے اس عمل کو کرے تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاوے گا۔
یعنی اسکی دعا قبول کی جاویگی ساتھ حکم اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اس ذات کی
کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عمل کی مومن کو کبھی یعنی یہ دعا مسلمان سے
قبول ہوتی ہی اور حافظہ بیشک تیز ہوتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی اسکا خلاصہ یہ ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت
نے یہی عمل سکھایا پھر پانچ یا سات جمعون کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر ہوئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ اس سے پہلے مین چار آیتین یاد کرتا تھا اور جب انکو پڑھتا تھا بھولتی تھین اور اب چالیس
آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑھتا ہون گویا قرآن میری آنکھون کے روبرو ہوتا ہی اور حدیث سنتا تھا پھر
جب پڑھتا تھا تو بھولی ہوئی ہوتی تھین اور اب جو حدیث سنتا ہون اور پھر پڑھتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا
بیان توبہ اور نماز توبہ کا۔ اور جب کوئی چوک کر گناہ کرے یا جان کر کرے تو چاہیے کہ توبہ کرے اللہ
کی پاس پھر چاہیے کہ آوے یعنی دل کو رجوع کرے اللہ کی جناب مین اور پھیلاوے اپنے

دونون ہاتھ اللہ عزوجل کیطرف پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا ترجمہ
یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون تیری طرف گناہون سے نہ پھرون گا مین اُن کی طرف کبھی۔ پھر تحقیق بخشا جاتا
ہی گناہ اسکا جب تک کہ نہ پھرے اپنے اُس کام مین یعنی جس سے توبہ کیا ہی اور اگر پھر وہی گناہ کیا تو اسکے
لیے دوسرا توبہ چاہیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی آدمی کہ کرے کوئی گناہ پھر اُٹھے
یعنی توبہ کا ارادہ کرے پھر طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور پڑھے دو رکعتین پھر بخشش چاہے
خدائے تعالیٰ سے اُس گناہ کے لیے یعنی کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔ مگر کہ بخشا جاتا ہی
اُسکے واسطے اور آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ افسوس گناہ میرے کو افسوس
گناہ میرے کو تب فرمایا حضرت نے کہہ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ
مِنْ عَمَلِیْ ترجمہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہی میرے گناہون سے اور رحمت تیری بہت امید کی گئی
ہی میرے نزدیک میرے عمل سے پھر کہا اُس نے ان کلمات کو پھر فرمایا حضرت نے پھر کہہ اسکو تب سنے
پھر کہا تب فرمایا حضرت نے کھڑا ہو جا پھر تحقیق بخشا اللہ تعالیٰ نے گناہ تیرا۔

استخارہ کی نماز اور دعا کا بیان۔ استخارہ معنی بہتری اور بھلائی طلب کرنا تو اس نماز اور دعا سے
یہ غرض ہوتی ہی کہ اگر یہ کام میرے حق مین بہتر ہو تو اس کام کو اللہ مجھپر آسان کر دے اور اگر بُرا ہو
تو مجکو اُس سے باز رکھے اور اُس کام سے میرا دل پھر جاوے چنانچہ استخارہ کی دعا کے مضمون سے
یہ مضمون ظاہر ہی اور یہ غرض نہین ہوتی ہی کہ اُس کام کا ہونا نہونا دریافت ہو جاوے جامع ترمذی مین
جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُنھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگان کو
سب کامون مین استخارہ سکھلاتے تھے جیسا کہ ہم لوگون کو قرآن کی سورہ سکھلاتے تھے فرماتے تھے
کہ جب ارادہ کرے تم لوگون مین سے کوئی کسی کام کا تو چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین سوائے فرض کے
بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْہُ لِیْ

ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین
بھلائی مانگتا ہون تجھسے تیرے علم کے موافق اور قدرت مانگتا ہون مین تجھسے تیری قدرت کے ساتھ
اور مانگتا ہون مین تجھسے تیرا فضل بڑا کیونکہ تحقیق تو قدرت رکھتا ہے اور مین نہین قدرت رکھتا اور تو
جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبون کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مقرر یہ کام نیک ہی میرے
لیے میرے دین مین اور میری دنیا کی گذران مین اور میرے کام کے آخر مین تو آسان کر اُس کو
میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے اُس مین اور اگر تو جانتا ہے کہ مقرر یہ کام بد ہی میرے لیے
میرے دین مین اور میری دنیا کی گذران مین اور میرے کام کے آخر مین تو پھیر اسکو مجھسے اور پھیر مجکو
اُس سے اور مقرر کر میرے لیے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجکو اُس سے کہا جابر نے کہ ہذا الامر کے مقام
مین اپنی حاجت کا نام مثلاً اس طرح کہے هٰذَا السَّفَرُ هٰذَا النِّكَاحُ هٰذِهِ التِّجَارَةُ اسی طرح سے جو حاجت
ہو اُسی کا نام لے جابر نے شک کر کے کہا کہ آنحضرت نے فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ
کا لفظ فرمایا یا اُسکی جگہ پر یہ لفظ فرمایا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ میرے جلدی اور دیر کے کام مین
یعنی میرے اس جہان اور اُس جہان کے کام مین دونون عبارت کا خلاصہ ایک ہی مگر جس عبارت کو
راوی نے پہلے کہا ہے ہم نے اس دعا مین اُسی کو لکھا۔

نکاح کے استخارہ کی نماز اور دعا کا بیان۔ پھر اگر وہ کام جس کیواسطے استخارہ کرتا ہے نکاح ہو
تو چاہیے کہ پوشیدہ کرے نکاح کا پیغام یعنی منگنی بعد اسکے وضو کرے اور اچھی طرح سے اپنا وضو کرے
بعد اسکے نماز پڑھے جس قدر کہ اللہ تعالی نے اسکے لیے مقدر کیا ہے یعنی جسقدر ہو سکے نماز پڑھے
اور ادنی اُسکی دو رکعت ہے پھر چاہیے کہ تعریف کرے اللہ تعالی کی اور بزرگی کے ساتھ یاد کرے
اُسکو مثلاً کہے الحمد للہ اللہ اکبر بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ فُلَانَةَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَا لِيْ

ترجمہ یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور مین نہین قادر ہون اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو خوب جاننے والا ہی غیب کی باتون کا سو اگر تو جانتا ہی کہ تحقیق فلانی عورت مین بھلائی ہی میرے لیے دین مین اور میری دنیا مین اور میری آخرت مین تو اُسکو میرے نصیب کر اور اگر اُس عورت کے سوا دوسری عورت اُس سے بہتر ہو میرے لیے میرے دین مین اور میری آخرت مین تو میرے نصیب کر اُسکو اور فلانۃ کی بجای اُس عورت کا نام لیوے جس کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھتا ہی. **فائدہ** حصن حصین مین حدیث سی لکھا ہی کہ آدم کے فرزند کی نیکبختی سے ہی خیریت چاہنی اُسکی اللہ تعالی سے اور اُسکی بدبختی سے ہی اللہ تعالی سی خیریت چاہنے کو اُسکا ترک کرنا

صلوۃ التسبیح کی دعا اور اُسکی ترکیب کا بیان جامع ترمذی مین صلوۃ التسبیح کی دعا اور ترکیب جو عبداللہ ابن مبارک سی روایت کیا ہی اُسی کا مضمون ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ پہلے تکبیر تحریمہ کی کہے بعد اسکے پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ بعد اسکے پندرہ مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بعد اسکے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہے بعد اسکے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور الحمد اور کوئی سورہ پڑھے بعد اسکے دس مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بعد اسکے رکوع کرے اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہی پھر رکوع سے سر اٹھاوی اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہے پھر سجدہ کرے اور اسی تسبیح کو دس بار کہی پھر سجدہ سے سر اٹھاوی اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہی اسطرح چار رکعتین پڑھے اور یہ ہر رکعت مین پچھتر تسبیح ہوئی ہر رکعت مین الحمد کے پہلے پندرہ تسبیح سے شروع کرے تب قرأت کرے پھر دس مرتبہ کہے جیسا کہ بیان ہوا پھر اگر رات کو پڑھے تو بہتر ہی کہ دو دو رکعت مین سلام پھیرے اور اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعت کے بعد سلام پھیرے چاہے چار رکعت کے بعد عبداللہ ابن مبارک نے کہا کہ رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پہلے تین مرتبہ کہہ لے بعد اُس کے تسبیح مذکور پڑھے

وضو کرتے وقت پڑھنے کی دعا - اور جب وضو کرے تب چاہیے کہ بسم اللہ کہے اور فقہ کی کتابون مین جو لکھا ہی وضو شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہنا یا بِسْمِ اللّٰهِ

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ الْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ الْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ سو سب بسم اللہ مین داخل ہی پھر بسم اللہ کہنے کے بعد وضو کرنے مین یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ترجمہ یا اللہ بخش میرے لیے میرے گناہ اور فراخی اور کشادگی کر میرے لیے میرے گھر مین یعنی دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دے میرے لیے میرے رزق مین یعنی دنیا اور آخرت اور ظاہر اور باطن کے رزق مین۔

وضو سے فراغت کرنیکے بعد پڑھنے کی دعا۔ اور جب وضو سے فراغت پاوے تب اُٹھاوے اپنی نظر آسمان کیطرف اور کہے تین بار اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ کہ وہ اکیلا ہی اُس کا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُس کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ترجمہ یا اللہ کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجھکو پاکیزگی کرنیوالون سے اور یہ دعا بھی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ترجمہ پاکی ہی تجھکو یا اللہ اور تیری تعریف کے ساتھ تسبیح بولتا ہون مین گواہی دیتا ہون اس کی کہ نہین کوئی معبود برحق مگر تو بخشش مانگتا ہون تجھے اور توبہ کرتا ہون مین تیری طرف حضرت نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور یہ دعا یعنی سبحانک اللہم بحمدک آخر تک پڑھے تو لکھا جاتا ہی اُسکے واسطے کاغذ کے پرچے مین پھر مہر کیا جاتا ہی یعنی بند کیا جاتا ہی پھر نہین توڑی جاتی ہی وہ مُہر قیامت تلک یعنی اس کے ثواب کو کوئی چیز باطل نہین کر سکتی یہ دعا حصن حصین سے لکھی اس مین اختیار ہی جونسی دعا چاہے پڑھے اور چاہے سب دعائین پڑھے چاہے ایک ہی یا دو ہی۔

تہجد کی نماز کیواسطے جب اُٹھے اُسوقت کے پڑھنے کی دعا کا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات مین اُٹھتے تھے تہجد پڑھنے کو تب پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ

وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ
حَاكَمْتُ أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ أَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ ترجمہ اللہ
تیرے لیے سب تعریف ہی تو ہی قائم رکھنے والا آسمانون اور زمین کا اور اُن کا جو اُنمین ہین اور تیرے لیے
سب تعریف ہی تو ہے بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اُنکا جو اُن مین ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف
ہی تو ہی روشن کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور اُن کا جو اُن مین ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف
ہی تو ہی ثابت اور موجود اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق اور سچ ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت موجود ہی
اور سچ ہی اور دوزخ موجود اور سچ ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت
حق ہی یا اللہ تیری ہی فرمان برداری مین کرتا ہون اور تجھپر ایمان لایا مین اور تجھی پر اپنے سب کام سونپے مین نے
اور تیری ہی طرف ظاہر اور باطن مین رجوع کیا مین نے اور تیری دلیل اور قوت اور مدد کے ساتھ دین کے
دشمنون کے ساتھ جھگڑتا ہون مین اور تیری ہی طرف فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی اور تیری ہی طرف بازگشت
اور ٹھکانا ہی سو بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیا مین نے اور جو پیچھے کرون گا مین اور جو پوشیدہ کیا ہی
مین نے اور جو ظاہر کیا ہی مین نے اور اُن گناہون کو تو خوب جانتا ہی اسکو مجھسے تو ہی آگے بڑھانیوالا
اور پیچھے رکھنے والا جسکو چاہی تو ہی ہی معبود میرا نہین ہی کوئی معبود بندگی کے لایق سوا تیرے۔ اور لا الٰہ
الا انت کے بعد بخاری کی روایت مین یہ بھی آیا ہی + وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ اور نہین ہی پھرنا
گناہون سے اور قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین پھر
دیکھا آسمان کی طرف اور پڑھین سورۂ آل عمران کی آخری یہ دس آیتین۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ج رَبَّنَا وَاٰتِنَا
مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ
قَلِيْلٌ ج ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ آسمان وزمین بنانا اور رات ودن کا بدلتے آنا اس مین نشانیان
ہین عقل والون کو۔ وے جو یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان کرتے
ہین آسمان وزمین کی پیدایش مین۔ ای رب ہمارے تو نے یہ عبث نہین بنایا۔ تو پاک ہے عیب سے
سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ ای رب ہمارے جسکو تو نے دوزخ مین ڈالا سو اسکو رسوا کیا۔ اور
گناہگارون کا کوئی نہین مددگار۔ ای رب ہمارے ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو
کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے۔ ای رب ہمارے اب بخش ہمکو گناہ ہمارے اور دور کر ہمسے
ہماری برائیان اور موت دے ہمکو نیکون کے ساتھ۔ ای رب ہمارے اور دے ہمکو جو وعدہ دیا تو نے
اپنے رسولون کے ہاتھ اور رسوا نکر ہمکو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہین کرتا وعدہ۔ پھر قبول
کیا ان کی دعا ان کے رب نے کہ مین ضایع نہین کرتا محنت کسی محنت والے کی تم مین مرد ہو یا عورت

تم آپس مین ایک ہو۔ پھر جو لوگ اپنے وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور ستائے
گئے میری راہ مین۔ اور لڑے اور مارے گئے مین اُتارون گا اُن سے بُرائیان اُن کی اور داخل کرون گا
باغون مین جنکے نیچے بہتی ندیان۔ بدلا اللہ کے یہان سے۔ اور اللہ ہی کے یہان اچھا بدلا ہی۔ تو نہ بہک
اسپر کہ آتے جاتے ہین کافر شہرون مین۔ یہ فائدہ ہی تھوڑا سا۔ پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی۔ اور کیا بری تیاری
ہی۔ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے اُنکو باغ ہین جنکے نیچے بہتی ندیان رہ پڑے اُن مین مہمانی
اللہ کے یہان سے۔ اور جو اللہ کے یہان ہی سو بہتر ہی نیک بختون کو۔ اور کتاب والون مین بعضے وی بھی
ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور جو اُترا تمھاری طرف اور جو اُترا اُن کی طرف دبے ہوئے ہین اللہ کے آگے
نہین خرید کرتے اللہ کی آیتون پر تھوڑا مول وی جو ہین اُن کو اُنکی مزدوری ہی اُن کے رب کے یہان
بیشک اللہ شتاب لیتا ہی حساب۔ ای ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی کرو اور لگے رہو
اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہونچو۔ اور جب تہجد کی نماز پڑھنے کو اُٹھے تب کہے دس مرتبہ اللہ
اکبر اور دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس مرتبہ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ترجمہ یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے
مجکو اور عافیت دے مجکو دنیا کی بلاؤن سے اور دس مرتبہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے مکان کی تنگی سے قیامت کے دن اور جب شروع کرے
نماز تہجد کی تب پڑھے یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ
لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ترجمہ یا اللہ
پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ
اور ظاہر کے تو حکم کریگا یعنی قیامت کے دن اپنے بندون کے درمیان اُس چیز مین کہ ہین اُس مین
اختلاف کرتے راہ دکھا مجکو اُس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہی اُس مین حق سے اپنے حکم اور توفیق کے
ساتھ تحقیق تو راہ دکھاتا ہی جس کو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف۔ فائدہ۔ تہجد کی ترکیب تفسیر فتح العزیز

مین اسطرح سے ہی کہ آن حضرت نے عبد اللہ ابن عمر کو فرمایا کہ تہجد کی نماز مین تمام مہینے مین ایک ختم قرآن
کرتا رہے اور بعضی روایت مین چالیس رات مین قرآن کا ختم کرنا بھی آیا ہی اور جب عبد اللہ ابن عمرو نے
اپنی خواہش کی زیادتی اور اپنی زیادہ قوت بیان کی تب حضرت نے اُن کے واسطے ایک ہفتہ مین قرآن کا
ختم کرنا مقرر فرمایا اور صحابہ نے اسی حکم پر عمل کیا اور قرآن کے سات حصے اس وضع پر مقرر کیے کہ جمعہ
کی رات کو تین سورہ اور شنبہ کی رات کو پانچ سورہ اور بعد اُسکے سات سورہ اور بعد اُسکے نو سورہ اور بعد
اُسکے گیارہ سورہ اور بعد اُسکے تیرہ سورہ اور بعد اُسکے باقی قرآن کہ سورۂ قاف سے سورۂ ناس تک ہی
اور حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کی رات کو اول قرآن سے شروع کرتے سورۂ مائدہ
کو تمام پڑھتے اور شنبہ کی رات کو اُسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ ہود کو تمام پڑھتے اور یکشنبہ کی
رات کو اُسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ مریم کو تمام پڑھتے اور دوشنبہ کی رات کو اُسکے بعد سے پڑھنا
شروع کرتے سورۂ قصص کو تمام پڑھتے اور سہ شنبہ کی رات کو اُسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ
صاد کو تمام پڑھتے اور چہارشنبہ کی رات کو اُسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ رحمن کو تمام پڑھتے اور
پنجشنبہ کی رات کو اُسکے بعد سے شروع کرتے اور باقی سب قرآن ختم کرتے اور اس ترتیب کو ختم احزاب
بولتے ہین اور پہلی ترتیب کو ختم فمی بشوق بولتے ہین اور دوسرے صحابہ لوگ مثل عبد اللہ ابن مسعودؓ
وغیرہ کے آیتون کے عدد کا لاحظہ کرتے تھے اور ہر رات کو ہزار آیت پڑھتے تھے اور اس صورت مین
بھی ساتوین رات کو قرآن ختم ہوتا تھا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص تہجد مین دس آیت دو رکعت مین
پڑھے اُسکو غافلون مین نہین لکھتے ہین اور جو شخص کہ سو آیت کئی رکعت مین پڑھے اُسکو عابدون مین
لکھتے ہین اور جو شخص کہ ہزار آیت پڑھے اُسکو عمدہ زرداروں مین لکھتے ہین اور بعضی روایتون
مین آیا ہی کہ جو شخص پچاس آیت قرآن کی تہجد مین پڑھے قیامت کے روز اُسکے ساتھ قرآن جھگڑا
نکرے اور نہین تو قرآن اُس کے ساتھ جھگڑا کریگا کہ مجکو تو نے ضایع رکھا اور میری تلاوت کا حق ادا نکیا
اور بعضی حدیث مین آیا ہی جو شخص کہ دو آیت آخر سورۂ بقر کی تہجد کی نماز مین پڑھے اُسکو کفایت کرتا
ہی اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ کیا

تم لوگوں سے نہیں ہو سکتا ہی کہ تیسرا حصہ قرآن کا ہر رات کو پڑھا کرو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر رات کو تیسرا حصہ قرآن کا پڑھنا بہت دشوار ہی کس سے ہو سکتا ہی فرمایا کہ سورۂ قل ہو اللہ احد ثواب مین قرآن کے تیسرے حصے برابر ہی اگر اسکو پڑھو تو تم لوگوں کو تیسرے حصے قرآن پڑھنے کا ثواب حاصل ہو اور اسی واسطے اکثر مشائخ نے تہجد کی نماز مین اس سورہ کا پڑھنا معمول رکھا ہی اور اس سورہ کے پڑھنے کے کئی طریقے ہین۔ پہلا وہ کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین تین بار اس سورہ کو پڑھین دوسرا وہ کہ پہلی رکعت مین بارہ بار پڑھین اور بعد اُسکے ایک ایک بار کم کرین یہان تک کہ آخری رکعت مین کہ بارھوین رکعت ہی ایک بار پڑھا جاوی تیسرا وہ کہ پہلی رکعت مین ایک بار پڑھین اور ہر رکعت مین ایک ایک بار زیادہ کرین تاکہ آخری رکعت مین بارہ بار پڑھا جاوے لیکن فقہا کے نزدیک یہ طریق مقبول نہین ہی اسواسطے کہ دوسری رکعت پہلی رکعت سے بہت دراز ہوتی ہی اور یہ ترک اولی ہی اور بعضے مشائخ ہر رکعت مین سورۂ مزمل کو سورۂ اخلاص کے ساتھ ملاتے ہین اور حضرت خواجہ عزیزان قدس سرہ سے جو نقشبندیہ گروہ کے سر حلقہ ہین منقول ہی کہ اپنے یارون کو تہجد کی نماز مین سورۂ یٰسین پڑھنے کو فرماتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ جب اس نماز مین تین دل اکٹھا ہو مطلب حاصل ہو رات کا دل کہ آدھی رات کے بعد ہی اور قرآن کا دل کہ یٰسین ہی اور با ایمان مرد کا دل کہ ایمان سے بھرا ہی یہان تک تفسیر فتح العزیز کا مضمون ہی۔

سجدۂ تلاوت مین پڑھنے کی دعا۔ تلاوت کے سجدہ مین پڑھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ترجمہ سجدہ کیا میرے مُنھ نے اُس خالق کے واسطے جس نے پیدا کیا منھ کو اور صورت بنائی مُنھ کی کھولے کان اُسکے اور آنکھ اُسکی اپنی قدرت اور قوت کے ساتھ۔ ایک روایت مین اس دعا کا کئی بار پڑھنا آیا ہی تو چاہے ایک بار پڑھے چاہے تین بار اور اس دعا کے آخر مین اس آیت کا زیادہ کرنا بھی ایک روایت مین ہی۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ترجمہ سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہی۔ فائدہ اگر تلاوت کے سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کہے تو کفایت ہی مگر جو دعائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین اُنکا پڑھنا افضل ہی اور اس دعا کے سوا اور دعائین بھی روایت ہین۔

قحط سالی کی دعا۔ جب مینھ نہ برسا کرے جاوین یعنے مینھ کے موسم مین مینھ نہ برسے تب لوگ دو زانو بیٹھین اور کہین۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ ترجمہ اے پروردگار میرے اے پروردگار میرے

دعا استسقاء کی۔ مینھ مانگنے کی دعا یہ ہی۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ترجمہ یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ترجمہ یا اللہ مینھ برسا ہمپر یا اللہ مینھ برسا ہمپر یا اللہ مینھ برسا ہمپر باقی استسقاء کی نماز کا بیان فقہ کی کتابون مین ہے

مینھ برسنے کیوقت کہنے کی دعا۔ اور جب مینھ برستے دیکھے تب دو یا تین بار کہے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا ترجمہ یا اللہ برسا مینھ بہت نفع دینے والا اور مشکوٰۃ مین ہی کہ جب آنحضرت دیکھتے مینھ تب کہتے رَحْمَۃً یا الٰہی کر اس کو رحمت

جب پانی سے ضرر کا خوف ہو اُسوقت پڑھنے کی دعا۔ اور جب مینھ بہت ہو اور ضرر کا خوف ہو تب کہے اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ترجمہ یا اللہ مینھ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ مینھ برسا ٹیلون پر اور قلعون پر اور پہاڑون پر اور نالون پر اور درخت اُگنے کی جگہون پر۔

گرجنے کیوقت پڑھنے کی دعا۔ اور جب سُنے رعد کا گرجنا اور بجلی کا کڑکنا تب پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ترجمہ یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے غصے کے ساتھ اور نہ ہلاک کر ہمکو اپنے عذاب کے ساتھ اور عافیت اور آرام دی ہمکو پہلے اسکے یعنی بغیر عذاب کے اُتارے ہمکو آرام اور عافیت سے رکھ پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہی اُسکی رعد اُسکی تعریف کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہین سب فرشتے اُسکے خوف سی۔ قبل ذلک تک ایک دعا ہی اور سبحان الذی سے دوسری دعا جو چاہے سو پڑھے چاہے تو دونون ایک ساتھ پڑھی۔ **فائدہ**۔ رعد ایک فرشتے کا نام ہی جو بادل ہانکنے پر تعین ہی گرجنا اُسکی آواز ہی اور بجلی اُسکا کوڑا ہی

ناخوش ہوا اُٹھنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب ناخوش ہوا یعنی سخت ہوا اُٹھے تب جدھر سے ہوا چلتی ہی اُسطرف منھ کرے اور اپنے گھٹنون اور ہاتھون پر بیٹھے یعنی دونون زانو اور دونون ہاتھ کو زمین پر ٹیکے اور دونون قدم کھڑے ہون اس طرح کے بیٹھنے مین تواضع کی صورت پائی جاتی ہے

اور کہے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اسکی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُس مین ہے اور بھلائی اُس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا ساتھ اُسکے اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیرے اُسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اُس مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اُسکے اور یہ دعا بھی ہے جو مشکوٰۃ مین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا عباسؓ نے کہ نہین چلی ہوا کبھی مگر یہ کہ بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون زانو پر اور کہا اللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا ترجمہ یا الٰہی کر تو اُسکو رحمت اور نہ کر اُسکو عذاب یا الٰہی کر اُسکو ریاح یعنی بادین اور نہ کر اُسکو ریح یعنی باد۔ **فائدہ** ریح معنی ہوا اور ریاح اُسکی جمع ہے سو قرآن مین عذاب کے مقام مین لفظ ریح کا مذکور ہے اور نعمت دینے کے مقام مین لفظ ریاح کا اسواسطے حضرت یہ دعا فرماتے جیسا کہ ابن عباسؓ نے خود حدیث کے آخر مین تفسیر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مین آیا ہے کہ بیشک بھیجی ہم نے اُن کافرون پر ہوا نہ فائدہ دینے والی اور بھیجا ہمنے یعنی مومنون پر بادین رس بھری اور بھیجا ہمنے بادین خوش خبری دینے والی

اندھیری آندھی کیوقت پڑھنے کی دعا۔ اور جب ہوا کے ساتھ اندھیری آوے تب پناہ پکڑے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ دونون سورتین پڑھ کے اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذِهِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ترجمہ یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسے بھلائی اس باد کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُسمین ہے اور بھلائی اُس چیز کی حکم کی گئی ہے یہ باد اُس کے لیے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ تیرے برائی اُس باد سے اور برائی اُس چیز سے کہ اُسمین ہے اور برائی اُس چیز سے کہ حکم کی گئی ہے یہ باد اُسکے لیے اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَا عَقِیْمًا ترجمہ یا اللہ کر اس ہوا کو رس بھری اور نہ کر اسکو بانجھ یعنی فائدہ نہ دینے والی

مرغ کی آواز سُنکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب مرغ کی بانگ سنے تب مانگے اللہ سے فضل اُس کا یعنی کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ترجمہ یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے فضل تیرا۔

گدھے اور کتے کی آواز سُنکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب سُنے آواز گدھون کی تب چاہیے کہ

پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اور اسی طرح سے کتونکی آواز سنکے بھی پناہ مانگے یعنی کہے
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فائدہ۔ حدیث ثابت سے ہی کہ مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہی
اور گدھا شیطان کو دیکھکر اور کتا شیطان اور اُس کے لشکر کو دیکھکر آواز کرتا ہے۔

ہلال یعنے پہلی رات کا چاند دیکھکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب پہلی رات کا چاند دیکھے تب کہے
اللّٰہ اکبر اور یہ دعا بھی ہی اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ترجمہ یا اللہ چاند دکھا ہمکو برکت کے ساتھ اور ایمان پر ثابت رہنے
کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ اور اسلام کے ساتھ اور جس چیز کو تو دوست رکھتا ہی اور پسند رکھتا ہی اس
چیز کی توفیق کے ساتھ اے چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی اور یہ دعا بھی ہی۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدَرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ترجمہ یہ چاند بھلائی
اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس مہینے کی اور بھلائی تقدیر کی یعنی اس مہینے مین
میرے لیے جو چیز رزق وغیرہ مقرر ہی اُسکی بھلائی چاہتا ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اس مہینے
کی برائی سے اس دعا کو تین بار پڑھے اور یہ بھی ہی۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ
وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ یا اللہ نصیب کر ہمکو بھلائی اس مہینے کی اور مدد
اس مہینے کی اور برکت اس مہینے کی اور فتح اس مہینے کی اور نور اس مہینے کا نور سے مراد ہی ہدایت اور پناہ پکڑتے
ہین ہم ساتھ تیرے اس مہینے کی برائی اور اسکے بعد کے مہینے کی برائی سے ان دعاؤن مین چاہی ایک پڑھے چاہے سب

لیلۃ القدر دیکھکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب لیلۃ القدر دیکھے یعنی اُسکی علامتین دیکھے تب
چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ترجمہ یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنیوالا ہی
تو دوست رکھتا ہی معاف کرنیکو سو معاف کر مجھسے میرے گناہ فائدہ۔ علامت لیلۃ القدر کی جو کسی کی سمجھ مین
آوے تفسیر حسینی اور فتح العزیز سے لکھ دیتے ہین وہ یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام لیلۃ القدر مین اپنے مقام
سدرۃ المنتہیٰ سے اُترتے ہین اور اُن کے ساتھ سارے فرشتے اور ارواح اُترتی ہین اور ہر عبادت کرنیوالے
کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہین اور جبرئیل علیہ السلام کے مصافحہ کرنیکی نشانی یہ ہے کہ

عبادت میں مشغول رہنے کی حالت میں تن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور دل میں ایک رقت ظاہر ہوتی ہی یعنی دل پگھل جاتا ہی اور آنکھ سے آنسو جاری ہوتا ہی اور اُس عبادت میں بڑی لذت ملتی ہے۔ آئینہ دیکھنے کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب آئینے میں اپنا منہ دیکھے تب پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي ترجمہ یا اللہ تو نے اچھی بنائی میری صورت پھر اچھی کر چال اور خصلت میری اور یہ دعا بھی ہی اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَاحْسِنْ خُلُقِي وَحَرِّمْ وَجْهِي عَلَى النَّارِ ترجمہ یا اللہ جیسے کہ اچھی بنائی تو نے میری صورت ویسے اچھی کر میری چال اور حرام کر میرے منھ کو آگ پر اور یہ دعا بھی ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوّٰى خَلْقِي وَاَحْسَنَ صُوْرَتِي وَزَانَ مِنِّي مَاشَانَ مِنْ غَيْرِي ترجمہ سب تعریف اُس اللہ کیواسطے ہی جسنے برابر اور ٹھیک کی پیدایش میری اور اچھی بنائی صورت میری اور سنوارا میرے بدن میں سے وہ چیز کہ عیب دار کیا میرے غیر کے بدن میں سے اور یہ دعا بھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوّٰى خَلْقِي فَعَدَلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِي فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ سب تعریف اُس اللہ کے واسطے ہی جس نے کہ درست کی صورت میری پھر برابر کیا اُس کو اور بنائی صورت میرے منھ کی پھر خوب بنایا اُس کو اور کیا مجکو مسلمانوں میں سے۔

بیان سلام کرنیکا۔ اور جب سلام کرے کسی کو تب چاہیے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ سلامتی ہووے تمپر یعنی تم سارے نقصان اور عیب سے سلامت اور پاک رہو۔ اور یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے حال پر خبردار ہی سو تو غافل مت ہو اور سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہی تو یہ معنی بھی ہین کہ نام اللہ تعالیٰ کا تیرے اوپر ہی یعنی تو اللہ تعالیٰ کی حفظ اور نگہبانی میں ہی اور یہ معنی بھی ہین کہ تو مجسے سلامتی میں ہی اور مجکو بھی اپنے سے سلامت رکھ یعنی مجسے بے دہشت رہ اور مجھکو بے دہشت رکھ اور یون بھی درست ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ترجمہ (سلامتی ہووے تجھپر) اور سلام علیکم کے ساتھ کہے وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ترجمہ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی فائدہ۔ مشکوٰۃ شریف میں باب السلام کی دوسری فصل میں عمران بن حصین سے جو حدیث مروی ہی اُسکا یہ خلاصہ ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ تب حضرت نے اُسکے سلام کا جواب دیا یعنی وعلیکم السلام کہا اور وہ شخص بیٹھا تب حضرت نے فرمایا کہ

اس شخص کو السلام علیکم کہنے کی مزدوری مین دس نیکی ملی پھر دوسرا شخص آیا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اس شخص نے رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کہا تب آنحضرت نے بھی اُسی لفظ سے اُس کے سلام کا
جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھا تب آنحضرت نے فرمایا کہ اس شخص کو بیس نیکی ملی یعنی رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کرنے سے
پھر تیسرا شخص آیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس شخص نے اس دو لفظ پر تیسرا لفظ
وبرکاتہ کا زیادہ کہا تب آنحضرت نے بھی اُسی لفظ سے اُسکے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھا تب
آنحضرت نے فرمایا کہ اس شخص کو تیس نیکی ملی یعنی وبرکاتہ کا لفظ زیادہ کرنے سے یعنی اصل سلام سے
دس نیکی ملی اور دوسرے دو لفظ سے بیس ایک ایک لفظ کے بدلے دس نیکی اور اسکے بعد کی حدیث
مین یہ بھی ہی کہ پھر چوتھا شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ
تب حضرت نے اُسکے سلام کی جواب کے بعد فرمایا کہ اس شخص کو چالیس نیکی ملی۔ **فائدہ**۔ اس لفظ پر زیادہ
کرنا سنت نہین ہی اور افضل سلام یہ ہی کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور جمع کی ضمیر
سے کہے یعنی علیکم کہے اگرچہ جسکو سلام کرتا ہی وہ ایک شخص ہو اور جواب دینے والا بھی جمع کی ضمیر سے کہے
اور واو کے ساتھ کہے یعنی وعلیکم کہے یہ مضمون اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی

بیان سلام کے جواب دینے کا۔ پھر جب جواب دے سلام کا تب کہے۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ترجمہ (تجھپر اور تمپر سلامتی ہووے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُس کی) **فائدہ**
شرح مذکور مین شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آدھا سلام السلام علیکم ہی یعنی کم سے کم کہے تو السلام علیکم کہے
اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تب بھی کفایت ہی یعنی درست ہوگا مگر افضل نہوگا اور سلام کا جواب کم سے
کم وعلیکم السلام وعلیک السلام ہی اور اگر بغیر واو کے جواب دے تب بھی کفایت ہی یعنی ادا ہوگا مگر افضل
نہوگا اور اس بات پر عالمون کا اتفاق ہی کہ اگر جواب مین علیکم بغیر واو کے کہیگا تو جواب نہ ادا ہوگا اور اگر
وعلیکم واو کے ساتھ کہیگا تو بعضون کے نزدیک ادا ہوگا اور بعضون کے نزدیک نہین شیخ کا مضمون تمام ہوا

اہل کتاب کے سلام کے جواب کا بیان۔ اور جب سلام کا جواب دے اہل کتاب کو یعنی یہود و نصاریٰ کو تو کہے علیک یا کہے علیکم

سلام کے پیغام کے جواب کا بیان۔ اور جب کسی کی طرف سے سلام پہونچایا جاوے تب چاہیے کہ کہے

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ترجمہ (مجھپر اور اُسپر سلام ہو اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُس کی) یا یون کہی وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ ترجمہ (مجھپر اور تجھپر اور اُسپر سلام ہو) جو شخص سلام کا پیغام لاوے اُس پر بھی سلام کہنا مستحب ہی۔

چھینکنے والا جو دعا کرے اُسکا بیان۔ اور جب چھینکی تب چاہیے کہ کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ترجمہ (سب تعریف اللہ کے لیے ہی) اور یون بھی روایت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ترجمہ (سب تعریف اللہ کیواسطے ہے ہر حال مین) اور یون بھی روایت ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ترجمہ (سب تعریف اللہ کے واسطے ہی تعریف بہت پاکیزہ برکت دی گئی اُسمین برکت دی گئی اُسپر جیسا کہ دوست رکھتا ہی پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی) اور یون بھی روایت ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ (سب تعریف اللہ کیواسطے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا) اور جو کوئی ہر چھینک کے نزدیک کہے یعنی جب چھینکے تب کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ تو جبتلک جیتا رہیگا نہ پاویگا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی۔

چھینکنے والیکے واسطے جو دعا کہی جاوی اُسکا بیان چھینکنے والیکے واسطے کہا جاوی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ترجمہ (رحمت کری تجھپر اللہ)

یرحمک اللہ کہنے والیکو چھینکنے والا جو دعا کرے اُسکا بیان۔ اور چاہیے کہ یرحمک اللہ کہنے والیکو چھینکنے والا کہی۔ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ترجمہ (ہدایت کرے تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا) اور چاہے تو یون کہے یون بھی روایت ہی یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ترجمہ (بخشے اللہ مجکو اور تمکو) اور یون بھی روایت ہی یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ ترجمہ (بخشے اللہ ہم سبکو اور تم سبکو) اور چاہے تو یون جواب دی یون بھی روایت ہی یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ ترجمہ (مہربانی کری اللہ ہمپر اور تمپر اور بخشے ہم کو اور تم کو)۔

اہل کتاب چھینکنے والیکو جو دعا کہی جاوی اُسکا بیان۔ اور جو چھینکنے والا کتابی ہو یعنی یہودی یا نصرانی ہو تو اُسکی چھینک کی جواب مین کہا جاوی یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ترجمہ (ہدایت کرے تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا)۔

کان بولنے مین جو دعا پڑھی جاوی اُسکا بیان۔ اور جب کسی کا کان بولے تب یاد کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجے اُن پر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یاد ہی کہ اُن پر درود بھیجے تو یس کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور کہے ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ

مَنْ ذَکَرَ بِیْ ترجمہ (یاد کرے اللہ بھلائی کے ساتھ اُس کو جس نے مجکو یاد کیا)

خوش خبری سُنکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب خوشخبری دیاجاوے کوئی اُس چیز کے ساتھ جو اُسکو خوش کرتی ہی تو اللہ کی حمد کہے یعنی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا حمد کہے اور تکبیر کہے یعنی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ یا شکر کا سجدہ کرے اللہ کیواسطے جو چیز خوش کر دی اُسکو دیکھ کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب دیکھے اپنے جان یا مال سے یا غیر کے جان یا مال سے اُس چیز کو کہ اُسکو خوش کرے تب برکت کی دعا کرے یعنی کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ ترجمہ (یا اللہ برکت دے اسمین

مال بڑھنے کی دعا۔ اور جب خواہش کرے اپنے مال بڑھنے کی تب کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ترجمہ (یا اللہ رحمت بھیج محمد پر جو بندے تیرے ہین اور رسول تیرے اور مومن مردون اور مومن عورتون پر اور مسلمان مردون ور مسلمان عورتون پر)

اپنے مسلمان بھائی کو ہنستے دیکھ کے کہنے کی دعا۔ اور جب کوئی دیکھے اپنے مسلمان بھائی کو کہ وہ ہنستا ہی یعنی خوشی کے سبب تو کہے۔ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ترجمہ (ہنساوے اللہ تیرے دانت کو) یعنی اللہ تجکو ہمیشہ خوش رکھے۔

اس بات کا بیان کہ جب کسی مسلمان بھائی کو دوست رکھے تب اُسکو اپنی دوستی کی خبر کس عبارت سے دیوے اور وہ مسلمان بھائی کس عبارت سے اسکو دعا دیوے

اور جب اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھے تب اُسکو اپنی محبت کی خبر دیوے تاکہ وہ بھی محبت کرے اور دعا اور خیر خواہی وغیرہ باتون مین دوستی کی رعایت کرے اور اس عبارت سے دوستی کی خبر دے اِنِّیْ اُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ ترجمہ (بیشک مین دوست رکھتا ہون تجکو اللہ کیواسطے) تب وہ دوست کہے اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ۔ ترجمہ (دوست رکھے تجکو وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے مجھکو اُس کے لیے) یعنی اللہ تعالی

مسلمان بھائی کی دعا کا جواب اور جب مسلمان بھائی کہے اُسکو غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ترجمہ (بخشے تجکو اللہ) تو وہ شخص کہے وَلَکَ اور تجکو بھی بخشے۔

مسلمان بھائی کی خیر و عافیت پوچھنے کا جواب اور جب کوئی کہے اُسکو کَیْفَ اَصْبَحْتَ ترجمہ (کیونکر صبح کی تو نے) یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَیْکَ ترجمہ (تعریف کرتا ہون اللہ کی تیرے پاس پہونچنے تک) یعنی اس وقت تک خیر و عافیت سے ہون۔

مسلمان بھائی کے پکارنیکا جواب۔ اور جب پکارے اُسکو کوئی شخص تو اُسکو جواب دے لَبَّیْکَ ترجمہ (حاضر ہون)۔

جب کوئی کسی پر احسان کرے تب اُسکو جو دعا دے اُس کا بیان۔ اور جب کوئی کسی پر کچھ احسان کرے مثلاً علم دینی یا کلام اللہ یا حق مذہب تعلیم کرے یا کسی نیک کام کی مدد کرے یا کچھ دیوے تب اس احسان کرنیوالے کو یہ شخص کہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ترجمہ (بدلہ دے تجکو اللہ نیک اور بہتر) جب یہ بات کہی تب بہت پڑھکے تعریف کی یعنی اُسکا حق ادا کیا اس سے بڑھکے کیا دعا ہوگی مارے خوشامد کے حد سے نہ بڑھ جاوے اور جھوٹھی تعریف نکرے مثلاً فاسق کو ولی اور صالح اور کم علم کو یا فارسی خوان منشی کو عالم اور مولوی اور امیر کو بادشاہ نکہنے لگے۔

جب مسلمان بھائی اِسکے سامنے اپنے اہل و مال کو لاوے تب یہ شخص جو دعا کرے اُسکا بیان اور جب کسی مسلمان کے سامنے کوئی اُسکا مسلمان بھائی اپنے اہل و مال کو لاوے تب یہ شخص اُسکو کہے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ترجمہ (برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے اہل یعنی لڑکے بالے اور تیرے مال مین)

جب کوئی کسی سے اپنا قرض بھر پاوے تب اُسکو جو دعا کرے اُس کا بیان۔ اور جب کسی سے اپنا قرض بھر پاوے تب کہے اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ترجمہ (پورا ادا کیا تو نے قرض میرا اللہ تعالیٰ تجکو پورا اجر دے)۔

جس چیز کو دوست رکھتا ہے اُسکو دیکھ کے کہنے کی دعا۔ اور جب اُس چیز کو دیکھے جسکو دوست رکھتا ہے مثلاً بیمار شفا پاوے یا مال ہاتھ لگے یا دعا قبول ہو یا کوئی عزیز مدت کا نکلا گھر مین آوے وغیرہ اس قسم کی خوشی مین ہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ترجمہ (سب تعریف اللہ کیواسطے ہے جسکے فضل سے پوری ہوتے ہین اچھی عمل)

جس چیز کو بُری جانتا ہے اُسکو دیکھکے کہنے کی دعا۔ اور جب اُس چیز کو دیکھے جس کو بری جانتا ہے تب کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ترجمہ (سب تعریف اللہ کے واسطے ہے ہر حال مین)۔

کسی کام سے ماندگی ہو تو ماندگی دفع کرنیکی اور قوت کی زیادتی چاہنے کی دعا۔ اور جب کسیکو کسی کام کے سبب سے ماندگی پکڑے یعنی جو کوئی تھک جاوے اور ماندگی دفع کرنے چاہے یا چاہے کہ مجھکو زیادہ قوت ہو تو چاہیے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے اپنے سوتے وقت تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے تینتیس ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے چونتیس بار یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑھے یا ایک کو تینون مین سے جسکو چاہے چونتیس بار پڑھے اور باقی دو کو تینتیس تینتیس بار یا ہر ایک کو یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کو ہر فرض نماز کے

پیچھے دس دس بار پڑھے اور سوتے وقت سبحان اللہ اور الحمد للہ کو تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر کو چونتیس بار پڑھے۔
اگر اعتقاد مین وسوسہ ہو تو اسکے دفع کرنیکی دعا۔ اور جو شخص گرفتار کیا جاوے وسوسہ مین یعنے
توحید کے اعتقاد مین وسوسہ ہو تو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
کہے اور وسوسہ سے باز آوے یعنی جس طرح ہو سکے اُس وسوسہ کا خیال چھوڑے اور ایک حدیث مین اس وسواس
کے دفع کرنے کے لیے یہ بیان ہی کہ جب اس قسم کا وسواس اپنے جی مین پاوے تب چاہیے کہ کہے اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ترجمہ (ایمان لایا مین اللہ پر کہ وہ پاک ہی ایسے وسواس سے اور ایمان لایا مین اُسکے رسولون پر
کہ رسول لوگون نے اللہ تعالی کی تنزیہ یعنی نرا پاک ہونا سارے نقصان سے بیان کر دیا اور یون بھی روایت
ہی کہ اس وسواس کے دفع کرنیکے واسطے یہ پڑھے اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ
کُفُوًا اَحَدٌ ترجمہ (اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی کوئی اُسکے واسطے برابر) پھر چاہیے
کہ تھکارے اپنے بائین تین بار اور پناہ پکڑے اللہ کیساتھ شیطان راندے ہوئے سے یعنی کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
اگر اعمال مین وسوسہ ہو تو اس کے دفع کرنے کی دعا۔ اور اگر وسوسہ عملو نمین ہو یعنی نماز قرآن کی
تلاوت وضو وغیرہ مین تو بیشک وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو خنزب سو جب ایسا وسوسہ پاوے تب
پناہ پکڑے اللہ کے ساتھ اُس سے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے اور تھکارے اپنی بائین طرف تین بار
غصہ دفع کرنیکی دعا۔ اور جب کوئی غصہ ہو یعنی جسکو غصہ آوے تو وہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ ترجمہ (پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے) جاتی رہتی ہی اُس کہنے سے وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ دفع ہو جاتا ہے
بدزبانی دفع کرنے کی دعا۔ اور جو کوئی ہوئے تیز زبان یعنے بدزبان فحش بکنے والا تو وہ لازم
کرے استغفار کو یعنی کہا کرے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ حذیفہ کی حدیث کے مضمون کے موافق حذیفہ نے
نقل کیا کہ شکوہ کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی تیز زبانی کا تب فرمایا کہان ہی تو استغفار سے
یعنی استغفار کیون نہین کرتا کہ اُس سے ظاہر و باطن کی بلائین دفع ہوتی ہین تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار
کسی مجلس مین پہونچ کے اور وہان سے اُٹھتے وقت جو کہے اُس کا بیان۔ اور جو شخص
پہونچے کسی مجلس کے پاس یعنی جہان مسلمان لوگ بیٹھے ہین وہان آوے تب چاہیے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کہے پھر اگر دل مین آوے یہ کہ بیٹھے تو بیٹھے پھر جب کھڑا ہو وہان سے جانے کو تب چاہیے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے

مجلس کے کفارہ کا بیان یعنے مجلس مین جو لغو کلام منھ سے نکل جاتا ہی اور بھول چوک ہوتی ہی اُسکو دور کرنیوالی دعا کا بیان۔ اور کفارہ مجلس کا یہ ہی کہ مجلس سے اُٹھنے کے پہلے کہے تین بار سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ترجمہ (پاکی ہی تجکو یا اسد اور پاکی کہتا ہون تیری تیری تعریف کے ساتھ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجسے اور توبہ کرتا ہون مین تیری طرف) اور چاہے تو یہ دعا پڑھے عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ (کی مین نے برائی اور ظلم کیا مین نے اپنی جان پر پھر بخش مجکو بیشک حال یہ ہی کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے)۔

بازار مین جا کے پڑھنے کی دعا۔ اور جو شخص بازار مین جاوے اور یہ پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ترجمہ (نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین اُسکے لیے سلطنت ہی اور اُسی کے واسطے سب تعریف ہی وہ جِلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اُسکے ہاتھ مین ہی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی) تو اُسکے واسطے لکھتا ہی اللہ دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہی اُسسے دس لاکھ بُرائیان اور بلند کرتا ہی اُسکے لیے دس لاکھ درجے۔ فائدہ۔ اتنے ثواب کا یہ سبب ہی کہ بازار غفلت اور شیطانون کی سلطنت کی جگہہ ہی اسواسطے اُس جگہ مین اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہی اور یون بھی روایت ہی کہ جب بازار مین آوے یا جب گھر سے نکلے بازار مین جانیکو تب کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ترجمہ (بازار مین آیا مین یا گھر سے نکلا مین ساتھ نام اللہ کے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اِس بازار کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُس مین ہی یعنی معاملے خرید فروخت وغیرہ کے اور پناہ پکڑتا ہون تیرے ساتھ اُس کی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے جو اُس مین ہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون تیرے ساتھ اِس

بات سے کہ پہونچے ہین اُس بازار مین جھوٹھی قسم کو یا نقصان والی خرید فروخت کو۔

باکورہ یعنی میوے کا نیا پھل دیکھ کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب دیکھے میوے کا نیا پھل تب کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ترجمہ (یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے میوے مین اور برکت دے ہمارے لیے ہمارے شہر مین اور برکت دے ہمارے لیے ہماری صاع مین اور برکت دے ہمارے لیے ہمارے مد مین۔ فائدہ عرب مین صاع ایک پیمانہ ہی اور مد اُس کا پاؤ ہی اور پیمانون مین برکت سے یہ مراد ہی کہ دنیا مین رزق کشادہ اور ارزانی ہووے جب کسیکے پاس کوئی کسی میوے کا نیا پھل لاوے تب جو چھوٹا لڑکا حاضر ہو اُسکو کھلاوے اور اُسکو وہ میوہ دیوے

کسی مبتلا کو یعنی کسی بلا مین کسی کو گرفتار دیکھ کے پڑھنے کی دعا۔ اور جو شخص دیکھے کسی مبتلا کو یعنی بلا مین گرفتار کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو خواہ دین کی بلا مین مثلاً کوڑھ وغیرہ بیماری مین گرفتار کو یا بے نمازی شرابی جواری سود خوار ڈاڑھی منڈے وغیرہ گنہگار کو دیکھے تب یہ دعا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ ترجمہ (سب تعریف ہی اللہ کو جس نے عافیت دی مجھکو اُس چیز سے کہ مبتلا کیا تجھکو اُس مین اور بزرگی دی مجھکو اپنی مخلوقات مین سے بہت لوگون پر بزرگی دے کر) تو نہ پہونچے گی اُسکو یہ بلا کبھی یہ دعا اپنے دل مین یعنے اس دعا کو آہستہ پڑھے۔

کھوئی چیز اور بھاگے ہوئے کے پانیکے واسطے پڑھنے کی دعا۔ اور جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہے یا لونڈی غلام یا جانور بھاگ جاوے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ترجمہ (یا اللہ پھیر لانیوالے گم ہوئی چیز کے اور راہ دکھانیوالے گمراہ کے تو ہی راہ دکھاتا ہے گمراہی سے پھیر لا مجھپر میری گم ہوئی چیز اپنی قدرت اور قوت کے ساتھ پھر بیشک وہ چیز تیری عطا اور تیرے فضل سے ہی) یا جسکی چیز کھوئی ہو وہ شخص وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات پڑھے یعنی نماز تمام کرے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ

ضَالَّتِي بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ترجمہ (اللہ کے نام کے ساتھ دعا کرتا ہون ای راہ بتانیوالے گمراہ کے اور پھیرلانیوالے گم ہوئی چیز کے پھیرلا مجھپر میری گم ہوئی چیز اپنے غلبہ اور قوت کے ساتھ پھر تحقیق وہ چیز تیری عطا اور تیرے فضل سے ہی)۔

بدفالی یعنی بدشگون لینے کا منع اور اگر شاید دل مین بدشگون کا خیال آجاوے تو اُس کے کفارہ کی جو دعا ہی اُس کا بیان - اور فال بد نہ لیوے پھر اگر یہ کام کرے یعنی فال بد لیوے اور ناگمان اُسکے دل مین فال بد کا وہم گذرے مثلاً کسی کام کے شروع کرتے وقت یا کہین جاتے وقت کتے کا رونا یا چھینک سنکے یا مثل اسکے اور چیزون سے دل مین شک گذرے تو اُس کا کفارہ یہ ہی کہ کہے اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ (یا اللہ نہین ہی بھلائی مگر بھلائی تیری اور نہین ہی برائی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار مین ہی شگون بد کو کچھ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیرے) **فائدہ** نیک شگون لینا سنت ہی مشکوۃ مصابیح مین کتاب الفال والطیرہ کی فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے شگون بد لینے کو کچھ تاثیر اور دخل نہین ہی فائدے کے حاصل کرنے اور مضرت کے دفع کرنے مین اور اُسپر اعتقاد نرکھنا چاہیے اور اُسکا اعتبار نکرنا چاہیے جو کچھ ہونیوالا ہی سو ہوگا اور بہتر قسم شگون لینے کا نیک شگون لینا ہی لوگون نے عرض کیا کہ شگون نیک کیا ہی اور اُسکی صورت کیا ہی فرمایا بات نیک کہ سُنے اُسکو تم مین سے کوئی اور اُس بات سے نیک شگون لیوے مثلاً کوئی بیمار اِس اندیشہ کیوقت مین کہ صحت پاویگا یا نہین سنے کہ کوئی شخص کہتا ہی یا سالم یعنے ای سلامت رہنے والے یا کوئی ڈھونڈھنے والا سُنے یا واجد یعنی اے پانیوالے یا راہ بھولا ہوا سُنے یا راشد یعنی ای سیدھی راہ پانیوالے یا مثل اِسکے اور کوئی نیک بات سُنے اُس سے خوش ہوی اور اپنے مقصد پر آنے کا شگون لیوے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شگون بد نہ لیتے تھے کسی چیز سے باوجود اِسکے جب کسیکو کسی کام کیواسطے بھیجتے تھے تب اُسکا نام پوچھتے تھے پھر جب خوش معلوم ہوتا آنحضرت کو اُس کا نام تو خوش ہوتے اور اُسکے سبب سے خوشی اور کشادہ روئی اُنکے مُنھ مبارک پر دیکھی جاتی اور اگر ناخوش معلوم ہوتا اُسکا نام تو اُسکی ناخوشی آپکے مُنھ مبارک پر دیکھی جاتی تھی اور جب کسی گاؤن مین تشریف لاتے تو

اُسکا نام پوچھتے پھر جو آنحضرت کو اُسکا نام خوش معلوم ہوتا تو اُسسے خوش حال ہوتے اور اُسکی خوشی مُنہ مبارک پر دیکھی جاتی اور اگر اُسکا نام ناخوش معلوم ہوتا تو اُسکی ناخوشی اُن کے مُنہ مبارک پر دیکھی جاتی اور یہ ناخوشی کا ظاہر ہونا بدشگون لینا نہین ہی کیونکہ اُسکے سبب سے کسی کام سے باز نرہتے تھے یہ مضمون بریدہ اسلمیؓ کی حدیث کا ہی جو مشکوۃ مصابیح مین کتاب الفال والطیرۃ کی دوسری فصل مین موجود ہی اور آنحضرت کے روبرو شگون کا ذکر ہوا فرمایا بہتر قسم شگون کا نیک شگون ہی چاہیے کہ شگون بد باز نرکھے کسی مسلمان کو اُس کام سے جس کا قصد کیا ہو پھر جب دیکھے تم مین سے کوئی اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز دیکھے جس سے شگون بدلیتا ہی اور اُسکے دل مین وسواس اور خلش پیدا ہو تو چاہیے کہ یہ کلمات کہے یعنی اللہ پر توکل کرکے اُس کام کو شروع کرے اور اس دعا کو پڑھے کہ اُسکے شر سے محفوظ رہے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ ترجمہ (یا اللہ نہین لاتا ہی نیکیون کو کوئی سوا تیرے اور نہین دور کرتا ہی برائیون کو کوئی سوا تیرے اور نہین ہی بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت اور نیکی پر مگر تیری مدد اور توفیق کے ساتھ) یہ حصن حصین اور مشکوۃ دونون مین ہی کچھ الفاظ مین فرق ہی۔

جو کسی کو نظر لگے تو اُس کے دفع کرنیکی دعا۔ اور جو کسی کو نظر لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے جھاڑے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ترجمہ (منتر پڑھتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے یا اللہ دور کر گرمی نظر کی اور سردی اُسکی اور رنج اُسکا پھر کہے) قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ترجمہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) فائدہ۔ رقیہ کہتے ہین اُس چیز کو کہ پڑھی جاوے واسطے طلب شفا کی اللہ تعالےٰ نے رقیہ مین تاثیر رکھی ہی مگر کلام اللہ کی آیتون اور حدیث کی دعاؤن سے اور اسماے الٰہی سے رقیہ کرنا شرع مین درست ہی اور سوا اُسکے اور لفظون سے بھی درست ہی اگر اُس کے معنی معلوم ہون اور دین اور شریعت کے مخالف نہون اور اگر اُسکے معنی معلوم نہون یا دین اور شریعت کے مخالف ہون تو درست نہین اور رقیہ کی ہندی منتر یعنے جھاڑ پھونک کی دعا۔

آسیب دفع کرنیکی دعا۔ اور اگر کوئی مبتلا ہو جن کے آسیب سے تو اُسکو اپنے آگے بٹھاوے اور اُس پر منتر پڑھے یعنی اُسکو جھاڑے پھونکے الحمد سے اور الٓم سے یعنی سورہ بقرہ کے اول سے

مفلحون تلک اور الٰھکم الٰہ واحد۔ سے آخر آیت تک ور آیت الکرسی سے اور للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض سے سورہ بقر کے آخر تک اور شھد اللہ انہ سے آخر آیت تک ور یہ آیت سورہ آل عمران مین ہی اور ان ربکم اللہ الذی سے جو سورہ اعراف مین ہی آخر آیت تک اور فتعالی اللہ سے آخر سورہ مومنون تک اور سورہ حشر کے آخر کی تین آیتون سے یعنی لو انزلنا ھذا القرآن سے ھو العزیز الحکیم تک اور سورہ جن کی آیت وانہ تعالی سے آخر آیت تک اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سے یہ حصن حصین سے لکھا اب ان سب آیتونکو جو مذکور ہوئین ایک جگہ جمع کرکے لکھ دیتے ہین تاکہ ہر ایک کو آسانی ہو اور تلاش کرنا نہ پڑے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۝ الرحمن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم ۝ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ج ھدی للمتقین ۝ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون ۝ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک ج وبالآخرۃ ھم یوقنون ۝ اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون ۝ والٰھکم الٰہ واحد ج لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم ۝ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ج لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم و لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم ۝ للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ ط فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ط واللہ علی کل شیء قدیر ۝ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون ط کل

آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قف
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط اِنَّ
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي
الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ط وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ط اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ج لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ق دُحُوْرًا قف وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ص لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ بعد اِسکے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

دیوانے کے اچھا کرنیکی دعا۔ اور منتر پڑھے دیوانے پر الحمد کے ساتھ تین دن تک صبح اور شام جب تمام کرے الحمد کو تب جمع کرے اپنا تھوک پھر تھوکے اُس کو دیوانے پر۔

جس کو سانپ کاٹے یا بچھو ڈنک مارے اُسکے اچھا کرنے کی دعا۔ اور جھاڑے سانپ یا بچھو کے کاٹے کو سات بار الحمد پڑھکے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈنک مارا نماز پڑھتے وقت پھر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہین چھوڑتا ہی نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو پھر منگایا حضرت نے پانی اور نمک اور ملنے شروع کیا پانی اور نمک کو اُس ڈنک کے مقام پر اور پڑھتے تھے قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ عبد اللہ ابن زید نے کہا کہ ایک منتر جو سانپ بچھو وغیرہ کے زہر دفع کرنیکے واسطے تھا اور اُسکے معنی معلوم نہین ہوتے تھے اُس منتر کو ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کے اُسکی اجازت چاہی حضرت نے اجازت دی ہمکو اُسکے پڑھنے کی اور فرمایا کہ سوا اسکے نہین ہی کہ یہ جن کے عہدون مین سے ہی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنات نے عہد کیا تھا کہ اُسکے پڑھنے والے کو ضرر نہین پہونچاینگے اور وہ منتر یہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٍ قَفْطًا فَائِن اِس منتر کے معنی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑھے جاتے ہین اسکا پڑھنا درست ہی آنحضرت کے فرمانے سے اور اِسکے سوا اور منتر کسی زبان کا ہو جب تک اُسکے معنی معلوم نہون اُسکا پڑھنا درست نہین ہی کہ شاید لفظ کفر کے نہون اور قہستانی نے کہا ہی کہ ہمنے اپنے مشایخ سے سُنا ہی کہ اِس منتر مین سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ بھی زیادہ کر لیا جاوے کیونکہ سانپ اور بچھو نے حضرت نوح علیہ السلام سے طوفان کیوقت عرض کیا تھا کہ ہمکو کشتی مین بٹھا لیجیے ہم عہد کرتے ہین کہ جو تمھارا نام یاد کریگا اور سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ کہیگا تو ہم اُس کو ضرر نہین پہونچاوینگے

جلے ہوئے کو اچھا کرنے کی دعا۔ اور منتر پڑھے جلے ہوئے پر ساتھ اس قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ (دور کر بیماری کو اے پروردگار لوگوں کے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہی نہین کوئی شفا دینے والا مگر تو)

جب آگ لگے تو اُس کو بجھانیکی دعا۔ اور جب دیکھے کوئی آگ لگی ہوئی تو چاہیے کہ بجھا دے اُس کو تکبیر کہہ کے یعنی کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ مصنف نے کہا کہ یہ عمل مجرب ہے۔

جو پیشاب بند ہو جاوے تو اُسکے کھلنے کے واسطے پڑھنے کی دعا۔ اور جس شخص کا پیشاب بند ہو جاوے یا پتھری کے مرض مین گرفتار ہو تو اس شخص پر منتر پڑھا جاوے ساتھ اس قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَأُ ترجمہ (پروردگار ہمارا اللہ ہی جو عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسا کہ رحمت خاص تری آسمان مین ہی پھر کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے اور بھول چوک ہماری تو پروردگار ہی پاکون کا پھر اُتار شفا اپنی شفاؤن مین سے اور رحمت اپنی خاص رحمت مین سے اس درد کے اوپر پھر اچھا ہو جاوے)۔

زخم اور پھوڑا اچھا کرنیکی دعا۔ جس شخص کے پھوڑا ہو یا تلوار وغیرہ کا زخم ہو تو وہ شخص علاج کیا جاوے اس طرح سے کہ اپنی شہادت کی اُنگلی زمین پر رکھے پھر اُس کو اُٹھا دے کہتا ہوا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ترجمہ (اسکی شفا مانگتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے ہماری زمین کی خاک ملی ہوئی ساتھ تھوک بعضے ہمارے کے کیا ہمنے یہ عمل تاکہ تندرستی دیا جاوے بیمار ہمارا ہمارے پروردگار کے حکم سے) اشعۃ اللمعات مین شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہو کہ امام نووی نے کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دہن مبارک کا تھوک اپنی اُنگلی کو زمین پر رکھتے تھے بعد اُسکے خاک لگی ہوئی اُنگلی کو درد کی جگہ پر رکھتے تھے اور درد کی جگہ پر اُس

انگلی کو پھیرتے تھے اور کہتے تھے یعنی اس دعا کو پڑھتے تھے مشکوۃ سے لکھی۔

پانون مین جھن جھنی چڑھ جاوے تو اُسکے دفع کرنے کی دعا۔ اور جب کسی کا پانون سوج جاوے یعنی پانون مین جھن جھنی چڑھ جاوے تب چاہیے کہ اُس شخص کو یاد کرے یعنی اُس شخص کا نام لیوے جو اُسکے نزدیک تمام آدمیون مین سے بہت پیارا ہی تو سب سے زیادہ پیارے محمد صلی اللہ علیہ و سلم ہین اُنھین کا نام لے کہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ۔

درد یا ورم جو کسی کے بدن مین ہو تو اُسکے اچھا کرنیکی دعا۔ اور جو کوئی شکوہ کرے اپنے بدن مین کسی درد کا یا اور کسی چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا تو چاہیے کہ وہ شخص اپنا داہنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھے جو درد کرتی ہی اور تین مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اور سات بار پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ترجمہ (ہون مین ساتھ غلبہ اور بزرگی اللہ کے اور اُسکی قدرت کے ساتھ اُس چیز کی برائی سے کہ پاتا ہون مین اب یعنی جو درد اب ہی اور ڈرتا ہون مین اُسکی زیادتی سے آیندہ کو) یہ مشکوۃ اور حصن حصین سے لکھی

کسی کو کوئی بیماری ہو تو اُسکے اچھا کرنے کی دعا۔ مشکوۃ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیمار پرسی کے طور پر کہا کہ اے محمد آپ بیمار ہوئے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان مین بیمار رہا ہون تب جبرئیل نے آنحضرت کے علاج کیواسطے یہ دعا پڑھی۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ ترجمہ (اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجکو ہر چیز سے کہ رنج اور آزار دے تجکو بدی سے ہر ذات کی اور ہر حاسد کی آنکھ کی بدی سے اللہ تجکو تندرستی دی اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجکو

جو کسی کی آنکھ اُٹھے تو اُسکے اچھا کرنیکی دعا۔ اور جب کسیکی آنکھ درد کرے تب شخص یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ ترجمہ (یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو میری بینائی کے ساتھ اور کر اس بینائی کو وارث مجھے یعنی تا دم مرگ میری بینائی باقی رہے اور دکھا مجھکو دشمنون مین کینہ میرا یعنی جو مجھپر ظلم کرے اُس سے بدلا لون اور کینہ کشی کرون اور سوا ے ظالم کے کسی سے کینہ نرکھون اور مدد دے مجکو اُسپر جس نے مجھپر ظلم کیا)۔

تپ سے اچھا کرنیکی اور سب درد اچھے کرنیکی دعا۔ اور جسکو تپ یا کوئی درد ہو وہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ترجمہ (ساتھ نام اللہ بزرگ کے پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھ اللہ بزرگ کے بدی سے ہر رگ کی جو خون سے بھر گئی ہی اور آگ کی گرمی کی بدی سے۔

ضرر پہونچنے سے آرزو موت کی نکرے اُسوقت جو دعا کرنا سنت ہی اُسکا بیان۔ اور اگر پہونچے کسیکو ضرر بیماری وغیرہ تکلیفات سے اور عاجز ہو زندگی سے تو موت کی آرزو نکرے پھر اگر بسبب خوف ضرر دین کے خواہ مخواہ آرزو موت کی کرنے چاہتا ہی تو چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ترجمہ (یا اللہ زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہووے زندگی بہتر میرے لیے اور مار مجکو جسوقت کہ ہووے مرنا میرے لیے بہتر) یہ حصن حصین اور مشکوۃ سے لکھی۔

بیمار پرسی کیوقت پڑھنے کی دعا کا بیان۔ اور جب خبر پوچھے بیمار کی تو کہے لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ترجمہ (کچھ ڈر نہین یعنی غم مت کر بیماری کی سختی اور درد پانیکے سبب سے اسواسطے کہ یہ بیماری پاک کرنیوالی گناہون کی ہی اور صاف کرنیوالی بدن کی بڑی خلطون سے اگر چاہے اللہ کچھ ڈر نہین اسواسطے کہ یہ بیماری پاک کرنیوالی گناہون کی ہی اگر چاہے اللہ) اور یہ دعا بھی پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا وَرِیْقَۃُ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ترجمہ (اسکی شفا مانگتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے مٹی ہماری زمین کی اور تھوک بعضے ہمارے کا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ہمارے پروردگار کے حکم سے) اور بیمار پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِہٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ترجمہ (یا اللہ دور کر اس بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے شفا دے اسکو تو ہی شفا دینوالا ہی نہین ہی شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہین چھوڑتی ہی کسی بیماری کو) یہ دعائین جو مذکور ہوئین انکے سوا بیمار پر پڑھنے کی اور بھی دعائین حصن حصین مین موجود ہین چاہے ایک ہی دعا پڑھے چاہے دونون چاہے تینون چاہے انکے سوا اور دعاؤن کو بھی پڑھے۔

جو مرنیکے قریب ہو اُسکو جو دعا پڑھنا سنت ہی اُسکا بیان۔ جب کوئی شخص مرنیکے قریب ہو تب اُسکو قبلہ رخ لٹایا جاوے یعنی قبلہ کیطرف پاؤن کرکے چت لٹا دیا جاوے اور وہ شخص جو مرنیکے قریب ہی

یہ دعا پڑھے یعنی جسکو اللہ تعالی ہوش وحواس اور توفیق دے وہ خود یہ دعا پڑھے یہ نہین کہ لوگ اُسکو تاکید کرین وہ دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ترجمہ (یا اللہ بخش مجھکو اور مہربانی کر مجھپر اور ملا مجھکو ساتھ رفیق اعلی کے) فائدہ۔ رفیق اعلی انبیا علی نبینا علیہم السلام کی جماعت ہین کہ اُن کی اروحین اعلی علیین مین ہین۔ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت مین کرتے تھے اور حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی اخیر کلام یہی تھا اور یہ دعا بھی ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ترجمہ (نہین معبود برحق مگر اللہ بیشک موت کیواسطے سختیان ہین) اور یہ دعا بھی ہی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ (یا اللہ مدد کر میری موت کی سختیون پر اور موت کی شدتون پر) حصن حصین سے لکھی۔ فائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کیوقت چہرۂ مبارک پر پانی ملتے تھے اور یہی فرماتے تھے حصن حصین مین ہی کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ بیشک بندہ مومن میرا میرے نزدیک ساتھ مرتبہ ہر نیکی کے ہی اس لیے کہ تعریف کرتا ہی میری اس حال مین کہ مین نکالتا ہون اُسکی جان کو اُسکے دونون پہلو کے درمیان سے

جو کوئی مرنے کے قریب ہو اسکو تلقین کرنے یعنی سکھلانے کی دعا۔ اور جو شخص قریب المرگ کے پاس حاضر ہو تو اُسکو چاہیئے کہ اُس شخص قریب المرگ کو تلقین کرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ فائدہ۔ اُسکے پاس کلمہ اس طرح پر پڑھے کہ وہ سنکے پڑھنے لگے اور اُسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نکرے کیونکہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہین جان کندن کی شدت کے سبب سے انکار نکر بیٹھے اور لا اِلہ اِلا اللہ سے مراد ہی پورا کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جب کوئی میت کی آنکھ بند کرے تب اُسوقت کے پڑھنے کی دعا کا بیان۔ اور جب کوئی میت کی آنکھ بند کرے تو دعا کرے اپنے واسطے بھلائی کی پھر بیشک فرشتے آمین کہتے ہین اُس دعا پر کہ کہتا ہی آنکھ بند کرنیوالا اسوقت کے۔ وہ شخص یہ دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ ترجمہ (یا اللہ بخش فلانے کو فلانیکے بجاے اُس میت کا نام لے اور بلند کر درجہ اُس کا ہدایت پائے ہوؤن مین اور خلیفہ یعنی کارساز ہو اسکا اُس کے بیٹے پوتے باقی ماندون مین اور بخش ہمکو اور اُسکو اے پروردگار سارے عالم کے اور کشادگی دے اُسکے لیے اُسکی قبر مین اور روشنی کر اُسکے لیے اُسکی قبر مین

میت کے گھر والے کے کہنے کی دعا۔ اور چاہیے کہ اُس کے گھر والے کہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً ترجمہ یا اللہ بخش مجکو اور اُسکو اور دے مجکو اُس کا بدلا اچھا

صاحب مصیبت کے کہنے کی دعا۔ اور کہے مصیبت والا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ترجمہ بیشک ہم اللہ کے ملک ہین اور بیشک ہم اُسی کی طرف پھرنے والے ہین یا اللہ ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور عوض دے مجکو بہتر اُس سے) حصن حصین مین لکھا ہے کہ جب مرتا ہے فرزند مسلمان بندیکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون کو کہ جان نکالی تمنے میرے بندیکے فرزند کی تب وے کہتے ہین ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا میرے بندے نے تب وے کہتے ہین کہ اُسنے تعریف کی تیری اور انا للہ پڑھا تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بناؤ تم میرے بندے کے لیے ایک گھر بہشت مین اور نام رکھو اُس گھر کا بیت الحمد

تعزیت کرنیوالے یعنی ماتم پرسی کرنیوالیکے کہنے کی دعا۔ اور جب کوئی تعزیت کرے یعنی ماتم پرسی کرے تب سلام علیکم کہے اور کہے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ترجمہ (تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ لے لیا یعنی اُسی کی امانت تھی اگر اُسکو لے لیا تو یہ بیقراری اور بے صبری نچاہیے اور اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ کہ دیا اور ہر چیز اُسکے علم کے نزدیک ساتھ وقت مقرر کے ہے یعنی اُسکے علم مین ہر چیز کے لیے وقت مقرر ہے جب اُسکا وقت آتا ہے تب دیتا ہے اور لیتا ہے اور بگاڑتا ہے اور بناتا ہے اور پیدا کرتا ہے اور نابود کرتا ہے اور جلاتا ہے اور مارتا ہے اور تنگی دیتا ہے اور کشادگی دیتا ہے اور سختی دیتا ہے اور آسانی کرتا ہے اور فتح دیتا ہے اور شکست دیتا وغیرہ کارخانے اپنے ظاہر کرتا ہے اُس کے وقت آنے سے تو چاہیے کہ صبر کر اور ثواب طلب کر)

تعزیت کا خط جس عبارت سے لکھے اُسکا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کے پاس اُنکی تعزیت کیواسطے یعنی اُنکو تسلی دینے کے واسطے خط لکھا اُنکے ایک بیٹے کے مرنے مین اس عبارت سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْھَنِیْئَۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ نُمَتَّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَیَقْبِضُھَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ

ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ الصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطُ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَّمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ وَالسَّلَامُ ترجمہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت مہربانی کرنیوالا یہ خط ہی محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذ ابن جبل کی پاس سلام ہی تجھپر پھر تحقیق مین تعریف پہونچاتا ہون تیری طرف اُس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لایق مگر وہی لیکن بعد اسکے دعا کرتا ہون تیرے لیے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور تیرے دل مین ڈالے صبر اور نصیب کرے ہمارے اور تیرے شکر پھر بیشک جانین ہماری اور مال ہمارے اور اہل ہمائے اور اولاد ہماری اللہ عزوجل کی اچھی بخششون مین سے ہین اور اسکی عاریت یعنی امانتین رکھوائی ہوئین ہین یعنی جب چاہے لے لے فائدہ مند کئے جاتے ہین ہم ساتھ اُن کے ایک مدت گنی ہوئی تک اور لے لیتا ہی اُن کو وقت مقرر کے آنے سے پھر فرض کیا ہمپر شکر کو جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا ہمپر صبر کو جس وقت کہ مبتلا کرتا ہی سو تھا بیٹا تیرا اللہ کی اچھی بخششون مین سے اور اُسکی سونپی ہوئی امانتون مین سے فائدہ مند کیا تھا تجھکو ساتھ اُسکے اچھے حال مین کہ لوگ رشک لیجاتے تجھے اُسپر اور خوشی مین اور اُٹھالیا اُسکو تیرے پاس سے بڑے ثواب کے بدلے مین کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہی اگر ثواب چاہے تو تو صبر کر اور نہ کھو دے تیری بے صبری کرنی تیرے ثواب کو پھر پشیمان ہو وے تو یعنی اس لیے کہ کیون نہ صبر کیا مین نے اور ثواب کو مفت ہاتھ سے دیا اور جان تو یہ کہ تحقیق بے صبری کرنی نہین پھیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور جو چیز کہ اترنے والی ہی یعنی بلا اور حادثے مقدر ہو سو وہ ہوئی داخل ہی تو بے صبری اور بے قراری بے فائدہ ہی اور سلام ہے تجھپر۔

جو شخص میت کو تخت پر رکھے یعنی جنازہ پر رکھے یا جو شخص کہ جنازہ اُٹھاوی اُس کے کہنے کی دعا۔ اور جو شخص کہ میت کو جنازے پر رکھے یا زمین سے جنازہ کو اپنے کندھے پر اُٹھاوی تو اسکو چاہیے کہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ جسوقت میت کو قبر مین رکھے اُسوقت کہنے کی دعا۔ اور میت کو اُسکی قبر مین رکھے تب کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ کے اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر دوسری روایت مین اس طرح ہی چاہیے تو یہی کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ترجمہ رکھتا ہون اسکو ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور دین پر رسول اللہ کے۔

دفن سے فراغت کے بعد مسلمانون سے کیا دعا کروا وے اُس کا بیان ۔ اور جب فراغت پاوے میت کے دفن سے تب کھڑا ہووے قبر کے پاس اور حاضر لوگون سے کہے اِسْتَغْفِرُوْا اللّٰہَ لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہٗ اَلْاٰنَ یُسْئَلُ ترجمہ بخشش چاہو اللہ سے اپنے بھائی کیواسطے اور دعا کرو اُسکے واسطے ثابت رہنے کی یعنی منکر نکیر کے جواب مین ثابت رہے پھر بیشک وہ اب پوچھا جاتا ہی۔ فائدہ۔ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ زندون کی دعا مردون کیواسطے مفید ہوتی ہی اور اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہی اور صدقہ دینے مین بھی میت کے ثواب کی نیت پر میت کیواسطے بڑا فائدہ ہوتا ہی اس بات مین بہت حدیثین آئی ہین

دفن کے بعد قبر پر جو دعا پڑھی جاوے اُس کا بیان ۔ اور دفن کے بعد قبر پر میت کے سر کی طرف اول سورۂ بقر کا یعنی الٓمٓ سے مفلحون تک اور میت کے پانون کیطرف خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سی آخر سورۂ بقر تک پڑھا جاوی یہ مشکوۃ سے لکھا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا قبر پر مکروہ نہین ہی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین بھی یہی لکھا ہی

قبر کی زیارت مین جو دعا پڑھی جاتی ہی اُس کا بیان ۔ اور جب زیارت کرے قبرون کی تب چاہیے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ترجمہ اسلام ہی تمپر اے گھر والو مومنون اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تمہارے ساتھ البتہ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے واسطے اور تمہارے واسطے عافیت اور سلامتی دنیا اور آخرت کی عذاب سے عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے قبرون پر جو مدینہ منورہ مین تھین پھر مقابل ہوئے آنحضرت اُن قبر والون پر اپنے منھ مبارک سی یعنی اُنکی طرف منھ کرکے کھڑے ہوئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ترجمہ اسلام ہی تمپر اے قبر والو بخشے اللہ ہمکو اور تمکو تم ہمارے پہلے گذرے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین یہ دونون دعائین مشکوۃ اور حصن حصین سے لکھا اور بھی دعائین زیارت قبور کی ان دونون کتابون اور حدیث کی دوسری کتابون مین موجود ہین جو دعا چاہے سو پڑھے۔

بیان اس ذکر کا کہ اسکی فضیلت حدیثون مین آئی ہی اور وہ مخصوص کسی وقت اور کسی سبب اور کسی مکان کے ساتھ نہین ہی یعنی اس ذکر کو جب ہی کہے تب ہی افضل ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب ذکرون سے افضل ہی اور لا الہ الا اللہ سے مراد ہی پورا کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ کلمہ توحید کا بہترین نیکیون کا ہی فائدہ مند آدمیون کا میری شفاعت کے ساتھ قیامت کے دن وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو خالص اپنے دل سے یا فرمایا اپنی جان سے۔

ایمان نیا کرنیکی دعا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا کرو اپنے ایمان کو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم لوگ اپنے ایمان کو فرمایا کثرت کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی یعنی اس کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بہت کثرت سے کہو یعنی اس سے ایمان مین قوت آتی ہی اور ایمان نیا ہوتا ہی اور فرمایا نہین ہی اس کلمے کیواسطے اللہ کے نزدیک پردہ یہان تک کہ وہ پہونچتا ہی اللہ کی طرف یعنی کوئی چیز اسکے پہونچنے کو روکتی نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی اور فرمایا اس کلمۂ طیبہ کا لکھا نہین چھوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اسکے کوئی عمل

گناہ پر اصرار کرنے سے بچنے کی دعا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دوام کیا یعنی اصرار اور ہٹ نکی گناہ پر اس شخص نے کہ استغفار کیا یعنی کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ترجمہ یعنی مین گناہ بخشواتا ہون اور معافی مانگتا ہون اللہ سے اور اگرچہ بار بار وہی گناہ کرے دن مین ستر بار۔ فائدہ۔ گناہ پر اصرار یعنی ہٹ کرنا اور اڑنا بہت برا ہی کیونکہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کے پہونچتا ہی سو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی اپنے گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ وہ شخص خارج ہوتا ہی اصرار کے حد سے کیونکہ مُصر یعنی اصرار کرنیوالا وہی شخص ہی کہ استغفار نکرے اور اپنے گناہ سے نادم اور شرمندہ نہو حصن حصین مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان کوئی گناہ نہین کرتا ہی مگر فرشتہ جو متعین ہی اسکے گناہون کے لکھنے پر تین ساعت تک ٹھہرا رہتا ہی یعنی تین ساعت تک ڈھیل کرتا ہی لکھنے مین اور اس گناہ کو اعمال نامہ مین نہین لکھتا ہی پھر اگر اپنی گناہ سے استغفار کیا یعنی استغفر اللہ کہا اور اپنی اس گناہ کو اللہ سے بخشوا لیا اور اپنے گناہ سے شرمندہ ہوا ان تینون ساعتون مین سے کسی ساعت مین تو نہ آگاہ کریگا وہ فرشتہ اسکو اس [illegible] اور نہ موجود یعنی آخرت مین جسوقت کہ ہر کسی کو اسکے گناہ دکھاوینگے اور عذاب دیا جاویگا قیامت کے [illegible] بہت

ابلیس نے عرض کیا اپنے پروردگار عزوجل سے قسم ہی تیری عزت کی اور تیری بزرگی کی مین ہمیشہ گمراہ کرون گا بنی آدم کو جبتک کہ اُن کے بیچ مین جان ہی تب فرمایا اسکو اُسکے پروردگار نے پھر قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اُنکو جبتک کہ بخشش چاہین گو وہ بھی اور پہلے گذری یعنی صلوۃ التوبہ مین حدیث اس شخص کی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اُسنے افسوس گناہ اپنے پر یعنی اُسکو بھی آنحضرت نے استغفار کے لیے فرمایا

بیان کیفیت استغفار کا کہ کس الفاظ سے استغفار کرے - استغفار کے الفاظ سے ہین اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ترجمہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے، اور یون بھی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ترجمہ (تو بخشش کی جاتی ہی اُسکے لیے اگرچہ بیشک بھاگا ہو کافرونکی لڑائی سے استغفار کے معنی یہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اُس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود برحق مگر وہی جو جیتا ہی سبکا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہون اُسکے پاس اور دوسری روایت مین یون ہی کہ پڑھے اسکو تین بار اور یون بھی روایت ہی کہ جو کوئی پڑھے اس استغفار کو پانچ بار بخشش کی جاوے اُسکے واسطے اگرچہ ہون اُسپر گناہ مانند جھاگ دریا کے اور یون بھی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ لوگ کہتے ہین کہ ہم لوگ گنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے کو ایک مجلس یعنی ایک نشست مین سو بار فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ترجمہ (اے میرے پروردگار بخش دے مجکو اور میرا توبہ قبول کر بیشک تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان) **فائدہ** - یہ دعا اگر غافل کہے گا تب بھی فائدہ کرے گی اور قبولیت کا ایک وقت پالیگا اور دعا قبول ہوجاویگی اور پہلی دعا یعنی استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ مین حضوری دل کی شرط ہی اور بغیر حضوری کے بھی فائدہ ہی کہ زبان ہی سے عبادت ہوگی مگر قبولیت سے محروم رہیگا۔

بیان اُن دعاؤن کا جو کسی وقت یا کسی سبب کے ساتھ خاص کی گئی نہین ہین اُن کو ہر وقت چاہے تب پڑھے - یعنی یہ دعائین ہر وقت اور ہر حالت مین پڑھنے کی ہین اور دین اور دنیا کے مشکوۃ اور حصن کو شامل ہین ایسی دعائین بہت ہین سو اُن مین سے چند دعائین حصن حصین سے چنکے لکھ دیتے کتابون مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَا وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے آگ کی عذاب سے اور آگ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے یعنی آزمائش سے کہ قبر مین منکر نکیر سوال کر کے آزماوین گے تو وہان جواب دینے مین مجکو حیرانی نہو اور قبر کے عذاب سے اور تونگری کی آزمایش کی برائی سے یعنی تونگری دیکے جو اللہ تعالی آزمایش کرتا ہی سو مین تونگری پا کے فسق و فجور نکرون اور اسراف نکرون اور حرام مال نہ کماؤن اور محتاجگی کی آزمایش کی برائی سے کہ محتاجگی مین بے صبری نکرون اور غنی لوگون کے مال کو دیکھ کے حسد نکرون اور طمع نکرون اور کانے دجال کی آزمایش کی برائی سے یا اللہ پاک کر گناہ میرے ساتھ پانی برف کے اور اولے کے اور پاک کر میرا دل گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی سفید کپڑا میل سے اور دوری ڈال اور فرق کر میرے درمیان اور میرے گناہون کے درمیان جیسا کہ دوری کی تونے مشرق اور مغرب کے درمیان اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس چیز کی برائی سے کہ کیا مین نے اور اُس چیز کی بُرائی سے کہ نہین کیا مین نے یعنی آیندہ کو کوئی کام تیری مرضی کے خلاف مجسے نہو اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس چیز کی برائی سے کہ جانتا ہون مین یعنی دین اور دنیا کے امور کی ... اُس چیز کی برائی سے کہ نہین جانتا ہون مین) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ... ... کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت کے بدل نے سے اور تیرے اچانک کے عذاب ... غصون سے)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اپنے کان کی برائی سے یعنی بری اور جھوٹی

باتیں نہ سنوں اور اپنی آنکھ کی برائی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھوں اور اپنی زبان کی برائی سے یعنی لغو اور بیہودہ
بات اور فحش نہ بکوں اور اپنے دل کی برائی سے یعنی عقائد باطلہ اور حسد وغیرہ بری چیزیں اس میں نہ ہوں اور اپنی
منی کی برائی سے یعنی منی زنا میں نہ خرچ ہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ترجمہ (یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی اور فاقہ سے اور
خرابی خواری سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ
وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ (یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مکان کو گرنے سے
یعنی مکان وغیرہ کے گرنے میں دب نہ جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بلندی پر سے گر پڑنے سے
اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ
تیرے اس سے کہ میرے حواس کھو دیوے شیطان مرتے وقت یعنی وسوسے ڈالے اور گمراہ کرے اور پناہ پکڑتا ہوں
ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر یعنی جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے
اس سے کہ مروں میں سانپ بچھو کے کاٹنے سے فائدہ۔ ڈوب کے مرنا جلکے مرنا دب کے مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا
ہے لیکن اس واسطے اس سے پناہ مانگی کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے مبادا بے صبری کرے اور شیطان قابو پا کے گمراہ
کرے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ
وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے بھلائی اس
چیز کی کہ مانگا تجھ سے اس بھلائی کو تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پناہ پکڑتے ہیں ہم
ساتھ تیرے اس چیز کی برائی سے کہ پناہ مانگی اس سے تیرے نبی نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تجھ سے مدد
مانگی گئی ہے اور تجھ پر ہے کفایت یعنی تو ہی سبھوں کو کافی ہے اور نہیں ہے پھر نا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر
مگر ساتھ مدد اللہ کے فائدہ جتنی دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں اس میں وہ سب آگئیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس علم سے کہ نفع نہ دیوے اور اُس دل سے کہ نہ ڈرے اور اُس نفس سے کہ سیر اور آسودہ نہوا اور اُس دعا سے کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ان چارون سے فائدہ ان سب دعاؤن کے معنے کا خیال کرے جو مقصد جس دعا کے مضمون سے سمجھا جاوے اُس مقصد کے واسطے وہی دعا پڑھے

اللہ تعالیٰ کے اسمای حسنیٰ جو ننانوے نام ہین اُن کا بیان۔ اللہ تعالیٰ اسمائے حسنیٰ یعنی اچھے اور خاصے نام جن نامون کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے واسطے ہم حکم کئے گئے ہین ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہین جو شخص یاد کرے اُنکو داخل ہو بہشت مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ (روایت ہی ابوہریرہ سے اُس نی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو شخص کہ حفظ کرے اُن نامون کو اور اُنکے معنون کو سمجھے اور اُنپر ایمان لاوے اور اُن نامون کے مسمی کی تعظیم کرے اور ہر نامون کے مضمون موافق اپنی طاقت کے لائق عمل کرے کہ یہی معنی تعلق اور تخلق کے ہین داخل ہو بہشت مین۔ فائدہ جاننا چاہیے کہ جب ایک نام کے معنی کو سمجھے اور اُس پر اعتقاد کرکے بندہ اپنے سب کام کو اُس نام والے پر چھوڑ دے اور بالکل اُس کی جناب مین صدق دل سے متوجہ ہوا اور اُسی پر توکل اور بھروسا کرے اور اُسکے غیر سے مدد نچاہے اور غیر کیطرف متوجہ نہو تو تب بندے نی اُس نام کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جب بندے نے اُس نام کے مضمون کے موافق عمل کیا اور اُس مضمونکے موافق اپنی خصلت اور چال اختیار کی تب بندے نی تخلق حاصل کیا یہی معنی ہین تعلق اور تخلق کے اب جاننا چاہیے کہ اللہ نام ہی موجود برحق کا جو جامع ہی ساری صفات الوہیت یعنی معبودیت کا اور وہ اکیلا ہی ساتھ وجود حقیقی کے یعنی ویسا موجود ہونا کسی کا نہین اور جو موجود کہ اُسکے سوا ہی اُس نی فائدہ وجود کا اُسی سی لیا ہی یعنی اُسکی وجود سے موجود ہوا ہی اور حقیقت مین اپنی حد ذات مین یعنی اپنی ذات سے کے نہایت مین معدوم اور نیست ہی اور ہر موجود کا وجود اسی سبب سے ہی کہ اُس سے علاقہ رکھتا ہی اور اُسی کی طرف مُنھ رکھتا ہی اور اس مضمون سے بہت

ہوتا ہی یہ مضمون کہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ترجمہ (یعنی جتنی چیزین ہین سب نیست ہونیوالی ہین مگر ذات
اُسکی) اور درست ہوتا ہی کہ لَا مَوْجُوْدَ فِی الْحَقِیْقَةِ وَبِالذَّاتِ اِلَّا اللّٰہُ ترجمہ (یعنی نہین کوئی موجود حقیقت
مین اور آپ ہی آپ مگر اللہ) اور اللہ علم یعنی اصلی نام ہی ذات ہی واجب الوجود کا جو معبود برحق ہی اور اُس کے
معنی مین ساری صفات کا جمع ہونا پایا جاتا ہی اور باقی سب نامون مین ایک صفت کے سوا کچھ نہین جانا اور
اِس نام کو اُس سبحانہ تعالی کے سوا دوسرے پر نہین بولتے ہین نہ حقیقت مین نہ مجاز مین اور دوسرے نامون کو
اُسکے سوا دوسرے پر مجاز مین بولتے ہین تو یہ نام سب نامون سے بڑا ہی اور دوسرے سب نامون کو اسماء اللہ
کہتے ہین یعنی یہ سب نام اللہ کے ہین اور اِس نام کو یعنی اسم ذات کو نہین کہتے کہ اللہ نام رحمٰن کا یا رحیم کا یا ملک یا
قدوس کا ہی وعلی ہذا القیاس پھر اور سارے اِسم کے معنی خیال مین آتے ہین کہ بندہ اُسکے ساتھ متصف ہو
یعنی وہ صفت بندے مین پائی جاوے اور اُس معنی کے موافق اپنی خصلت اور چال اور افعال کو بناوے اور
اللہ جو اسم ذات ہی سو تعلق کیواسطے ہی کہ اُس سے علاقہ پیدا کرے تخلق کیواسطے نہین ہی اور نصیب بندیکا اِس نام
سے تالہ ہی یعنی اُسکی پرستش کرے اور اُس سی لگاؤ رکھے مثل لگاؤ بچہ کے اپنی ماکے ساتھ کہ بالکل اپنے دل
سے اُسکی یاد مین مستغرق ہو اور اُسکے سوا دوسرے کی طرف التفات نکرے اور اُسکے سوا دوسرے سے امید نرکھے
اور اُسکے سوا دوسرے سے نہ ڈرے اور اپنی معرفت کے دیدہ مین اُسکے سوا دوسرے کو نہ دیکھے اور باقی سارے
نام تخلق کیواسطے ہین کہ بندہ اُنکے معنی کے موافق اپنی خصلت اور چال کو درست کرے اور وہ خصلتین اپنے مین
حاصل کرے اُسکے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالی کی اُس صفت کا پرتو یعنی سایہ ایک طور کا بندے کے حال موافق
بندے پر پڑجاتا ہی مثلاً اسم رحیم کا پرتو بندے پر پڑتا ہی اور وہ بندہ اللہ تعالی کے بندون پر رحمت کرنے
لگتا ہی یہان تک کہ اُس بندے پر رحیم کا لفظ ظاہر مین بول سکتے ہین اور یہ معنی نہین ہین کہ جیسی کہ صفت
اللہ تعالی کی ہی بعینہ ویسی ہی صفت بندے کی ہوجاتی ہی اللہ پاک ہی اِس بات سے اُس سبحانہ کی صفت
کی حقیقت مین بندے کو ہرگز ہرگز مشارکت نہین ہی فقط اُس صفت کا سایہ پڑنے سے اُس صفت کا لفظ
بندے پر بولا جاتا ہی مثلاً رحمت اور قدرت اور عزت کہ صفات حق تعالی کی ہین اُنکی دوسری حقیقت ہی
اور بندے مین جو یہ صفتین پیدا ہوتی ہین سو ویسی نہین ہین بلکہ اُنکی دوسری حقیقت ہی غرض تعلق اسم ذات مین

اور سارے اسمارمین ہی اور تخلق اسم ذات کے سوا سارے اسماے صفات مین ہی یاد رہے اِن پاک نامون کے ترجمہ مین تعلق اور تخلق کا اشارہ کرتے جاوین گے انشاء اللہ تعالیٰ اب جاننا چاہیے کہ ہر نام سے جو بندے کو ایک نصیب یعنی حصہ اور بہرہ اور فائدہ ملتا ہی یعنی اُس نام کے معنی سمجھنے اور اُسپر اعتقاد کرنے سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہی اُسی کو بندے کا نصیب و رحق بولتے ہین اور وہی تعلق اور تخلق ہی اس ترجمہ مین تعلق اور تخلق ہر اسم کا بطور خلاصہ کے مختصر لکھین گے اب ترجمہ سب نامون کا شروع ہوا ھُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ترجمہ (وہ اللہ جو نہین کوئی معبود لائق بندگی اُسکے سوائے اُسکے وہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان یہ دونون اسم مشتق ہین یعنی نکلا ہی رحمت سے مبالغہ کیواسطے اور رحمٰن مین زیادہ مبالغہ ہی کہ شامل ہی دنیا اور آخرت کی رحمت کو اور مخصوص ہی اُس سبحانہ تعالیٰ کی ذات مقدس کو اور رحمت کیا چیز ہی کہ محتاجون پر خیر اور بھلائی کا پہونچانا اور اُنکے لیے خیر و بھلائی دینے کا ارادہ کرنا اور حق سبحانہ کی رحمت عام ہی کہ دنیا اور آخرت کی نعمتون اور ضرورتون اور حاجتون اور خواص و عوام کو شامل ہی محض اُسکی بخشش و عنایت سے نہ اُسمین کچھ غرض ہی اور نہ کچھ عوض کا ارادہ اور نصیب بندہ کا اس دو اسم سے یہ ہی کہ جب بندے نے پہچانا کہ منعم حقیقی اور ولی نعمت مطلق وہی ہی تب چاہیے کہ اُسی پر توکل اور بھروسا کرے اور اپنے سارے کام اُسی کو سونپ دے اور بالکل اپنے دل و جان اور اعضا اور جوارح سے اُسی کی رحمت کی جناب مین متوجہ رہے اور اُسکے غیر سے مدد نچاہے اور اُسکے سوا غیر کیطرف مُنہ نکرے اِن دونون اسم کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکی یہی وجہ ہی اور ان دونون اسم کے ساتھ تخلق یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے بندون پر رحمت کرے اور سبکے اوپر رحمت کی آنکھ سے نظر کرے اور بندون سے خلاف شرع کام چھڑانیکی کوشش کرے اور جسقدر ہو سکے محتاجون کی حاجت بر لاوے بطریق عنایت اور ارادے خیر کے بے غرض اور بغیر ارادے عوض کے اِنکی رحمت نہین ہوتی۔ اَلْمَلِكُ ۔ وہ ایسا بادشاہ ہی کہ دونون عالم کا ملک اُسکی قدرت اور تصرف کے احاطہ مین ہی اور بادشاہ حقیقی وہی ہی اور وہ سب چیزون پر غالب ہی اور ہر چیز پر پیدا کرنے اور نیست کرنے اور جلانے اور مارنے اور دینے اور نہ دینے کی راہ سے اُسکو تصرف اور قابو حاصل ہی اور وہ اپنی ذات وصفات مین ہر موجود سے بے پرواہ ہی اور ساری موجودات اپنی ذات اور صفات اور پیدا ہونے اور

باقی رہنے اور اپنے سارے کاروبار مین اس کے محتاج ہین تو بس جو چیز کہ اُسکے سوا ہی سب اُسکی ملک اور اُسکی تابعدار ہی اور وہ سب چیز سے بے پرواہی اپنی تقدیر اور تدبیر مین اکیلا ہی کسی کو اُسمین شراکت نہین اور اُسکے حکم کا رد کرنیوالا اور اُسکے ارادے سے سرکشی کرنیوالا کوئی نہین ہی تو بس وہ بادشاہ اور حاکم مطلق ہی اور جب بندے نے معلوم کیا کہ بادشاہ مطلق وہی ہی تب اُسی کا بندہ اور محتاج بن جاوے اور اُسکی خدمت اور بندگی کر کے اپنی عزت چاہے اور جب جانا کہ اُسکے سوا جو ہی سب اُسی کا محتاج اور اُسکے حکم اور قضا کا تابعدار ہی تب اُسپر واجب ہی کہ اُسکی قدرت اور تصرف کی جناب سے ،،تعلق،، پیدا کرے اور سب آدمی سے بالکل بے پرواہ ہو جاوے اور اپنی احتیاج کو اُن سے ظاہر نکرے اور اُن سے وحشت اور امید نرکھے اور اس اسم کے ساتھ ،،تخلق،، یہ ہی کہ اپنے نفس اور دل اور وجود کی بادشاہت مین تصرف کرے اور اپنے سارے عضو اور ساری قوتون کا مالک بن جاوے اور اُنکو اللہ تعالی کی بندگی اور حکم شرع کی فرمان برداری مین تابعدار کرے کہ اپنے وجود کے عالم کا بادشاہ ہو جاوے اور طالبون اور مریدون کو بھی ایسا ہی کرے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک اور منزہ ہی سارے نقصانون سے اور جس وصف کو حواس دریافت کرے یا جو وصف خیال اور وہم مین آوے یا جس وصف کو عقل سمجھے سب سے پاک و منزہ ہی اور ،،نصیب،، بندیکا اس اسم سے یہ ہی کہ جان لیوے کہ اُسکے جناب قدس مین پہونچنا بغیر عالم ظاہری کے چھوڑے اور جسمانی لذتون اور مزون کو چھوڑے اور غیر کے خیال سے بغیر دل کو صاف کیے اور حق کے سوائے بغیر باطن کے پاک کیے ممکن نہین ہی تب یہ تعلق ہوا اور ،،تخلق،، یہ ہی کہ اپنے علم کو جو چیزین کہ خیال مین آتی ہین اور ظاہر مین دریافت ہوتی ہین اور وہم مین آتی ہین سب سے پاک کرے اور اپنے ارادے کو بشریت کی مزون سے جو شہوت اور غضب سے علاقہ رکھتی ہین پاک کرے تاکہ اُسکو اللہ تعالی کی رضا کے سوا اور اُسکی ملاقات کے سوا اور اُسکی نزدیکی کے سوا کوئی مزہ اور شوق اور خوشی باقی نرہے ،، اَلسَّلَامُ سلامت اور بے عیب اور سلامتی بخشنے والا مومنون کا کفر اور آخرت کے عذاب کی آفت سے اور سلام کرنیوالا بہشت مین۔ جب بندے نے اپنے رب کی اس صفت کو سمجھا تب اپنے سارے عیبون کے کرنے اور اپنی شہوت اور غضب کو عقل کے تابعدار کرنے کے لیے اُسی کے جناب مین التجا کرے یہی تعلق ہوا اور ،،تخلق،، یہ ہی

سلامت و بے عیب ہو جاوے سارے گناہون اور بری خصلتون سے اور اُسکی شہوت اور اُسکا غضب اُس کی عقل کے تابع بن جاوے اور اُسکے ہاتھ اور زبان کی ایذا سے مسلمان لوگ سلامت اور بچے رہین اور اللہ تعالےٰ کی طرف صاف دل سے رجوع ہو اَلْمُؤْمِنُ امان دینے والا تمام مخلوقات کو دنیا مین امان اسباب اور ہتھیار پیدا کر کے اور امان دینے والا مومنون کو دنیا اور آخرت کی آفتون سے کلمہ توحید کے ساتھ اِس نام سے "حق" بندے کا یہ ہے کہ جب بندے نے جانا کہ امان دینے والا وہی ہے تب اپنے نفس کی شرارت اور شیطان کے مکر سے اور ساری آفتون اور خطرے ظاہری اور باطنی سے اُسی سے امن مانگے اور اِس بات کی التجا اُسی کی جناب مین کرے یہ تعلق ہوا اور "تخلق" یہ ہے کہ خلق کو اپنی برائی سے بے دہشت رکھے اور خلق ہدایت کر کے اللہ کے عذاب سے اُنکے امن کا سبب بن جاوے۔ اَلْمُهَيْمِنُ گواہ اور نگہبان یعنی ہر چیز کے بھید کا خبردار اور سب پر غالب اور سب کا حافظ۔ جب بندے نے جانا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن کے احوال کا مہیمن ہے یعنی خبردار اور نگہبان ہے تب اِس مضمون کا مراقبہ یعنی غور اور تصور کرے اپنے احوال مین اور برا کام کرنے مین اُس سے شرم کرے یہ تعلق ہوا اور "تخلق" یہ ہے کہ اپنے دل کا محافظ اور نگہبان ہو جاوے اور اپنے احوال اور اسرار پر خبردار رہے اور اپنے اوصاف پر غالب ہو جاوے اسکے سارے احوال اور اوصاف نیک بن جاوین اَلْعَزِيْزُ غالب اور قوی اور بے مانند "تعلق" یہ ہے کہ جب بندے نے جانا کہ وہ عزیز ہے تب اُسی سے عزت مانگے اور اُسکی طاعت اور خدمت مین اپنی عزت جانے اور "تخلق" یہ ہے کہ اپنے نفس اور خواہش پر غالب ہو وے اور نفس اور شیطان پر بڑا زور اور دبدبہ رکھے اور اہل دنیا کے دروازے پر طمع اور سوال کر کے اپنی عزت اور آبرو نہ کھووے اور اللہ کے سوا غیر سے اپنی احتیاج نہ ظاہر کرے اور علم اور عمل مین بے مثل ہو جاوے اَلْجَبَّارُ ٹوٹی چیزون کا درست کرنیوالا اور تباہی زدون کے بگڑی کامون کا بہتر اور درست کرنیوالا اور زور اور غلبہ سے کام کرنیوالا "تعلق" یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ حضرت جبار کی درگاہ مین شکستہ دل اور نیازمند اور التجا کرنیوالا رہے تاکہ اُسکی شکستی درست ہو جاوے اور اُس کا بگڑا احوال درکام بن جاوے اور احکام شرع کا تابعدار بن جاوے "تخلق" یہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانون کو اچھی خصلتین اور کمال حاصل کر کے درست کرے اور اپنے نفس پر غالب ہو کے اُسکو تقوی اور طاعت پر ہمیشہ مستعد رکھے اور خلق اللہ کے بگڑے حال

اور کام درست کرے اور تباہی زدون کی دستگیری کرے اور شریعت کے احکام کے جاری کرنے مین غالب
بن جاوے اور بلند ہمت رہے۔ اَلْمُتَکَبِّرُ بزرگ اور بلند قادر مطلق "تعلق" یہ ہے کہ جب بندہ اسکی
بزرگی اور بلندی اور قدر کو پہچانے تب اپنے دل کو اسکی بزرگی مین غرق رکھے اور عاجز بنا رہے اور
اُسکی بندگی مین گردن کو نرم کرے اور اُسکے احکام کو بجالاوے اور "تخلق" یہ ہے کہ اللہ کے ملنے اور اُسکے
ملنے کے اسباب کے سوا سب چیز کو یعنی دنیا کی خواہش کو بلکہ آخرت کی لذتون کو بھی حقیر جانے اور دنیا اور اہل
دنیا اور دنیاوی مال اور شہوتون کی طرف متوجہ ہونا انسانیت کی بلندی شان اور دین کے مرتبہ کی بلندی کی
جہت سے اپنے نفس اور ذات کی تعظیم اور تکبر کی راہ سے نہین۔ اَلْخَالِقُ۔ اندازہ کرنے والا خلق کا پیدا کرنے
کے پہلے سے اَلْبَارِئُ ایجاد کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا خلق کا۔ اَلْمُصَوِّرُ صورت اور شکل بخشنے والا
مخلوقات کا جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ عدم سے وجود مین آتا ہے سو پہلے محتاج ہے اندازہ کرنے کا بعد اُس کے
پیدا کرنے کا بعد اُسکے صورت دینے کا ان تینون نام کا "تعلق" یہ ہے کہ بندہ کو چاہیے کہ جس مخلوق پر
نظر کرے اُسکے خالق کو یاد کرے اور جس صورت کو دیکھے اُسکے مصور کا مشاہدہ کرے اور ہمیشہ اُس
خالق اور مصور کی یاد مین رہے اور ان تینون نام کا "تخلق" یہ ہے کہ حقیقت مین خالق سب چیزون کا
اللہ تعالی ہے مگر بطریق مجاز یعنی ظاہر کے آدمی کو اپنے افعال کے پیدا کرنے مین ایک ارادہ اور اختیار ملا ہے
کہ اُسی سے کمالات اور طاعات کو اپنی ذات مین پیدا کرتا ہے تو بس ظاہر مین نیک عمل اور طاعت کو اپنے
بیچ مین پیدا کرے اور بعضون نے کہا ہے کہ (تخلق) بندے کا ان نامون سے یہ ہے کہ جب معمولی عبادتون سے
فراغت پاوے تب ایسا کام کرے کہ اُس سے اُسکی دنیا کی گذران ہو اور ایسا کام کرے کہ اُس کا نشان اُسکے
مرنے کے بعد باقی رہے اور لوگون کو فیض پہونچے مثلاً کلام اللہ لکھ جاوے یا مسجد بنا جاوے وغیرہ
اسطرح کے کام کر جاوے۔ اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور چھپانیوالا گناہون کا ہے
دنیا اور آخرت مین اور آدمی کے بدن مین جو چیز اس طرح کی ہے کہ دیکھنے مین بُری معلوم ہوتی ہے مثلاً انتری
کلیجی وغیرہ کہ اُسکو ظاہری جمال کے ساتھ چھپایا ہے یعنی جمال دیکھ پڑتا ہے اور وہ چیز نظر نہین آتی اور
اُسکے بُرے خیالات اور بُرے ارادے کو جو اُسکے دل مین ہے خلق کے علم سے چھپا رکھا ہے کہ کسی کو

اُسکے بھید پر اطلاع نہین ہوتی ہی "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ گناہون کا بخشنے والا ہی تب اُسکی مغفرت اور رحمت سے نا امید نہو اور جب جانا کہ وہ سبحانہ تعالیٰ عیبون کا چھپانیوالا ہی تب اِس نعمت کے شکر سے غافل نہو لیکن چاہیے کہ اُسکے عیب چھپانے پر مغرور نہو جاوے اور توبہ سے غافل نہو اور توبہ مین تاخیر نکرے کیونکہ عمر پر اعتماد نہین ہی "تخلق" اس اسم کے ساتھ ظاہر ہی یعنی لوگون کے گناہون سے درگذر کرے اور اُنکی عیبون کو چھپاوے اَلْقَهَّارُ غالب ہی کہ تمام عالم اُسکے غلبہ اور قہر کے دبدبے مین عاجز اور دبے ہوئے ہین "تعلق" یہ ہی کہ بندے نے جب اُسکی قہاریت کو پہچانا تب اُسکے اپنے قہر اور داؤن گھات سے ترسان اور لرزان رہے اور نہایت خوف کے سبب سے اُسکے لطف و کرم کے جناب مین التجا کرے "تخلق" یہ ہی کہ جن وانس مین سے جو دین کے دشمن ہون اُنپر اور شیاطین پر غالب رہے کہ حق راہ سے پھیر نہ سکین اور اپنے بڑے دشمن پر کہ نفس ہی غالب رہے کہ بُرے کام سے باز رہے اور بندگی مین مشغول رہے اور اللہ کے اولیا لوگ سے جو کوئی عداوت کرتا ہی وہ خراب اور مغلوب ہوتا ہی اس صفت کے تخلق کے سبب سے۔ اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بے نہایت بخشش کرنیوالا بغیر غرض اور عوض کے اور ہر محتاج کو اُسکی احتیاج کے لائق اور احتیاج سے زیادہ دینے والا دنیا اور آخرت مین "تعلق" یہ ہی کہ بندے نے جب جانا کہ وہاب مطلق وہ ہی تب اُسی سے مانگے اور اُسی سے امید رکھے اور اُسکے سوا سب سے بے طمع اور بے نیاز ہو جاوے اور اپنی حاجت اگرچہ دشوار اور محال ہو اُسکے مانگنے مین شرم نکرے اور "تخلق" یہ ہی کہ اللہ کی راہ مین اپنی جان و مال و عزت و آبرو کو بے غرض دنیا دی اور بے توقع ثواب آخرت اور بے غرض شہرت نام وری کے خرچ کرے اس صفت کا تخلق حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین بدرجہ کمال تھا۔ اَلرَّزَّاقُ روزی پہونچانے والا مطلق آدمیون اور پریون اور درندون اور چرندون اور پرندون اور ساری مخلوقات کو "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ رزاق رزق کا وہ ہی تب اُسکے سوا غیر سے رزق کا انتظار اور توقع نکرے اور اپنے کام کو اُسی پر چھوڑ دے اور جب جانا کہ روزی مقدر ہی تب روزی کیواسطے تنگدل نہو اور خلق سے گلہ اور شکوہ نکرے اور "تخلق" یہ ہی کہ اپنے ہاتھ کو بندون کی روزیون کا خزانہ اور زبان کو دلوں کی روزیون کا خزانہ بنا دے اور جسمانی اور روحانی روزیون کے ملنے مین پروردگار تعالیٰ اور اُسکے بندون کے

درمیان مین وسیلہ ہو خرچ کرکے اور تعلیم اور ہدایت اور دعا خیر کرکے اور اپنے اہل وعیال پر اور جن کا خرچ کہ اُسکے ذمہ پر ہی اُنکی خرچ برداری کشادگی کے ساتھ کرے اور اُسمین تنگی نکرے اور مہمان کے آنے مین ترش رو نہو کیونکہ وہ اپنی روزی تیرے خوان پر کھاتا ہی۔ اَلْفَتَّاحُ۔ کھولنے والا رحمت اور معرفت اور مغفرت اور برکت اور نیکیون کے دروازے کا اپنی ساری مخلوقات پر دنیا اور آخرت مین اور مدد کرنیوالا عاجزون اور لاچارون کا اور فیصلہ کرنے والا سارے جھگڑون کا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ فتاح ہی تب چاہیے کہ سارے کام مین کشایش اور مدد کی امید پر اور اُسکے فضل کے انتظار مین اُس کے کرم کے دروازے پر بغیر رنج اور جلد بازی کے اُسکے حکم پر راضی ہوکے چین سے بیٹھ رہے اور "تخلق" یہ ہی کہ طالبون پر مال اور علم کی خیرات کا دروازہ کھول دے اور عاجز اور لاچارون کی مدد کرے اور لوگون کے جھگڑون کا فیصلہ کرے۔ اَلْعَلِیْمُ۔ جاننے والا ظاہر اور پوشیدہ کا اور دل کے خیالات اور خطرات کا اور جو کچھ ابھی تک دل مین گذرا ابھی نہین اُس کا بھی جاننے والا "تعلق" یہ ہی جب معلوم ہو کہ وہ تعالیٰ ظاہر چیزون اور پوشیدہ بھیدون کا جاننے والا ہی تب جتنے کام نالائق ہین سب کے کرنے سے ڈرنا چاہیے "تخلق" یہ ہی کہ علم دینی کی تحصیل اور تکمیل مین مشغول رہے اور اپنے رب کو پکارا کرے کہ یا اللہ جو علم نفع دیتا ہی وہ علم میرا زیادہ کر تاکہ مجھسے عبادت ہو اور میرا ظاہری اور باطنی حال بہتر ہو جاوے اَلْقَابِضُ۔ قبض یعنی تنگ کرنیوالا اور لے لینے والا وہ تعالیٰ تنگ کرتا ہی روزی کو جسپر چاہتا ہے اور جسکے دل کو چاہتا ہی صفات قہریہ اور جلالیہ کو ظاہر کرکے رنج دے کے تنگ کرتا ہی اور مارنے کے وقت ارواح کو قبض کرتا ہی۔ اَلْبَاسِطُ۔ کشادہ کرنیوالا وہ سبحانہ کشادہ کرتا ہی روزی کو جسپر چاہتا ہی اور صفات لطفیہ جمالیہ کو ظاہر کرکے جسکے دل کو چاہتا ہی خوشی دے کے کشادہ کرتا ہی دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ قابض اور باسط وہی ہی تب قبض یعنی تنگی پر اور لے لینے پر صبر کرے اور امیدوار کشادگی کا رہے اور کشادگی پر شکر کرے اور ڈرتا رہے کہ تنگی نکرے اور "تخلق" یہ ہی کہ بندون کے دل کو اللہ کے عذاب اور بلا سے ڈرا کے تنگ کرے اور اُسکی نعمتون اور بخشش اور لطف کی بشارت دے کے کشادہ کرے اور اپنے نفس کو ہوا اور ہوس اور شیطان کی تابعداری

کیوقت تنگ کرے اور جب خوشی کے ساتھ بندگی کرے اور اُس مین لذت پاوے تب کشادہ کرے اَلْخَافِضُ
پست کرنیوالا کافرون کا بدبختی کے سبب اور اپنے قرب سے دور کرے. اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا اُٹھانیوالا مومنون کو
نیک بختی کے سبب اور اپنے قرب سے نزدیک کرکے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندہ نے جانا کہ پست
کرنیوالا اور بلند کرنیوالا وہ سبحانہ ہی تب اُسی کے پاس پناہ لیجاوے کہ اسکا مرتبہ پست نکرے اور بدبختون کی صحبت سے
دوری مانگے اور اپنے درجہ کی بلندی اُسی سے چاہے اور دونون جہان مین نیک بختون کی صحبت مانگے اور
"تخلق" یہ ہی کہ باطل کو اور دین کے دشمنون کو پست کرے اور بلند کرے حق کو اور حق کے دوستون کو
اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا وہ سبحانہ جسکو چاہتا ہی عزت دیتا ہی دنیا مین بندگی کی توفیق دے کی اور ہدایت کرکے
گناہ اور گمراہی سے بچاکے اور آخرت مین بلند مرتبہ اور بہشت کی نعمت اور اپنا دیدار دیکے اَلْمُذِلُّ خوار بیعزت
ذلیل کرنیوالا وہ سبحانہ جسکو چاہتا ہی دنیا مین بندگی سے محروم رکھکے اور گمراہ کرکے خوار کرتا ہی اور آخرت مین نیچے
سے نیچا مرتبہ دیکے اور بہشت کی نعمت اور اپنے دیدار سے محروم رکھکے خوار کرتا ہی دونون اسم سے "تعلق"
یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ عزت دینے والا اور خوار کرنیوالا وہی ہی تب دنیا اور آخرت کی عزت اُسی سے چاہے
اور خواری اور بےعزتی سے اُسکی عزت کی درگاہ مین پناہ لیجاوے اور جانے کہ عزت طاعت مین ہی اور بیعزتی
گناہ مین اور حرص اور طمع اور نفس کی شہوت سے اپنے تئین بےعزت نکرے اور "تخلق" یہ ہی جسکو اللہ تعالی نے
علم اور معرفت اور مخالفت ہوای نفس کی دیکے عزت والا کیا ہی اُسکی عزت کرے اور جسکو اُسنے کفر اور گمراہی اور
جہالت اور موافقت نفس امارہ کی دیکے بےعزت کیا ہی اُسکو بےعزت جانے اَلسَّمِیْعُ سننے والا بن کان کے
اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا بے آنکھ کے سننا اور دیکھنا حق تعالی کی صفات مین سے یہ دو صفت ہی کہ اُس سے
سننے کی اور دیکھنے کی سب چیزین خوب کھل جاتی ہین بغیر احتیاج سننے دیکھنے کے ہتھیار کے تو اللہ تعالے
کا سننا اور دیکھنا بڑا کامل ہی کیونکہ عضو اور ہتھیار کا حال بدلتا ہی اور اُسپر آفت آتی ہی اور یہان عضو اور ہتھیار
نہین ہی اور دور اور نزدیک اُس کے نزدیک برابر ہی اور اُس سبحانہ کو ایک چیز کا سننا اور دیکھنا دوسری
چیز کے سننے اور دیکھنے سے باز نہین رکھتا دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ
حق تعالی سمیع اور بصیر ہی تب وہی بات کریگا جس مین حق تعالی راضی رہے اور جو کچھ بولیگا سو باد ب

بولیگا اور غیبت اور بہتان اور زٹل بکنے سے اور اپنی تعریف اور غیر پر طعن کرنے سے پرہیز کریگا اور
نہ دیکھے گا اور نہ سنے گا مگر اللہ کا کلام اور اسکے رسول اور ان کے تابعدارون کا کلام کہ اس مین اللہ راضی ہی
اور حرام نظر سے اور دنیا کی زینت کے دیکھنے سے پرہیز کریگا "تخلق" یہ ہی کہ اللہ کی کاریگریون اور اس کی
مخلوقات مین نظر کرے اور اس سے عبرت پکڑے اور اُسکی دونون صفت کا مراقبہ اور غور کیا کرے اور جانے
کہ جو مین سنتا دیکھتا ہون تو اُسی کی صفت کا یہ سایہ ہی۔ اَلْحَکَمُ حاکم مطلق اور حکم کرنیوالا خلائق مین
بے ظلم کے اور مظلومون کا انصاف ظالمون سے قیامت کے روز لینے والا اور بندون کی نیک بختی اور بدبختی
کا حکم کرنیوالا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ تعالی حاکم ہی تب چاہیے کہ اُسکے حکم کا تابع ہو اور اُسکی تقدیر
اور قضا پر راضی رہے اور اُس سے بہت ڈرتا رہے "تخلق" یہ ہی کہ جھگڑے کے رفع کرنے مین اور حکومت مین
عدالت اور انصاف کرے اور اپنے نفس پر حاکم ہووے اور اُس سے محنت اور ریاضت کراوے اَلْعَدْلُ داد دینے
والا انصاف کرنیوالا اور ہر ایک کے ساتھ اُس کے عمل کے موافق معاملہ کرنیوالا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے
نے جانا کہ حاکم مطلق اور عادل وہ ہی اور سب کچھ اُسکے قضا و قدر سے ہی اور اُسکے سارے افعال حکمتین
ہین تب چاہیے کہ اُسکے افعال اور تدبیر پر اعتراض نکرے بلکہ سب کو حق اور عدل جانے اور "تخلق" یہ ہی کہ
لوگون مین عدالت کرے خصوصاً جو اُسکا رعیت ہی اُس مین اور جو اُس کے وجود مین اُس کی ملک ہی شہوت
اور غضب اُسکو عقل اور دین کا تابع کرے اور اُسکے سارے افعال راست درست اور معتدل ہون۔
اَللَّطِیْفُ نرمی اور نیکی کرنیوالا اور جاننے والا باریکیون اور پوشیدہ چیزون کا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندی
نے جانا کہ وہ سبحانہ لطیف ہی اور پوشیدہ بھیدون کا جاننے والا تب چاہیے کہ ظاہر اور باطن کو مکر اور فریب
اور ترک ادب اور برے اخلاق سے نگاہ رکھے اور اُسی کا شکر کرے اور نیکی اور طاعت کی توفیق اُس سے
مانگے اور اپنی تقصیر کا اقرار کرے اور توبہ کرے اور "تخلق" یہ ہی کہ اللہ تعالی کے بندون کے ساتھ نرمی
اور لطف کرے اور اللہ کی طرف بلانے اور طریق حق کی ہدایت کرنے مین نرمی کرے اور حکمت اور
موعظۂ حسنہ کے ساتھ ہدایت کرے اور اللہ کی معرفت کا علم نرمی کے ساتھ خلق کو بتاوے اَلْخَبِیْرُ خبردار
اور آگاہ سب چیزون کا اور خبر دینے والا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندی نے جانا کہ حق تعالی خبر رکھنے والا ہی تب

چیزون کا ہی تب اُسکے علم اور آگاہی کے مراقبہ کو نچھوڑے اور انبیا نے جو خبر دی ہی سب کی تصدیق کرے
اور امر و نہی کو بجالاوے اور "تخلق" یہ ہی کہ دین کے کامون مین دانا اور باریکبین رہے اور اپنے وجود
اور دل کے احوال کی خوب خبر رکھے اور نفس کے مکر اور فریب سے خوب پرہیز کرتا رہے اور لوگونکو اسکی خبر
دیا کرے اور اُس سے نجات کی راہ بتاوے اَلْحَلِیْمُ آہستگی اور بردباری کرنیوالا اور بدلا لینے مین جلدی
نکرنیوالا باوجود اختیار اور قدرت کے "تعلق" یہ ہی کہ اُسکے بدلا لینے سے ڈرتا رہے اور اُسکے علم سے معافی
کا امیدوار رہے کہ جب اسوقت برداشت اور حلم کیا ہی تو آخر کو معاف بھی کرے گا اور چاہیے کہ ایسی ذات سے کہ
باوجود کمال قدرت کے بدلا نہین لیتا ہی اور معاف کرتا ہی شرم رکھے اور ایسے کریم کے روبرو بے فرمانی
نکرے اور اُسکی نعمتون کا شکر کرے "تخلق" یہ ہی کہ جو کچھ ناپسندیدہ دیکھے اُسکو دیکھ کے بدحواس نہو جاوے اور
کمزورون کے سزا دینے مین جلدی نکرے اور معاف کرنے کی عادت اختیار کرے مگر شریعت کے حدود
جاری کرنے مین ایسا نکرے اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر مطلق کہ اُسکی ذات اور صفات کے کنہ کو کسی کی عقل اور
ادراک دریافت نہین کرسکتی ہی "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے حق کی عظمت اور بزرگی کو پہچانا تب اُس کی
بزرگی اور بڑائی کے مقابلہ مین اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل جانے اور امر و نہی کے بجالانے مین متوجہ ہو اور
چاہیے کہ عظمت اور بزرگی حق کی اُسکے دل مین ایسی اور اس قدر جم جاوے کہ اُسکے وجود کے مقابلہ مین کسی
شخص اور کسی چیز کی ہستی نظر نہ پڑے جیسے آفتاب کے مقابلہ مین تارون کی ہستی نظر نہین پڑتی اور
"تخلق" یہ ہی کہ ہمت بلند رکھے اور دنیا کے لیے سر نجھکاوے اور حق کی عظمت کے مقابلہ مین دونون جہان
اسکو حقیر معلوم ہو اور ایسے کمالات اور صفات بزرگ حاصل کرے کہ جس سے اُسکی قدر بزرگ ہو اور ایسے مرتبہ کو
پہونچے کہ اُسکی قدر کی کنہ اور بھید کو بہت سی عقلین دریافت نکرسکین۔ اَلْغَفُوْرُ بہت ہی بہت بخشنے والا
کہ بڑے گناہون کو بخشتا ہی اور چھپانیوالا ہی کہ بندے کے گناہ کو فرشتون کے دل سے بھی مٹا دیتا ہی تاکہ
اُسکی ذلت ظاہر نہو بلکہ گنہگار کو بھی اُسکے گناہ بھلا دیتا ہی تاکہ شرمندگی سے بچے اور جو بیان تعلق اور تخلق کا
اسم غفار مین بیان ہوا وہی اس اسم مین ہی اَلشَّکُوْرُ بڑا ثواب دینے والا تھوڑے عمل پر کہ چند روز
دنیا مین عمل کرنے سے آخرت مین ہمیشہ کا ثواب دیگا اور تابعدار اور شکر گذار بندون کی ثنا کرنے والا

اور شکر کی جزا دینے والا "تعلق" یہ ہی جب بندے نے حق کی اس صفت کو پہچانا تب چاہیے کہ اُسکی ثنا اور شکر
اور طاعت مین زیادہ ہوتا جاوے اور صدق دل اور اخلاص کے ساتھ اُسکی طرف رجوع ہو "تخلق" یہ ہی کہ
اللہ تعالیٰ کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور جو شخص اسپر احسان کرے اُسکا شکر ادا کرے اور اگر اُس کا بدلا دے
نہ سکے تو اُسکو دعا دے اور کہے جزاک اللہ خیرا اور شکر کے معنی احسان کا ماننا اَلعَلِیُّ مرتبہ مین سب سے بالاتر اور
سب پر غالب "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے اس معنی کو سمجھا تب چاہیے کہ اپنے قیاس اور عقل اور فکر کو اُسکی
ذات وصفات کی بلندی مین دخل نہ دے اور اُسکی معرفت مین چون وچگونگی کو دخل نہ دے کے اپنی عاجزی کا
اقرار کرے کہ معرفت کا کمال یہی ہی اور اُسکے حکم کے مقابلہ مین اپنے تئین نیست اور نابود جانے اور اُس کے
حکم کو بجالاوے "تخلق" یہ ہی کہ علم اور عمل کے حاصل کرنے مین ایسی کوشش کرے کہ اپنی ذات بھائی سے
کمالات اور مقامات اور مراتب مین بڑا ہو جاوے ولیکن بلندی مطلق ممکن نہین ہی کیونکہ اُسکے درجے کے اوپر
انبیا کا درجہ ہی اور سب سے بڑا درجہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور مطلق بڑا اللہ جل جلالہ ہی اور تخلق کی
وجہون مین سے یہ وجہ بھی ہی کہ اپنے نفس وہوا پر زبردست ہووے اور اہل دنیا کی صحبت مین اپنی بڑائی
رکھے اور بغیر اُسکے حکم کے ہمت کو پست نکرے اور جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی طرف صدق دل سے متوجہ ہوتا ہی
آسمان وزمین کے لوگون کے دل مین اُسکی ہیبت بیٹھ جاتی ہی اور اُس سے ڈرتے ہین اَلکَبِیرُ بزرگ
اور سب سے بڑا اس نام سے تعلق اور تخلق دیا ہی جو اسم العلے سے ہی اَلحَفِیظُ نگاہ رکھنے والا تمام عالم
کا آفتون اور ضایع ہونے سے اور یاد رکھنے والا سب چیزونکا کہ سب چیزین اُسکے علم مین محفوظ ہی کہ اُس کا بھولنا ممکن
نہین "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ حفیظ ہی تب سب آفتون اور خوف کی چیزون سے اور
نفس اور ہوا کے غلبہ سے اُسکے حفظ اور حمایت مین پناہ لیجاوے۔ اور "تخلق" یہ ہی کہ حدود اور احکام شرع
کو نگاہ رکھے اور اپنے عضو کو گناہ سے اور دل کو اللہ کے سوا غیر کی یاد سے اور سر کو غیر کے خیال سے
محفوظ رکھے اور اپنے سارے احوال کو نگاہ رکھے کہ استقامت اور میانہ روی سے باہر نہ نکلے اور عاجزون
کی دستگیری اور محافظت کرے اور حدیث اور قرآن اور اُسکے معنی کو دل مین یاد رکھے اَلمُقِیتُ قوت یعنے
روزی کا پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا وہ سبحانہ بدن کی قوت جو اُسکی خورش ہی اور ارواح کی قوت کہ معرفت

اور ایمان ہی پہونچانے والا ہی" تعلق "یہ ہی کہ بندہ اپنی جان اور تن کی قوت اور روزی کو اُسی سے چاہی" تخلق"
یہ ہی کہ بھوکھون کو کھانا دے اور غافلون کو ہدایت کرے اور نفس کے احوال کی خبر رکھے کہ بگڑنے نپاوے
اَلْحَسِيْبُ کفایت کرنیوالا سب کامون مین اور حساب لینے والا خلائق سے قیامت کے روز اور بندونکی
سانس گننے والا دنیا اور آخرت مین" تعلق "یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ کفایت کرنیوالا ہی تب
اُسی پر اور اُسکی تدبیر پر کفایت کرے اور سب کام مین اُسی پر توکل کرے اور ہر دم نیک کام کرے کیونکہ ہر سانس کو
وہ گنتا ہی اور اُسپر حساب کریگا اور" تخلق "یہ ہی کہ محتاجون کی حاجت بر آری کا وسیلہ بن جاوے اور اپنے نفس سے
محاسبہ لیوے اسکے پہلے کہ قیامت کو حساب لیا جاوے اَلْجَلِيْلُ بزرگ قدر مطلق صفات کمال مین" تعلق"
یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ جلیل ہی تب اُسی کی تعظیم کرے اور اُسی کو دوست رکھے اور اُسی کی بزرگی قدر
اور اُسکے جلال کے انوار کے مقابلہ مین نیست مطلق بن جاوے تاکہ ہست مطلق ظہور کرے" تخلق "یہ ہی کہ اپنے
نفس مین صفات کمال کی پیدا کرے اور اپنے باطن کی صفات کو نیک کرے تاکہ خالق اور خلق سب اُسکو دوست
رکھین اَلْكَرِيْمُ بزرگ اور عزیز ساری خوبیون والا باوجود قدرت کے معاف کرنیوالا وعدہ کا وفا
کرنیوالا امید سے زیادہ دینے والا اپنی درگاہ کے التجا لانیوالے کو ضایع نکرنے والا اور بزرگ کرنے والا۔
" تعلق "یہ ہی کہ بندہ ایسے کریم کے کرم اور بخشش کا شکر کرے اور ایسے کریم کی دوستی دل مین رکھی" تخلق"
یہ ہی کہ کوشش کرے کہ یہ سب اوصاف اپنے بیچ مین حاصل کرے اَلرَّقِيْبُ نگاہ رکھنے والا مخلوقات کا کسی
وقت اُن سے غافل نہین ہوتا اور کوئی چیز ذرہ برابر اُس سے غائب نہین ہوتی" تعلق "یہ ہی کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ
کی نظر مین باادب رہے اور ناشایستہ کامون سے خوب ڈرتا رہے اور جانتا رہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اُس کے
ظاہر اور باطن کا نگہبان ہی اور" تخلق "یہ ہی کہ اپنے تئین اپنے نفس اور دل کے مرض سے کہ مکر و فریب ہی نگاہ
رکھے اور نفس اور شیطان جو گھات مین لگے ہین کہ اُسکو غافل پاوین تو خراب کرین سو اُنکے مکر و فریب سے
ہشیار ہو کے اُن کے آنے کی راہ کو بند کر دے اَلْمُجِيْبُ قبول کرنیوالا بیچارون اور بیقرارون کی دعا کا اور
جواب دینے والا ہر پکارنے والون کا اور عطا کرنیوالا ہر سوال کا" تعلق "یہ ہی کہ بندہ اپنی ہر حاجت کے وقت
اُس صفت کو پہچان کے اُسی سے علاقہ رکھے اور اُسی کو پکارے" تخلق "یہ ہی کہ حق کے پکارنیکو امر و نہی

مین جواب دے یعنی کہے مین نے سنا اور مان لیا اور بندے لوگ جو اپنی حاجت برآری کیواسطے اسکو پکارین تو انکی
بات سنے اور جس قدر ہوسکے اُنکی حاجت برآری کرے اور اگر عاجز ہو تو لطف اور نرم بات سے انکا جواب دے
اور جو کوئی دعوت کرے یا ہدیہ دے تو اُسکو قبول کرے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے اَلْوَاسِعُ
بڑی کشادگی والا کہ علم اور احسان اور ملک اُسکا بڑا کشادہ ہی اور نعمت اور قدرت اور توانگری اُسکی بڑی کشادہ ہو اور
تعلق یہ ہی کہ جب بندے نے اللہ کو اور اُسکی اِن صفات کو پہچانا تب تنگی اور نادانی اور عاجزی اور محتاجی و احتیاج
اُسکے باقی نرہے بلکہ سب سے بے پروا ہوجاوے اور سب کامون مین اُسی سے التجا کرے اور سب تنگی مین اُسی کے
پاس پناہ لیجاوے "تخلق" یہ ہی کہ کوشش کرے علم اور معرفت اور اچھے حال کے کشادہ ہو نیکی اور بخشش اور
اور سخاوت اختیار کرے اور سینہ کشادہ رکھے اور دل اور ہاتھ کو کشادہ کرے اور جو اُسپر کوئی حادثہ آپڑے اور
جاہلون سے ایذا پاوے تو تنگدل نہووے اور کسی چیز کو کسی شخص سے دریغ نکرے اور ہر کسی کے ساتھ
ہر طرح سے کشادہ پیشانی رہے اَلْحَکِیْمُ استوار کار یعنی پکے کام والا کہ اُسکے کامون مین سستی اور
کمزوری نہین اور دانا کہ سب بھیدون کی حقیقتون اور باریکیون کو جانتا ہی "تعلق" یہ ہی جب بندے نے
جانا کہ پروردگار تعالےٰ حکیم ہی تب اُسکے حکم پر راضی ہو اور جانے کہ اس کام مین اُسکی بڑی حکمت ہوگی گرچہ
ظاہر مین معلوم نہو اور کسی چیز کی حقیقتون کے سمجھنے مین اسم حکیم کے فیض کیطرف متوجہ ہو اور "تخلق" یہ ہی کہ
کوشش کرے کہ اس کا غور اور فکر خوب ٹھیک ہو اور اپنے عمل کی قوت کو نیک کرے اور جس علم اور کام سے
اُسکا نفس کامل ہو اُسکی باریکی کو خوب سمجھے اور نادانی اور لغو سے پرہیز کرے اور بے مرضی حق کے کوئی کام
نکرے تاکہ لوگ اُسکو حکیم کہہ سکین اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنے والا مومنون کا یعنی اُنپر رحمت کرتاہے اور
اور اُن کی خیرخواہی کرتا ہی اور اُن کو نعمت دیتا ہی اور اُنپر احسان کرتا ہی اور اُن کی تعریف کرتا ہی اور مومنین
اُسکو دوست رکھتے ہین "تعلق" یہ ہی کہ اُسکو دوست رکھین اور نعمتین مذکورہ کے امیدوار رہین اور
اُسکی طاعت اور تعظیم اور ذکر کرین اور اُس سے ڈرین اور "تخلق" یہ ہی کہ اہل دین کا دوستدار ہو اور
جو نیکی اپنے واسطے چاہے وہی مسلمان بھائی کیواسطے بھی چاہے بلکہ اُن کو ایثار کرے یعنی اُنکے
بھلے کو اپنے بھلے پر مقدم سمجھے اور اس اسم کے تخلق کا کمال ہی کہ غصہ اور کینہ اور ایذا کے سبب سے

ایثار اور احسان سے باز رہے جو اس سے جدا ہو اس سے ملے جو اسکو محروم کرے اُسکو دے جو اسپر ظلم کرے
اُسکو معاف کرے اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات اچھے کام والا بڑی بخشش والا "تعلق" یہ ہی کہ اُسکی حمد و ثنا بجا لاوے
اور اُسکی نعمت اور بخشش کا شکر کرے "تخلق" یہ ہی کہ علم اور عمل اور اچھی چال حاصل کرکے بزرگی حاصل کرے
اور لوگون کو اپنی بخشش سے فائدہ پہونچاوے اَلْبَاعِثُ اُٹھانیوالا مُردون کا قبرون سے اور غافلون کے
دلون کو خواب غفلت اور غرور سے جگانیوالا اور خلق کی طرف رسولون کا بھیجنے والا "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ
خواب غفلت سے بیدار ہوا ور رسول کی بیفرمانی سے بیزار ہو اور مرنیکے بعد اُٹھنے کے روز کو یاد کرے اور آخرت
کے کام مین مشغول ہو "تخلق" یہ ہی کہ نادان لوگون کا دل جو جہل کے سبب سے مر رہا ہی علم سکھا کے جو
سبب حیات ابدی کا ہی زندہ کرے اور غافلون کو ہوشیار کرے اَلشَّهِیْدُ حاضر اور خبردار ظاہر اور باطن چھپے
اور کھلے پر اور گواہی دینے والا خلق کے اعمال اور احوال پر قیامت کے روز "تعلق" یہ ہی بندے کو چاہیے
کہ اللہ کے حاضر رہنے اور خبردار ہونے اور اعمال پر گواہی دینے کے مراقبہ سے غافل نرہے اس نام کے
پہلے معنی کا "تخلق" وہی ہی جو علیم و خبیر کا تخلق ہی اور دوسرے معنی کا تخلق یہ ہی کہ کوشش کرے کہ عدالت اور
دل کی صفائی حاصل کرکے دنیا مین اور قیامت کے دن کے گواہی دینے والون مین داخل ہو اور حق کی
وحدانیت اور انبیا کے میثاق کا گواہ ہو تا کہ اللہ کے خاص بندون مین داخل ہو اَلْحَقُّ ثابت اور ہست مطلق
اور سزاوار اور لائق معبودیت اور خدائی کے "تعلق" یہ ہی کہ بندہ اُسکو ہست اور موجود سمجھے اور اُسکی حضوری کا
مراقبہ یعنی غور ہر وقت کرے "تخلق" یہ ہی کہ حق یعنی شریعت نبوی کی اتباع کرے تا کہ اُسکے سبب سے ایک نور اور
حضور حاصل ہو اور اُسکے سبب سے حق کے وجود اور ذکر اور حضور مین غرق ہو جاوے یعنی غیر کے وجود کا یہانتک
کہ اپنے وجود کا بھی ہوش نرہے باقی رہے اور اللہ کو باقی اپنے تئین فنا سمجھے تا کہ اُسپر صفت حقانیت کی کھل سکین
اَلْوَکِیْلُ کارساز بندونکا کہ بندون کے سارے کام کو اپنے ذمہ پر لے لیا ہی "تعلق" یہ ہی بندے کو
چاہیے کہ اپنے سب کام کو حق سبحانہ کو سونپ دے اور اُسکی تدبیر پر چھوڑ دے اور بالکل اُسی پر توکل کرے
اور اُسی سے مدد مانگے بکفایت کرے اور "تخلق" یہ ہی کہ کمزورون اور عاجزون کے کامون مین اور اُن کی مہم کے
انجام دینے مین کوشش کرے اور اُنکی کاربرآری مین ایسا ہو جاوے کہ گویا اُنکا وکیل ہی اور اپنے نفس پر بعد تعالیٰ کا

وکیل ہووے اُس سے اللہ تعالیٰ کا حق پورا ادا کروانے اور اُسکے امر ونہی کی اتباع کروانے مین اَلْقَوِیُّ توانا اور قوت والا
کہ پوری قدرت رکھتا ہی اور پیدا کرنیوالا قوت کا اَلْمَتِیْنُ استوار کہ بڑے زور کی قوت رکھتا ہی اور پیدا کرنے والا
اُستواری کا دونون نام سے ”تعلق“ یہ ہی کہ سب کام مین قوت اور مدد اُس سے چاہے اور اپنے تئین اور سبکے تئین
اور سب چیزون کے تئین اُس کا تابعدار جانے اور بدی کے ارادے اور بے ادبی کیوقت اُسکی قوت اور قدرت سے
ڈرتا رہے ”تخلق“ یہ ہی کہ نفس کی خواہش پر قوی اور غالب ہو اور دین مین سخت اور مضبوط ہو اور یقین مین قوی
اور مضبوط ہو اور احکام شرع کے اجرا مین سستی کو اپنے پاس آنے نہ دیوے اَلْوَلِیُّ دوست اور مددگار مومنون اور
متقیون کا اور کام بنانیوالا ”تعلق“ یہ ہی کہ اپنے ایمان کی شاخون کو کامل کر کے حق سبحانہ کے زیادہ دوست رکھنے
کے لائق ہو جاوے اور سب کام مین اُس سے مدد مانگے اور اُسکی محبت اور کارسازی کا شکر کرے اور اُسکی
نزدیکی سے آگاہ ہو اور اُسکے سوا غیر کیطرف متوجہ نہو ”تخلق“ یہ ہی کہ حق سبحانہ کو اور اُسکے دوستون کو دوست رکھے
اور اُسکے دین کی اور اُسکے دوستون کی مدد مین کوشش کرے اور خلق کی حاجت برلانے اور اُنکی بھلائی مین کوشش کرے
تاکہ یہ اسم اُسپر بولا جاوے اور ولی اللہ کھلاوے اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنیوالا اپنی ذات وصفات کا اپنے کلام کیساتھ
ازل مین اور نشانیان کھلی کھلی ظاہر کر کے ہمیشہ کو اور تعریف کرنیوالا انبیاؑ اور اولیاؒ اور مقربون کا ایمان اور احسان
اور عرفان کی فضیلت کے سبب اور تعریف کیا گیا ہی اپنی تعریف کرنے سے اور ساری مخلوق کے تعریف کرنے سے
اور ساری تعریف کے لائق وہی ہی اور ساری حمد وثنا اُسکی طرف رجوع کرتا ہی ”تعلق“ یہ ہی کہ کوشش کرے کہ
اسکو بخشش کا کمال حاصل ہو تاکہ خدا اور خلق کے نزدیک محمود یعنی تعریف کے لائق ہو اور اس بات کی التجا اُسی سے
کرے اور ”تخلق“ یہ ہی کہ ہمیشہ ہر وقت و ہر حال مین حق کی تعریف کیا کرے اور کوشش کرے کہ کمال بخشش کی صفت
اسکو حاصل ہو تاکہ خدا اور خلق کے نزدیک محمود ہو اور بندون مین محمود وہی ہی کہ جسکی صفات اور چال اور صورت اور اعمال
اور اقوال اور احوال تعریف کی قابل ہوں اور اُن مین کچھ نقصان نہو اور یہ بات سید کل مین بدرجۂ کمال ہی کہ نام پاک اُن کا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اَلْمُحْصِیْ گھیر نیوالا ہی علم اُسکا ہر چیز کو اور وہ دانا ہی ہر چیز کی باریکیون اور حقیقتون کا اور اُسکے
علم نے کائنات کے ذرہ ذرہ کے عدد کے شمار کو گھیر لیا ہی ”تعلق“ یہ ہی کہ بندہ اس بات کا مراقبہ کرے کہ اُس کے
اعمال اور احوال ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہین اور قیامت کے حساب سے غافل نرہے اور دنیا کی زندگی مین

قیامت کا حساب یاد رکھے "تخلق" یہ ہی کہ اپنے اعمال کو گنتا رہے گنے جانے کی پہلے اور اپنے نفس سے حساب لیتا رہی حساب لیے جانے کے پہلے سے اور کوشش کرتی تاکہ اپنے ظاہر و باطن کی اعمال واحوال کی باریکیون سے واقف ہو۔
اَلْمُبْدِئُ پہلے پہل پیدا کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا مارنیکے بعد پھر زندہ کرنیوالا اور دونون اسم کے معنی یون بھی ہین کہ وہ سبحانہ بندیکو نعمت دیتا ہی اور بعضی تقصیرات کے سبب سے اُسکو نیست کر دیتا ہی پھر اپنے عفو اور کرم اور احسان کے سبب دوہرا کے دیتا ہی عادت الٰہی یون ہی جاری ہی کہ دیتا ہی اور لیتا ہی اور پھر دیتا ہی تاکہ نعمت کی قدر پہچانے اور شکر کرے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حق کی نعمت کا شکر کرے اور ہر حال مین اُسکی رضامندی ڈھونڈھے اور اس دنیا کی زندگی کے شکر مین اُس جہان کی زندگی کا کام درست کرے اور "تخلق" یہ ہی کہ خیرات کے شروع کرنے اور حسنات کی بنیاد قائم کرنے مین کوشش کرے اور جو نیک عمل کہ بسبب تقصیر کے چھوٹ گیا اُسکو دوہراوے یعنی اُسکی قضا ادا کرے اَلْمُحْیِیْ پیدا کرنیوالا حیات کا جسم مین اور زندہ کرنیوالا دلون کا ایمان و معرفت سی اَلْمُمِیْتُ دور کرنیوالا حیات کا جسم سے اور مارنیوالا دلون کا کفر اور غفلت کیساتھ دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ بندہ کو چاہیے کہ حیات کی نعمت کے شکر مین مشغول رہے اور دنیا کی زندگانی فانی کو حیات ابدی کے حاصل کرنے مین صرف کرے حیات ابدی ایمان اور تقوی مین ہی اور کسی سبب کو حیات اور موت مین تاثیر کرنیوالا حقیقی نجانے "تخلق" یہ ہی کہ اللہ کی معرفت سے دل کے زندہ کرنے مین اور قوت غضبیہ اور شہویہ سے نفس کے مارنے مین کوشش کرے اور بھوکھون کو غذا دینا جس سی بدن قایم رہتا ہی اور کافرون سے جہاد کرنا جس سے ناپاک لوگ نیست ہوتے ہین ان دو اسم کے تخلق مین داخل ہی اَلْحَیُّ زندہ ازلی اور ابدی وہ تعالی شانہ ہی کہ ہرگز نہ مریگا اور اُسکو زوال اور ہلاک نہین "تعلق" یہ ہی کہ جب پہچانا کہ وہ تعالی زندہ ہی کہ ہرگز نہ مریگا تب اُسپر توکل اور بھروسا کرے اور جو شخص کسی مخلوق پر بھروسا کرے تو احتمال ہی کہ حاجت کیوقت وہ مخلوق مر جاوے اور اُسکی امید ضایع ہو جاوے "تخلق" یہ ہی کہ اُسکے ساتھ اور اُسکی یاد کے ساتھ زندہ رہے تاکہ ہرگز نہ مرے اَلْقَیُّوْمُ قائم آپ ہی آپ اور قائم رکھنے والا اور زندہ کرنیوالا ساری مخلوقات کا اور سب کا تھامنے والا اور سب کے کام کا درست کرنیوالا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ سبکا قایم رکھنے والا اور سب کا کام بنانیوالا وہ ہی تب ساری تدبیر اور کاربار کی تکلیف سے فارغ ہو جاوے اور اُسپر توکل کرکے اور سب کام اُسکو سونپ کر راحت کیساتھ زندگی گذارے "تخلق" یہ ہی اس صفت سے نصیب بندیکا بقدر اُسکی بے پرواہی کے ماسوی اللہ سے ہی اور لوگون

کی مدد کرنے اور اللہ کے بندون کے کام بنانے کی اندازی موافق ہی اور علمانے کہا ہی کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہی اور جو شخص کہ سجدے مین کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ تو اُسکی حاجت برآوی اَلْوَاجِدُ پانیوالا اسطلب کا کہ کوئی کمال اور مراد اور مقصد اُس سے گم نہین ہوتا غنی اور بے پروا مطلق کہ کسی چیز اور کسی کا محتاج نہین ہی اور جاننے والا سب چیز کا ،،تعلق،، یہ ہی کہ بندہ اللہ کے ارادے پر اپنے تئین چھوڑ دے اور اُسی سے احتیاج رکھے اور اُسکے علم سے خبردار رہے اور ،،تخلق،، یہ ہی کہ جو کمالات ضروری ہی اُسکے حاصل کرنے مین کوشش کرے تا کہ مراد اور مقصد پاوے اور اللہ کے فضل سے اللہ کے سوا غیر سے بے پروا ہو جاوے اَلْمَاجِدُ بڑا بزرگ اس اسم کا تعلق اور تخلق وہی ہی جو اسم المجید مین لکھ چکے۔ اَلْوَاحِدُ ایک ہی اپنی ذات مین اور یگانہ ہی اپنی صفات کے کمال مین ایسا واحد کہ اُسکے جز نہین اور اُسکے مثل اور مانند نہین واحد مطلق وہی ہی ازل سے ابد تک ،،تعلق،، یہ ہی کہ جب بندے نے پہچانا کہ اللہ تعالیٰ واحد ہی صفات کمال مین کہ اپنا شریک نہین رکھتا ہی تب چاہیے کہ اُسکی طرف متوجہ ہو اور اُسکے سوا غیر کو اُسکا شریک نکرے ،،تخلق،، یہ ہی کہ کوشش کرے کہ فضل و کمال مین اپنے برابر کے لوگون سے اکا اور یکتا ہو جاوے اور بندگی مین یکتا ہو جیسا کہ وہ سبحانہ معبودیت مین یکتا ہی اور اُسکی توحید مین غرق ہو جاوے ایک کہے ایک کو جانے ایک کو دیکھے ایک کو ڈھونڈھے جو دیکھے سو اُس سے دیکھے اور اُس سے جانے لَا اَحَدَ یکتا اپنی ذات مین کہ مانند نہین رکھتا اِس اسم کا تعلق تخلق اور اسم الواحد کا ایک ہی جامع ترمذی اور مشکوۃ مین فقط الواحد ہی اور حصن حصین مین الواحد الاحد دونون ہی اَلصَّمَدُ ایسا مالک کہ نہایت آرزو کے ساتھ قصد کیا جاتا ہی اُسکی درگاہ مین سارے مطالب کے لیے اور وہ پاک ہی سارے نقصانون اور آفتون سے اور سارے کمال اُس مین جمع ہین سب اُس کے محتاج وہ کسی کا محتاج نہین ،،تعلق،، یہ ہی کہ بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ اُس تعالیٰ کی درگاہ کے قصد پر دوڑے اور سارا مقصد اُس سے ڈھونڈھے اور اُسکو سب نقصان اور آفتون سے پاک جانے اور اُس سے کمال اور مدد مانگے اور اُسکی طرف سے دوسری طرف مُنھ نہ پھیرے ،،تخلق،، یہ ہی کہ آرزومندونکی کام درست کرنے مین کوشش کرے اور بری خصلتون سے اور لذتون اور شہوتون کی احتیاج سے بھاگتا رہے تا کہ اللہ کے بندے ساری حاجتون کا اُسکے پاس قصد کرین اور ساری آفتون سے پاک ہو جاوین اور احکام دین کے نگاہ رکھنے مین خوب مضبوط ہون اور علم اور یقین کی سیدھی راہ پاوین اَلْقَادِرُ قادر مطلق قدرت والا

کہ اگر چاہے کرے اور اگر نہ چاہے نکرے اَلْمُقْتَدِرُ بڑی قدرت والا دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب
بندے نے پہچانا کہ اُسکو کمال قدرت ہی اگر چاہے نیست کو ہست کرے اور اگر چاہے ہست کو نیست کرے تب
ہمیشہ اسکے قہر سے ڈرتا رہے اور اُسکے لطف کا امیدوار رہے اور اُسکے حکم اور ارادے پر گردن جھکائے رہے
"تخلق" یہ ہی کہ شیطان کو مخالفت شرع سے باز رکھنے پر اور شیطان کو گمراہ کرنے سے باز رکھنے پر اور طبیعت اور
خواہش نفسانی کو شہوتون اور لذتون سے باز رکھنے پر قادر ہو اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنیوالا وہ سبحانہ اپنے دوستون کو
اپنی درگاہ عزت سے نزدیک کرنے اور اپنے نزدیکی کی راہ دکھانیکے سبب آگے کرنیوالا ہی اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے
ڈالنے والا وہ سبحانہ اپنے دین کے دشمنون کو اپنی لطف سے دور ڈال کے اور اپنی شناخت اور ان دشمنونکے
درمیان مین پردہ ڈال کے پیچھے ڈلنے والا ہی دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی جب بندے نے جانا کہ آگے کرنا
اور پیچھے ڈالنا اللہ کا کام ہی تب اپنی قوت سے بیزار ہو اور اپنے عمل کا اعتبار نکرے اور فقط حق کے کرم اور فضل
ہی پر نظر رکھے اور "تخلق" یہ ہی کہ اپنے تئین بڑھ بڑھ کے نیکیون اور اللہ کی نزدیکی کے کامون کو کرکے
آگے بڑھاوے اور نفس اور شیطان کو اور بعضے آدمیون کو جو نیک کام سے منع کرتے ہین پیچھے ڈالے یعنی
اُنکی بات نہ سُنے اور جسکو اللہ تعالی نے قابل تعظیم کیا ہی اور اپنا نزدیک اور مقدم کیا ہی اُسکو مقدم کرے اور
جسکو اُسنے پیچھے ڈالا اور دور کیا ہی اُسکو حقیر جانے اور پیچھے ڈالے اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے وہ سبحانہ اول ازلی ہی کہ اُسکے
وجود اور ہستی کا شروع نہین ہی اَلْاٰخِرُ وہ سبحانہ آخر ابدی ہی کہ اُسکی بقا کا نہایت نہین بعد فنا ہونے خلق کے
اُسکی ذات باقی رہے گی اَلظَّاهِرُ وہ سبحانہ ظاہر ہی کہ وجود اور ہستی اُسکی آسمان و زمین مین کھلی کھلی نشانیون
سے ظاہر ہی اَلْبَاطِنُ وہ سبحانہ باطن اور پوشیدہ ہی کہ اُسکی ذات مقدس کا بھید جلال اور کبریا کے حجاب سے
پوشیدہ ہی ان چارون اسمون سے "تعلق" یہ ہی کہ اہتمام کرے اپنے حال کا اور اول مین فکر کرے اور اپنے آخر مین
غور کرے اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرے اور عالم جو نیست سے ہست ہوا اور پھر فنا ہوگا اسکو جانے اور اسپر
دل نہ لگاوے اور ظاہری چیزون کو دیکھ کے اُسکے بنانیوالے کے پہچاننے کا غور کرے "تخلق" یہ ہی کہ دین کے
کام مین سابق اور اوّل ہو اور دنیا کے کام مین پچھلا اور آخر مثلاً جمعہ کی جماعت مین پہلے جاوے اور کھانا پیچھے
کھاوے اور شریعت کے احکام بجالانے مین ظاہر ہو اور حقیقت کے بھید مین باطن اور ظاہر خلائق کیساتھ ہو

اور باطن خدا کے ساتھ اَلْوَالِیُ والی اور تصرف کرنیوالا اور سب کا مالک علی الاطلاق کہ سب کام کی تدبیر اور قدرت اور سارے کام اُسکے اختیار مین ہین، "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ اُسکے حکم کی اطاعت کو لازم جانے "تخلق" یہ ہی کہ اپنے ملک کی بادشاہت کو حسن تدبیر اور شریعت کے احکام جاری کرنے کے سبب مضبوط رکھے اور اُس کی محافظت کرے کہ جن اور آدمی کے شیطان لوٹ نہ سکین اور اللہ تعالیٰ کے حکم جاری کرنے مین اپنے وجود کی بادشاہت کا مالک اور حاکم ہو جاوے اَلْمُتَعَالِیُ بلند قدر سارے بادشاہون پر بالا اور ایسا بلند ہو کہ کوئی نقصان اور آفت وہان تک نہین پہنچتی جو معنی اسم العلی کے ہین اُس سے زیادہ مبالغہ ہو اور اسم متعالی مین اور اسم متعالی سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم العلی مین گذرا۔ اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا اور احسان کرنیوالا اور اُسکی نیکی اور احسان خلق پر بیشمار ہو اور حد سے زیادہ، "تعلق" یہ ہی کہ بندہ اُسکی نیکی اور نعمت کا شکر بجالاوے "تخلق" یہ ہی کہ اُسکے خلق کیساتھ نیکی اور احسان کرے خصوصاً ماں باپ اور اقربا اور ہمسائے اور سارے حق والون پر اور مستحقون پر بلکہ غیر مستحقون پر بھی۔ اَلتَّوَّابُ رحمت کیساتھ رجوع کرنیوالا توبہ کی توفیق دینے والا توبہ قبول کرنیوالا "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار رہے کبھی نا امید نہو اور حق کی جناب سے توبہ مانگے اور گناہون سے پشیمان ہو اور توبہ مین تاخیر نکرے "تخلق" یہ ہی کہ بندون کی بھول چوک اور گناہ سے مُنھ پھیرے اور اگر عذر اور توبہ کرین تو قبول کرے اور پھر اُنپر کرم کرے اور اُن کو انعام دے اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا عذاب کیساتھ کافرون اور گردن کشون سے اُن کی گردن کشی اور کفر کے سبب "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حق کے انتقام لینے یعنی عذاب کیساتھ بدلا لینے سے بہت ڈرتا رہے اور گناہون سے پرہیز کرتا رہے "تخلق" یہ ہی کہ حدود شرع اور اُسکے احکام کی نگاہ رکھنے مین سُستی اور ڈھیل نکرے اور دین کے دشمنون کو سزا دے اور سب سے بڑا دشمن نفس امارہ ہی سو اُسکی سزا یہ ہی کہ جب کوئی گناہ کرے یا عبادت مین کوتاہی کرے تو اُسکے مناسب انتقام کرے اور سزا دے اَلْعَفُوُّ مٹانیوالا محو کرنیوالا گناہون کا درگذر کرنیوالا گناہون سے "تعلق" یہ ہی کہ بندہ کتنا ہی گنہگار ہو اپنے رب کے عفو کا امیدوار رہے "تخلق" یہ ہی کہ لوگون کی تقصیرون اور گناہون کو جو اُسکے حق مین کیے ہون معاف کرے اَلرَّؤُفُ بڑا مہربان بندونپر کہ اُسکی رحمت غالب ہی اِس اسم سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم الرحمن الرحیم مین گذرا مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ملک کا کہ اُسکا حکم اور اُسکی خواہش اُسکی بادشاہت مین جاری ہی پیدا کرنے اور نیست کر نے باقی رکھنے

اور فنا کرنے مین اس اسم سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم الملک مین گذرا، ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَام صاحب بزرگی اور بخشش کا کہ ساری بزرگی اور سارے کمال اُسی کے واسطے ثابت ہین اور ساری بخشش اور بزرگی بخشنا اُسی سے ظاہر ہوتا ہی تو بس جلال اُسکی ذات کی صفات ہی اور بخشش اُسکا فعل ہی کہ اُسکے بندون پر پہونچتا ہی اور اُسکی بخشش کا حد و پایان نہین، "تعلق" یہ ہی جس نے اللہ تعالی کے جلال کو پہچانا وہ اُسکی درگاہ مین اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتا ہی اور جس نے اُسکی بخشش کو دیکھا وہ اُس کا شکر کرتا رہے اور اُسکے سوا غیر کی خدمت نکرے اور غیر سے سوال نکرے "تخلق" یہ ہی کہ اپنے نفس کیواسطے ایک جلال اور شرف اور کمال اور انعام حاصل کرے اور حق کے بندون کی تعظیم اور اکرام کرے جیسا کہ لائق ہو اَلْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا کہ مظلوم کی داد ظالم سے لیتا ہی اور قیامت کے روز ظالم اور مظلوم کو آپس مین راضی اور خوشنود کریگا اسم اس سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم العدل مین گذرا اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا مخلوقات کا عالم مین "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ غور و فکر کرے اللہ تعالی کے عجائبات اور کاریگریون اور اُسکے بیشمار فعلون کے جمع کرنے مین "تخلق" یہ ہی کہ اپنے اندر جمع کرے علم اور عمل اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ اور معرفت حق کی ذات اور صفات کی اور اچھی خصلتین اور عبادات اور وظیفے اور نیکیان اور ساری فضیلتین اور کمالین اور کوشش کرے کہ اُسکا دل اور دل کے قصد اللہ کے ساتھ جمع ہون اَلْغَنِيُّ بے پروا کہ ذات اور صفات اور افعال مین سب چیز سے بے نیاز اور بے پروا ہی اَلْمُغْنِي بے پروا کرنیوالا دوسرون کو اپنے بندون مین سے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ حق سبحانہ بے پروا ہی تب اُسی کی پروا رکھے اور جب جانا کہ بے پروا کرنیوالا ہی تب سب طمع چھوڑ دے اور اُسی سے سوال کرے اور اُسکی پروا رکھے "تخلق" یہ ہی کہ جب بندہ خلق سے بے پروا ہو جاوے تب اُس نے اسم غنی سے تخلق حاصل کیا اور پھر جب نیازمندون اور محتاجون کی دستگیری کرے اور جہان تک ہو سکے اُن کی حاجت رفع کرے اور اُسکے پاس جو اللہ تعالی کا فضل اور نعمت ہی اُسکو فقیرون اور مسکینون کو دے اور اُنکو سوال سے بے پروا کر دی تب اُس بندے نے اسم مغنی سے تخلق حاصل کیا اَلْمُعْطِي دینے والا کہ جس کو چاہے دے اَلْمَانِعُ باز رکھنے والا کہ جسکو چاہے نہ دیوے اور دین اور بدن کے نقصان اور ہلاک کے اسباب کا رد کرنیوالا اور حفاظت کرنیوالا نقصان و ہلاک سے عقل پیدا کرکے اور شرع مقرر کرکے، "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ معطی اور مانع ہی تب اُسکی

عطا کا امیدوار ہو اور اُسکے منع اور نہ دینے سے ڈرتا رہے "تخلق" یہ ہی کہ الحرت اور مستحقون کو دلوے اور فاسقون کو اور ظالمون کو نہ دلوے اور دل اور روح کو اللہ تعالیٰ کی حضوری اور طاعت کا نور دے انفس اور طبیعت کو ہوا اور شہوتون سے باز رکھے حصن حصین مین اسم معطی روایت نہین ہی مشکوٰۃ مین ہی اور اوپر مذکور ہوا کہ مشکوٰۃ مین اسم احد نہین ہی حصن حصین مین ہی اور ہمنے سب اسمون کو مع شرح لکھا اگر ایک نام زیادہ ہو سکے گا تو مضائقہ نہین بلکہ فائدہ ہی اَلضَّآرُّ پیدا کرنیوالا ضرر اور شر کا اور ضرر پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ نفع پہونچانیوالا اور پیدا کرنیوالا خیر اور نفع کا یعنی وہ سبحانہ خیر اور شر اور نفع اور ضرر کا خالق ہی اور درد اور دوا اور بیماری اور شفا اور گرمی اور سردی اور خشکی اور تری پیدا کرنیوالا وہی ہی یہ گمان نہ کرو کہ دوا اپنی ذات سے فائدہ دیتی ہی اور زہر اپنی ذات سے ہلاک کرنیوالا ہی اور کھانا اپنی ذات سے آسودہ کرتا ہی اور پانی اپنی ذات سے پیاس بجھاتا ہی بلکہ اُس سبحانہ کی عادت اسی طرح جاری ہوئی کہ ان سب کو اسباب مقرر کیا ہی اور اُن کے وسیلہ سے کام کرتا ہی سب کچھ آپ ہی کرتا ہی لیکن اسباب کے پردے کی آڑ سے اگر چاہے تو بے ان کے بھی کام کرے اور اگر نہ چاہے تو ان کے ہوتے بھی کچھ نکرے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع سب حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو اُسکی قدرت کے تابع سمجھے اور اُسکی تقدیر پر راضی رہے اور سب کام اسکو سونپ دے "تخلق" یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے امر اور شریعت کے حکم سے ضرر پہونچا دے اور دین کے دشمنون کو ڈانٹے اور جھڑکے اور دین کے دوستون کو فائدہ پہونچا دے اور اُن کی مدد کرے اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا آسمانون کا جمے ہوئے تارون اور چلنے والے تارون سے اور روشن کرنے والا زمین کا انبیا اور اولیا اور علما اور مومنین اور مومنات اور باغون اور پھولون سے اور روشن کرنے والا مومنون اور عارفون کے دلون کا ایمان اور طاعت اور نیک چال اور معرفتون اور حقیقتون کے نور سے "تعلق" یہ ہی بندے کو چاہیے کہ طبیعت کی تاریکیون اور نفس کی کدورتون سے نکل سکے ہدایت اور شریعت کی چراغ سے نور لیکے اپنے علم اور عمل کے نور سے نیک اور بد کا فرق سمجھے اور شیطانی اور نفسانی خیالات اور وسواس کو اور ملکانی اور رحمانی الہام کو جدا کرے "تخلق" یہ ہی کہ ایمان اور عرفان کے نور سے روشنی کرے اور اللہ کی راہ مین محنت کرکے اور اپنے نفس و دل کو پاک و صاف کرکے اور روح کو جلا دیکے احکام دین کو ظاہر کرے اور سب نورون کے

نور مین فنا ہوکے بشریت کی تاریکیون کو فنا کرکے اور سب نورون کے نور سے بقا حاصل کرکے عین نور ہوجاوے
اَلْھَادِیُ راہ دکھانیوالا اور منزل مقصود پر پہونچانے والا سب راہ کا ہادی وہ ہی دنیا کی راہ ہو خواہ عقبے
کی خواہ اُسکے قرب کی جناب سے ملنے کی راہ سب راہ وہی دکھاتا ہی اور سب راہ پر وہی پہونچاتا ہی "تعلق اور
تخلق" ظاہر ہی کہ اُسی سے ہدایت مانگنا اور آپ ہادی بن جانا اور اس اسم سے تعلق اور تخلق کا نصیب ور حصہ انبیا
اور اولیا اور علما کو خوب ملا ہی۔ اَلْبَدِیْعُ بے مثل اور مانند جو شخص کہ ذات اور صفات اور افعال مین بیمثل
و مانند ہی وہ بدیع مطلق ہی اور ایسا بدیع سوای اُس سبحانہ کے کوئی نہین اور نئی چیزون کا نکالنے والا "تعلق" یہ ہی
بندیکو چاہیے کہ حسن صنایع اور بدایع مین نظر کرے یعنی جب عمدہ اور نادر اور عجوبہ چیز کو دیکھے اُسکو دیکھ کے اللہ
بیمثل و مانند مین دل لگاوے کہ اُنکا پیدا کرنیوالا وہی ہی اور جو چیز نہ تھی اور اب ہوئی اُسکو اللہ کی ہستی قدیم کی
دلیل جانے یعنی سمجھے کہ وہ سبحانہ قدیم ہی اور تمام عالم حادث ہین کہ اُس قدیم کے پاس سے چلے آتے ہین اسیواسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا پھل دیکھ کے فرماتے تھے کہ یہ میرے رب کے پاس سے تازہ تازہ آیا ہی اس اسم کا
تعلق یہان بھی بیان کیا اور جو تعلق اور تخلق اسم الخالق الباری المصور کا ہی وہی اس اسم کا ہی اور یون بھی تخلق"
سمجھنا چاہیے کہ جو بندہ کہ ایک خاصیت خاص کیساتھ مخصوص ہی مثل نبوت اور ولایت اور علم کے بیمثلی اور بے نظیری
کے طور پر یعنی اُس بندے مین ایسی ایک بات ہی کہ وہ بات ویسی دوسرے مین نہین ہی یا ایسی چیز کا ایجاد کرنے والا
ہی کہ جس سے اُسکی صفت کمال کی ظاہر ہی اور ویسا کمال ہر زمانے مین یا اُسکے زمانے مین اور کسی مین نہین ہی تو
اُس بندیکو بدیع کہتے ہین اور تمام مخلوقات مین ایسے بدیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اللہ
تعالی کی ساری صفات اور سارے اسماکے تخلق مین فرد کامل اور یکتا مطلق ہین کہ کوئی اُنکا مثل ور نظیر نہین ہی
اَلْبَاقِیُ ہمیشہ رہنے والا کہ اُسکو ہرگز ہرگز فنا نہین "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حق کے بقا کے سایہ مین
اپنے تئین فانی سمجھے یعنی حق کو باقی اور اپنے تئین فنا سمجھے اور حق کے سوا کسی مین دل نہ لگاوے "تخلق" یہ ہی کہ
اُس کمال کے حاصل کرنے مین کوشش کرے کہ جسکا آثار اس جہان اور اُس عالم مین باقی رہے اور حق کی جلال مین
فنا ہو جاوے تاکہ حیات ابدی سے باقی رہے اَلْوَارِثُ باقی تمام موجودات کے فنا کے بعد کہ سب مرجاوین وہی
سبکے ملک کا وارث ہو یہ مثال ظاہری ہی اور حقیقت مین وہ مالک علی الاطلاق ہی ازل سے ابد تک "تعلق" یہ ہی

بندے کو چاہیے کہ مال و میراث کی فکر مین نرہے اور جانے کہ یہ سب چھوڑ نیکے قابل ہی اور یہ سب اس سے چھڑایا جاویگا "تخلق" یہ ہی علوم دینی اور معرفت حاصل کرے تاکہ انبیا کا وارث ہوی اَلرَّشِیْدُ سیدھی راہ دکھانیوالا رشید وہ شخص کہ جسکے سارے قول ہدایت کی اور ساری افعال نیک اور ساری احکام مضبوط ہون اُسکے کسی کام مین خلل زلل نہو اُسکی ساری تدبیر درستی کیساتھ اپنے انجام کو پہونچے اور اُسمین کسی کے مشورہ اور حکم کی حاجت نہو اور رشید معنی مرشد کے ہین یعنی راہ دکھانیوالا کہ اپنے بندونکو دین اور دنیا اور اس جہان کی زندگی کے مقصد حاصل ہونیکے واسطے بطریق ہدایت کی کتاب اور شریعت کی طرف ملایا ہی اس اسم کا "تعلق اور تخلق" ظاہر ہی یعنی حق سے سیدھی راہ دکھانیکی التجا کرے اور سبکو سیدھی راہ دکھاوے اَلصَّبُوْرُ صبر کرنیوالا کہ گنہگارون کے پکڑنے مین اور اُنکے گناہ کے بدلے سزا اور عذاب مین جلدی نہین کرتا اور صبر دینے والا بندون کو بلا اور مصیبت مین اور صبر دینے والا امانت کے بوجھ اُٹھانے مین اور صبر دینے والا نفس کی خواہش اور شہوت کی مخالفت پر اور صبر دینے والا عبادت ادا کرنیکی مشقت پر "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ ساری بلا اور بیماری اور جدائی مین صبر اُس سے مانگے اور اُسکی بیفرمانی سے دور رہے "تخلق" یہ ہی کہ کسی کام مین ہلکاپن اور جلدی نکرے اور چین و آرام سے رہے تمام ہوا ترجمہ اسمای حسنی کا اب اس کتاب کو برکت کے واسطے اذان کے بعد کی دعا پر ختم کرتے ہین

اذان سُنکے جو دعا پڑھے اُسکا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سُنکے یہ دعا پڑھے اُس کو میری شفاعت حلال ہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ترجمہ یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی توحید کی پکار کہ شرک کے نقصان سے پاک ہی اور نماز حاضر کے دے محمد کو وسیلہ اور فضیلت یعنی اُنکا رتبہ اور درجہ ساری خلائق پر زیادہ ہوا اور اُٹھا اور کھڑا کر اُنکو مقام محمود مین وہ مقام کہ وعدہ کیا ہی تونے قرآن مین بیشک تو نہین خلاف کرتا ہی وعدے مین (**فائدہ**) مقام محمود وہ مقام کہ اُس مقام والے کی سب تعریف کرین اور ساری خلائق اُس سے رشک کرے اور وہ مقام اللہ کی نزدیکی اور شفاعت کا ہی کہ ساری عالم اُسوقت حیران و پریشان ہین اور کوئی نبی و رسول اُسوقت ہیبت و دہشت سے بول نسکے اور سر اُٹھا سکے پھر آنحضرت اللہ تعالی کے قریب آوین اور شفاعت کا دروازہ کھولین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اتباعہ اجمعین

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ دعوات مسنونہ مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور بماہ شعبان ۱۳۱۸ھ مین چھپکر شایع ہوا

مقامع المبتدعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ جل جلالہ کو جس نے حق کو ظاہر کر کے باطل کو مٹا دیا۔ اور صلوۃ اور سلام اُسکے رسول مقبول محمد صلعم رسول اللہ پر جنکی تعلیم سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا۔ اور اُن کی آل اور اصحاب پر جنکے وسیلے سے ہم نے قرآن اور حدیث پایا۔ اب جاننا چاہیے کہ مولوی مخلص الرحمن نے جو سات سوال بزبان فارسی اس خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی کے پاس بھیجے ہین اُس کا جواب اُس خاکسار نے ہندی زبان مین لکھا تاکہ ہر خاص و عام پر سائل کی دغابازی اور اُس کے عقیدے کا فساد کھل جاوے اور ہم نے جو دین کی تیج کر کے اُسکی برائی اُسکے مُنھ پر ماری ہے سو اُس سے کوئی مسلمان بھائی ہم سے ناراض ہون۔ اُسکے سُوالون کے مضمونکو اور اُس کے اشتہارون کو بغور دیکھین اور ہم کو معذور رکھین۔ اور اس بات مین ہمنے حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی اقتدا کیا ہے فقہا کی فہم کے موافق اور اس رسالہ کا نام مقامع المبتدعین رکھا

اب شروع ہوئی مخلص الرحمن کے سوال کی عبارت "استفسار از صحت و فساد حال فرقۂ اسمعیلیہ حادثہ"

ترجمہ فرقۂ اسمعیلیہ جو نو ایجاد ہے اُس کی درستگی و نادرستگی کے حال سے استفسار کیا جاتا ہے

سوال اوّل

باوجودآنکہ نزول قرآن وورود حدیث وظہور اسلام از ہزار ودو صد سال زیادت ست وجہ وجود واختلاف در عقائد از تشریک توحید واعمال از حلت وحرمت در صد اخیر باوصف انقراض دور امامت واجتہاد وانعقاد اجماع بر حقیقت اہل سنت وجماعت وجوب تقلید یکی از ائمۂ اربعہ چہ باشد مگر پارۂ قرآن بر فلک باقی ماندہ بود کہ درین صد نزول کردہ معلوم نیست کہ مورد آن وحی کدام کس بودہ

ترجمہ پہلے سوال کا۔ بارہ سو برس سے زیادہ گذرا ہی کہ قرآن نازل ہوا اور حدیث وارد ہوئی اور مسلمانی ظہور مین آئی پس اس اخیر صدی مین باوجودیکہ امامت واجتہاد کا زمانہ موقوف ہوگیا اور مذہب سنت وجماعت کی حق ہونے پر اجماع منعقد ہوا اور چار اماموں سے ایک امام کی تقلید واجب ہوئی پھر شرک وتوحید کے عقیدونمین اختلاف ہونیکی اور عملونکے حلال وحرام ہونیکی وجہ کیا ہی مگر کوئی ٹکڑا قرآن کا آسمان پر باقی رہگیا تھا جو اس اخیر صدی مین نازل ہوا مگر معلوم نہین کہ وہ پارہ قرآن کس شخص پر اترا

جواب

پہلے سوال کا جواب یہ ہی کہ انقراض یعنے موقوف ہوجانا دور امامت مجتہدین اربعہ کا البتہ کہہ سکتے اور جس امام کا نصب کرنا امت پر واجب ہی اس امامت کا دور قیامت تک باقی اور جہاد جاری رہے گا یہان تک کہ آخر اس امت کی دجال سے لڑیگی اور امام مہدی سے قبل امام کا موقوف رہنا رافضیون کا عقیدہ ہی اور دور اجتہاد کے ختم ہونیکا جمہور اہل سنت وجماعت کا اعتقاد نہین بلکہ چارون مجتہدون کے سوا ایک سو سے زیادہ مجتہد ہوئے ہان چارون مجتہدون کے سوا اب پانچوین کی تقلید ممنوع ہی جو چاہے سو تفسیر احمدی مین دیکھے۔ اور اہل سنت وجماعت کی حقیقت پر بلاشبہہ اجماع ہوا ہی اور یہ بشارت ہمارے واسطے ہی نہ کہ سائل کیواسطے کیونکہ وہ اہل سنت وجماعت کا مخالف ہی اور رافضیون کے موافق ہی امامت کے دور منقرض ہونے کے مسئلے مین اور ائمہ اربعہ مین سے ایک کی تقلید بلاشبہہ واجب ہی اور یہی ہمارا اعتقاد ہی اور ارباب ہوا جو مثل سائل کے ہین انکا عقیدہ اسکے خلاف ہی کہ رسمی فاتحہ کے مقدمہ مین اور اجنبی عورت سے آنکھ ملانے اور اسکے مس کرنے اور باجے کے ساتھ راگ سننے اور محرم مین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور نوحہ وزاری کرنے کے مقدمین ان کا حکم نہین مانتا۔ باقی جو اختلاف عقائد اور اعمال مین پایا جاتا ہی اسکا سبب جو سائل نے ایک ٹکڑے قرآن کا آسمان پر باقی رہنا اور اس صدی مین نزول کرنا لکھا ہی تو اگر سائل کا یہی عقیدہ ہی تو سائل کے کافر ہونیکا خوف ہی کیونکہ اس نے قرآن منزل کو ناتمام سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبی نہ اعتقاد کیا اور اسی سبب سے دوسرے

رسول کی تلاش کرتا ہو کہ وہ باقی قرآن کس کے پاس اترا اور اگر از راہ ٹھٹے کے یہ بات کہی تو اس سے بھی کافر ہوا
کیونکہ شریعت کے احکام میں استہزا ہی قال فی العالمگیریۃ والاستھزاء باحکام الشرع کفر کذا فی المحیط
انتہی ترجمہ کہا عالمگیری میں اور ٹھٹا کرنا احکام شرع کو کفر ہی اب اللہ تعالیٰ اسکو توبہ کرنے اور تجدید نکاح کی
توفیق دے۔ باقی امت میں جو اختلاف ظاہر ہوا یا ہوگا سو وہ معاذ اللہ قرآن کے ناتمام رہنے کے سبب سے
نہیں ہو بلکہ علمای دین کا اختلاف جو موجب رحمت کا ہی سو خطا اور صواب فی الاجتہاد کے سبب سے ہوا اور
وے لوگ ماجور ہین۔ اور معاندین دین کا خلاف جو مثل سائل کے ہین بسبب عناد کے ہوا اور وے مقہور ہین
اور سوال کے عنوان مین جو صحت اور فساد حال فرقہ اسمٰعیلیہ حادثہ سے سوال کیا سو اس فرقے سے ہم واقف
نہین کہ وہ کون ہین اور کب سے ہین اور کیسے ہین۔ اور سائل نے اس سوال مین اس فرقہ کا کچھ حال نہ لکھا تاکہ اسکے حال کی صحت اور
فساد کی دریافت کرنیکے واسطے دینی علوم کی کتابون مین ہم تفحص اور تلاش کرتے مگر سائل نے اپنے عقیدہ کا حال جسقدر لکھا اسمین جو فساد تھا گذر چکا

سوال دوم

آنچہ این فرقہ می گویند کہ فاتحہ مروجۂ مسلمانان کہ عبارت از گذاشتن اشیا ازجنس حلال پیش روی قاری و تلاوت
کردن آیۂ قرآنی و دست برداشتہ مناجات کردن باین طور کہ ثواب این آیہ و این اشیا بروح فلان برسد حرام است
آیا آن اشیا حرام است یا فعل آنکس و در ہر دو تقدیر علت حرمت چیست حالانکہ آن اشیا حسب مفروض مسئلہ و آن
قراءۃ حلال و جائز بودہ است و مدعی حلت و جواز متمسک باصل است حاجت احتیاج ندارد و مدعی حرمت قائل
خلاف اصل است استدلال بروی لازم و ما اعتقاد حقیقت مذہب امام اعظم داریم دلیل آن از فقہ حنفی باید۔

ترجمہ دوسرے سوال کا۔ یہ گروہ جو کہتے ہین کہ مسلمانون کی فاتحہ رسمی حرام ہی اور وہ فاتحہ اس طور پر
کرتے ہین کہ حلال چیزین قاری کے سامنے رکھ دیتے ہین اور قاری اُن چیزون پر آیۂ قرآنی پڑھتا ہی اور ہاتھ
اُٹھا کر اس طرح پر مناجات کرتا ہی کہ ثواب اس آیت کا اور اِن چیزون کا فلانے شخص کی ارواح کو پہونچے پس
وہ چیزین حرام ہین یا فعل اُس شخص کا حرام ہی اور ان دونون تقدیرون مین سبب حرام ہونے کا کیا ہی حالانکہ
وہ چیزین اور وہ قراءۃ حلال و جائز ہی اور اس اشیا کی حلت کا اور اُس قراءۃ کے جواز کا ادعا کرنے والا اصل
کے ساتھ متمسک ہی یعنی اصل مین ہر ایک چیز مباح ہی پھر اُسے دلیل لانیکی کچھ حاجت نہین اور جو اُسکے

حرام ہونیکا دعوی کرتا ہو وہ اصل کا مخالف بنا پس اسی کے اوپر حرمت کی دلیل پہونچانا واجب ہے اور چونکہ ہم مذہب امام اعظم کے حق ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اس لیے جواب ان کا فقہ حنفی سے دینا چاہیے۔

جواب

دوسرے سوال کا جواب یہ ہو کہ جو شخص فرقہ اسمعیلیہ مین ہو یا محرم اُس اشیا کا ہو وہ اس سوال کا مجیب ہو باقی رہا اُس فعل کا حرام ہونا نہونا سو اُسکی فہائش کیواسطے اپنی تحقیق اور عقیدہ جو کہ میت کی ثواب رسانی مین منقول اور ثابت ہو اُسکو ہم ذکر کرتے ہین سو فقہا کے قاعدے بموجب جو رسم اور چال اور اعمال کہ امور دین مین دیکھا جاوے اُس مین سے جسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور ثابت ہو اُسکو قبول کرین اور جو غیر منقول ہو اور حضرت کی تعلیم سے زیادہ ہو اُسکو بدعت جانین اور یہ مضمون دریافت ہوگا اس طرح سے کہ وہ امر فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتاب مین منقول ہو اور اُس امر کو فقہا کے ساتون طبقہ مین سے چھٹے یا پانچوین یا چوتھے یا تیسرے یا دوسرے یا پہلے طبقے والے نے تصحیح کیا ہو یا ترجیح دی ہو اور بغیر اُسکے کسیکی تصحیح اور ترجیح کا اعتبار نہین کوئی کتنا ہی بڑا ہو ایسا ہی ہو در مختار اور رد المحتار مین ، اور قرآن مجید اور حدیث شریف تو عین دین ہی سو اُس پر عمل کرنا فقہا کی سمجھ کے موافق واجب ہی جب یہ بات ذہن نشین ہوئی تو اب وہ تحقیق اور عقیدہ میت کی ثواب رسانی کے مقدمہ مین یہ ہو کہ جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین لکھا ہو کہ مُردون کیواسطے زندون کے دعا کرنے مین اور انکے صدقہ کرنے مین مُردون کو فائدہ ہی اور جیسا کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہو کہ آدمی کو اختیار ہو کہ نفل عبادت کر کے کوئی عبادت ہو جسکو چاہے اُسکا ثواب بخشے زندہ کو خواہ مُردے کو سو اسی پر ہمارا عمل ہو اور یہی ہمارا عقیدہ ہی اور اسی صورت کے ہم مدعی ہین اور انھین کتاب کا مضمون ہماری دلیل ہی اور اس مطلق حکم مین جن لوگون نے اپنی طرف سے قیدین زیادہ کین اور اُسکی صورتین اختراع کی ہین سو اُسکے ہم منکر ہین کیونکہ ان قیدون اور اختراعی صورتون کا کسی کتاب مین ذکر نہین باوجودیکہ امور دین کے کسی امر کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نرکھی یہان تک کہ بول وغائط حیض و نفاس کا ذکر کیا مگر رسمی فاتحہ کی ان رسمون اور قیدون کا کچھ ذکر نکیا۔ کاش اگر میت کی جانکندنی کے وقت سے لیکے اُسکے ثواب پہونچانے تک ہر امور کی تعلیم منقول نہوتی تو اس رسمی فاتحہ مین زیادہ کم کرنے کا اختیار ہوتا اب چونکہ اُسکی تعلیم منقول ہی تو اب رسمی فاتحہ کے زائدہ رسمون کی سند جبتک

کہ عقائد و تصوف و فقہ کی کتابون سے ثابت ہوگی اور چھوٹے طبقے مین سے کسی طبقہ والے کا تصحیح کرنا اور ترجیح دینا ثابت ہوگا تب تک اُس رسمی فاتحہ کو ہم بدعت سیئہ اور شیطان کا وسواس جانین گے اب اس رسمی فاتحہ کو اگر اُس کے کرنیوالے دنیا کے امور مین کہتے ہین توچونکہ اُس مین کچھ فائدہ دنیاوی نہین اُسکو لغو جانین گے۔ اور اگر اُسکو دین کے امور مین کہین گے تو اُسکی سند مذکور علم کی کتابون سے اور مذکور طبقہ کے فقہا کی ترجیح اور تصحیح سے ثابت کرنا ہوگا۔ توبس جس طرح سے سارے دینی مسئلون کی صورت کو لکھ کے نیچے معتبر کتاب کا نام لکھ دیتے ہین اُسی طرح سے ان رسمی فاتحہ کی ساری صورتین تفصیل کے ساتھ لکھ کے نیچے اُسکے معتبر کتاب کا نام لکھنا ہوگا اور نہ لکھنے کی صورت مین اگر کسی کو اُسکے بدعت اور شیطان کے وسواس ہونے مین شبہہ رہا ہوگا تو اُس کا شبہہ دفع ہو جاویگا۔ باقی رہا وہ کھانا یا کوئی چیز جس پر رسمی فاتحہ کرتے ہین سو مجرد فاتحہ کرنے کے سبب بغیر وجود دوسرے کسی وجہ حرمت کے حرام نہین اگرچہ وہ فعل بدعت سیئہ ہی۔ جیساکہ کھانیکی مجلس مین ناچ باجا حاضر ہونے سے وہ کھانا حرام نہین ہوتا باوجودیکہ فعل مذکور حرام ہی اور ذبح مین نخاع تک چھری پہونچانے سے یا اُس جانور کا سر جدا ہو جانے سے گوشت حرام نہین ہوتا باوجودیکہ وہ فعل مکروہ ہی۔ باقی اس قسم کے کھانیکو متقی لوگ جو نہین کھاتے تو اس سبب سے ہی کہ فاتحہ رسمی کرنے والا مثل ناچ باجا کرنے والون کے فاسق معلن ہی اور فاسق معلن کی ضیافت قبول کرنے سے فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہیت کے گیارھوین باب مین منع کیا ہی۔ بلکہ فاتحہ رسمی کرنے والے کا حال فاسق کے حال سے بھی بُرا ہی جیساکہ عقائد تمہید مین لکھا ہی کہ امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ سے یہ بات روایت ہی کہ اُنھون نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے لشکرون سے کہا کہ تم لوگ آدم کے فرزندون کے پاس کیونکر آتے ہو تب سبھون نے کہا کہ ہم لوگ اُن کے پاس ہر وجہ سے آتے ہین مگر وے لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہین پھر اللہ تعالیٰ اُنکا گناہ بخش دیتا ہی توحید کی حرمت کے سبب سی۔ تب ابلیس نے کہا کہ مین اُن کو ایسے گناہ مین ڈالونگا کہ اُس سے توبہ کرنا وہ لوگ واجب نجانینگے اور اُن کے درمیان مین خواہش نفسانی یعنے بدعت پھیل جاویگی۔ اور ہمنے بدعت کو فسق سے بُرا اسی واسطے کہا کہ فاسق اپنے فسق پر اصرار اور ہٹ نہین کرتا اور اپنے اوپر توبہ کرنے کو واجب جانتا ہی اور بدعتی جو ہی سو وہ بدعت پر اصرار اور ہٹ کرتا ہی اور بدعت کا معتقد ہوتا ہی اور توبہ کرنا اپنے اوپر واجب نہین جانتا اسواسطے کہ وہ گمان کرتا ہی

کہ وہ حق پر ہی۔ اور کہا ابن حصین نے اپنے ایک بھتیجے کو کہ اُسنے توبہ کی فسق سے اور داخل ہوا بدعت مین تب
کہا اوزاعی نے کہ پہلا حال اچھا تھا اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپنے فرمایا جس شخص نے توقیر کیا بدعت والے کا تو گویا کہ اُسنے مدد کی اسلام کے ڈھانے پر اور فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہہ دی تو اُس پر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور آدمیونکی
سبکی اور قبول نہین کرتا ہی اللہ تعالی بدعت والے سے نفل اور نہ فرض اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین شخص ہین کہ اُن کی غیبت کرنا غیبت نہین ہی ایک فاسق معلن جو کھلا کھلی فسق کرتا ہی اور دوسرا بدعتی اور تیسرا بادشاہ
ظالم۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم لوگ باز رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنی ایسا کرو بیان
کرو فاجر کا اُسکے عیب کیساتھ جو اُسمین ہی تاکہ پرہیز کرین اُس سے لوگ تو درست ہوا جو ہمنے بدعتی کی برائی کو بیان
کیا۔ تمام ہوا مضمون عقائد تمہید کا۔ اب اس مضمون کو سنکے ادنی مومن کو بھی فاتحہ کرنیکی ہرگز جرات نہ پڑے گی
خصوصاً جب بڑی معتبر کتاب طریقۃ المحمدیہ اور اُسکی شرح جو مصر مین چھپی ہے اور مکہ معظمہ مین ہدیہ ہوتی ہی
اُسکا مضمون سُنے گا اور وہ مضمون یہ ہی اُس کتاب مین لکھتا ہی کہ بدعت کا کرنا سنت کے ترک کرنیسے زیادہ ضرر
کرتا ہی اسواسطے کہ بدعت کرنا ایسا گناہ ہی کہ اُس کا ضرر دوسرون مین بھی جا پڑتا ہی اور سنت کا ترک کرنا ایسا گناہ ہی
کہ اُسی ترک کرنیوالے کا اُسمین ضرر ہوتا ہی انتہی اور اُس کتاب مین کہتا ہی کہ وہی بدعت سارے کبیرہ گناہ سے بہت
بڑا گناہ ہی عمل مین اسواسطے کہ وہ بدعت نفس پر غالب ہوجاتی ہی اور اُس مین جم جاتی ہی اسطور پر کہ اُسکو ہدایت اور
حق گمان کرتا ہی اور ایسا نہین لگتا کہ اُسکو چھوڑے گا اور صحیح یہ ہی کہ گناہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکے واسطے وعید شدید
قرآن اور حدیث مین وارد ہوئی ہی اور بدعت سارے کبیرہ سے بہت بڑا گناہ ہی یہان تک کہ قتل اور زنا سے بھی
بہت بڑا گناہ ہی اور گناہ کبیرہ سے بڑھکے کوئی گناہ نہین ہی سوائے کفر کے اسواسطے کہ وہ بدعت دین مین فتنہ
ہی اور اُسمین مسلمانون کے اعتقاد کا خراب کرنا ہی اور یقین کی راہ سے پائون پھیلانا اور گمراہ کرنا ہی اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ترجمہ (اور دین مین فتنہ کرنا سخت زیادہ ہی قتل کرنے سے)
اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ترجمہ (اور دین مین فتنہ کرنا بہت بڑا گناہ ہی قتل سے انتہی)
اور اس ملک مین اس اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ صاحبہا وسلم مین اس رسمی فاتحہ کے سوائے اور کوئی دوسری

ایسی بدعت نظر نہین پڑتی کہ جس کا کرنے والا اُسکو حق اور ثواب کا کام سمجھتا ہو اور اُس سے توبہ کا ارادہ نہ رکھے
اور عرس وغیرہ اسکے شامل ہی اور عورتون کی بے پردگی بھی ایسی ہی۔ اور اُسی کتاب مین کہتا ہی کہ دین کے
پیشواؤن نے کہا کہ جب کسی چیز کے سنت ہونے اور بدعت ہونے مین تردد ہو تب اُس چیز کا ترک کرنا واجب
ہی انتہی) اور اِس بدعت کو تو کوئی مستحب بھی نہین کہتا ہی اسکو کسواسطے نچھوڑین۔ اور اب بعضے جاہل لوگ جو کہتے ہین
کہ اگرچہ کسی معتبر کتاب سے فاتحہ رسمی کا درست ہونا ثابت نہین ہوتا مگر ہندوستان اور بنگالے کے ہزارون
مسلمانون نے اسکو پسند کیا اور حدیث مین وارد ہی مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا
رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ سو اُسکے معنی وسیلۃ الاحمدیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ
مین لکھا ہی کہ جسکو صحابہ اور مجتہد لوگ نیک گمان کرین وہ اللہ کے نزدیک نیک ہی اور جسکو وے لوگ بدگمان کرین سو
اللہ کے نزدیک بد ہی تو حقیقت مین یہ حدیث بدعتیون کے الزام پانے کی دلیل ہی اس مین اُنکا کچھ فائدہ نہین۔
اور جو شخص دین مین نئی نکلی ہوئی چیزون کے نیک ہونیکا دعوی کرے تو اُسکا دعوی محتاج ہوگا ایسی دلیل
بیان کرنیکا جو دلیل صحیح ٹھہرے اور اُس سے مدعا ثابت ہو اسواسطے کہ دلیل کسی چیز کے درست ٹھہرانے کی تمام
نہین ہوتی بغیر اسکے کہ منع کرنے والی سند کا جواب دے انتہی۔ تو جب رسمی فاتحہ کے منع کرنیوالے اس رسمی فاتحہ کو
اس دلیل سے منع کرتے ہین کہ یہ رسمی فاتحہ کسی کتاب مین منقول نہین تو جبتک اس رسمی فاتحہ کا منقول ہونا یا اُسکو
کسی مجتہد کا نیک گمان کرنا ثابت نکرین گے تب تک یہ رسمی فاتحہ بدعت سیئہ رہے گا۔ اور جو جو برائی بدعتیون کی
اوپر قریب ہی بیان ہوئی ہی وہ سب اِس رسمی فاتحہ کرنیوالون پر ثابت ہوگی۔ اور بدعتی لوگ اگر کہین گے کہ
اِس رسمی فاتحہ کو فلانے بزرگ نے درست رکھا یا کہین گے کہ اُسمین بہت سی خیر ہوتی ہی تو اُنکی بات ہرگز نہ
سنی جاوے گی جب تک کہ کسی مجتہد کا نام نہ لین گے اور سائل جو اصل اشیا کی اباحت پر معتقد اور متمسک ہو کر لکھتا ہی
کہ (مدعی حلت دجواز متمسک باالاصل ست) تو در مختار کے مضمون کے موافق اپنے معتزلہ ہونیکا اقرار کیا ہے
قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اَنَّ الصَّحِيْحَ مِنْ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْيَاءِ التَّوَقُّفُ وَ
الْاِبَاحَةُ رَاْیُ الْمُعْتَزِلَةِ انتہی یعنی کہا در مختار مین بیشک صحیح مذہب اہل سنت مین یہ ہی کہ اصل اشیا مین
توقف ہی اور اباحت رای معتزلہ کی ہی انتہی، اب سائل پر واجب ہی کہ پہلے در مختار کا جواب دیکر اپنے کو مذہب

معتزلی سے نکالے اور اہل سنت کے مذہب مین داخل ہو بعد اسکے آگے گفتگو کرے. بجب شامت اعمال ہی کہ سائل پہلے سوال مین رافضی بنا اور دوسرے مین معتزلہ، فائدہ " فی الحقیقت سائل کا معتزلہ ہونا آگے ہی سے ثابت ہی کیونکہ اُسنے اپنے رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول مین اپنے پر سر ثواب ہی- اور یہی رای معتزلہ کی ہی اور اہل سنت کے نزدیک حق واحد ہی جو چارون مذہب مین دائر ہی چنانچہ توضیح اور تفسیر احمدی وغیرہ مین اُس کی تصریح ہی مَنۡ شَاءَ فَلۡيُرَاجِعۡ اِلَيۡهِ-

سوال سوم

طریقۂ محمدیہ کہ مخترع میر احمد و مولوی اسمعیل و مولوی عبدالحی است حق است یا باطل برتقدیر اول سبب اخراج این فرقہ از مکۂ معظمہ و تعذیب ایشان بحبس و تعزیر چہ باشد و برتقدیر ثانی پس اقتدا در پس معتقدین صحت آن صحیح خواہد شد یا نہ

ترجمہ تیسرے سوال کا- طریقہ محمدیہ جو ایجاد کیا ہوا میر احمد و مولوی اسمعیل و مولوی عبدالحی کا ہی سو حق ہے یا باطل اور درصورتیکہ وہ حق ہووی تو اس فرقہ کو مکہ معظمہ سے نکال دینے کا کیا سبب تھا اور اُنھون کی قید و تعذیر کا کیا باعث ہوا اور جس صورت مین وہ طریقہ باطل ہووے تو اُن لوگون کے پیچھے (جو اس طریقہ کے صحیح ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین) اقتدا کرنا صحیح ہوگا یا نہین-

جواب

تیسرے سوال کا جواب یہ ہی کہ خانوادہ اور طریقہ کا نکالنا قیامت تک جاری رہے گا اور بموجب بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حدیث مین وارد ہی ہمیشہ ہر سو برس کے سرے پر مجدد لوگ پیدا ہوتے جاوین گے اور اور دین کو تازہ کرتے جاوین گے اور جس شخص کو اللہ تعالی خانوادہ نکالنے اور مجددی کی خدمت بجالانے کے واسطے پسند کرتا ہی اُسکی شناخت کی وصفین جو حدیث اور تصوف کی کتابون مین موجود ہین اور اُسکا لکھنا طول ہی سو وہ سب وصفین حضرت امیرالمومنین سید احمد قدس سرہ مین موجود ہین اور اُنکے خانوادہ کا مددگار اور خیرخواہ ہمیشہ مظفر اور منصور رہتا ہی اور اُن کے خانوادہ کا دشمن اور بدخواہ ہمیشہ رسوا اور خراب و محرود رہتا ہی اور عوام اور خواص کے دل مین اُنکی جماعت کا رعب اور ہیبت اللہ تعالی ڈال دیتا ہی سو حضرت سید احمد قدس سرہ نے جو طریقہ نکالا ہی اور اُس کا نام طریقۂ محمدیہ رکھا ہی سو سچ ہی اور بلاشبہہ وہ حق ہی- اور اُسکی تسمیہ کی وجہ ہم نے

زاد التقوی مین لکھا ہی اُسکے بیان کی یہان حاجت نہین اس مقام مین ہمارا اسقدر اقرار کرنا کفایت ہی کہ حضرت سید احمد قدس سرہ کے طریقہ کا نام طریقۂ محمدیہ ہی اور اُن کا مذہب حنفی ہی۔ لاکھون علما اُس طریقہ مین داخل ہو کر فائدہ پائے ہین اور حضرت مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسمعیل رحمہما اللہ تعالی بھی اُس طریقہ کے خوشہ چینون مین سے ہین۔ جو شخص کہتا ہی کہ یہ طریقہ نکالنے مین یہ دونون بھی شریک تھے وہ شخص بڑا جھوٹھا اور علم تصوف سے جاہل ہی۔ اور یہ دونون بزرگ حنفی مذہب تھے۔ اور سائل کے اُستاد لوگ جو کلکتہ کے مدرسہ کے مدرسین ہین اس طریقہ مین داخل ہوئے۔ چنانچہ مولانا محمد وجیہہ صاحب مدرس اول حضرت سید احمد قدس سرہ کے خاص مریدون مین سے ہین۔ اور مولانا فضل الرحمن مغفور قاضی القضاۃ صدر اور قاضی عبدالباری صاحب قاضی شہر کلکتہ حضرت سید ممدوح مغفور کے خاص مرید ہین اور مولوی ابو الحسن صاحب ساکن چاٹگام کے حضرت سید ممدوح کے خاص مرید ہین اور امام مصطفی مراد رحمۃ اللہ علیہ جو مکۂ معظمہ مین حنفی مصلے کے امام تھے وہ بھی اس طریقہ مین داخل تھے اور اس طریقہ والون کو مکۂ معظمہ کے لوگ کبھی بُرا نہین جانتے۔ اور نہ یہ لوگ مکۂ معظمہ سے کبھی نکالے گئے۔ بلکہ اسوقت بھی ہزارہا آدمی اس فرقہ کے حرمین شریفین مین موجود ہین۔ ہان لامذہب لوگ جو چارون مذہب کے منکر ہین اور وے اپنے مذہب کو محمدی کہتے ہین۔ اور رد اُن کا ہم نے رسالۂ قوت الایمان اور نسیم الحرمین وغیرہ مین بخوبی کیا ہی اُنکو البتہ مکۂ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین اور وے لوگ مذہب کے انکار کے سبب سے مکۂ معظمہ سے نکالے گئے ہین۔ اور اُن کے مذہب کے نکالنے والے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ ہرگز نہ تھے جیسا جاہل لوگ سمجھتے ہین۔ ہان سائل کے مرشدون کو مولانا مرحوم نے بسنت کرنے اور تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی کرنے کے مقدمہ مین نہایت ذلیل کیا تھا۔ اور سائل کے مرشدون کا مذہب تفضیلی ہی اور تفضیلیہ رافضیون کے چھوٹے بھائی ہین جیسا سگ زرد برادر شغال۔ اور سائل مین رفض کی باتین بلا شبہہ موجود ہین چنانچہ مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی اور سننا جیسے سائل کو ہر کوئی رافضی جانتا ہی اور اجنبی عورتون کو جو سائل توجہ دیتا ہی اور اُسوقت اُس سے آنکھ ملاتا ہی اور جب وہ عورت شہوت کے زور سے بیہوش ہو جاتی ہی تب سائل اُسکی چھاتی پر ہاتھ پھیرتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ بیٹی فنا فی اللہ ہو گئی۔ غرض سائل ایسی ایسی ناشائستہ حرکتین کرتا ہی کہ اُسکے بیان کرنے سے شرم آتی ہی سو یہ سب باتین رفض کی رذیلہ پر سائل نے زیادہ کیا ہی۔ اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہین۔ مسلمان لوگون کو مناسب ہے

کہ سائل کا تصنیف کیا ہوا رسالہ خطرات دیکھین۔ اور ہماری تصنیفات مین سے مثل مفتاح الجنۃ اور قوۃ الایمان اور دعوات مسنونہ اور رفیق السالکین اور حق الیقین اور زاد التقوی اور نسیم الحرمین وغیرہ کے جو اس شہر اسلام آباد معروف چاٹگام مین موجود ہو اُسکو دیکھین اور سائل کا اور ہمارا مذہب پہچانین جسکے مذہب مین خلل پاوین اُسکو دجال کذاب جانکے چھوڑ دین آپ زبانی بات کا کچھ اعتبار نہین جس کی تصنیف سے جو بات ثابت ہی وہی ٹھیک ہی مثل مشہور ہے (نہ سوکھ سنا ایک لکھ) فائدہ سائل نے جو لکھا ہی کہ اس طریقہ کے معتقدین کے پیچھے نماز درست ہی یا نہین سو اس کے دھوکے کی بات ہی کہ عوام الناس کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی حضرت سید احمد قدس سرہ کے گروہ کے پیچھے بلا شبہہ نماز درست ہی اور سوای بدعتی مفسدون کے اہل حق مین سے کسی نے اب تک اس بات مین شبہہ نکیا کیونکہ عقائد اور اعمال اس گروہ کے کسی بات مین اہل سنت کے مخالف نہین بلکہ مو بمو اُس کے موافق ہین آن لاند ہبون کے پیچھے نماز درست نہین۔ اور وے لوگ سید صاحب کے مخالف ہین اُن کے طریقہ مین وے ہرگز داخل نہین۔ اور اُن لوگون کا دعوے کرنا سید صاحب کی اطاعت اور پیروی کا فقط زبانی ہی جیسا دعوی کرنا رافضیون کا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا کہ دعوی بلا دلیل ہی۔ اور لامذہبون کے سبب سید صاحب اور اُن کے سچے مریدون کو بُرا کہنا جیسا روافض کے سبب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور اُن کے تابعین کو بُرا کہنا ہی نعوذ باللہ منہ۔ اور سائل نے جو اس گروہ کے پیچھے اقتدا کرنے مین شبہہ کیا ہی سو اس واسطے ہی کہ وہ خود اکثر عقائد اور اعمال مین اہل سنت کی مخالفت کرتا ہی چنانچہ اُس نے رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ خالق عین مخلوق کا ہی اور خدا ہر چیز مین [illegible] ہی اور خدای تعالی اور رسول کریم اور ساری مخلوقات سب متحد فی الذات ہین اور نسبت اُن سب کے درمیان مین مانند نسبت روح اور قلب اور جوارح کے ہی یعنی خدایتعالی بجای روح کے اور رسول کریم بجای قلب کے اور باقی مخلوقات بجای جوارح کے اور بندہ جب ترقی کرتا ہی خدا ہوتا ہی اور خدا جب تنزل کرتا ہی بندہ ہوتا ہی [illegible] اور رسول تینون ایک ہین۔ ان تینون مین صرف فرق اعتباری ہی [illegible] شریعت کے تکلیفات اُس سے ساقط ہو جاتی ہی [illegible] باطل ہوتی ہی۔ اور شریعت [illegible] شریعت مین اشیاء [illegible] اور طریقت مین [illegible] اُسکا بلکہ اثبات [illegible] حق کی ہی ذات مین سالک کے اور حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول مین اپنے برسر صواب ہی۔ اور مرثیہ پڑھنا اور نوحہ و زاری کرنا محرم مین مستحب ہی اور منکر اُس کا

دشمن اہل بیت کا ہی اور جو شخص کہ عاشورہ کے روز ضیافت کریگا اور سرمہ لگاویگا حشر اُس کا یزید کے ساتھ ہوگا اسیطرح
اور بھی بہت سی باتین اُس رسالہ مین لکھین ہین جسکو شبہہ ہو تو وہ رسالہ سائل کا منگواکر اول سے آخر تک دیکھ لے۔ سو
اسواسطے سید صاحب کے گروہ کے لوگ علمای اہل سنت کے فتوی کے مطابق سائل کے اور سائل کے تابعین
کے پیچھے نماز نہین پڑھتے مین اور اُنکو مذہب سنت وجماعت سے خارج سمجھتے ہین۔ اور یہی سمجھنا اُس کا حق ہی اور
دلیل اسکی ساری کتاب اہل سنت کی موجود ہی اسواسطے سائل مارے عداوت اور عناد کے عوام کو فریب دیتا ہی کہ سید صاحب کے
گروہ کے پیچھے نماز درست نہین ہان اگر رفضیون کی نماز اُنکے پیچھے درست نہو تو نہ ہونے دو۔ اہل سنت کی نماز بلاشبہہ درست ہی

سوال چہارم

آن فرقہ حادثہ بحضرت پاشا و علماے مکہ معظمہ موسوم بفرقۂ وہابیہ شدہ اند یا نہ۔
ترجمہ چوتھے سوال کا۔ مکہ معظمہ کے پاشا اور وہان کے عالمون نے اس نئے فرقے کا نام فرقۂ وہابیہ رکھا ہی یا نہین

جواب

چوتھے سوال کا جواب تیسرے سوال کے جواب مین ہوگیا۔ فائدہ یعنی لامذہبون کو مکہ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے
ہین۔ اور ان لوگون کو مذہب کے انکار کے سبب وہان سے نکال دیا ہی۔ اور سید صاحب کے طریقہ والون کو وہان کے
لوگ بُرا نہین کہتے۔ بلکہ وہان کے بہت سے عربون نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہی۔ اور بندر مخا مین اُن کے
خلیفون اور مریدون مین سے بہت سے عرب اب تک موجود ہین۔ اور لامذہبون کو وہابی کہنے کے سبب سے
سید صاحب کے سب تابعین کو وہابیہ کہنا ایسا ہی جیسا رافضیون کی برائی کے سبب سب مسلمانون کو رافضی بولنا ہی۔

سوال پنجم

کتب مصنفہ مولوی اسمعیل [illegible] الایمان وتنویر العینین وصراط المستقیم ومسائل اربعین ومائۃ المسائل
که در ابطال کلام دفقہ وتصوف اہل [illegible] تصنیف شدہ است حق است یا باطل بر تقدیر اول لاریب امت
محمدی از ابتدای بعثت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تا خروج این فرقہ کافر خواہند بود زیراکه کافۂ اہل سنت وجماعت
اعتقاد علم غیب وتصرف نسبت بحضرات انبیا و اولیا داشتہ اند درین باب بمذہب ایشان بکتب جدیدہ تصنیف شدہ است
وآن کتب در ایادی الیشان متداول وآن در مذہب جدید شرک است وبر تقدیر ثانی پس اتباع مسلمانان

مر این فرقہ را در عقائد و اعمال ایشان خروج از دائرۂ اسلام خواہد بود یا نہ۔

ترجمہ پانچوین سوال کا۔ مولوی اسمعیل اور اُن کے گروہ کی تمام تصنیفی کتابین مثلاً تقویۃ الایمان و تنویر العینین و صراط المستقیم و مسائل اربعین و مائۃ المسائل جو کہ اہل سنت و جماعت کے علم کلام و فقہ و تصوف کے باطل کرنیکو تصنیف ہوئی ہین وہ سب حق ہین یا باطل درصورتیکہ وہ سب حق ہین تو اُمت محمدی زمانۂ نبوت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر اس فرقہ کے ظاہر ہونے تک کافر ہوگئی ہی کیونکہ تمام اہل سنت و جماعت کو انبیا اور اولیا کے علم غیب و تصرف کا اعتقاد تھا چنانچہ اُنھون نے اسی باب مین اپنے مذہب کے موافق بہت سی کتابین تصنیف کین اور وہ کتابین اُن کے بیان ہاتھون ہاتھ مروج ہوتی آئین اور اس طرح کا اعتقاد رکھنا ان نئے مذہب والون کے نزدیک شرک ہی اور جس تقدیر مین مولوی اسمعیل وغیرہ کی کتابون کو باطل کہین تو اس فرقہ کے عقائد و اعمال کی جو مسلمان پیروی کرے گا وہ اسلام سے خارج ہوجاوے گا یا نہین۔

جواب

پانچوین سوال کا جواب یہ ہی کہ تنویر العینین جو کتاب ہی سو اُسمین مولانا محمد اسمعیل مرحوم کے لکھے ہوئے چند ورق رفع یدین کی ترجیح مین ہین اور بعد اُسکے مولانا مرحوم نے اپنے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ کے سمجھانے سے اپنے قول سے رجوع کیا یعنے رفع یدین کرنے کو چھوڑ دیا اور لامذہب لوگون نے تنویر العینین مین اپنی طرف سے بہت سی باتین زیادہ کر کے لکھین اور حضرت سید احمد صاحب کے خلیفہ لوگون کا عمل تنویر العینین پر نہین ہی بلکہ اُن لوگون نے اُسکا رد لکھا ہی اور باوجود اُسکے وہ کتاب علم غیب اور تصرف انبیا اور اولیا کے حق مین ثابت کرنے یا نکرنے کے باب مین اہل سنت و جماعت کے اعتقاد کے مخالف نہین ہی۔ اور تقویۃ الایمان جو ہر قسم شرک کے رد مین ہی۔ اور صراط المستقیم جو علم تصوف مین ہی۔ اور حضرت سید صاحب ممدوح نے اُس کو لکھوایا ہی اور وہ کتاب عوارف المعارف اور تعرف اور رسالۂ امام قشیری اور رسالہ ابو النجیب سہروردی اور فتوح الغیب وغیرہ تصوف کی معتبر کتابون کے موافق ہی۔ اور مائۃ المسائل جو حضرت مولانا محمد اسحٰق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی اور کاتب اُسکے حضرت مولانا احمد اللہ نامی محدث رحمۃ اللہ علیہ ہین۔ اور اُس مین سو سوالون کا جواب حدیث اور تفسیر اور حنفی مذہب کے فقہ کی معتبر کتابون سے لکھا ہی۔ اور اسیطرح سے

مولانا محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل اربعین بھی معتبر کتابون سے لکھی ہی۔ سو یہ چارون کتابین بھی علم غیب اور تصرف مذکورکے مقدمہ مین اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف ہرگز نہین ہین اوراُن چارون کتابونمین اول سے آخر تک جو مضمون ہی اُس مین ابتداء بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکے آج تک کی ساری اُمت محمدی کا اسلام ثابت ہوتا ہی اوراہل سنت وجماعت کے عقائد اور فقہ اور تصوف کی کوئی کتاب انبیا اوراولیا کیواسطے علم غیب اور تصرف ثابت کرنے کے باب مین تصنیف نہوئی اوراس مضمون کی کتاب کا اہل سنت وجماعت کے ہاتھ مین متداول ہوناکیا معنی بلکہ اس مضمون کی کتاب کا اسلام کے کسی فرقہ کے پاس نشان بھی نہین۔ یہ سائل کا نرابہتان اور عوام کو فریب دینا ہی اوراس سائل نے فقط مذکور کتابون پر بہتان نہین کیا ہی بلکہ اہل سنت وجماعت کی کتب جدیدہ یعنی بہت سی کتابون پر بھی بہتان کیا اوراُن کتابون کا تصنیف ہونا شرک کی تائید مین لکھا۔ اور حقیقت یہ ہی کہ شرح عقائد نسفی اور فتاوی سراجیہ اور فتاوای عالمگیری اور تفسیر مدارک وغیرہ سے صاف ثابت ہی کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالی کی ذات منزہ اور مقدس کیواسطے ثابت ہی اور دوسرے کسی کے واسطے نہین نہ فرشتون اور نبیون اور ولیون کیواسطے نہ اور کسی کیواسطے ہان اولیا لوگ جو بعضے وقت بعضی باتون سے غیب کی خبر دیتے ہین سو وہ خدای تعالی کے اعلام اور آگاہ کرنے سے ہی۔ اُسکو کشف اور الہام کہتے ہین۔ اُسکا نام غیب دانی نہین۔ اور یہ اولیا کی کرامت ہی اور کرامت اولیا کی حق ہی۔ باقی رہا تصرف یعنی دینا لینا مارنا جلانا وغیرہ کارخانۂ الٰہی مین دخل کرنا سو وہ بھی اصالۃً کسی کیواسطے ثابت نہین۔ ہان اولیاء اللہ کا خلق مین تصرف کرنا بقوۃ اسد البتہ ثابت ہی یعنے اسد کی مدد سے اُن سے خرق عادات اور کرامات ظاہر ہوتی ہین اور بلا کا دفع کرنا یا بیمار کا مرض دور کردینا اوراپنے ذکر اور فکر کی تدبیر دوسرے مین ڈال دینا اُن سے ظاہر ہوتا ہی تو اس سے علی الاطلاق تصرف ثابت نہین ہوتا بلکہ تصرف بالاستقلال صرف اللہ ہی کے واسطے ثابت ہی اور قرآن مجید مین جا بجا علم غیب اور تصرف خاص اسد ہی کے واسطے ہونیکا مذکور ہی۔ نوین سپارہ سورۂ اعراف مین قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا آخر تک کی تفسیر تفسیر مدارک مین دیکھنا چاہیے کہ اِن دونون صفتون کو اللہ ہی کیواسطے خاص ہونا بتصریح لکھا ہی۔ اور اُنتیسوین سپارہ سورۂ ملک مین تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ آخر آیت تک کی تفسیر تفسیر مذکور مین دیکھنا چاہیے کہ سارا تصرف اسد ہی کے واسطے خاص ہونے کی

تصریح کی ہے۔ اور چونکہ سائل کے اس مضمون سے (کہ حضرات انبیا اور اولیا کے حق مین علم غیب اور تصرف کا اعتقاد سارے اہل سنت وجماعت رکھتے آئے ہین) کسی عوام مسلمان کا عقیدہ بھی خراب ہونے کا خوف نہین بلکہ عوام لوگون نے اس مضمون کو شائستہ خان کی مسجد مین سنکے کہا کہ ایسی بات تو چمار اور ہاڑی بھی نہ کہیگا اور مولوی عبدالقادر جو معتقد خاص سائل کے ہین اُنھون نے یہ مضمون سُنکے کہا کہ یہ مولوی مخلص الرحمن پر بہتان ہے۔ وہ ایسی بات کبھی نہ لکھین گے۔ اسواسطے ہم نے اس مضمون کا زیادہ زور نکیا۔ سارا جہان اس مضمون کو رد کریگا۔ اور ایسے مضمون کا سائل کے ہاتھ سے لکھا جانا حقیقت مین سائل پر عذاب ابتلا اترا ہے کہ سب علم بھول گیا نہ منقول کی رعایت کی نہ معقول کی۔ مارے ضد اور حسد پاک لوگون کے ایسی نامعقول بات بکی۔ سچ ہے بیت

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد		میلش اندر طعنۂ پاکان برد	

فائدہ۔ جاننا چاہیے کہ کتاب صراط المستقیم جو ملفوظات حضرت سید احمد قدس سرہ کی ہے ہندوستان اور بنگالے کے سب مسلمان لوگ اسکے معتقد ہین اور سب کوئی اُسکو متبرک سمجھتے ہین۔ یہان تک کہ بدعتی اور فاسق لوگ بھی ادب سے اُس پر کچھ کلام نہین کرتے ہین اور بڑے بڑے محققین اہل باطن فرماتے ہین کہ اس کتاب مین گویا کہ حقائق اور معارف کی ایک بحر بے پایان کو کوزہ مین بھرا ہے۔ سمجھنے والون کو ہر فقرہ سے اُسکے اتنے فوائد نکلتے ہین کہ اُسکی تفصیل کیواسطے ایک دفتر طویل چاہیے۔ آج تک منکر اسکا سوائے اس سنگدل منکر دین کے دوسرا کوئی نظر نہ آیا۔ وعلی ہذا القیاس مسائل اربعین اور مائۃ المسائل بھی ہندوستان بنگالے کے سب علما ے محققین کے نزدیک مقبول ہین کسی نے آج تک حرف انکار کا اُن کے لیے زبان سے نہ نکالا بلکہ ہندوستان کے بڑے بڑے فضلا نے اپنے رسالون مین اُن دونون کتابون کی تعریف لکھی ہے۔ اور اُن دونون کی سندین دلیلین بیان کین۔ تو ایسی کتابون کو سائل کا انکار کرنا آفتاب کے منھ پر تھوک ڈالنا ہے فی الواقع رافضیون کے انکار سے اہل سنت کی کتابون کی عزت جانے کی نہین۔ اور پادریون کی تہمت سے مسلمانون کا مرتبہ گھٹنے کا نہین۔ ہان تقویۃ الایمان جو اقسام شرک کی تردید مین لکھا ہے بعض دنیا دار عالمون نے اُس کے مضمون کو اپنی راہ ورسم کے خلاف پاکر اسکا انکار کیا ہے۔ اور بیہودہ اعتراضین لگا لگا کر تردید مین اسکی رسالے لکھے ہین۔ اور اُسکے مصنف مولانا محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر بیہودہ تہمتین لگا کر اشتہار کیا ہے لیکن مضمون

لکل فرعون موسی یعنی ہر فرعون کے واسطے ایک موسی ہی علماے دیندار نے بھی اُن مخالفون کے جواب مین بہت سے رسالے لکھے۔ اور بڑی بڑی معقول دلیلون سے اُن کے اعتراضون کا جواب دندان شکن دیا۔ چنانچہ رسالہ توقیتہ الایقان شرح تقویتہ الایمان اور تنبیہ الضالین من طریق سید المرسلین اور فیض عام اور باران رحمت وغیرہ جو تصنیف کیے ہوئے علمای مدراس کے ہین۔ اُن مین مخالفون کے اعتراضون کا جواب اور اُن کی تہمتون کی تردید بخوبی مذکور ہی جسکو دیکھنا منظور ہو تو اُن کتابون مین دیکھ لے۔ اور سائل کے انکار کی غلطی خود سائل کی دلیل سے ثابت ہوتی ہی کیونکہ اُس کے سوال کا خلاصہ یہ ہی کہ مائتہ المسائل وغیرہ کتابین اہل سنت وجماعت کے تصوف اور فقہ اور عقائد کے ابطال مین تصنیف ہوئی ہین کیونکہ اس مین انبیا اور اولیا کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو شرک لکھا ہی۔ حالانکہ اہل سنت وجماعت اُن بزرگون کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد رکھتے تھے۔ اور اس باب مین اُن کے مذہب مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین۔ تو اس دلیل سے سائل کی غلطی اور کج فہمی یون ثابت ہوتی ہی کہ اُس نے بزرگون کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو عقیدہ اہل سنت کا لکھا ہی حال آنکہ اہل سنت ایسے عقیدے کو کفر کہتے ہین چنانچہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا وقد صرح الحنفیۃ بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرہ انتہی ترجمہ یعنی جان تو کہ تحقیق انبیا علیہم السلام غیب کی باتون کو نہین جانتے تھے مگر اسقدر کہ کبھی اللہ تعالی اُن لوگون کو تعلیم کر دیوے اور تحقیق علماے حنفی نے تصریح کی ہی کہ اعتقاد کرنا اس بات کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے کفر ہی۔ کیونکہ اسمین مخالفت ہوتی ہی اس قول کی جو اللہ تعالے نے فرمایا ہی کہ کہہ اے پیغمبر نہین جانتا ہی کوئی شخص آسمانون مین اور زمین مین غیب کو سواے اللہ تعالی کے ایسا ہی لکھا ہی کتاب مسائرہ مین انتہی۔ پھر جبکہ پیغمبرون کا یہ حال ہو تو دوسرون کی کیا پوچھنا ہی۔ اور فتاوے قاضی خان اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اگر کوئی نکاح کرے خداے تعالی اور رسول کی شہادت سے یعنی یون کہے کہ خدا اور رسول اس نکاح کا گواہ ہی تو جائز نہو گا کیونکہ ناکح نے اعتقاد کیا کہ رسول کریم غیب جانتے ہین اسے

انتہی۔ اور فتاوی رد المختار مین کئی مقام مین تصریح کی ہی کہ دعوی کرنا علم غیب کا کفر ہی اور اس پر اجماع ہی اہل سنت کا تو اس سے ثابت ہوا کہ علم غیب کا عموماً کسی مخلوق کو حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ اگر وہ حاصل ہوتا تو دعوی کرنا بھی اسکا درست ہوتا کیونکہ امور مکسوبہ کا دعوی کرنا بلاشبہہ درست ہی۔ اور بہت سی آیتین قرآن شریف کی بھی اس بات پر دلیل ہین چنانچہ اُن مین سے یہ آیت سورۂ نمل کے پانچوین رکوع مین مذکور ہی قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ترجمہ یعنی کہہ اے پیغمبر کہ نہین جانتا ہی جو کوئی آسمانون مین اور زمین مین ہی غیب کو سوائے خدا کے۔ اور سورۂ انعام کے پانچوین رکوع مین ہی کہ قُلْ لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ترجمہ کہہ اے پیغمبر کہ مین نہین کہتا ہون کہ میرے پاس خزائن اللہ تعالی کے ہین اور نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون اور نہین کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون۔ نہین پیروی کرتا ہون مگر اُس چیز کی جو وحی کی گئی ہی میری طرف۔ اسی طرح اور بھی بہت سی آیتین ہین کہ لکھنا اُسکا طول ہی۔ وعلی ہذا القیاس بزرگون کے واسطے تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا بھی کفر ہی جیسا کہ بحر الرائق مین اولیاؤن کی نذر کی حرمت کے بیان مین لکھا ہی اِنَّهُ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاِعْتِقَادُ ذٰلِكَ كُفْرٌ ترجمہ یعنی نذر کرنے والے نے سمجھا کہ اولیا تصرف کرتے ہین امور دنیا مین سوائے خدا کے اور اعتقاد کرنا اس بات کا کفر ہی اور سنیئے عبد الحق دہلوی نے عربی شرح مین مشکوۃ کی لکھا ہی۔ ولیس القادر والفاعل الا ہو واولیاء اللہ ہم الفانون الہالکون فی فعلہ وقدرتہ وسطوتہ لا فعل لہم ولا قدرۃ ولا تصرف لا الان ولا حین کانوا احیاء فی دار الدنیا فان صفتہم الفناء والاستہلاک لیس الا انتہی ٭

ترجمہ یعنی نہین ہی کوئی قدرت رکھنے والا اور کام بنانے والا سوائے خدا کے اور اولیا لوگ وہی فنا ہونیوالے اور ہلاک ہونیوالے ہین اللہ تعالی کے فعل مین اور اُسکی قدرت مین اور اُسکی سطوت مین۔ اولیاؤن کیواسطے نہ کوئی فعل ہی اور نہ کسی بات کی قدرت اور نہ کسی کام کا تصرف نہ اسوقت اور نہ اُسوقت کہ جب زندہ تھے دنیا مین کیونکہ صفت اُن لوگون کی فنا ہونا اور اپنے کو ہلاک کرنا ہی اور سوائے اسکے کچھ نہین)۔ تو ان دلیلون سے صاف ثابت ہی کہ غیب دانی اور تصرف بالاصالۃ خدائے تعالی کیواسطے خاص ہی۔ دوسرے کو عالم الغیب اور متصرف فی الامور سمجھنا کفر ہی۔ ہان بزرگون کو بعضی بات غیب کی اور تصرف بعضے امر کا کشف اور الہام سے اور تائید سے

خدا کی حاصل ہوتی ہی اور وہ کرامت بزرگون کی ہی۔ لیکن اس سے یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ اُن بزرگون کو سب باتین غیب کی کھل جاتی ہین اور سب امور مین تصرف کرنے کا اختیار اُنکو حاصل ہوتا ہی۔ کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہو تو کیا سبب ہی کہ یعقوب علیہ السلام کو مدت تک یوسف علیہ السلام کی خبر معلوم نہوئی اور ہمیشہ اُن کیواسطے روتے رہے۔ وعلی ہذا القیاس جسوقت کہ منافقون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیون معلوم نہوا اور تین روز تک اس کیواسطے پریشان رہے آخر جبکہ آیت اُتری تو خوش ہوئے اور حقیقت حال اُن کو دریافت ہوئی۔ اسیطرح بہت سی نظیرین کتب سیر مین موجود ہین۔ فی الجملہ جب کہ یہ بات ثابت ہوئی کہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہی کہ غیب دانی اور تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا سواے خدا کے دوسرون کے لیے کفر ہی تو بیشک مائۃ المسائل اور صراط المستقیم اور مسائل اربعین اور رمانند اسکے جتنے ہین اہل سنت کی فقہ اور عقائد اور تصوف کے اثبات مین تصنیف ہوئی ہین نہ اسکے ابطال مین جیسا سائل نے سمجھا ہی۔ اور ان کتابون سے ابتدای بعثت سے آجتک اُمت محمدیہ کا اسلام ثابت ہوتا ہی نہ کفر جیسا سائل اپنی غلطی سے سمجھا ہی۔ اب خدا تعالی اسکو اپنے فضل وکرم سے ہدایت نصیب کرے

سوال ششم

مولوی اسمعیل وعبدالحی واتباع ایشان بر حق بودند یا باطل

ترجمہ چھٹے سوال کا۔ مولوی اسمعیل وعبدالحی اور اُن کے تابعدار لوگ حق پر تھے یا باطل پر

جواب

چھٹے سوال کا جواب بھی تیسرے سوال کے جواب مین ہوگیا۔ فائدہ۔ جاننا چاہیے کہ مولانا محمد اسمعیل اور مولانا مولوی عبدالحی رحمۃ اللہ علیہما بڑے دیندار اور تابع سنت تھے اور ظاہر وباطن کے علوم مین پکے کامل تھے۔ لوگون کو ہمیشہ توحید اور سنت کی راہ بتلاتے تھے اور شرک اور بدعت کی برائی سُناتے تھے۔ سارے ہندوستان اور بنگالے مین اسلام جو محض ضعیف ہوگیا تھا ان ہی بزرگون کی کوشش سے قوی وتازہ ہوگیا اور لوگ گھر گھر نمازی بن گئے۔ اور اکثر لوگ شرک اور بدعت کو چھوڑ کر دیندار متقی ہو گئے۔ اور کبھی اُن بزرگون کے قول اور فعل سے کوئی امر خلاف شرع کا آج تک ثابت نہوا۔ اور اگر بالفرض ثابت ہو بھی تو وہ بھول چوک سے ہوگا اور بھول چوک سے سواے پیغمبرون کے کوئی محفوظ نہین۔ پس شریعت کے کامون مین ایسے بزرگون کی اطاعت

کرنی عین اطاعت کرنی دین کی ہی کیونکہ اصل اطاعت اور پیروی دین محمدی کی مقصود ہی اور جنکی اطاعت سے
ہمکو دین حاصل ہو وہی ہمارے پیشوا ہین۔ اور مقصود کے رہنما۔ باقی رہا لا مذہب لوگ جو مولانا محمد اسمٰعیل علیہ الرحمۃ
کی اطاعت کا دعویٰ کرتے ہین سو وے جھوٹھے ہین کیونکہ مولانا کے قول و فعل سے وہ بات جو یہ جاہل لوگ
کہتے ہین اور کرتے ہین ہرگز ثابت نہین ہوتی ہی پھر ان لوگون کا دعوی مولانا کی اطاعت کا جیسا دعوی رافضیونکا
حضرات اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر کی اطاعت کا ہی۔ اور یہ جو بعضے ضدی جاہل لوگ کہتے ہین کہ مولانا محمد اسمٰعیل
قدس سرہ نے چارون مذہب کے سوا دوسرا پانچوان ایک مذہب نکالا ہی اور اپنی کتابون مین شفاعت کا
انکار لکھا ہی۔ اور اولیا انبیا کی تعظیم و بزرگی کے اور مُردون کے نام مین ثواب پہونچانے کے اور بزرگون کی
زیارت قبور کے منکر تھے۔ سو یہ بات ان جاہلونکی محض غلط اور نرا بہتان ہی۔ صرف اپنے باپ دادے کے رسوم
کی محبت اور سنت کی عداوت کے سبب سے کہتے ہین۔ اور نامۂ اعمال کو اپنے سیاہ کرتے ہین مولانا رحمۃ اللہ علیہ سچے
سُنّی اور سچے حنفی تھے اور کبھی کسی سے تقلید مذہب کی نہین چھڑائی۔ اس لیے حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ
کے ساتھ جو ہزارہا آدمی جہاد کو گئے تھے کوئی بھی تقلید چھوڑ کر لا مذہب نہ بنا۔ باوجودیکہ رات دن ہمیشہ مولانا کی
صحبت مین رہا کرتے تھے اور اُنکی وعظ سُنتے تھے۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے جہاد مین تشریف لیجانے کے آگے
بھی یہان ہزارون جگہ وعظ فرمایا اور لوگون کو شرک اور بدعت کی بُرائیان بتلائین۔ مگر کبھی مذہب چھوڑ نیکے
لیے وعظ نفرمایا۔ اور یہ لامذہبون کا فرقہ جو نیا نکلا ہی سو مولانا کی شہادت کے بعد نکلا ہی۔ مولانا کی حین حیات
مین ان لوگون کا نشان بھی نہ تھا۔ اور مولانا کی کوئی کتاب سے اصلا شفاعت کا انکار ثابت نہین ہوتا ہی
یہ فقط جاہلون کی تہمت اور بہتان ہی دیکھو کتاب صراط المستقیم کو جو مولانا کی تصنیفات سے ہی شفاعت کی
بیان سے بھری ہی چنانچہ اُس مین سے ایک مقام مین یعنے ۲۳ صفحہ مین لکھا ہی کہ سالک کو چاہیے کہ
ادا کرنے مین حقوق انبیا اور اولیا کے بلکہ تمامی مومنون کے اور تعظیم کرنے مین اُن لوگون کے بہت سی
کوشش کرے کیونکہ یہ لوگ رب کے پاس اُسکی سعی کرنے والے اور شفاعت کرنے والے ہون گے۔ اور سعی
اور شفاعت اولیا اور انبیا کی تو بہت ظاہر ہی لیکن سعی ہر مومن کی دعاے خیر ہی تو توقع سے دعاے
خیر کی جو اُس مقام مین کام آنے کا ہی تفقد اور خاطر داری ہر مسلمان کی کرے انتہی۔ پس اس مضمون سے

پیغمبر صاحب کی شفاعت کے سواے اولیا اور شہدا وغیرہ مومنون کی شفاعت بھی ثابت ہوتی ہی پھر آگے چلکے ایک سطر کے بعد لکھا ہی کہ قرآن اور قرآن کی صورتین اور کعبہ اور نماز اور روزہ وغیرہ یہ سب ہی مرتبہ شفاعت کا رکھتے ہین تو چاہیے کہ اِن سبھون کو اپنے سے راضی رکھے انتہی۔ اور ۲۴۵ صفحہ مین لکھا ہی باآنکہ شفاعت شافعی درحق او مقبول فرماید و شافع را توفیق و قوت شفاعت دہد انتہی۔ تو ایسے بزرگون کو شفاعت کا منکر کہنا سوای جہالت یا عداوت کے نہین۔ ہان مولانا مرحوم نے اپنی بعضی کتاب مین شفاعت مجبرہ کا رد لکھا ہی اور شفاعت بالاذن کو ثابت کیا سو وہ مطابق عقائد اہل سنت وجماعت کے ہی چنانچہ تفسیر مدارک اور بیضاوی اور عقائد کی کتابون مین تصریح کی ہی جاہل لوگ شفاعت مجبرہ اور شفاعت بالاذن کے درمیان فرق نہ سمجھ کے مولانا کو برا کہتے ہین۔ اور مولانا کے کسی رسالے سے انبیا اور اولیا کی تعظیم کا انکار ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ اُن کا رسالہ منصب امامت اول سے آخر تک انبیا اور اولیا کی بزرگی اور عظمت کے بیان سے بھرا ہی جسکو شبہہ ہو تو اُسکو ایک نظر دیکھ لے۔ اور صراط المستقیم مین بھی اکثر جگہ بزرگون کی تعظیم بلکہ عوام مومنون کی تعظیم کے لیے تاکید لکھی ہی چنانچہ اُس مین سے ایک مقام مین یعنی ۲۵۲ صفحہ مین لکھا ہی مضمون اُسکا یہ ہی کہ جو حالات اور مقامات اور فضیلتین کہ اس رسالۂ صراط المستقیم مین مندرج ہین اگر کوئی شخص کہ اُن سے متصف ہو یا فقط دریافت علمی سے اُن کے بہرہ مند ہو تو اُسکو لازم ہی کہ تعظیم اور تکریم مین اُن لوگون کی جو اُن امور سے عاطل اور غافل ہین کوتاہی نکرے بلکہ حسب حال ہر ایک کے حق تعظیم کا ادا کرے کیونکہ ہر ایک مسلمان اللہ تعالی کے نام پاک کے ذکر کرنے سے قاصر نہین۔ تو پہلے تعظیم اُس مومن کی واسطے تعظیم اُس پاک نام کے چاہیے۔ اور یہ نام پاک بہت بڑا مرتبہ والا نام ہی کہ مقابلہ مین اُس نام پاک کے کسی چیز کا وزن نہین ہوسکتا ہی۔ اور دریافت لوگون کی اُن کے کمال کی حقیقت مین نہین پہونچتی ہی اور اُسکے اجر اور ثواب کا پایان نہین انتہی۔ تو اس مضمون سے سوای تعظیم بزرگون کی عوام مومنون کی تعظیم کا لزوم بھی صاف ثابت ہوتا ہی پھر ایسے بزرگون کو اولیا اور انبیا کی تعظیم کا منکر سمجھنا سوا جہالت کے نہین ہان مولانا علیہ الرحمۃ نے اولیا کے نام کی نذر کرنے اور اُن سے بالاصالۃ مدد چاہنے اور اُن کے آستانون اور قبرون کو سجدہ کرنے اور قبر کی چارون طرف طواف کرنے اور اُس کی خاک لیکر سر اور مُنھ پر ملنے اور چوکھٹ اور قبرون کو چومنے کو (جو جاہلون کے نزدیک تعظیم اولیا کی ہی) منع کرتے تھے۔ اور اس

منع مین مولانا کچھ اکیلے نہین بلکہ سلف سے لے خلف تک سب علما اس منع مین شریک ہین۔ اور ساری کتابین عقائد اور فقہ اور حدیث اور تفسیر اور تصوف اہل سنت کی اس مضمون پر دلیل ہے۔ یہان طوالت کے خوف سے اسکو نہ لکھا۔ اور مولانا کے قول و فعل سے انکار ثواب رسانی اور زیارت قبور کا بھی ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ برخلاف اسکے رسالہ صراط المستقیم مین جا بجا ثبوت اسکا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مقام مین اُسکے یعنی صفحہ ۱۳۰ مین لکھا ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ اور دوسری صورتین ثواب رسانی کی سوائے دعا کے جو ہین اُسمین سے کھدوانا کوئین کا مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میری مان اچانک مرگئی اور کچھ کہنے کی طاقت نپائی اگر بولنے کی طاقت پاتی تو کچھ وصیت کرتی پس اگر اُسکے واسطے کچھ کرین یعنی صدقہ اور حسنات کرین تو نفع اُسکا اُسکو پہونچے گا یا نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوان کھدواؤ اور کہو کہ یہ کوان سعد کی ماکے واسطے ہے یعنی اُن کے ثواب کیواسطے ہے انتہی۔ تو اس روایت سے ثواب پہونچانا عبادات مالی کا صاف ثابت ہوا۔ بعد اُس کے لکھا ہے کہ اور ثواب رسانی کی صورتون مین سے جو مروی ہین پڑھنا سورہ یسین کا ہے کہ ساتھ قید روز جمعہ اور زیارت قبور والدین کے وارد ہوا ہے انتہی۔ تو اس روایت سے ثواب پہونچانا عبادات بدنی کا اور جواز زیارت قبور کا بخوبی معلوم ہوا۔ پھر بعد اسکے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی طرف سے غلامون کو آزاد کیا انتہی۔ تو اس روایت سے بھی ثواب پہونچانا عبادات مالی کا ثابت ہوا۔ بعد اس روایت کے لکھا ہے کہ اسی پر قیاس کرنا چاہیے سب عبادتون کو تو جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اور ثواب اُسکا گذشتہ لوگون سے کسی کی روح مین پہونچا وے اور طریق اُس کے پہونچانیکا دعائے خیر کرنا جناب الٰہی مین ہے سو یہ کام البتہ بہتر اور مستحسن ہے انتہی۔ اور ایسا ہی بہت سے مقامون مین اُس رسالے کے مذکور ہے جسکو شبہہ ہو اُسمین دیکھ لے۔ پس باوجود اسکے جو لوگ کہ مولانا ممدوح کو منکر ثواب رسانی اور زیارت قبور کا سمجھتے ہین فقط جہالت اور حماقت اپنی ظاہر کرتے ہین۔ اور نامۂ اعمال اپنا سیاہ کرکے مولانا کی عزت اور درجات کو آخرت مین بڑھاتے ہین۔ مگر دینداروں کو اس بات سے کچھ ناخوشی نہین کیونکہ وے خوب سمجھتے ہین کہ بزرگان دین مین سے جنکو خدائے تعالیٰ نے ظاہر اور باطن کے علوم اور درجات مین کمالیت بخشی ہے۔ اُنھون نے معاندین خلق کی زبان سے نجات نہ پائی۔ بلکہ خدائے تعالیٰ اور رسول کریمؐ بھی اُنکے

طعن سے نہ بچے۔ پھر مولانا علیہ الرحمۃ جو علوم ظاہری اور باطنی مین بڑے کامل تھے کیونکر بچین گے۔ اگلے زمانے
مین ایسے ہی مار دھاڑ امام حجۃ الاسلام غزالی اور خواجہ ابو الحسن شاذلی اور امام فخر الاسلام رازی وغیرہ بزرگان
دین بلکہ صحابۂ کرام پر بھی ہو گیا ہی اور مولانا علیہ الرحمۃ کے کمالات مین سے ادنی کمال جو رسالۂ تنبیہ الضالین مین
مدراس سے لکھا ہی یہ ہی کہ مولانا علیہ الرحمۃ کو تیس۳۰ ہزار حدیثین صحاح کی ساتھ اسانید کے اسکے برزبان یاد تھین
اور حضرت شاہ ابو سعید عبد الاحد مدار شاہ قدس سرہ رسالہ مین اپنے لکھتے ہین کہ مین نے شیخ عبد اللہ سراج کو
مکے مین دیکھا ہی کہ مولانا محقق یعنی مولانا محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے آگے دوزانون بیٹھکر شبہات پوچھا کیے ہین
اور علم مناظرہ حضرت ہی سے دیکھا ہی۔ باوجود اسکے کہ اس زمانے مین اُن کا یعنی شیخ عبد اللہ سراج کا کوئی مقابل
نہ تھا۔ اور دوسرے مقام مین اُسی رسالے سے لکھا ہی کہ مولانا محقق نے سہل الحصول فی علم المنقول نام ایک رسالہ
عربی مین جس کو بڑے بڑے زبردست فاضل دیکھکر حیران ہوتے ہین لکھا ہی کہ مولوی فضل اللہ صاحب نے
جو بڑے معقولی نامدار فاضل ہین جب اس رسالے کو دیکھا تو اُنکے علم خداداد سے تعجب کیا۔ اور ایک مقام مین اس
رسالے سے لکھا ہی کہ فیض آباد کی جامع مسجد مین وجودیہ طحد آپکے وعظ مین بہت سے جمع تھے اسوقت برسرمنبر
وحدت الوجود کے مسئلہ کا رد ایسا کیا کہ بیان سے باہر ہی۔ اور بہت سے وجودیہ مشائخ نے وہین توبہ کی اور
مولوی عظمت اللہ نے جو ملا عصمت محشی شرح ملا کی اولاد مین بڑے زبردست فاضل ہین وجودیہ رہنے کے
سبب اس وعظ سے خاطر مین شکر رنجی پیدا کی۔ اور سات روز تک صبح سے دوپہر تک بحث کی آخر الامر مولانا محقق
کی بات پر قائل ہو کر میان صاحب یعنی حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ سے بیعت کی ہی۔ اور عین بحث
مین مولانا سند کیواسطے فتوحات اور فصوص کی لنبی لنبی عبارتین یاد سے پڑھتے اُسوقت مولوی عظمت اللہ حیران
ہو کر پوچھتے کیا آپ نے ان کتابون کو حفظ کیا ہی فرماتے نہین مگر تمام و کمال دو دفعہ دیکھنے کا اتفاق ہوا
تھا انتہی۔ اور مولوی حسام الدین صاحب پنجابی سے سنا کہ مولوی فضل حق جو بڑے زبردست علامہ بیٹے
مولوی فضل امام کے ہین اور فضیلت اور کمالیت اُنکی تمام ہندوستان مین مشہور ہی تین مہینے تک محنت
کرکے ایک رسالہ بیان مین امکان مثل کے تقویۃ الایمان کے بعض اقوال کے رد مین لکھکر مولانا ممدوح کے
پاس بھیجا تھا جسوقت مولانا ظہر کی نماز پڑھکے جامع مسجد سے شاہجہان آباد کی نکلتے تھے قاصد نے اُسوقت

وہ رسالہ اُنکے حوالہ کیا۔ مولانا نے اسیوقت کھڑے کھڑے اُس رسالے کو اول سے آخر تک دیکھ لیا بعد اُس کے سیڑھیون پر مسجد کی بیٹھ کر دوات قلم کاغذ منگواکر رد لکھنا اُسکا شروع کیا۔ اور عصر تک اُسکا رد لکھکر اُسی قاصد کے حوالہ کر نماز عصر کی ادا کی۔ اور مولوی فضل حق کی تین مہینے کی محنت کو دو گھنٹے مین اُڑا دیا مولوی فضل حق نے اُس رسالہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا۔ اور رد اُسکا نہ لکھ سکے۔ پھر اس ملک کے بعضے نامعقول نیم ملاؤن کو ہوس ہے کہ دوچار رسالے صرف ونحو اور معقولات کے پڑھکر اُن علامۂ لاثانی پر طعن کرین اور اُن کے تقویۃ الایمان وغیرہ رسالون کا رد لکھین۔ سبحان اللہ یہ چھوٹا منھ وہ بڑی بات۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک افسوس کہ ضدی جاہل لوگ ایسے بڑے ولی اللہ کو جس نے اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے واسطے لڑتے لڑتے جان دی اور کافرون کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ اور جان و مال اپنا اللہ کی راہ مین فدا کیا کیونکر بُرا کہتے ہین۔ اور منتقم حقیقی کے انتقام سخت سے نہین ڈرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ مولانا مغفور کو جزاے خیر دیوے اور دشمنون کو اُن کے دونون جہان مین روسیاہ کرے آمین ثم آمین

سوال ہشتم

بعد ازانکہ تعظیم واجلال حضرات انبیا و اولیا بمذہب ایشان شرک باشد صورت پرستی میر احمد بعد قتل وی کہ پوست گوسپندی را از کاہ پُر کردہ میر احمد ساختہ بودند و ازان حلیہ منافع از خلق نمودہ آن در شرع ایشان درست است یا نہ

ترجمہ ساتوین سوال کا۔ جب کہ تعظیم کرنا اور بزرگ جاننا انبیا اور اولیا کا اُس فرقہ کے مذہب مین شرک ٹھہرا تو کیون میر احمد کے قتل ہونیکے بعد اس فرقہ کے لوگون نے بکری کی کھال مین بھس بھر کر اُنکی صورت بنائی اور اُسی صورت پرستی مین لوگون سے بہت روپیے کمائے پس یہ صورت پرستی اُن کی شرع مین درست ہے یا نہین۔

جواب

ساتوین سوال کا جواب بھی پانچوین سوال کے جواب مین گذرا۔ اور صورت پرستی کرنے والے اور اس حیلے سے روپیہ کھانے والے وہی لامذہب لوگ ہین جنکا ہمنے رد کیا ہے۔ سو عورتون کی صورت پرستی کے حیلے سے روپیہ کھانے کے سبب سے ان لامذہبون اور سائل مین ایک مناسبت اور برادری پائی گئی اب سائل کو اُن لامذہبون کی طرف سے جواب دینا پاس برادری مین داخل ہے اور اس سوال سے اصل مطلب سائل کا

دریافت ہوا. **فائدہ**۔ سائل نے جو لکھا ہی کہ تعظیم اور اجلال حضرات انبیا اور اولیا کا مذہب مین اُنکے شرک ہی سو اگر
اُن سے مراد فرقہ اسمعیلیہ ہی تو ہم اُس فرقہ کے حال سے واقف نہین کہ وہ کون ہی اور اعتقاد اُن کا کیسا ہی جیسا کہ
پہلے سوال کے جواب مین گذرا۔ اور اگر اُن سے مراد حضرت سید احمد قدس سرہ کے گروہ ہین تو یہ لکھنا سائل کا بڑا
بہتان ہی کیونکہ وے لوگ بزرگون کی ہر قسم تعظیم کو شرک نہین بولتے ہین بلکہ علماے سنت وجماعت کے فتوے کے
مطابق بعضی تعظیمون کو واجب کہتے ہین اور بعضی کو مستحب اور جو تعظیم کہ مفضی الی الشرک ہی سو البتہ حرام ہی جیسے
بزرگون کے نام کی نذر کرنے اور اُن کے نام کا جانور چھوڑنا اور اُنکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا اور اُن کی
قبرون کو سجدہ کرنا اور اُسپر پیشانی ملنا اور اُسکی چارون طرف طواف کرنا اور دور دور سے اُن کو پکارنا اور اُن سے
مدد طلب کرنا اور اُنکو عالم الغیب اور قادر مطلق اعتقاد کرنا وغیرہ رسمین جو اس ملک مین مروج ہین اور عوام الناس
اُن کو بزرگون کی تعظیم سمجھتے ہین سو البتہ شرک و حرام ہی اور دلیل اسکی عقائد اور فقہ کی معتبر کتابون مین موجود ہی
جسکو منظور ہو تو عقائد نسفی اور عقائد تمہید اور شرح فقہ اکبر اور فتاوی عالمگیری اور بحر الرائق اور نہر الفائق اور
در مختار اور رد المحتار وغیرہ کتابون معتبر مین دیکھ لے۔ وجود یہ لوگ جو مثل سائل کے ہین حضرات انبیا اور اولیا کو
عین خدا اعتقاد کر امور مذکورہ جو خاص خداے تعالی کے واسطے ثابت ہی اُنکے واسطے جائز رکھتے ہین بلکہ واجب
سمجھتے ہین اور منع کرنے والے کو اُسکے کافر اور گمراہ بولتے ہین۔ اسی واسطے سائل بھی ہمارے گروہ کو ان کاموں
منع کرنے کے سبب سے برا کہتا ہی اور گمراہ بولتا ہی مگر ہم کو اس بات سے ناراضی نہین۔ کیونکہ ہم یہی سمجھتے ہین کہ جیسا
رافضی اور خارجی اور معتزلی وغیرہ گمراہ فرقے ہمکو برا کہتے ہین ویسا یہ بھی سہی۔ اور سائل نے جو سوال کیا ہی کہ
صورت پرستی پیر احمد کی درست ہی یا نہین سو یہ سوال کرنا اسکا اُن صورت پرستی کرنے والون سے پوچھنا چاہئے
ہم سے۔ کیونکہ ہم تو سائل اور لا مذہب دونون کے رد کرنے والے ہین پھر ہم سے اس بات کا سوال کرنا طرفہ
حماقت ہی۔ اور حقیقت پوچھئے تو سائل کو اس بات کا سوال کرنا ہرگز نہین پہونچتا ہی۔ کیونکہ اس بات مین سائل
اور وے دونون برابر ہین۔ اسواسطے کہ اگر اُن لوگون نے سچ مچ صورت پرستی حضرت سید احمد قدس سرہ
کی کی ہی تو اپنے پیر کی صورت پرستی کی نہ غیر کی۔ اور پیر کی صورت پرستی کرنی سائل کے مذہب مین جائز
ہی بلکہ واجب۔ اسی واسطے سائل نے اپنے رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ شغل برزخ واجب ہی اور پیر پرستی

رکن رکین طریقت کا ہی۔ اور مریدون کو اپنے کلمہ طیبہ کے معنی یون بتلاتا ہی کہ ابتدا مین معنی اس کے لا الہ الا الشیخ المخلص اور درمیان مین لا الہ الا الرسول اور انتہا مین لا الہ الا انا تو جب کہ سائل کے مذہب مین یہ سب باتین درست ہوئین تو صورت پرستی کرنا لامذہبون کا کیون درست نہوگا بلکہ اگر وے لوگ پیر کے سوا دوسرون کی صورت پرستی بلکہ بت پرستی ہی کرتے تو بھی سائل کے مذہب کی رو سے انکو کچھ ملامت نہ پہونچتی۔ کیونکہ سائل کے مذہب کے پیشوا صوفی عبدالرحمن لکھنوی نے اپنے رسالۂ ہندی مین لکھا ہی کہ جو بت پرستی کرتا ہی سو وہ خدا ہی کو پوجتا ہی پوجنے کی راہ بھول کر۔ اور اسی بحث کے نیچے لکھا ہی کہ موسی نے جو ہارون کو کوہ طور سے آنے کے بعد اینچ کھینچ کیا ہی سو اسلیے کہ کیون سامری کی اطاعت بھی اور ناحق بنی اسرائیل مین پھوٹ ڈالی انتہا۔ اب سائل کو چاہیے کہ لامذہبون کو اپنا برادر دینی سمجھ کر انکی طرف سے جوابدہی کرے۔ نہین تو چپ رہے

خاتمہ

از حال این فرقہ در حیص بیص افتادہ ام بجواب شافی تسلی بخشند۔ ازمسکین مخلص الرحمن عفی عنہ

ترجمہ خاتمے کا۔ اس فرقے کے حال سے ہم سخت حیرت و تشویش مین ہین جواب شافی سے ہین تسلی بخشین۔ "مسکین مخلص الرحمن عفی عنہ کی طرف سے"

جواب

خاتمہ مین یہ عبارت جو لکھی ہی سو اُسکا جواب یہ ہی کہ غیر کے حال سے حیص بیص مین پڑنا ضرور نہ تھا۔ اور جو اس حیص بیص مین پڑا تو چندان خوف بھی نہین ہی کیونکہ یہ مرض دوا پذیر ہی۔ اب ہمنے جواب شافی لکھا ہے انشاء اللہ تعالی اسمین تشفی ہو جاویگی۔ ہان فاتحہ رسمی کے مقدمہ مین جو سائل کا حال ہوا ہی کہ پہلے وہ اسکے مانعین مین سے تھا اور اب مجوزین مین سے ہوا اور اپنے بدعتی بزرگون کو اسکا عامل پاتا ہی اور دینی کتاب مین اسکا کہین پتا نہین لگتا سو بڑی مشکل ہی کہ اب نہ تو دینی کتابون کو چھوڑ سکتا ہی اور نہ بدعتی بزرگون کو کیونکہ سائل پہلے لامذہب وہابیہ کا مرید ہوا تھا بعد اُسکے حضرت سید صاحب کے خلیفون سے بیعت کی پھر اُس سے مرتد ہو کے نسبت کرنے والے تفضیلیہ بدعت مین گرفتار کا مرید ہوا اب اگر اس بدعتی پیر سے بھی پھر جاوے تو لوگ موم کی ناک کہین گے تو اب اس صورت مین اپنے حال اور ان بدعتی بزرگون کے حال سے البتہ

حیص بیص کا مقام ہی اب مشکل یہ آپڑی ہی کہ لوگ کہتے ہین کہ مخلص الرحمن کے اس حال پر قائم رہنے کا بھی کیا
اعتبار اُنکا رنگ بدلا کرتا ہی اور اُن کا حال تو ایسا ہی نظر پڑتا ہی کہ ایک مولوی روپیہ پا کے نصاری ہوا پھر
یہودیون نے زیادہ روپیہ دیا تب یہودی ہو گیا پھر مسلمانون نے اُس سے بھی زیادہ روپیہ جمع کیا تب مسلمانونکی
مجمع مین مسلمان ہونے کو آیا تماشا بین بہت جمع تھے ایک درویش نے ازدحام دیکھ کے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا
ہی لوگون نے حال بیان کیا تب اس درویش نے کہا کہ تم لوگ اپنا روپیہ خراب نکرو۔ این گبر گاہی مسلمان نخواہد شد۔
ایسی ایسی رسوائی کی باتین سُنکے بلاشبہہ حیص بیص کا مقام ہی۔ اور جو سائل نے مکر کا جال پھیلایا تھا اور آفتاب ڈھلنے سی
پچھم طرف کے مکان کی ٹٹی مین کپڑے کا پردہ ڈالتا تھا جب کوئی پچھم طرف سی جاتا تو بسبب متعدد ہونے خانون کے جو
جعفری ٹٹی کی بندش مین خانے خانے ہوتے ہین اس پردہ پر متعدد سائے سرنگون آدمی کی شکل پڑتے تھے جب
کوئی معتقد پوچھتا کہ یہ سب کون نظر آتے ہین تب مولوی مخلص الرحمن کہتے کہ یہ اللہ تعالی کے کوئی مخلوق ہین اور
معتقد دلال لوگ کہتے کہ یہ سب فرشتے ہین اور رات کے وقت مریدکے اور اپنے درمیان چراغ رکھکے جو
شعبدہ کرتے تھے سو انھین کے معتقد حیدر علی نے اس راز کو فاش کر دیا اور گاہی گورو چرانے والے کو بھی ویسا
فرشتہ دکھانا بتا دیا تب سب کوئی کھیل سے اسی طرح کا سایہ دکھانے اور ٹھٹھا کرنے لگے تو اس سبب سے بھی البتہ حیص بیص کا
مقام ہی پھر سائل جو بر سر مجلس عام چودھری محمد حافظ کے مکان مین پانچ عورت کے پیٹ پر جو بچہ ہونیکے لیئے عمل
کروانے آئی تھین اپنے دونون پائون لگا کے دیر تک رہا تھا۔ اور جو اپنے بعضے مریدون کی حویلی مین عورتونکے
درمیان کھانا کھانے بیٹھا تھا اور چارون طرف سے عورتین بیٹھ کر کوئی سالن درست کر دیتی تھی اور کوئی لقمہ بنا دیتی
تھی اور کوئی مچھلی کے کانٹے چنتی تھی اور سائل اُنکے درمیان بیٹھ کر مزے سے کھانا کھاتا تھا اور بات کرتا تھا۔ سو
اس سے لوگ اس پر بدظن ہوئے تو اب بلاشبہہ حیص بیص کا مقام ہی۔ اور اب انشاء اللہ تعالی علم کا جو اس نے غرور
کیا ہی سو عنقریب جاہل بن جاویگا اور ایک بات مُنھ سے نکال نہ سکے گا سب سے بڑھکے یہ حیص بیص کا مقام ہی۔ ہم نے بقدر
نرم نرم باتین معتبر لوگون کی روایت کے مطابق جو لکھی ہین سو بلحاظ جواب ترکی بترکی کے اور یہ شروع آپکی طرف
سے ہوا ہی اور مشہور ہی کہ اَلْبَادِیْ اَظْلَمْ یعنی پہلے شروع کرنے والا بڑا ظالم ہی۔ اللہ تعالی آپ کا قصور معاف
کرے۔ اب آپ پھر سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہو جیے اور اس عداوت سی توبہ کیجیے۔ کیونکہ ولی سے عداوت کرنیوالے پر وبال آتا ہی

آیندہ آپ مختار ہین۔ والسّلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ۔ ۱۲۷۳ھ علی جونپوری

خاتمۃ الکتاب

واضح ہو کہ جب ان ساتون سوال کا جواب مولوی مخلص الرحمن کے پاس پہونچا تو اُسکو دیکھ کر وہ بہت ناخوش ہوا اور جو کچھ کہ زبان پر آیا کہا اور ان جوابون کی تردید مین ایک حرف بھی دلیل شرعی کیساتھ نہ لکھ سکا مگر ایک خط مین بعضے اگلے بزرگون کی مذمت اور چند کید عوام فریب لکھ کر جناب مولانا کرامت علی صاحب کے پاس بھیجا اور ایک اشتہار اس مضمون کا لکھ کر بازارون مین لٹکا دیا کہ فلانے نے جو پہلے سوال کے جواب مین لکھا ہی کہ دور اجتہاد کا ختم نہین ہوا ہی سو جھوٹھ ہی کیونکہ اہل سنت وجماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا ختم ہو چکا ہی پھر دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہین اور دورۂ اجتہاد کو باقی سمجھنا فرقہ وہابیہ کا مذہب ہی نہ مذہب اہل سنت کا اسیطرح اور بھی کتنی باتین جاہلانہ لکھکر عوام الناس مین اشتہار کر دیا۔ اور خود اس مسئلے کی تحقیق کرنا شرع کی کتابون سے بالاے طاق رکھا۔ مولانا ممدوح نے اس مضمون کو جو حوالہ تفسیر احمدی کیا ہی اُسکو بھی ذرا دیکھ نہ لیا اور مارے ضد اور عداوت کے بیہودہ باتین بکین اور جمہور اہل سنت کو وہابی قرار دیا چنانچہ قریب ہی معلوم ہوگا مولانا ممدوح نے لوگون کی ہدایت کیواسطے اُسکے عوام فریب کیدون مین سے جنکو اُسنے اس خط مین لکھا تھا اور جس کید سے ہر وقت اپنی مجلسون مین لوگون کو گمراہ کرتا تھا اُسمین سے سات کید کا رد بخوبی لکھ کر اس رسالے کے اخیر مین لاحق کر دیا تا کہ لوگون کو اُسکے کید کا حال معلوم ہو اور متقی لوگ اُس سے کنارہ پکڑین۔ مگر چونکہ اسوقت اس رسالے کے چھاپنے کی حالت مین اُن کیدون کا جواب چھاپنا بعضی سبب سے دشوار ہوا اس واسطے وہ چھوڑ دیا گیا۔ صرف اُن مین سے دوسرے کید کا جواب جو دور اجتہاد کے باقی رہنے اور باوجود اُسکے پانچوین مجتہد کی تقلید حرام ہونیکے باب مین تفسیر احمدی سے لکھا ہی مخالفون کی ناک توڑنے کے لیے یہان ذکر کرتا ہون۔ مولانا ممدوح نے لکھا ہی کہ دوسرا کید مولوی مخلص الرحمن کا یہ ہی کہ عوام الناس کو اہل سنت کے سچے عقیدے سے پھرانے اور اُنکے مذہب کی معتبر کتابون پر حرف لانے کے واسطے لکھا ہی کہ سارے اہل سنت وجماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا منقرض ہو گیا ہی اور بعد ائمۂ اربعہ کے دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہین۔ سو اس کید کا جواب یہ ہی کہ کلکتے کے چھاپے کی تفسیر احمدیہ کے چارسو ستائیس [۴۲۷] صفحہ مین سورۂ انبیاء کی اس آیت وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ الخ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ واما

الثالث ای انحصار المذھب فی الاربعة فلان الاجتهاد وانکان لم یختم ویحتمل ان یوجد مجتهد اخ یجتهد علی خلافهم بل قد وقع کذلك وقد وجد المجتهدون قریب مائة او اکثر لکن قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للاربعة فلا یجوز الاتباع لابی یوسف ومحمد وزفر وشمس الائمة اذا کان قولهم مخالفا للاربعة وکذا لا یجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفا لهم انتهی ترجمہ لیکن تیسری بات یعنی چار ہی مذہب کا انحصار سو اس واسطے ہی کہ اجتہاد اگرچہ ختم نہوا اور احتمال ہی کہ دوسرا مجتہد پایا جاوے کہ اجتہاد کرکے اُن چارون کے خلاف مسئلہ نکالے بلکہ ایسا ہوا اور مجتہد لوگ قریب سو کے بلکہ زیادہ پائے گئے لیکن اجماع اس بات پر ہوگیا کہ اتباع اور تقلید انھین چار ہی کی درست ہی اور کسی کی نہین۔ تو اب اس صورت مین امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر اور امام شمس الائمہ رحمہم اللہ کی تقلید درست نہوگی جب کہ ان سب کا قول اصل قاعدہ مین ان چارون کے مخالف ہوگا اور اسی طرح سے جو مجتہد کہ نیا ہوتا جاویگا اور اُسکا قول چارون کے خلاف ہوگا تو اُسکی تقلید درست نہوگی۔ انتہی۔ اور یہ مسئلہ اصول فقہ کا ہی۔ اصول فقہ کی کسی معتبر کتاب سے اجتہاد کا موقوف ہوجانا ثابت نہین بلکہ اصول فقہ تو اجتہاد کرنیکا ہتھیار ہی جو کوئی چاہے بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت اور نور الانوار وغیرہ مین دیکھ لے۔ ہان تقلید کا انحصار البتہ لکھا ہی کہ چارون اما مون کے سوا پانچوین کی تقلید درست نہین اور یہی ہمارا عقیدہ اور مذہب ہی جس کو شبہہ ہو تو ہمارے رسالۂ قوت الایمان اور نسیم الحرمین کو دیکھ لے۔ تو اب مسلمان لوگ غور کرین کہ مولوی مخلص الرحمن کی بات تفسیر احمدی اور اصول فقہ کے خلاف ہی یا نہین۔ اور دور اجتہاد کو باقی کہنا عقیدہ محققین اہل سنت کا ہی یا نہین۔ یہان تک کلام مولانا ممدوح کا تمام ہوا۔ اب اس سے صاف کھل گیا کہ مولوی مذکور اہل سنت کی عقیدیکو عقیدہ وہابیونکا قرار دیکر خود گمراہ ہوگیا اور بزرگونکی شکایت کر اور حق کو باطل کہکر دونون جہان مین رسوا ہوا۔ اسی طرح اُسنے اور بھی بہت سی باتین جھوٹھی بناکر اشتہار کردیا تھا مگر اس اشتہار سے وہ خود ذلیل ہوا دوسرے کا کچھ نہ بگڑا چنانچہ اُسنے ایک اشتہار مین مولانا ممدوح کو مذہب کا منکر اور حنفی مذہب سے خارج لکھا تھا اُسکو دیکھکے عوام الناس بھی جو مفتاح الجنۃ اور قوت الایمان سے واقف ہین احوال پڑھے اور اُسکے اشتہار پر تھوکے اور دوسرے اشتہار مین لکھا تھا کہ فلانا کافر ہی اور صراط المستقیم و تقویت الایمان و مسائل اربعین و مائۃ المسائل و تفسیر مرادیہ

وتنبیہ الغافلین ودفع الشرور وہدایت الاسلام وعقائد حقہ وغیر ذلک وہابی مذہب کی کتابین ہین ان کتابون پر عمل کرنا کفر و ضلال کا سبب ہے۔ سو اس اشتہار کو دیکھ کے علماے حقانی نے اسکی تکفیر کا فتویٰ لکھا اور حکم دیا کہ وہ خارج الاسلام ہے اُسکے ساتھ اختلاط رکھنا اور اُسکا ہمجلس ہونا اور اسکو سلام علیک کرنا اور اسکا ذبیحہ کھانا ہرگز روا نہین۔ دیکھو کہ وہ اپنے اشتہار سے آپ کیسا ذلیل ہوا۔ اور اندنون حاجی صوفی محمد ادریس نظام پوری نے اُس اشتہار کو کلکتے کے سندریٹی کی مسجد مین جناب محدث ومفسر مولانا حافظ احمد علی صاحب سہارنپوری اور جناب مولانا حافظ جمال الدین صاحب اور مدرسین جناب مولوی مجیر الدین صاحب کے روبرو رکھکر پوچھا کہ اس اشتہار لکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہین۔ تو بعد مطالعہ کے ان تینون بزرگ نے بالاتفاق فرمایا کہ اُسکے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز درست نہین ہے کیونکہ وہ شخص مسلمان کو کافر کہنے اور اہل سنت کی کتابونکو کفر وضلال کا سبب لکھنے کے باعث مسلمانی سے خارج ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسکو توبہ نصیب کرے یہ خبر مجھکو اُس مسجد کے معتبر طالب العلمون سے معلوم ہوئی ہے۔ اب مسلمانون کو چاہیے کہ بہر بات مین ایسے لوگون سے پرہیز کرین اور اپنے دین و ایمان کو ایسے دجالونکی دغابازی سے بچا دین۔ یا اللہ یا کریم تو اپنے فضل و کرم سے مومنونکو شیطانکی دغا و فریب سے محفوظ رکھ۔ اور اپنی اور اپنے رسول مقبولؐ کی رضامندی کی راہ پر چلا آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا وشفیعنا ووسیلتنا فی الدین والدنیا والآخرۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وارحمنا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اعلام۔ جاننا چاہیے کہ اس کتاب مین جو چند فائدے زیادہ کیے گئے سو وہ کتاب تحفۃ المخلصین سے لکھی گئی اور وہ کتاب بھی ان ساتون سوالونکے جواب مین زبان فارسی مین تیار ہوئی ہے۔ اور سواے اُسکے اور بھی ایک کتاب جسکا نام سل الحسام لنصرۃ السید احمد وخلفائہ الکرام ہے عالم باعمل فاضل بے بدل مولوی محب علی صاحب اسلام آبادی مدرس مدرسہ چوگھریہ علاقہ ضلع بردوان نے اُسکو ان ساتون سوال کے جواب مین تصنیف فرمائی ہے۔ اور مولوی مخلص الرحمن نے جو مولانا ممدوح کی مذمت مین ایک اشتہار بزبان اُردو صحیفہ خبار جام جہان نما مین چھپوایا تھا۔ اور اُسمین چند مسائل کی بابین مولانا ممدوح پر تہمت وبہتان لگاکے مشہور کردیا تھا تو اُسکی تردید مین بھی ایک کتاب بہت ہی نفیس فارسی عبارت مین لکھی گئی ہے اور نام اُسکا انوار کرامت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عنایت وکرم سے یہ سب کتابین چھپ جائین تو بیشک موجب زیادت سرور مخلصین اور رفع عناد معاندین کے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مسلمانونکو دنیا مین اپنی ہدایت اور قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کرے آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ کہ رسالہ مقامع المبتدعین مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور بماہ شعبان ۱۳۱۰ھ مین چھپکر شائع ہوا

حق الیقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جس نے ہمکو مسلمان کیا اور درود بیشمار اُسکے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جنکو اللہ نے ہماری ہدایت اور شفاعت کا وسیلہ کیا اور اُنکی آل اور اصحاب اور ازواج پر جنکے وسیلے سے ہمکو حدیث اور قرآن ملا بعد اسکے علی جونپوری اس رسالہ حق الیقین مین دینی محبت کی راہ سے سب کلمہ گو بھائیون سی کچھ عرض کرتا ہے

پہلی عرض مسلمان بھائیون کی اتفاق کی توقع پر

وہ یہ ہی کہ ہم تم سب کوئی آپس مین بھائی ہین ایکی کلمہ کے شریک اور ایک ہی اللہ کے بندے اور ایک ہی رسولؐ کی اُمت اب ہمکو اور تمکو یہی مناسب ہی کہ دنیا مین سب کوئی ملکے ایک ساتھ کھانا پینا کرین اور ایک ہی ساتھ ملکے جماعت کی نماز پڑھین اور شادی غمی مین ہم تم آپس مین شریک رہین اور مصیبت کیوقت مین ہم تمھاری حمایت کرین اور تم ہماری حمایت کرو آخر قیامت مین ایک ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار اور ایک ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہم سبکو درکار ہے اور اُسی ہی ہم سبکی نجات ہی اب ہماری تمھارے ایک شامل رہنے کی راہ ہمارے تمھارے بنائے ہوئے نئے طریق مین نہین ہی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے مین سب مسلمان بھائیونکو ایک ہی چال چلنے کیواسطے اور ایک شامل متفق ہو کے کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے نماز روزہ کرنیکے واسطے جو چال اور طریق سکھا گئے ہین اُسی طریق پر چلنے سے ہم سب بھائی

آپسے آپ ایک شامل ہو جاوینگے اور وہ چال اور طریق اہل سنت وجماعت کے چاروں مذہب مین سے ایک مذہب کے اختیار کرنے مین کھل جاتی ہی اور اُسی چال پر چلنے اور آپس مین بھائی بن جانیکی تعریف اللہ تعالی نے چوتھی سپارہ سورۂ آل عمران مین فرمایا ہی۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ ترجمہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی یعنی قرآن سب کوئی ملکر اور پھوٹ نڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت دی تمہارے دلون مین اب ہوگئے اُسکے فضل سے بھائی یعنی تم سب کوئی مسلمان ہوکے کلمہ پڑھکے آپسمین بھائی بن گئے۔ اور تھے تم کنارے پر ایک آگ کی گڑھے کے یعنی جب تم مسلمان نتھے پھر تمکو خلاص کیا اُس سے یعنی تمکو مسلمان کیا اسی طرح کھولتا ہی اللہ تمپر اپنی نشانیان شاید تم راہ پاؤ۔ مسلمان بھائیو اب دھیان کرو کہ جو چال محمد صلے اللہ علیہ وسلم چلا گئے اور اُسی چال کی اللہ تعالی نے تعریف کی سو اُس چال کا خزانہ اور اُس چالکی جڑ اور بیج اور بنیاد اور اصل وہ چال ہی جسکا نام کلمۂ طیب ہی وہی اصل چال ہمارے تمہارے ماباپ بھی سکھاگئے وہ اصل چال کسی نئے مولوی نے نہین سکھلائی اب سمجھو کہ جو اصل چال ہمارے تمہارے پیغمبر اور ماباپ سکھا گئے ہین اُس اصل چال کو کسی دشمن اور بدکار اور بدمذہب کے کہنے سے اور اُسکی بدچال کو دیکھکے کسواسطے چھوڑین اور آپس مین پھوٹین اب ہمکو تمکو مناسب ہے کہ جو شخص اُس پرانی چال کو چھڑانا چاہے اُسکو چھوڑ دین اور اپنی پرانی چال کو ایسا مضبوط پکڑین کہ کوئی چھڑانہ سکے کیونکہ اُس چال کے چھوڑنے سے ماباپ سے کپوت بنا اور پیغمبر کی امت سے خارج ہونا ہوتا ہی سو وہ اصل چال کیا ہی اسکو ہم سب مسلمان بھائیون کو سُناتے ہین وہ یہ ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق سے مضبوط اور قایم ہوجانا اب سب بھائی انصاف کرو کہ یہ کلمہ نیا ہی یا پُرانا اور یہ کلمہ مسلمان کا ہی یا کسی اور کا اس کلمہ کے پڑھنے اور اسپر یقین کرنے سے آدمی کیا ہوتا ہی اور اس کلمہ کے انکار کرنے سے آدمی کیا ہوتا ہی اس بات کے دریافت کرنے کے واسطے کوئی مولوی اور مفتی درکار نہین اپنے ماباپ اور اپنے پڑوس کے بڑھے مسلمان مرد اور عورت سے پوچھو یقین ہی کہ وہ لوگ کہینگے کہ یہ کلمہ مسلمان کا ہی اسکے پڑھنے اور اسپر یقین کرنے سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور اس کے

انکار کرنے سے کافر ہوتا ہی اور اپنے ماباپ وغیرہ بڑے مسلمانون سے پوچھو کہ جو شخص یہ کلمہ مُنھ سے پڑھے اور دل مین ایمان نہ لاوے وہ شخص مسلمان ہوتا ہی یا جو شخص کہ یہ کلمہ منھ سے پڑھے اور دل مین ایمان لاوے سو مسلمان ہوتا ہی ہمکو یقین ہی کہ ماباپ وغیرہ مسلمان لوگ یہی کہین گے کہ جو شخص منھ سے کلمہ پڑھے اور دل مین ایمان لاوی وہی شخص مسلمان ہوتا ہی اور جو مُنھ سے کلمہ پڑھے اور دل مین ایمان نہ لاوے سو مسلمان نہین کیونکہ وہ شخص مسلمان کے دین کا ٹھٹھا کرتا ہی۔ تو اب ہم مسلمان بھائی سے کہتے ہین کہ جو شخص کلمہ کے معنی نہ پوچھیگا سو کلمہ پر ایمان کس طرح لاویگا کیونکہ وہ شخص کلمہ کو کیا بوجھیگا کہ ہم کیا کہتے ہین یہ کسی شہر کا نام ہی یا کسی پھل کا نام ہی یا کسی مٹھائی کا نام ہی سو جو اُسکے معنی کو دل مین نہ سمجھیگا تو اپنے ماباپ کے فرمانے بموجب مسلمان نہین ہو سکتا اور اسی طرح تمہارے ماباپ کے فرمانیکے موافق تمام جہان کے عالمون کا فتوا ہی۔ اب سب مسلمان مرد عورت کو لازم ہی کہ اپنی اپنی بولی مین کلمہ کے معنی سیکھے کے اُسکے مضمون پر خوب مضبوط رہین سو اب ہم سب مسلمان بھائیونکی خیرخواہی کیواسطے کلمہ کے معنی اور اُسکی تفسیر بیان کرتے ہین دل لگا کے سنو لا الہ الا اللہ۔ نہین ہی کوئی معبود بندگی کے لائق سواے اللہ کے یہ عربی کے قاعدہ بموجب کلمہ کے لفظی معنی ہوئے اور اُسکے معنی کا خلاصہ یہ ہی۔ اللہ کے سوای کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اس طرح سے یاد کر لینا ہی کفایت ہی اب معبود کے معنی سنو معبود لغت مین اُسکو کہتے ہین جس کی کوئی بندگی کرے برحق ہو یا جھوٹا مثلاً کوئی درخت خواہ مٹی خواہ کوئی بت خواہ کسی کی قبر خواہ کسی کے نام کا جھنڈا نشان خواہ ندی خواہ آگ خواہ پانی خواہ چراغ خواہ گاے خواہ کسی کے دروازے کی چوکھٹ وغیرہ کو پوجے تو یہ سب بھی معبود کہلاوین گے مگر معبود باطل اور جھوٹھے۔ اور شریعت مین حکم ہی معبود برحق کی بندگی کا اور کلمہ مین جو الٰہ کا لفظ ہی اُسکے معنی عربی کے قاعدہ کے موافق معبود برحق کے ہین جو بندگی کے لائق ہی اور معبود برحق اللہ کی ذات پاک کے سواے کوئی نہین اور کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین یعنی جسکا نام اللہ ہی وہ بندگی کے لائق ہی اور جو اللہ نہین ہی سو بندگی کے لائق بھی نہین ہی۔ اور اللہ اُس ذات کا نام ہی جو ساری صفات کمال کا جامع ہی یعنی سارے صفات کمال کے اُس ذات مین جمع ہین مثل خالقیت اور رزاقیت اور بخشش اور جود اور معبود ہونیکے اور اللہ کا لفظ کے یہی معنی ہین تو جب اللہ کا لفظ بولے تب بولنے کی ساتھ ہی بوجھا گیا کہ یہ اُس ذات کا نام ہی جو معبود اور خالق اور صانع اور رزاق اور جلانیوالا اور مارنیوالا

اور سننے والا اور دیکھنے والا اور کلام کرنیوالا اور جاننے والا اور قدرت رکھنے والا اور ارادہ کرنیوالا ہی اور جو
کچھ عالم مین دیکھا اور سناجاتا ہی سوسب اُسکی حیات اور علم اور ارادے اور قدرت اور کلام اور سمع اور بصر سے ہی
اور سب اُسکی صفات کے پرتو ہین اور ہم لوگون کو خوب یقین ہی کہ یہ سب چیزین جو اللہ کے سواے ہین اور اُنکو لوگ
پوجتے ہین سو کبھی اللہ نہین ہی بلکہ اللہ کے بندے اور مخلوق ہین اور یہ بات صاف ظاہر ہی سو وہ سب جب اللہ ہی نہوے
تو بندگی کے قابل بھی نرہے کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین۔ تو اب
صاف کھل گیا کہ اللہ کے سواے اور دوسرون کو جو لوگون نے معبود بنالیا ہی وے سب کبھی بندگی کے لائق نہین بلکہ
وے سب توڑنے اور چھوڑنے کے قابل ہین اور بندگی کے قابل فقط ایک اللہ ہی کی ذاتِ پاک ہی جو سب کہین موجود
ہی اور سب کے حال سے واقف ہی اور سب کچھ سُنتا دیکھتا ہی اور اپنی پاکی اور لطافت کے سبب سے کسیکو نظر نہین آتا بھلا
ہم لوگ اُسکو کسطرح اس آنکھ سے دیکھ سکین جب اُسکی مخلوق کے تئین جو جسم بولتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے یہ
کیا وہ کیا نہین دیکھ سکتے کہ یہ مین کہنے والا کون ہی تو اُس خالق کو کس طرح دیکھ سکین مگر دل کی آنکھ سے دیکھتے
ہین اور یقین کرتے کہ اگر وہ ہر وقت موجود نہوتا تو یہ بولنا کہان سے بولتا اور اُس کا نور سب کہین نہوتا تو یہ آنکھ
کسی چیز کو کس طرح دیکھتی آنکھ تو موجود رہتی ہی اور اندھیرے مین کچھ نظر نہین پڑتا جب چراغ چاند آفتاب کا نور
ہوتا ہی تب آنکھ سب کچھ دیکھنے لگتی ہی پھر سوچو تو چراغ چاند آفتاب کے نور کو کس نور سے آنکھ دیکھتی ہی پس جس
نور سے ان سبکا نور نظر پڑتا ہی وہ نور اللہ کی ذات پاک کا ہی جو سب کہین موجود ہی اسیواسطے ہم سب مسلمانون کو
کوئی چیز بناکے پوجنے کی کچھ احتیاج نہین کیونکہ ہمارا معبود تو موجود ہی اور کفار نادانی کے مارے موجود معبود
کو نہین پہچانتے اسواسطے اپنی بیوقوفی سے جھوٹے معبودون کو جو اُنکی طرح وہ سب بھی مخلوق ہین اور اُنہین
ٹوٹ جانے اور فنا ہوجانے کا خوف لگا ہی پوجتے ہین اور ہم سب مسلمانون کا اللہ معبود تو ہر وقت ہر کہین موجود
ہی ہمیشہ رہے گا اُسکو نہ ٹوٹنے کا خوف ہی نہ فنا ہونیکی ڈر سو ہمکو کیا غرض جو اُسکے سواے دوسرے کو پوجین
اب بھائیو بندگی کس کو کہتے ہین اُسکا بیان سنو بندگی کے معنی نہایت درجے کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔
اور بندگی تین قسم کی ہی جیسا کہ التحیات مین تینون قسمون کو جدا جدا بیان کیا ہی ان الفاظون مین اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب بندگیان قولی یعنی زبان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان فعلی یعنے

بدن کی اور سب بندگیان مال پاک کی یعنی تینون قسم کی بندگی اللہ ہی کیواسطے ہی اب تینون قسمون کا بیان سُنو۔
پہلی قسم۔ عبادت قولی ہی جس طرح قرآن کی تلاوت اور اللہ سے دعا کرنا اور اُس سے حاجت مانگنا اور اُسکی منت ماننی اور مصیبت کیوقت مین اُسکو پکارنا اور اُسکے آگے گڑگڑانا تضرع زاری کرنا اور اُسکے نام کو وظیفہ کرنا اور کعبہ مین جاتے وقت راہ مین اُسکا نام لینا اور سفر کرتے کشتی کھولتے لڑتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے گرتے پڑتے چھینکتے کھاتے پیتے ذبح کرتے وقت اُسی کا نام لینا سو یہ سب کام کسی دوسرے کے واسطے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بندگی قولی ہین
دوسری قسم۔ عبادت بدنی جس طرح روزہ نماز کعبہ کا طواف عرفات مین ٹھہرنا صفا مروہ مین سعی کرنا وغیرہ عبادتین بدنی جو فقہ مین مذکور ہین سو یہ سب کام کسی دوسرے کیواسطے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بدنی بندگی ہین۔
تیسری قسم۔ عبادت مالی ہی جسطرح زکوٰۃ دینا صدقہ فطر کا ادا کرنا اور اُسکے نام کا جانور ذبح کرنا اُس کے نام پر اور اُسکی خوشی کیواسطے کسیکو کچھ نقد دینا کپڑا پہنانا کھانا کھلانا صدقہ خیرات کرنا اور جو کچھ مال اُسکی خوشی کیواسطے خرچ کرنیکے نذر کیا ہو اُس نذر کو پورا کرنا کسی کا قرض ادا کردینا اور اُسکے ذکر اور عبادت کیواسطے ایک گھر جسکو مسجد کہتے ہین بنانا سو یہ سب کام کسی دوسرے کے واسطے کبھی درست نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بندگی مالی ہین اصل یہی تین قسمین ہین ان تینون مین سے ایک چوتھی قسم نکلی ہی وہ۔
چوتھی قسم۔ عبادت مشترک ہی یعنی بندگی مالی اور بدنی ایک مین ملی ہوئی جس طرح حج کہ اُس مین طواف کرنے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنے اور اُسکا نام لینے وغیرہ کامون سے عبادت بدنی ادا ہوتی ہی اور راہ خرچ اور کرایہ جہاز وغیرہ کے دینے اور قربانی کرنے وغیرہ خرچ سے بندگی مالی بھی ادا ہوتی ہی سو یہ سب کام کسی دوسرے کے واسطے نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بندگی مشترک ہین۔ اب دیکھو بھائیون یہ سب کام جو لوگ بھول کے دوسرے کیواسطے کرتے ہین سو ہمارے باپ دادے ہمکو کلمہ سکھا کے سب منع کر گئے ہین اب جو کوئی سوال کرے

کہ ہمارے باپ دادے بھی تو یہ سب کام کرتے تھے تو اُس کے چار جواب ہین۔

ایک جواب یہ ہی کہ تھین انصاف سے کہو کہ جس طرح وہ لوگ کلمہ کو اپنا دین جان کے پڑھتے تھے اور تمکو بھی بڑی تاکید سے سکھلا گئے اُسی طرح یہ سب کام بھی جو بری رسم اور کلمہ کے خلاف ہین دین جان کے کرتے تھے اور تمکو بھی اُسکے کرنیکی تاکید کر گئے ہین یا نہین آخر یہی کہو گے کہ وے لوگ کلمہ دین جان کے پڑھتے تھے اور ہمکو بھی دین مین داخل ہونے کے واسطے وہی کلمہ سکھا گئے اور اُسپر قائم رہنے کی تاکید کر گئے ہین اور ان سب بُری رسمون کو دیکھا دیکھی اور دنیا کی رواج کے موافق آپ کرتے تھے ہمکو اُسکے کرنیکی تاکید نہین کر گئے تب ہم کہین گے کہ بس جس بات کی باپ نے تاکید کی ہی اُسی پر قائم رہو اور ان سب بُری رسمون کو کر کے اُنکی بھول چوک لوگون کو یاد نہ دلاؤ بلکہ اُن کے واسطے دعا اور استغفار کرو کہ کلمہ کی برکت سے اللہ تعالے اُنکی بھول چوک بخشے پھر جو کوئی کہے کہ ہمکو کلمہ کی اور اُن رسمون کی تاکید ہمارے باپ کر گئے ہین تو ہم کہینگے چُپ رہو موئے باپ کی فضیحت نکرو اور کسی کے روبرو ایسی بات کا ذکر نہ کرو نہین تو لوگ اُنکو منافق اور فتان کہین گے کہ اُنھون نے چور کو کہا چوری کر اور ساہو کو کہا جاگو یعنی شرک کا حکم بھی دیا اور اُس کا منع اور رد کرنے والا کلمہ بھی سکھایا۔ اب جو کوئی کہے کہ ہم کس طرح معلوم کرین کہ اُن سب بُری رسمون کو وہی لوگ بھول کر کرتے تھے تو اُسکو سمجھا دو کہ اس طرح معلوم کرو کہ وہ سب رسم کلمہ کے خلاف ہین اور کلمہ کی دوسری راہ ہی اور اُن رسمونکی دوسری راہ کلمہ مین اور اُن رسمون مین دن رات کا فرق ہی جس طرح دن آنے سے رات بھاگتی ہی اور رات آنے سے دن۔ اُسی طرح کلمہ پڑھنے سے وہ سب رسم مٹتی ہی اور اُن سب رسمون کے کرنے سے کلمہ مٹتا ہی اسی واسطے ہم کہتے ہین کہ وہ لوگ بھول کے ان سب رسمون کو کرتے تھے کیونکہ مسلمان تھے جان بوجھ کے کلمہ کی مٹانیوالی رسم اور چال کیون چلتے۔ پھر جو کوئی کہے کہ وہ سب بڑے پُرانے لوگ اور ہمارے دادے باپ تھے اُن کے بھولنے کا بڑا تعجب ہی تو اُسکو یون سمجھا دو کہ بڑے پُرانے اور سب دادون کے دادا حضرت آدم علیہ السلام تھے آخر بھول کے وہ پھل جس سے منع کیا تھا کھا گئے پھر توبہ کی برکت سے اللہ نے اُن پر اپنا فضل کیا اور اُن کی بھول بخشی تو چھوٹے دادے کے بھولنے کا کیا تعجب ہی اب ہمکو لازم ہی کہ اُن پر نیک شبہہ کرین کہ وہ لوگ بھی بڑے دادے کی طرح سے توبہ کر کے مرے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ آدمی بھول

چوک گناہ سے نہین مردود ہوتا بلکہ توبہ نکرنے اور گناہ پر اڑنے سے مردود ہوتا ہی۔

دوسرا جواب یہ ہی - کہ وہ لوگ اپنی زندگی مین ہمیشہ کلمہ پڑھتے تھے اور بُری رسم اور چال اُن سے کبھی کبھی بھول چوک کے ہوجاتی تھی۔ اور مرتے وقت بھی اُسی کلمہ پاک کو پڑھکے مرے اُن رسمون کو کرکے نہین مرے اور تم لوگ بھی اُن کے مرتے وقت اُنکو کلمہ ہی یاد دلاتے تھے اُسوقت اُن رسمون کو نہین یاد دلاتے تھے توجس کلمہ سے زندگی مین اور مرتے وقت کام ہی اُسی کلمہ کے موافق عمل کرو اور اُسکے اُلٹے جو کام ہو اُس سے دل سے بیزار ہو۔

تیسرا جواب یہ ہی - کہ تمھارے باپ دادے برابر کہتے تھے کہ یہ کلمہ مسلمان کا ہی اس سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور اسکا منکر کافر اور یہ کبھی نکہا کہ ان رسمون سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور اسکا منکر کافر بلکہ اُن سے جب کوئی اُن رسمون کا حال پوچھتا تھا تو کہتے تھے کہ صاحب یہ ایک رواج پڑ گئی ہی اور کبھی کہتے تھے کہ یہ سب عورتون کا فساد ہی تو وے بیچارے اپنا ذمہ صاف کر گئے اللہ اُنکو بخشے۔

چوتھا جواب یہ ہی - کہ کلمہ قرآن اور حدیث اور سب دینی کتابون سے ثابت ہی اور تمام مسلمان پڑھے اَن پڑھے اُسکو حق کہتے ہین اور یہ بُری رسمین کسی کتاب سے ثابت نہین بلکہ سب کتابون سے اُسکا جھوٹھ ہونا ثابت ہی اور سب عالم اُسکو منع کرتے ہین فقط جاہل لوگ اُس مین گرفتار ہین سو اُن کا کیا اعتبار الحمد للہ لا الہ الا اللہ کے معنی سننے سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا - اب مومنو محمد رسول اللہ کے معنی سنو کہ بدعت بھی دور بھاگے۔ محمد رسول اللہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین یہ لفظی معنی ہوئے اور چاہے تو اِس کا خلاصہ یاد کرے محمد اللہ کے بھیجے ہین قاصد ہین کہ اُن کے ہاتھ اللہ نے اپنا خط یعنی قرآن شریف بھیجا اب جو کوئی اللہ کو معبود جانے گا وہ مقرر اُسکے خط کو مانے گا اور اُسکے قاصد کی بات سُنے گا اور اُسکی تابعداری کرے گا کیونکہ اُسی معبود نے پانچوین سپارے سورۂ نسا رمین فرمایا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ترجمہ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اللہ کے رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے اب سب بھائی کلمہ گو پر فرض ہی کہ سب دنیا اور دین کے کام مین اللہ اور رسول کی تابعداری کرین اور اختیار والے یعنی امام لوگ کے فرمانے بموجب عمل کرین اللہ کی فرض کو جان اور دل سے قبول کرین اور اُسکو بجا لادین اور اُسکے رسول کی سنت کو خوب مضبوط پکڑین کہ چھوٹنے

بتاوے اور اُسپر عمل کرین اور امام لوگ جو اللہ اور رسول کے کلام سے اجتہاد اور قیاس کر کے مسئلے نکالے ہین اُسیکو فقہ کہتے ہین اور اللہ اور رسول کے حکم پر چلنے کی جو راہ مقرر کر گئے ہین اُسی راہ کو مذہب کہتے ہین اُسکو برحق جانین اور اُسی کے موافق عمل کرین اور کفر اور شرک اور بدعت اور بدمذہبون کی راہ سے دور بھاگین اور جو رسم اور چال لوگون نے دین مین نئی نئی نکالی ہی اور وہ رسم حضرت اور اُن کے اصحاب اور تابعین سے منقول نہین اور اُن کے دین کے موافق نہین اور کسی مجتہد سے منقول نہین اُس سے خوب کنارہ پکڑین۔

دوسری عرض کلمے کے یقین کی مثال ہماکے بیان مین

مسلمانون جس طرح اپنی ماکا ماہونا سبکے دل مین یقین ہی کہ یہ میری ما ہی تو اب ہزار کوئی اُسکی ماکے ساتھ اُسکو نکاح کرنے کیواسطے قتل کرنے یا بادشاہت دینے کو کہے مگر وہ شخص اپنی ماسے کبھی نکاح نکریگا۔ کیونکہ اُسکے دل مین یقین ہی کہ یہ میری ما ہی اسی طرح جسکے دل مین کلمہ کا یقین ہی وہ کبھی اللہ اور رسول کے خلاف عمل نکریگا اور اگر کبھی بشریت کی تقاضے سے اُس سے کوئی کام اللہ و رسول کے حکم کے خلاف ہو پڑیگا تو اُس سے پشیمان اور شرمندہ ہوگا اور توبہ کریگا

تیسری عرض جھوٹھے فریب دینے والون سے بچنے کی راہ کے بیان مین

اب اس زمانے مین بہت سے جھوٹھے فریب دینے والے اپنی صورت عالمون کی سی بنا کے اپنے تئین عالم مشہور کر کے دینی کتابون اور دیندار عالمون اور قدیم بزرگون کے اُلٹے جھوٹے جھوٹے مسئلے بتاتی ہین مثلاً ہاتھ پکڑکے بیعت کرنا جو مسنون ہی اُسکو بدعت اور کفر کہتے ہین اور لڑکے کا ناڑا اپنے ہاتھ سے کاٹنا ماباپ پر واجب کہتے ہین اور اِس ملک کے پھنگے کو جراد یعنی ٹڈی جان کے اُسکے نہ کھانے والے کو کافر کہتے ہین اور عیدین اور جمعہ کی نماز کو اِس ملک مین منع کرتے ہین اور جس سے تین روز کی نماز قضا ہوئی اُسکا جنازہ پڑھنا منع کرتے ہین اور بعضے چارون مذہبون کو اور فقہ کو بدعت کہتے ہین اور مجتہد کی تقلید کرنے کو منع کرتے ہین اور دیندار عالم جو سچے ہین وہ اُس جھوٹھے مسئلہ پر عمل کرنے سے منع کرتے ہین تب اسمین اَن پڑھے لوگ گھبراتے ہین کہ ہم کس عالم کی بات مانین سو اُن جھوٹھون کے فریب سے بچنے کیواسطے ہم ایک آیت قرآن کی اور تین حدیثین اُسی رسول کی جنکا نام مبارک پڑھانے کلمہ مین ہی لکھتے ہین اس آیت اور حدیث سے سچے جھوٹے مسئلہ صاف پہچان پڑین گے سبحان اللہ کیسے اچھے رسول ہین کہ اپنی

اُمت کیواسطے کیسی کچی حدیثین یعنی باتین بتا گئے ہین کہ جو اس بات کو یاد رکھے اگرچہ اَن پڑھا ہو تو اسکو سیکڑون پڑھے گمراہ نکر سکین اور جھوٹے سچے کو صاف پہچان لے جس طرح سے کسوٹی سے سونا پہچان لیتے ہین اسی طرح سے اُسبات سے ملا کے سچے جھوٹے مسئلے کو صاف پہچان لے۔ **پہلی حدیث** یہ ہی کہ مشکوٰۃ مصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ یَدُاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ **ترجمہ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی جمع نہین کرتا ہی میری اُمت کو یا فرمایا اُمت محمدؐ کو گمراہی پر ہاتھ قدرت اور احسان اللہ تعالی کا جماعت پر ہی اور جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے سو ڈالا جاوے آگ مین **دوسری حدیث**۔ اُسی کتاب و رباب ور فصل مین عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ **ترجمہ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو تم لوگ بڑی جماعت کی یعنی اُس مذہب اور راہ کی پیروی کرو جس پر بہت سے علما ہون اسواسطے کہ حال یہ ہی کہ جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور اُس راہ کو چھوڑ دے جس پر بہت سے علما ہین تو وہ شخص ڈالا جاوے آگ مین) اور اُس رسول کی بات کے موافق قرآن کی آیت ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے پانچوین سپارۂ سورۂ نساء مین وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط وَسَاءَتْ مَصِیْرًا **ترجمہ** اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اُس پر راہ کی بات یعنی معجزون پر واقف ہونے اور کھلی کھلی دلیلون کے ظاہر ہونے کے سبب سے اور چلے سب مسلمانون کی راہ سے سوائے اعتقاد اور عمل مین ہم اُسکو حوالے کرین اُسی طرف جو اُس نے پکڑی اور ڈالین اُسکو دوزخ مین اور بہت بُری جگہ پہونچا۔ ترجمہ ہندی مین اس آیت کا فائدہ یہ لکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہی مسلمانون کی جماعت پر جس نے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین پس جس بات پر اُمت کا اجماع ہوا وہی اللہ کی مرضی ہی اور جو منکر ہو سو دوزخی ہی انتہی۔ سو مکہ مدینہ وغیرہ ملک کے تمام عالمون کا اجماع اسی بات پر ہی کہ بہتر فرقہ گمراہ ہی فقط ایک فرقہ سنت وجماعت کا برحق ہی اور اُس فرقہ مین اللہ و رسول کے حکم کے

منزل پر چلنے کے چار مذہب یعنی چار رستے مقرر ہین اور اُسمین سے ایک مذہب کو اختیار کر کے اسی پر چلنے پر اجماع ہی اور یہ بات ٹھیک ہی راستہ نہ پکڑیگا تو اللہ و رسولؐ کے حکم کی منزل پر کس طرح کو دکے پہونچے گا اور اگر ایکدراستہ نہ پکڑیگا چارون پر ایکبارگی چلنے چاہے گا تب بھی مشکل مین پڑے گا۔ اب کوئی نادان چار مذہب کو چار فرقے نہ جانے بلکہ ایک ہی حق فرقے کے اندر یہ چار رستے مقرر ہین جیسے ایک مکان مین چار دروازے۔ اور سنت وجماعت کی علما لکھتے ہین کہ فقہ اور عقائد و تصوف تینون ملکے دین ہی اور اسپر بھی اُن سب عالمون کا اجماع ہی کہ قرآن وحدیث کے موافق سنت وجماعت مذہب کے عقائد اور تصوف اور فقہ کی کتابین ہین اُس کے سوافق چلے اب جو کوئی یہ سوال کرے کہ شیعہ اور معتزلہ اور خارجی وغیرہ بد مذہب لوگون کی بھی بڑی جماعت ہی اور اُن کے مذہب کی بھی فقہ ہی تو اُسکا یہ جواب ہی کہ سنت وجماعت کے مذہب کے سوا دوسرے مذہب اور دوسرے مذہب کی فقہ کے حق ہونے پر بالکل ملک کے عالمون کا خصوصاً مکے مدینے کے عالمونکا جہان دین حق قیامت تک رہنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہی اجماع نہین ہوا سواسطے وہ سب مذہب اور اُن کی فقہ جھوٹی ٹھہری اور حقیقت مین سنت وجماعت کے سواے جتنے فرقے ہین اُن سبکی جماعت سنت وجماعت سے بہت کم ہی اگر کوئی خوب تحقیق کرے تو حقیقت کھل جاوے جتنے عالم اور جتنی کتابین سنت وجماعت مذہب مین پاوینگے اُسقدر کسی مذہب مین نہین تو حقیقت مین سواد اعظم کا مضمون سنت وجماعت کے فرقے پر صادق آیا ہی حقیقت یہ ہی کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کو تو سب فرقے کہتے ہین اور بہتر فرقے گمراہ بھی اسی قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے ہین کچھ بہتر قرآن نہین اُترے سو اس دعوی کرنے پر مت بھولو بلکہ جس مذہب پر مسلمانون کی جماعت کا اجماع پاؤ وہی مذہب سچا ہی اور باقی جھوٹا۔ پھر جو کوئی کہے کہ یہ تو جاہل ہی اسکو یہ کہان سے معلوم ہوگا کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب پر اجماع ہوا ہی اور یہ کس طرح جانے گا کہ کون عالم سچ کہتا ہی۔ تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اُسی آیت وحدیث مذکور بموجب جسکی بات بہت سے عالمون اور دین کے دیس یعنی مکے مدینے کے عالمون کے موافق ہو اور اپنے ملک کے بادشاہ اور قاضی اور مفتی اور مولویون اور عابدون اور پرہیزگارون اور مشائخون کو اُسکی بات کے موافق پاوے اور وہ سب کہدیوین کہ اُسکی بات سنت وجماعت کی کتاب کے موافق ہی اسکو سچا جانے جس طرح ان لوگون کی گواہی سے قرآن شریف او سنت وجماعت مذہب کے حق ہونے پر یقین ہوا ہی اُسی طرح سے اس بات کو بھی کچھ غرض

مسلمانون کی جماعت کی بات مانو چھوٹے پھاٹے اِکا دکا کی بات نہ مانو۔ اور جو کوئی بد مذہب کوئی ایسے کام کرنے کا حکم دے جو اِسکے مذہب والے نہین کرتے اور کہے کہ یہ کام کرنا حنفی مذہب مین بھی درست ہی تب اُسکو جواب دے کہ جب سکے مدینے کے اور ہمارے ملک کے سارے علماء حنفی یہ کام کرین گے ہمکو اُن پر بھا جان سکے دھوکا نہ دے ایمان سب کا برابر ہی بڑا ہو یا چھوٹا ہند کا ہو یا بنگالے کا مکے کا ہو یا مدینے کا کیا بڑے لوگون کے پاس تو جانے نہین پاتا اسواسطے ہمارے پاس وسواس ولانے آیا ہی اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کے بائین طرف تین مرتبہ تھتکارے اس طرح پر کر ذرا سا تھوک بھی نکلے تو وسواس دفع ہو جاویگا اسمین بڑی تاثیر ہی یہ بات حدیث سے ثابت ہی۔ ایک بات بڑے کام کی ہی اُسکا یاد رکھنا ضرور ہی وہ یہ ہی کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہی کہ اللہ تعالے کے نزدیک حق ایک ہی ہی مثلاً امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گوہ حرام ہی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک گوہ حلال ہی تو آخر اللہ تعالی کے نزدیک حق ایک ہی ہوگا یا گوہ حلال ہوگی یا حرام کیونکہ اللہ تعالی کی ذات پاک شک اور تردد سے پاک ہی سو جس مجتہد کی راے اُس حق تک پہونچی اُسنے ٹھیک اور درست سمجھا اُسکو اللہ تعالی دو اجر دیگا اور جسکی راے اُس حق تک نہ پہونچی وہ چوک گیا اسمین اُسپر گناہ نہین بلکہ اِس صورت مین بھی اللہ تعالی اُسکو ایک اجر دیگا جیسا کہ اس مضمون کی حدیث جامع ترمذی مین موجود ہی اس مقام مین بعضے نادان بسبب بے علمی کے سوال کرتے ہین کہ جب مجتہدون کے اجتہاد مین خطا کا شبہہ لگا ہی تو اُن کی پیروی کس طرح کرین شاید کہ جس مسئلہ مین ہم ایک مجتہد کی پیروی کرین اُس مین وہ چوکا ہو تو اُن کا جواب یہ ہی کہ شریعت مین دل کے قصد اور ظن غالب کا بڑا اعتبار ہی تو اِس صورت مین جس مجتہد کی حقیقت پر اسکو ظن غالب ہوا وسی کی تقلید کرے اسی مین اسکی نجات ہی اور ظن غالب اور یقین حاصل ہونیکی دو ہی صورتین ہین یا اپنے ظاہری حواس سے کسی چیز کو دریافت کر لینے کان سے سُنکے ناک سے سونگھ کے زبان سے چکھ کے ہاتھ سے ٹٹول کے دریافت کرنا اپنی آنکھ سے دیکھ کے یقین کرنا جس طرح سے زمین یا دریا کو آنکھ سے دیکھکے یقین ہوتا ہی یا خبر متواتر سے سُنا یعنی بیشمار آدمیون کی زبان سے سُنکے کسی چیز کے ہونے پر یقین ہونا جس طرح سے مکے مدینے کو جس نے نہین دیکھا ہی اُنکو بیشمار آدمی سے سُنکے یقین ہی کہ یہ دونون شہر دنیا مین ہین اسی طرح سے کسی مجتہد کی حقیقت پر ظن غالب ہونیکی دو صورتین ہین

ایک صورت یہ ہی۔ کہ جس شخص کو اجتہاد فی المذہب کی لیاقت ہو اور اس شخص کو اپنے علم کی تحقیق سے کسی مجتہد

کی حقیقت پر ظن غالب ہو جاوے اور اُس مجتہد کے مذہب کو حدیث قرآن کے موافق پاوے تو یہ شخص اُسی مجتہد کی تقلید کرے۔

دوسری صورت یہ ہی کہ کوئی شخص اپنے ملک کے قاضی مفتی بادشاہ عالم اور اپنے ماباپ استاد و مرشد کو ایک مجتہد کی تقلید کرتے دیکھے اور اُن سب کی زبان سے اُس مجتہد کے مذہب کی خوبی سُنے اور مکے مدینے مین بھی اُس مذہب کا جاری ہونا سُنے اور اُس مذہب کے حق ہونے پر اجماع ہونا سُنے یعنی وہ مذہب سواد اعظم کے موافق ہو اس سبب سے اُس مجتہد کی حقیقت پر اسکو ظن غالب ہو جاوے تب یہ شخص اُسی مجتہد کی تقلید کرے۔ اب ایک مسئلہ فقہی سنو تاکہ شریعت مین ظن غالب کے معتبر ہونے پر یقین خوب ہو جاوے وہ یہ ہی کہ قبلہ ایک ہی ہی اسمین کچھ شک نہین پھر جو شخص کسی ملک کے میدان مین مثلاً ہندوستان کے میدان مین جا پڑے اور اُسکو قبلہ کا سمت معلوم نہو اور اُس جگہ کا باشندہ بھی کوئی وہان پر موجود نہو تب اپنے دل مین ٹھہراوے جسطرف اسکا ظن غالب ہو کہ اسی طرف قبلہ ہی وہ شخص اُسی طرف نماز پڑھے اگرچہ اُس طرف قبلہ نہو گا مثلاً وہ جنوب کے طرف ہو گا مگر اُسکی نماز بلاشبہہ اور بلاخلاف درست ہوگی پھر اُسی میدان مین دوسرا شخص آپڑا اُسنے بھی اپنے دل مین ٹھہرایا اور اُسکو ایک طرف قبلہ ہونیکا ظن غالب ہوا اور حقیقت مین اُس طرف قبلہ نہ تھا بلکہ وہ شمال کیطرف تھا اور اُسنے اُسی طرف نماز پڑھی تو اُسکی نماز بھی بلاشبہہ اور بلاخلاف درست ہوئی اسی طرح تیسرا آپڑا اُس نے بھی اپنے ظن غالب کی طرف نماز پڑھی اور حقیقت مین اُس طرف قبلہ نہ تھا بلکہ وہ مشرق تھا تو اُسکی نماز بھی بلاشبہہ اور بلاخلاف درست ہوئی پھر چوتھا آپڑا اُسنے بھی اپنے دل مین ایک طرف ٹھہرایا جس طرف اسکا ظن غالب ہوا اور حقیقت مین اُسی طرف قبلہ بھی تھا اُس نے اُسطرف نماز پڑھی اُسکی نماز بھی بلاشبہہ اور بلاخلاف درست ہوئی تو دیکھو آخر قبلہ ایک ہی ہے مگر چارون شخصون کی نماز درست اور مقبول ہوئی اسکا انکار کرنا ممکن نہین کیونکہ یہ مسئلہ قرآن شریف کی آیت محکم سے ثابت ہی پھر جس شخص کی نماز حقیقت مین قبلہ کی طرف ہوئی اور جنکی نماز غیر قبلہ کی طرف ہوئی ان چارونکی نماز کے درست اور مقبول ہونے مین کچھ کمی زیادتی نہین بلکہ ثواب اور قبولیت مین چارون برابر ہین یہی حال ہی چارون ملہون کے مقلد کا کہ چارون کا عمل بلاشبہہ مقبول اور درست ہی اور اسی پر اجماع ہی اسکا جو منکر ہو سو دوزخی ہی خلاصہ یہ کہ نجات کی دو ہی راہ ہے یا تقلید یا تحقیق اور اجتہاد بس جس کو تحقیق اور اجتہاد کا مرتبہ حاصل ہی وہ اپنی تحقیق کے بموجب حدیث قرآن پر عمل کرے اور باقی سب لوگ اپنے امام کی تقلید کرین اس دو راہ کے سوای کوئی

تیسری راہ نجات کی نہین ہی تفسیر فتح العزیز مین سورہ ملک کی تفسیر مین یہ مضمون موجود ہی اب تیسری حدیث
بھی سنو کہ بالکل شبہہ رفع ہوجاوے مشکوۃ مین اُسی باب مذکور کی پہلی فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی
کہ اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ
مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ
ترجمہ ہونگے آخر زمانے مین دجالین یعنی دھوکا دینے والے اور حق دین اور مذہب مین شبہہ ڈالنے والے جھوٹ
کہنے والے کہ اپنے تئین مکر اور فریب سے علما اور مشائخ اور صلحا کی صورت مین جو نصیحت کرنیوالے اور نیک پاک ہوتے
ہین ظاہر کرین گے تاکہ اپنے جھوٹھ کو رواج دین اور لوگون کو جھوٹھے مذہب اور بری راہ مین بلا دین۔ لاوین گے
تمھارے پاس حدیثین کہ نہین سُنا تمنے اور نہ تمھارے باپون نے یعنی بہتان اور افترا سے تمھارے پاس
حدیثین لاوین گے اور حدیثون سے مراد یا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور یا عام ہی لوگون کی اخبار کو بھی یعنے
جھوٹھی حدیث سنانا اور جھوٹھی خبر اُڑانا اور بہتان لگانا اور افترا کرنا اُن دجالون کا کام ہوگا سو بچو تم اُن سے اور دور
رکھو اُنکو آپ سے کہ نہ گمراہ کرین تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو انتہی۔ اس فرمانے سے یہ مقصد ہی کہ دین سیکھنے مین احتیاط کرنا
اور بدمذہب اور بدعت والون کی صحبت سی پرہیز کرنا لازم ہی خصوصاً اُنکی صحبت سے دور بھاگنا جو اپنے جھوٹھے مذہب
کی طرف بلا دین اور دھوکا دین اس حدیث بموجب اُن عالمون کی بات مانو جو قدیم مسئلے پر عمل کرنیکی ترغیب دیتے
ہین اور جن لوگون نے قدیم مسئلون مین بغیر دلیل شرعی کے اپنی عقل سے کچھ زیادہ کیا ہی اُس زیادتی کو دور کرتے
ہین اور قدیم مسئلون کو بحال رکھتے ہین گویا تمھارا پرانا کپڑا جو میلا ہوگیا ہی اُسکا میل دھو دیتے ہین اور تمھارا پرانا
کپڑا بحال رکھتے ہین اور جو لوگ نیا مسئلہ بتاتے ہین جسکو تمنے اور تمھارے پشتہا پشت کے بزرگون نے نہین سُنا
اُنکو دجال کذاب جانو اور اُن کی بات ہرگز نہ مانو۔ اب دیکھو چار مذہب اور فقہ اور بیعت توبہ اور عیدین اور جمعہ کا
حق ہونا برابر اپنے دادے باپ سے یعنی بزرگون اور قدیم عالمون سے سنتے آئے ہو سو وہ سب حق ہی اور چار مذہب
کو حق نجاننا اور چارون مجتہدون مین سے ایک کی تقلید نکرنا اور حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا اور آمین جہر سے کہنا
اور فقہ پر عمل نکرنا اور ماباپ پر ناڑ کاٹنے کا واجب ہونا اور شیخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت اور توبہ کرنیکا کفر ہونا
اور چھنگلے کا حلال ہونا اور عیدین اور جمعہ کا منع ہونا اور نماز قضا کرنے والے کا جنازہ نہ پڑھنا اپنے باپ دادے سے

یعنی اُن سے اور اُن کے وقت کے علما سے کبھی نہ سُنا تو معلوم ہوا کہ یہ سب دجال کی باتین ہین - اب جو کوئی کے
کہ تعزیہ بنانا اور رسمی فاتحہ اور ناچ باجا کرنا اور سہرا باندھنا وغیرہ بُری رسمین بھی تو دادے باپ کرتے تھے تو یہ بات
دجال کی ہوئی سو کیا ہم اسکو بھی حق جانین - تو اسکا جواب یہ ہی کہ **اوّل** تو یہ سب باتین قدیم دادے باپ نے نہین
کین بلکہ چند روز سے یہ سب فساد ظاہر ہوا ہی - اور **دوسرے** یہ کہ جس طرح تمھارے دادے باپ نے دینی کام کو
حدیث سے سُنا ہی اور تمکو بھی سُنلایا ہی یعنی کہا کہ بیٹا یہ کتابی بات ہی ہزارون علما اس کام کا حکم کتاب سے سُناتے ہین اُسطرح
اسکام کی حدیث تمکو نہین سنائی اور نہ آپ سُنی بلکہ خود بخود دیکھا دیکھی کرتے تھے اسواسطے تمھارے دادے باپ بھولے
ٹھہرے دجال نہ کہلائے اور بدمذہب لوگ تو تمکو اپنی بات کے موافق اپنی بنائی کوئی لفظ کو حدیث کہکے پڑھ سُناتے ہین
اور وہ حدیث تمنے اور تمھارے دادے باپ نے کبھی نہ سُنی اور کسی قدیم کتاب مین نہین ہی اسواسطے وہ سب دجال ٹھہرے -
اور **تیسرے** یہ کہ یہ سب بری رسمین سنت وجماعت کی فقہ کی کتاب مین نہین ہین اور اُسپر سب ملک کے عالمون کا
اجماع نہین ہوا بلکہ ابتک بھی وہ سب بری رسمین مکے مدینے وغیرہ اسلام کے ملکون مین نہین ہین بلکہ آگے سے بھی عالم
لوگ منع کرتے آئے ہین اور بزرگون اور عالمون کے خاندان مین آگے یہ رسم نہ تھی اور علاوہ اسکے اُن رسمون کو
کوئی حدیث سُناکے جاری نہین کرتا اور اگر کوئی ایسا کریگا تو وہ بھی دجال ہی مثلاً تعزیہ یا رسمی فاتحہ درست ہونے کی
جو کوئی حدیث سُناوے یا اور کسی بدعت کے کام کے درست ہونیکی حدیث سُناوے تو وہ شخص دجال ہی اور **چوتھے**
یہ کہ اس حدیث مین دادے باپ کے عمل کا ذکر نہین ہی بلکہ اُنکے سننے کا ذکر ہی دیکھو تمھارے بعضے دادے باپ
اگرچہ نماز وغیرہ نیک کام ادا نہین کرتے تھے مگر اسکا نیک ہونا سنتے تھے - اور سود کھانا ڈاڑھی مونڈانا وغیرہ برے
کام کرتے تھے مگر اُسکا بُرا ہونا سنتے تھے اسواسطے اُسکا چھوڑنا فرض ہوا -

چوتھی غرض بدعت اور کفر کی رسم اور حرام کام سے منع کے بیان مین

مسلمانون جیسا کہ لا الٰہ الا اللہ کے مضمون سے سب قسم کا شرک اور کفر منع ہو گیا - اور کسی کی تعظیم کیواسطے کوئی
جانور ذبح کرنا تعزیہ اور درگاہ اور جھنڈا اور نشان وغیرہ بنانا اور پوجنا حرام ٹھہرا اور اللہ کے سوائے کسی کی منت ماننی
کسی سے حاجت مراد مانگنا مصیبت کے وقت اُسکو پکارنا یہ سب منع اور حرام ٹھہرا ویسا ہی محمد رسول اللہ کے مضمون سے
سارے قسم کی بدعت اور اُسکے دین کے خلاف رسم اور چال اور سارے گناہ کے کام منع ہو گئے اب کسی کی قبر پر

چراغ جلانا روشنی کرنا چادر چڑھانا تماشیانہ کھڑا کرنا گنبد بنانا قبر پر گچ کرنا اور اوسپر کچھ لکھنا یا پتھر لکھ کے اوسپر کھڑا کرنا وغیرہ کام مین اس قسم کی میت کی تعظیم کے ارادے اور قبر کے پوجنے کے ارادے پر شرک اور بغیر اس ارادے کے حرام ٹھہرے کیونکہ ان باتون کا منع حدیث مین صاف آیا ہی۔ ہان قبر پر جاکے زیارت قبر کی جو دعا سنت ہی اسکا پڑھنا بیشک سنت ہی ان دعاؤن مین سے ایک یہ ہی جو مشکوۃ المصابیح مین باب زیارت القبور کی دوسری فصل مین بریدہ کی حدیث مین موجود ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کو جب وے لوگ مقبرون مین جاتے یہ لفظین سکھلاتے کہ اس طرح کہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ترجمہ سلام ہی تمپر اے گھر والو مومنون اور مسلمانون مین سے اور ہم اگر چاہا ہی اللہ نے تمہارے ساتھ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے واسطے سلامتی یعنی چھٹکارا عذاب دنیا اور آخرت سے) اور قبر کا روندنا بیشک حدیث مین منع ہی اور اسکو ایک بالشت کی اونچی کرنیکا حکم ہی اور بعد دفن کے جب قبر برابر ہو چکے تب اوسپر ایک مشک پانی چھڑکنا سنت ہی اور پانی چھڑکتے وقت کچھ پڑھنا یا کدالی کو قبر پر دھونا اور بعد دفن کے چہل قدمی کرنا کچھ چیز نہین بلکہ میت کے دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑا ہونا اور اسکے واسطے استغفار کرنا یعنی اللہ سے اسکا گناہ بخشوانا اور دعا کرنا کہ منکر و نکیر کے سوال و جواب مین اللہ اسکو ثابت رکھے سنت ہی۔ اور دھنس جانے کے بعد پھر مٹی بھر دینا درست ہی اور بھاری پتھر نشان کے واسطے قبر پر رکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی خلاصہ یہ ہی کہ محمد رسول اللہ کے طور سے جو رسم اور چال اللہ کے رسول کے خلاف اور انکے دین مین نئی نکالی ہوئی ہوگی اور انکے دین مین داخل نہوگی اور ان کے دین سے ملتی نہوگی اور ان سے اور ان کے اصحاب سے ثابت نہوگی اور مجتہدین سے منقول نہوگی وہ سب بدعت اور حرام ٹھہری مشکوۃ مصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ کی پہلی فصل مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی انھون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ترجمہ جس نے نئی بات نکالی ہمارے دین مین کہ یہ ہی وہ چیز کہ نہین ہی اسمین سے سو وہ چیز یا وہ آدمی مردود ہی یعنی یہ جو ہمارا دین سب پر روشن ہی اور سب باتین دین کی مین نے اسمین کھول دی ہی کوئی بات کام کی اور کوئی رسم اور چال دین کی مین نے تعلیم کرنے سے لگا نہین رکھا اب جو کوئی اس دین مین نئی بات نکالے گا تو وہ مردود ہی جس طرح مردیکا تیجا چہارم دسوان بیسوان چھماہی برسی کرنی حاملہ عورت کا ستوانسا کرنا اور لڑکا

پیدا ہونے مین چھٹی کرنی اور تمام باسن کو نجس جاننا پھر بعد غسل کے اُسکو نکال پھینکنا اور رسمی فاتحہ زمین لیپ پوت کے
پھول پان رکھ کے نیا باسن لاکے کرنا شبرات مین آتش بازی چھوڑنا بہت سے چراغ روشن کرنا جس طرح ہندو
لوگ دیوالی مین کرتے ہین صفر کے مہینے کے آخری چہارشنبہ مین تعویذ لکھ کے اُسکو دھوکے اُسکے پانی سے غسل
کرنا اور شادی مین ناچ باجا کروانا آتش بازی چھوڑنا وغیرہ کام اس قسم کے حرام ٹھہرے۔ اور کروھنی کمر مین رکھنا
برہمن پوچھنا شادی مین سہرا کنگنا باندھنا کفر کی رسم ہی۔ اور چھوت کا ماننا یعنی وسواس کرنا اور شریعت مین جو طہارت
اور صفائی کا حد مقرر ہی اُس سے بڑھ جانا جو لوگون مین رائج ہی بہت برا ہی کیونکہ یہ اپنی طرف سے دین مین احکام مقرر
کرنا ہی بلکہ اس بات مین مشابہت کفار کی رسم کی معلوم ہوتی ہی سو وہ چھوت ماننا یہ ہی کہ جس گھر مین لڑکا پیدا ہو
اُس گھر کے باسن پھینک دینا اور اُس گھر کے کسی آدمی کو باسن نچھونے دینا حیض والی عورت کا پکایا چھوا کھانا
اُسکا بچھونا جدا کرنا مسلمان کے کھانے کے بعد جو کھانا بچا ہی اُسکے کھانے سے شک کرنا مسلمان کے ساتھ ایک
رکابی مین کھانے سے شک کرنا اور سورہ حجرات مین جو فرمایا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَۃٌ ترجمہ مسلمان جو ہین وے
بھائی ہین۔ اسکو بھول جانا مسلمانون مین چھوٹے پیشے کا لحاظ کرکے اگرچہ وہ پیشہ حلال ہو فرق کرنا اُنکے ساتھ ایک
مجلس مین کھانے پینے سے انکار کرنا اور جو کوئی بدعتی ہو یا شادی مین ناچ باجا کرواتا ہو اُسکا چھوا پکایا کھانا اُسکو
اپنی مجلس مین کھانے نہ دینا اور جو وہ کسی دوسرے کی مجلس مین جہان دعوت مسنون ہی آکے بیٹھے وہان سے اُٹھ
بھاگنا یا بدعت کے سبب سے یا نوحہ کرنیکے سبب سے جنازے کی نماز کو چھوڑ بھاگنا اور اُس بدعت اور شادی کے روز کے
سواے بھی اُسکے گھر کا کھانا نہ کھانا اُسکے گھر مین مہمان نہونا اُسکے پانی سے وضو نکرنا اور جو کوئی متقی جو بدعت سے
پاک ہی اگر اتفاقاً کسی بدعتی کے ساتھ کھالیوے تو اُسکے ساتھ بھی نکھانا یہ سب وسواس ہی۔ ہان حیض والی عورت سے
جماع کرنا بیشک حرام ہی اور بدعتی کی تعظیم کرنی اور اُسکی بدعت کی مدد کرنی اور اُسکی بدعت مین شریک ہونا اور
اُس سے راضی ہونا اور بدعت کی مجلس مین بیٹھنا اور ناچ باجے کی مجلس مین جانا بیشک حرام ہی اور بدعتی سے
جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہی کنارے رہنا اور اُسکی بدعت سے بیزار رہنا اور اُسکے ساتھ نشست و برخاست کم کرنا
لازم ہی کیونکہ اسبات کا وعدہ دعاے قنوت مین کرتے ہین۔ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اور چھوڑ دیتے ہین ہم یعنی ظاہر مین
اُس شخص کو جو نافرمانی کرے تیری خواہ اپنا نفس ہو خواہ خلق مگر ہدایت کی نیت سے اُسکے ساتھ نشست برخاست

محبت کرنا اور اپنی مجلس مین اُسکو بلانا بہت خوب ہی۔ اور بعضے لوگ جو بدعتی مسلمانون کو کسی مصلحت کیواسطے ضیافت
مین بلا کے کھلانے سے منع کرتے ہین سو یہ ناواقفی کا سبب ہی فتاوی سراجیہ مین لکھا ہی کہ ذمی مطیع الاسلام یعنی
کافر کی ضیافت کرنا مضایقہ نہین تو بدعتی مسلمانکی ضیافت کرنے مین کیا مضایقہ ہان اگر کسی طرح کے دینی یا دنیوی
فساد کا خوف ہو تو اُسکو نہ بلادے۔ اور ولیمہ کی ضیافت کھانے کے واسطے اگر کہین دعوت ہو تو اگر پہلے سے
معلوم ہو کہ وہان پر کھیل باجا ناچ رنگ آتش بازی وغیرہ واہیات ہی تو دعوت کو قبول نکرے پیشوا ہو یا عوام
اور اگر وہان جانیکے پہلے سے معلوم نہوا اور وہان جانے کے بعد یہ سب واہیات دیکھے تو اس صورت مین اگر منع
کرنیکا موقع ہو تو منع کرے یعنی اُن سب واہیات کو موقوف کروا دے اور مجلس کو پاک کر دے اور منع کرنے کا
مقدور نہو تو اس صورت مین اگر وہ شخص پیشوا ہی تو وہان سے چلا آوے تاکہ اُسکو دیکھکر لوگ نہ بگڑین اور اگر عوام الناس
مین سے ہو تو اگر بیٹھے اور کھالیوے تو درست ہی اسواسطے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہی سو وہ بدعت کے سبب سے
ترک نہین کیا جاتا جیسا کہ نوحہ کرنے کے سبب سے جنازہ کی نماز نہین چھوڑی جاتی اور عوام الناس آدمی جو وہان بیٹھ کے
کھالیوے تو اس شرط پر کہ اُس واہیات کی طرف سے منھ پھیرے رہے اور اُس سے بیزار رہے اُس طرف نہ دیکھے
اور اُس سے لذت نہ لے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی ہمنے اسکو اسواسطے ذکر کیا کہ لوگ ایسے مقام کے کھانے کو
نجس اور حرام جانتے ہین یہان تک کہ بعضے نادان ایسی محفل مین جا کے کام کرتے ہین مگر وہان کا کھانا
نہین کھاتے۔ اور حقیقت یہ ہی کہ ایسی مجلس مین جانا ہی منع ہی کھانا تو پاک ہی اُس مین کیا لگا ہی اُس کھانے کو
نجس اور حرام اعتقاد کرنا اسلام کا طریقہ نہین ہی ہان ایسی مجلس سے نفرت کرنا بیشک اسلام کا طریقہ ہی اور دیندار کے
یہی معنے ہین کہ شریعت مین زیادتی کمی نکرنا۔ باقی جو کسی کو شبہہ ہو کہ بدعتی کے ساتھ کھانے پینے سے بدعتیونکو
قوت ہوگی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ حقیقت مین بدعتی اسلام سے خارج نہین ہوتا اُسکا جنازہ اُسکے ساتھ نماز بیشک درست
ہی مگر اُسکو تنبیہ کرنا تاکہ بدعت کو چھوڑ دے البتہ لازم ہی سو بدعت کی محفل مین نجانے اور وہان سے چلے آنے سے
حاصل ہوا جب اُسکی شادی مین نہ گئے تب اُس سے برادری کہان باقی رہی اور اُسکو قوت کہان سے ہوئی
اُس بیچارے کے منھ مین تو سیاہی لگی اب بھی اگر بدعت نہ چھوڑے تو پورا بیحیا ہی۔ اور جب نکاح کے واسطے دلہن
کے گھر جادے اور اُسکے گھر والے اپنی خوشی سے ضیافت کرین تب بھی اُنکی ضیافت قبول نکرنا بدعت اور

اپنے نفس کی تابعداری ہی کیونکہ ضیافت مہمان کی مسنون ہی سو اُنھون نے کی اُسکے رد کرنیکی کیا وجہ ہان اگر اُس کو مقدور نہو تب بھی اگر تنگ کرنا کہ خواہ نخواہ ہماری ضیافت کر اور ضیافت نکرنے کے سبب سے اُس سے بیزار ہونا اُسکو ہنسنا حقیر جاننا بیشک گناہ ہی غرض جب وہ اپنی خوشی سے مہمانون کی ضیافت کرے اور اُس ضیافت کو مثل ولیمہ کے اپنے اوپر لازم نکرے جیسا کہ اِس ملک کے بعضے نادانون نے کرلیا ہی تب بھی اُسکا کھانا احادیث اور فقہ کی کسی کتاب مین مذکور نہین اور اگر وہ اپنی خوشی سے کھلاوے تب اُس کو ملامت کرنا اور اُس سے خواہ نخواہ ضیافت مانگنا بیشک گناہ ہی۔ اور اگر دولھن کا باپ دولھے سے مہر کے سوائے ضیافت کرنے کے واسطے کچھ مال مانگے اور بغیر اُس مال کے لیے ہوئے بیٹی کا نکاح نکرے تو بیشک گناہ ہی کیونکہ ایک تو بغیر ضرورت کے سوال منع ہی اور دوسرے مہر کے سوائے دولھن کے وارث جو دولھے سے مال لیوین اُسکو فتاوی عالمگیری مین رشوت لکھا ہی اور دنیا مین بھی بیحیائی ہی۔ ہان نسبت لگنے کے بعد اگر اپنی خوشی سے دونون طرف سے تحفہ تحایف آوے تو بیشک درست ہی بشرطیکہ تحفہ بھیجنے مین کفار کی مشابہت اور گناہ کا کام نکرے جس طرح دیوالی مین چیوڑا مٹھائی بھیجنا یا کونڈے کو رنگ کے ٹیکا دیکے اُسین مٹھائی بھیجنا یا اُس تحفہ کو گاتے بجاتے آتش بازی چھوڑتے ہوئے لیجانا۔ اور نسبت لگنے کے بعد اگر اپنی خوشی سے کسی مشکل مین ایک کی دوسرا مدد کرے تو موجب ثواب کا ہی کیونکہ مشکل کے وقت مین ہر مسلمان کی مدد کرنیکا ثواب حدیث صحیح سے ثابت ہی اور نسبت لگنے سے مسلمانی باقی ہی۔ اور بیٹی کی شوہر کے گھر کے کھانے پانی سے پرہیز کرنا ہندؤن کی رسم ہی۔ اور فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہیت کے بارھوین باب مین لکھا ہی کہ فاسق معلن کی ضیافت قبول نکرے تاکہ وہ فاسق جانے کہ تو اُس کے فسق سے ناراض ہی۔ فاسق معلن اُسکو کہتے ہین جو کھلا کھلی بدکاری کرے۔ اور اسی طرح سے اُس شخص کی ضیافت قبول نکرے جس کا زیادہ مال حرام کا ہو اور تھوڑا حلال کا جب تک کہ وہ خبر ندیوے کہ یہ ضیافت حلال مال سے کی ہی اور جسکا زیادہ مال حلال کا ہو اور تھوڑا حرام کا اُسکی ضیافت قبول کرے جبتک کہ اُسپر ظاہر نہو کہ یہ ضیافت حرام مال سے کی ہی۔ اور فتاوی مذکور کے باب مذکور مین لکھا ہی کہ اگر کسی ضیافت مین بلایا جاوے تو اُس کا قبول کرنا واجب ہی اور یہ قبول کرنا کب واجب ہی جبکہ اُس مقام مین کوئی گناہ اور بدعت نہو اور جبکہ اُس مقام مین گناہ اور بدعت ہوگی تب اگر قبول نکریگا تو گنہگار ہوگا اور اِس زمانے مین ضیافت قبول نکرنے مین بچاؤ ہی مگر

حسب یقین جانے کہ وہان نہ کوئی بدعت ہے نہ کوئی گناہ یہان تک عالم گیری کا مضمون ہے۔

پانچوین عرض اس بیان مین

کہ زندون کی دعا کرنے اور صدقہ کرکے اُس کا ثواب دینے سے مردون کو فائدہ ہوتا ہے۔ مردون کیواسطے زندون کی دعامین اور مردون کے ثواب کی نیت پر صدقہ کرنے مین مردون کے واسطے بڑا فائدہ ہے اور آنحضرت کی حدیثین اور صحابہ کے قول اس مقدمہ مین بہت ہین اور نماز جنازہ کی جو شرع مین مقرر ہے سو اُس مین اس بات کی بڑی دلیل ہے یعنی اُسمین بھی مردے کیواسطے زندے دعا کرتے ہین اور اُس دعا سے مردے کو فائدہ ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے۔ کہ جس جنازے پر کہ سو آدمی مسلمان نماز پڑھین اور اُسکی شفاعت مانگین وہ مردہ مقرر مغفور ہے سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مانے وفات کی تب اُنھون نے آنحضرت سے پوچھا کہ اسلام مین سب سے افضل صدقہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ پیاسون کو پانی پلانا سب صدقون سے بہتر اور سب خیرات سے افضل ہے تب سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنوان کھودا اور کہا کہ ھٰذا لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی اس کنوین سے جو لوگ پانی پیوین گے اُسکا ثواب سعد کی ماں کے واسطے ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ دعا بلا کو پھیر دیتی ہے اور صدقہ پروردگار کے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے یعنی اُن دونون چیزون کا فائدہ زندون اور مُردون دونون کو اور دنیا اور آخرت دونون مین ہوتا ہے۔ اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ عالم لوگ اور اُن کے شاگرد جب کسی گانون مین جا پڑتے ہین تب چالیس روز تک اُس گانون کے مقبرے سے عذاب کو اُٹھا لیتے ہین اس بیان سے علم اور علم سکھانے اور علم سیکھنے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ کسقدر ہے۔ اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حافظون اور مدرسون کا بیٹھنا مقبرون مین نیک ہے۔ حدیث اور عقائد کی کتابون مین یہ مضمون بھرا ہے ہمنے تکمیل الایمان کے مضمون پر یہان کفایت کی پس مسلمانون کو لازم ہے کہ مردون کے واسطے دعا اور صدقہ اور خیرات کرین اور واہی رسمون سے پرہیز کرین اب جو کوئی کہے کہ ہم رسمی فاتحہ نہین کرتے اللہ کی راہ مین ہمکو کھانا کھلانا منظور ہے سو بغیر لیپے پوتے اور بغیر پھول پان رکھے کھانا آگے رکھ کے اگر الحمد پڑھین تو کیا مضائقہ کیا الحمد پڑھنا منع ہے۔ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ کھانا کھلانا عبادت مالی ہے اُسکا ثواب کھلانے سے ہوگا قرآن پڑھنے پر موقوف نہین اور قرآن پڑھنا عبادت بدنی ہے اُس کا ثواب پڑھنے سے ہوگا کھانا کھلانے پر موقوف نہین اور کھانا آگے رکھ کے الحمد

یا کوئی سورہ پڑھنا لازم جانن سے مکروہ اور خلاف شرع ہی کیونکہ حضرت اور اُن کے صحابہ سے یہ بات ثابت نہین چنانچہ ہدایہ مین بہت مقام پر مکروہ ہونیکی دلیل یہی لکھی ہو کہ یہ بات حضرت اور صحابہ سے ثابت نہین سوا الحمد پڑھنا بیشک عبادت ہو مگر کھانا آگے رکھ کے ثابت نہین دیکھو التحیات کے مقام مین جو کوئی الحمد پڑھے تو اُس کو آخر مین بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا اسواسطے کہ اُس مقام مین الحمد پڑھنا ثابت نہین باقی اس مین شک نہین کہ ہر قسم کی نفل عبادت مثل تلاوت قرآن کے کرنا اور ثواب بخشنا ہو اسطے کرکے اُسکا ثواب میت کو دینا ہمارے مذہب مین درست ہی اور میت کو اُس سے فائدہ ہوتا ہی اسکا جو انکار کرے سو معتزلہ ہی کیونکہ معتزلہ لوگ اسکو نادرست کہتے ہین۔ اب جو کوئی کہے کہ ہم کھانے کے آگے سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھنا لازم نہین جانتے پڑھا پڑھا نہ پڑھا تو ہمارا اس طرح کا پڑھنا درست ہی یا نہین تو اُسکا جواب یہ ہو کہ اسکے پوچھنے کی کیا حاجت ہی آدمی مختار ہی جب چاہے تب قرآن پڑھے سوا اُس شخص کے جس پر حرام ہو مثل جنب و حائض و نفسا کے باقی اس ملک کے لوگون نے جیسا کھانیکے آگے فاتحہ وغیرہ پڑھنے کو لازم کر لیا ہی سو ظاہر ہی یہان تک کہ کھانیکے آگے نہ پڑھنے والون کی غیبت کرتے ہین اور اُن سے ترک دوستی کا کرتے ہین انھین لوگون کا اس رسالہ مین مذکور ہے۔

چھٹی عرض ماباپ کو ثواب دینے کی تاکید کے بیان مین

ماباپ کے ساتھ احسان کرنے کا قرآن اور حدیث مین حکم ہی اور مرنے کے بعد بھی ماباپ سے احسان کرنے کا حکم حدیث سے ثابت ہی سو جو لوگ شرک اور بدعت چھوڑ دیتے ہین وے لوگ اللہ کی راہ مین کچھ صدقہ کرکے اللہ سے دعا کرین کہ یا اللہ اسکا ثواب تو فلانیکو بخش اگر اسکو بھی رسمی فاتحہ کی طرح بخیلی کے سبب سے چھوڑ دیتے ہین تو بہت بُرا کرتے ہین اور اگر اسکو درست نہین جانتے تو سنت و جماعت کے عقیدے کے خلاف معتزلہ مذہب کے موافق کرتے ہین لازم تو یہ ہی کہ جس طرح بچپن مین کمزوری اور لاچاری کے وقت ماباپ نے خدمت کی ہی اسیطرح اُن کے مرنے کے بعد کہ اب وے لاچار ہین اُن سے بھی احسان کرین اُسکی صورت یہ ہی کہ اُن کے واسطے کچھ دعا اور استغفار کرکے اور اُن کے فائدے اور ثواب کے واسطے اللہ کی راہ مین محض اُسکی خوشی کے واسطے اس طرح سے کہ کسی کے دکھلانے کا خیال نہو اور اگر کوئی دیکھ لے تو قباحت نہین کچھ صدقہ کرکے یا کوئی نفل عبادت کرکے اللہ سے درخواست کرین کہ اس خیر کا ثواب اُن کو بخشے اسمین اللہ معبود برحق اور اُس کی رسول کی

فرمان برداری ہی- اور دو چار من کھانا نمود کے واسطے پکانا کھلانا اور اسمین سے تھوڑا سا جس طرح کوئی کتے کو
دیتا ہی ایک صحنک مین رکھکے بدعت کے طور پر اسپر فاتحہ پڑھوانا سو بھی کسی غیر کو نہ دینا بلکہ تبرک کہکے اسکو بھی
اپنے بال بچے مل کے چٹ کر جانا سراسر نادانی اور بے مروتی اور بدعت اور ریا کا کام ہی اور پان سو آدمی کا
کھانا پکوا کے اپنے شہر اور گاؤن کے لوگون کو محروم کرکے نمود کیواسطے لوگون کو دور دور سے بلوانا اور
ان کا ایک روپیہ آٹھ آنہ کچھ آنہ کرایہ خرچ کروا کے ایک آنے کا کھانا کھلانا اس مین کچھ فائدہ نہین اور مال
خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا نمود کے ارادے کے سبب سے یہ مفت کی زیر باری جدا ہوئی بس انھین
باتون کو ہم منع کرتے ہین اور اصل بات یعنی ایصال ثواب کو ہم کب منع کرین گے ہم تو معتزلہ لوگون کے مقابلہ
مین اسکو آیت و حدیث سے ثابت کرتے ہین ہان اگر نمود کا ارادہ نہو بلکہ محبت زیادہ ہونے کے واسطے
دور کے بھائیون کو بلاوے بشرطیکہ انکو زیر بار نکرے تو درست ہی- باقی جو اس ملک مین ہندوؤن کی طرح سی
زمین لیپ پوت کے پھول پان رکھکے بھوگ لگاتے ہین اور اسکا نام دھوکا دینے کو فاتحہ رکھلیا ہی سو یہ رسم
مکے مدینے وغیرہ اسلام کے ملک مین نہین ہی اور سب علما اسکو منع کرتے ہین اور کسی کتاب مین اسکا ذکر نہین
بحر الرائق اور حقیقت القرآن اور فتاوی عالمگیری اور نصاب الاحتساب وغیرہ مین منع اسکا البتہ دیکھنے مین آیا
اور میت کے فائدے کیواسطے جو کچھ نیکی اللہ کی رضا کیواسطے کرکے اسکو ثواب دیتے ہین اسکو عربی مین
ایصال ثواب بولتے ہین یعنے ثواب کا پہونچانا اور ثواب پہونچانے کیواسطے کسی ملا کا بلانا درکار نہین بلکہ
جب وہ منظور ہو تب للہ کی راہ پر کسی کا قرض ادا کرکے یا ٹوٹا گھر کسی کا بنوا کے یا کپڑا پہنا کے یا بھوکے کو کھلا کے
خصوصا گرانی کے ایام مین یا ناتے دار یتیم کو کھلا کے یا مسکین کو کھلا کے جسکے فرش فروش کچھ نہین مٹی مین پڑا
رہتا ہی یا اور کسی طرح سے اللہ کی خوشی کے واسطے حلال مال خرچ کرکے یا اور کوئی نفل عبادت ادا کرکے
میت کو اسکا ثواب دے اسمین ملا کی وکالت درکار نہین اگر اسی طرح ثواب پہونچانے کو فاتحہ بولتے ہین
تو ہمکو اسپر اعتراض نہین لیکن قدیم کتابون مین اسکا نام ایصال ثواب ہی یعنی ثواب کا پہونچانا اور اگر کسی
وقت کچھ مال موجود نہین ہی اور کسی میت کو ثواب پہونچانا منظور ہو تو کھانا کھلانے پر موقوف نرکھے سورہ
فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھنے کا بڑا ثواب ہی اسکو پڑھکے ثواب بخشے نیکی مین دیر کیا ضرور اور اسبات

کیواسطے کوئی دن تاریخ مہینا یا کوئی جگہ مقرر کرنا ضرور نہین کیونکہ اللہ تعالی سب کہین ہمیشہ موجود ہی اور اسکو ثواب دینے کی قدرت بھی ہمیشہ موجود ہی اور میت کی ارواح بھی اللہ کے قابو مین ہر وقت ہی یہ سب فساد لالچیون نے لگا رکھا ہی جو جاہل نہین ملا کہلاتے اپن جسمین بغیر انکے بلائے ان سے پڑھائے اسکے دئے کوئی کھانے نپاوے اور بہات مین دین کے کام مین مشکل اور حرج ہی کیونکہ صدقہ امر دین مین سے ہی سو عوام لوگ بغیر ملا یا دوسرے کے پڑھے اس کھانیکو خرچ نہین کر سکتے اگر ملانہ ملا اور لڑکے بالے بھوکھ سے رونا شروع کرین تو آدمی بڑی مشکل مین پڑا فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حج کے آخر مین۔ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ترجمہ اور محنت کرو اللہ کے واسطے جو چاہیے اسکی محنت اس نے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین مشکل یہی حال اور سب ہی جو برسوین دن قبر پر روشنی کرتے ہین اور چادر چڑھاتے ہین اور اسکا نام عرس رکھا ہی ہان اگر کوئی شخص بغیر تعین کرنے کسی ایام اور رسم کے کسی میت کو ثواب پہونچانے کے لیے بطریق مسنون کے صدقہ یا ضیافت کرے اور اسکو عرس کہے تو ہمکو اسپر اعتراض نہین۔ اور تعین کرنے ایام سے یہ مراد ہی ایک دن کو ایک کام کے واسطے لازم کر کے مقرر کر دینا کہ جب اس کام کو کوئی کرے تب اسی دن کرے مثلاً کسیکا کوئی مرے تو تیسرے ہی دن سیوم کرے وعلی ہذا القیاس دسوان بیسوان وغیرہ کیونکہ کسی کام کے واسطے کسی دن کا مقرر کرنا اللہ تعالی کا کام ہی دوسرے کو اس بات کا اختیار نہین۔

ساتوین غرض اس بیانمین کہ اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کیواسطے جانور ذبح کرنا درست نہین۔

اور جو لوگ ہندؤن کی طرح سے کسی کے نام کا کوئی جانور ٹھہرا رکھتے ہین اور اس جانور کا ادب کرتے ہین ذبح کیوقت اسکو نہلاتے ہین اسکے گلے مین ہار منھ مین پان کا بیڑا اور پیار رکھتے ہین اگرچہ اسکے ذبح کیوقت اللہ کا نام لیتے ہین مگر اسکا کرنا اور کھانا حرام ہی کیونکہ یہ ہندؤن کی طرح بل دینا ہی۔ اگر کوئی ان سب رسمون کو نکرے مگر اللہ کے سواے دوسرے کے تقرب کیواسطے یعنی دوسرے کی تعظیم کیواسطے یا دوسرے کے بھلا برا کرنے کی توقع یا ڈر سے جانور ذبح کرے اور اسکو اسکا گوشت کھلانے نہ کھلانے سے کچھ غرض نہو بلکہ وہ سبب کہ اس جانور کے ذبح کرنے اور خون گرانے ہی سے اسکی خوشی ہی اسیکو عربی مین اراقت دم لغیر اللہ کہتے ہین اور ہندی مین بل دینا کہتے ہین سو اس صورت مین اگرچہ ذبح کیوقت اللہ کا نام لے گا مگر وہ جانور

حرام ہوگا تفسیر کبیر اور تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر نیشاپوری اور قنیہ اور اشباہ ونظایر اور در مختار اور فتاوی سراجیہ
اور عالمگیری وغیرہ کتابون مین اس جانور کو حرام لکھا ہی اور تفسیر فتح العزیز مین بھی اسی صورت کو حرام لکھا ہی
اِس مسئلہ مین کسی عالم کا خلاف نہین۔ ہان اگر اُس جانور کا گوشت اللہ کی خوشی کیواسطے کھلا کے ثواب دینا کسی
میّت کو منظور ہی اگرچہ پہلے سے خرید کر رکھا ہی وہ بیشک حلال ہی اور اگر کسی دوسرے کی تعظیم کیواسطے یا اُس سے
کچھ فائدہ کی توقع پر یا کچھ نقصان کے خوف سی خون بہانا منظور ہی تو بیشک حرام ہی اس مضمون کے سمجھانے کیواسطے
تفسیر فتح العزیز مین عجیب نکتہ لکھا ہی فرماتے ہین اور مسلمانون مین سے بعضے جاہل لوگ اسمین کج فہمی کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ گوشت پکا کے مردون کے نام پر صدقہ کر دینا بلاشبہہ جائز ہی اور ہم بھی اُس مردیکے نام پر جانور
ذبح کرنیسے اسیقدر قصد کرتے ہین ان کے سمجھانے کیواسطے ایک نکتہ کفایت کرتا ہی وہ یہ ہی کہ اُن سے
کہنا چاہیے کہ جب تم لوگ غیر خدا کے نام پر جانور ذبح کرنیکی نذر کرتے ہو اگر اُس جانور کے عوض مین اُسی قدر
گوشت خرید کرکے اور پکا کے فقیرون کو کھلاؤ تو تمھارے ذہن مین وہ نذر ادا ہوتی ہی یا نہین اگر ادا ہوتی ہے
تو سچ کہتے ہو کہ تمھارا مقصد ذبح کرنے سے اُس مردے کے ثواب کیواسطے گوشت کھلانے کے سوائے اور
کچھ نہ تھا اور جو وہ نذر ادا نہین ہوتی تو ذبح کرنے سے اُس مردیکے تقرب کی تمنے نذر کی ہی اور اسمین شرک صریح
لازم آتا ہی سبحان اللہ اِس سے زیادہ کوئی کیا سمجھاوے گا اور اب بعضے ناواقف لوگ جو علم تفسیر اور حدیث اور فقہ
اور اصول فقہ سے محض ناواقف ہین وے لوگ تفسیر فتح العزیز کے مضمون کو اور سب تفسیرون کے خلاف سمجھکے
کہتے ہین کہ اُس تفسیر مین لکھا ہی کہ جب کسی کے نام کا کوئی جانور مقرر کیا تب وہ جانور مانند کتے اور خوک کے ہمیشہ
کیواسطے حرام ہوگیا کہ پھر اللہ کے نام سے ذبح کرنیسے حلال نہین ہوتا اور یہ مضمون تمام تفسیرون کے خلاف ہی
بھلا حلال جانور کسیکے نام کا مقرر کرنیسے بغیر دوسرے کے نام پر ذبح کرنیسے کسطرح حرام ہوگا۔ سو اُسکا جواب یہ ہی کہ تم لوگونکی
سمجھ کا نقصان ہی اُس تفسیر مین یہ مضمون نہین ہی کتاب موجود ہی اس بیان کو اول سے آخر تک غور کرو اُس تفسیر کے تمام
مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ جب اُس جانور کے جانکو بطریق بھوگ کے اللہ کے سوا دوسرے کی ملک ٹھہرا کے مار ڈالین اور اُسکے
مارتے وقت اللہ کا نام لین تب اُس نام لینے سے وہ حلال نہین ہوتا ہان اللہ کا نام لینا اُس جانور پر اُسوقت فائدہ کرتا
ہی کہ اللہ کے سوائے غیر کے تقرب کے قصد کو دل سے دور کرے اور جو پہلے پکارا تھا اُسکے خلاف پکار دے کہ مین اسکام سے

پھر گیا۔ تو اب انصاف کرو کہ اس صیت مین تفسیر فتح العزیز کا مضمون اور تفسیرون اور فقہ کے خلاف کہان سے ہوا بلکہ
تفسیر مذکور مین تو اس جانور کے جانکو بطریق بھوگ کے دوسرے کی تقرب کیواسطے جب مار ڈالین تب حرام لکھا ہی اور فقہ کی
کتابون مین تو اس سے بھی زیادہ لکھا ہی کہ بادشاہ کی یا دوسرے بڑے آدمی کے آنیکے وقت اُسکی تعظیم کیواسطے یا مہمانکی
ضیافت کیواسطے مہمانکے سامنے اُسکی تعظیم کیواسطے جانور ذبح کرین تو اُسکا کھانا حلال نہین ور اگر مہمان کے سامنے
اُسکی ضیافت کیواسطے ذبح کیا تو مضایقہ نہین۔ اب تفسیر فتح العزیز اور ساری کتابون کی مضمون کا خلاصہ یہ ہوا
کہ اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم اور تقرب کیواسطے یا خوشامد اور ڈر کے سبب سے بل اور بھوگ کے طور پر ذبح کرین تو حرام
اگرچہ اللہ کا نام لیوین۔ اور کھانے کھلانے خرید فروخت دینے لینے کیواسطے درست ہی۔

اٹھوین عرض رسمی فاتحہ کے درست ہونیکی دلیل کے جواب کے بیان مین

اور بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ جب کھانا کھلا کے ثواب دینا درست ہی اور الحمد پڑھکے ثواب دینا درست ہی اور دعا کیوقت
ہاتھ اُٹھانا سنت ہی تب کھانا آگے رکھکے ہاتھ اُٹھا کے الحمد پڑھنا کیون نہین درست ہی تو اُنکا جواب یہ ہی کہ کھانا کھلا کے
ثواب دینا درست ہی اور الحمد پڑھکے ثواب دینا بھی مقرر درست مگر کھانا آگے رکھکے الحمد پڑھنا بیشک مکروہ ہی کیونکہ یہ فعل
حضرت اور اُنکے صحابہ سے اور تابعین اور مجتہدین سے منقول نہین اور دعا مین ہاتھ اُٹھانا جو سنت ہی تو اس سے ہاتھ اُٹھا کے
الحمد پڑھنا کسطرح سنت ہوا کیونکہ قرآن پڑھنے مین ہاتھ اُٹھانیکا سنت ہونا کہین سے ثابت نہین اور تمنے تو ابھی کھانا بھی
نہین کھلایا سارا کھانا تمھارے آگے دھرا ہی معلوم نہین کہ کسیکو کھلاؤگے یا آپ ہی کھا جاؤگے تو بغیر کھلائے ثواب
کیون دینے لگے اور ابھی دعا کی کیا احتیاج ہوئی اور فرض کیا کہ اگر کھلا بھی چکے تو ثواب پہونچانے کا طریقہ تو
یہی ہی کہ اللہ سے دعا کرے تو اسکا ثواب عطا کر اس مقام پر الحمد پڑھنا کہان سے ثابت ہوا اور دعا کیوقت جو
ہاتھ اُٹھانا سنت ہی تو الحمد پڑھتے وقت کیون اُٹھاتے ہو الحمد پڑھتے ہو یا دعا کرتے ہو اگر کہو کہ الحمد بھی تو دعا ہی
تو اسکے تین جواب ہین۔ پہلا یہ۔ کہ تمھین انصاف کرو کہ الحمد جو دعا ہی تو پڑھنے والے کیواسطے یا مردے کیو اور۔ دوسرے یہ
کہ الحمد کی آخری تین آیت مین دعا کا مضمون ہی تو سارے الحمد مین ہاتھ کیون اُٹھاتے ہو اور حق تو یہ ہی کہ الحمد پڑھتے وقت
ہاتھ اُٹھانا سنت نہین نہ اوپر کی چار آیت مین نہ آخری تین آیت مین اور تیسرے یہ کہ الحمد جو تم پڑھ رہے ہو سو بھی
کھانے کے ثواب پہونچانے کی دعا ہی یا اس الحمد کا ثواب جدا پہونچاؤگے اگر کہو کہ ثواب پہونچانیکی دعا ہی تو بڑے

جھوٹے ہو کیونکہ یہ بات کسی دینی کتاب سے ثابت نہیں اور اگر کہو کہ اسکا ثواب جدا ہو پہنچادینگے تو پھر ابھی بغیر الحمد پڑھے کیون
ہاتھ اُٹھا نیلگے بعد پڑھنے کے ثواب پہونچانے کے وقت ہاتھ اُٹھا لینا ابھی کیون ٹھانے ہو تو کیا الحمد اور دعا ساتھ ہی ادا کرتے ہو اگر کہو کہ
نہیں تو پھر ہاتھ نہ اُٹھاؤ جب دعا کرنا تب ہاتھ اُٹھانا اور جو کہو کہ ہان الحمد اور دعا ساتھ ہی ادا کرتے ہین تو جھوٹے ہو
ایک مُنھ سے دو کام کسطرح ہوسنگے پھر اگر کہو کہ ہم دو موہنہ کہتے ہین تو تم سے دور بھاگنا چاہیے۔

نوین عرض فاتحہ کے کھانیکے درست اور نادرست کے جواب کے بیان مین

اکثر لوگ سوال کرتے ہین کہ فاتحہ کی کھانیکا کھانا درست ہی یا نادرست۔ جواب۔ یہ سوال مجمل ہی اور کسی کتاب مین کسی کھانیکا
یہ نام پایا نہین جاتا لیکن اس سوال سے جتنی صورتین پیدا ہوتی ہین ہم سب کا جواب دیتے ہین۔ **پہلی صورت**۔ یہ کہ اگر فاتحہ کے
کھانیسے وہ کھانا مراد ہی کہ جسپر سورۂ فاتحہ پڑھ کے پھونکا ہی تو وہ کھانا بلاشبہ موجب شفا کا ہی بیماری سے۔ **دوسری صورت**
یہ کہ اگر فاتحہ کے کھانیسے مراد وہ کھانا ہی جو مردون کے واسطے کرتے ہین تو اُسمین چھ صورتین ہین، ایک صورت ''یہ کہ اگر اُس
کھانیکو مردیکی طرف سے صدقہ کرنیکی نیت پر پکا کے کھلاتے ہین تاکہ اُسکا ثواب مردیکو پہونچے تو یہ کھانا محتاج کے سوائے دوسرے کو کھانا
درست نہین '' دوسری صورت ''یہ کہ اگر اُس کھانیکو مسلمانونکی ضیافت کی نیت پر طیار کرتے ہین یعنی انکو فقط مسلمانونکی ضیافت
منظور ہی نمود کا خیال نہین یا کہ خالص اللہ کی رضا کیواسطے ضیافت کرنیکا جو ثواب ہوگا سو مردیکو اللہ تعالیٰ دیگا تو یہ کھانا
غنی اور محتاج دونونکو درست ہی لیکن جو محتاج لوگ کھاوینگے اُسمین زیادہ ثواب ہوگا اور غنی لوگون کے کھانے مین بھی
کچھ عذاب نہوگا مگر جو ظالم کو کھلاوینگے اور اس کھانیسے جو اُسکے بدن مین قوت ہوگی اُس قوت سے وہ لوگونپر ظلم کریگا سو اِس
کھلانیمین عذاب ہوگا ان دونون صورتونکا جواب جامع البرکات سے لکھا ہی جو شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی ''تیسری
صورت'' یہ کہ مردہ مرنیکے بعد تخصیص کرکے معین دن مین جو لوگونمین رائج ہی مثل سوم چہارم دسوان بیسوان وغیرہ مین کھانا طیار
کراتے ہین سو یہ کھانا فضلا اور علما اور بڑی آدمی اور بزرگون کی واسطے مکروہ ہی یہ جواب نوادر الفتاوی سے لکھا ہی چوتھی صورت'' یہ کہ
نام اور اپنے فخر کرنیکے واسطے کھانا طیار کرتے ہین اور مردی بیچاریکا نام مفت مین لیتے ہین سو یہ کھانا شریعت مین منع ہی اسکا
کھانا درست نہین مشکوۃ شریف مین صاف موجود ہی نَھیٰ عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْن یعنی آنحضرت نے منع فرمایا فخر کرنیوالونکی کھانیکے
کھانیسے جو اپنے فخر کرنیکو کھلاتے ہین ''پانچوین صورت'' یہ کہ مردیکی نذر جو مانتے ہین کہ یا فلانے پیر ہمارا یہ کام ہو تو تمھاری دیگ
یا گونڈا یا سہمنی وغیرہ کرین سو جو کھانا کہ مردون کی تقرب اور نذر کے طریق پر طیار کرتے ہین یا کھانا طیار کر کے اُن کے

تقرب کے واسطے انکی قبرون پر لیجاتے ہین جیسا کہ ہندوستان اور بنگالے مین عوام لوگ کرتے ہین اس کھانیکا کرنا بھی حرام اور کھانا بھی حرام ہ چھٹی صورت ،، یہ کہ اگر نذر اللہ تعالی کی کرے اور ثواب اسکا انکی ارواح کو پہونچاوے مثلا اسطور پر نذر کرے کہ یا اللہ اگر ہمارے بیمار کو توشفا دیوے تو اسقدر کھانا ہم کھلا کے اسکا ثواب فلانیکو بخشین گے تو اس صورت مین اس کھانیکا کھانا محتاجونکو درست ہی غنی لوگون اور بنی ہاشم یعنی سید کو درست نہین ان دونون صورت کا جواز فتاوی عالمگیری اور بحر الرائق مین لکھا ۔

دسوین عرض ایسے مضمون کے بیانمین جسکے سننے سی فاتحہ کی مقدمہ کی سب شک دفع ہوجاتی ہین

اب ایک مضمون بہت نفیس ہم لکھتے ہین جو کوئی ایمان حقیقی کی آنکھ سے دیکھیگا اسپر حق کھل جاویگا پھر بحث اور تقریر کی حاجت نہ باقی رہیگی وہ مضمون یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون سے ثابت ہی کہ کوئی نیک عمل کرکے اسکا ثواب مردیکو پہونچانیسے پہونچتا ہی توجو لوگ کہ غفلت کی ایام مین کسی مردے کو ثواب پہونچانے کے واسطے عوام کی رسم کی موافق کچھ شیرینی یا کھانا آگے رکھکے بیٹھکے یا کھڑے ہوکے بدعت کی رسم بجالا کے ہاتھ اٹھا کے کچھ قرآن پڑھکے اور فاتحہ کی عبارت جو بنی تھی اسکو پڑھکے جہان کتے تھے کہ بروح پاک فلان برسد پس دلکو تسلی ہوتی تھی اور یقین ہوتا تھا کہ اب اس چیز کا ثواب اس مردیکو پہونچ گیا ۔ سو اب وے لوگ بغیر ان رسمون کے اور بغیر کچھ پڑھے ہوئے اس شیرینی اور کھانے کو موافق شرع محمدی کے اللہ کی خوشی کے واسطے صدقہ کرکے یا ضیافت کرکے اسکے ثواب پہونچانیکی دعا اللہ تعالی کی جناب مین کرین اسطرح سے کہ یا اللہ تعالی ہمنے اس چیز کو تیری خوشی کیواسطے خرچ کیا تو اسکا ثواب فلانیکو عطا کر یا یون کہین کہ یا اللہ تعالی ہمنے اس چیز کو فلانیکی طرف سی صدقہ کیا تو قبول کر ۔ بعد اسکے اپنے دل مین غور کرین اگر اسی طرح سے دلکو تسلی ہوجاوے اور یقین ہوجاوے کہ اسکا ثواب اس مردیکو پہونچا تو جانین کہ ہمارے دلمین آنحضرت کی فرمانیکا یقین ہی اور جو کچھ خلش باقی رہے کہ فاتحہ نہین پڑھا گیا کیا جانین کہ اسکا ثواب پہونچا ہوگا یا نہین تو پشیمان ہون کہ ہم کیسے مسلمان ہین کہ لوگونکی بنائی ہوئی ترکیب سے ہمارے دلکو تسلی ہوتی ہی اور آنحضرت کے مقرر کیے ہوئے طریقے سے تسلی نہین ہوتی پس مومن کیواسطے یہ مضمون کفایت ہی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وذریاتہ واہل بیتہ وازواجہ واتباعہ اجمعین

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالۂ حق الیقین مصنفۂ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور بماہ شعبان ۱۳۱۳ھ مین چھپکر شایع ہوا

بیعت توبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین - بعد اسکے سُنا چاہیے کہ خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی نے رسالہ قوت الایمان کی چوتھی ہدایت کو جو مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت توبہ درست اور سنت ہونیکے بیان مین ہی جدا بھی لکھ دیا جسمین مختصر ہونیکے سبب سے ہر کسیکو میسر ہو اور یہ رسالہ سب کہین پہونچ جاوے کیونکہ بعضے بدعتیون نے جو درپردہ دین کے دشمن ہین دین محمدی کے مٹانے کیواسطے یہ مذہب نکالا ہی کہ بیعت توبہ درست نہین اور حقیقت یہ ہی کہ اگرچہ بیعت توبہ سنت ہی مگر چونکہ اسکے سبب سے مسلمانون کی جماعت متفق ہوتی ہی اس لیے مثل فرض کے اسکے بجالانے مین خواہش کرنا چاہیے - اور جب کسی دیندار کے ہاتھ پر بیعت کرین گے تب جو احکام شرعی وہ فرمائیگا اُسکو خواہ مخواہ بجالاوین گے تو گویا ایک بیعت سے سارے احکام شرعی درست ہوتے ہین خصوصاً اس زمانے مین اور اس ملک مین اگر بیعت کرنا موقوف ہو تو چونکہ مسلمان بادشاہ بھی موجود نہین ہی جو بُرے کام پر تعزیر کرے تو اس صورت مین خوف تو کسی کا ہی نہین ایک باقی تھی شرم بیعت کی سو بھی گئی اب جو کوئی جو چاہیگا سو کریگا جیسا کہ پورب مین سُنتے ہین کہ ایک گروہ پیدا ہوا ہی وہ بیعت سے منکر ہی اور مسئلے غلط اغلط اُنمین جاری ہین بے پیرے ہونے کے سبب سے جو چاہتے ہین سو کرتے ہین اُنکا حال جنگلی جانور کا سا سننے مین آتا ہی یہانتک کہ اب چھنگا کھانی لگے ہین آگے چل کے دیکھین کیا کیا کھاتے ہین اور مسلمانون سے سلام علیکم ترک کیے ہین اور سنت وجماعت حنفی المذہب کے پیچھے نماز نہین پڑھتے باوجودیکہ اپنے تئین بھی سنت وجماعت کہتے ہین سو حقیقت یہ ہی کہ وہ لوگ خارجی ہین کیونکہ ایک نشانی اُنمین خارجی پنے کی صاف ظاہر ہی کہ ذراسی گناہ پر مسلمانکو کافر کہتے ہین بلکہ ساری ہندوستانیون کو کافر کہتے ہین اور اسی سبب سے کسی کے پیچھے نماز نہین پڑھتے مسلمان کو چاہیے کہ ایسے مذہب سے توبہ کرے یہ مذہب بہت بُرا ہی اس مذہب کے لوگ مکے مدینے وغیرہ اسلام کے ملک مین کہین نہین آگے بیعت توبہ کا بیان سُنو

چوتھی ہدایت اُن فرقون کے رد مین جو باوجود دعوی کرنے مذہب سنت وجماعت کے

مشائخ طریقت سے کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنے کو بدعت کہتے ہین

اور اس ہدایت مین دو فائدے ہین۔ پہلا فائدہ بیعت توبہ کے منکرون کے سوال کے جواب مین۔ پہلا سوال۔ مسلمانونکو
بیعت کرنا کیا ضرور ہی کیا پہلے سے وہ مسلمان نہین ہین جو بیعت کرنا اور توبہ کرنا مرشد کے پاس جا کی کیا ضرور جب چاہے تب آپ
ہی توبہ کرے اور فرض کیا کہ اگر کسی مشائخ کے پاس جا کی توبہ کریے تو اسکی ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا کیا ضرور زبانکا اقرار کفایت ہی
جواب۔ یہ سوال کرنیوالا قرآن حدیث سے واقف نہین ہی نہین تو ایسی بیوقوفی کا سوال نکرتا بلکہ حدیث سے ثابت ہی کہ
صحابہ لوگ کبھی ہجرت اور جہاد کیواسطے اور کبھی اسلام کے ارکان بجالانے کیواسطے اور کبھی جہاد مین کفار کے مقابلہ مین ثابت
رہنے اور ٹھہرے رہنے کیواسطے اور کبھی سنت پر چنگل مارنے اور بدعت سے کنارے رہنے اور عبادت کی خواہش رکھنے کیواسطے بیعت
کرتے تھے سو صحابہ لوگ بڑے مسلمان کامل تھے اور بیعت کرتے تھے تو یہ سوال اسکا کہ مسلمان کو بیعت کرنا کیا ضرور ہی کمال نادانی ہی
اب مسلمان کی لیے بیعت توبہ کی سنت ہونی اور ہاتھ پکڑکے بیعت کرنیکے بیان مین کچھ آیت حدیث لکھتے ہین جسمین مسلمان لوگ
بیعت کی منکر فرقونکے مکر سے دھوکا نہ کھاوین فرمایا اللہ صاحب نے چھبیسوین[۲۶] سپارہ سورۂ فتح مین اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ترجمہ تحقیق جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے یعنی بیعت کرتے ہین تیرے ہاتھ پر
سوائے اسکے نہین ہی کہ وے ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ اوپر ہی اُن کی ہاتھ کے تفسیر حسینی مین معالم سے لکھا ہی کہ صحابہ
رضی اللہ عنہم بیعت کرتے وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور اُس بیعت کی وقت صحابہ کی ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا تھا
یعنی اللہ تعالی کی قدرت کا ہاتھ فائدہ صحابہ نے حدیبیہ مین جو بیعت کی اس بیعت کی ذکر مین یہ آیت اُتری تو اس آیت سے مسلمانکا
بیعت کرنا ہاتھ ملاکے ثابت ہوا اگر بیعت توبہ کی منکر فرقے شبہہ نکالین کہ صحابہ نے یہ بیعت جہاد کیواسطے کی تھی تو اُنکی واسطے
دوسری آیت لکھتے ہین مگر بیعت کیوقت ہاتھ ملانا تو اس آیت سے مقرر ثابت ہوا دوسری آیت یہ ہی فرمایا اللہ صاحب نے اٹھائیسوین[۲۸]
سپارہ سورۂ ممتحنہ مین یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ
وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ
فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین
بیعت کرنے کو یعنی اقرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹھہراوین اللہ کے ساتھ کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد
نہ مارین اور طوفان نہ لاوین باندھ کر اپنے ہاتھون اور پانوئن مین یعنی اپنی طرف سے طوفان نہ لگاوین کہ حرام کی جنے لڑکے

پیدا کرین اور اپنے شوہر پر جھوٹھ لگا دین کہ اسکے جنے ہین اور تیری نہ حکمی نہ کرین کسی بھلے کام مین جب اس شرط پر بیعت کرین تو
بیعت کر اُنکو اور قرار لے اُنسے اور معافی مانگ اُنکے واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہی
کہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بیعت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتون کو زبان سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کو یعنی کسی اجنبی عورت کو نہ چھوا اور ایک قول یہ ہی کہ عورتین اپنا ہاتھ پانی بھرے پیالے مین ڈالتی
تھین بعد اُسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اُس پانی مین ڈبوتے۔ اور قول الجمیل مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہی کہ عورتون کو اسطرح بیعت کرے کہ مرشد کپڑے کا ایک طرف کا کنارہ پکڑے اور جو عورت بیعت کرتی ہی
وہ دوسری طرف کا کنارہ پکڑے۔ غرض اس سب مضمون سے ثابت ہوا کہ ہاتھ پکڑ کر بیعت کرنا سنت ہی یہانتک کہ اجنبی عورتکا ہاتھ پکڑنا
جو شرع مین منع ہی تو اُسکے قایم مقام پیالے مین ہاتھ ڈالنا حضرت نے مقرر کیا اور فرض کیا کہ عورتونکو بیعت کرنا فقط زبان سے بھی
کافی ہی تو کیا یہ بیعت کے منکر فرقے عورت ہی ہین اُنمین کوئی مرد نہین اور اگر مرد ہین تو عورتون کی مشابہت کی کیون خواہش کرتے ہین
اور ہاتھ ملا کے بیعت کرنیسے انکار کرتے ہین کیا اُنکو معلوم نہین کہ عورتونکی مشابہت سے تو اللہ کی لعنت اُترتی ہی چلو خوب ہوا اپنے
پیر سے پر لعنت پڑنے دو۔ اب اگر بیعت کے منکر فرقے کہین کہ یہ آیت تو عورتونکی بیعت توبہ کے بیان مین ہی مردونکا بیعت توبہ
کرنا کہانسے ثابت ہوا تو اُنکا جواب یہ ہی کہ کلام اللہ اور حدیث مین اکثر حکم عورتون کے حق مین ہین اور اُسمین مرد بھی داخل ہین
جسطرح یہی حکم۔ اور کوئی حکم مردون کے حق مین ہی اور اُسمین عورتین بھی داخل ہین جسطرح وضو کا حکم اسیطرح سے بہت سے احکام ہین
اور سوائے اِسکے اس آیت کے موافق حدیث مین صاف مردونکے بیعت توبہ کرنیکا ذکر ہی گویا وہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے
مشکوۃ مصابیح مین کتاب الایمان کی پہلی فصل مین عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا
ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف
فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا فھو کفارۃ لہ ومن اصاب
من ذلک شیئا ثم سترہ اللہ علیہ فھو الی اللہ ان شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبایعناہ علی ذلک متفق
علیہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت مین کہ گرد اُنکے ایک جماعت بیٹھی تھی اُنکے اصحاب سے۔ لفظ عصابہ کا دس سے
لیکے چالیس تک پر بولتے ہین یعنی جب حضرت کے گرد بہت سے اصحاب بیٹھے تھے اُسوقت فرمایا بیعت کرو تم مجھسے اور عہد

کرو اور قول باندھو مجھسے اصل مین مبایعت بیع سے ہی اور بیع کی معنی بیچنے کے ہین تو گویا جو شخص کہ کسی کیساتھ کوئی عہد کرتا ہی اور قول باندھتا ہی سو وہ اپنی ذات کو اُسکے ہاتھ بیچتا ہی اور جسطرح سے بیچ کرتے مین ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین اسیطرح آپس مین قول باندھنے کے وقت بھی شرع مین عادت جاری ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ بیعت کرو مجھسے اسپر کہ شریک نکرو اللہ کیساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور قتل نکرو اپنی اولاد کو جیسا کہ عادت کفر کے زمانے کی تھی کہ اولاد کو فقیری کے خوف سے مار ڈالتے تھے اور طوفان نہ لگاؤ کہ باندھو اس طوفان کو اپنے ہاتھ پاؤن کے سامنے یعنی اپنے دل سے طوفان نہ باندھو آدمی کا دل جو سینہ مین ہے ہاتھ پاؤن کے درمیان مین ہے اسواسطے یہ لفظ بولتے ہین اور بہتان اور طوفان یہی ہے کہ اپنے دل سے جھوٹھ بنا دے اور جسپر طوفان لگاوے وہ شخص اُس سے پاک ہو اور بھلی نکرو شرع کی کام مین سو جو کوئی وفا کرے اور پورا کرے تم مین سے اس قول کو تو مزدوری اُسکی اللہ پر ہے کہ اپنے فضل سے اسکا ثواب دیگا اور جسنے کر لی ان گناہون مین سے کوئی چیز سواے شرک کے پھر عذاب کیا گیا اُسکے سبب دنیا مین یعنی حد مارا گیا اور سزا دی گئی اُس گناہ پر تو وہ عذاب کرنا کفارہ ہی اُسکے لیے اور جسنے کر لی ان گناہون مین سے کوئی چیز پھر چھپا دیا اُسکو اللہ نے اُسپر یعنی اسکا گناہ ظاہر نہوا اور اُسپر حد نہ ماری گئی سو وہ اللہ کے اختیار ہی اگر چاہے معاف کرے اس سے اور عذاب نکرے اور اگر چاہے عذاب کرے اُسکو تب بیعت کی ہم لوگون نے اور قول باندھا ہم لوگون نے حضرت کیساتھ اسی شرط پہ اس حدیث کو بخاری مسلم دونون نے روایت کیا۔ اور مشکوۃ مصابیح مین کتاب الایمان کی پہلی فصل مین عمرو ابن عاص سے روایت ہی کہ انھون نے کہا

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِيْ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر عرض کیا مین نے کہ کشادہ کیجیے اپنا ہاتھ تاکہ بیعت کرون مین آپ سے پھر کھولا حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ تب کھینچ لیا مین نے اپنا ہاتھ پھر پوچھا حضرت نے کیا ہوا تجکو اے عمرو ہاتھ کیون کھینچ لیا عرض کیا مین نے ارادہ کیا مین نے کہ شرط کرون فرمایا کیا شرط کرتا ہی عرض کیا مین نے کہ یہ شرط کرتا ہون کہ بخشے جاوین میرے گناہ فرمایا حضرت نے کیا نہین جانتا ہی تو اے عمرو کہ تحقیق مسلمان ہونا گرا دیتا ہی اُن گناہونکو جو تھے پہلے اُسکے اور بیشک ہجرت کرنا اور دار حرب سے بھاگ کے دار اسلام مین جانا گرا دیتا ہی اُن گناہونکو جو تھے پہلے اُسکے اور بیشک حج گرا دیتا ہی اُن گناہونکو جو پہلے اُسکے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ صحابہ لوگ حضرت کی ہاتھ پر بیعت کرتے تھے اور حضرت بیعت کرنے کیواسطے اپنا داہنا ہاتھ کشادہ کرتے تھے بس اسقدر بیعت تو ثابت ہونیکو کفایت کرتا ہی زیادہ لکھنا طول ہی در فتح العزیز مین سورہ معارج مین توبہ

کا ذکر ہی وہ آیت سورۂ معارج کی یہ ہی وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ترجمہ اور جو لوگ کہ اپنی امانتونکی تئین یعنی دوسرونکی امانت
کو جو اپنے پاس رکھتے ہین اور اپنے قول کو کہ اللہ تعالی کیساتھ یا خلق کیساتھ باندھا ہی نگاہ رکھنے والے ہین فائدہ جو عہد کہ اللہ تعالے
سے باندھتے ہین اُسکو نذر کہتے ہین اگر اللہ کی راہ مین کچھ مال دینے کے واسطے یا کوئی عبادت ادا کرنے کیواسطے عہد باندھی ہون
تو اُسکو نذر کہتے ہین اور اگر اللہ تعالی کے کسی بندے کیساتھ اللہ تعالی کی راہ پر چلنے مین شریعت کے نیکا عہد باندھا ہو تو اُسکو بیعت کہتے ہین
اور حقیقت مین یہ عہد باندھنا اللہ تعالی کیساتھ ہی جیسا کہ انا فتحنا مین مذکور ہی اور وہ آیت ہم لکھ چکے۔ دوسرا سوال بیعت توبہ کے
منکر فرقے کہتے ہین کہ پیر طریقت سے بیعت کا فقہ کی کتابون مین نکال دو تو ہم لوگ بھی اس بیعت کو حق جانین سو اُنکا دو جواب ہی
ایک تو یہ لازم نہین ہی کہ جو بات فقہ مین ہو اُسی کو مانین اور جو اُسمین نہو اُسکو نہ مانین کیونکہ عقائد کا بیان فقہ مین کہان ہی آخر
اُسکا بیان علم کلام مین ہی پھر اگر علم کلام کی بات نہ مانین تو اللہ اور فرشتے اور کتابون اور رسولون اور قیامت کے دن پر اور اسپر کہ نیکی بدی
کی تقدیر اللہ سے ہی کسطرح ایمان لاوین اور ان باتون پر ایمان نہ لاوین تو اسلام سے خارج ہون اور چارون یار کے خلافت پر
کس طرح ایمان لاوین کیونکہ اسکا بیان بھی علم کلام مین ہی فقہ مین نہین ہی اگر اسکو نہ مانین تو پھر رافضی بنا پڑے اور تفسیر قرآن کی
بھی فقہ مین نہین ہی تو اُس سے بھی محروم رہین اور حضرت کے معجزے اور معراج کا بیان بھی فقہ مین نہین ہی بلکہ اُسکا بیان تاریخ کی کتابون
مین ہی پھر اگر ان باتونکو نہ مانین تو ایمان کس طرح سلامت رہے اسیطرح سے مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنیکا بیان سلوک کی
کتابون مین ہی اگر اُسکو نہ مانین تو بے پیر ہو جاوین اور ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جتنی کتابین
ہین سب پر عمل کرینگے کیونکہ ہم اقرار کر چکے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دوسرا جواب۔ یہ ہی کہ بڑا تعجب ہی کہ حدیث قرآن سے
ان فرقونکی تسلی نہین ہوتی سو الحمد للہ کہ فقہ سے بھی مشائخ طریقت کے طریقہ مین داخل ہونا ثابت ہی اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اس
طریقہ مین لوگونکو داخل کرتے تھے جیسا کہ فقہ کی بڑی معتبر کتاب درالمختار مین مصنف رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ اُستاد ابو القاسم قشیری
نے جو اپنے مذہب مین بڑے مضبوط اور اس طریقہ مین قدیم بزرگون مین ہین اپنے رسالہ مین فرمایا ہی کہ سُنا مین نے اُستاد ابو علی
دقاق کو وہ کہتے تھے کہ مین نے حاصل کیا یہ طریقہ یعنی سلوک کا طریقہ ابو القاسم نصیر آبادی سے اور ابو القاسم نے کہا کہ مین نے حاصل کیا یہ طریقہ
شبلی سے اُسنے اس طریقہ کو حاصل کیا سری سقطی سے اُسنے اس طریقہ کو حاصل کیا معروف کرخی سے اُسنے اس طریقہ کو حاصل
کیا داؤد طائی سے اُسنے حاصل کیا علم اور یہ طریقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے جب بیعت طریقہ کی آیت حدیث فقہ سے ثابت
ہوئی تب مسلمان کو اُس سے انکار کرنا نہین مناسب ہے۔ اور صراط المستقیم مین بڑی بڑی کتابونکا خلاصہ کر کے اس بیعت توبہ

کے بیان مین عجب پاکیزہ مضمون لکھا ہی وہ اِس مقام پر لکھنے کے قابل ہی اسکو ہم دوسرے فائدہ مین شرح کے ساتھ لکھتے ہین سمجھ والے
کیواسطے اُسقدر کفایت ہی **دوسرا فائدہ**۔ اِس بات کے بیان مین کہ مرشد کسکو کرے اور مرشد سے کیسا اعتقاد رکھے صراط المستقیم مین
لکھا ہی کہ جو لوگ شرک مین گرفتار ہین اور اپنی وضع صوفی کی سی بنائے رہتے ہین اُنکی سب بدعتون مین سے جو اِس زمانہ مین
اکثر خواص اور عوام لوگون مین خصوصًا ہندوستان کے ملک مین مشہور ہو رہی ہی اور وہ بدعت اللہ تعالیٰ کے بعضے مقبولون تک
بھی جا پہونچی ہی ایک بدعت یہ ہی کہ نہایت درجہ حد سے بڑھکے مرشد کی تعظیم ہی اِس حد کو کہ الوہیت یا نبوت کے اعتقاد مین مل جاتی
ہی سو ضرور ہی کہ اِس بات کے حد اعتدال کو بھی یعنی اِس مقام مین اندازے کا خیال رکھنا ضرور چاہیے نہ اُسقدر تعظیم کرے کہ اپنے
مرشد کو معبودیت یا نبوت کے درجے تک پہونچاوے اور نہ اُسقدر اسکو حقیر جانے کہ کہنے لگے جیسے ہم ویسا مرشد کچھ مرشد ہونے
مین بڑی فضیلت نہین آگئی اللہ کے نزدیک سب کوئی برابر ہین۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ کے نزدیک بندے ہونے مین
سب برابر ہین مگر اندازے کا خیال رکھنا ضرور ہی سو اسکا بیان یہ ہی کہ مرشد بیشک اللہ تعالیٰ کی راہ کا وسیلہ ہی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے
چھٹے سپارہ سورہ مائدہ مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ
اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اُس تک وسیلہ اور لڑائی کرو اُسکی راہ مین شاید تمہارا بھلا ہو اور خلاص پاؤ۔ اِس آیت مین
فلاح کیواسطے چار چیزین مقرر فرمائی ہین ایمان اور تقویٰ اور وسیلہ کی تلاش اور اللہ کی راہ مین جہاد کرنا۔ اہل سلوک کی اِس
آیت مین سلوک کا اشارہ سمجھے ہین اور وسیلہ مرشد کو جانتے ہین سو تلاش مرشد کی فلاح حقیقی اور منزل مقصود پر پہونچنے کیواسطے جہاد
کے پہلے ضرور ہی اور حکم اللہ کا اسطرح پر جاری ہی اسیواسطے بغیر مرشد کے کوئی راہ نہین پاسکتا تو اب چاہیے کہ مرشد اُس
شخص کو مقرر کرے جو کسیطرح سے مخالف شرع شریف کے نہو اور سیدھی راہ پر کہ تابعداری قرآن اور حدیث کی ہی نہایت
مضبوط قدم ہو بس ایسے شخص کو اپنا مرشد اور ہادی مقرر کرے لیکن اس طور پر نہین کہ وہ کسی حال مین ہو خواہ شرع کے خلاف
ہو خواہ موافق مگر اُسکی پیروی ہمکو منظور ہی۔ بلکہ اپنا پیشوا مطلق شرع شریف کو جانے اور اصل مین تابع حکم اللہ و رسول کا ہو جو
کچھ کہ مرشد از روی شرع شریف کے فرماوے اُسکو دل و جان سے بجا لاوے اور جو کام کہ شرع مین مباح ہی اُس کام کو مرشد کے حکم سے
اپنے اوپر واجب سمجھے اور اگر کوئی بات خلاف شرع کہے تو اُس بات مین ہرگز اُسکی تابعداری نکرے بلکہ اُسکو رد کرے کیونکہ حدیث
شریف مین ہی کہ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ ترجمہ یعنی تابعداری مخلوق کی نہین لائق ہی خالق کی نافرمانی مین
اور محبت مرشد کی اسطور پر چاہیے کہ اپنا مال و جان اُسکی رضامندی اور آرام کیواسطے خرچ کرے اور دنیا کی کسی چیز کو مرشد

کی رضامندی سے زیادہ عزیز نجانے کیونکہ مرشد سے جو فائدے حاصل ہوتے ہین سو تمام دنیا سے ہزارون درجے بہتر ہین۔ اور محبت مرشد کی اس حد کو منع ہی کہ مرشد کی محبت کے آگے اللہ اور رسول کی نافرمانی کا روادار ہو کیونکہ اس حد کی محبت حق تعالی کی درگاہ سے دور کرتی ہی اور ساری محبتون اور حقون کی اصل اللہ تعالی کی محبت اور حق ہی اللہ تعالی کے حق اور محبت کے مقابلے مین کسیکی محبت اور حق کو خیال مین لانا اللہ تعالی کی جناب سے پردہ پڑجانے اور اُسکی عنایت سے محروم ہونیکا باعث ہی۔ اور اگر حق کے طالب کو کسی مرشد سے بیعت کرنیکے بعد اُس مرشد مین کوئی کام خلاف شرع ظاہر ہو تو اُس مرشد کو خیرخواہی سے نصیحت کرے اور اللہ کے جناب مین اُسکے حق مین دعا کرے پھر اگر وہ مرشد اُس بُرے کام سے باز نہ آوے اور اُس کام کو نچھوڑے تب دریافت کرے اگر وہ بُرا کام ایسا ہی کہ اُسمین عقیدےکا فساد ہی تو اُس سے اپنی بیعت کا علاقہ نکال ڈالے اور اُسکو اپنا پیر و مرشد نجانے اور اگر اُس کام مین عقیدے کا فساد نہین ہی اگرچہ گناہ کبیرہ ہی تو اُسکو اپنی مرشدی سے نہ نکالے لیکن اُسکو جانے کہ بلا مین گرفتار ہی اور اُس بُرے کام مین اُسکی تابعداری کو حرام جانے اُس بلا سے اُس مرشد کی نجات کیواسطے ظاہری اور باطنی کوشش کرے یہانتک صراط المستقیم کا مضمون ہی اور ایسا ہی مضمون کنز العباد اور قول جمیل مین لکھا ہی۔ اسقدر مضمون بیعت توبہ کی ثابت کرنیکے واسطے کفایت ہی اور باقی اس طریقہ کا پورا بیان لکھنے کو ایک کتاب جدا چاہیے ہی۔ الحمد للہ کہ یہ رسالہ صاف نیت سے بخیر و خوبی تمام ہوا اللہ اسکو قبول کرے اور اسکے پڑھنے والون کو سیدھی راہ پر چلاوے اور ہم سب مسلمانونکا خاتمہ کرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر آمین سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ خاتمہ جب کتاب قوت الایمان تمام ہو چکی تب مولوی عبد الجبار ابن حبیب اللہ ساکن شیخپورہ نے فارسی زبان مین نادر علی کے ہاتھ ایک سوال لکھکر بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر اس سوال کا جواب نہ لکھوگے تو ہم جو قوت الایمان کا جواب لکھین گے اُسمین لکھین گے کہ ہمارے اس سوال کا جواب نہ لکھ سکے تب اس خاکسار نے کہا کہ اس سوال کو اُنسے لکھوا لاؤ اور نیچے اُنکا نام بھی لکھوا لاؤ تب بارے مولوی عبد الجبار صاحب نے اُس سوال کو لکھکے اور اُسکے نیچے ایک رقعہ بھی لکھکے پھر نادر علی کے ہاتھ بھیجا اور رقعہ کے نیچے نام حیات نبی کا لکھا تب ہمنے نادر علی کو قسم دیکے پوچھا کہ سچ کہو یہ رقعہ کسکا ہی تب اُس نے کہا کہ عبد الجبار کا اور حیات نبی کا نام بھی اُنھون نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہی۔ سو اُس رقعہ اور سوال کو بجنسہ ہم لکھکے اُسکا جواب ہندی مین لکھتے ہین جسمین ہر خاص و عام کی سمجھ مین آوے اور سب مسلمان لوگ سوال و جواب دیکھکے اُنکے مذہب کا حال بخوبی دریافت کرلین۔ رقعہ۔ عبد الجبار کا یہ ہی بعد السلام علیکم واضح باد کہ این سوال مشکل است نوشتن جواب خیلی دشوار چنان نشود کہ بجای جواب بنویسند کہ این طعن است بر جناب امیر المومنین سید احمد چہ سوای این جواب

دیگر از آنصاحب ممکن نیست واگر قصد جواب باشد در سوال من کم و بیش نمایند ورنہ در قیامت دامنگیر خواہم شد بقدر وسع در اصلاح کوشند
"حیات نبی" رقعہ کا جواب - علیکم السلام پہلے اپنے رقعہ کا جواب سنیے - مولویصاحب آپنے جو رقعہ لکھا اور اسکے نیچے حیات نبی
کا نام لکھا تو اس سے کیا فائدہ آخر نادر علی کو جب ہمنے قسم دلائی تب اُسنے صاف کہا کہ یہ رقعہ بھی مولویصاحب نے لکھا ہی اور حیات نبی کا
نام بھی انھون نے لکھا ہی تو کیا آپ کو معلوم نہین ہی کہ جیسا جھوٹھ کہنا منع ہی ویسا جھوٹھ لکھنا بھی اسی طرح آپ لوگون کو مسئلہ بھی بتاتے
ہونگے - اور آپنے جو لکھا ہی کہ یہ سوال مشکل ہی اِسکا جواب لکھنا بہت دشوار ہی ایسا نہو کہ بجاے جواب کے لکھو کہ یہ جناب امیر المؤمنین
سید احمد پر طعن ہی کیونکہ اِسکے سواے دوسرا جواب آنصاحب سے ممکن نہین - سو آپ سے ہم پوچھتے ہین کہ اگر آپنے یہ سمجھا ہی کہ اس سوال کا
جواب کسی بشر سے نہو سکیگا تو ایسا سوال لکھ کے مومنون کے دل مین وسواس لانا کیا ضرور تھا اور اگر اس سوال کا جواب آدمی سے
ہو سکتا ہی تو پھر یہ لکھنا کیا ضرور تھا کہ تمسے دوسرا جواب نہو سکیگا سواے اِسکے کہ بجاے جواب کے لکھو کہ یہ جناب امیر المؤمنین سید
احمد پر طعن ہی اگر شاید ہمنے جواب لکھا تو پھر تم جھوٹے ہوئے - اور پھر یہ جو آپنے لکھا کہ اگر جواب کا قصد ہو تو میری سوال
مین کمی زیادتی نکرنا نہین تو قیامت مین دامنگیر ہونگا تو بھائی کمی زیادتی کیون کرینگے ہمنے پہلے سوالون مین کمی زیادتی کب
کی ہی اپنے دل مین خود سوچو سو اس سے خاطر جمع رکھو کمی زیادتی نہونے پاویگی - باقی ہم یہ پوچھتے ہین کہ اگر ہم سوال مین کمی زیادتی
نکرینگے اور جواب معقول دینگے تب کیا ہمارا دامن چھوڑ دینگے ارادہ ہی تمکو مناسب تھا کہ ہمارے دامن سے لگے رہتے کیونکہ تمنے ہم سے چند روز
مشکوۃ شریف پڑھی ہی اور جب جواب معقول پاؤگے اور دل کا شک دفع ہوگا تب تو اور زیادہ دامن سے لگا رہنا مناسب ہی
لیکن بھائی اسمین تو شبہہ نہین کہ نیت تو تمھاری بخیر نہین ہی اور تمھارے سوال سے تو حضرت پیر و مرشد کے حق مین صاف طعن
ٹپکتا ہی چنانچہ تمکو بھی معلوم ہوگیا اور تمنے پیش بندی کرکے لکھا کہ اس سوال کو سید صاحب پر طعن سمجھوگے سو بھائی اسمین تو تم برے
سچے ہو ہمکو تو اس سوال مین صاف طعن معلوم ہوتا ہی - مگر بھائی تمنے جو یہ لکھا ہی کہ سوای اسکے کہ اس سوال کو امیر المؤمنین پر
طعن سمجھو تمسے دوسرا جواب ممکن نہین ہی سو اسمین تو ہمکو خوف ہی کہ کہین تم جھوٹے نہو جاؤ کیونکہ جواب تو ہمسے ہو سکیگا انشاء
اللہ تعالی اور بھائی ہم تو تمکو سچا کرنیکے واسطے جواب نہ لکھتے مگر لاچار ہین حق چھپانا گناہ ہی اس سے ہم مجبور ہوکے جواب
لکھتے ہین اور اسوقت اب تمھارا پردہ ڈھانپنا نامناسب ہی کیونکہ تمنے عوام کے بہکانے مین اور ہم سب بھائیونکو آپس مین
لڑانے مین قصور نکیا اور وہ مثل ہندی کی کہ لاؤ جُہا جو بیٹھے پٹھان ہم لوگون مین سچ ہو جاتی اگر ہم لوگ بھی تمھارے تک
ہوتے - اب اپنے سوال کا جواب سنو بسم اللہ الرحمن الرحیم "سوال - چون طرائق اربعہ کہ عبارت از چشتیہ

ونقشبندیہ وقادریہ ومجددیہ است ونعمتہای گوناگون این طریقہا در عالم واقع است بعض در طریقہ چشتیہ بیعت حاصل کردہ چشتیہ میگویانند وبعض قادریہ وبعض نقشبندیہ وبعض مجددیہ ونزد جمہور اہالی این طریقہا داخل اند بزمرۂ آنہا کہ درشان آنہا انعمت علیہم است وخارج اند از زمرۂ آنہا کہ درشان آنہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین است واحدی قایل نیست کہ کسے از متاخرین ومتقدمین این ہمہ طریقہ را یکجا ساختہ بطور معجون مرکب مخلوط ساختہ گاہی بطور نقشبندیہ شغل نمودہ باشد وگاہی بطور طریقہ دیگر ودرین جزو زمان جناب سید احمد صاحب کہ اہل طریقہ بودند ونام طریقہ خود محمدیہ داشتہ بآن چار طریقہ منضم ساختہ در پنج طریقہ بیعت می گرفتند چنانچہ در خلفای ایشان الی الآن این طریقہ جاری است پس این ترکیب وتخلیط ہدایت است یا ضلالت اگر ضلالت است چرا سید ممدوح مریدانش این راہ پیمودند واگر ہدایت است در انضمام مذاہب اربعہ کہ ہمہ را قائل حق دارند منحصر چہ قباحت پیدا نمیشد بر تقدیر قباحت حسبۃ للہ جواب دادن این اعتراض کہ جناب امام ابو حنیفہ وامام محمد وامام ابی یوسف وامام زفر رحمہم اللہ باوجودیکہ باخود ہا اختلافات کثیرہ دارند مخلوط ومرکب کردہ چرا یک مذہب قرار دارند ونامش حنفیہ کردند اگر کسی مذاہب اربعہ را حق پنداشتہ ہمہ را مخلوط کردہ مذہب محمدیہ نام نہد وگاہی فتوی بر قول امام اعظم وگاہی بر قول امام شافعی وگاہی بر قول ائمۂ آخرہ چنانچہ فتوی گاہی بر قول امام محمد وگاہی بر قول امام ابی یوسف وگاہی بر قول امام زفر میدہند چہ قباحت پیدا میشود بینوا وتوجروا جواب حقیقت یہ ہی کہ سوال کرنیوالیکو مطلق علم سے بہرہ نہین ہی کسی فسادی نے بیچارے کو دہوکا دینے کیواسطے اور حضرت سید صاحب کے طریقہ سے اسکو بے اعتقاد کرنے کیواسطے یہ سوال عوام فریب سنادیا ہی سو سایل سچ مچ دہوکا کہا گیا ہی اور اُسکے دل مین ایسا شک آگیا ہی کہ اُسنے جان لیا ہی کہ اس سوال کا جواب کسی سے نہو سکیگا سو ہم اس سوال کا جواب لکھتے ہین باقی دین کی سمجھ دینا اللہ تعالی کا کام ہی اب جواب ہر مضمون کا بخوبی سنو جو یہ سائل نے لکھا ہی کہ چونکہ چارون طریقے کہ مراد ہی چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ سے اور ان طریقون کی طرح طرح کی نعمتین عالم مین پھیلی ہین بعضے لوگ طریقہ چشتیہ مین بیعت حاصل کر کے چشتیہ کہلاتے ہین اور بعضے قادریہ اور بعضے نقشبندیہ اور بعضے مجددیہ اور سب لوگون کے نزدیک ان طریقون کے لوگ داخل ہین اُنکے گروہ مین کہ جنکی شان مین انعمت علیہم ہی اور خارج ہین اُنکے گروہ سے جنکی شان مین غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہی سو سایل کا ان طریقہ کے لوگون کو ایسا سمجھنا غنیمت ہی اور یہ جو لکھا ہی کہ کوئی شخص اس بات کا قایل نہین ہی کہ کسی نے متاخرین اور متقدمین سے ان طریقون کو بطور معجون مرکب کے اکٹھا کر کے اور ایک ہی مین ملا کے کبھی نقشبندیہ کے طور پر شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقے کے طور پر اور اس زمانے مین جناب سید احمد صاحب کہ اہل طریقہ تھے اور اپنے طریقے کا نام محمدیہ رکھ کے اُن چارون طریقہ مین شامل کر کے

پانچ طریقہ مین بیعت لیتے تھے جیسا کہ اُن کے خلیفون مین ابتک یہ طریقہ جاری ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ سائل مطلق متاخرین اور متقدمین کے طریقے سے واقف نہین ہی بلکہ باوجودیکہ مرید کرنیکا دعوی رکھتا ہی اور اگرچہ حضرت پیر و مرشد برحق حضرت سید احمد ادام اللہ برکاتہ سے اسکو ملاقات بھی نہین ہی اور بعضے ناواقف اسکو اُس جناب کا خلیفہ بھی جانتے ہین مگر اُسکے ملفوظات کو بھی جسکا نام صراط المستقیم ہی نہ دیکھا کاش دنیا کمانیکے لالچ سے بھی اُسکو دیکھا ہوتا تب بھی آج اُسکے کام آتا اور اس شک مین گرفتار نہونے پاتا افسوس تو یہ ہی کہ ہزارون شجرے اُس جناب کے طریقہ کے گھر گھر موجود ہین کبھی اسکو بھی نہ دیکھا جو آج وہ شجرہ بھی اُسکے کام آتا خلاصہ یہ کہ حضرت پیر و مرشد کا بطور معجون مرکب کے ان طریقون کو ملانا ثابت نہین ہوتا یہ البتہ ثابت ہوتا ہی کہ چارون طریقونکی نعمت بیعت اور اجازت کی اُنکو اپنے مرشد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز سے حاصل ہی جیسا کہ حضرت پیر و مرشد کے شجرہ سے صاف ظاہر ہی اسکو اگر معجون مرکب سمجھو تو متاخرین مین حضرت شاہ عبد العزیز اور اُنکے اُستاد اور مرشد اور باپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اُنکے باپ اور مرشد شیخ عبد الرحیم رحمہم اللہ نے بھی مرکب کیا ہی اسطرح سے کہ شیخ عبد الرحیم نے چشتیہ طریقہ اپنے مرشد اور نانا شیخ رفیع الدین سے حاصل کیا اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ طریقہ سید عبد اللہ اکبر آبادی سے حاصل کیا پھر اُنسے چارون طریقے اکٹھا ان شاہ ولی اللہ محدث کو حاصل ہوئے اور اُنسے شاہ عبد العزیز محدث کو اور اُن سے حضرت پیر و مرشد سید احمد کو۔ اور متقدمین مین جو طریقہ حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی کو پہونچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے حضرت امام محمد باقر سے حاصل کیا اور جو طریقہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو پہونچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے قاسم ابن محمد سے حاصل کیا پھر اگر دو چار طریقہ مین ایک شخص کا بیعت کرنا اسکو معجون مرکب سمجھا ہی تو متاخرین متقدمین سب سے یہ فعل سرزد ہوا ہی اب اور کیا کہین اتنا کہتے ہین کہ بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب۔ باقی یہ جو لکھا کہ یہ بات کوئی نہین کہتا ہی کہ کسی متاخرین اور متقدمین نے سب طریقون کو بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقون کے طور پر سو یہ بھی جہالت کا باعث ہی جن متاخرین بزرگونکا ذکر ہوا وہ سب ایسا کرتے تھے چنانچہ قول الجمیل مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ ایک فصل مین مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہین۔ دوسری فصل مین مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہین اور ان سب پر انکا عمل تھا اور اسیطرح سے حضرت مولانا محمد اسمعیل محدث دہلوی رحمہ اللہ حضرت پیر و مرشد برحق سید احمد سے صراط المستقیم کے تیسرے باب مین روایت کرتے ہین چارون طریقہ کی اشغال کو جدا جدا پہلی فصل مین طریقہ قادریہ کے اشغال کا بیان فرماتے ہین دوسری فصل مین طریقہ چشتیہ کے اشغال کا تیسری فصل مین طریقہ نقشبندیہ کے اشغال کا اور نقشبندیہ مجددیہ

چونکہ دونون کے اشغال ایک ہین مگر کچھ اصطلاحات کا فرق ہی سو اُسکو بھی چوتھی فصل مین بیان فرماتے ہین اور یہ جو سائل لکھتا ہی
کہ کسی متاخرین متقدمین نے ایسا نکیا کہ سب طریقون کو بطور معجون مرکب ملاکے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی بطور دوسرے
طریقہ کے اور سید صاحب نے ایسا کیا سو سید صاحب کا طریقہ جو مذکور ہوا اسمین تو معجون مرکب کی صورت نہوئی معجون مرکب کی صورت
تو تب ہوتی جب ایک ہی شغل مین دونون یا چارون طریقون کے شغل اکٹھا کرتے اور ایسا حضرت پیر و مرشد برحق کا شغل کرنا
ثابت نہین ہوتا جیسا کہ صراط المستقیم مین موجود ہی دیکھ لو بلکہ اُسمین تو ہر طریقہ کی شغل کو اول سے آخر تک جدا جدا بیان فرمایا ہی حق تو یہ ہی کہ بیت

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد		میلش اندر طعنۂ پاکان برد	

اور تماشا تو یہ ہی کہ آپہی سایل لکھتا ہی کہ حضرت سید احمد صاحب اپنے طریقہ کا نام محمدیہ رکھ کے اُن چارون طریقہ مین شامل کر کے
پانچو طریقون مین بیعت کرتے تھی۔ سچ ہی دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کیونکہ اُسکے لکھنے سے تو خود معلوم ہوتا ہی کہ چارون طریقونکو حضرت پیر
و مرشد نے اپنے حال پر جدا رکھا اور پانچوان طریقہ اپنا جدا نکال کے اُنکے شامل کیا جیسا کہ اُن کی شجرہ مین بھی پانچو طریقہ کی نام
جدا جدا مذکور ہین اسطرح پر چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ تو طریقون کا ملانا کہان ہوا اور حضرت پیر و مرشد بیعت
لیتے وقت بھی اپنے مرید سے یون کہلاتے تھی کہ بیعت کیا مین نے بیچ طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ کے
اوپر ہاتھ فقیر سید احمد کے اللہ تو قبول کر اور نعمتین ان طریقونکی ہمارے نصیب کر ہزارون مرید اُس جناب کے موجود ہین شک ہو تو پوچھ لو
باقی حضرت پیر و مرشد کے طریقہ کا نام محمدی ہونیکی کیا وجہ ہی کہ جسطرح سے حضرت غوث الاعظم کا نام عبد القادر ہی تو جس نام کی
طرف اُنکی نسبت تھی اُسی نام سے اُنکا طریقہ مشہور ہوا یعنی قادریہ کہلایا عبد القادریہ نہ کہلایا اور خواجہ بہاؤ الدین کی نسبت نقشبند
کیطرف تھی اسیواسطے اُنکا طریقہ نقشبندیہ کہلایا بہاؤ الدینیہ نہ کہلایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی نسبت چشت کیطرف تھی اسیواسطے
اُنکا طریقہ چشتیہ کہلایا معین الدینیہ نہ کہلایا اسیطرح سے حضرت پیر و مرشد کی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھی کہ قدم
بقدم آنحضرت کی تھے اسیواسطے اُنکا طریقہ محمدیہ کہلایا احمدیہ نہ کہلایا۔ اور باقی اس راہ سے کہ سب طریقونکی نسبت آخر کو محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتی ہی حقیقت مین سب طریقے محمدیہ ہین مگر نسبت کرنا فقط پہچان کیواسطے ہی جیسا کہ قریشی ہاشمی مکی
مدنی حنفی شافعی مالکی حنبلی جیسا کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا اور یہ جو لکھا کہ پھر ان طریقون کا ملانا اور ترکیب دینا ہدایت ہی یا گمراہی اگر گمراہی
ہی تو سید ممدوح اور اُنکے مریدون نے کسواسطے یہ راہ اختیار کی سو اسکا جواب یہ ہی کہ طریقہ ملایا کسنے ہی تمھین خدا جانے کیا خلط ملط
کر رہے ہو اگر مزاج شریف مین کچھ جنون کا سا فساد آگیا ہو تو آخر طبابت بھی تو کرتے ہو کچھ تنقیہ کر ڈالو آگے شفا دینا اللہ تعالٰی

سے ہاتھ ہو یا کسی پیر و مرشد کے طریقہ کا جو مذکور ہوا ہی اس صورت مین تو انکے طریقہ مین سراسر ہدایت ہی انکے طریقے کو ہنسی یا کسی طرح سے
گمراہ کہے تو وہ خود گمراہ ہی اور یہ جو لکھا ہی کہ چارون طریقہ کا ملانا اگر ہدایت ہی تو چارون مذہب کے ملانے مین کہ سب کوئی قائل حق دایر
کے مین منحصر کہے یعنی سب کوئی اسبات کے قایل ہین کہ حق چارون مذہب مین دایر ہی چار دنہین سے کسی ایک ہی مین منحصر نہین ہی کہ فلانے
ہی مذہب مین حق ہی ایسکے سوا دوسرے مین نہین کیا قباحت جانتے ہین۔ سو اسکا جواب ہی اگر تمھاری یہ غرض ہی کہ جب چارون طریقہ
کو ملایا تب چارون مذہب کے ملانے مین کیا قباحت ہی سو طریقہ کا ملانا تو ثابت نہوا اپنے سوال موجب اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ
الْمَشْرُوْطُ ترجمہ یعنی جب شرط جاتی ہی تب جس کام کی شرط تھی وہ بھی جاتا رہا۔ پڑھ پڑھ سے رد ہوا اگر یعنی چارون مذہب کے ملانے
مین قباحت سمجھو کیونکہ چارون مذہب کے ملانے مین سواد اعظم کا خلاف کرنا ہی اور پھر یہ جو لکھا ہی کہ جس تقدیر مین چارون مذہب کے ملانے
مین قباحت ہی تو اللہ کی رضامندی کیواسطے اس اعتراض کا جواب دینا ضرور ہی کہ جناب امام ابی حنیفہ اور امام محمد اور امام ابی یوسف
اور امام زفر رحمہم اللہ نے باوجودیکہ آپس مین بہت اختلاف رکھتے ہین سبکو ملا کے کسواسطے ایک مذہب ٹھہرالیا ہی اور اسکا
نام حنفیہ مقرر کیا اگر کوئی شخص چارون مذہب کو حق جانکے سب مذہب کو ملاکے مذہب محمدیہ نام رکھے اور کبھی امام اعظم کے قول پر
اور کبھی امام شافعی کے قول پر اور کبھی دوسرے اماموں کے قول پر فتوی دے جیسا کہ کبھی امام ابی یوسف کے قول پر اور کبھی امام زفر کے قول پر فتوی
دیتے ہین تو کیا قباحت پیدا ہوتی ہی سو اسکا جواب تو چوتھے سوال کے جواب مین گذر چکا مگر پھر بھی ہم لکھتے ہین ایمان کے کان سے سنو
کہ امام محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب حنفی تھا ان لوگون کا کوئی مذہب جدا نہ تھا وہ لوگ مجتہد فی المذہب کہلاتے
ہین یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین مجتہد تھے نہ یہ کہ انکا کوئی دوسرا مذہب علیحدہ تھا تو حقیقت مین ابو حنیفہ اور محمد اور ابو یوسف
اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب ایک تھا چار کہان سے سمجھ جو ملانا کہا خلاف امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد حنبل
کے کہ یہ لوگ مجتہد مطلق اور صاحب مذہب تھے اسیواسطے چارون اماموں کی مذہب کو ایک مین ملانے سے سواد اعظم نے منع
کیا ہی مگر تین وجہ سے جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ کے فتوی سے اوپر بخوبی لکھ چکے کہ انھون نے بغیر تینون وجہ کے
دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنیکو حرام لکھا ہی اور ایسا ہی شرح سفر السعادت مین بھی لکھا ہی۔ باقی رہا مجتہد مطلق فی الشرع اور مجتہد
فی المذہب کا فرق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے عقد الجید کی فصلون مین اور قرۃ الانظار کے اوایل مین بخوبی لکھا ہی جو
چاہے سو دیکھ لے مگر ہم فایدہ عام کیواسطے کچھ یہان بھی لکھ دیتے ہین۔ قرۃ الانظار مین لکھا ہی کہ فقہا کے سات طبقے یعنی سات
درجے ہین۔ پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا مثل چارون اماموں کا یا مثل اس شخص کے کہ اصول کے قاعدے مقرر کرنے اور چارون دلیلوں سے

یعنی کتاب و سنت اور اجماع اور قیاس سے اصول کے قاعدے موافق فقہی مسئلے نکالے ہین انکی راہ اختیار کرے بغیر اسکے کہ کسیکا
مقلد ہو فروع مین یا اصول مین۔ اور دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا ہے مثل ابی یوسف اور محمد وغیرہ اصحاب ابی حنیفہ کے کہ
جنکو چار دلیلون سے احکام نکالنے کی قدرت تھی اُس قاعدے موافق جو انکے اُستاد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے مقرر کر رکھا ہے اور
اُن لوگون نے اگرچہ بعضے فقہی احکام مین ابو حنیفہ کے خلاف کیا ہے لیکن اصول کے قاعدون مین ابو حنیفہ کی تقلید کرتے
ہین اور اسی تقلید کے سبب سے وہ لوگ اُن لوگون مین سے جو مثل ابو حنیفہ کے صاحب مذہب ہین مثل شافعی کے صاف پہچانے پڑتے ہین تیسرا
طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے روایت نہین پاتے ہین تو اُسمین اُنکو قدرت نہین ہے کہ صاحب مذہب سے
مخالفت کرین نہ اصول مین اور نہ فروع مین لیکن وہ لوگ کیا کرتے ہین کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے بیان صریح نہین پاتے
ہین تو اُس مسئلے کے احکام نکالتے ہین اُسی صاحب مذہب کے اصول موافق جو اُسنے قاعدے مقرر کر رکھے ہین اور یہ لوگ کون
ہین مثل خصاف۔ اور ابی جعفر طحاوی اور ابی حسن کرخی اور شمس الائمہ حلوانی اور شمس الائمہ سرخسی۔ اور فخر الاسلام بزدوی
اور فخر الدین قاضی خان وغیرہ کے۔ چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا مقلدین مین سے مثل رازی اور اُسکے مانند کے کیونکہ یہ لوگ
اجتہاد کی قدرت مطلق نہین رکھتے لیکن یہ لوگ اِس سبب سے کہ اصول کے قاعدے انکو خوب ضبط ہین اور جس مقام سے امام نے
مسئلے نکالے ہین وہ مقام اُنکو خوب معلوم ہین یہ طاقت رکھتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ایسا ہو کہ اُسمین دو وجہ ہوسکتی ہے سو
اُنہین سے جو وجہ قوی ہو اُسکو بیان کرین اور جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اُسکے اصحاب سے منقول ہو اور اُسمین دو احتمال پایا جاتا
ہو تو اُسمین سے جو احتمال قوی ہو اُسکو بیان کر دین۔ سو بعضے مقام مین جو ہدایہ مین لکھا ہے کہ کذا فی تخریج الکرخی وتخریج الرازی
تو اُسکے یہی معنی ہین۔ پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کا ہے مقلدین مین سے مثل ابی الحسن قدوری اور صاحب ہدایہ وغیرہ کے اُنکا کام
یہ ہے کہ بعضے روایتون کو بعضی پر فضیلت دینا یعنی اُسکی فضیلت بیان کرنا اپنے قول سے اسطرح سے کہ افضل روایت پر لکھتے
ہین۔ ہذا اولی وہذا اصح روایۃ وہذا اوضح روایۃ وہذا اقوی وہذا اوفق للقیاس وہذا ارفق للناس چھٹا طبقہ اُن مقلدین کا
جنکو طاقت ہے کہ فرق کر دین درمیان اقوی اور ضعیف کے اور ظاہر مذہب و نادر روایت کے۔ مثل اصحاب متون معتبرہ کے
متاخرین مین سے مانند صاحب کنز اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ اور صاحب مجمع کے۔ اور ان لوگون کا کام یہ ہے کہ اپنی
کتابون مین جو قول کہ مردود ہے اور جو روایت کہ ضعیف ہے اُسکو نہ نقل کرینگے۔ ساتوان طبقہ اُن مقلدین کا جنکو اُن باتونکی
جو مذکور ہوئین طاقت نہین ہے اور دبلی اور موٹی کا فرق نہین کرسکتے اور داہنے بائین کی امتیاز نہین رکھتے بلکہ جو

پاتے ہین بٹورسے جاتے ہین رات کے لکڑ ہارے کی طرح سو ایسیون پر افسوس ہی اور جو ایسونکی تقلید کرے اُس پر تو بڑا افسوس ہی یہ بات ٹھیک ٹھیک اُنھین کی شان مین ہی کہ آنکھہ موندے ہر کسیکی تقلید کرتے ہین اور جاہلون کے کہنے سے سنت ترک کرتے ہین اپنے دل مین خود سوچین کہ جنکو یہ سب پیشوا سمجھتے ہین وہ کیسے ہین سبحان اللہ تقلید چھوڑین ابو حنیفہؒ کی اور تقلید کرین غیر کی غرض یہ کہ ہمنے ساتون طبقہ کا بیان مسلمانون کے فائدے کیواسطے کردیا ہی جو یہ مضمون یاد رکھین گے تو بہت مقام مین کام آویگا یہان تو فقط اسقدر غرض تھی کہ امام محمد اور ابو یوسف اور زفر دوسرے طبقہ والے ہین یعنی حنفی مذہب کے مجتہد ہین تو کبھی امام محمد کے قول پر فتوی دینا اور کبھی ابو یوسف اور زفر کے قول پر اسکو مذہب کا ملانا نہین کہتے اور جو کوئی انکی فتوی پر عمل کریگا تو وہ ابو یوسفی محمدی زفری نہ کہلاویگا بلکہ حنفی کہلاویگا۔ اب جو رسالہ گمنام مین لکھا ہی کہ بعضے مقام مین حنفی ہوتے ہین اور بعضے مقام مین ابو یوسفی اور محمدی اور کہین زفری اور کہین ابو اللیثی تو حنفیت انکی کہان باقی رہتی ہی سو اسکا لکھنا بھی باطل ہو گیا افسوس ہی کہ سائل کو فقہا کے ساتون طبقہ کا حال بھی معلوم نہین ہی وہ اس جواب کا لطف کیونکر پاویگا بس اسقدر جواب تو کفایت ہی مگر ایک جواب اور بھی ہی آسان کہ ہر ایک کی سمجھ مین آوے لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ اول تو حضرت سید صاحب نے چارون طریقے کو ملایا نہین اور اگر شاید ملاتے بھی تو ملانے سے یہی ہوتا کہ سب طریقے کا شغل ایک بارگی کرتے تو اسمین کیا قباحت ہوتی پھر گو نہ ذکر اللہ کا جو سب طرح ہی ادا ہو جاتا اور دین کے کسی احکام مین خلل نہ آتا اور سواد اعظم اور مسلمانون کی جماعت کے خلاف نہوتا بخلاف چارون مذہب کو ایک مین ملانے کے کہ اُسمین سرو دست ساری قباحتین موجود ہین کہ آن حضرت نے جس مصلحت کے واسطے اپنے فعل مین اختلاف کیا اُسکا ترک کرنا اور سواد اعظم کا خلاف اور اپنے عمل کو خراب کرنا جیسا کہ یہ سب باتین طرح طرح سے اوپر مذکور ہو چکین۔ دوسرے یہ کہ جو رتبہ حضرت پیر و مرشد کا سلوک کی راہ مین تھا اُسکا بیان کہان تک کرین ولایت سے سارے ہندوستان تک ہزارہا لوگ اُنکی ولایت کے معتقد ہین اور گویا ان طریقون مین وہ مجتہد تھے سو اُنھون نے باوجود اسکے چارون طریقونکو معجون مرکب کیا تو اب سائل پہلے اُسقدر کمال احکام شرع مین حاصل کرے جسقدر حضرت پیر و مرشد کو سلوک مین حاصل تھا تب چارون مذہب کو ایک مین ملانے کا ارادہ کرے جسمین اپنی بیوقوفی پر ہنستے ہنستے آپ ہی لوٹ مرے " نصیحت مسلمان کو لازم ہی کہ عوام کے دل کے شبہہ کو دفع کرے نہ کہ الٹے اُنکو وسوسہ مین ڈالدے وسوسہ مین ڈالنا تو دوسرے کا کام ہی بیت

بلبلان مژدۂ بہار رسید		خبر بد بہ بوم باز گذاشت	

اس نصیحت سے یہ غرض ہی کہ جب قوت الایمان جابجا پہونچی اور لوگ اسکو دیکھ کے حق مذہب پر قایم ہونے لگے۔ تو بعضے لوگ

جنکے دل کی نیت اللہ جانے لوگون کو بہکانے کے مضمون پر وسواس لانے لگے جسمین لوگ اسکے فائدے سے محروم رہین سو انکے
ایک وسواس کا ہم ذکر کرکے اسکا جواب دیتے ہین وہ یہ ہو کہ جو تمثیلے شبہ کے جواب مین جو ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی نزدیکی
اور دوری کے مثال سے حدیث صحیح اور ضعیف کیواسطے باسی اور تازہ نعمت کی مثال دی ہو اور وہ نہایت خوب مثال ہو اُس
مقام پر دیکھنے سے معلوم ہوگی سو اُس مثال پر بعضے نیم ملا انکو حدیث مین دخل نہین ہو ہنستے ہین کہ دیکھو صاحب حدیث کو
باسی کہا حدیث اور باسی۔ اور انکی ہنسی دیکھ کے بیچارے عوام گھبراتے ہین سو انکی ہنسی کا یہ جواب ہو کہ باسی کہانیکی مثال کو
[illegible] باسی کہا [illegible] سے مین کچھ عیب نہین ہو بلکہ باسی کہانا تو حضرت کے زمانے سے ایک بات قریب ہونیکے سبب سے
[illegible] سے متصل ہو تو فضل چیز کی مثال مین کیا قباحت ہو مثال تو فقط مضمون صاف ہونیکو ہوتی ہو سو مثال مین تامل درکار
ہو کہ غرض مثال کی کیا ہو والیکی کیا ہو مثال کوئی شخص جوان مرد کو کہے کہ آدمی ہے شیر ہو اُسکو کوئی اڑانیوالا سمجھانے لگے کہ دیکھ تجکو اسنے
خونخوار درندہ جانور کہا تو وہ شخص اگر عقلمند ہوگا تو اُسکی واہی بات نہ سنیگا اسیطرح ہماری مثال ہو سمجھ لے ایسے لوگون سے
[illegible] ہو کہ باسی تازی پر تو یہ وسواس ولاتے ہین کہین بلوغ المرام کے اول مین جو مولوی ولایت صاحب نے خلق کے فائدہ کیواسطے
کچھ حدیث کی قسمون کا بیان فرمایا ہو اسمین ایک قسم کو حدیث مردود بھی لکھا ہو سو اسکو کہین دیکھین تو اسپر ہنسین کہ دیکھو صاحب
حدیث کو مردود کہا حدیث اور مردود معاذ اللہ حدیث نبوی کو کون ایسا کہیگا مگر حقیقت اسکی یہ ہو کہ جس حدیث کو متقی اور حافظے کو
پورے راوی نے روایت کی اسکے خلاف جو کوئی حدیث روایت کرے وہ راوی جو متقی اور حافظے کا پورا نہین ہو تو اصطلاح حدیث مین
اُس حدیث مردود [illegible] کہ مولوی صاحب نے بھی مردود لکہا ہو کچھ اپنے دل سے نہین مگر جو لوگ مطلب نہین سمجھتے اُنسے خوف ہو کہ اسپر
بھی ہنسین مردود کے یہ معنی کہ اسکو جو دیکھے سو پھیر دے اور قبول نکرے اور یہ پھیر دینا راوی کے ضعف سے ہو نہ کہ حدیث
نبوی ہونیکے سبب سے اسیطرح ہمنے بھی وہان زمانے کے نزدیک اور دور ہونیکے لحاظ سے باسی تازی کی مثال لکھی ہو کچھ حدیث
نبوی ہونیکے سبب سے نہین تو اب ہم دونون بھائی کے مضمون پر ہنسنے والے نادان ہین اُنکے ہنسنے کا اعتبار نہین کیونکہ
ایسی سمجھ والے تقویۃ الایمان کی بعضی مثالون پر بھی شبہہ نکال چکے ہین اللہ تعالی مسلمانون کو توفیق نیک دے اور خاتمہ
کرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ بیعت توبہ مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین چھپکر شائع ہوا

قول الامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر کرامت علی جونپوری کیطرف سے سارے دینی بھائیونکی خدمت شریف مین جو اس فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ لامذہب لوگ اور دو دامیان کے گروہ جو فرائضی کہلاتے ہین یہ سب کے سب وہابی ہین اور اہل سنت و جماعت ہرگز نہین ہین بلکہ یہ لوگ سارے اہل سنت و جماعت سے خصوصاً حرمین شریفین کے لوگونسے بڑی عداوت رکھتے ہین اور مکہ مدینے کا نام لینے سے جلکے خاک ہو جاتے ہین اور طرح طرح سے انکا عیب بیان کرتے ہین جو کوئی چاہے آزمالے اور یہ سب لوگ اپنے گروہ کے سوا سبکو مشرک جانتے ہین اور یہی عقیدہ وہابیونکا رد المحتار مین لکھا ہی اور ان لوگون کا حال مرغی کے گندے بیضے کا ایسا ہی جیسے جس بیضہ کو پہلا ایک مرغی نے گندہ کیا تب پھر اسکو اگر تمام جہان کی مرغی سیوے تو اُس سے بچہ نہین نکلتا ویسے ہی یہ لوگ جو بگڑے سو بگڑے ہی رہتے ہین اور اُنکو اپنے مذہب کے حق ہونے پر وسواس نہین آتا یہان تک کہ جب وہابیونکا زور ہوا تھا تب مسلمانون کے جہاز پر چڑھ جاتے اور اقتلوا المشرکین کہکے اللہ اکبر کہتے ہوئے سیکڑون مسلمانون اور حاجیون کو قتل کرتے تھے اور انکا مال لوٹ لیتے یہانتک کہ جب مکہ معظمہ پر غالب ہو گئے تھے تب انکا منادی فجر کی اذان کیوقت وہان کے کوچہ مین پکارتا تھا کہ ای مکہ کے مشرک لوگ اُٹھو نماز پڑھو اور جب مدینہ منورہ پر غالب ہوئے تب بقیع کی قبرونکو کھودا اور روضہ مبارک پر بھی دست اندازی کرنا چاہا تھا مگر اللہ تعالی نے انکے کید کو باطل کر دیا الغرض باوجود ان سب گمراہیون کے وے لوگ اپنے مذہب کے حق ہونے پر جمے رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے انکی شوکت کو توڑا یعنی انکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگونکے دل مین سمائی تھی سو نکل گئی اور مغلوب ہو گئے اور اللہ تعالی نے خراب کیا انکے شہرون کو اور انکے اوپر فتح دی مسلمانونکے لشکرون کو بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ ہجری مین اس مضمون کو جو چاہے رد المحتار کی تیسری جلد کے باب البغاۃ مین دیکھ لے سو یہ گمراہ لوگ جو اپنی گمراہی پر مضبوط رہتے ہین اور حق بات کو نہین سنتے تو اس سبب سے اکثر لوگ اس بات کا بڑا تعجب کرتے ہین اور شبہہ کرتے ہین کہ شاید یہ لوگ حق پر ہین تو اس کا سبب یہ ہی کہ اپنے گروہ کے سوا چونکہ یہ لوگ سبکو مشرک جانتے ہین اس سبب سے انکا ایمان خالص باقی نہین رہتا تب ان کے مذہب مین ان لوگون کو شیطان وسواس نہین دلاتا بلکہ اُنکے گمراہ

کرنے سے اب وہ فراغت کرکے بیٹھا ہی جیسا کہ تفسیر روح البیان مین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی تفسیر مین لکھا
ہی اور نبی علیہ السلام سے شیطان کے وسواس دلانیکی حقیقت لوگون نے پوچھا تب فرمایا علیہ السلام نے کہ جس
گھر مین کچھ نہین ہوتا اُسمین چور نہین داخل ہوتا سو یہ وسواس کا پانا نرا ایمان ہی یعنی نرے ایمان کی نشانی ہی اور کہا
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرق ہماری نماز مین اور اہل کتاب کی نماز مین شیطان کا وسواس ہی یعنی ہماری
نماز مین وسوسہ ہوتا ہی اور اُنکی نماز مین وسوسہ نہین ہوتا اسواسطے کہ شیطان فراغت پا چکا ہی کافرون کے عمل سے اسواسطے
کہ کفار نے شیطان کی موافقت کی ہی اور مومن لوگ شیطان سے مخالفت کرتے ہین اور اُس سے لڑتے ہین اور لڑائی ہوتی
ہی مخالفت کے سبب سے انتہی اور سچے مسلمانون مین جو شرک سے خوب پاک ہین باوجود ہم مذہب ہونیکے آپس مین جھگڑا
لڑائی اور نفاق ہوتا ہی سو اسکا سبب یہ ہی کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ شیطان نا اُمید ہو گیا ہی اس بات سے کہ مصلی لوگ
اُسکو پوجین ولیکن آپس مین ورغلانا کرتا ہی اور فتنہ فساد اُن لوگون مین مچائے رہتا ہی یہ حدیث جامع صغیر مین ہی تو
اب مسلمانونکو لازم ہی کہ شیطان کی مخالفت کرین اور آپس مین اتفاق رکھین الغرض جب بدمذہبون کی مذہب
کی حقیقت کھل گئی تو اب یہ مذکور بدمذہب ہون یا ان کے سواے جو لوگ اہل سنت وجماعت کی مشہور کتابون
کے خلاف بات لوگون کو تعلیم کرتے ہون یا تصوف کی معتبر کتابون کے خلاف اُن کا قول و فعل ہو اور باوجود
اسکے دعوی درویشی کا کرتے ہین یا جو لوگ ایسی بات کہتے ہون کہ اُسکی سند اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابون سے
دکھا نہ سکین ان سب سے بہت ہی پرہیز کرنا چاہیے اور انکی بات ہرگز نہ سننا چاہیے اور ایک بڑا دھوکا ان گمراہون کا یہ
ہی کہ جب کسی سے بحث کرتے ہین تب عوام کو فریب دینے کیواسطے حدیث اور قرآن سے دلیل لاتے ہین اور عوام سے
کہتے ہین کہ اللہ اور رسول کے کلام کو چھوڑ کے ہم دوسرے کے کلام پر کسواسطے عمل کرین اور فقہ دوسرے کا کلام ہی اور
سب سے بڑا وسواس یہ دلاتے ہین کہ جب چارون امام برحق ہین تو ایک ہی امام کے مذہب پر اڑ جانا اللہ تعالی کی کشادہ
رحمت کو تنگ کرنا ہی یعنی ایک ہی امام کے مذہب کے موافق عمل کرنا بڑی مشکل ہی آسانی اس مین ہی کہ
کبھی امام ابو حنیفہ کبھی امام مالک کبھی امام شافعی کبھی امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالی کے مذہب کے موافق
عمل کرین سو اس وسواس کا رد مختصر یہ ہی کہ جب چارون امام کے مذہب کے موافق عمل کرے گا اور چارونکے حکم کو
برابر جانیگا تو ضرور ہوگا کہ ایک ہی وقت مین ضب کو جسکو فارسی مین سوسمار اور ہندی مین گوہ کہتے ہین امام شافعی

رحمۃ اللہ کے مذہب بموجب حلال اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حرام جانے گا تو ایک ہی وقت مین ایک
ہی چیز مین اجتماع ضدین کا لازم آویگا اور شرح عقائد نسفی وغیرہ مین اس بات کو معتزلہ کا مذہب لکھا ہی اور اسکو رد کیا ہی
اور ایسا کرنے مین مکلف یعنی عاقل بالغ خود مختار بن جاویگا اور شریعت کا مقرر کرنا بے فائدہ ٹھہریگا اور جو شخص جب
جس مذہب کی تقلید چاہے تب اس مذہب کی تقلید کرے اس بات کو جامع الرموز مین معتزلہ کا مذہب لکھا ہی اور ایک
ہی امام کو معین کرکے اسکی تقلید کو اہل سنت وجماعت کے مذہب بموجب واجب لکھا ہی اور فی الحقیقت یہ مسئلہ تحری کے
مسئلہ کے طور پر ہی کہ جیسا کہ تحری کے خلاف عمل کرنا درست نہین ہی اور تحری کے خلاف کرنے مین نجات نہین ہی ویسا ہی
جب اپنے باپ ماں استاد مرشد قاضی مفتی بادشاہ اور کسی ایک ملک کے سارے خواص اور عوام کو کسی ایک امام کے مذہب
پر دیکھا مثلاً ہندوستان کے ملک کے سارے خواص وعوام کو امام ابوحنیفہ کے مذہب پر دیکھا انہین کے مذہب کو راجح
اور افضل ہونیکی تحری دل مین جم گئی تو اب اسکے خلاف کرنا درست نہین اور اس تحری کے خلاف مین نجات نہین ہی اس
بات کی خوبی کی حقیقت کو عالم لوگ جانتے ہین عوام کو اس بات کی خوبی کی خبر کہان ایک مضمون مختصر سنو تاکہ ان لامذہبون کے
مذہب کی حقیقت معلوم ہو کہ انکا مذہب نفس کی تابعداری ہی اور نفس امارہ انسان کا مجبول یعنی مخلوق ہوا ہی جاہ وریاست
کی محبت پر اور اسکے دل کا سارا قصد اسی پر رہتا ہی کہ اپنے زمانیکے سارے لوگون سے بڑھ کے رہے اور بالذات
اسی بات کا خواہان ہی کہ سارے خلائق اسکے محتاج اور اسکے اوامر اور نواہی کے فرمان بردار ہوون اور وہ کسی کا
محتاج نہو اور کسی کے حکم کے تابع نہو اور چھوٹے ہوئے جانورون کی طرح سے چھٹا پھرے جو چاہے سو کرے اور یہ اسکا
دعوی الوہیت کا یعنی معبود ہونیکا اور اللہ تعالی کے ساتھ شریک ہونیکا ہی بلکہ نفس کمبخت شریک ...... پر بھی راضی نہین ہی
وہ چاہتا ہی کہ صرف وہی حاکم رہے اور سب اسکے محکوم اور حکم کے تابع رہین تب اسکی دوا کیواسطے اللہ تعالی نے سارے
انبیا علیہم الصلواۃ والتسلیمات کو نبی کرکے بھیجا اور شریعت کے احکام مقرر کیے اور تابعداری اور تقلید کو فرض کیا بس
جسنے تقلید اختیار کی اور شریعت کی تابعداری کا پھندا اپنے گلے مین ڈال لیا وہ اس شرک سے بچا اس مضمون کو حضرت مجدد
الف ثانی کے مکتوب پنجاہ ودوم وغیرہ مین دیکھو سو یہ لامذہب لوگ چاہتے ہین کہ ہم کسیکی تقلید نکرین اور تقلید چھڑانے
کیواسطے یہ سب پھیر پھار کی باتین کرتے ہین اس طرح سے عوام کو اس بات کی خبر کہان کہ اللہ اور رسول کے کلام کے
معنی نکالنا کام فقہ ہی اور اللہ اور رسول نے عامی کو یعنی سوائے مجتہد کے سبکو حدیث اور قرآن سے مسئلہ نکالنے سے

منع کیا ہی اور اسبات کا حکم صرف مجتہدون کو دیا ہی اور مجتہد کے سوائے حدیث اور قرآن سے دلیل لاکے اور اُس سے
مسئلہ نکالنے کو حرام کیا ہی اور مجتہد کے سوائے جو عالم لوگ ہین اُنکو بھی یہی حکم ہی کہ جو شخص جو مسئلہ بیان کرے اور جو
حکم کرے وہ اہل سنت وجماعت کے مذہب کی معتبر کتابون سے اپنے اُس دعوے کی دلیل اور اُس مسئلہ کا جواب
نقل کرے رد المحتار اور مختارات النوازل وغیرہ مین اسبات کو کھولکے لکھا ہی اور جس عالم سے کوئی پوچھے گا انشاء اللہ تعالے
ہو بات کو سچ کہے گا اب عوام لوگ کو کتاب سے سمجھنا بہت مشکل ہی تو عوام لوگون کے سمجھنے کے واسطے ایسی بات اِس
القول الامین مین ہم لکھدیتے ہین کہ اُنکو یقین آجاوے اور دین مذہب کے معاملہ مین پھر کسی طرح کا شبہہ باقی نرہے اور
سب کا دل اُس بات کو قبول کرلے وہ بات یہ ہی کہ یہ بات سب کوئی سمجھتا ہی کہ جو چیز جس دیس مین پیدا ہوتی ہے
اُسکی خوبی اور بُرائی جیسا اُس دیس والے پہچانتے ہین ویسا دوسرے دیس والے نہین پہچانتے اور
یہ بات بھی خوب ظاہر ہی کہ اچھی چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شخص بُری چیز قبول نہین کرتا اور یہ بات بھی سب کوئی
جانتے ہین بلکہ سارے آدمیونکی جبلت اِس طرح پر آپڑی ہی کافر ہو یا مسلمان کہ جس بات کو خبر متواتر سے سنتے
ہین اُس بات کا دل مین ایسا یقین ہوجاتا ہے کہ کسی طرح سے اُسمین شبہہ نہین رہتا جیسا کہ چین کا ملک ہمنے کبھی نہین
دیکھا ہی مگر خبر متواتر کے سبب سے خوب یقین ہی کہ چین ملک ہی اور اُس کی خبر جھوٹھ اور افترا نہین ہی اور تواتر کہتے ہین
ایسی خبر کو جسکا جھوٹھ ہونا ہرگز دل قبول نکرے جب یہ بات سمجھ مین آگئی تو اب سمجھو کہ تواتر سے خوب ظاہر ہے کہ
محمد صلعم کا دیس مکہ مدینہ ہی اور دونون مین دین کے قیامت تک رہنے کی خبر رسول صلعم نے دی ہی وہ حدیث
مشکوۃ مصابیح مین موجود ہی کیونکہ اس بات کا اقرار یہود اور نصاری ہندو مسلمان اہل سنت اور شیعہ دوست دشمن
سب کرتے ہین اور دین اسلام محمد صلعم نے ظاہر کیا یہ بات بھی تواتر سے ثابت ہی تو دین کا دیس مکہ مدینہ ہی اور
دونون پاک مکان مین قیامت تک دین رہنے کی خبر حضرت نے دی ہی تو جو دین اور مذہب دونون پاک مکان مین
جاری ہی اور دیکھا جاتا ہی اور جس طرح سے دین پر اور اپنے اپنے مذہب پر ثابت اور قائم رہنا وہان دیکھا جاتا
ہی تو جس دین اور مذہب اور طور کو وہان کے لوگون نے اپنے واسطے پسند کرلیا ہی وہی دین اور مذہب اور
وہی طور سچا اور اچھا ہی اور باقی سب جھوٹھا اور بُرا ہی اور یہ بات بھی خوب یقینی ہی کہ جو دین اور مذہب مکہ معظمہ کے لوگون
کو بطور امانت کے قدیم سے ملا ہے اُسی پر وے لوگ آپ بھی قایم ہین اور دوسرون کو بھی بطور امانت کے

پہونچا دیتے ہین اور لاکھون آدمیون کو حج اور طواف کے ارکان تعلیم کرتے ہین اور اُن سے حج ادا کرواتے ہین اور
اُن کو طواف کرواتے ہین اور اِن سب باتون مین تمام جہان کے مسلمان لوگ اُنکو امین جانتے ہین اور کوئی
اُن پر اعتراض نہین کرتا سواے شیعون اور وہابیون اور خارجیون اور لامذہبون وغیرہ بدمذہبون کے اور اُن کو
امین کیون نجانین کیونکہ اُنکو اللہ تعالی نے ہمیشہ کیواسطے امین کیا ہی سورہ والتین مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے
وھذا البلد الامین یعنی اور قسم ہی اس شہر باامانت کی یعنی مکہ معظمہ کی اور اُن کی امانت میعادی نہین ہی
بلکہ جبتک قرآن شریف ہی تب تک اُس شہر مکہ کے لوگ امین ہین دنیا کے حاکمو نکی طرف سے جو امین ہوتا ہی اُسکی
بات حاکم اور رعیت سبکو قبول کرنی پڑتی ہی گوکہ اُسپر شبہہ خیانت کا بھی ہو اور احکم الحاکمین نے مکہ والونکی امانت کو اپنی
علم قدیم سے جان کے تب اُنکو امین فرمایا تو اب اُنکو جو شخص امین نجانیگا بلاشبہہ وہ شخص قرآن شریف کا منکر ہی
اور اسی مضمون سے مکہ معظمہ کے سارے مخالفون کے مذہب کی بُرائی سمجھو سبحان اللہ حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اب
مسلمانون پر واجب ہی کہ اس زمانے سے لیکے قیامت تک مخالف لوگ جتنا وسواس دلادین اسی مضمون سے سبکو
دفع کرین مثلاً حضرت شاہ مولانا عبد العزیز محدث دہلوی حنفی قدس سرہ نے سوالات عشرہ کے جواب مین لکھا ہی کہ
اپنے امام کے سواے دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا بغیر تینون وجہون مین سے ایک وجہ کے مکروہ ہی قریب حرام
کے کیونکہ یہ کھیل ہی دین مین وہ تین وجہ یہ ہی ترجیح تنگی تقوی سو اسی بات کو دلیل پکڑکے لامذہب لوگ کہتے ہین
کہ ہم لوگ رفع یدین کرنیکے قول مین ترجیح پاتے ہین سو اِس وسواس کا ردیہ ہی کہ حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا
کسی طرح درست نہین کیونکہ رفع یدین نکرنے مین کچھ تنگی نہین ہی اور اُسکے کرنے مین تقوی بھی نہین ہی بلکہ نکرنے
مین تقوی ہی کیونکہ رفع یدین کرنے والون کے نزدیک بھی رفع یدین کرنا مستحب ہی اور نکرنے والون کے نزدیک
رفع یدین کرنا حرام ہی تو مستحب کا کرنا چونکہ واجب نہین ہے اور حرام سے بچنا واجب ہی اس واسطے
رفع یدین کا نکرنا واجب ٹھہرا اور ترجیح پانا جو کہا سو اُسکا ردیہ ہی کہ ترجیح پانا مجتہد یا ممیز کا کام ہی دوسرا جو
اس بات کا دعوی کرے سو جھوٹا ہی بھلا انصاف کرو کہ امام اعظمؒ اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام
زفرؒ نے اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور درمختار والے نے اور دوسرے معتبر فقہا نے اور لاکھون حنفیون نے خصوصاً
مکہ معظمہ کے حنفی لوگون نے ترجیح نہ پائی جنکو اللہ تعالی نے امین کہا ہی اور مدینہ منورہ جس مین قیامت تک

کی خبر حدیث صحیح مین موجود ہی وہان کے حنفی لوگون نے ترجیح پائی تو یہ جھوٹا مفتری سرفع یدین مین
اس طرح ترجیح پانے لگا بس زیادہ تقریر سے کام نہین ہر مسئلہ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے آدمیون سے
اور حرمین شریفین کے لوگون سے کروالو مثلاً وجود یہ لوگ جو نکلے ہین اور انکا حرمین شریفین مین ابتک نشان
نہین ہی انکا فیصلہ بھی اُنھین آدمیون سے اور دین کے دیس والون سے کروالو اسی طرح سے عمل مولد شریف
کے مستحب ہونیکی چھبیس دلیلین جو معتبر کتابون کے مضمون اور معتبر عالمون کے قول سے اور مولود مین جو قیام کرتے
ہین اُسکے مستحب ہونیکی جو آٹھ دلیلین ہمنے رسالہ ملخص مین لکھ کے چھپوا دیا ہی اور باوجود اسکے ابتک وہابی لوگ
دونون کو منع کرنے سے باز نہین آتے اسکا فیصلہ بھی انھین لوگون سے کروالو اور اسی طرح سے ہندوستان
اور بنگالے کے دار الحرب اور دار الاسلام ہونیکے مسئلہ کا فیصلہ بھی کروالو علی ہذا القیاس اب ایک بات اور بھی
یاد رہے کہ جتنا فساد دین مین برپا ہوا ہی سو انھین دجالون سے ہوا ہی جنھون نے چار مذہب کے سوا پانچوان
مذہب اختیار کیا ہی حرمین شریفین مین ان سب فساد کا نشان نہین بلکہ پانچوین مذہب کے لوگون کو وہان جانیسے
وہان کے لوگ قید کرتے ہین اور تعزیر کرتے ہین اور اُس پاک مکان سے نکلوا دیتے ہین بس خیر اسمین ہی کہ ہر ملک
کے حاکم لوگ جس مین پانچوین مذہب کی بو پاوین اُسکو سزا دین اور ملک سے نکلوا دین ایمان والیکو اسقدر کفایت
ہی اس خاکسار کے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کو جو لاکھ حدیثین یا زیادہ یاد تھین
اس سبب سے کسی نے کہا کہ آپ اجتہاد کیون نہین کرتے تب آپنے فرمایا کہ اب اجتہاد کرنا ایسا ہی جیسا چارپائی مین
پانچوان پایا لگانا **نصیحت** جب نفس کی خرابی کا حال اور اُسکی خرابی کی دوا کیواسطے نبی لوگون کے بھیجے
جانے کا حال اور شریعت کے احکام مین سے نماز خاص کرکے نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہی بغیر نماز کے
کوئی دوا ہرگز فائدہ نکریگی جیساکہ تفسیر روح البیان مین مذکور مقام کے پہلے لکھا ہی اور لیکن نفس جو ہی سو اُسکی اصلاح کا
سبب پانچون وقت کی نمازین ہین اسواسطے کہ فضیلت نماز کی نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہی اسواسطے
کہ نماز مین تین حال کے ساتھ تذلل یعنی ذلیل بننا اور اپنی ذلت کا ظاہر کرنا ہوتا ہی ایک تو ملک اعظم یعنی سب بادشاہونکے
بادشاہ کے آگے ہاتھ باندھنے سے دوسرے رکوع کرنے سے تیسرے سجدہ کرنے سے اور نفس بن جاتا ہی
خضوع اور خشوع اور تذلل سے یعنی عاجزی اور فروتنی اور نوئی کرنے اور اپنے تئین ذلیل جاننے اور اپنی ذلت

کے اقرار کرنے اور اپنی ذلت کے ظاہر کرنے سے انہی۔ اور باقی نماز کی فضیلت ور خوبی آیت اور حدیث اور فقہ
اور تصوف کی کتابون سے اسقدر ظاہر ہی کہ اُسکے بیان کی حاجت نہین سو جو کوئی نماز نہ پڑھیگا وہ شخص کتنی ہی
عبادت ور نیکی اور خیرات اور عمل صالح کرے گا اُس کا نفس کبھی نہ بنے گا اور یہ بات بھی بدیہی اور یقینی ہی کہ
اپنے نفس کی خرابی کسیکو پسند نہین تو اس صورت مین بے نمازی رہنا کب کسی کو پسند آوے گا اللہ تعالی ہم سبکو
اپنے نفس کی صلاح کی توفیق دے آمین اور نماز مومنونکی معراج ہی کہ اُسکے سبب سے بندہ اللہ تعالی کے قرب سے
[illegible] نماز اللہ تعالی کی دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہی اور نماز مین اُسکے دیدار کی بو آتی
[illegible] بات کسی عبادت مین حاصل نہین والسلام

طبع

[illegible] اللہ تعالی شانہ کیواسطے ہی جس نے دین اور شریعت مقرر کیا اور شریعت کے امر
نواہی یعنے سارے مسائل شرعی کو جو فقہی اور فروعی مسائل ہین حد مقرر کیا اور اس حد سے گذرنے اور
سرکشی کرنے کو منع کیا۔ اور سارے امورات کے بجالانے اور منہیات کے چھوڑنے پر استقامت کا حکم
دیا۔ اور صلوۃ اور سلام اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے جماعت کے چھوٹنے کی برائی سمجھ
مین خوب آجانیکے واسطے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکری کا بھیڑیا ہوتا ہی کہ پکڑ لیتا ہی اُس بکری کو جو اپنی
جماعت اور ریوڑ سے دور ہو جاتی ہی۔ اور آپکی ساری اولاد و اصحاب پر جو اصول دین مین سب کے سب
متفق تھے۔ **اما بعد** کتاب مستطاب مسمی بہ **ذخیرۂ کرامت حصۂ دوم** تالیف لطیف تصنیف منیف محی السنۃ
قامع البدعۃ۔ قدوۃ السالکین۔ زبدۃ العارفین مقتدای علماء دہر رہنما صلحاء عصر۔ وارث الانبیاء
والمرسلین۔ مقرب بارگاہ لم یزلی حضرت مولانا **کرامت علی** قدس سرہ حسب الارشاد مکرم
جناب مولوی محمد **عبد القیوم** صاحب باہتمام کمترین **محمد قمر الدین** سلمہ اللہ فی الدنیا والدین اور
جناب حاجی شیخ محمد **یعقوب** صاحب سلمہ الواہب مطبع **قیومی** واقع کانپور مین ۱۰ شعبان ۱۳۱۵ھ مین چھپکر شائع ہو

بقلم احقر محمد بشیر لکھنوی